UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226442

UNIVERSAL
LIBRARY

وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهيكم عنه فانتهوا

المعلم

لترجمة

صحيح مسلم شريف

مطبع يقع وقع كرديد

رضا صدالاهور

فہرست کتاب مستطاب معلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

صفحہ	مطالب
۱۸۳۵	جہاد اور سفر کا بیان
۱۸۳۶	امام امیرون کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور اسکو لڑائی کے طریقے کیونکر تبلاوے
۱۸۳۹	عہد شکنی حرام ہے
۱۸۴۱	لڑائی مین مکر اور حیلہ درست ہے
״	جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کیوقت صبر کرنا لازم ہے
۱۸۴۲	دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا
״	لڑائی مین عورتون اور بچون کے مارنیکی ممانعت
۱۸۴۳	رات کو اگر چھاپہ مارین تو عورتون اور بچونکا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو
۱۸۴۴	کافرونکی درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے
״	اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا
۱۸۴۷	لوٹ کے بیان مین
۱۸۴۹	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا
۱۸۵۷	جو مال کافرونکا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے اسکا بیان
۱۸۷۱	غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا
״	فرشتون کی مدد بدر کی لڑائی مین اور رسیاح ہونا لوٹ کا
۱۸	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اسکو مفت چھوڑدینا جائز ہے

صفحہ	مطالب
۱۸۷۹	یہودیونکو ملک حجاز سے نکال دینا
۱۸۸۰	جو عہد توڑ دالے اسکو مارنا درست ہے والونکو کسی عادل شخص کے فیصلے پر
۱۸۸۴	جہاد مین جلدی کرنا اور دونو کام ضرور توکس کو پہلے کرنا
״	انصار نے جو مہاجرین کو دیا تہا وہ انکو جب اللہ نے غنی کردیا مہاجرین کو
۱۸۸۶	غنیمت کے مال مین اگر کہانا ہو تو اسکا کہ
״	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیا بادشاہ ہرقل کو لکھا تہا اسلام لانیکی
۱۸۹۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا کیطرف اسلام کی دعوت ہین
۱۸۹۵	جنگ حنین کا بیان
۱۹۰۰	طائف کی لڑائی کا بیان
״	بدر کی لڑائی کا بیان
۱۹۰۲	مکہ کے فتح ہونے کا بیان
۱۹۰۸	حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اور
۱۹۱۸	اقرار کو پورا کرنا
۱۹۱۶	غزوہ احزاب یعنی جنگ
۱۹۱۸	جنگ احد کے بیان مین
۱۹۲۱	حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۲	رسول اللہ صلی اللہ	۱۹۸۸	امام مسلمانوں
	کے ساتھ سو جو تکلیف پر		
۱۹۰	ابوجہل مردود کے مارے جانیکا بیان	″	جس خلیفہ سے پہلے
″	کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل	۱۹۹۲	فتنہ اور فساد کیوں
۱۹۲	خیبر کی لڑائی کا بیان		کے ساتھ رہنے
۱۹۳	غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان	۱۹۹۶	جو شخص مسلمانو
۱۹۳	ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان	۱۹۹۷	جب دو خلیفہ
۱۹۷	آیت وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ کے اترنیکا بیان	″	اگر امیر شرع
″	عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا		جانتا چاہے
۱۹۵	جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں انکو انعام	۱۹۹۸	اچھے آ
	ملیگا اور حصہ نہیں ملیگا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	۱۹۹۹	
۱۹۵۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے		
	ذات الرقاع کو جہاد کا بیان	۲۰۰۲	جو شخص
	کافر سے جہاد [illegible] مگر ضرورت		آنکر وطن
	سے جائز ہے	۲۰۰۳	مکہ کی فتح
۱۹۶۲	کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری کے بیان میں)		ہونا
	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے	۲۰۰۵	
۱۹۶	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا		
۱۹۶۹	حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے		
۱۹۷	بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے		
	حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی		
۱۹۷۳	غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے		

	۲۰۱	اللہ کی راہ مین
ب ہاین	״	شہیدون کا بیان
ہید ہونیکی فضیلت	۲۰۳۹	تیر مارنے کا ثواب
ام کو چلنے کی فضیلت	۲۰۴۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کا بیان		امت کا ایک گروہ ہمیشہ
بت مین مین		
ے رہنے کی فضیلت	۲۰۴۲	جانورونکی بہلائی کا خیال رکھنے مین اور راہ
سبت مین جاوین گے		کو رستہ مین اترنے سے ممانعت
ے پر نیک عمل پر قائم رہے	۲۰۴۳	سفر ایک عذاب ہے
ے کا ثواب	״	مسافر اپنے گھر مین نہ لوٹے
ت		
ت کا بیان	۲۰۴۵	کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جنر
		جانورون کا گوشت حلال ہے
ہونا	״	سدھائے ہوئے کتون سے شکار کرنے کا بیان
ن غالب ہو وہ	۲۰۵۰	ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے
		کی حرمت کا بیان
لیے وہ جہنمی ہے	۲۰۵۲	دریا کے مردے کا مباح ہونا
اُس	۲۰۵۵	لبابتی کے گدھون کا گوشت حرام ہے
	۲۰۵۶	گھوڑونکا گوشت حلال ہے
	״	گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنے سوسمار)
	۲۰۶۰	ٹڈی کھانا درست ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصۃ المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الجہاد والسیر جہاد اور سفر کا بیان

عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسئلہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وہم غارون وانعامہم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتہم وسبی ذراریہم واصاب یومئذ قال یحیی احسبہ قال جویریۃ او البتۃ بنت الحارث قال وحدثنی ہذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش ترجمہ ابن عون ہی روایت ہی میں نے نافع کو لکھا لڑائی سے پہلے کافرون کو دین کی دعوت دینا ضرور ہی انہون نے جواب مین لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام مین تہا اب کافرونکو دین کی دعوت نہین پہنچی تہی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تہے انکے جانور پانی پی رہے تہے آپنے قتل کیا اُن مین سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجہسے عبداللہ بن عمر نے بیان کی وہ اُس لشکر مین شریک تہے **فائدہ** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافرون کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اُنپر بیخبر حملہ کرنا غفلت کیحالت مین درست ہے اور اس مسئلہ مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے مالک کا اور ضعیف ہی دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہین یہ اُسسے بہی زیادہ ضعیف ہے یا بالکل تیسرے یہ کہ اگر انکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہو ورنہ مستحب ہی اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہی لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اسحدیث سے یہ بہی نکلا کہ عربون کو غلام لونڈی بنانا درست ہی کیونکہ بنی مصطلق عرب ہین خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کی نزدیک عرب غلام لونڈی نہین ہوسکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا **عن** ابن عون بہذا الاسناد مثلہ وقال جویریۃ

بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور انکو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰكَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَرْوِيهِ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ **ترجمہ**

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہین چھوٹے لشکر کو اور بعضون نے کہا سریہ مین چار سو سوار ہوتے ہین جو رات کو چھپکر جاتے ہین) تو خاص اوسکو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اوس کے ساتھہ والے مسلمانون کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اللہ کی راہ مین لڑو اُس سے جو نہ مانے اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال مین اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنے ناک کان وغیرہ کاٹکر بگاڑ نہ ڈالو) اور مت مارو بچون کو (جو نابالغ ہون اور لڑائی کے لائق نہ ہون) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکون مین سے تو بلاؤ اون کو تین باتون کیطرف پھر اون تین باتون مین سے جو مان لین تو بھی قبول کر اور باز رہو اون سے پھر بلاؤ اون کو اسلام کیطرف (یہ ایک بات ہی ان تین باتون مین سے) اگر وہ مان لین تو قبول کر اور باز رہو اون سے (یعنے اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلاؤ اونکو اپنے ملک سے نکلکر مہاجرین مسلمانون کے ملک مین آنے کے لیے اور کہدے اون سے اگر وہ ایسا کرین گے تو جو مہاجرین کے لیے ہی وہ اون کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بھی ہوگا (یعنے نفع اور نقصان دونو مین مہاجرین کی مثل ہون گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کرین تو کہدے اون سے وہ جنگلی مسلمانون کیطرح رہین اور جو اللہ کا حکم مسلمانون پر چلتا ہے وہ اُن پر بھی چلیگا اور اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا پر جس صورت مین وہ مسلمانون کے ساتھہ لڑین (کافرون سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب وہ اسلام لاوین تو اُن کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کرلین تو مہاجرین کے برابر ہوجاوین گے غنیمت اور صلح کے حصہ مین نہین تو وہ مثل عام مسلمانون کی جو جنگل اور دیہات مین رہتے ہین رہینگے جو نہ جہاد کرتے ہین نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہون گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاوین گے البتہ زکوۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہون تو حصہ پاوین گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات مین سے حصہ ملیگا جنکو صلح کے مال مین سے حصہ نہین اور صلح کا مال لشکر والون کے واسطے ہے اور اُن کو صدقات مین سے نہ ملیگا اور اُن کی دلیل یہی حدیث ہی لیکن ہمارے امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مال برابر ہین اور ہر ایک دونون قسمون مین صرف ہوسکتا ہین اور ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام مین تھا پر اس کی کوئی دلیل نہین

انتہی مختصرًا **ف** اگر وہ اسلام لانے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ (محصول مکس) مانگ اگر وہ جزیہ دینا قبول کرین تو مان لے اور باز رہ اون سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے خدا یا اوس کے رسول کی پناہ مانگین تو تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنے اور اپنے یارون کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یارون کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے یہ چاہین کہ خدا تعالے کے حکم پر تو اون کو باہر نکالے تو مت نکال اونکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال اُنکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہین اللہ تعالے کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہین **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سب کافرون سے جزیہ قبول کیا جاوے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار مین امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر مین مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھیر جاوے اور مالک کے نزدیک سونے والون پر چار دینار ہین اور چاندی والون پر چالیس درم ہین سال مین اور امام ابوحنیفہ اور احمد رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہین اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ انتہی **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ وَنَاوَصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا **ترجمہ** ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب مین سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو **ف** تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگون کو ڈرانا خوف نہین بلکہ اوس کے ساتھ اللہ تعالی کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اسطیرح نابالغ لڑکون اور نومسلمون اور گنہگارون پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہون کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہون کو محو کر دیتا ہے **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ ومعاذا الی الیمن فقال یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا **ترجمہ** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کیطرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث شعبۃ ولیس فی حدیث زید بن ابی انیسۃ وتطاوعا ولا تختلفا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ **باب** تحریم الغدر عہد شکنی حرام ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان ابن فلان **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار مین جھنڈا کھڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اوسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاصکر اوس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دغابازی سے ہزارون خلق اللہ کو نقصان پہونچتا ہے قاضی عیاض نے کہا دونون دغابازیان مراد ہوسکتی ہین ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا اور کافرون سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے یعنے عدل اور

(اون سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنون مین دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہان تک کہ جب آفتاب ڈہل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو ست آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالی سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجہ لو کہ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے پہر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتہون کو بہگا دینے والے بہگا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **باب** **اِسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ** دشمن سے بہڑنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی احزاب پر (جسمین کافرون کی کئی جماعتین آپ سے لڑنے آئین تہین ۵ھ ہجری مین اور آپ خندق مین تہے) تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بہگا دے اُن جتہون کو یا اللہ بہگا دے ان کو ہلا دے اون کو **عن** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ خَالِدٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ **عن** اِسْمٰعِیْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ اَبُوْ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِهٖ مُجْرِیَ السَّحَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہیگا زمین مین **ف** اس مین تسلیم ہے تقدیر الہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہین شر کا خالق اللہ تعالے نہین ہے نہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بدر کے دن آپنے یہ فرمایا اور شاید دونون دن فرمایا ہو **باب** **تَحْرِیْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فِی الْحَرْبِ** لڑائی مین عورت اور بچون کے مارنے کی ممانعت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتون اور بچون کے مارنے سے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ عورتون اور بچون کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہون اور جو لڑتے ہون تو قتل کیے جاوین اسیطرح ضعیف بوڑھون کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہون ورنہ قتل کیے جاوین اور نصرانی درویشون کے مارنے مین اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاوین گے اور امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک کیے جاوین گے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وجدت امرأۃ مقتولۃ فی بعض تلک المغازی فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد رات کو اگر چھاپہ مارین تو عورتون اور بچون کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدار یبیتون من المشرکین فیصیبون من نسائھم وذراریھم فقال ھم منھم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چھاپے مین مارے جاوین اسیطرح عورتین اون کی آپ نے کہا وہ اون مین داخل ہین **ف** یعنی دنیا کے حکم مین اور اون کا شمار کافرون مین ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہو سکے تو بڑون کے ساتھ اگر عورتین اور بچے بھی قتل ہو جاوین تو کسی پر گناہ نہین ہے اور آخرت مین کفار کی اولاد مین اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہین دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہین متیسر یہ کہ کچھ معلوم نہین **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین قال ھم منھم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے چھاپے مین مشرکون کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہین آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکون مین داخل ہین **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال ھم من آبائھم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ

کریں اور مشرکوں کے بچے مارین جاویں آپنے فرمایا وہ بھی اونکے باپوں مین سے ہین (یعنی مشرکون مین سے) **باب** جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها کافرون کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے **عن** عبد الله رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وهی البویرة فانزل الله ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فبإذن الله ولیخزی الفاسقین **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درخت جلوا دیے اور کٹوا ڈالے جنکو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالی نے یہ آیتہ اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا اون کو کھڑا ہوا اپنی جڑون پر وہ اللہ تعالی کے حکم سے تھا اسلیے کہ رسوا کرے گنہگارون کو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت کاٹنا یا جلانا اسیطرح اون کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو بکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہین **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولها یقول حسان وهان علی سراة بنی لؤی حریق بالبویرة مستطیر **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ شعر اسی باب مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے سہل ہوا بنے لوی کے شریفون اور سردارون پر جلانا بویرہ کا جس کے انگارا اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہین) **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنه قال حرق رسول الله صلی الله علیه وسلم نخل بنی النضیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیے **باب** تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومه لا یتبعنی رجل قد ملک

بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَا بُيُوتًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ يَدُهُ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ ثُمَّ أَحَلَّ الْغَنَائِمَ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل اُن چیزوں سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اوس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اوس گاؤں کے پاس پہونچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اسکو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاوے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا۔ اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہانتک کہ اللہ تعالے نے فتح دی اُنکو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگار (آسمان سے) آئے اوسکے کھانے کو لیکن اوس نے نہ کھایا پیغمبر نے کہا تم میں سے کسینے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہیں ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھسے پھر بیعت کی جب ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھسے بیعت کرے پھر اُن قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر اُنہوں نے

بیل کے سر کے برابر سونا نکلا کر دیا وہ بھی اُس مال مین رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تہا) زمین پر اور انکار آئے اوسکو کہانے کو اور رکھا گئے اوسکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہین ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے

لوط کو **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تہی حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تہی جمعہ کے دن خدا تعالی نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہانتک کہ فتح ہوگئی ۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ہوسکتا اس طرح پر تہا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اوسی جگہہ جہان تہا یا اوسکی حرکت دیر مین ہونے لگی اور یہ سب باتین معجزہ ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی دوبار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہوگئی تہی اور اللہ تعالے نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہی ذکر کیا اسکو طحاوی نے اور کہا کہ اسکے راوی ثقہ ہین دوسرے معراج کی صبح کو جب آپنے قافلہ آنے کی خبر دی تہی آفتاب نکلتی ہی اسکو یونس بن بکیر نے سیرہ ابن اسحاق کی زیادت مین نقل کیا ہے اور حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگون کو اور جانور اور مکان والون کو جہاد مین نہ لیا کیونکہ انکا دل لگا رہے گا اور اون سے جہاد بخوبی نہ ہوسکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگون سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتون مین معمول تہا کہ قربانی اور غنیمت کا مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تہی قبول کی اور غنیمت کا مال یعنی اُن کو حلال نہ تہا امت محمدی کو حلال ہوگیا **مترجم** کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہو کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیمون کا بہی یہی خیال تہا اور مسلمانون کے ریاضی مین جو اونہون نے یونانیون سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہوگیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا کیونکہ شمس ظاہر مین چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام جہاڑ اور مکان چلتے معلوم ہوتے ہین اب یہ حبس تہم جانے سے ہو پچہلی جگہہ چلے جانے سے یا دیر مین حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچہ صرف حدیث مین نہین بلکہ کتاب آسمانی یعنے توراۃ شریف مین موجود ہے پہر جو امر ممکن ہے اوسپر اللہ تعالے کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت

کی بات ہے کہ خدا تعالی کو ان سب چیزون کی حرکت دینی کی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور توپ کے گولے سے کئی حصے زیادہ تیز چلانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہین جنکی عقلین ضعیف ہین یا جو بخوبی غور نہین کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنی بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزار درجہ لاکھون حصے بڑے ہین پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقرر راہون مین گھوم رہے ہین اور ممکن نہین کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادہر یا ادہر ہٹے یا دوسرے سے لڑجاوے کیا اوس سے یہ نہین ہوسکتا کہ اون کو تہام دیوے یا اونکی حرکت خفیف کردیوے افسوس ان اگرانون نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہین کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے مین نہ پڑتے **باب** سورۂ انفال کے بیان مین **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَخَذْتُ اٰیَۃً مِنَ الْخُمُسِ سَیْفًا فَاَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَبْ لِیْ ھٰذَا فَاَبٰی قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ مین نے خمس مین سے ایک تلوار لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھکو بخشدیجیے آپنے انکار کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ یعنے پوچھتے ہین تجھسے لوٹ کے مالون کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالے کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَرْبَعِ اٰیَاتٍ اَصَبْتُ سَیْفًا فَاَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِّلْنِیْہِ فَقَالَ ضَعْہُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِّلْنِیْہِ اُجْعَلْ کَمَنْ لَا غَنَاءَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعْہُ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہٗ قَالَ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ترجمہ مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری باب مین چار آیتین اُترین ایک بار ایک تلوار مجھہ ملی لوٹ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی مین نے کہا یارسول اللہ وہ مجھہ عنایت فرمایے آپنے فرمایا اسکو رکھدے پھر مین کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے مین نے کہا یارسول اللہ یہ تلوار مجھے دیدیجیے کیا مین اوس شخص کیطرح رہون گا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے فرمایا کہدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اوتری یسئلونک عن الانفال قل الانفال
للہ والرسول ف سعد نے یہان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت مین اختلاف ہی بعضون
نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول اخیر تک اور پہلی آیت
کا مضمون یہ تہا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پہر دوسری آیت سے ایکہ خمس اُس کا
اللہ اور رسول کے لیے ٹہیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت
کا اور بعضون نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم مین سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیوے
اور بعضون نے کہا یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ مین ہے دوسری روایت مین ہے کہ پہر آپنے وہ
تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجہکو دی اور مین نے تجہکو دی (نووی) عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وانا فیہم
قبل نجد فغنموا ابلا کثیرا فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا او احد عشر
بعیرا ای نفلوا بعیرا بعیرا رحمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک سریہ بہیجا مین بہی اوس مین تہا نجد کیطرف وہان بہت سے اونٹ لوٹ مین آئے تو ہر
ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا ف
نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہی کہ یہ نفل کہان سے دیا جاویگا آیا اصل لوٹ سے یا اوسکی چار خمس مین سے یا خمس کے خمس مین سے اور شافعی کے تینون قول ہین اور
صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس مین سے دیا جاویگا اور یہی مذہب ہی ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ
کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ مین سے دیا جاویگا۔ اور نفل
امام کی رای پر منحصر ہے جن لوگون کو مناسب سمجہے دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام مین ایک
ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تہے اُنکو ملا نہ سب لوگون کو سریہ
کے (نووی مختصرا) عن ابن عمر بعثت سریۃ قبل نجد وفیہم ابن عمر وان سہمانہم بلغ اثنا عشر
بعیرا ونفلوا سوی ذلک بعیرا فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد فخرجت فیہا فاصبنا ابلا وغنما فبلغت سہمانا

اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا
عن نافع بھذا الاسناد بنحو حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی
نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر ترجمہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ہمارے حصہ کے
خمس مین سے زیادہ دیا تو میرے حصہ مین ایک شارف آیا شارف کہتے ہین بڑے مسن اونٹ کو۔
عن ابن شہاب قال بلغنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال نفل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ بنحو حدیث ابن رجاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان
ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش
والخمس فی ذلک واجب کلہ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والون کو زیادہ دیتے نسبت اور تمام لشکر والون کی
اور خمس سب مالون مین واجب تھا **باب** استحقاق القاتل سلب القتیل قاتل کو مقتول کا
سامان دلانا **عن** ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ
واقتص الحدیث ترجمہ ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی وہ مصاحب تھے ابو قتادہ
کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے) **ف** یہان امام
مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اوس کے متابعات
کو ذکر کیا **عن** ابی محمد مولی لابی قتادۃ ان ابا قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال
وساق الحدیث ترجمہ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہی جیسی آگے آتی ہے **عن** ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما
التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من
المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ
اقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منھا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی

فلحقت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ما للناس فقلت امر اللہ ثم ان الناس
رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ
فلہ سلبہ قال فقمت فقلت من یشھد لی ثم جلست ثم قال مثل ذلک قال فقمت
فقلت من یشھد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثۃ فقال فقمت فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مالک یا ابا قتادۃ فقصصت علیہ القصۃ فقال رجل من القوم صدق
یا رسول اللہ سلب ذلک القتیل عندی فارضہ من حقہ فقال ابو بکر الصدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاھا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ و
عن رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صدق فاعطہ ایاہ فاعطانی قال فبعت الدرع فابتعت مخرفا فی بنی سلمۃ
فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام وفی حدیث اللیث کلا لا یعطیہ اصیبغ
من قریش ویدع اسدا من اسد اللہ وفی حدیث اللیث لاول مال ترجمہ ابو قتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی
ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنے کچھ مسلمان بھاگے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ
ایک مسلمان پر چڑھا تھا اور اس کے مارنے کو میں گھوم کر اسکی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن
کے بیچ میں اس نے مجھکو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اس کے وہ خود مر گیا اور
اس نے مجھکو چھوڑ دیا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا
بھاگ نکلے) میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا
جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اسکا وہی لیوے **ف** یعنے مقتول کا سامان قاتل
کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تھا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور
لیث اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان
قاتل کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہ سامان مال غنیمت مین شریک کیا جاوے گا اور اُس مین سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم ایسا دیدیوے
تو قاتل ہی کو ملیگا ت ابو قتادہ نے کہا یہ سنکر مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد
اوس کے مین بیٹھ گیا پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرے لیے کون گواہی
دیگا مین بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ مین نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہین ابو قتادہ
یا رسول اللہ اُس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجیے اُنکو کہ اپنا حق مجھ دیدین یہ سنکر حضرت
ابو بکر صدیق نے کہا نہین وستم خدا کی ایسا کبھی نہین ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد کرین
اللہ تعالی کے شیرون مین سے ایک شیر کا (جو لڑتا ہے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی طرف سے) اسباب تجھے
دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہین (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق
کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتوی دیا اور آپ نے اُن
کے فتوی کو سچ کہا) تو دیدی ابو قتادہ کو وہ سامان پھر اوس نے وہ سامان بیچکر دے دیا ابو قتادہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے اُس سامان مین سے) زرہ کو بیچا اور اوس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلم
کے محلہ مین اور یہ پہلا مال ہے جسکو مین نے کمایا اسلام کی حالت مین اور ترمذی کی روایت مین یہ ہے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی نہ دینگے
قریش کی ایک لوٹڑی کو اور کبھی نہ چھوڑینگے ایک شیر کو اللہ کے شیرون مین سے ف نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح مسلم کے نسخون مین ضیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے مخلاف تمایر
ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہین اور بعض نسخون مین صیبع ہے صاد مہملہ اور ضین معجمہ سے جسکے
معنے بدرنگ مادہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

عن عبد الرحمن بن عوف انہ قال بینا انا واقف فی الصف یوم بدر نظرت
عن یمینی و شمالی فاذا انا بین غلامین من الانصار حدیثۃ اسنانہما تمنیت
لو کنت بین اضلع منہما فغمزنی احدہما فقال یا عم ہل تعرف ابا جہل
قال قلت نعم و ما حاجتک الیہ یا ابن اخی قال اخبرت انہ یسب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لئن رایتہ لا یفارق سوادی سوادہ حتی یموت

الاعجل منا قال فتعجبت لذلك فغمزني الآخر فقال مثلها قال فلم انشب ان نظرت
الى رجل بين جهل يجول في الناس فقلت الا ترى ان هذا صاحبكما الذي تسئلان عنه
قال فابتدراه فضرباه بسيفيهما حتى قتلاه ثم انصرفا الى رسول الله صلى الله عليه و
سلم فاخبراه فقال ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل
مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر في السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه
لمعاذ بن عمرو بن جموح والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء ترجمہ
عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی
اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر میں نے آرزو کی کاش میں ان
سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنے آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں
اون میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب
ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اوس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو برا کہتا ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابوجہل کو پاؤں تو اوس سے جدا
نہ ہوں جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو عبدالرحمن نے کہا مجھکو تعجب ہوا اوسکی ایسا کہنے
سے (کہ بچہ ہوکر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھکو دبایا اور
ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں میں نے
اون دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور
تلواروں سے اوسے مارا یہانتک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اوس کو مارا ایک بولنے لگا میں نے
مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کرلیں وہ بولی نہیں تب آپنے دونوں کی تلواریں
دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اوسکو مارا ہے پھر اوسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور
وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء ف
نووی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری
لگایا ہوگا اور ابوجہل اوس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ نے اوسکا سامان معاذ بن عمرو ہی

کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تہا کو دوسرے نے بہی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونون نے مارا تو دونون کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفرا کے دونون بیٹے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو مارا اور شاید سب نے قتل مین شریک ہون **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَغْضَبَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سُقْيَاهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرِعَ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنون مین سے ایک شخص کو مارا اور اُسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن الولید نے (جو سردار تہے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تہے تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اوسکو سامان کیون نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تہا یا رسول اللہ (تو مین نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ نے فرمایا دیدے اوسکو پہر خالد عوف کی سامنے سے نکلے اور اُن کی چادر کہینچی اور کہا جو مین نے بیان کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا تم (یعنے خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا اے خالد مت دے اوسکو اے خالد مت دے اُس کو کیا تم چہوڑنے والے ہو میرے سردارون کو تمہارے اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسیکے اونٹ یا بکریان چرانے کو لیں پہر چرایا اُن کو اور اُن کی پیاس کا وقت دیکہکر حوض پر لایا اُنہون نے پینا شروع کیا پہر صاف صاف پی گئین اور گدلا چہوڑ دیا تو صاف

صاف (یعنے اچھی باتین) تو تمہارے لیے ہین اور بری باتین سرداروں پر ہین (یعنے بدنامی اور مواخذہ اون سے ہو) **ف** یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو ۸ ہجری مین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کرکے شام کے ملک مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوا تو جعفر سردار ہین اور اگر جعفر بھی شہید ہون تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہین چنانچہ موتہ مین جو شام مین ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینون سردار شہید ہوئے آخر خالد بن الولید مسلمانون کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلوارین اون کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین خوب لڑے جب خدا تعالے نے مسلمانون کو فتحدی حالانکہ نصاری کا لشکر شمار مین ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عوف کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفع کیا اور اونکی بات رکھہ لی تاکہ مسلمان سردارون کی اطاعت کرین اور سردارون کا رعب باقی رہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الخویصرہ کے حق کو کیسے رد کیا اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید آپنے بعد کو دیدیا ہو لیکن اسوقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسری یہ کہ آپنے اسکا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہوگیا ہو اور سہین مصلحت ہی تھی انتہے **عن** عوف ابن مالک الاشجعی قال خرجت مع من خرج مع زید بن حارثۃ فی غزوۃ موتۃ ورافقنی مدد من الیمن وساق الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ غیر انہ قال فی الحدیث قال عوف فقلت یا خالد اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالسلب للقاتل قال بلی ولکنی استکثرتہ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھہ گئے اون کے ساتھہ گیا غزوہ موتہ مین اور میری مدد یمن سے بھی آپہنچی پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بیشک مگر مجھہ پر سامان بہت معلوم ہوتا ہے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھوازن فبینما نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل احمر فاناخہ ثم انتزع طلقا من حقبہ فقید بہ الجمل ثم تقدم یتغدی مع القوم وجعل ینظر وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظہر وبعضنا مشاۃ اذ خرج یبتدر فاتی

فاتی جملہ فاطلق قیدہ ثم اناخہ فقعد علیہ فاثارہ فاشتد بہ الجمل
فاتبعہ رجل علی ناقۃ ورکبہ فتال سلمۃ وخرجت اشتد لکنت عند ورک الناقۃ
ثم تقلمت حتی کنت عند ورک الجمل ثم تقدمت حتی اخذت بخطام الجمل
فاناخہ فلما وضع رکبتہ فی الارض اخترطت سیفی فضربت راس الرجل فندر
ثم جئت بالجمل اقودہ علیہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والناس معہ فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع رضی اللہ عنہ
قال لہ سلبہ اجمع ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ غزوہ جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ہوازن کا (جو ۸ھ ہجری مین ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹھایا پھر ایک رسّی اُسکی
کمر پر سے نکالا اور اُس سے باندھ دیا بعد اوس کے آیا اور لوگون کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر
اودھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس گوئندہ تھا کافرون کا اور ہم لوگ ان دنون ناتوان تھے اور بعضے پیدل
بھی تھے (جن کے پاس سواری نہ تھی) اتنے مین ایکا ایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اوسکا رسّہ
کھولا اوسکو بٹھایا پھر آپ اوسپر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بھاگا (اب چلا کافرون کو
خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اُسکی پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا مین پیدل دوڑتا چلا
پہلے مین اونٹنی کے سرین پاس تھا (جو اوس کے تعاقب مین جا رہی تھی) مین اور آگے بڑھا یہان
تک کہ اونٹ کے سرین پاس آگیا اور آگے بڑھا یہانتک کہ اونٹ کی نکیل مین نے پکڑ لی اوسکو بٹھایا جو
مین اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار سونتی اور اُس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر
پڑا پھر مین اونٹ کو کھینچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون کے ساتھ جو آگے تشریف لائے تھے (میری انتظار مین) مجھسے ملے اور پوچھا کس نے مارا اُس مرد
کو لوگون نے کہا اکوع کے بیٹے (تب آپ نے) فرمایا اسکا سب سامان اُسی کو ہے ف حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست
ہے اور اسپر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے
کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹیگا اور جاسوس
مسلمان کو سزا دین گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اُسکو قتل کرین گے اوزوی مختصرا

عن سلمة بن الاکوع قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر رضي الله تعالى عنه
امرہ رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة
امرنا ابو بكر رضي الله تعالى عنه فعرسنا ثم شن الغارة فورد الماء فقتل من
قتل عليه وسبا وانظر الى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت ان يسبقوني
الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما رأوا السهم وقفوا فجئت بهم اسوقهم
وفيهم امرأة من بني فزارة عليها قشع من ادم قال القشع النطع معها ابنة لها
من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلنيها ابو بكر لابنتها فقدمنا
المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فقال
يا سلمة هب لي المرأة فقلت يا رسول الله لقد اعجبتني وما كشفت لها ثوبا ثم
لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا سلمة هب لي
المرأة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث
بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها اناسا من المسلمين كانوا
اسروا بمكة

ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب مین) اور ہماری سردار حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ مین ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی
اوس پانی سے جہان فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر طرف
سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہونچکر وہان جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور مین ایک ٹکڑی
کو ناک رکھتا تھا جس مین بچے اور عورتین تھین (کافرون کی) مین ڈرا کہ ین وہ مجھسے پہلے پہاڑ تک
نہ پہونچ جاوین مین نے ایک تیر مارا اونکے اور پہاڑ کے بیچ مین تیر کو دیکھکر وہ ٹھیر گئے مین اُن
سب کو ہانکتا ہوا لایا اون مین ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا اپنی تھی اوس کے ساتھ ایک لڑکی تھی
نہایت خوبصورت مین اُن سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس لایا اونہون نے وہ
لڑکی انعام کے طور پہ مجھکو دیدی جب ہم مدینہ مین پہونچے اور ابھی مین نے اُس لڑکی کا کپڑا تک نہین
کھولا تھا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی

مجھکو دیدے مین نے کہا یارسول اسہ قسم اسہ تعالی کی وہ مجھکو بھلی لگی ہے اور مین نے اوسکا کپڑا تک نہین کھولا
پھر دوسرے دن مجھکو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو دیدے تیرا
باپ بہت اچھا تھا مین نے کہا یارسول اسہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی مین نے تو اُس کا کپڑا تک نہین کھولا
پھر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والون کو بھیجدی اور اُس کے بدلے کئی مسلمانون کو چھڑایا
جو مکہ مین قید ہوگئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردون کا چھڑانا جائز ہے اور ماں اور بیٹی مین جدائی کرنا درست ہے جب
بیٹی جوان ہوا نتہی مختصرا **باب** حکم الفئ جو مال کافرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے
اسکا بیان **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا بہ ابو ھریرۃ عن محمد رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم فذکر
احادیث منہا وقال رسول اسہ صلی اسہ ایما قریۃ اتیتموھا واقمتم فیھا فسھمکم فیھا وایما قریۃ عصت
اسہ ورسولہ فان خمسھا لہ ولرسولہ صلی اسہ علیہ وسلم ثم ھی لکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھیرے تو تمہارا حصہ اسمین ہے اور جس
بستی والون نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو پانچوان حصہ اسکا اسہ اور رسول کا ہے اور
باقی چار حصے تمہارے ہین **ف** اسحدیث مین بیان ہے فئ اور غنیمت کا یعنے جو ملک بدون جنگ کافرون نے
خالی کردیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اور سکو فئ کہتے ہین اوسمین غازیون کا حصہ مقرر
نہین لیکن اگر وہ وہان جاکر ٹھیرین تو بطور عطا کے حصہ پاوین گے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی
بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمین پانچوان حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیون کے
اسکو غنیمت کہتے ہین رتحفۃ الاحبار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فئ مین بھی خمس
واجب ہے جیسے غنیمت مین واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فئ مین خمس نہین ہے ابن منذر
نے کہا سوا شافعی کے اون سے پہلے کوئی فئ مین خمس کا قائل نہین ہوا **عن** عمر رضی اسہ
تعالی عنہ قال کانت اموال بنی النضیر مما افاء اسہ علی رسولہ صلی اسہ علیہ وسلم
مما لم یوجف علیہ المسلمون بخیل ولا رکاب فکانت للنبی صلی اسہ علیہ وسلم
خاصۃ فکان ینفق علی اھلہ نفقۃ سنۃ وما بقی یجعلہ فی الکراع والسلاح عدۃ
فی سبیل اسہ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا بنی نضیر

کے مال اون مالون مین سے تھے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانون نے اُنپر چڑھائی نہین
کی گھوڑون اور اونٹون سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ اُس مین سے اپنے
گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑون اور ہتھیارون کی خرید مین صرف ہوتا۔
ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا آپ ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورے ہونے سے پہلے وہ
صرف ہوجاتا اور ویسے کاموں مین اسی وجہ سے جب آپنے دفعات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گروی تھی اور
تین دن آپنے پیٹ بھر کر کھانا نہین کھایا **عن** الزھری بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **عن** الزھری ان مالک بن اوس حدثہ قال ارسل الی عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ فجئتہ حین تعالی النھار قال فوجدتہ فی بیتہ جالسا علی سریرہ مفضیا
الی رمالہ متکئا علی وسادۃ من ادم فقال لی یا مال انہ قد دف اھل ابیات من قومک
وقد امرت فیھم برضخ فخذہ فاقسمہ بینھم قال قلت لو امرت بھذا غیری
قال فخذہ یا مال قال فجاءہ یرفا فقال ھل لک یا امیر المؤمنین فی عثمان وعبد الرحمن
بن عوف والزبیر وسعد رضی اللہ تعالی عنھم فقال عمر رضی اللہ تعالی عنہ نعم
فاذن لھم فدخلوا ثم جاء فقال ھل لک فی عباس وعلی رضی اللہ تعالی عنھما
قال نعم فاذن لھما فقال عباس رضی اللہ تعالی عنہ یا امیر المؤمنین اقض بینی
وبین ھذا الکاذب الاثم الغادر الخائن فقال القوم اجل یا امیر المؤمنین فاقض بینھم
وارحھم فقال مالک بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ یخیل الی انھم قد کانوا قدموھم
لذلک فقال عمر اتیدکم انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمون
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قالوا نعم ثم اقبل علی العباس وعلی فقال انشدکما باللہ
الذی باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ
قالا نعم قال عمر ان اللہ تعالی کان خص رسولہ بخاصۃ لم یخصص بھا احدا غیرہ قال ما آفاء
اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ما ادری ھل قرء الایۃ التی قبلھا ام لا قال فقسم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینکم اموال بنی النضیر فواللہ ما استاثر علیکم ولا اخذھا دونکم
حتی بقی ھذا المال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ منہ نفقۃ سنتہ

ثم یجعل ما بقی اسوۃ المال ثم قال انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض
اتعلمون ذلک قالوا نعم ثم تشہد عباسا وعلیا رضی اللہ تعالی عنہما بمثل ما نشد
بہ القوم اتعلمان ذلک قالا نعم قال فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبضتما تطلب
میراثک من ابن اخیک ویطلب ہذا میراث امراتہ من ابیہا فقال ابو بکر رضی اللہ
تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ فرایتماہ
کاذبا اثما غادرا خائنا واللہ یعلم انہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ وانا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولی ابی بکر
رضی اللہ تعالی عنہ فرایتمانی کاذبا اثما غادرا خائنا واللہ یعلم انی لصادق
بار راشد تابع للحق فولیتہا ثم جئتنی انت وہذا وانتما جمیع وامرکما
واحد فقلتم ادفعہا الینا فقلت ان شئتم دفعتہا الیکم علی ان علیکم عہد
اللہ ان تعملا فیہا بالذی کان یعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذتماہا
بذلک قال اکذلک قالا نعم قال ثم جئتمانی لاقضی بینکما ولا واللہ لا اقضی
بینکما بغیر ذلک حتی تقوم الساعۃ فان عجزتما عنہا فردہا الی ترجمہ زہری
سے روایت ہے مالک اسکے بیٹے نے حدیث بیان کی اون سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بلا بھیجا مین
اون کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر مین تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اوس پر نہ تھا اور
تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہون نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے
دوڑ کر میرے پاس آئے مین نے انکو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو اُن سب کو بانٹ دے مین نے کہا کاش یہ
کام آپ اور کسی سے لیویں انہون نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے مین یرفا (اون کا عوض بیگ
اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف اور
زبیر اور سعد حاضر ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا اون کو آنے دے وہ آئے
پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اچھا
اون کو بھی اجازت دی عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغا باز خیر

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چارون لفظ یعنے جھوٹا گنہگار دغا باز جو حضرت عباس نے حضرت علی کو کہی اور اسکی تاویل یون کی ہے کہ یہ بشرط کے طور پر ہین اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علے رضے اللہ تعالے عنہ انصاف نکرین اور حق پر راضی نہ ہون تو وہ ایسے ہون گے بالطبع پیار کے کہی جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا ہے اور مثل باپ کے ہے امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان بہت بڑی ہے اور ان مین ان چارون اوصاف مین سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ بیحد راستبار نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جسکو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھہ نیک گمان کرنیکا اور ہر ایک بری بات سے اون کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہین گے کہ راویون نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہین ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجھیگا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہون لیکن حضرت علی اوسکو ٹھیک سمجھتے ہون انتہے مختصرا**ت** لوگون نے کہا ہان اے امیر المومنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور اُن کو اس جھگڑے سے راحت دیجیے مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہون کہ ان دونون نے (یعنے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبد الرحمن اور زبیر اور سعد کو اسلیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہکر فیصلہ کرا دین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیرو میں تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کے مال مین وارثون کو کچھ نہین ملتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہان ہم کو معلوم ہے پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہما کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونون کو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اون دونون نے کہا بیشک ہم جانتے ہین **فائدہ** حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر اونہون نے کیون جھگڑا کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ اون دونون کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونون مین بٹجاوے اور ہر ایک اپنے حصہ مین وہی کرتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے

کرتے تہے پر حضرت عمر نے اوس کی تقسیم جائز نہ کہی اسوجہ سے کہ جب بہت زمانہ گذر جاوے تو لوگ اسکو میراث
نہ سمجہیں گے خاصکر ایسی حالت مین کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتہہ آدہون آدہ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا
کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تہی اور جب حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہوئی تو اُنہون نے
بہی اوسکو تقسیم نہین کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکہا اور سفاح نے اوس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر
اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کے باب مین بیان کیا تہا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بہی
تجھپر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہوگیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سست کہا **ف** حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایک بات خاص کی تہی جو اور کسی کے
ساتہہ خاص نہین کی فرمایا اللہ تعالے نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون کے مال مین سے وہ اللہ
اور رسول ہی کا ہے (مجہے معلوم نہین کہ اس سے پہلے کی آیت بہی اونہون نے پڑہی یا نہین) پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیے
اور قسم خدا کی آپنے مال کو تمسے زیادہ نہین سمجہا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تمکو نہ دیا ہو یہانتک کہ یہہ
مال رہگیا اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ
بیت المال مین شریک ہوتا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اُس اللہ تعالے
کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم یہ سب جانتے ہو یا نہین اُنہون نے کہا ہان جانتے ہین
پہر قسم دی عباس اور علی کو ایسی ہی اونہون نے بہی کہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین ولی
ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونون اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بہتیجے کا
ترکہ مانگتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تہے) اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کا مال سمجہا چاہتے تہے (یعنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالے عنہا کا جو بی بی تہین حضرت علی کی اور بیٹی تہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا
جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے تم اُنکو جہوٹا گنہگار دغاباز چور سمجہے اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ
سچے نیک ہدایت پر تہے حق کے تابع تہے **ف** یہان بہی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت

عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کی گذری جو انہون نے حضرت علی کے لیے کہا تھا **ف** پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ہوئی اور مین ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر کا تمنے مجھکو بھی جھوٹا گنہگار دغاباز چور سمجھا اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ مین سچا ہون نیک ہون ہدایت پر ہون حق کا تابع ہون مین اُس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونون میرے پاس آئے اور تم دونون ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہی (یعنے اگرچہ تم ظاہر مین دو شخص ہو مگر اس لحاظ کر کہ قرابت رسول دونون مین موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہماری سپرد کر دو مین نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو دیے دیتا ہون اس شرط پر کہ تم اس مال مین وہی کرتے رہوگے جو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھسے لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کیون ایسا ہی ہے اونہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پھر تم دونون (اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالی کی مین سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہین قیامت تک البتہ اگر تم سے اوس مال کا بندوبست نہین ہوتا تو مجھکو پھیر دیدو **ف** مین وہی انتظام کرتا رہون گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر طعن کرتے ہین کہ انہون نے باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا حق نہ دیا اور اسکو دبا رکھا یہ طعن کسقدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اوس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اس مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف مین لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار صرف نکرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفون کو نہین آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھون کروڑون روپیہ محاصل کا ملک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہوا اور اُس مین رتی برابر بے ایمانی نکلے اور سب مسلمانون کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کھجور کے لیکر کیسی بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت مین وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے سپرد کر دیے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذ اللہ اوس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اسلیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر امر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر چلتے تھے **عن** مالک بن اوس بن الحدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال انہ قد حضر اھل ابیات من قومک بنحو حدیثہ مالک خیران فیہ فکان ینفق علی اھلہ منہ سنۃ وربما قال معمر یحبس قوت اھلہ منہ سنۃ ثم یجعل ما بقی منہ مجعل مال اللہ تعالیٰ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا فرق ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیسالنہ میراثھن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپکی بی بیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **عن** عائشۃ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تسالہ میراثھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حالھا التی کانت علیھا فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیھا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ان یدفع الی فاطمۃ رضوان اللہ علیہا شیئا فوجدت فاطمۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ذلک فہجرتہ فلم تکلمہ حتی
توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا
زوجہا علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلا ولم یوذن بہا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وصلی علیہا علی وکان لعلی من الناس وجہۃ حیاۃ فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ومبایعتہ ولم یکن یبایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان ائتنا ولا یاتنا معک احد کراہیۃ محضر عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لابی بکر رضی اللہ عنہ واللہ لا تدخل
علیہم وحدک فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما عسیٰ ہم ان یفعلوا انی واللہ
لآتینہم فدخل علیہم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتشہد علی بن ابی طالب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر فضیلتک وما اعطاک اللہ ولم ننفس
علیک خیرا ساقہ اللہ الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نحن
نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یکلم ابا بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی فاضت عینا ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما تکلم
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بیننی وبینکم من
ہذہ الاموال فانی لم آل فیہا عن الحق ولم اترک امرا رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصنعہ فیہا الا صنعتہ فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لابی بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ موعدک العشیۃ للبیعۃ فلما صلی ابوبکر رضی اللہ عنہ
صلوۃ الظہر رقی المنبر فتشہد وذکر شان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و
تخلفہ عن البیعۃ وعذرہ بالذی اعتذر الیہ ثم استغفر وتشہد علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعظم حق ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانہ لم یحملہ

عَلَی الَّذِیْ صَنَعَ نَفَاسَۃً عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَا اِنْکَارًا لِلَّذِیْ فَضَّلَہُ
اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہٖ وَلٰکِنَّا کُنَّا نَرٰی لَنَا فِی الْاَمْرِ نَصِیْبًا فَاسْتَبَدَّ بِہٖ عَلَیْنَا فَوَجَدْنَا فِیْ
اَنْفُسِنَا فَسُرِّیَ ذٰلِکَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَیْ عَلِیٍّ قَرِیْبًا حِیْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ
الْمَعْرُوْفَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس کسیکو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مالون مین سے جو اللہ تعالی نے
دیے آپکو مدینہ مین اور فدک مین اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال مین سے کھاویگی اور مین تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدقہ کو کچھ بھی نہین بدلون گا اوس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک
مین تھا اور مین اُس مین وہی کام کرون گا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے غرض کہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کچھ دینے سے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو غصہ آیا اونہون نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑدی اور بات نہ کی یہان
تک کہ وفات ہوئی اون کی (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہین جو شرع مین حرام
ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کیوقت سلام نکرے یا سلام کا جواب نہ دے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہین (اور بعضون نے کہا آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر
حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ھ ہجری مقدس کو اونہون نے انتقال فرمایا جب اون کا انتقال ہوا
تو اون کے خاوند حضرت علی بن ابیطالب نے اُنکو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو اور
نماز پڑھی اُنپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا زندہ تھین جب تک
لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئین
تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ سیر بطرف سے پھر گئے اونہون نے حضرت ابوبکر سے صلح کر لینا چاہا اور
اُن سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گذرے تھے اونہون نے بیعت نہین کی تھی حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت
مین دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت مین بیان کردی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت مین دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت مین کچھ خلل نہین ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگون کا بیعت کرنا ضرور نہین بلکہ
جسقدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیون مین سے بیعت کرلین اسی سے وہ کافی ہے بشرطیکہ
دوسرے معتبر لوگ خلاف نکرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلاف نہین کیا تھا
مگر عذر کیوجہ سے صرف اونہون نے دیر کی اور وہ عذر یہہ تہا کہ باوجود اُن کی جلالت قدر اور عظمت
شان کے اُن کو مشورہ مین شریک نہین کیا اسوجہ سے اُن کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما
کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تہا کہ وہ نہایت ضروری ہوگیا تہا اور دیر کرنے مین ڈر تہا کہ کہیں
اور کوئی فتنہ اوٹھہ نہ کھڑا ہو اور سبیل اسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بہی اُسکو مقدم کیا (انتہی
مختصرا) **ف** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا بہیجا
اور یہہ کہلا بہیجا کہ آپ اکیلے آیے آپ کے ساتہہ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا
آنا ناپسند کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے
اُن کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ میرے ساتہہ کیا کرین گے قسم
خدا کی مین تو جاؤن گا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا اُن کو ناپسند تہا کس لیے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مزاج مبارک مین سختی اور صفائی تہی وہ ڈرے کہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹہین اور بنی ہاشم کے دلون کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج مین سے تہے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہوجاوے
کیونکہ حضرت علی نے اُنکو ابوبکر صدیق کے ساتہہ بیعت کرلینے پر راضی کرلیا تہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
دل ہین اور صابر تو بنی ہاشم اُن کو اکیلا پاکر کچھ سخت نہ کہہ بیٹہین اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
پہر جاوے اور دوسرا فساد اوٹھہ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے دونو طرف
والون پر رعب رہتا تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اُس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو ف
آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اون کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے
تشہد پڑہا (جیسے خطبہ کے شروع مین پڑہتے ہین) پھر کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور
جو اللہ تعالے نے تمکو دیا اور ہم رشک نہین کرتے اُس نعمت پر جو اللہ تعالی نے تمکو دی (یعنے خلافت
اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تہے کہ ہمارا بھی حق ہے اوس مین کیونکہ
ہم قرابت رکھتے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آنکھین بھر آئین جب حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھکو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو
مجہ مین اور تم مین ان مالون کی بابت (یعنے فدک اور بنضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو مینے
حق کو نہین چہوڑا اور مین نے کوئی کام نہین چہوڑا جسکو مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کرتے ہوئے بلکہ اوس کو مین نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا چلیے
آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کرین گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو
منبر پر چڑہے اور تشہد پڑہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور اُن کے دیر کرنے کا بیعت
سے اور جو عذر اُنہون بیان کیا تہا وہ بہی کہا پہر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
تشہد پڑہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا اوپر کرنا بیعت میں
اسوجہ سے نہ تہا کہ مجھکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر رشک ہے یا اون کی بزرگی اوفضیلت
کا مجھکو انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تہے کہ اس خلافت مین ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے
بغیر صلاح کی یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ سنکر مسلمان خوش ہوئے اور کہنے
حضرت علی سے کہا تم نے ٹہیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کیطرف پھر مائل ہو گئے
جب اونہون نے رجہی امر کو اختیار کیا **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نہایت
نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تہے اونکو ذری سی بات مین رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی
قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تہی

بیان کی اون کی آنکھین بھر آئین اور اسیوقت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی ابو بکر سے بخوشی
بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا بھی حال تھا اللہ تعالی اُن کے شان مین فرماتا ہے اشداء
علے الکفار رحماء بینہم سخت ہین کافرون پر اور ملایم ہین آپس مین رہی یہ بات کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالی عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہوگئین تو حضرت ابو بکر کا اس مین کچھ قصور نہ تھا بلکہ اُنہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اوسی طرح قائم رکھا جس طرح سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ نہین کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا
اپنے صرف مین لاتے آپکے بی بیون اور رشتہ دارون کو ندیتے اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کی مالیسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے زندگی مین کیون نثار کرتے
اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیون منظور کرتے باینہمہ حضرت ابو بکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے
اُنکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان
حضرات کے دلون مین عداوت یا دشمنی ہوتی تو اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جاتے یہ سب رافضیون کا
طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان مین ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہین اور اس کا مدلل بحث

قریب ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان فاطمۃ والعباس رضی اللہ تعالے
عنہما اتیا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ یلتمسان میراثہما من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہما حینئذ یطلبان ارضہ من فدک وسہمہ من خیبر
فقال لہما ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وسان الحدیث بمثل معنی حدیث عقیل عن الزہری غیر انہ قال ثم قام
علی رضی اللہ تعالی عنہ فعظم من حق ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ وذکر
فضیلتہ وسابقتہ ثم مضی الی ابی بکر فبایعہ فاقبل الناس الی علی رضی
اللہ تعالی عنہ فقالوا اصبت واحسنت فکان الناس قریبا الی علی رضی اللہ
تعالی عنہ حین قارب الامر المعروف **ترجمہ** حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونون حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے اور وہ اوس وقت مین طلب

طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسا اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کہڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑائی بیان کی اور اُن کی فضیلت اور سبقت
اسلام کا ذکر کیا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے بیعت کی اوسوقت لوگ حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپنے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اسوقت سے لوگ اُن
کے طرفدار ہو گئے جب سے اونہوں نے وہی بات کو مان لیا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سالت ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یقسم لہا میراثہا مما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ
علیہ فقال لہا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قال وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ
اشہر فکانت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تسال ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصیبہا
مما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر وفدک وصدقتہ بالمدینۃ فابی
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہا ذلک وقال لست تارکا شیئا کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یعمل بہ الا عملت بہ فان اخشی ان ترکت شیئا من امرہ ان ازیغ
فاما صدقتہ بالمدینۃ فدفعہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی علی وعباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما فغلبہ علیہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واما خیبر وفدک فامسکہما
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ہما صدقۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کانتا لحقوقہ
التی تعروہ ونوائبہ وامرہما الی من ولی الامر قال فہما علی ذلک الی الیوم **ترجمہ**
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے سے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو دیا تھا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

دوہم جو ہمارے دین وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی انہیں قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ دونو صدقہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت ہوتے آپ کے حقوق اور کارکنوں میں جو پیش آتے اب کو اور یہ دونوں اوپر کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آجتک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں رہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے خلافت میں اسکو تقسیم نہیں کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑوں صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی اُن کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ آگے کی آیت وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام کرے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کو رو سے آپکے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احمد کے دن دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی متیرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر

اور بھرے وہ خیبر آیا جو پانچواں حصہ فدک کا جو صلح کے رہ ٹھیرا تھا خیبر کی فتح کے بعد یا پانچوں حصہ تہامہ
وادی القریٰ کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلالم جو صلح سے لیے گئے تھا تو ین خیبر کے خمس میں
سے جو حصہ یہ سب آپ کو املاک تھی کسی اور کا حق اوس میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور
اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کی طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو انکی
مالک جائز ہے **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **بَابُ** کَیْفِیَّۃِ قِسْمَۃِ الْغَنِیْمَۃِ بَیْنَ
الْحَاضِرِیْنَ غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَھْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ
سَھْمًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے
دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک
حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور
اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابو عبید اور
ابن جریر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے ہیں اور پیدل کا ایک
حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لایا تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پاویگا جمہور کا یہی قول
ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملیگا نووی ملخصاً **عَنْ**
عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی النَّفَلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اور اس میں
غنیمت کا ذکر نہیں **بَابُ** الْاِمْدَادِ بِالْمَلَائِکَۃِ فِیْ غَزْوَۃِ بَدْرٍ وَاِبَاحَۃِ الْغَنَائِمِ
فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا مال غنیمت کا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ
وَھُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُہٗ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَتِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ

ايتنا ما وعدتنى اللهم انك ان تهلك هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فى
الارض فما زال يهتف بربه ماداً يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه
فاتاه ابو بكر رضى الله تعالى عنه فاخذ رداءه فالقاه على منكبيه ثم التزمه
من ورائه وقال يا نبى الله كفاك مناشدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك فانزل
الله عز وجل اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انى ممدكم بالف من الملائكة مردفين
فامده الله بالملائكة قال ابو زميل فحدثنى ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال بينما
رجل من المسلمين يومئذ يشتد فى اثر رجل من المشركين امامه اذ سمع ضربة
بالسوط فوقه وصوت الفارس فوقه يقول اقدم حيزوم فنظر الى المشرك امامه فخر
مستلقيا نظر اليه فاذا هو قد خطم انفه وشق وجهه كضربة الصوت فاخضر
ذلك اجمع فجاء الانصارى فحدث ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقت
ذلك من مدد السماء الثالثة فقتلوا يومئذ سبعين واسروا سبعين قال ابو
زميل قال ابن عباس رضى الله تعالى عنهما فلما اسروا الاسارى قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لابى بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما ما ترون فى هؤلاء الاسارى
فقال ابو بكر رضى الله تعالى عنه يا نبى الله هم بنو العم والعشيرة ارى ان تاخذ
منهم فدية فتكون لنا قوة على الكفار فعسى الله ان يهديهم للاسلام فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ترى يا ابن الخطاب قال قلت لا والله يا رسول الله ما ارى
الذى راى ابو بكر ولكنى ارى ان تمكنا فنضرب اعناقهم فتمكن عليا من
عقيل فيضرب عنقه وتمكنى من فلان نسيبا لعمر رضى الله تعالى عنه فاضرب
عنقه فان هؤلاء ائمة الكفر وصناديدها فهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما قال ابو بكر ولم يهو ما قلت فلما كان من الغد جئت فاذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم وابو بكر رضى الله تعالى عنه قاعدين وهما يبكيان قلت يا رسول الله اخبرنى
من اى شىء تبكى انت وصاحبك فان وجدت بكاء بكيت وان لم اجد بكاء تباكيت
بكائكما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابكى للذى عرض على اصحابك من اخذهم

الفداء لقد عرض علی عذابهم ادنی من هذه الشجرة شجرة قریبة من نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض الی قولہ فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا فاحل اللہ الغنیمة لهم ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی ف بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانون نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤن ہے چار منزل پر مدینہ سے ابن قتیبہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا بدر کنوان تہا کسیکا اور اوس کے مالک کا نام بدر تہا پہر وہ کنوے کا نام ہوگیا ابو الیقظان نے کہا وہ بنی غفار مین سے ایک شخص کا تہا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترہوین رمضان المبارک کو ہوئی سنہ ۲ ہجری مقدس مین اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق مین روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد مین کئی شخص ضعیف ہین حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن رمیون کا دن تہا (نووی) ف جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کو دیکہا وہ ایک ہزار تہے اور آپکے اصحاب تین سو اونیس تہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف مونہہ کیا پہر دونون ہاتہہ پہیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا مین قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور ہاتہہ پہیلانا مستحب ہے) یا اللہ پورا کر جو تونے وعدہ کیا مجہ سے یا اللہ دے مجہکو جو وعدہ کیا تونے مجہ سے یا اللہ اگر تو تباہ کردے گا اس جماعت کو مسلمانون کے تو پہر نہ پوجا جاوے گا تو زمین مین (بلکہ جہاڑ پہاڑ بت پوجے جاوین گے) ف اسحدیث سے رد ہوگیا وحدۃ الوجود کا جو سمجہے ہین کہ معاذ اللہ جہاڑ پہاڑ بت سب خدا ہین اون کے نزدیک بت کا پوجنا بہی خدا تعالے کا پوجنا ہے ف پہر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتہہ پہیلائے ہوئے یہانتک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈہون سے اُتر گئی حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈہے پر ڈالدی پہر پیچہے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالے کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالے پورا کرے گا جو وعدہ جو کیا آپ سے ف اللہ تعالی نے وعدہ کیا تہا آپ سے ایک چیز کا دو چیزون مین سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تہا کہ اللہ تعالے کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپنے مسلمانون کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی ف تب اللہ تعالے

نے یہ آیت اتاری اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم (جبتک یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کرونگا ایک ہزار فرشتے سے یکتا ر ف ہر چند جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافرون کے تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اسکی یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاوین اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتون سمیت ایکہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیون کیطرح لڑین اسی طاقت سے جو آدمی مین ہوتی ہے ف پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتون سے ابو نعیل نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اوسکے آگے تھا اتنے مین کوڑے کی آواز اوسکے کان مین آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے پھر اوسکو دیکھا تو اوس کی ناک پر نشان تھا اور اوسکا مونہہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب زخم گیا تھا۔ (کوڑے کی زہر سے) ف ابن ہشام نے اپنی سیرت مین بارنا صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار مین سے اون سے کہا مین اور میرا ایک چچازاد بھائی دونون مشرک تھے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار مین کہ دیکھین کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والون کے ساتھہ شریک ہون ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس مین گھوڑون کی آواز آرہی تھی مین نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزوم یہ حال دیکھکر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اوسی جگہ مر گیا مین بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئین سنبھالا ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبداللہ بن ابی بکر نے اونہون نے سنا بعض بنی ساعدہ سے اونہون نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی مین شریک تھے اون کی آنکھہ جاتی رہی تھی وہ کہتے تھے اگر مین بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو مین تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس مین سے فرشتے نکلے تھے مجھہ اس مین کسیطرح کا شک نہین ابن اسحاق نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحاق بن یسار نے اونہون نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیون سے سنا اونہون نے ابو داؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی مین موجود تھے اونہون نے کہا بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اوس کے مارنے

کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اوسکا سر گر پڑا جب مین نے جانا کہ اُس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جس پر مین تہمت نہین کرتا (یعنے وہ ثقہ تہا) اوس نے سنا مقسم
سے اوس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اونہون نے کہا فرشتون کے سر پر بدر کے دن
سفید عمامے تہے جو لٹکے ہوئے تہے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تہے ابن ہشام نے کہا مجھسے بعض
اہلعلم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا عمامے تاج ہین عرب کی اور بدر کے دن
فرشتون کے سر پر بہی سفید عمامے تہے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد
عمامہ تہا انتہے **ف** یہ بن سلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا
آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسری آسمان سے آئی تہی آخر مسلمانون نے اوس دن ستر کافرون کو مارا اور
ستر کو قید کیا ابو رسیلہ نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہوکر آئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا راے ہے ان قیدیون کے باب مین ابوبکر نے
کہا اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہین اور کنبہ والے ہین مین یہ سمجہتا ہون کہ آپ اُن
سے کچہ مال لیکر چہوڑ دیجیے جس سے مسلمانون کو طاقت ہو کافرون سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان
لوگون کو اللہ تعالی ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا راے ہے
اے خطاب کے بیٹے اونہون نے کہا نہین قسم اللہ تعالے کی یا رسول اللہ میری وہ راے نہین ہے جو ابوبکر
صدیق کی راے ہے میری راے یہ ہے کہ آپ اون کو میرے حوالے کیجیے ہم اون کی گردنین ماردین تو عقیل
کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ اون کی گردن ماردین اور مجھے میرا فلان عزیز دیجیے مین اوس کی گردن
ماردون کیونکہ یہ لوگ کفر کے سردار ہین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کی راے پسند آئی اور میری راے پسند نہین آئی جب دوسرا دن ہوا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ اور ابوبکر دونون بیٹہے رو رہے تہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپکے ساتہی کیون
روتے ہین فرمایے اگر مجھے بہی رونا آوے گا تو روؤن گا ورنہ رونے کی صورت بناؤن گا آپ دونون
کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین روتا ہون اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے
ساتہیون کو فدیہ لینے سے میرے سامنے انکا عذاب لایا گیا اس درخت سے بہی زیادہ نزدیک ایک درخت
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر اللہ تعالے نے یہ آیتہ اوتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ

اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دیوے کافروں کا زمین میں **فا** ظاہر حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے

باب ربط الاسیر وحبسہ وجواز المن علیہ

قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اوس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اھل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامۃ قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت تریدالمال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان بعد من الغد فقال ما عندک یا ثمامۃ قال ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت تریدالمال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان من الغد فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت تریدالمال فسل تعط منہ ما شئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا محمد واللہ ما کان علی الارض وجہ ابغض الی من وجھک فقد اصبح وجھک احب الوجوہ کلھا الی واللہ ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین کلہ الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلھا الی وان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فما ذا ترٰی فبشرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یعتمر فلما قدم مکۃ قال لہ قائل اصبوت قال لا ولکنی اسلمت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولا واللہ لا تاتیکم من الیمامۃ

حَبَّةَ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کے طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اسکا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا پھر لوگوں نے اوسکو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اوسکو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک نے کہا درست نہیں ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں انتہے ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھکو مار ڈالینگے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے ف یعنی اوس کا بدلا اور لوگ لینگے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نکرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلا اور لوگ نکالینگے اور بعضوں نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اوسکو ماریں گے جسکا مارنا درست ہو گیا یعنے آپ کو اوسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں زاد مسلم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو مارینگے مگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) ف اور اگر آپ احسان کرینگے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملیگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کروگے تو احسان ماننے والے پر کروگے اگر مار ڈالوگے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالوگے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا پھر آپ نے اوس کو رہنے دیا اوسیطرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گذار رہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کیطرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد مین
آیا اور کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ
وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسیکا مونہہ میرے نزدیک برا نہ تہا اور اب تمہارے مونہہ سے زیادہ کسی کا
مونہ مجھکو محبوب نہین ہے قسم خدا تعالے کی آپکے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تہا اور
آپ کا دین اب سب دینون سے زیادہ مجھکو محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجھکو برا نہ معلوم
ہوتا تہا اب آپکا شہر سب شہرون سے زیادہ مجھکو پسند ہے آپکے سوارون نے مجھکو پکڑ لیا مین عمرہ
کو جاتا تہا اب کیا کرون فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے
کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگون نے کہا تو نے دین بدل ڈالا اوس نے کہا نہین بلکہ مین مسلمان ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا تم تک نہ پہونچیگا جب تک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ندیوین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول
ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فورًا مسلمان ہوجاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو
درست نہین ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دی بلکہ پہلے مسلمان ہوجاوے پھر غسل کرے
اور غسل واجب ہے اگر کفر کیحالت مین وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بہی کرچکا ہو اور بعضون کے نزدیک
اگر غسل کرچکا ہو کفر مین تو غسل واجب نہین اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال مین غسل واجب نہین اور
اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہوجاوے گا جیسے گناہ ساقط ہوجاتے ہین اور اسپر اعتراض یہ
ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہین ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت
مین جنب ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اسکو دلمین اسلام کی محبت پیدا ہوجاوے اور وہ خوب غور کرلیوے
اور عمرہ کا حکم اوس کے لیے استحبابًا دیا نہ وجوبًا انتہے مختصر **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت
برجل یقال لہ ثمامۃ بن اثال الحنفی سید اہل الیمامۃ وساق الحدیث بمثل
حدیث اللیث الا انہ قال ان تقتلنی تقتل ذا دم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔
باب اجلاء الیہود من الحجاز یہودیون کو ملک حجاز سے نکالدینا **عن**

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلَی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیون کے پاس چلو ہم آپ کے ساتھ گئے یہانتک کہ یہود کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انکو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے مسلمان ہوجاؤ انہون نے کہا آپ نے پیام پہنچادیا (اللہ تعالیٰ کا) اے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہوجاؤ وہ کہنے لگے آپنے پہنچادیا اے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہونچ جانے کا) پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اوس کے رسول کی ہے اور مین چاہتا ہون کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالون تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہین تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ یَهُوْدَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقُرَیْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنِی النَّضِیْرِ وَاَقَرَّ قُرَیْظَةَ وَمَنَّ عَلَیْهِمْ حَتّٰی حَارَبَتْ قُرَیْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَآءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ فَاَسْلَمُوْا وَاَجْلَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَهُوْدَ الْمَدِیْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَیَهُوْدَ بَنِیْ حَارِثَةَ وَكُلَّ یَهُوْدِیٍّ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بنی نضیر

اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپ نے بنی نضیر کے یہودیون کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیون کو رہنے دیا بلکہ اونپر احسان کیا پھر قریظہ اُس کے بعد لڑے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کی جنگ احزاب مین مشرکون کے ساتھہ ہوگئے تب آپنے اُن کے مردون کو مار ڈالا اور اُن کی عورتون اور بچون اور مالون کو مسلمانون مین بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے تھے آپنے انکو امن دیا وہ مسلمان ہوگئے اور نکالدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور سرایک یہودی کو جو مدینہ مین تھا **عن** موسے بھذا الاسناد ھذا الحدیث وحدیث ابن جریج اکثر واتم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع الا مسلما **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین نکالدون گا یہود اور نصاری کو عرب کی جزیرہ سے **ف** جزیرہ اوسکو کہتے ہین جسکو چارون طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے **ف** یہانتک کہ نہین رہنے دون گا اوس مین مگر مسلمان کو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ذمی کا فر جب عہد توڑ ڈالین تو وہ حربی ہوجاتے ہین اور امام کو اختیار ہے اون مین سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑ کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہے **عن** ابی اللہ بکیر بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتال من نقض العھد وجواز انزال اھل الحصن علی حکم حاکم عدل اھل الحکم جو عہد توڑ ڈالے اوسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والون کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے **عن** ابن سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال نزل اھل قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سعد فاتاہ الی حمار فلما دنا قریبا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم او خیرکم ثم قال ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال تقتل مقاتلتھم وتسبی ذریتھم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ مُثَنًّى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اوترے **ف** قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تہا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہے جب قریظہ نے جنگ خندق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافرون کے شریک ہوکر مسلمانون کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جنگ کے ختم ہوجانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ مین تہے جب اُنکو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق مین کردین وہ ہم کو منظور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے پنچایت کا ثبوت نکلتا ہے جسکو تحکیم کہتے ہین اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حَکَم فیصلہ کردیوے تو اُس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگون نے اوسکو حکم کیا اوس کے فیصلہ سے پہر نا درست نہین البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہین انتہے **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بہیجا وہ ایک گدہے پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کیطرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کیطرف **ف** اسلیے کہ سعد رئیس تہے اور بغیر امداد کے اُنکا گدہے پر سوار ہونا دشوار تہا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہین نووی نے کہا کہ جمہور علما نے اسکو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ علما اور فضلا کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا جب وہ آوین مستحب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہین ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹہا ہو اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہین جب تک وہ بیٹہا رہے (جیسے ہند کے امیرون کے دربار مین ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اوسکے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین اور اسکی ممانعت مین کوئی صریح حدیث صحیح نہین ہوئی اور مین نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ مین بیان کیا ہے (انتہے مختصراً)

ف پہر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اوترے ہین (قلعہ سے) سعد نے کہا کہ مین جو لڑائی کے لائق ہین اون کو تو قتل کیجیے اور اُن کے بچون اور عورتون کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

بانفرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جسیارہ خدا کیطرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا **عن** شعبۃ
یعلن الاسناد وقال فی حدیثہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد حکمت بحکم
اللہ وقال مرۃ حکمت بحکم الملک **ترجمہ** شعبہ سے یہی مثل مروی ہے اور اسنے اپنی حدیث مین کہا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یون فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا **عن** عائشۃ قالت
اصیب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الخندق رماہ رجل من قریش ابن العرقۃ
رماہ فی الاکحل فضرب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد یعودہ
من قریب فلما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق وضع السلاح فاغتسل
فاتاہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام وھو ینفض راسہ من الغبار فقال وضعت السلاح
واللہ ما وضعناہ اخرج الیھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی
بنی قریظۃ فاتاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلوا علی حکم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحکم فیھم الی سعد قال فانی
احکم فیھم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ والنساء وتقسم اموالھم **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش
مین سے تھا عرقہ (اوس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اونکی اکحل (شریان) مین لگا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد مین ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد مین سونا اور بیمار
کا رہنا درست ہے) اون کے نزدیک سے اون کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتیار رکھدیے
اور غسل کیا پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوئے غبار سے
اور کہا آپ نے ہتیار اتار ڈالے اور ہمنے تو قسم خدا کی ہتیار نہین رکھے چلو اون کیطرف آپنے فرمایا
کدھر اونہون نے اشارہ کیا بنی قریظہ کیطرف پھر آئے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ
قلعہ سے اوترے آپکے فیصلہ پر راضی ہوکر آپنے اون کا فیصلہ سعد پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد
کے) سعد نے کہا مین یہ حکم کرتا ہون کہ اون مین جو لڑنے والے ہین وہ تو مار دیے جاوین اور بچے اور
عورتین قیدی بنین اور اون کے مال تقسیم ہو جاوین **عن** ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قال ابن فاخبرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد حکمت فیھم بحکم اللہ تعالیٰ

ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اونہون نے کہا مجھے خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب مین وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَبَّسَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَكَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِيْ اُجَاهِدُهُمْ فِيْكَ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاجْعَلْهَا مَوْتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَ مِنْ لَبَّتِهِ اَوْ مِنْ اَكْحَلِهِ فِيْ الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا اونہون نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ مین جہاد کرنے سے اون لوگون کے ساتھ جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہین ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھہ مین اون سے جہاد کرون گا یا اللہ مین سمجھتا ہون کہ ہماری اون کی لڑائی تو نے ختم کردی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھولدے اور میری موت اوسی مین کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہین ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا مہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اوسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث مین من لیلتہ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہین ڈرے مگر مسجد مین اون کے ساتھہ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والون یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے آخر اوسی زخم مین مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَاتَ لَمْ يَسِلْ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ ؎ اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ لَعَمْرُكَ اَنَّ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصُّبُوْرُ تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيْهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ اَبُوْ حُبَابٍ اَقِيْمُوْا اِقْيِنْقَاعَ وَلَا تَصِيْرُوْا وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الْعُقَيْرُ

* سعد کا زخم بہرا ہے

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہی کہ وہ زخم اوسی رات کو جاری ہوگیا اور جاری رہا یہان تک کہ وہ مر گئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب مین یہ شعر جن کہین ہین اونکا ترجمہ یہ ہے ای سعد بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اوٹھا رہی ہو خاموش ہے اے اوس (جو حلفا رہتے قریظہ کے) تم نے اپنی ناڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ناڈی (یعنے خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے اوبل رہی ہے نیک نفس ابوحباب (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اوسکی سفارش قبول کی) کہدیا ہے ٹھیرے رہو قینقاع والو اور ست جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر مین ایسے ذلیل تہے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) مین پتھر ذلیل ہین - غرض اس سے یہ ہی کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر متعد ہون اور اونکو بچاوین **باب** المبادرۃ بالفرد وتقدیم اہم الامرین المتعارضین جہاد مین جلدی کرنا اور دونون کام ضروری ہون تو کس کو پہلے کرنا **عن** عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال نادی فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم انصرف عن الاحزاب ان لا یصلین احد الظہر الا فی بنی قریظۃ فخوف ناس فوت الوقت فصلوا دون بنی قریظۃ وقال اخرون لا نصلی الا حیث امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان فاتنا الوقت قال قال فما عنف واحدا من الفریقین ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کہ کوئی ظہر کی نماز نہ پڑہے جب تک بنی قریظہ کے محلہ مین نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہوجاوے اونہون نے وہان پہونچنے سے پہلے پڑہ لی اور بعضون نے کہا کہ ہم نہین پڑہین گے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی اگرچہ نماز قضا ہوجاوے پہر آپ دونون گروہون مین سے کسی گروہ پر خفا نہین ہوئے **ف** نووی نے کہا ایک روایت مین عصر کا ذکر ہے اور جمع یون ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اوسوقت بعض لوگ ظہر پڑہ چکے تہے اور بعض نہین تو جنہون نے نہین پڑہا تہا اون کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ مین پڑہنے کا اور جو پڑہ چکے تہے اون کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہان پہونچکر پڑہو انتہے مختصرا **باب** رد المہاجرین الی الانصار منائحہم من التمر حین استغنوا عنہا بالفتوح انصار نے جو مہاجرین کو دیا تہا وہ اونکو واپس ہونا جب اللہ تعالے نے غنی کردیا مہاجرین کو **عن** انس

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما قدم المہاجرون من مکۃ المدینۃ قدموا لیس بایدیہم
شیء وکان الانصار اہل الارض والعقار فقاسمہم الانصار علی ان اعطوہم انصاف ثمار
اموالہم کل عام ویکفوہم العمل والمؤنۃ وکانت ام انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی تدعی
ام سلیم وکانت ام عبد اللہ بن ابی طلحۃ کان اخا لانس لامہ وکانت اعطت ام انس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاقا لہا فاعطاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مولاتہ
ام اسامۃ بن زید قال ابن شہاب فاخبرنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما فرغ من قتال اہل خیبر وانصرف الی المدینۃ رد المہاجرون الی
الانصار منائحہم التی کانوا منحوہم من ثمارہم قال فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی امی عذاقہا واعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مکانہن من حائطہ قال
ابن شہاب وکان من شان ام ایمن ام اسامۃ بن زید انہا کانت وصیفۃ لعبد اللہ بن عبد المطلب
وکانت من الحبشۃ فلما ولدت امنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما توفی ابوہ کانت
ام ایمن تحضنہ حتی کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتقہا ثم انکحہا زید بن حارثۃ
ثم توفیت بعد ما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمسۃ اشہر **ترجمہ** انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس
زمین تھی اور درخت تھے (یعنے کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس
طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال انکو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے **ف** یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعضوں
نے بغیر محنت کے یوں ہی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں
کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِہِمْ
یُحِبُّوْنَ مَنْ ہَاجَرَ اِلَیْہِمْ اخیر تک **ف** انس بن مالک کی ماں جنکا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن
ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت
دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں
اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کر دیا تھا اور جو صرف میوہ کھانے کو
دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو اون کی دی ہوئی چیزین پھیر دین اور رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے بھی
میری مان کو اون کا درخت پھیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی مان تھین وہ لونڈی تھین
حضرت عبد اسہ بن عبد المطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھین
حبب آمنہ نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو جنا آپ کو والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ
کو کھلاتین یہانتک کہ آپ بڑے ہوے تب آپ نے انکو آزاد کر دیا پھر اُن کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑہا دیا اور
وہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے وفات سے بعد پانچ مہینے مرگئین **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
رجلا قال حامد وابن عبد الاعلی ان الرجل کان یجعل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الفخلات
من ارضہ حتی فتحت علیہ قریظۃ والنضیر فجعل بعد ذلک یرد علیہ ما کان اعطاہ قال
انس وان اھلی امروني اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسئلہ ما کان اھلہ اعطوہ
او بعضہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطاہ ام ایمن فاتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاعطانیھن فجاءت ام ایمن فجعلت الثوب فی عنقی وقالت واللہ لا یعطیکھن
وقد اعطانیھن فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام ایمن اترکیہ ولک کذا وکذا
وتقول کلا والذی لا الہ الا ھو فجعل یقول کذا حتی اعطاھا عشرۃ امثالہ
او قریبا من عشرۃ امثالہ **ترجمہ** حضرت انس رضی اسہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اسہ صلی
اسہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہانتک کہ اسہ تعالیٰ نے فتح
کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے متروع کیا پھیرنا ہر ایک کو جو دیا تھا اور نے انس نے کہا میرے لوگون نے مجھے
بھیجا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگون وہ جو میرے لوگون نے آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اُس
مین سے اور رسول اسہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تھا مین آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھے دیدیا اتنے مین
ام ایمن آئی اور اُس نے کپڑا میرے گلے مین ڈالا اور کہنے لگی قسم اسہ تعالیٰ کی ہم تو وہ تجھے نہ دین گے رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن دیدے اوسکو اور مین تجھے یہ یہ دون گا وہ بھی کہتی تھی ہرگز نہ
دون گی قسم اسہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے آپ فرماتے تھے چھوڑدے مین تجھے یہ دون گا
یہ دونگا یہانتک کہ آپنے ام ایمن کو اُس مال کا دس گنا یا دس گنے کے قریب دیا **باب** جواز
الاکل من طعام الغلیمۃ فی دار الحرب ضمیمت کرنا مین اگر کھانا ہو تو

اُسکا کھانا درست ہے دار الحرب مین **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصبت جرابا
من شحم یوم خیبر قال فالتزمتہ فقلت لا اعطی الیوم احدا من ھذا شیئا قال فالتفت
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسما **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے مین نے ایک
تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن مین نے اُسکو دبا لیا اور کہنے لگا اس مین سے تو مین آج کسی کو نہ دونگا پھر
مڑکر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر تبسم فرما رہے تھے **فا** میرے اس کہنے پر قاضی
عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کہنا مانا لینا درست ہے جبتک مسلمان دار الحرب
مین ہون بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہے مگر
بیچنا کسی کے نزدیک درست نہین اگر بیچے تو اوسکی قیمت غنیمت کے مال مین شریک ہوگی اسیطرح جانور پہ
سواری کرنا کپڑے پہننا ہتیار سے کام لینا لڑائی مین درست ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب
جس جانور کو کاٹین اوسکی چربی کہانا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ
اور شافعی اور جمہور علما کا اور شہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ
اہل کتاب کے ذبیحہ درست ہین اور یہی اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر
طرح اون کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہین یا نہ کہین اور بعضون کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضرور ہے
لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹین یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا
(نووی) **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رمی الینا جراب فیہ طعام
وشحم یوم خیبر فوثبت لاخذہ قال فالتفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستحییت
منہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تھیلی جس مین کھانا تھا اور چربی بھی تھی خیبر کے روز
ہماری طرف کسی نے پھینکی مین دوڑا اوس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین
مین نے شرم کی آپ سے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد غیر انہ قال جراب من شحم ولم یذکر
الطعام **ترجمہ** وہی حدیث اور پگذرا **باب** کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ھرقل
ملک الشام یدعوہ الی الاسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام کے بادشاہ
ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کے لیے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ابا سفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ من فیہ الی فیہ قال انطلقت فی المدۃ التی کانت بینی و

وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا انا بالشام اذ جيء بكتاب من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الى هرقل قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه الى عظيم بصرى فدفعه
عظيم بصرى الى هرقل فقال هرقل هل ههنا احد من قوم هذا الرجل الذي يزعم
انه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل فاجلسنا بين يديه
فقال ايكم اقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم انه نبي قال ابو سفيان فقلت انا
فاجلسوني بين يديه واجلسوا اصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم اني سائل
هذا عن الرجل الذي يزعم انه نبي فان كذبني فكذبوه قال فقال ابو سفيان و
ايم الله لولا مخافة ان يؤثر علي الكذب لكذبت ثم قال لترجمانه سله كيف
حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من ابائه ملك قلت لا قال فهل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه اشراف الناس
ام ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم ايزيدون ام ينقصون قال قلت لا بل يزيدون
قال هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال
فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم اياه قال قلت تكون الحرب بيننا و
بينه سجالا ينال منا وننيل منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في مدة
لا ندري ما هو صانع فيها قال فوالله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير
هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له اني
سألتك عن حسبه فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب
قومها وسألتك هل كان في ابائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان في ابائه ملك
قلت رجل يطلب ملك ابائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت
بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان
يقول ما قال فزعمت ان لا فقد عرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب
فيكذب على الله وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة
له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسألتك هل يزيدون

اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَكُنْ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ اِرْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اَنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اون سے مدینہ و رمنہ بیان کیا کہ مین اوس مدت مین جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچمین ٹہیری تھی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ سنہ ہجری مین ہوئی) روانہ ہوا مین شام کے ملک مین تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے روم کے بادشاہ کو **ف** ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تہا بادشاہ روم کا اور خطاب اوس کا قیصر ہے اور بعضون نے ہرقل بکسر ہا و سکون را و کسر قاف پڑہا ہے اور جوہری نے صحاح مین یہی نقل کیا ہے **ف** اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تہے اونہون نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری کے رئیس نے ہرقل کو دی **ف** بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے **ف**

ہرقل نے کہا یہان کوئی ہے اُس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگون نے کہا ہان ابوسفیان نے
کہا تو مین بلایا گیا اور یہی چند آدمی تھے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اوس نے ہمکو اپنے سامنے بٹھلایا اور
پوچھا تم مین سے کون رشتہ مین زیادہ نزدیک ہے اُس شخص سے جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا
مین (یہ ہرقل نے اسواسطے دریافت کیا کہ جو نسب مین زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسرون کے آپ کا حال
زیادہ جانتا ہوگا) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیون کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اوس کے اپنے ترجمان
کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کی لوگون کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اُس سے کہا ان لوگون سے کہہ کہ مین اس
شخص سے (یعنے ابوسفیان سے) اُس شخص کا حال پوچھون گا جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ
بولے تو تم اُسکا جھوٹ بیان کر دینا ابوسفیان نے کہا تم اللہ تعالے کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ
بیان کرین گے (اور میری ذلت ہوگی) تو مین جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی) پھر ہرقل نے اپنے
ترجمان سے کہا اُس سے پوچھ کہ اُس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیسا ہے (یعنے خاندان
ابوسفیان نے کہا مین نے کہا اون کا حسب تو ہم مین بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا اون کے باپ دادا مین کوئی
بادشاہ ہوا ہے مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا کبھی تم نے اون کو جھوٹ بولتے سُنا اس دعوی سے پہلے
(یعنے نبوت کی دعوی سے) مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا اچھا اُنکی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے
ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا اون کے تابعدار بڑھتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین مین نے کہا بڑھتے جاتے ہین ہرقل نے کہا اون کے تابعدارون مین سے کوئی اون کے دین مین
اگر پھر اس دین کو برا جانکر پھر جاتا ہے یا نہین مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا تم نے اون سے لڑائی بھی
کی ہے مین نے کہا ہان ہرقل نے کہا اون سے تم نے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب رہتا
ہے) مین نے کہا ہماری اون کی لڑائی ڈولون کیطرح کبھی ادھر کبھی اودھر ہوتی ہے جیسے کنوے
سے ڈول یا پانی کھینچنے مین ایک اودھر آتا ہے اور ایک اودھر اور اسیطرح لڑائی مین کبھی ہماری فتح
ہوتی ہے کبھی اون کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہین ہم اون کا نقصان کرتے ہین
ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہین مین نے کہا نہین ہم اب ایک مدت کے لیے ہمارے اون کے اقرار ہوا
ہے دیکھیے وہ اس مین کیا کرتے ہین (یعنے آیندہ شاید عہد شکنی کرین) ابوسفیان نے کہا قسم
خدا کی مجھے اور کسیبات مین اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہین ملا سوا اس بات کے (تو اس مین مین

نے عداوت کی ۔ اسی اثنا مین اوس نے یہ دعوی کیا کہ یہ وصلح کی مدت اب تھیری ہے شاید اس مین وہ دغا کرین) ہرقل نے
ہا اون سے پہلی بھی (اون کے قوم یا ملک مین) کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تہا مین نے کہا نہین تب ہرقل
نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنے ابوسفیان سے کہو مین نے تجھسے اون کا حسب اور نسب پوچہا تو تو نے
کہا کہ اون کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان مین پیدا ہوتے
ہین پہر مین نے تجھ سے پوچہا کہ اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہین یہ اسلیے مین نے
پوچہا کہ اگر اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا کہ وہ اپنی بزرگون کی سلطنت
پاتے ہین اور مین نے تجھ سے پوچہا کہ اون کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہین یا غریب لوگ تو تو نے کہا
غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبرون کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہین (کیونکہ بڑے آدمیون کو کسی
کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبون کو نہین آتی) اور مین نے تجھ سے پوچہا کہ نبوت کے دعوے
سے پہلے تم نے کبھی اون کا جھوٹ دیکھا ہے تو نے کہا نہین اس سے مین نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگون پر طوفان
نہین باندہتے تو اسہ جل جلالہ پر کیون طوفان جوڑنے لگے (جھوٹا دعوی کرکے) اور مین نے تجھ سے پوچہا
کہ کوئی اون کے دین مین آنے کے بعد پہر اوسکو برا سمجھ کر پہر جاتا ہے تو نے کہا نہین اور ایمان کا یہی حال ہے
جب دل مین آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور مین نے تجھ سے پوچہا اون کے پیرو بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین تو نے کہا وہ بڑہتے جاتے ہین اور یہی ایمان کا حال ہے اوسوقت تک کہ پورا ہو (پہر کمال کے بعد اگر گھٹے
تو قباحت نہین) اور مین نے تجھ سے پوچہا تم اون سے لڑے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہین اور ہمارے اون کی
لڑائی برابر کی ہے ڈول کیطرح کبھی ادہر کبھی ادہر تم اونکا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہین
اور اسیطرح آزمایش ہوتی ہے پیغمبرون کی (تاکہ اون کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اون کے پیروکاردن کے درجے
بڑہین) پہر اخیر مین وہی غالب آتے ہین اور مین نے تجھ سے پوچہا وہ دغا کرتے ہین تو نے کہا وہ دغا نہین
کرتے اور یہی حال ہے پیغمبرون کا وہ دغا نہین کرتے (یعنے عہد شکنی) اور مین نے تجھ سے پوچہا اون سے پہلے
بھی کسینے نبوت کا دعوی کیا ہے تو نے کہا نہین یہ مین نے اس لیے پوچہا کہ اگر اون سے پہلے کسینے یہ دعوے
کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اوس شخص نے بھی اوسکی پیروی کی ہے پہر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتون کا حکم
کرتے ہین مینے کہا وہ حکم کرتے ہین ..... نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور ناتے
والون سے سلوک کرنے کا اور بری باتون سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر اون کا یہی حال ہے جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور مین جانتا تہا (اگلی کتابون کو پڑہکر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہون گے لیکن مجہکو یہ خیال نہ تہا کہ وہ تم لوگون مین پیدا ہون گے **ف** بلکہ یہ خیال تہا کہ شاید بنی اسرائیل مین پیدا ہون جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل مین ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہون یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم مین اس زمانہ مین عرب کے قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومین عرب کے لوگون کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکہتی تہین اون کو سوا لوٹنے آپس مین لڑنے جہگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تہا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکہلانا چاہا اور ایسے قوم مین آپ کو پیدا کیا جہان گمان بہی نہ تہا یہ بہی ایک بڑی دلیل ہے آپکے نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی **ف** اور اگر مین یہ سمجہتا کہ مین اون تک پہنچ جاؤنگا تو مین اون سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت مین ہے کہ مین کسیطرح بہی ملتا محنت مشقت اٹہاکر) **ف** یعنی لوگ مجہہ جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجہے روکینگے اور میرے مارنے کے فکر مین ہون گے ورنہ مین ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نوذی نے کہا یہ عذر اسکا درست نہ تہا بلکہ اوس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ف** اور جو مین اون کے پاس ہوتا تو اون کے پاؤن دہوتا اور البتہ اون کی حکومت یہانتک آجاویگی جہان اب میرے دونون پاؤن ہین پہر ہرقل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا شروع اللہ تعالے کے نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کیطرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو رئیس ہے روم کا ✣

ف نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتین نکلتی ہین ایک تو کافرون کو اسلام کیطرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اور جو پہونچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اُس کتاب کو لے گئے تہے اور سپر اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الہی سے بہی ذکر الہی مراد ہے چوتہی یہ کہ خط مین پہلے کاتب کا نام لکہنا پہر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ مین اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکہنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام پہر کہنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط مین پہلے معاویہ کا نام لکہا تہا اور لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام یون لکہے الی فلان اور القاب مین افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکہا اور زیادہ مبالغہ اوسکی تعریف مین نہین کیا۔ انتہے مختصرا **ف** سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے

ہدایت کی **ف** یہ آپنے طریقہ سکھلایا اپنی اُمت کو کہ کافرون پر اسطور سے سلام کرین تاکہ درحقیقت انپر سلام نہ ہو اور اُن کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس مین کفار اور مسلمان دونون موجود ہون اور وہان کوئی مسلمان آوے تو یون ہی کہے سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی **ت** بعد اس کے مین تجھہ کو دعوت دیتا ہون اسلام کی دعوت مسلمان ہو تو سلامت رہوگا یعنے تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ رہیگی) مسلمان ہوجا اللہ تجھے دوہرا ثواب دیگا اگر تو نہ مانے تو تجھ پر وبال ہوگا ارسیین کا **ف** بخاری کی روایت مین یریسیین ہے اور اس کے معنے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین مراد ان سے کاشتکار اور رعایا ہین یعنے اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہون گے اور اُن سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑیگا اور بیہقی کی روایت مین صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہین مزارعین کے اور بعضون نے کہا مراد یہود اور نصاری ہین جو پیرو ہین عبداللہ بن ارریس کے اور اریوسیہ (روسیہ) اسیطرف منسوب ہین بعض کہتے ہین ارسیین سے مراد وہ بادشاہ ہین جو لوگون کو غلط مذہب کیطرف بلاتے ہین بعض کہتے ہین ارسیین بنی اسرائیل مین وہ لوگ تھے جنہون نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا واللہ اعلم۔ (نووی مع زیادۃ) **ت** اے کتاب والے مان لو ایک بات کو جو سیدھی ہے اور صاف ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین سوا اللہ تعالی کے کسی اور کی اور شریک نہ ٹھہراوین اسکے کسیکو اخیر آیت تک جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگون کی آوازین بلند ہوئین اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کیے گئے ابوسفیان نے کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہا ابوکبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑھ گیا۔ **ف** یہ ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب مین جسکا مذہب اور عربون کے خلاف تھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مناسبت دی اس شخص سے کہ آپ کا مذہب بھی اون کے خلاف تھا اور بعضون نے کہا ابوکبشہ آپکے نانا تھے اور بعضون نے کہا آپکے دودہ باپ تھے یعنے حارث بن عبدالعزی اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب مین اون کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نووی) **ت** اون سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے **ف** بنو اصفر روم کے نصاری ہین اصفر کہتے ہین زرد کو ایک بار حبشی رومیون پر غالب ہوئے اور اون سے اولاد ہوئی تو حبشیون کی سیاہی اور رومیون کی سفیدی ملکر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابواسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا اونکی اولاد مین روم مین اور بنو الزرقا بھی اُن کو

کہتے ہین کہ ذکر اون کی آنکھین اکثر نیلی ہوتی ہین **ف** ابو سفیان نے کہا اوس دن سے مجھے یقین ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہون گے اور غالب ہونگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجھ کو بھی مسلمان کیا

عن ابن شہاب یہذا الاسناد وزاد فی الحدیث وکان قیصر لما کشف اللہ عنہ جنود فارس مشی من حمص الی ایلیاء شکرا لما ابلاہ اللہ تعالی وقال فی الحدیث من محمد عبد اللہ ورسولہ وقال الاریسیین وقال بداعیۃ الاسلام ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالی نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کیطرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط مین یہ ہے کہ محمد اللہ تعالے کے بندے اور اوس کے رسول کیطرف سے اور اریسیین کے بدلے اریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہون مین تجھکو داعیہ اسلام کیطرف اور وہ کلمہ توحید ہے

باب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الملوک الکفار یدعوہم الی الاسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کافر بادشاہون کیطرف اسلام کی دعوت مین

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسری والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار یدعوہم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالی کیطرف بلاتے تھے اونکو اور یہ نجاشی وہ نہین تھا جسپر آپ نے جنازہ کی نماز پڑہی **ف** نووی نے کہا کسری کہتے ہین ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو انتہی مع زیادہ

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یقل ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلعم

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ولم یذکر ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ان روایتون مین یہ نہین ہے کہ یہ نجاشی وہ نہین تھا جسپر آپ نے نماز پڑہی

باب غزوۃ حنین جنگ حنین کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فلزمت انا وابو سفیان

بن الحارث بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفر منہم فقد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی بغلۃ لہ بیضاء اھداھا لہ فروۃ بن نفاثۃ الجذامی
فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یرکض بغلتہ قبل الکفار قال عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا اخذ بلجام بغلۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکفھا ارادۃ ان لا تسرع وابو سفیان اخذ برکاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای عباس ناد اصحاب
السمرۃ فقال عباس رضی اللہ عنہ وکان رجلا صیتا فقلت بأعلی صوتی این اصحاب السمرۃ
الشجرۃ قال فوالله لکان عطفتھم حین سمعوا صوتی عطفۃ البقر علی اولادھا فقالوا
یا لبیک یا لبیک قال فاقتتلوا والکفار والدعوۃ فی الانصار یقولون یا معشر الانصار
یا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوۃ علی بنی الحارث بن الخزرج فنظر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی بغلتہ کالمتطاول علیھا الی قتالھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھذا حین حمی الوطیس قال ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصیات
فرمی بھن وجوہ الکفار ثم قال انھزموا ورب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال فذھبت
انظر فاذا القتال علی ھیئتہ فیما اری قال فوالله ما ھو الا ان رماھم بحصیاتہ فما
زلت اری حدھم کلیلا وامرھم مدبرا ترجمہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے جب حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کو پیچھے) کے دن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (آپ کے چچازاد
بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ
جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دلدل بھی کہتے تھے) ف اس سے یہ نکلا کہ مشرکین
کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں
ہے کہ آپ نے بھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو یہ ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست
نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا
نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر حرام ہدیہ لیوے تو وہ پھیر دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت

المال میں داخل کردیوی صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام یحنہ بن رویہ تھا
ف جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اڑدی رہی تھی اپنی خچر کو کافروں کیطرف جانیکے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے
سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں
اپنی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اوسکو روکے تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیان آپ کی رکاب تھامے
تھی آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکار
ف سمرہ وہ درخت ہے جنگل اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت
کی تھی کہ کافروں سے مرکر جاویں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے ف اور عباس کی آواز نہایت بلند
تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس نے کہا میں نے بہت بلند آواز
سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس
چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب
بھاگے تھے بلکہ بعضے نومسلم اور مشرک وغیرہ وقتہ تیروں کی بارش سے لوٹے اور گرتے پڑتے گئے پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کردیے پھر وہ لڑنے
لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو انصار کے لوگو پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی
ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج اے بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ اپنی خچر پر
تھے گردن کو نیچا کیے ہوئے آپ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی
اسوقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند کنکریاں اوٹھائیں اور کافروں کے
منہ پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی ف نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہاں آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا
اور اس سے کافروں کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہوگئی اور ایسا
ہی ہونا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں دیکھتے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے
میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں دیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام اولٹ
گیا عن الزہری بھذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال فروۃ بن نعامۃ الحذامی وقال
انہزموا ورب الکعبۃ انہزموا ورب الکعبۃ وزاد فی الحدیث حتی ہزمہم اللہ وقال

وکان انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرکض خلفھم علی بغلتہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین
وساق الحدیث غیر ان حدیث یونس وحدیث معمر اکثر منہ واتم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابی اسحاق قال قال رجل للبراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابا عمارۃ
فررتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکنہ خرج
شبان اصحابہ واخفاؤھم حسر لیس علیھم سلاح او کبیر سلاح فلقوا قوما رماۃ لا
یکاد یسقط لھم سھم جمع ھوازن وبنی نصر فرشقوھم رشقا ما یکادون یخطئون
فاقبلوا ھناک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی بغلتہ البیضاء وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقودہ فنزل واستنصر قال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صفھم

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ
تم حنین کے دن بھاگے انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتیار نہ تھے یا پورے
ہتیار نہ تھے نکلے اون کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن
اور بنی نصر کے تھے غرض انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اوترے اور
مدد کی دعا مانگی آپنے فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ
نہیں ہے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی ف

نووی نے کہا یہ رجز موزوں ہے مگر ہر موزوں کو شعر نہیں کہتے جب تک اوس کے کہنے والے کا
ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضے موزوں فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لن تنالوا
البر حتی تنفقوا یا نصر من اللہ وفتح قریب یا ویرفعہ من حیث لا تحتسب حالانکہ شعر نہیں ہیں اور
اپنے تئیں عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا کس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپکو انکا بیٹا کہتے اس حدیث
سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی مین بطور فخار کے ممنوع ہے (انتہی مختصرا) **عن** ابی اسحاق قال جاء رجل الی البراء رضی اللہ تعالی عنہ فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارۃ قال اشھد علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولی ولکنہ انطلق اخفاء من الناس رحسر الی ھذا الحی من ھوازن وھم قوم رماۃ فرموھم برشق من نبل کانھا رجل من جراد فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود بہ بغلتہ فنزل ودعا واستنصر وھو یقول - انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب * اللھم نزل نصرک قال البراء کنا واللہ اذا احمس الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن عازب پاس آیا اور کہنے لگا کیا حنین کے دن تم بہاگ گئے تہے اے ابو عمارہ اونہون نے کہا مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے منہ نہین موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتیار ہوازن کے قبیلہ کیطرف گئے وہ تیر انداز تہے اونہون نے ایک بوچہاڑ کی تیر کی جیسے ٹیڑی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے ابو سفیان بن حارث آپکی خچر کو کھینچتے تہے آپ خچر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تہے مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون یا اللہ اپنی مدد اوتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئین بچاتے آپ کی آڑ مین اور بہادر ہم مین وہ تہے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن** ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ وسالہ رجل من قیس ھل فررتم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر وکانت ھوازن یومئذ رماۃ وانا لما حملنا علیھم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم فاستقبلونا بالسھام ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء وان ابا سفیان بن الحارث اخذ بلجامھا وھو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے براء سے اون سے پوچہا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بہاگ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ ہے اکے لوگ اُن دنون تیر انداز تہے اور ہمنے

جب اون پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گیا درہم لوٹ کے مال پر جھکے تب اونہون نے تیر چلائے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑے ہی تھی آپ فرماتے تھے مین نبی
ہون کچھ جھوٹ نہین ہی مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لہ
رجل یا ابا عمارۃ فذکر الحدیث وھو اقل من حدیثہم وھو لاء اتم حدیثا **ترجمہ** وہی حوالہ
گذرا **عن** ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزونا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فلما التقینا نحن وھم العدو تقدمت فاعلو ثنیۃ فاستقبلنی رجل
من العدو فارمیہ بسہم فتوارے عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا ھم قد
طلعوا من ثنیۃ اخری فالتقوھم وصحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول صحابۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وارجع منھزما وعلی بردتان مئتزرا باحدھما مرتدیا بالاخری
فاستطلق ازاری فجمعتھما جمیعا ومررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھزما
وھو علی بغلتہ الشھباء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ابن الاکوع رعبا
اللہ تعالیٰ عنہ فزعا فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض
قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوھھم فقال شاھت الوجوہ فما خلق
اللہ منھم انسانا الا ملا عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فھزمھم اللہ بذلک
فقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمھم بین المسلمین **ترجمہ** ایاس بن سلمہ سے
روایت ہی میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو مین آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا ایک شخص دشمنون مین سے میرے
سامنے آیا مین نے ایک تیر مارا وہ چھپ گیا معلوم نہین کیا ہوا مین نے لوگون کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی
سے نمودار ہوئے اور اون سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی
مین بھی شکست پاکر لوٹا اور مین دو چادرون مین پھنچا تہا ایک باندھی ہوئے دوسرے اوڑھے ہوئے پھر میری تہ بند کھل گئی
مین دونون چادرون کو اکھٹا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست پاکر آپنے
فرمایا اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا پھر دشمنون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گھیرا آپ خچر سے اوترے اور ایک
مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور اون کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پھر کوئی آدمی اون مین ایسا نہ

جس کے آنکھ مین خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کنکر سے آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالے نے اون کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مال بانٹ دیے مسلمانون کو ف اسی کو اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے تو نے یہ مٹھی نہین پھینکی بلکہ اللہ تعالی نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالی کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھہ پر ظاہر ہوتا ہے **باب** غَزْوَةِ الطَّائِفِ طائف کی لڑائی کا بیان **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُونَ اِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ اَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اور بعض نسخون مین عبد اللہ بن عمر وہی جو عاص کے بیٹے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھیر لیا طائف والون کو اور نہین حاصل کیا اون سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلین گے اگر خدا نے چاہا آپکے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاوین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جاوین گے یہ اُن کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے ف کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد نہ تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھے اور اتنی جلدی رائے بدل گئی **باب** غَزْوَةِ بَدْرٍ بدر کی لڑائی کا بیان **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ حِينَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُوبَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُونَهُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هٰذَا اَبُوجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوسُفْيَانَ فَاِذَا تَرَكُوهُ سَاَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِاَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوهُ

ف کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی فلما رأی ذلک انصرف وقال والذی نفسی بیدہ لتخبروہ او لیضربن اعناقکم او لتنزعن ملکہ اذا کذبکم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط احدھم عن موضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے گفتگو کی آپنے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کی جب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اعظم تھے) اور انہون نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہین یا رسول اللہ آپکا مطلب بھی یہی تہا کہ انصار کی رای دریافت کرین اسوجہ سے کہ مہاجرین کی تعداد نہایت قلیل تہی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تہی بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسری یہ کہ انصار سے لڑائی کا اقرار نہین ہوا تہا بلکہ انصار نے آپسے صرف یہ عہد کیا تہا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کریگا تو اوس کو روکینگے اسوجہ سے آپنے انکی رائے لینا چاہی قسم خدا کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کرین کہ ہم گھوڑون کو سمندر مین ڈالدین تو ہم ضرور ڈالدین اور اگر آپ حکم کرین کہ ہم گھوڑون کو برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور کہ سے ہے) البتہ ہم ضرور بھگا دین (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کی تابع ہین کہ ہمنے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو آفرین ہے انصار کی جان نثاری پر) تب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلایا اور وہ چلے یہان تک کہ بدر مین اترے وہان قریش کے پانی پلانیوالے ملے اون مین ایک کالا غلام بھی تہا بنی حجاج کا صحابہ نے اسکو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیون کا حال پوچھنے لگے وہ کہتا تہا مین ابوسفیان کا حال نہین جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہین جب وہ یہ کہتا تو پھر اسکو مارتے جب وہ کہتا اچھا اچھا مین ابوسفیان کا حال بتاتا ہون تو اوسکو چھوڑ دیتے پھر اوس سے پوچھتے وہ بھی کہتا مین ابوسفیان کا حال نہین جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگون مین موجود ہین پھر اوسکو مارتے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تہے کھڑے ہوئے جب آپنے دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے جب تم سچ بولتا ہے تو تم اسکو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا) پھر آپ نے فرمایا

یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ اور اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنیکی جگہ ہے) راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا) **باب فتح مکۃ** مکہ کے فتح ہونے کا بیان **عن ابی ھریرۃ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وفدت وفود الی معاویۃ وذلک فی رمضان فکان یصنع بعضنا لبعض الطعام فکان ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مما یکثر ان یدعونا الی رحلہ فقلت الا اصنع طعاما فادعوھم الی رحلی فامرت بطعام یصنع ثم لقیت اباھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من العشی فقلت الدعوۃ عندی اللیلۃ فقال سبقتنی قلت نعم فدعوھم فقال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اعلمکم بحدیث من حدیثکم یا معشر الانصار ثم ذکر فتح مکۃ فقال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدم مکۃ فبعث الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی احدی المجنبتین وبعث خالدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المجنبۃ الاخری وبعث ابا عبیدۃ علی الحسر فلخذ وا بطن الوادی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کتیبۃ قال فنظر فرانی فقال ایوھریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یاتینی الا انصاری زاد غیر شیبان فقال اھتف لی بالانصار قال فاطافوا بہ وثابت قریش او باشا لھا واتباعا فقالوا نقدم ھؤلاء ان کان لھم شیء کنا معھم وان اصیبوا اعطینا الذی سئلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترون الی اوباش قریش واتباعھم ثم قال بیدیہ احدھما علی الاخری ثم قال حتی توافونی بالصفا قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان یقتل احدا الا قتلہ وما احد منھم یوجہ الینا شیأ قال فجاء ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد الیوم ثم قال من دخل دار ابی سفیان فھو امن فقالت الانصار بعضھم لبعض امّا الرجل فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ ورأفۃ بعشیرتہ قال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجاء الوحی وکان اذا جاء الوحی لا یخفی علینا فاذا جاء فلیس احد یرفع طرفہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ینقضی الوحی فلما قضی الوحی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار قالوا لبیک رسول اللہ قال ظننتم امّا الرجل فادرکتہ رغبۃ

فی قریتہ قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی اللہ
والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم فاتبلوا الیہ یقبلون ویقولون واللہ ما قلنا الذی
قلتا الا الھجرۃ باللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم قال فاقبل الناس الی دار ابی سفیان واغلق الناس
ابوابھم قال فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف
بالبیت قال فاتی علی صنم الی جنب البیت کانوا یعبدونہ قال وفی ید رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قوس وھو اخذ بسیۃ القوس فلما اتی علی الصنم جعل یطعن
فی عینیہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل فلما فرغ من طوافہ اتی الصفا فعلا علیہ حتی
نظر الی البیت ورفع یدیہ فجعل یحمد اللہ ویدعوہ ما شاء ان یدعو

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں دو جاعتیں سفر کرکے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینے میں عبداللہ بن رباح نے کہا جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو ہم میں ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہمکو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا طیار کروں اور سبکو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانیکا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے مجھ سے آگے کہدیا (یعنے آج میں دعوت کرنیوالا تھا) میں نے کہا ہاں پھر میں نے اُن سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر اونہوں نے ذکر کیا مکہ کے فتح کا بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنے ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اون لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں وہ گھاٹے کے اندر سے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹکڑے میں تھے آپ نے مجھکو دیکھا تو فرمایا ابوہریرہ میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے پھر مکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور اُن کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی آپ نے اُنکا پاس رہنا مناسب جانا) پھر وہ سب آپکے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی

اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم اُن کو آگے کرتے ہین اگر کچھ ملا تو ہم بھی اُنکی ساتھ ہین اور جو آفت آئی تو دیدین گے جو ہم سے مانگا جاویگا آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتون اور تابعدارون کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنے مارو مکے کافرون کو اور اون مین سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم مجھ سے صفا پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم مین کسی کو مارنا چاہتا (کافرون مین سے) وہ مارڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہین کرتا یہانتک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہوگیا اب آج سے قریش نرہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اوس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی عزت پر اسکو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبہ والون پر ماتا ہوے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہمکو معلوم ہوجاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کیطرف نہ اٹھاتا یہانتک کہ وحی ختم ہوجاتی غرض جب وحی ہوچکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کے لوگو انہون نے کہا حاضر ہین یارسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ خیال ہے) تمنے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤن کی الفت آگئی انہون نے کہا بیشک ہم نے کہا آپ نے فرمایا ہرگز نہین مین اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ہون (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھکو معلوم ہوگیا پھر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا انصاری نے جب حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا یا بیٹے کہنے سے بڑا نہ دیا) میں نے ہجرت کی اللہ تعالی کیطرف اور تمہاری طرف **ف** تاکہ وطن بناؤن مدینہ کو آپ یہ سمجھنا کہ مین اُس ہجرت کو فسخ کرون گا اور پھر مکہ مین رہنا اختیار کرون گا **ف** اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ یہ سنکر انصار دوڑی روتے ہوے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالی کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کرکے اللہ اور اُسکی رسول کی (یعنے ہمارا مطلب تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ چھوڑین اور ہمارے شہر ہی مین رہین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہین تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کو لیے) اور لوگون نے اپنے دروازے بند کرلیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اُسکو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا اگرچہ آپ

احرام سے نہ تھی کیونکہ آپکے سر پر خود تھا پھر ایک بت پاس آیا جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اوسکو لوگ پوجا کرتے تھے آپکے ہاتھہ مین کمان تھی آپ اوسکا کونا ہاتھہ مارے ہوئے تھے جب بت کے پاس آئے تو اوسکی آنکھہ مین کونچنے لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑھے یہانتک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونون ہاتھہ اوٹھائے پھر اللہ تعالی کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپنے چاہی **عن** سلمان بن المغیرۃ بھذا الاسناد زاد فی الحدیث ثم قال بیدیہ احداہما علی الاخری احمد وہم حصدا وقال فی الحدیث قالوا قلنا ذاک یا رسول اللہ قال فما اشیء اذا کلا الی عبد اللہ ورسولہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہتھہ دوسرے ہاتھہ پر رکھہ کے بتلایا کاٹ دوانکو بالکل **ف** یعنی جو سامنے آوے اوسکو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پھر جو ابوسفیان کے گھر مین چلا جاوے یا ہتیار ڈالدے اوسکو امن دیا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ زور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما اور اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے (نووی) **عن** عبد اللہ بن رباح قال وفدنا الی معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ وفینا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فکان کل رجل منا یصنع طعاما یوما لاصحابہ وکانت نوبتی فقلت یا ابا ہریرۃ الیوم یومی فجاء ذا الی المنزل ولم یدرک طعامنا فقلت یا ابا ہریرۃ لوحدثتنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یدرک طعامنا فقال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الخندق فجعل خالد بن الولید یعنی رضی اللہ تعالی عنہ علی الجناب الایمن وجعل الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ علی الجناب الایسر وجعل ابا عبیدۃ رضی اللہ تعالی عنہ علی الحسر وہی الدروع ونحن خلفہ نقال یا ابا ہریرۃ ادع الانصار فدعوتہم فجاؤا یہرولون فقال یا معشر الانصار ہل ترون اوباش قریش قالوا نعم قال انظروا اذا لقیتموہم غدا ان تحصدوہم حصدا واخفی بیدہ ووضع یمینہ علی شمالہ وقال موعدکم الصفا فما اشرف یومئذ لہم احد الا اناموہ قال وصعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفا وجاءت الانصار فاطافوا بالصفا فجاء ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ابیدت خضراء قریش لا قریش

بعد ایام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل دار ابی سفیان فھو
امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن فقالت الانصار
امّا الرجل فقد اخذتہ رأفۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ ونزل
الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم امّا الرجل فقد اخذتہ رأفۃ بعشیرتہ
ورغبۃ فی قریتہ الا کذا اسمی اذا تلا ثم رأت انا محمد عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی
اللہ والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم ترجمہ عبد اسد بن ابی ہاشم
سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگون مین ابو ہریرہ بھی تھے تو ہم مین سے ہر
شخص ایک ایک دن کھانا طیار کرتا اپنے ساتھیون کے لیے ایک دن میری باری آئی مین نے کہا اے
ابو ہریرہ آج میری باری ہے وہ سب سے پہلے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا طیار نہین ہوا تھا مین نے کہا اے
ابو ہریرہ کاش تم ہمسے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کھانا طیار ہو اونہون نے
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جسدن مکہ فتح ہوا آپنے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور
زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادون کا اور انکو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا ای
ابو ہریرہ انصار کو بلاؤ مین نے انکو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپنے فرمایا اے انصار کیا تم دیکھتے
ہو قریش کی جماعتون کو اونہون نے کہا ہان آپنے فرمایا کل جب اون سے ملنا تو انکو صاف کر دینا اور
آپ نے ہاتھ سے صاف کرکے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا
پہاڑ پر ملنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اُس روز جو کوئی انصار کو دیکھتا کہ آتے ہین اونہون نے
اوسکو سلا دیا (یعنے مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے
اُنہون نے گھیر لیا صفا کو اتنے مین ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتھا ہٹ گیا
اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر مین چلا جاوے
اوسکو امن ہے اور جو ہتیار ڈالدے اوسکو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو بھی امن ہے
انصار نے کہا انکو اپنے عزیزون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اوتری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا تمنے کہا مجھکو کہنے والون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا

ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا میں محمدؐ ہون اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اسکا رسول ہین لے وطن جھوٹا اللہ کیطرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونون تمہاری زندگی اور موت کے ساتھہ ہیز اونہون نے کہا قسم خدا کی ہمنے یہ نہین کہا مگر حرص سے اللہ اور اُس کے رسول کے آپنے فرمایا تو اللہ اور اُس کا رسول دونون سچا جانتے ہین نکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وحول الکعبۃ ثلثمائۃ وستون نصبا فجعل یطعنھا بعود کان بیدہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید زاد ابن ابی عمر یوم الفتح **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا مکہ مین تشریف لے گئے وہان کعبہ کے گرد تین سو ساٹھہ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سی جو آپ کو ہاتھہ مین تھی (وہ گرز تا جیسا دوسری روایت مین ہے) اور فرماتے حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بنا تا ہے کسی کو نہ لوٹا تا ہے (بلکہ دونون اللہ جل جلالہ کے کام ہین **عن** ابن ابی نجیح بھذا الاسناد الی قولہ زھوقا ولم یذکر الایۃ الاخری وقال بدل نصبا صنما **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن مطیع عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم الی یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مطیع سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے اُنہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسدن مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نکیا جاوے گا باندھکر قیامت تک (نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہوجاوینگے اور اُن مین سے کوئی اسلام سے نہ پھریگا اور کفر کیوجہ سے باندھکر نہ مارا جاویگا اور یون ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفۃ الاخیار مین ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسیندے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردون مین چھپا ہے آپنے فرمایا اُسکو پکڑلاؤ لوگ اوسکی منتکین باندھکر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپنے یہ حدیث فرمائی **عن** زکریا بھذا الاسناد وزاد قال ولم یکن اسلم احد من عصاۃ قریش غیر مطیع کان اسمہ العاصی فسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطیعا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا

اتنا زیادہ ہے کہ اوسمین جن لوگون کے نام عاص تھے قریش کے لوگون مین سے کوئی اون مین سے مسلمان نہین ہوا سوا عاص بن اسود کے آپنے اوسکا نام بدلکر مطیع رکھدیا **ف** کیونکہ عاص کے لفظی معنے نافرمان ہین اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپنے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی اون مین سے اُس روز مسلمان نہین ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابوجندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اُسکا خیال نہین رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا **باب** صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اُسکا بیان **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نَكْتُبُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ امْحُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ لَا يُدْخِلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا إِلَّا ثَلَاثًا وَلَا يُدْخِلُوهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اوس صلحنامہ کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اوس مین یہ عبارت تھی یہ وہ ہی جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور سندون مین اول یون ہی لکھنا چاہیے مشرک کہے اللہ کے رسول آپ مت لکھیے اس لیے اگر ہمکو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہین تو ہم کیون لڑتے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مٹا دے اس لفظ کو اُنہون نے عرض کیا میں اسکو مٹانے والا نہین (یہ اونہون ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہین ہے ورنہ اوسکی اطاعت واجب ہوجاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا (یہ آپ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد کا لفظ لکھدیا) اوس مین ایک شرط یہ بھی تھی کہ ہمین آوین اور تین دن تک رہین اور ہتیار لیکر نہ آوین مگر خلاف کر اندر **عن** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل
الحدیبیۃ قال کتب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابا بینھم قال فکتب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انہ لم یذکر
فی الحدیث ھذا ما کاتب علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صالحہ اھل مکۃ علی ان
یدخلھا فیقیم بھا ثلاثا ولا یدخلھا الا بجلبان السلاح السیف وقرابہ ولا یخرج باحد
معہ من اھلھا ولا یمنع احدا ان یمکث بھا ممن کان معہ قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اکتب الشرط بیننا بسم اللہ حال بسم الرحمن الرحیم ھذا ما
قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ المشرکون لو
نعلم انک رسول اللہ تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فامر علیا رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان یمحاھا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا واللہ لا امحاھا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارنیہ مکانھا فاراہ مکانھا فمحاھا وکتب ابن عبد اللہ فاقام
بھا ثلاثۃ ایام فلما ان کان یوم الثالث قالوا لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا
اخر یوم من شرط صاحبک فامرہ فلیخرج فاخبرہ بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن
جناب فی روایتہ مکان تابعناک بایعناک ترجمہ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم روکے گئے کعبہ شریف مین جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والون نے اس شرط پر کہ (آیندہ سال) آوین
اور تین دن تک مکہ مین رہین اور ہتیارون کو غلاف مین رکھکر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھہ نہ لے
جاوین اور انکے ساتھہ والون مین سے جو رہنا چاہے (مشرکون کا ساتھہ قبول کرے) تو اسکو منع نکرین
آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو
فیصلہ کیا اوپر محمد اللہ تعالے کے رسول نے صلے اللہ علیہ وسلم۔ مشرک بولے اگر ہم جانتے
کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یون لکھیے محمد
عبد اللہ کے بیٹے نے آپنے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹنے کے لیے اونہون نے
کہا قسم خدا کی مین تو نہ مٹاؤن گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہہ تا

حضرت علی نے بتادی آپ نے اسکو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ لکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگون نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھدیا جیسا کہ ظاہر معنے ہے اور بخاری کی روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے آپکے ہاتھ سے لکھوا دیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھدیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہین یا اللہ تعالی نے آپ کو اسوقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ اُمی تھے پھر جیسے اللہ تعالی نے آپکو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہ جانتے تھے اور پڑھا یا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسیطرح لکھوا یا جسکو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کے اُمی ہونے مین کوئی خلل نہین ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود نہین لکھا کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کو نبی اُمی کہا اور فرمایا وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اور اس حدیث مین لکھا کے معنے لکھوا یا ہین جیسا دوسری روایت مین ہے کہ آپنے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ انتہی مختصرا **ت** (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ مین رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے ان سے کہو جائے کو اونہون نے کہا آپنے فرمایا اچھا اور آپ

ترجمہ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ حَتّٰى تَقُوْلَ مِنَ الرَّحِيْمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ **مِنْ مُحَمَّدٍ** رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ اِسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ اشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قریش مین سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ

الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہین باسمک
اللھم آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد کیطرف سے جو اللہ تعالے کے رسول ہین مشرکون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے
رسول ہین تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد اللہ
کیطرف سے پھر اونہون نے یہ شرط لگائی آپسے کہ اگر تم مین سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اوس
کو واپس نہ دین گے اور ہم مین سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اوسکو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام
نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکھین آپنے فرمایا لکھو ہم مین سے جو کوئی اون کے پاس چلا جاوے تو اللہ
تعالی اوسکو دور ہی رکھے اور ان مین سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالے اوس کے لیے بھی رستہ
نکالدیگا اور اسکی مشکل کو آسان کر دے گا ف پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے
مشرکون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیر اور اون کے ساتھی مسلمان
ہوکر آنے لگے وہ شرط کیوجہ سے آپ پاس نہ آسکے اور راہ مین ایک جتھا علیحدہ اونہون نے قائم
کیا اور مشرکون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ اُن کا ناک مین دم ہوگیا آخر اونہون نے تنگ آکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہم اِس شرط سے دستبردار ہوئے آپ اپنے لوگون کو یہان بلا لیجیے اور
صلحنامہ پھاڑ ڈالا اس وقت آپنے ایسے جزئیات مین جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ مین تکرار نہ کی کیونکہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللھم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکون کی بے فائدہ ضد تھی اور
محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی اس [illegible] آپکی غرض اور تھی جسکو مشرک ہوئے نہ سمجھے وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کیوجہ سے آپس مین ملنے جلنے لگین اور مسلمان اپنے
عزیزون سے ملکر اونکو حق بات سمجھاوین آخر کہان تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ
مین آجاویگا یہ ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت مین ہزارون آدمی نے مسلمان ہوگئے اور کافرونکا
زور ٹوٹتا چلا یہانتک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار مین
عرب کے اور قبیلے تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے اور اللہ تعالے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت
اوتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک عن ابی وائل قال قام سھل بن حنیف یوم صفین فقال
یا ایھا الناس اتھموا انفسکم لقد کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ ولو
نری قتالا لقاتلنا وذلک فی الصلح الذی کان بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین

المشرکین نجاء عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ الستا علی حق وھم علی باطل قال بلی قال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم
فی النار قال بلی قال فعلام نعطی الدنیۃ فی دیننا ونرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم
قال یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا قال فانطلق عمر فلم یصبر متغیظا
فاتی ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا ابا بکر الستا علی حق وھم علی باطل قال بلی
قال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم فی النار قال بلی قال فعلام نعطی الدنیۃ فی دیننا
ونرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم فقال یا ابن الخطاب انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولن یضیعہ اللہ ابدا قال فنزل القرآن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالفتح
فارسل الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقراہ ایاہ فقال یا رسول اللہ او فتح ھو قال
نعم فطابت نفسہ ورجع ترجمہ سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی اور معاویہ مین جنگ
تہی) کہڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے جسدن صلح ہوئی
حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اوس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون
مین ہوئی ف سہل کا مطلب تہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی بہی صلح اور تحکیم پر
راضی ہوجاوین گو ان کو ناگوار تہا پر سہل نے یہ سمجہا یا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا انجام
اچہا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال
کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو اون کے حق مین بہتر کیا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب
ہوگئے ف حضرت عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر نہین ہین اور کافر جہوٹے دین پر نہین ہین آپ نے فرمایا کیون نہین ہین پر انہون
نے کہا ہم مین جو ماری جاوین کیا وہ جنت مین نہ جاوین گے .....

..... اور ان مین جو ماری جاوین وہ جہنم مین نہ جاوین گے آپ نے فرمایا کیون نہین (مطلب حضرت عمر رضے
اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ تہا کہ پہر دب کر صلح کیون کرین جنگ کیون نہ کرین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا پہر کیون ہم اپنے دین پر دہبہ لگاوین اور لوٹ جاوین اور ابہی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ
نہین کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے مین اللہ کا رسول ہون مجہکو

تباہ نہین کرے گا کہی یہ سُنکر حضرت عمر چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہوسکا وہ ابو بکر کے پاس گئے اور ان سے کہا اے ابو بکر کیا ہم حق پر نہین ہین یہ وہ باطل پر نہین ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا ہمارے مقتول جنت مین نہین جاوینگے اون کے مقتول جہنم مین نہین جاوینگے ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا پھر کیون ہم اپنے دین کا نقصان کرین اور لوٹ جاوین اور ابہی ہمارا انکا فیصلہ نہین کیا اللہ تعالی نے ابو بکر نے کہا اے خطاب کے بیٹے آپ اللہ کے رسول ہین اللہ انکو کبہی تباہ نہین کرے گا (بیان سے ابو بکر صدیق کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ اونہون نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپنے دیا تھا) پھر قرآن شریف اوتارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جس مین فتح کا ذکر ہے (یعنی سورۂ انا فتحنا) آپنے حضرت عمر کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑہائی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صلح فتح ہے ہماری آپنے فرمایا ہان تب وہ خوش ہوگئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا **عن** شقیق قال سمعت سھل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ یقول یصفین ایھا الناس اتھموا رایکم واللہ لقد رایتنی یوم ابی جندل ولو اانی استطیع ان ارد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرددتہ واللہ ما وضعنا سیوفنا علی عواتقنا الی امر قط الا اسھلن بنا الی امر نعرفہ الا امرکم ھذا لما نری کرن لمیا الی امر قط ترجمہ شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین مین آلوگو اپنے عقلون کا تصور سمجھو قسم اسکی تم دیکھتے مجھکو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر مین طاقت رکھتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اور سکو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنے صلح ہمکو ایسی ناگوار تھی) قسم خدا کی ہمنے کبہی اپنی تلوارین کاندہون پر نہین رکہین مگر وہ لے گئین ہمکو اوس بات کیطرف جسکو ہم جانتے ہین مگر اس لڑائی مین (جو شام والون سے تھی) **عن** الاعمش یبطل الایمان فی حدیثھما الی امر یقطعنا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی وائل قال سمعت سھل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ بصفین یقول اتھموا رایکم علی دینکم فلقد رایتنی یوم ابی جندل ولو استطیع ان ارد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فتحنا منہ فخصم الا انفجر علینا منہ مخصم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری رای ایسی ہے کہ جب ایک کونا اوس مین سے ہم کھولین تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے **ف**

قاضی عیاض نے کہا صحیح کے نسخون مین مافتحنا ہے اور یہ غلط ہی صحیح ماسددنا ہی اور بخاری کی روایت مین بھی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کرنا ہم اسکا بند کرتے ہین تو دوسرا کرنا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثون سے کافرون کے ساتھ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہی جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہی کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہین ہوسکتی اور حالت مین جب مسلمان مغلوب ہون اور جو غالب ہون تو چار مہینے سے زیادہ درست نہین اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہی اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہین بلکہ جتنی حاکم کی راے مین مناسب معلوم ہو درست ہی **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ حدثہم قال لما نزلت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ الی قولہ فوزا عظیما مرجعہ من الحدیبیۃ وھم یخالطھم الحزن والکآبۃ وقد نحر الھدی بالحدیبیۃ فقال لقد انزلت علی آیۃ ھی احب الی من الدنیا جمیعا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب یہ سورت اوتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک۔ تو آپ لوٹ کر آرہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپنے ہدی کو نحر کردیا تھا حدیبیہ مین (کیونکہ کافرون نے مکہ مین آنے نہ دیا) تب آپنے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اوتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھکو پسند ہے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ نحو حدیث ابن ابی عدی وبندار **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب الوفاء بالعھد

اقرار کو پورا کرنا **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ قال ما منعنی ان اشھد بدرا الا انی خرجت انا وابی حسیل قال فاخذنا کفار قریش فقالوا انکم تریدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ما نریدہ ما نرید الا المدینۃ فاخذوا منا عھد اللہ ومیثاقہ لننصرفن الی المدینۃ ولا نقاتل معہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرناہ الخبر فقال انصرفا نفی لھم بعھدھم ونستعین اللہ علیھم **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھے بدر مین آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ مین نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضون نے حسل کہا ہے) تو ہمکو قریش کے کافرون نے پکڑا اور کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چاہتے ہو ہمنے کہا ہم اون کے پاس نہین جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ مین جانا چاہتے ہین پھر اونہون نے ہم سے اللہ کا

نام لیکر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاوین گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر نہین لڑین گے
جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو
ہم اونکا اقرار پورا کرین گے اور اسہ سے مدد چاہین گے اوون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی
مین جہوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تہے پر مصلحت سے اونہون نے جہوٹ کہدیا
کہ ہم مدینہ کو جاتے ہین اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جہوٹ بہی نہ ہو اور اپنا مطلب بہی
فوت نہ ہو) اولی ہے لیکن جہوٹ بولنا بہی لڑائی مین درست ہے اسیطرح جہوٹ بولنا درست ہے لوگون
مین صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اوس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح مین اس
کی تصریح آگئی ہے (اسحدیث سے یہ بہی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے
اگر کافر کسی مسلمان کو قید کرین اور اُس سے اقرار لیوین نہ بہاگنے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل
کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہین بلکہ جب موقع پاوے بہاگ جاوے اور مالک کے نزدیک
اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافرون نے اسپر جبر کر کے قسم لی نہ بہاگنے کی تو بالاتفاق بہاگنا درست
ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہین ہوتی لیکن حذیفہ اور اوون کے باپ کو آپ نے اقرار پورا کرنے
کا حکم دیا اس خیال سے کہ میری اصحاب عہد شکنی مین بدنام نہ ہون اور یہ حکم بطور وجوب کے نہا (نووی)

باب غزوۃ الاحزاب غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین **عن** ابراہیم
التیمی عن ابیہ قال کنا عند حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال رجل لو ادرکت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلت معہ وابلیت فقال حذیفۃ انت کنت تفعل ذلک لقد
رایتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاحزاب ہی اخذتنا ریح شدیدۃ وقر فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا رجل یاتینی بخبر القوم جعلہ اللہ عز وجل معی
یوم القیمۃ فسکتنا فلم یجبہ منا احد ثم قال الا رجل یاتینی بخبر القوم جعلہ اللہ
عز وجل معی یوم القیمۃ فسکتنا فلم یجبہ منا احد ثم قال الا رجل یاتینی بخبر القوم
جعلہ اللہ عز وجل معی یوم القیامۃ فسکتنا فلم یجبہ منا احد فقال قم یا حذیفۃ
فاتنا بخبر القوم فلم اجد بدا اذ دعانی باسمی ان اقوم قال اذہب فاتنی بخبر القوم و
لا تذعرہم علی بکلمۃ ولیت من عندہ جعلت کانما امشی فی حمام حتی اتیتہم فرایت

ابا سفیان یصلی ظهره بالنار فوضعت سهمًا فی کبد القوس فاردت ان ارمیه فذکرت
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذعروهم علی ولو رمیته لاصبته فرجعت وانا امشی
فی مثل الحمام فلما اتیته فاخبرته خبر القوم وفرغت قررت فالبسنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فضل عباءة کانت علیه یصلی فیها فلم ازل نائمًا حتی اصبحت
قال قم یا نومان ترجمہ ابراہیم تیمی سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی
سے) اونہون نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھہ اور کوشش کرتا لڑنے مین حذیفہ
نے کہا تو اب کرتا (یعنے تیرا کہنا معتبر نہین ہو سکتا کرنا اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس
سے بڑھکر نہ کر سکتا تم دیکھو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے
ہین گروہ کو اس جنگ کو بسنہ ۵ ہجری مین ہوی غزوہ احزاب کہتے ہین کس لیے کہ کافرون کے بہت سے
گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی
بھی خوب چمک رہی تھی اسوقت آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو جاکر کافرون کی خبر لاوے اللہ تعالی اوسکو
قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسینے جواب دیا کسی کی ہمت نہوی پھر
تیسری مرتبہ آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو جاکر کافرون کی خبر لاوے اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا
یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسینے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے آخر آپنے فرمایا اے حذیفہ اوٹھہ اور کافرون کی
خبر لا اب مجھے کچھ نہ بنا کیونکہ آپنے میرا نام لیکر حکم دیا جانیکا آپنے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافرون کی اور مت اسکا نا انکو مجھپر (یعنے ایسا
کوئی کام نکر نا جس سے انکو غصہ آوے اور وہ تجھہ کو مارین یا لڑائی پر مستعد ہون جب مین آپکے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی
حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنے سردی وروی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی نہی یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی
اطاعت اپنے نفس کو ناگوار ہوتی ہو لیکن جب مستعدی سے شروع کر دی تو بجاے تکلیف کو لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہانتک
کہ مین کافرون کے پاس پہنچا دیکھا تو ابو سفیان اپنی پیٹ آگ سے سینک رہا ہے مینے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنیکا پھر مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر مین مار دیتا تو بیشک ابو سفیان
کو لگتا آخر مین لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہون جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور سب حال کہدیا اسوقت سردی معلوم ہوی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپنے مجھے ایک فاضل تیل اپنا اوڑھا دیا جس کو اوڑھکر اب نماز پڑھا کرتے تھے مین اُسکو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب بیدار ہوئی تو آپ نے فرمایا اوڑھنے بہت سونے والے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو خفیہ جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ مین تو یہ بہت ضرور ہے اور امن مین بھی کافرون کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلون اور ایلچیون کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور اون کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر بروقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ مہیا سامان کی عمدگی یا تعداد فوج مین مسلمانون سے بڑھ نہ جاوین - مین نے ایک بار تنہائی مین فکر کی کہ مسلمانون کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالی کا طرف چھوڑ دینا دنیا کی محبت مین غرق رہنا یہی اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہین رسائی ہین کہ تجارت نہ ہو زراعت نہ ہو صنعت نہ ہو یہ سب غلط اور سوا اسکے مسلمانون کے ڈبونے مین صرف یہی تین ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے ہین دنیا کے دھندون مین ایسے پھنسے ہین کہ دین کا خیال تک نہین اگر اللہ تعالی نے بھی انکو اس غلط پر گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی اون کو نہین ملتی باوجودیکہ اوس کے فکر مین سرگردان ہین اور رات دن دنیاداری مین مصروف ہین پروز بروز ذلیل اور تباہ ہوتے جاتے ہین اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرین گے اوسوقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی ڈبو ہین کیسا ہی علم حاصل کرین پھر ہمین نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالی سے غافل ہین اور رات دن دنیا مین مصروف ہین انکو یہ حکومت اور دولت کیون دی رکھی ہے معلوم ہوا کہ کافرون کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور اُن کا کفر بھی ایک امر دون کو آخرت مین بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت نہین نہ انکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن خدا تعالی اپنے مسلمان بندون کو گو وہ کتنے ہی گنہگار ہون تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم مین ہے -

صدق اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقاے واقعی کے یا اللہ تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانون کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکھلا دے آمین یا رب العلمین **باب** غزوۂ احد جنگ احد کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل یوم احد فی سبعۃ من الانصار ورجلین من قریش فلما رھقوہ قال من

یَرُدُّھُمْ عَنَّا وَلَہُ الْجَنَّۃُ اَوْھُوَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ثُمَّ رَھِقُوْہُ اَیْضًا فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی قُتِلَ السَّبْعَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَیْہِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون انکو ہٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر اونہوں نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر یہی حال رہا یہانتک کہ سات کے سات آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو بھی نکلنا تھا **دوسری** صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچاکر اونہوں نے انصاف نہ کیا کہ اون کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کے فکر میں رہے) **عن** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ سَھْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُسِرَتْ رَبَاعِیَتُہٗ وَھُشِمَتِ الْبَیْضَۃُ عَلٰی رَاْسِہٖ فَکَانَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَغْسِلُ الدَّمَ وَکَانَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُمْسِکُ عَلَیْھَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ الْمَآءَ لَا یَزِیْدُ الدَّمَ اِلَّا کَثْرَۃً اَخَذَتْ قِطْعَۃَ حَصِیْرٍ فَاَحْرَقَتْھَا حَتّٰی صَارَ رَمَادًا فَاَلْصَقَتْہُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَکَ الدَّمُ ترجمہ عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابوحازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا اونہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اون سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن اونہوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپکے سر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صاحبزادی خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپر

ہ اپنے اصحاب کے ساتھ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا

سے پانی ڈالتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونہون نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا **عن** ابی حازم انہ سمع سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یسئل عن جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما واللہ انی لاعرف من کان یغسل جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان یسکب الماء وبما دووی ثم ذکر نحو حدیث عبد العزیز غیر انہ زاد وجرح وجھہ وقال مکار هشمت کسرت

ترجمہ سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا اونہون نے کہا میں جانتا ہون قسم خدا کی اوس شخص کو جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی سب بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** سہل بن سعد بھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث ابن ابی ھلال اصیب وجھہ وفی حدیث ابن مطرف جرح وجھہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یمسح الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم وکسروا رباعیتہ وھو یدعوھم الی اللہ فانزل اللہ تعالیٰ لیس لک من الامر شیء **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اوس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اُسکا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا اونکو اللہ کیطرف اوسوقت یہ آیت اوتری تمہارا کچھ اختیار نہین ہے اللہ تعالیٰ چاہے اونکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیون کہ وہ ظالم ہین **ف** حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھکر اونکی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تمکو کارخانہ الٰہی مین کوئی اختیار نہین ہے اب بھی اللہ اگر چاہے تو اونکو معاف کر دیوے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے اونکو عذاب ہی کیا دنیا مین تباہ اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکلگیا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت مین ہے کہ آپ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالمون کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **عن** عبد اللہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ وھو یمسح الدم عن وجھہ ویقول رب اغفر لقومی فانھم لا یعلمون

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال اون کی قوم نے اون کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخشدے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کو حلم کا کیا کہنا) **عن** الاعمش بھذا الاسناد وغیر انہ قال وھو ینضح الدم عن جبینہ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **باب** اشتداد غضب اللہ علی من قتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قتل کریں اور سبیل اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو حینئذ یشیر الی رباعیتہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ عز وجل علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا اون لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کے طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اُس شخص پر جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنے جہاد میں جسکو ماریں کیونکہ اُس مرد دنے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اُس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جنکو آنحضرت صلعم نے بقصاص میں مارے **باب** ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اُسکا بیان **عن** ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت وابو جھل واصحاب لہ جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جھل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیاخذہ فیضعہ فی کتفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذہ فلما سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کتفیہ قال فاستضحکوا وجعل بعضھم یمیل علی بعض وانا قائم انظر لو کانت لی منعۃ طرحتہ عن ظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ما یرفع راسہ حتی انطلق انسان فاخبر فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فجاءت وھی جویریۃ فطرحتہ عنہ ثم اقبلت علیھم تشتمھم فلما قضی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ رفع صوتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا عائشۃ اذا سأل سأل
ثلاثا ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوتہ ذھب عنھم الضحک وخافوا
دعوتہ ثم قال اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ
والولید بن عقبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ والذی
بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی
القلیب قلیب بدر قال ابو اسحاق الولید بن عقبۃ فغلط فی ھذا الحدیث **ترجمہ عبداللہ**
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور
ابوجہل اپنے یارون سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی ابوجہل نے کہا تم مین سے کون جاکر اسکا
بچہ دان لاتا ہے اور اسکو رکھدیتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون مونڈھون کے بیچ مین جب وہ سجدہ مین
جاوین یہ سنکر اُن مین کا بدبخت شقی اوٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اُسکو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سجدہ مین گئے تو آپ کے دونون مونڈھون کے بیچ مین وہ بچہ دان رکھدیا **فائدہ** نووی نے
کہا اس حدیث مین یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپکے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑھتے ہے قاضی عیاض
نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہین ہے اسواسطے کہ مینگنی اور رطوبت اسکی بدن کی پاک
ہے اور اوجھڑی مین یہی چیزین ہوتی ہین نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر مبنی ہے کہ حلال
جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور
باطل ہے کس لیے کہ اوجھڑے یا بچہ دان مین خون بہی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکون کا ذبیحہ تھا اور وہ
نجس ہے اسیطرح اوسکا گوشت اور سب اجزا نجس ہے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اُس کی خبر نہین ہوئی کہ پیٹھ پر
کیا رکھا گیا اس لیے آپ سجدہ مین مصروف رہے انتہی **فا** پھر اُن لوگون نے ہنسی شروع کی اور ایک
ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا مین کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنے میرے مددگار لوگ ہوتے)
تو مین پھینک دیتا اوسکو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی مین رہے آپنے
سر نہین اُٹھایا یہانتک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو خبر کی وہ آئین اُسوقت
لڑکی تہین اور اُسکو پھینکا آپ کی پیٹھ سے پھر اُن لوگون کیطرف آئین اُنکو بُرا کہا جب آپ نماز پڑھ چکے
تو بلند آواز سے بددعا کی اوپر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب جلد اسے کچھ مانگتے[۴] پھر آپنے

[۴] تو تین بار مانگتے

فرمایا یا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا اُن لوگون نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بد دعا سے ڈر گئے پھر آپنے فرمایا یا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتوین کا نام مجکو یاد نہین رہا راوی کی یہ روایت بن اسکا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے پھر قسم اوسکی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین نے اُن سب لوگون کو جنکا آپنے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا اونکی تصویر گھسیٹ کر گڈھے مین ڈالی گئین جو بدر مین تھا رجیے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے حدیث مین **فائدہ** بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اُسوقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرنے کے لیے اوسوقت وہ قریب تھا جوان کے (نووی)

عن عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَہٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِذْ جَآءَ عُقْبَۃُ بْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَہٗ عَلٰی ظَھْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَہٗ فَجَآءَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَاَخَذَتْہُ عَنْ ظَھْرِہٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ ذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَبَا جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ وَّعُتْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَعُقْبَۃَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَاُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَۃُ الشَّاکُّ فَلَقَدْ رَاَیْتُھُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اَنَّ اُمَیَّۃَ اَوْ اُبَیًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُہٗ فَلَمْ یُلْقَ فِی الْبِئْرِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین تھے اور آپکے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے مین عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لیکر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈالدی آپنے اپنا سر نہین اوٹھایا پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا آئین اور آپ کی پیٹھ پر سے اوسکو اوٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بد دعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو شک ہے) عبداللہ بن مسعود نے کہا پھر مین نے ان سب لوگون کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنوے مین پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تھے اسلیے وہ کنوے مین

نہین ڈالا گیا **ف** نووی نے کہا آپ کی دعا اون کے باب مین قبول ہوئی اور یہ گڑھے مین پہنک گئے ذلت سے دفن نہین ہوے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہین ہے بلکہ خندق مین پہنک دیا جاوے پر جس صورت مین اس کی بدبو سے لوگون کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑدین قاضی عیاض نے کہا اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگون مین تھا اور وہ بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ حبش مین جاکر مرا اسکا جواب یہ ہے کہ مراد ان مین کے اکثر لوگ ہین کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق الظبیہ مین آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قتل کرایا انتہے **عن** ابی اسحاق بھذا الاسناد نحوہ زاد وکان یستحب ثلاثا یقول اللھم علیک بقریش اللھم علیک بقریش اللھم علیک بقریش ثلاثا ذکر فیھم الولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف ولم یشک قال ابو اسحاق ونسیت التابع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے آپ فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجاے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اوس مین شک نہین ابو اسحاق نے کہا ساتوین آدمی کا مین نام بھول گیا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فدعا علی ستۃ نفر من قریش فیھم ابو جھل وامیۃ بن خلف وعتبۃ ابن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وعقبۃ بن ابی معیط فاقسم باللہ لقد رایتھم صرعی علی بدر قد غیرتھم الشمس وکان یوما حارا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کیطرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھ آدمیون کے لیے ابو جہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کہائی کہ مین نے اون لوگون کو دیکھا بدر مین پڑے ہوے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثتہ انھا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ھل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منھم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل ابن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مھموم وجھی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت رأسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیھا جبریل

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا
عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ مَلَكُ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ
وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِ ارْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ
يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے
آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت
مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنے اس نے اسلام
کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک
سان رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ
سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہونچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہے
اور میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم
کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اوسکو
حکم کرو پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا
اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں
سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونو پہاڑوں کو (یعنی ابوقبیس اور اوس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان
پر ملا دوں (اور ان کو پیچی کر دوں) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا
بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اون کی اولاد میں سے اون لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اوسی کو پوجیں
اور اوس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور
آپ انکی تکلیف گوارا نہ کرتے) **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ
اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ
دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی زخمی ہو گئی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی

جس مین سے خون نکلا اور اسہ تعالی کی راہ مین تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ مین اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہین ہے جیسا اوپر گذرا) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ فَنَکَبَتْ اِصْبَعُہٗ ترجمہ اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم غار مین تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر لگی عَنْ جُنْدُبٍ تُوُفِّیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ترجمہ جندب سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آنے مین تو مشرک کہنے لگے اسہ تعالے نے چھوڑ دیا محمد صلی اسہ علیہ وسلم کو اسوقت یہ سورت اوتاری اسہ تعالی نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہین چھوڑا تجھکو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ شَیْطَانُکَ قَدْ تَرَکَکَ لَمْ اَرَہٗ قَرِبَکَ مُنْذُ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ترجمہ اسود بن قیس سے روایت ہے مین نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہین اوٹھے پھر ایک عورت آئی (عورا رنبت حرب ابوسفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد مین سمجھتی ہون کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اوس شیطانی نے سنی سے کہا) مین دیکھتی ہون دو تین رات سے تمہارے پاس نہین آیا تب اسہ تعالی نے یہ سورت اتاری والضحے اخیر تک اس کے معنی اوپر گذرے عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِھِمَا ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ حِمَارًا عَلَیْہِ اِکَافٌ تَحْتَہٗ قَطِیْفَۃٌ فَدَکِیَّۃٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَہٗ اُسَامَۃَ وَھُوَ یَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ وَذٰلِکَ قَبْلَ وَقْعَۃِ بَدْرٍ حَتّٰی

مرّ بمجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدۃ الاوثان والیھود فوصم عبد اللہ بن ابی
وفی المجلس عبد اللہ بن رواحۃ فلما غشیت المجلس عجاجۃ الدابۃ خمر عبد اللہ بن
ابی انفہ بردائہ ثم قال لا تغبروا علینا فسلم علیھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
وقف فنزل فدعاھم الی اللہ وقرأ علیھم القرآن فقال عبد اللہ بن ابی ایھا المرء
لا احسن من ھذا ان کان ما تقول حقا فلا توذنا فی مجالسنا وارجع الی رحلک فمن جاءک
منا فاقصص علیہ فقال عبد اللہ بن رواحۃ اغشنا فی مجالسنا فانا نحب ذلک فاستب
المسلمون والمشرکون والیھود حتی ھموا ان یتواثبوا فلم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یخفضھم ثم رکب دابتہ حتی دخل علی سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد اللہ بن ابی قال کذا وکذا قال اعف عنہ یا رسول
اللہ واصفح فو اللہ لقد اعطاک اللہ الذی اعطاک ولقد اصطلح اھل ھذہ البحیرۃ علی ان
یتوجوہ فیعصبوہ بالعصابۃ فلما رد اللہ ذلک بالحق الذی اعطاکہ شرق بذلک
فذلک فعل بہ ما رأیت فعفا عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اوسپر ایک پالان تھا
اور نیچے اوسکے ایک چادر تھی فدک کی (فدک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کو پیچھے اسی
گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے اونکی بیماری میں بنی
حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہانتک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر
جسمیں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے اون لوگوں میں عبد اللہ بن
ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جب اوس مجلس میں جانور کی گرد پہونچی تو
عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کرلی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اوترے بعد اوسکے اُن کو بلایا اللہ کیطرف اور اُنکو قرآن
سنایا عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص اس سے اچھا کچھ نہیں ہے اگر اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر
تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہمکو ہمارے مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو
پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہاں ضرور ہمکو سنائیے

ہماری مجلسون مین کیونکہ ہم پسند کرتے ہین ان باتون کو اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوج
کرنے لگے یہان تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
جھگڑے کو دباتے تھے آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپنے فرمایا اے سعد
تم نے نہین سنین ابو حباب (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) کی باتین اور سنی ایسی ایسی باتین کہین
سعد نے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور درگذر کیجیے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر
والون نے تو یہ ٹھیرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہنا دین اور عمامہ بندھوا دین (یعنے اوسکو بادشاہ
کرین پھر نکلا جبکہ اللہ تعالی نے یہ بات نہ ہونے دی اوس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا (حسد کے
مارے اُسی حسد نے اُس سے یہ کرایا جو آپنے دیکھا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اُسکو

ف اور وہ موذی مرتے وقت تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ نے اُسکو
کبھی سزا نہ دی بلکہ اوسکی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے مین اور جب وہ مر گیا تو اوسکے بیٹے کی درخواست
پر آپنے اپنا کرتہ دیا اُسکو پہنانے کو **عن** ابن شہاب فی ھذا الاسناد بمثلہ وزاد ذلک
قبل ان یسلم عبد اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اسوقت تک عبداللہ
بن ابی مسلمان نہین ہوا تھا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی قال فانطلق الیہ ورکب حمارا وانطلق المسلمون وھی ارض
سبخۃ فلما اتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الیک عنی فواللہ لقد اذانی نتن حمارک
قال فقال رجل من الانصار واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب
ریحا منک قال فغضب لعبد اللہ رجل من قومہ قال فغضب لکل واحد منھما اصحابہ
قال فکان بینھم ضرب بالجرید وبالایدی والنعال فبلغنا انہا نزلت فیھم وان طائفتان
من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے عرض کیا کاش آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لے جاتے
(اور اُسکو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اوس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے
وہ زمین شور تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہ مجھ سے قسم خدا کی آپکے
گدھے کی بو نے مجھ کو پریشان کر دیا ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپکے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے

یہ سنکر عبداللہ کے قوم مین کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگون کو غصہ آیا اور مارک مارہوئی لکڑی اور
ماتھہ اور جوتون سے انس نے کہا پھر ہمکو خبر پہونچی کہ یہ آیت وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اون کے
باب مین اوتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانون کے آپس مین لڑین تو اون مین میل کرو دا خیر تک **باب** قَتْلِ
اَبِیْ جَهْلٍ ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهٗ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ
فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ فَلَوْ
غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِیْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سنکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفرا کے بیٹون نے اوسے ایسا
مارا ہے کہ ٹھنڈا ہوگیا ہے (یعنے موت کو قریب ہے) ابن مسعود نے اوسکی ڈاڑہی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے
وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنے مجھ سے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجہ کا
نہین) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تمنے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہین) ابو مجلز نے
کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا **ف** مردود مرتے وقت ہی جہل اور بے وقوفی
کے خیال مین رہا اوسکا مطلب یہ تہا کہ عفرا کے بیٹے انصار تہے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تہے تو کاشتکار
اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تہے تو وہ آرزو کرتا تہا کاش ہن اون کے ماتھہ سے نہ مارا جاتا
کسی معزز شخص کے ماتھہ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس
کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے سامنے لاکر ڈالدیا تب آپ شکر الہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تہا **عن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْلَمُ لِیْ مَا فَعَلَ اَبُوْجَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ
وَقَوْلِ اَبِیْ مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهٗ اِسْمٰعِيْلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** قَتْلِ كَعْبِ بْنِ
الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل **ف** نووی نے کہا آپ نے
محمد بن مسلمہ کو بہیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور اُنہون نے مکر اور فریب سے اوسکو قتل کیا
اور اوسکی وجہ یہ تہی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تہا آپ کی اور برا

کہتا تہا آپ کو اور پہلے یہ اقرار کیا تہا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دون گا پہر دشمنون کے سانہہ شریک ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خلاف عہد نہ تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنے دغا) تہا اونہون نے اوس کی گردن ماری کیونکہ غدر جب ہوتا ہے کہ امان دیکر قتل کرے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اُسکا قتل فریب اور تدبیر سے بہی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہین **عن** جابر رضی اللہ تعالے عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ تعالے ورسولہ صلے اللہ علیہ وسلم قال محمد بن مسلمۃ یا رسول اللہ اتحب ان اقتلہ قال نعم قال ائذن لی فلا اقل قال قل فاتاہ فقال لہ وذکر ما بینہما وقال ان ہذا الرجل قد اراد صدقۃ وقد عنانا فلما سمعہ قال وایضا واللہ لتملنہ قال انا قد اتبعناہ الان ونکرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ای شیء یصیر امرہ قال وقد اردت ان تسلفنی سلفا قال فما ترہننی قال ما تریدقال ترہننی نساءکم قال انت اجمل العرب ان نرہنک نساءنا قال ترہنونی اولادکم قال یسب ابن احدنا فیقال رہن بوسقین من تمر ہذا لکن نرہنک اللامۃ یعنی السلاح قال نعم ووعدہ ان یاتیہ بالحارث وابی عبس بن جبیر وعباد بن بشر قال فجاؤا فدعوہ لیلا فنزل الیہم قال سفیان قال غیر عمرو قالت امرأتہ انی لاسمع صوتا کانہ صوت دم قال انما ہذا محمد وراضیعہ وابو نائلۃ ان الکریم لو دعی الی طعنۃ لیلا لاجاب قال محمد انی اذا جاء فسوف امد یدی الی رأسہ فاذا استمکنت منہ فدونکم قال فلما نزل نزل وہو متوشح فقالوا نجد منک ریح الطیب قال نعم تحتی فلانۃ ہی اعطر نساء العرب قال فتاذن ان اشم منہ قال نعم فشم فتناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من رأسہ ثم قال دونکم قال فقتلوہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اُس نے ستا رکہا ہے اللہ کو اور اوس کے رسول کو سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جاکر مشرکون کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کی پہر مدینہ مین آکر مسلمانون کی عورتون پر غزلین کہنا شروع کین اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی) محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مار ڈالون اوسکو آپ نے فرمایا ہان محمد بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجیے مجھکو کہنے کی (یعنے مین اُس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتین کرون گو ظاہر مین آپ کی برائی بھی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتین کین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہمکو تکلیف مین ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جسکا ظاہری معنی اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہمپر جاری کیے اور اُن کے بجا لانے مین نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سُنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تمکو تکلیف ہوگی محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شریک ہو چکے اور اب اُسکا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اُسکا انجام نہ دیکھ لین کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ تم مجھکو کچھ قرض دو کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گرو کروگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو کر دو محمد بن مسلمہ نے کہا تم تو عربون مین سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتین تمہارے پاس کیونکر گرو کرین کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرو کر دو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہینگے کہ کھجور کے دو وسق پر گرو ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتیار تمہارے پاس گرو کرین گے (اس مین یہ مصلحت تھی کہ ہتیار لیکر اوس سے دو دو پاس جا سکین اور اُس کو قتل کرین) کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اُس سے وعدہ کیا کہ مین حارث (ابن اوس) کو اور ابو عبس بن جبیر عبد الرحمن اور عباد بن بشیر کو لیکر آؤنگا (سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے یہ سب لوگ آئے اور اُسکو بلایا رات کو وہ اوترا (اپنے بالا خانے پر سے) عمرو کے سوا اور دون کی روایت مین ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے کعب نے کہا وہ یہ تو محمد بن مسلمہ ہین اور اُن کے رضاعی بھائی اور ابو نائلہ ہین (امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن مسلمہ ہین اور اون کے رضاعی بھائی ابو نائلہ بخاری کی روایت مین ہے کہ کعب نے کہا وہ یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہین اور میرے دودھ بھائی ابو نائلہ ہین اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو ضیافت کے لیے بھی اوسکو بلا دین تو چلا آوے محمد نے (اپنے یارون سے) کہا جب کعب آویگا تو مین اپنا ہاتھ اُسکے سر کیطرف بڑھاؤنگا اور جب مین اچھی طرح اوسکے سر کو تھام لون تو تم اپنا کام کرنا پھر کعب اوترا چادر

کو بغل کے تلے کیے ہوئے اُن لوگون نے کہا کیسی عمدہ خوشخبری جو تم مین سے آئی ہے کعب نے کہا تمان میرے پاس
فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں
تمہارا سر سونگھون کعب نے کہا اچھا محمد نے اُسکا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھون اور
زور سے اُسکا سر تھاما اور یارون سے کہا لیو انہون نے اُسکو تمام کیا **باب ۶** غزوۂ خیبر کی
لڑائی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزا خیبر قال فصلینا عندھا صلوٰۃ الغداۃ بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
رکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانحسر الازار عن فخذ نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل
القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین
قالھا ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالھم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال
بعض اصحابنا والخمیس قال واصبنا ھا عنوۃ **ترجمہ** انس بن مالک روایت کرتے ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے مین پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے مین اون کے ساتھ سوار ہوا ایک ہی گھوڑے
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیون مین گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہبند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے مین) تو مین آپ
کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی
ہے کہ ران ستر نہین ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت مین کئی حدیثین آئین
مین اور حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہان بلا اختیار ران کھل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور
انس کی نظر ایکایک اوسپر پڑی انتہی **ف** جب آپ بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب
ہوا خیبر ہم جب اترین کسیقوم کے میدان مین تو برا ہے دن اون لوگون کا جو ڈرائے گئے تین بار آپنے یہ
فرمایا اُسوقت یہودی لوگ اپنے اپنے کامون کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آن پہونچے لشکر کے ساتھ انس
نے کہا ہم نے خیبر کو زور شمشیر فتح کیا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت ردف

اِبُوطَلحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَدْ مَسَّ قَدَمِی قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَیْنَاھُمْ حِیْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِیَھُمْ وَخَرَجُوْا بِفُئُوْسِھِمْ
وَمَکَاتِلِھِمْ وَمُرُوْرِھِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ قَالَ فَھَزَمَھُمُ
اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں ابوطلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم اون کے پاس پہونچے آفتاب
نکلتے ہی اونہوں نے اپنے جانورون کو باہر نکالا تھا اور کلہاڑیان اور زنبیلین اور کدالین لیکر
درخت پر چڑھنے کی نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آپہونچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اترین کسی قوم کی زمین مین تو بری ہی صبح اون لوگون کی جو
ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر اللہ تعالی نے شکست دی اُن کو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّآ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ قَالَ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین پہونچے تو یہ آیت پڑہی اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِیْنَ **ف** معنی اس کے اور پگذرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے
آپنے مکہ کی فتح مین تبون کو کوبختے وقت فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتون
مین یا مزاح اور دل لگی مین کیونکہ خلاف ہے عظمت کے **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ ھُنَیْھَاتِکَ وَکَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا
فَنَزَلَ یَحْدُوْ بِالْقَوْمِ یَقُوْلُ **اَللّٰھُمَّ** لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَّکَ مَا اقْتَفَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا وَاَلْقِیْنَ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا اِنَّا اِذَا
صِیْحَ بِنَا اَتَیْنَا وَبِالصِّیَاحِ عَوَّلُوْا عَلَیْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذَا
السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرٌ قَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِہٖ
قَالَ فَاَتَیْنَا خَیْبَرَ فَحَاصَرْنَاھُمْ حَتّٰی اَصَابَتْنَا مَخْمَصَۃٌ شَدِیْدَۃٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَ

فتحها علیکم فلما امسی الناس مساء الیوم الذی فتحت علیهم اوقدوا نیرانا کثیرة فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما هذه النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم
قال ای لحم قالوا لحم الانسیة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهریقوها وکسروها
فقال رجل او یهریقوها ویغسلوها قال او ذاک قال فلما تصاف القوم کان سیف عامر فیه
قصر فتناول له به ساق یهودی لیضرب به ویرجع ذباب سیفه فاصاب رکبة عامر رضی اللہ
تعالی عنه فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو اخذ بیدی قال فلما رانی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکتا قال مالک قلت له فداک ابی وامی زعموا ان عامرا رضی
اللہ تعالی عنه حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسید بن حضیر الانصاری
فقال کذب من قاله ان له لاجرین وجمع بین اصبعیه انه لجاهد مجاهد قل عربی
مشی بها مثله وخالف قتیبة محمدا من الحدیث فی حرفین وفی روایة
ابن عباد الوسکینة علینا ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کیطرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع (میرے
بھائی کو) کچھ اپنی شعرمیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبرادے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر
سب برے نہیں ہوتے اوس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گاکر پڑھنے لگے
(نووی نے کہا سفر میں مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کے خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ایسا
مست ہوجاتا ہے کہ اوسکو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی) تو ہدایت کر تا اے خدا +
کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا + ہم تجھ پر جان سے مالک فدا + بخشدے ہمسے ہو میں جو کچھ خطا + -
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جسپر
کوئی بلا آسکے اور خدا تعالی پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں
قاتله الله اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کردوں
تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے ف کافروں نے جب کہ ہمارے سامنا
+ دی ہمارے پاؤں کو دھان پر جما + اور تسلی اور تشفی دے خدا + ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا + صبح
ترکے کافروں نے غل کیا ف یعنی سمکو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت

ہین تیرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخشد ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہون جبتک حسین اور آٹھوین مصرع کا یہ مضمون ہی کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون نہ بخشنے والا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپنے فرمایا اللہ تعالی اوسپر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ آپنے ہم کو اوس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا **ف** صحابہ کو یہ امر معلوم تہا کہ جب آپ لڑائی کے موقع مین کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لیے اونہون نے ایسا کہا یہ بہی آپ کا ایک معجزہ تہا **ف** سلمہ بن الاکوع نے کہا پہر ہم خیبر مین پہنچے اور ہمنے خیبر والون کو گہیرا اور ہم کو بہت شدت کی بہوک لگی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتہون سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگون نے بہت انگار جلائے آپنے پوچہا یہ انگار کیسے ہین اور کیا پکاتے ہین اونہون نے کہا گوشت پکاتے ہین آپنے فرمایا کاہیکا گوشت اونہون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا بہا دو اونکو اور توڑ کر پہینک دو ہانڈیون کو **ف** زہری نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدہون کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہی ہمارا اور جمہور علماء کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح مین گذرا اور مالکیہ جو قائل ہین اوسکی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تہی گدہون کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے اونہون نے ایسا کیا تہا **ف** ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پہینک دین اور ہانڈیون کو دہو ڈالین آپنے فرمایا اچہا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رای بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پہر جب صف باندہی لوگون نے تو عامر کی تلوار چہوٹی تہی وہ ایک یہودی کے پاؤن مین مارنے لگے خود اون کے لوٹ کر لگی گہٹنے مین اور وہ مر گئے اوس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتہہ پکڑے ہوئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو چپ دیکہا آپ نے پوچہا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہون لوگ کہتے ہین کہ عامر کا عمل لغو ہوگیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا اونہون نے غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپنے اپنے دونون انگلیون کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنے کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت مین) اور مجاہد ہے (یعنے جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا اسکے مشابہ کوئی

عرب کم ہوگا عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم خیبر قاتل اخ لی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قتالا شدیدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارتد علیہ سیفہ فقتلہ
فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ رجل مات فی سلاحہ
وشکوا فی بعض امرہ قال سلمۃ فتقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر فقلت یا رسول
اللہ اذن لی ان ارجز لک فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلم ما تقول قال فقلت واللہ لولا اللہ ما اھتدینا + ولا تصدقنا
ولا صلینا + فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت + وانزلن سکینۃ علینا + وثبت
الاقدام ان لاقینا + والمشرکون قد بغوا علینا + فلما تغنیت بجزی قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال ھذا قلت فلان قال اخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمہ
اللہ قال فقلت واللہ یا رسول اللہ ان ناسا یقولون لولا متعنا بفلان وقد قتل نفسہ
بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاھدا مجاھدا قال ابن شھاب
ثم سألت ابنا لسلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل ذلک غیر
انہ قال حین قلت ان ناسا یقولون المتلوۃ علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کذبوا مات جاھدا مجاھدا فلہ اجرہ مرتین وانا ثار یا مبعیہ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر اسکی تلوار خود اوسپر پر پڑ گئی وہ مر گیا تو آپ کے اصحاب نے اسکے باب میں گفتگو
کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتیار سے آپ مر گیا اسیطرح کچھ شکایت کی اوس کے باب میں سلمہ نے کہا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے مجھے رجز پڑھنے کی (رجز
وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تجھ
معلوم ہے جو تم کہو گے پھر میں نے کہا ان شعروں کو جنکا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ
کرتا ہمکو ہم بھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے پھر میں نے
کہا اوتار اپنی رحمت ہمپر اور جما دے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں نے ہجوم
کیا ہمپر جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسکا کلام ہے میں نے

عرض کیا میری بہالی کا آپنے فرمایا اللہ تعالی رحم کرے اوسپر مین نے عرض کیا یارسول اللہ بعض لوگ تو اون سے نماز پڑہنے سے ڈرتے ہین اور کہتے ہین وہ اپنے ہتیار سے مرا آپنے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہوکر مرا ابن شہاب نے کہا مین نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچہا تو اوس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اوس نے یہ کہا کہ جب مین نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اوسپر نماز پڑہنے سے ڈرتے ہین تو آپ نے فرمایا وہ جہوٹے ہین وہ تو جاہد مجاہد ہوکر مرا اور اوسکا دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنی انگلی سے **باب** غزوہ احزاب وہی الخندق غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد وارى التراب بیاض بطنہ وھو یقول — واللہ لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن سکینۃ علینا + ان الاولی قد بغوا علینا + قال ورفع بھا صوتہ — ان الملا قد ابوا علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا + ویرفع بھا صوتہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتہہ مٹی ڈہوتے تہے (جب خندق کہودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپکے پیٹ کی سفیدی کو چہپا لیا تہا آپ یہ فرماتے تہے قسم اللہ تعالی کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے تو اوتار اپنی رحمت کہ ہمپر ان لوگون نے (یعنے مکہ والون نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنے ایمان نہ لائے) اور ایک روایت مین ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہین (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہین شریک ہوتے اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تہے **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کیوقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بہی نکلتا ہے کہ امام کو بہی ان کاموں مین شریک ہونا چاہیے ضرورت کیوقت افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈہونے مین عار نہ کریں اور اوس نامی کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر خنبلو کوڑی برابر اختیار نہین ہے غریب کو ساتہہ کہلانے مین یا غریب کو اپنے پاس بٹہانے مین عار کرین سلام علیک کرنیسے وہ خفا ہون سنت کیموافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہون پہر کلیکے مسلمان ہین علانیہ کیون نہین کہتے کہ ہم کافر ہین مرتد ہین ملعون ہین معاذ اللہ من ذلک **عن** ابن اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ یذکر مثلہ الا انہ قال — ان الاولی قد بغوا علینا **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری اس مین یہ ہے کہ ان لوگون نے ہجوم کیا

ہمارے مکان اور سرکتی کی روایت بخاری کی روایت میں بھی ہے۔ عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نحفر الخندق وننقل التراب علی اکتافنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للمھاجرین والانصار ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخشدے تو مہاجرین اور انصار کو فانہی ہے تمت ان مہاجرین اور انصار کی یا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کی خدمت میں سنی ڈھونا مفت تعلیم کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر ہے یہ یاد رکھنا اور نہی کہ جو جانتے ہیں عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے انصار اور مہاجرین کو عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم ان العیش عیش الاخرۃ قال شعبۃ او قال اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاکرم الانصار والمھاجرۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانوا یحفرون ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معھم وھم یقولون اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فانصر الانصار والمھاجرۃ وفی حدیث شیبان بدل فانصر فاغفر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم خندق کھودتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقولون یوم الخندق ونحن الذین بایعوا محمدا علی الاسلام او قال علی الجھاد ما بقینا ابدا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم ان الخیر خیر الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہین جنہون نے بیعت کی ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **باب** غزوۂ ذی قرد وغیرہا

ذی قرد وغیرہ لڑائیون کا بیان **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجت قبل

ان یؤذن بالاولی وکانت لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترعی بذی قرد قال

فلقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اخذت لقاح رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقلت من اخذھا قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا

صباحاہ قال فاسمعت ما بین لابتی المدینۃ ثم اندفعت علی وجھی حتی ادرکتھم

وقد اخذوا یسقون من الماء فجعلت ارمیھم بنبلی وکنت رامیا واقول انا

ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فما زلت حتی استنقذت اللقاح منھم واستلبت منھم

ثلاثین بردۃ قال وجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقلت یا نبی اللہ انی قد

حمیت القوم الماء وھم عطاش فابعث الیھم الساعۃ فقال یا ابن الاکوع ملکت

فاسجح قال ثم رجعنا ویردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ حتی دخلنا

المدینۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور

آپ کی دودھیلی اونٹنیان ذی قرد مین چرتی تھین (ذی قرد ایک بانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن

کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضون نے کہا ۶ھ

ہجری مین حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبد الرحمن بن عوف کا غلام ملا اوس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم کی دودھیلی اونٹنیان جاتی رہین مین نے پوچھا کس نے لین اوس نے کہا غطفان نے (جو ایک

شاخ ہے قیس عیلان کی) یہ سنکر مین تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اوسوقت

کہتے ہین جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگون کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے

دونون جانب والون کو سنا دیا پھر مین سیدھا چلا یہان تک کہ مین نے اون لوٹیرون کو ذی قرد مین پا یا

اونہون نے پانی پینا شروع کیا تھا مین نے تیر مارنا شروع کیے اور مین تیر انداز تھا اور کہتا

جاتا تھا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع **ف** یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہین مین اکوع کا بیٹا ہون

جنگ مین ایسا کہنا درست ہی تاکہ دشمن پر رعب پڑے) آج کمینون کی تباہی کا دن ہو یا آج پہچان ہوگی
کس نے شریف کا دودہ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جسمین پہچان ہوگی اوس شخص کی جو پیٹھ
سے لڑائی کا دودہ پیتا رہا ہے اور جنگ مین ماہر ہے **ق** مین رجز پڑہتا رہا یہانتک کہ اونٹنیان
اون سے چھڑالین بلکہ اور تیس چادرین اون کی چھینین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بہی آگئے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون لوٹیرون کو مین نے پانی پینے نہین دیا ہے وہ پیاسے ہین اب
لشکر کو بہیجیے آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیز پر بن جبکا اب جانے دے سلمہ نے کہا پہر
ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹہا لیا یہانتک کہ ہم مدینہ مین
پہونچے **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدمنا الحدیبیۃ مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اربع عشرۃ مائۃ علیہا خمسون شاۃ لا ترویہا قال فقعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جبا البئر فاما ان دعا واما ان تفل فیہا فاثار فاشتکینا
واستقینا قال ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا ثالثۃ فی اصل الشجرۃ قال
فبایعتہ اول الناس ثم بایع وبایع حتی اذا کان فی وسط من الناس قال بایعنی یا سلمۃ
قال قلت قد بایعتک یا رسول اللہ فی اول الناس قال وایضا قال ورانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عزلا یعنی لیس معی سلاح قال فاعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حجفۃ او درقۃ ثم بایع حتی اذا کان فی اخر الناس قال الا تبایعنی یا سلمۃ
قال قلت قد بایعتک یا رسول اللہ فی اول الناس وفی اوسط الناس قال وایضا قال
فبایعتہ الثالثۃ ثم قال لی یا سلمۃ این حجفتک او درقتک التی اعطیتک قال قلت
یا رسول اللہ لقینی عمی عامر عزلا فاعطیتہ ایاہا قال فضحک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقال انک کالذی قال الاول اللہم ابغنی حبیبا ہو احب الی
من نفسی ثم ان المشرکین راسلونا الصلح حتی مشی بعضنا فی بعض واصطلحنا
قال وکنت تبیعا لطلحۃ بن عبید اللہ اسقی فرسہ واحسسہ واخدمہ واکل
من طعامہ وترکت اہلی ومالی مہاجرا الی اللہ تعالیٰ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال فلما اصطلحنا نحن واہل مکۃ واختلط بعضنا ببعض اتیت شجرۃ

ذكست شوكتها فاستطعت في اصلها قال فانا بن اربعة من المشركين من اهل مكة فجعلوا
يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فابغضتهم فتحولت الى شجرة اخرى وعلقوا اسلحتهم
واضطجعوا فبينا هم كذلك اذ نادى منادٍ من اسفل الوادي يال المهاجرين قتيل ابن زنيم قال
فانتزعت سيفي ثم شددت على اولئك الاربعة وهم رقود فاخذت اسلحتهم فجعلتها
ضغثا في يدي قال ثم قلت والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يرفع احد
منكم رأسه الا ضربت الذي بنبه عليه قال ثم جئت بهم اسوقهم فاذا رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وجاء عمي عامر رضي الله تعالى عنه برجل من العبابلات يقال له مكرز
يقوده الى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس يجنفر في سبعين من المشركين فنظر
اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوهم تكن لهم بدء الفجور وثناه فعفا
عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وانزل الله وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم
عنهم ببطن مكة من بعد ان اظفركم عليهم الآية كلها قال ثم خرجنا
راجعين الى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم المشركون فاستغفر رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمن رمى هذا الجبل الليلة كانه طليعة للنبي صلى الله عليه و
سلم واصحابه قال سلمة فرميت تلك الليلة مرتين او ثلاثا ثم قدمنا المدينة فبعثه
رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
معه وخرجت معه بفرس طلحة الذي يدعى ذا مع الظهر فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاري
قد اغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاقه اجمع وقتل راعيه قال
فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فابلغه طلحة بن عبيد الله واخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان المشركين قد اغاروا على سرحه قال ثم قمت على اكمة
فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في اثار القوم ارميهم بالنبل
وارتجز اقول انا ابن الاكوع واليوم يوم الرضع فالحق رجلا منهم فاصك سهما في
رحله حتى خلص نصل السهم الى كتفه قال قلت خذها وانا ابن الاكوع واليوم يوم
الرضع قال فوالله مازلت ارميهم واعقرهم فاذا رجع الي فارس اتيت شجرة فجلست في

اصلها ثم رمينه فعقرت به حتى اذا تضايق الجبل فدخلوا في تضايقه علوت الجبل
فجعلت ارديهم بالحجارة قال فما زلت كذلك اتبعهم حتى ما خلق الله تعالى من بعير من
ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا خلفته وراء ظهري وخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم
ارميهم حتى القوا اكثر من ثلثين بردة وثلثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا الا
جعلت عليه اراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه حتى اتوا
متضايقا من ثنية فاذا هم قد اتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون
وجلست على رأس قرن قال الفزاري ما هذا الذي ارى قالوا لقينا من هذا البرح والله ما
فارقنا منذ الليلة حتى الساعة حتى انتزع كل شيء في ايدينا قال فليقم اليه نفر منكم
اربعة قال فصعد الي منهم اربعة في الجبل قال فلما امكنوني من الكلام قال قلت هل
تعرفوني قالوا لا ومن انت قال قلت انا سلمة بن الاكوع والذي كرم وجه محمد صلى
الله عليه وسلم لا اطلب رجلا منكم الا ادركته ولا يطلبني فيدركني قال احدهم
انا اظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخللون الشجر قال فاذا اولهم الاخرم الاسدي وعلى اثره ابو قتادة الانصاري وعلى
اثره المقداد بن الاسود الكندي قال فاخذت بعنان الاخرم قال فولوا مدبرين قلت
يا اخرم احذر هؤلاء لا يقطعونك حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه قال
يا سلمة ان كنت تؤمن بالله واليوم الاخر وتعلم ان الجنة حق والنار حق فلا
تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه
وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق ابو قتادة فارس رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه
وسلم لتبعتهم عدوا على رجلي حتى ما ارى ورائي من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ولا غبارهم شيئا حتى يعدلوا قبل غروب الشمس الى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا
منه وهم عطاش قال فنظروا الي اعدو وراءهم فجعلا تهم عنه يعني اجلبتهم عنه
فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون فيشتدون في ثنية قال فاعدوا فالحق رجلا منهم

فَاصَّكَّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ لَهُ كَيْفَ كَلِمَتْهُ
أُمُّهُ الْأَكْوَعُ بَكَرَةً قَالَ قُلْتُ لَكُمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُ بَكَرَةً قَالَ وَارْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ
قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا
مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ
تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ يَنْحَرُ نَاقَةً مِنَ
الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَنْقَذْتُهَا مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا
وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبَ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتْبَعَ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى
مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي
ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ
لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا
جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارَكُمْ فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا إِلَيَّ جَمِيعًا
ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى
الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا
وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَرْنِي وَلَأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلِي
فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي
أَثَرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ
قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ
لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَحْدُو

یا قوم — تاللہ لولا اللہ ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلک ما
استغنینا + فثبت الاقدام ان لاقینا + وانزلن سکینۃ علینا + فقال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم من ھذا قال انا عامر قال غفر لک ربک قال وما استغفر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لانسان یخصہ الا استشھد قال فنادی عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ وھو علی جمل لہ یا نبی اللہ لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خیبر
قال خرج ملکھم مرحب یخطر بسیفہ یقول قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح
بطل مجرب + اذا الحروب اقبلت تلھب + قال ویرتز لہ عمی عامر رضی اللہ تعالی عنہ
فقال — قد علمت خیبر انی عامر * شاکی السلاح بطل مغامر * قال فاختلفا ضربتین
فوقع سیف مرحب فی ترس عامر وذھب عامر لیسفل لہ فرجع سیفہ علی نفسہ فقطع اکحلہ
وکانت فیھا نفسہ قال سلمۃ فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقولون
بطل عمل عامر قتل نفسہ قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول
اللہ بطل عمل عامر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال ذلک قال قلت ناس من
اصحابک قال کذب من قال ذلک بل لہ اجرہ مرتین ثم ارسلنی الی علی رضی اللہ تعالی
عنہ وھو ارمد فقال لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ تعالی ورسولہ صلے اللہ علیہ
وسلم او یحبہ اللہ ورسولہ قال فاتیت علیا رضی اللہ تعالی عنہ فجئت بہ اقودہ وھو
ارمد حتی اتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبسق فی عینیہ فبرا واعطاہ
الرایۃ وخرج مرحب فقال — قد علمت خیبر انی مرحب * شاکی السلاح بطل
مجرب * اذا الحروب اقبلت تلھب * فقال علی رضی اللہ تعالی عنہ — انا الذی
سمتنی امی حیدرہ * کلیث غابات کریہ المنظرہ * اوفیھم بالصاع کیل
السندرہ * قال فضرب رأس مرحب فقتلہ ثم کان الفتح علی یدیہ رضی اللہ تعالی
عنہ ترجمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہونچے سو ہم چودہ سو آدمی
تھے ایسی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں اور
وہاں پچاس بکریاں تھیں جنکو کنوے کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا یعنے ایسا کم پانی تھا کنوے میں پھر سوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوے کے منڈیر پر بیٹھے تو آپنے دعا کی یا ہو کا کنوے مین وہ اسی وقت اوبل آیا پھر ہم نے
جانورون کو پانی پلایا اور خود بھی پیا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ مین اسی درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہین اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف مین ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ (اخیر تک) مین نے سب سے پہلے لوگون مین آپ سے بیعت
کی پھر آپ بیعت لینے رہے یہانتک کہ آدھی آدمی بیعت کر چکے اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ بیعت کر مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر بھی اور آپنے بھی نہتا (بے ہتیار)
دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ لوگ ختم ہونے لگے
اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ مجھ سے بیعت نہین کرتا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے بیعت کر چکا
اول لوگون مین پھر بیچ کے لوگون مین آپ نے فرمایا پھر بھی غرض مین نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر
آپنے فرمایا ای سلمہ تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہان ہے جو مین نے تجھے دی تھی مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا مین نے وہ سپر اوسکو دیدی یہ سنکر آپ ہنسے اور
آپنے فرمایا تیری مثال اُس اگلے شخص کے سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ مجھے ایسا دوست دے جس کو میں
اپنی جان سے زیادہ چاہون پھر مشرکون نے صلح کے پیام بھیجے یہانتک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری
طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا مین طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت مین تھا اون کے گھوڑے
کو پانی پلاتا اون کی بیڑی کھیتا اونکی خدمت کرتا اونہی کے ساتھہ کھانا کھاتا اور مین نے اپنا گھر بار بیوی
دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والون کی صلح ہو گئی
اور ہر ایک ہم مین کا دوسرے سے ملنے لگا تو مین ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سے کانٹے جھاڑے
اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے مین چار آدمی مشرکون مین سے آئے مکہ والون مین سے اور لگے جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے مجھے غصہ آیا مین دوسرے درخت کے تلے چلا گیا اونہون نے اپنے
ہتیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اسی حال مین تھے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسنے آواز دی دوڑو
ای مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی مین نے اپنی تلوار سونتی اور اُن چاروں
آدمیون پر حملہ کیا وہ سو رہے تھے اون کے ہتیار مین نے لے لیے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھہ مین رکھے پھر
مین نے کہا قسم اوس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے جس نے سر اٹھایا

مین ایک مار دون گا اُس عضو پر جسمین اوس کی دونون آنکھین ہین پھر مین اُنکو نہیچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پھر اچیا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) مین سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز
کہتے تھے وہ اوسکو کھینچتا ہوا لایا ایک گھوڑے پر جسپر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیون کے ساتھہ مشرکون میز
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکون کیطرف سے عہد شکنی سرد ہوے
دوبھر دوبارہ بھی اونہی کیطرف سے ہوئے دو (یعنے ہم اگر ان لوگون کو مارین تو صلح کے بعد ہماری طرف سے
عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہین پہلے کافرون کیطرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہین دو بار تب ہمکو بدلا لینا
برا نہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معاف کر دیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ اخیر تک یعنی اوس خدا نے اون کے ہاتھون کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھون
کو روکا اون سے مکہ کی سرحد مین جب فتح دی چکا تھا تمکو اونپر پھر ہم لوٹے مدینہ کو راہ مین ایک منزل
پر اوترے جہان ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے بیچ مین ایک پہاڑ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی اوس شخص کے لیے جو اُس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے
اصحاب کا سلمہ نے کہا مین رات کو اُس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ مین پہنچے
تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیان رباح غلام کو اپنے دین اور مین بھی اوس کے
ساتھہ تھا طلحہ کا گھوڑا لیے ہوے چراگاہ مین پہنچانے کے لیے اون اونٹنیون کے ساتھہ جب صبح ہوئی
تو عبدالرحمن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیون کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار
ڈالا مین نے کہا ای رباح تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ پاس پہونچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ
کافرون نے آپ کی اونٹنیان لوٹ لین پھر مین ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے مین نے
تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اوس کے مین اُن لوٹیرون کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا
ہوا اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ یعنے مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پھر
مین کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اوسکی کاٹھی مین مارتا جو اوس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو
چیر کر) اور کہتا یہ لے اور مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پھر قسم خدا تعالے
کی مین برابر اُنکو تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب اون مین کا کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو مین درخت کے
تلے آکر اوس کی جڑ مین بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہانتک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

رستہ مین کھسی اور مین پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہان سے پتھر مارنا شروع کیے اور برابر انکا پیچھا کرتا رہا یہان تک کہ کوئی اونٹ جسکو اللہ تعالی نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تھا نہ بچا جو سب کے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لوٹیرون نے اسکو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے اون سے چھین لیے) سلمہ نے کہا پھر مین اون کے پیچھے چلا تیر مارتا ہوا یہانتک کہ تیس چادرون سے زیادہ اور تیس بھالون سے زیادہ اون سے اور چھینین وہ اپنے تئین ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پھینکتے مین اوس پر ایک نشان رکھہ دیتا پتھر کا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اوسکو پہچان لین (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اوسکو لے لیوین) یہانتک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی مین آگے اور وہان اون کو بدر فزاری کا بیٹا ملا وہ سب بیٹھی صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور مین ایک چھوٹی ٹیکری کے چوٹی پر بیٹھا فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے وہ بولے اس شخص نے ہمکو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہر برابر تیر مارتا رہا ہے یہانتک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا فزاری نے کہا تم مین سے چار آدمی اوسکو جاکر مار لین یہ سنکر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آگئے کہ میری بات سن سکین تو مین نے کہا تم مجھے جانتے ہو اونہون نے کہا نہین مین نے کہا مین سلمہ ہون اکوع کا بیٹا (اکوع اون کے دادا تھے لیکن دادا کیطرف اپنے کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر اون کے چچا تھے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تھے) قسم اوس شخص کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ کو مین تم مین سے جسکو چاہون گا مار ڈالون گا (تیر سے) اور تم مین سے کوئی مجھے نہین مار سکتا اون مین سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے مین وہان سے نہین چلا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختون مین گھس رہے تھے سب سے آگے اخرم اسدی تھے اون کے پیچھے ابو قتادہ اون کے پیچھے مقداد بن اسود کندی مین نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی یہ دیکھکر وہ لوٹیرے بھاگے مین نے کہا ای اخرم تم اون سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالین جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آلین انہون نے کہا ای سلمہ اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالی کا اور قیامت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھکو شہادت سے (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ مین اون لوگون کے ہاتھ سے شہید ہونگا اس سے کیا بہتر ہے) مین نے انکو چھوڑ دیا انکا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے اخرم نے اوس کے

گھوڑی کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اتنے میں حضرت ابوقتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہونچے اور اونہون نے عبدالرحمن کو برچھہ مارکر قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو مین اُنکا پیچھا کیے گیا مین اپنے پاؤن سے ایسا دوڑ رہا تہا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکہلائی دیا نہ اون کا غبار رہنا تہا کہ وہ لوٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گہاٹی مین پہونچکر جہان پانی تہا اور اُسکا نام ذی قرد تہا وہ اُترے پانی پینے کو پیاسے تہے پھر مجھے دیکہا مین اون کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تہا آخر مین نے اون کو پانی پر سے ہٹادیا وہ ایک قطرہ بہی نہ پی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گہاٹی کی طرف مین بہی دوڑا اور اُن مین سے کسی کو پاکر ایک تیر لگادیا اوس کے شانے کی ہڈی مین اور مین نے کہا لے اُسکو اور مین بیٹا ہون اکوع کا اور یہ دن کمینون کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اُسکی ماں اوسپر روئے کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتہہ تہا مین نے کہا ہان اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبحکو تیرے ساتہہ تہا سلمہ بن اکوع نے کہا ان لوٹیرون کے دو گھوڑے سقط ہوگئے (دوڑتے دوڑتے) اونہون نے اون کو چھوڑ دیا ایک گہاٹی مین مین اون گھوڑون کو کہینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا ہان مجھکو عامر نے ایک چمڑے کی دودہ کی پانی ملا ہوا اور ایک چمڑے کی پانی کے بیہ ہوئی مین نے وضو کیا اور دودہ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہوگئی گھوڑے تہک گئے اونٹ تہک گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تہکے اور دن بہر مین نہ کچہ کہایا نہ پیا یہ اللہ جل جلالہ کی امداد تہی) پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اُس پانی پر تہے جہان سے مین نے لوٹیرون کو بہگایا تہا مین نے دیکہا تو آپ نے سب اونٹ لے لیے ہین اور سب چیزین جو مین نے مشرکون سے چھینی تہین سب برچھی اور چادرین اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹون مین سے جو مین سے چھینی تہی ایک اونٹ نحر کیا ہے اور وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلیجی اور کوہان بہون رہے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے لشکر مین سے سو آدمی چن لینے کی پہر مین اون لوٹیرون کا پیچھا کرتا ہون اور اون مین سے کوئی شخص باقی نہین رہتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جاکر) یہ سنکر آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین انگار کی روشنی مین آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کرسکتا ہے مین نے کہا ہان قسم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد مین پہونچ گئے ہان

اون کی مہمانی ہو رہی ہے انمیں ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے اون کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا وہ اوسکی کہال نکال رہی تہی اتنے مین اون کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو
تو وہان سے بہی بہاگ کہڑے ہو جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوار اون مین بہتر سوار ابوقتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بڑہکر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپنے مجہے اپنے ساتہہ بہہالیا
عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہسے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پہ فدا ہون مجہے چہوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑہونگا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیرے حرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑہا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اوس سے ملگیا
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اوس کے دونون شونڈہون کے بیچ مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے ہو نچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے ملا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہیرے بعد اوس کے خیبر کیطرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوئے تو ہمارے کہہ ہمارے پاؤن کو اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپنے فرمایا خدا تعالے بخشی بخشے کو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تہے یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آئے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار لہراتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ +
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیان آدین شعلے اڑاتی ہوین یہ سنکر بڑے چچا عامر نکلے اُس کے مقابلے کے لیے اور اُنہون نے یہ رجز پڑہا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ عَامِرٌ شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ * یعنی خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون - پورا ہتیار بند لڑائی مین گھسنے والا + یہ دونون کا ایک ایکڈا ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اُنہی کو آگئی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہوگیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہوگیا آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپکے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بہیجا اُنکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین (ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین) سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس گیا اور اُنکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اُنکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اُسیوقت اچہی ہوگئی پہر آپ نے اون کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ * شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ * اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَہَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکے جواب مین یہ کہا اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ * کَلَیْثِ غَابَاتٍ کَرِیْہِ الْمَنْظَرَہْ * اُوْفِیْہِمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَہْ * یعنے مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ف حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوس کے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا نام اسد رکہا جو اُن کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب لوٹ کر آئے تو اُنہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر رکہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے جیدر

حادر سے ہے اور حادر کے معنی سخت اور پرزور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ مین شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہون تیری کیا حقیقت ہے **ف** مثل اوس شیر کے جو جنگلون مین ہوتا ہے (یعنے شیر بہر نہایت ڈراونی صورت (کہ اوس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) مین لوگون کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہون (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہین اور مین اون کا کام ہی تمام کر دیتا ہون) پھر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اُسیوقت جہنم کو روانہ ہوا بعد اوس کے اللہ تعالی نے فتحدی اون کے ہاتھون پر **ف** سیرۃ ابن ہشام مین بابناد ابو رافع سے جو مولی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنا نشان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہونچے تو قلعہ والے باہر نکلے اور اُنہون نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور اُن کی سپر گرا دی اُنہون نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اوٹھالیا اور اُسکو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہوئے تک اون کے ہاتھ ہی مین رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو اونہون نے وہ دروازہ پھینک دیا ابو رافع نے کہا مین اور سات آدمی اور تھے اُنھون نے کوشش کی اوس دروازہ کو اوٹنے کی تو نہ اوٹ سکا سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداداد تھی بڑے بڑے بہادرون کو خیبر کا عرب مین شہرہ تھا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب مین رہ گئے نووی نے کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر مین لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور اور لوگون نے کہا کہ قاتل اوس کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تھے ابن عبد البر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پھر روایت کیا اونہون نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جسپر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر ہین یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تھے رضی اللہ تعالی اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن سہل نے اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا مین جاؤن گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آرہا ہے آپ نے فرمایا جا اور دعا کی بار اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک

درخت بیچ مین آگیا اور ہر ایک اوس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے
اوس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ دونون کہل گئے آمنے سامنے اور اُس درخت کی صرف جڑ
کھڑی رہ گئی پھر مرحب نے محمد پہ حملہ کیا اونہون نے سپر پہ روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اوسی مین اٹک رہی
پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اوسکا بھائی یاسر نکلا اور
اُس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی
اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب زبیر کی ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول
اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالیگا آپ نے فرمایا نہین تیرا بیٹا خدا چاہے تو اوسکو مار ڈالیگا پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر
نے اُس مردود کو واصل بجہنم کیا **نووی** نے کہا احدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے
منقول ہین ایک تو حدیبیہ کا پانی ٹہر جانا دوسرے حضرت علی کی آنکھہ دفعۃً اچھی ہوجانا تیسرے خیبر دینا
حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت مین بتصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان
مین ہین انتہے **عن** عکرمۃ بن عمار بھذا الحدیث بطولہ **عن** عکرمۃ بن عمار
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قول اللہ وھو الذی کف ایدیھم عنکم الآیۃ آیت
وھو الذی کف ایدیھم عنکم کے اترنے کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل
التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاخذھم
سلما فاستحیاھم فانزل اللہ عز وجل وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم
عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیھم **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اوترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تھے آپ کو دھوکا دین اور غفلت مین حملہ کرین پھر آپنے اون کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپنے چھوڑ دیا
اون کو تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا وھو الذی کف ایدیھم عنکم یعنے خدا وہ ہے جس نے روکا
اون کے ہاتھون کو تم سے (اور اُن کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھون کو اون سے (تمنے اُن کو
قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد مین تمہارے فتح ہوجانے کے بعد اوپر **باب** غزوۃ النساء مع الرجال
عورتون کا مردون کے ساتھہ لڑائی مین شریک ہونا **عن** انس ان ام سلیم اتخذت

يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاٰهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتْ اتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنَا مِنِّيْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقْتُلْ مَنْ بَعْدَكَ مِنَ الطُّلَقَاءِ اِنْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَفَى وَاَحْسَنَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ام سلیم (اون کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ اون کے پاس تہا ابوطلحہ نے دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور اون کے پاس ایک خنجر ہے آپنے پوچہا یہ خنجر کیسا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آویگا تو اس خنجر سے اُسکا پیٹ پہاڑ ڈالونگی یہ سنکر رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم ہنسے پہر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے سو جو لوگ چہوٹے ہین (فتح مکہ کے روز اون کو مار ڈالیے اونہون نے شکست پائی آپ کے اسمجہ سے مسلمان ہوگئے اور دل سے مسلمان نہین ہوے) آپ نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا تعالے کفایت کرگیا اور اُس نے ہمپر احسان کیا (اب تیری خنجر باندہنے کی ضرورت نہین) **عن** انس بن مالک فی قصۃ ام سلیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث ثابت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار معہ اذا غزا فیسقین الماء ویداوین الجرحی **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتون کو جہاد مین اپنے ساتہہ رکہتے وہ پانی پلاتین اور زخمیون کی دوا کرتین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتون کو جہاد مین نکلنا درست ہے اور اُن سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرمون کی کرین یا خاوند کی اور غیرون کی بہی کرسکتے ہین بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہہ جائز ہے انتہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم احد انہزم ناس ممن کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو طلحۃ بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجوب علیہ بحجفۃ قال وکان ابو طلحۃ رجلا رامیا شدید النزع وکسر یومئذ قوسین او ثلاثا قال فکان الرجل یمر معہ الجعبۃ من النبل فیقول انثرہا لابی طلحۃ قال

وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأَنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ الْكِبَرِ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگون نے شکست پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپکے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ پر کیے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اون کے اُس دن دو یا تین کمانین ٹوٹ گئین تو جب کوئی شخص تیرون کا ترکش لیکر نکلتا آپ اُس سے فرماتے یہ تیر کہدی ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اُٹھاکر کافرون کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے ای نبی اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان آپ گردن مت اُٹھایے ایسا نہ ہو کہ کافرون کا کوئی تیر آپکے لگ جاوی میرا گلا آپ کے گلے کے برابر ہے (یعنے ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آوی تو مجھ کو لگے) ف اس سے ابو طلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بیحد ثابت ہوتی ہے سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافرون کیطرف کرکے آپ پر آڑ کرلی تھی اور تیر اون کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافرون کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مار اے سعد فدا ہون تجھپر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہان تک کہ اُسکا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اُن کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافرون کی ضرب سے نکلکر رخسار پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوسکو اپنی جگہہ کردیا وہ بالکل درست ہوگئی بلکہ اوس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا تھا ف انس نے کہا مین نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونون کپڑے اٹھائے ہوئے تھین (جسکے کام کے وقت کوئی اٹھانا ہے) اور مین اُن کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھہ رہا تھا ف احد کے دن تک حجاب کا حکم نہین اُترا تھا تو دیکھنے مین کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ اونہون نے قصداً نہین دیکھا بلکہ اون کی نظر پڑگئی (نووی) ف دونون منکسین لاتی تھین اپنی پیٹھ پہ پھر ڈالدیتین اوزکو لوگون کے منہ

مین بہر جاتین اور بہر کرلاتین بہر لوگون کے مونہہ مین دالتین اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی

اوگہہ سے **باب** النساء الغازیات یرضخ لھن ولا یسھم والنھی عن قتل صبیان اھل الحرب جو عورتین جہاد مین شریک ہون اون کو انعام ملے گا اور حصہ نہین ملے گا اور بچون کو قتل کرنا منع ہے **عن** یزید بن ھرمز ان نجدۃ کتب الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یسالہ عن خمس خلال فقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ لولا ان اکتم علما ما کتبت الیہ کتب الیہ نجدۃ اما بعد فاخبرنی ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وھل کان یضرب لھن بسھم وھل کان یقتل الصبیان ومتی ینقضی یتم الیتیم وعن الخمس لمن ھو فکتب الیہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کتبت تسالنی ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وقد کان یغزو بھن فیداوین الجرحی ویحذین من الغنیمۃ واما بسھم فلم یضرب لھن وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان وکتبت تسالنی متی ینقضی یتم الیتیم فلعمری ان الرجل لتنبت لحیتہ وانہ لضعیف الاخذ لنفسہ ضعیف العطاء منھا فاذا اخذ لنفسہ من صالح ما یاخذ الناس فقد ذھب عنہ الیتم وکتبت تسالنی عن الخمس لمن ھو وانا نقول ھو لنا فابی علینا قومنا ذاک **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری خارجیون کے سردار نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو لکھا پانچ باتین پوچھین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی ممانعت نہ ہوتی تو مین اسکو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیون کا سردار تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا کہ وہ دین مین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تہا بعد حمد وصلوۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے اور کیا اونکو کوئی حصہ دیتے تہے (غنیمت کے مال مین سے) اور کیا آپ بچون کو بہی مارتے تہے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کسکا ہے عبداللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجہسے پوچہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے تو بیشک ساتہہ رکہتے تہے وہ دوا کرتی تہین زخمیون کی اور اون کو کچہ انعام ملتا اور حصہ تو اون کا نہین لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے

لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاویگا اگر وہ لڑے یا زخمیون کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک
اوسکو انعام بھی نہ ملیگا اور یہ دونون مذہب مردود ہین اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بچون کو اور کافرون کے انہین مارتے تھے تو ہی بچون کو مت مارو (اسیطرح عورتون کو لیکن اگر بچے اور
عورتین لڑین تو انکا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو
قسم میری عمر کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے
نہ دینے کا اوہ یتیم ہے یعنے اُسکا حکم یتیمون کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتین کرنے
لگے جیسے لوگ کرتے ہین تو اُسکی یتیمی جاتی رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے
ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے یتیمی بعد احتلام کے اور
اس مین دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہین جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ یتیم مین ہوشیاری ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے
تو اُسکا مال اوس کے سپرد کرو مین کیونکہ اس عمر مین آدمی دانا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب
آویگی انتہے مع زیادہ **ف** اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے خمس کو کسکا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس
ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے زمانا **ف** نووی نے کہا مراد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے
ذوی القربے کا اور علما نے اس مین اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ
وہ ذوی القربے کا خمس ہے یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امرائے بنو امیہ ہین جنہون نے
یہ خمس بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون اور سیدون کو نہ دیا آپ دبا لیا **عن** یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ
اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلٰى اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهٗ عَنْ خِلَالٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا
اِبْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ
الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ قَتَلَ وَزَادَ
اِسْحَاقُ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزُ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ **ترجمہ** یزید بن ہرمز
سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس کو لکھا اور اُن سے پوچھتا تھا کئی باتین پھر بیان کیا حدیث کو اور اسیطرح اس
روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کو نہین مارتے تھے تو ہی لڑکون کو مت مارو مگر تجھکو
ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب اونہون نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا **ف** اور ظاہر

ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی راے سے نہین کیا تہا کیونکہ خود قرآن مین موجود ہے وما فعلتہ عن امری بلکہ اللہ تعالی کے حکم سے تہا اور تجھہ کو یہ حکم پہونچ نہین سکتا پس لڑکون کا قتل کرنا بہی تجھکو ناجایز ہے ف اسحاق کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تو تصور کرے مومن کی پہر قتل کرے کافر کو اور چہوڑ دیوے مومن کو یعنی تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہوکر مومن ہوگا اور کونسا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل ہی بچون کا ناجایز ہے

عن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ بن عامر الحروری الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یسالہ عن العبد والمراۃ یحضران المغنم ہل یسہم لہما وعن قتل الولدان وعن الیتیم متی ینقطع عنہ الیتم وعن ذوی القربی من ہم فقال لیزید اکتب الیہ فلولا ان اقع فی احموقۃ ما کتبت الیہ اکتب انک کتبت تسالنی عن المراۃ والعبد یحضران المغنم ہل یسہم لہما شیء وانہ لیس لہما شیء الا ان یحذیا وکتبت تسالنی عن قتل الولدان وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقتلہم وانت لا تقتلہم الا ان تعلم منہم ما علم صاحب موسی علیہ الصلوۃ والسلام من الغلام الذی قتلہ وکتبت تسالنی عن الیتیم متی ینقطع عنہ اسم الیتیم وانہ لا ینقطع عنہ اسم الیتم حتی یبلغ ویونس منہ رشد وکتبت تسالنی عن ذوی القربی من ہم وانا زعمنا انا ہم فابی ذلک علینا قومنا ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو لکہا پوچہتا تہا اون سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد مین شریک ہون تو اون کو حصہ ملیگا یا نہین اور بچون کا قتل کیسا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربے (جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے کہ پانچوین حصہ مین سے انکو دیا جاوے گا) کون ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے یزید سے کہا تو لکہہ جواب اُسکو اور اگر وہ حماقت مین پڑنے والا نہ ہوتا تو مین اوسکو جواب نہ لکہتا (یعنے مجہکو اس بات کا خیال ہے کہ اگر مین ان مسئلون کا جواب اوسکو نہ دون تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹہے) لکہ یہ کہ تو نے مجہکو لکہکر پوچہا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہین جب وہ جہاد مین شریک ہون تو انکو حصہ نہین ملے گا البتہ انعام ملسکتا ہے (جسکا امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علمار کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بہی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اُسکو بہی حصہ دین گے) اور تو نے لکہکر

پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی قتل مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تو نے لکھکر پوچھا یتیم کو اسکی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اُس سے نہ جاویگا جب تک بالغ نہ ہو اور اسکو عقل نہ آوے اور تو نے لکھکر پوچھا ذوی القربیٰ کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری قوم نے نہ مانا عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وساق الحدیث بمثلہ قال ابو اسحاق حدثنی عبد الرحمن بن بشر قال حدثنا سفیان بھذا الحدیث بطولہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ بن عامر الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فشھدت ابن عباس حین قرأ کتابہ وحین کتب جوابہ وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ لولا ان اردہ عن شئ یقع فیہ ما کتبت الیہ ولا نعمۃ عین قال فکتب الیہ انک سألت عن سھم ذی القربی الذی ذکر اللہ فان ھم وانا کنا نری ان قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم نحن فابی ذلک علینا قومنا وسألت عن الیتیم متی ینقضی یتمہ وانہ اذا بلغ النکاح وآنس منہ رشد دفع الیہ مالہ فقد انقضی یتمہ وسألت ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل من صبیان المشرکین احدا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یقتل منھم احدا وانت فلا تقتل منھم احدا الا ان تکون تعلم منھم ما علم الخضر من الغلام حین قتلہ وسألت عن المرأۃ والعبد ھل کان لھما سھم معلوم اذا حضروا البأس وانھم لم یکن لھم سھم معلوم الا ان یحذیا من غنائم القوم ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباس کو لکھا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اُسکا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجابت میں گرجاویگا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹھیگا) تو میں اُسکو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے اوسکی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنے خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذی القربیٰ کا حصہ جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں تو ہم خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح

کے قابل ہوجاوے اور اسکو عقل آجاوے اور اسکا مال اوس کے سپرد ہوجاوے اوسکی یتیمی ختم ہوگئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے بچون کو مارتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے کسی بچے کو نہین مارتے تہے اور تو بہی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تہا جب اونہون نے لڑکے کو مارا تہا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگیگا اگر وہ لڑائی مین شریک ہون تو انکو کوئی حصہ نہین ملتا تہا مگر انعام کے طور پر غنیمت مین سے **عن** یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فذکر بعض الحدیث و لم یتم القصۃ کاتمام من ذکر الحدیث ثم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** عدد غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے **عن** ام عطیۃ الانصاریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات اخلفھم فی رحالھم فاصنع لھم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیون مین رہی مین مردون کے ٹہیرنے کی جگہہ مین رہتی اور انکا کہانا پکاتے اور زخمیون کی دوا کرتی اور بیمارون کی خدمت کرتی **عن** ھشام بن حسان بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی اسحاق ان عبد اللہ بن یزید خرج یستسقی بالناس فصلی رکعتین ثم استسقی قال فلقیت یومئذ زید بن ارقم قال لیس بینی وبینہ غیر رجل او بینی وبینہ رجل قال فقلت لہ کم غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تسع عشرۃ فقلت کم غزوت انت معہ قال سبع عشرۃ غزوۃ قال فقلت فما اول غزوۃ غزاھا قال ذات العسیر او العشیر ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے عبد اللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگون کے ساتھہ دو رکعتین پڑہین پہر دعا مانگی پانی کے لیے اوس دن مین زید بن ارقم سے ملا میرے اور اون کے بیچ مین صرف ایک شخص تہا مین نے پوچہا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے مین اونہون نے کہا اونیس مین نے پوچہا تم کتنے جہادون مین آپ کے ساتھہ شریک تہے اونہون نے کہا سترہ مین مین نے پوچہا پہلا جہاد کون سا تہا اونہون نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر جو ایک مقام کا نام ہے سیرۃ ابن ہشام مین اسکو غزوۃ العشیرہ لکہا ہے اس مین لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشیرہ تک جاکر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ ۲ھ ہجری مین ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ مین آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس مین بھی لڑائی نہین ہوئی) **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ منہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا تسع عشرۃ غزوۃ وحج بعد ما ھاجر حجۃ لم یحج غیرھا حجۃ الوداع **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قال جابر لم اشھد بدرا ولا احدا منعنی ابی فلما قتل عبد اللہ یعنی اللہ تعالیٰ عنہ یوم احد لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ قط **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونیس جہاد کیے اور مین بدر اور احد مین شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہین جانے دیا پھر جب میرے باپ ماری گئے احد کے دن تو مین کسی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہین رہا **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قاتل فی ثمان منھن ولم یقل ابو بکر منھن وقال فی حدیثہ حدثنی عبد اللہ بن بریدۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اون مین سے آٹھ مین لڑے **ف** نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادون کے شمار مین تو ابن سعد نے انکا شمار مفصلا بترتیب ذکر کیا ہے اور اون کی تعداد ستائیس غزوہ اور جیش سریہ تک پہونچتی ہے (سریہ وہ جس مین آپ خود تشریف نہین لے گئے) ان غزوات مین سے نو مین لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور سریع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف مین اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہین مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علماء یہ کہتے ہین کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے) **عن** بریدۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست عشرۃ غزوۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

عن سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعثہ من البعوث تسع غزوات مرۃ علینا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومرۃ علینا اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے اون مین نو بار مین نکلا ایک بار تو ہماری سردار ابوبکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے **عن** حاتم بھذا الاسناد غیر انہ قال فی کلتیھما سبع غزوات ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت مین دونون جگہہ سات کا عدد مذکور ہے **باب** غزوۃ ذات الرقاع ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ قال فنقبت اقدامنا ونقبت قدماے وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا الخرق وسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابوبردۃ فحدث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث ثم کرہ ذاک قال کانہ کرہ ان یکون شیئا من عملہ افشاہ قال ابواسامۃ زادنی عیسیٰ یرید قالہ یجزیہ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جہاد مین اور ہم چھہ آدمیون مین ایک اونٹ تھا باری باری اوس پر چڑھتے تھے آخر ہماری پاؤن زخمی ہوگئے تو میرے دونون پاؤن زخمی ہو گئے اور ناخون گر پڑے ہم نے اون زخمون پر چیتھڑے لپیٹے اسوجہ سے اُس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤن پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے **ف** نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہی وجہ تسمیہ صحیح ہے اور بعضون نے کہا وہان ایک پہاڑ تھا جس مین سفید سیاہ سرخ مختلف رنگ تھے اور بعضون نے کہا ذات الرقاع ایک درخت تھا وہان پر اور بعضون نے کہا اون کے جھنڈون مین رقاع یعنے چیتھڑے لگے تھے واللہ اعلم **ف** ابوموسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر بُرا جانا اسکا بیان کرنا کیون کہ اونکو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا چھپانا بہتر ہے تاکہ ریا نہ ہو **ف** ابواسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویون نے اس حدیث مین اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دیگا اسکا ہمارے محنت اور تکلیف کا) **باب** کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو

بکافر الا لحاجۃ او کونہ یحسن الرای فی المسلمین کافر سے جہاد مین مدد لینا منع ہے مگر
ضرورت سے جائز ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل بدر فلما کان بحرۃ الوبرۃ ادرکہ رجل
قد کان یذکر منہ جرأۃ ونجدۃ ففرح اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
رأوہ فلما ادرکہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئت لاتبعک واصیب معک
قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تؤمن باللہ ورسولہ قال لا قال فارجع فلن
استعین بمشرک قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرۃ ادرکہ الرجل فقال لہ کما
قال اول مرۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اول مرۃ قال فارجع فلن
استعین بمشرک قالت ثم رجع فادرکہ بالبیداء فقال لہ کما قال اول مرۃ تؤمن
باللہ ورسولہ قال نعم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہوئے
نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) مین پہونچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور
اور اصالت کا شہرہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوسکو دیکھکر خوش ہوئے جب آپ سے
ملا تو اوس نے کہا مین اس لیے آیا کہ آپ کے ساتہہ چلون اور جو مجھے اُسمین حصہ پاؤن آپ نے فرمایا مجھے یقین
ہے اللہ اور اُس کے رسول کا وہ بولا نہین آپ نے فرمایا تو لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر آپ چلے جب
شجرہ پہونچے تو وہ شخص پہر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اُس نے کہا تہا آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا
اور فرمایا کہ لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر آپ سے ملا بیدا مین
آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا تو یقین رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہان مین
یقین رکہتا ہون آپ نے فرمایا تو خیر چل **ف** نووی نے کہا دوسری حدیث مین ہے کہ آپ نے صفوان
بن امیہ سے مدد لی جنگ مین اور وہ مسلمان نہین ہوئے تہے تو بعض علما نے مطلقا مشرک سے مدد لینے
کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانون کا تو اُس سے مدد لینا
جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت مین جب کافر لڑائی مین شریک ہو اوسکو انعام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا
مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اوسکو حصہ ملیگا

کتاب الامارۃ

کتاب امارت (یعنے حکومت اور سرداری) کے بیان مین

باب النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ خلیفہ قریش مین سے ہونا چاہیے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرٌو وَرِوَايَةً النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے سرداری مین مسلمان انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر اون کا قریش کے کافر کا تابع ہے **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کین اُن مین ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خلافت مین مسلمان اون کے تابع ہین قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہین قریش کے کافر کے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین **عن** عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام یعنے خلافت ہمیشہ قریش مین رہے گی یہانتک کہ دنیا مین دو ہی آدمی رہ جاوین **ف** نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اوسکی خلافت درست نہین ہے اور اسپر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے مین اسیطرح بعد اون کے اور جس نے مخالفت کی اسمین بدعتی ہویا اور

کوئی اوسپر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قرشی
ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہی علمار کرام کا اور ابو بکر صدیق اور حضرت
عمر رضے اللہ تعالی عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اُس کا کسینی انکار
نہ کیا اور یہ اُن مسائل مین سے ہے جنپر علمار نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اسکے خلاف
منقول نہین ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہی کہ غیر قرشی
کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قرشی کو مقدم کرین گے قرشی پر تاکہ اوسکا ماننا
آسان ہو اگر ضرورت پڑے پر یہ دونون قول لغو اور باطل ہین اور مخالف ہین اجماع کے اور یہ جو فرمایا
کہ لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہی سو اسطرح
جاہلیت کے زمانہ مین بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ
کا اور عرب کے دوسرے قبیلے اون کے اسلام کے منتظر رہتے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اوسوقت
جوق جوق ہر قبیلے کے عرب مسلمان ہونے لگے اسیطرح اسلام مین قریش صاحب خلافت ہین اور
لوگ اُن کے تابع ہین اور آپنے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہانتک کہ دو آدمی رہ جاوین اور
یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش مین ہے اور
کوئی اُنکا مزاحم نہین اور انہین مین رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہین قاضی عیاض نے کہا شافعی
نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہین نکلتی کیونکہ
حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس سے قریش کی
فضیلت اور قومون پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قرشی ہین اور اُن کی فضیلت نکلی اور
اماموں پر جو قرشی نہین ہین انتہے ماقال الندوی مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت
ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانون کی بیعت ضرور نہین ہے بلکہ جسقدر مسلمان بیعت کرلین کافی ہے
بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قرشی ہو یہ خلافت قریش کے سنتیسم پایہ پر ختم ہو گئی بعد اوس کے
چند سال فاطمیین مصر مین رہے پھر اُنکا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش مین چلی
گئی ابدوم مین جو سلطان ہین وہ ترک ہین ایران مین جو ہین وہ قاچار ہین ہند مین مغل تھے اب
تو نصاری ہین غرض اب کہین قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہین ہوتی کہ

معظمہ مین جو بنو شریف کہلاتے ہین وہ سید ہین اور قرشی لیکن اونکو کچھ اختیار نہین وہ سلطان کے تابع
فرمان ہین حدیث مین جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش مین رہی گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین
کو جو قریشی نہین ہین خلافت شرعی نہین ہوسکتی البتہ حاکم اسلام ہین اور بمنطوق اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض و
غیرہ اون کی اطاعۃ بشرطیکہ مخالفت شریعت نہو واجب ہی اسیطرح وہ قرشی جس سے چند مسلمانون نے بیعت
کرلی ہو گو اوس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہوسکتا ہے اور اوس کی اطاعت واجب ہے اور اُس کے ساتھ
ہوکر کفار سے جہاد درست ہی اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ مین شاید اب
تک موجود ہوگی اور جہان نہ ہو وہان کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قرشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہین

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخلت مع ابی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسمعتہ یقول ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفۃ قال
ثم تکلم بکلام خفی علی قال فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہی مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مین نے سنا آپ فرماتے تھے
یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانون مین بارہ خلیفہ نہ ہولین پھر آہستہ سے کچھ فرمایا مین نے اپنے
باپ سے پوچھا کیا فرمایا اونہون نے کہا آپنے یہ فرمایا کہ سب خلیفہ قریش مین سے ہونگے **عن** جابر
ابن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال امر الناس ماضیا
ما ولیھم اثنا عشر رجلا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ خفیت علی فسالت ابی
ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی مین نے سنا
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگونکا کام چلتا رہیگا یہانتک کہ اونکی حکومت کرین بارہ آدمی پھر آپنے ایکبات
کہی جسکے جو مین نے نہین سنی مینے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپنے فرمایا یہ سب
آدمی قریش مین سے ہونگے **عن** جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولم یذکر لا یزال امر
الناس ماضیا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یزال
الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ ثم قال کلمۃ لم افھمھا فقلت لابی ما
قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مینے

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپنے ایک بات فرمائی جس کو مین نہ سمجھا مین نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہون نے کہا سب قریش مین سے ہون گے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ قال ثم تکلم بکلام لم افھمہ فقلت لابی ما قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی فسمعتہ یقول لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ فقال کلمۃ صمتنیھا الناس فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ** حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی تھے مین نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگون نے مجھکو سننے نہ دیا (یعنی انکی باتون نے مجھکو سننے نہ دیا برابر کردیا) اسکو سنکر مین نے اپنے باپ سے پوچھا آپنے کیا فرمایا انہون نے کہا آپنے یہ فرمایا کہ سب قریش مین سے ہون گے۔

ف قاضی عیاض نے کہا یہان دو اشکال ہین ایک تو یہ کہ دوسری حدیث مین آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس مین تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفون سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے ہین اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث مین بارہ کا حصر نہین ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہون گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہین ہے (نووی) **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعۃ عشیۃ رجم الاسلمی یقول لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش وسمعتہ یقول عصیبۃ من المسلمین یفتحون البیت الابیض بیت کسری او آل کسری وسمعتہ یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جواب مین لکھا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جبکہ ماعز اسلمی سنگسار کیے گیے (اون کا قصہ کتاب الحدود مین گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہانتک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہون اور وہ سب قریشی ہونگے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ مکڑیون پر مسلمانون کے ہون گے ایک ہی وقت مین) اور سنا مین نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانون کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرین گے (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مین) اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہون گے اون سے بچنا اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم مین سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اور اپنے گھر والون پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکھے پھر فقیرون کو دیوے) اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر (یعنے تمہارے پانی پلانے کے لیے وہان بندوبست کرون گا اور تمہارے آنیکا منتظر رہون گا) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَاتِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الْاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ خلیفہ بنانا اور نہ بنانا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اَبِيْ حِيْنَ اُصِيْبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوْا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ قَالُوْا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَّمَيِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّيْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب زخمی ہوئے

تو مین اون کے پاس موجود تہا لوگون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالی تمکو نیک بدلہ دیوے
اونہون نے کہا لوگ دو طرح کے ہین بعضی تو امیدوار ہین مجہ سے کچہ حاصل کرنے کے اور بعضی ڈرتے ہین مجہ
سے یا مین امیدوار ہون اللہ تعالی کی رحمت کا اور ڈرتا ہون اوس کے عذاب سے لوگون نے کہا آپ خلیفہ
کرجاہیے کسی کو اونہون نے کہا مین تمہارا کام کرون زندگی مین بہی اور مرنے کے بعد بہی مین چاہتا ہون
کہ خلافت سے اتنا ہی مجہکو ملے کہ نہ میرے اوپر کچہ وبال ہو نہ مجہے کچہ ثواب ہو (یعنے حکومت اور خلافت
ایسی خوفناک چیز ہے کہ اسمین سے انسان صاف ہو کر چہوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
جاوے تو بہی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو باوصف
اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تہا تو اور حاکمون کا کیا حال ہوگا) اور اگر مین
خلیفہ کرجاؤن کسی کو تو بہی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجہ کو جو مجہہ سے بہتر تہے (یعنے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ) اور اگر مین کسی کو خلیفہ نہ کرجاؤن تو بہی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہین کر
گئے کسیکو جو مجہسے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلعم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب اونہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجہے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کرین گے **ف**
نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اوس کو درست
ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کرجاوے اور یہ بہی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانون کی رائے پر چہوڑ
جاوے جیسے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہین کیا تہا پر اگر کسی کو خلیفہ کرجاوے
تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہوجاتی ہے اور جو لوگ صاحب
الرائے ہون اون کے اتفاق سے بہی ہوجاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
چہوڑنا درست ہے مسلمانون کے مشورے پر رکہکر جیسے حضرت عمر نے کیا خیر اوسمین کے لیے اور
اجماع ہے کہ مسلمانون پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسلیے مقدم رکہا اسکو صحابہ کرام
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
کہا اس مین صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نص کر دیا تہا ابو بکر رضی اسد تعالی عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی
خلافت کے لیے آپنے نص کیا تہا اور شیعہ اور رافضہ کثیر ہین کہ حضرت علی رضی اسد تعالی عنہ کی
خلافت کے لیے نص کیا تہا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہین کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کو باب
مین اُسکا خلاف نہ کرتے اور ابو بکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پہر اون کے کہنے سے حضرت عمر کی
خلافت قبول نہ کرتے اور پہر حضرت عمر کی رائے جو چہ آدمیون مین سے کسی کے لیے تہی اسکو نافذ نہ
کرتے اور کسی نے ان موقعون پر خلاف نہین کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابو بکر نے حضرت صلے اسد علیہ
سلم کی وصیت کا دعوی کیا پہر جو کوئی یہ دعوی کرے کہ حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے ان مین سے کسی کے
لیے خلافت کی وصیت کی تہی اوس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی
اہل قبلہ کو جائز نہین ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما قال دخلت علی حفصۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت اعلمت
ان ابالک غیر مستخلف قال قلت ما کان لیفعل قالت انہ فاعل قال فحلفت انی
اکلمہ فی ذالک فسکتت حتی غدوت ولم اکلمہ قال فکنت کانما احمل بیمینی
جبلا حتی رجعت فدخلت علیہ وسألنی عن حال الناس وانا اخبرہ قال ثم قلت
لہ انی سمعت الناس یقولون مقالۃ فابیت ان اقولہا لک زعموا انک غیر مستخلف و
انہ لو کان لک راعی ابل او راعی غنم ثم جاءک وترکہا رأیت ان قد ضیع فرعایۃ
الناس اشد قال فوافقہ قولی فوضع رأسہ ساعۃ ثم رفعہ الی فقال ان اللہ عز وجل
یحفظ دینہ وانی لا ان لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف و
ان استخلف فان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ قد استخلف قال فواللہ ما ہو الا ان
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ فعلمت انہ
لم یکن لیعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ**
عبد اسد بن عمر رضے اسد تعالی عنہ سے روایت ہے مین ام المومنین حفصہ رضی اسد تعالی عنہ کے
پاس گیا اونہون نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہین کرین گے مین نے کہا ایسا
نہین کرنے کے اونہون نے کہا وہ ایسا ہی کرین گے مین نے قسم کہائی کہ مین اُن سے اسکا ذکر

کرون گا پھر مین چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی مین نے اون سے نہین کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو اٹھائے مین لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر مین لوٹا اور سان کے پاس گیا اونھون نے لوگون کا حال پوچھا مین بیان کرتا رہا پھر مین نے کہا مین نے لوگون سے ایک بات سنی تو قسم کہا لی کہ آپ سے ضرور اسکا ذکر کرون گا وہ کہتے ہین کہ آپ کسی کو خلیفہ نہین کرینگے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹھون کا یا بکریون کا پھر وہ آپ پاس چلا آوے اون اونٹھون یا بکریون کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھین گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت مین آدمیون کا خیال بہت ضرور ہی میرے اس کہنے سے اون کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے (فکر کیا کیے) پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اسہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کریگا اور مین اگر خلیفہ نہ کرون تو رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اگر خلیفہ کرون تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا پھر قسم خدا کی جب یاد انہون نے رسول اسہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کا ذکر کیا تو مین سمجھ گیا کہ وہ رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہین کرنیوالے اور وہ خلیفہ نہین کرنے کے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ابو بکر صدیق کی تقلید سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپکا قول یا فعل بصحت پہونچ جاوے پھر اوس کے خلاف مین دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے یا اللہ تو ہم کو عاشق اور پیرو کردے اپنے حبیب اکرم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کا

باب النہی عن طلب الامارۃ والحرص علیہا

حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

عن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن لا تسأل الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا وان اعطیتہا عن غیر مسئلۃ اعنت علیہا ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبد الرحمن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھکو ملے تو خدا تجھی چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالی تیری مدد کرے گا **عن** عبد الرحمن

بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث جریر ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احد الرجلین یا رسول اللہ امرنا علی بعض ما ولاک
اللہ عزوجل وقال الاخر مثل ذلک فقال انا واللہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سالہ
ولا احدا حرص علیہ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے اون مین سے ایک بولا یا رسول اللہ ہمکو حکومت دیجیو کسی
ملک کی اون ملکون مین سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا
قسم خدا کی ہم نہین دیتے خدمت اوس شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے
عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
معی رجلان من الاشعریین احدھما عن یمینی والاخر عن یساری فکلاھما سال
العمل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فقال ما تقول یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ
بن قیس قال فقلت والذی بعثک بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسھما وما شعرت
انھما یطلبان العمل قال وکانی انظر الی سواکہ تحت شفتہ وقد قلصت فقال لن
او لا نستعمل علی عملنا من ارادہ ولکن اذھب انت یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ بن قیس
فبعثہ علی الیمن ثم اتبعہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما قدم علیہ
قال انزل والقی لہ وسادۃ واذا رجل عندہ موثق قال ما ھذا قال ھذا کان یھودیا
فاسلم ثم راجع دینہ دین السوء فتھود قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
ثلاث مرات فامر بہ فقتل ثم تذاکرا القیام من اللیل فقال احدھما معاذ
اما انا فانام وقومی وارجو فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک
بائین طرف دونون نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا
اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو مین نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اونہون نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہین کہی اور مجھکو معلوم نہ تہا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کرینگے گویا مین آپ کی مسواک کو دیکھہ رہا ہون وہ نیچے ہونٹ کو ٹیڑی ہوئی تہی آپ نے فرمایا ہم اوسکو کام کبھی نہین دیتے جو کام کی درخواست کرے

ف یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہی کہ اگر اوسپر اس زمانہ کے حکام عمل کرین تو ہزارون خرابیون سے محفوظ رہین اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہین جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہین ہوتا اور رشوتین لینا اور خلق اللہ کو ستانا اون کا کام ہوتا ہے پس اسیون کی سزا یہ ہی کہ اون کو کوئی کام نہ دیا جاوے

ف لیکن تم جاؤ ای ابوموسی یا عبداللہ بن قیس پہر اون کو یمن کا صوبہ کرکے بھیجا بعد اوسکے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بہی شریک رہین ابوموسے کے) جب معاذ وہان پہونچے تو حضرت ابوموسی نے کہا اوترو اور ایک گدہ اون کے لیے بچہایا اتفاق سے وہان ایک شخص قید مین جکڑا ہوا تہا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابوموسی نے کہا یہ یہودی تہا پہر مسلمان ہوا پہر کم بخت یہودی ہوگیا اپنا برادین اختیار کیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہون گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اوس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پہر ابوموسی نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونون نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا مین تو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے مین بہی مجکو وہی ثواب ملیگا جو عبادت مین ملتا ہے

ف نووی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہی کہ اوس سے توبہ کرانا واجب ہی یا مستحب ہی مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کرادین گے اور ابن قصار نے اسپر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور ماجشون مالکی اور ابویوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرادین گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہوگا پر دنیا مین وہ قتل سے نہین بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہوا تو اوس سے توبہ نہ کروین گے اور اگر کافر پیدا ہوا پہر مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تو توبہ کرادین گے اب شافعی اور اون کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہی اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت مین تین دن کی مہلت دین گے اور یہی قول ہی مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک مہینے کی مہلت منقول ہی اور عورت بہی اگر مرتد ہو تو اوسکا بہی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کی ہے یعنے وہ بہی قتل کیجاوے گی جب توبہ نہ کرے اور اسکو لونڈی بنانا درست

ف ابوموسے نے کہا میرا ایسا ہی ہوگا جیسا معاذ نے کہا ہو سکتا ہی کہ ابوموسے کا مقصد یہ ہو کہ معاذ کو قتل کرنے سے باز رکھے

نہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک معصیت کو قید کرین گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اوسکو لونڈی وغیرہ
انتہی **باب** کراہیۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ بے ضرورت حاکم بنا اچھا نہین ہے **عن**
ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی
منکبی ثم قال یا ابا ذر انک ضعیف وانہا امانۃ وانہا یوم القیامۃ خزی وندامۃ
الا من اخذہا بحقہا وادی الذی علیہ فیہا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ مجھکو خدمت نہین دیتے آپ نے اپنا ہاتھہ مبارک میرے مونڈہے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر
تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے (یعنے بندون کے حقوق اور خدا تعالے کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے
ہوتے ہین) اور قیامت کو دن خدمت (سوا ہی رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہین مگر جو اس کے
حق ادا کرے اور راستی سے کام کرے **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جتنے لمقدور
حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہوسکے اوسکو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کرسکے اور یقین ہو
انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اوسکا ثواب بہی
بڑا ہے **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا
ابا ذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین
مال یتیم **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین تجھکو
ناتوان پاتا ہون اور مین تیرے لیے وہی پسند کرتا ہون جو اپنے لیے پسند کرتا ہون مت حکم کردو
آدمیون کے بیچ مین اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اوٹھہ
جاوے یا اپنی صرف مین آجاوے اور مواخذہ مین گرفتار ہو) **باب** فضیلۃ الامیر
العادل وعقوبۃ الجائر حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی **عن** عبداللہ بن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من
نور عن یمین الرحمن عز وجل وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمہم
واہلیہم وما ولوا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اللہ عزوجل کے پاس منبرون پر ہون گے پروردگار کے داہنی
طرف اور اوسکے دونون ہاتھہ داہنے ہین (یعنے ہمین ہاتھہ مین جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اسہ تعالی مین نہین کیونکہ وہ ہر عیب سی پاک ہی) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہین اور اپنے بال بچون اور عزیزون مین انصاف کرتے ہین اور جو کام اون کو دیا جاوے اوس مین انصاف کرتے ہین **ف** یعنے انصاف کچہ اسیمین منحصر نہین کہ آدمی کہین کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچون اور بی بیون اور کنبے والون مین بہی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کو حقوق موافق شریعت کی ادا کرنا چاہیے نووی علیہ الرحمہ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سی ہے اور اونکا بیان اوپر گذرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثون مین بیان ہو چکا بعضون نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہین اور انکی تاویل کے لیے گفتگو نہین کرتے اور ان کے معنی ہم نہین جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ انکا معنے ایسا ہے جو اسہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ اون کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اسیطرف ہین اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگون کی داہنی طرف ہونے سے اچہی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عرفہ نے کہا عرب لوگ کہتے ہین وہ داہنی طرف سی آیا جب اچہی جانب سی آوے اور عرب اچہے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہین اور بری کو بائین طرف اور یمین ماخوذ ہے یُمن سے جس کے معنے برکت اور خوبی کے ہین اور یہ جو حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون ہاتہہ اوس کے داہنے ہین اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہین ہے کیونکہ وہ محال ہی اسہ تعالی کے حق مین انتہے ماقال المنذری معتبر حمہم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہی کہ اسہ تعالی کے جو صفات قرآن اور حدیث مین مذکور ہین وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہین اور اون مین تاویل یا تحریف جائز نہین ہے اور پروردگار کے ہاتہہ آیسی ہی ہین جیسے اوسکی ذات مبارک ہی اور ہاتہہ سی نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہی خذاہم اسہ تعالی اس صورت مین نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری معنے مراد نہین ہین محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اسہ تعالے کا ہاتہہ ہمارے ہاتہہ کا سا نہین اور یہ صحیح ہے بلاشبہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اوسکی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہین ہے کیونکہ اوس کے جوڑ کا کوئی نہین ہے فقط **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَسْئَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ

فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي سَفَرِكُمْ هٰذَا قَالَ مَا نَقَمْنَا عَلَيْهِ شَيْئًا
اِنْ كَانَ لَيَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى
النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِيْ الَّذِيْ فَعَلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخِيْ
اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا اَللّٰهُمَّ
مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا
فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ ترجمہ عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو اونہوں نے پوچھا کہ تو کون سی لوگوں میں سے
ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے اونہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی
میں (یعنے محمد بن ابی بکر کا جنکو حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا فیں بن
سعد کو معزول کرکے) میں نے کہا اون کی تو کوئی بات ہمنے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ
مرجاتا تو وہ اوسکو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور
لاش مردار وں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ اونپر
سختی کرے تو بھی اوسپر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ اونپر نرمی کرے تو بھی اوسپر نرمی کر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ
وہی حدیث اوپر گذری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ
عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ
عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا (حاکم سے مراد

منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے پھر جو کوئی بادشاہ ہو وہ لوگون کا حاکم ہے اور اُس سے سوال ہوگا اوس کی رعیت کا کہ اُسنے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اون کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہین) اور آدمی حاکم ہے اپنی گھر والون کا اوس سے سوال ہوگا اون کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچون کی اس سے اُنکا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اسکا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم مین سے ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا **ف** یہانتک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکرون اور غلام لونڈیون کا اگر مالدار ہو اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے اعضا کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا مثل حدیث اللیث عن نافع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزھری قال وحسبت انہ قال الرجل راع فی مال ابیہ ومسئول عن رعیتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اُسکا **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الحسن قال عاد عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار المزنی فی مرضہ الذی مات فیہ فقال معقل انی محدثک حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت ان لی حیاۃ ما حدثتک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری مین وہ مر گئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہون جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابھی زندہ رہون گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دیوے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق مین مگر خدا تعالےٰ حرام کر دیگا اوسپر جنت کو **ف** یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ مین گذر چکی **عن** الحسن قال دخل ابن زیاد علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو وجع بمثل حدیث ابی الاشھب وزاد قال الا کنت حدثتنی ھذا قبل الیوم قال ما

حدثتك اولم اكن لاحدثك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا
تم نے یہہ حدیث مجھہ سے پہلے کیون نہین بیان کی اونہون نے کہا مین نے نہین بیان
کی یا مین تجھہ سے کیون بیان کرتا **عن** ابی المليح ان عبيد الله بن زياد دخل
على معقل بن يسار رضي الله تعالى عنه في مرضه فقال له معقل اني محدثك بحديث
لولا اني في الموت لم احدثك به سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من
امير يلي امر المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح الا لم يدخل معهم الجنة ۞
ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ مین گذر چکا **عن** ابی الاسود ان معقل بن يسار
مرض فاتاه عبيد الله بن زياد يعوده نحو حديث الحسن عن معقل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن الحسن ان عائذ بن عمرو رضي الله تعالى عنه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم دخل على عبيد الله بن زياد فقال اي بني اني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان شر الرعاء الحطمة فاياك ان تكون منهم فقال له اجلس فانما
انت من نخالة اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فقال وهل كانت لهم نخالة انما كانت
النخالة بعدهم وفي غيرهم **ترجمہ** حسن سے روایت ہی عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابی تہے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اُس سے کہا اے بیٹے میرے مین نے سنا جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے سب سے بُرا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کردے) تو ایسا
نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے **ف** یعنی تو فضلاے
صحابہ سے نہین ہے بلکہ صحابیون مین ادنے درجہ کا ہے جیسے بھوسا آٹے مین سے نکلتا ہی یہی ابن زیاد
مردود کی ایک گستاخی اور بے ادبی تہی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کی **ف**
عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین بہی بھوسی تہی بھوسی تو بعد والون مین ہی اور غیر
لوگون مین **ف** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور فضل تہے **باب**
غلظ تحريم الغلول غنیمت مین چوری کرنے کا کیسا گناہ ہے **عن** ابی هريرة رضي الله
تعالى عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فذكر الغلول
فعظمه وعظم امره ثم قال لا الفين احدكم يجيء يوم القيمة على رقبته بعير

لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ
يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ
تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت
کے مال میں سے چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اسکو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت
کے دن آوے اور اسکی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں
مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ
شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرماویں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان
میں گذرا نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا
ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا دنیا
دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کاہیکو چوری کی نہ
پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میں میں
کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا
تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی
جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جسکا اوس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے
میں کہوں مجھ کو اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ
قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑ رہے ہوں (جنکو اوس نے چرایا تھا دنیا
میں) یا چند بیان کاغذ کی جو اوڑ رہی ہوں (جس میں اوس کے اوپر کے حقوق لکھے ہوں) یا اور چیزیں جو لے
رہی ہوں (جنکو اوس نے دنیا میں چرایا تھا) ف بہ تنوین ترجمے رِقَاعٌ تَخْفِقُ کے میں ق

پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی مویشی وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی **ف** نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرا لے تو اس مال کو بیچ دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہونچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کرے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اسکا امام کو دیوے اور باقی تصدق کر دیوے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دیوے لیکن اسکا اسباب نہ جلاوے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے صرف ہتیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاویں اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل انکی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اسکل ساتھ صالح بن محمد سالم سے اور وہ ضعیف ہے طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو مجمول ہے اس زمانے پر جب سزا مالی درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے) **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثل حدیث اسمٰعیل عن ایوب حیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلول فعظمہ و اقتص الحدیث قال حماد ثم سمعت یحیی یقول بعد ذلک یحدثنا بہذا ما حدثنا عنہ ایوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تحریم ہدایا العمال جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد یقال لہ ابن اللتبیۃ قال عمرو و ابن ابی عمر علی الصدقۃ فلما قدم قال ہذا لکم و ہذا اہدی لی قال

فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال مابال
عامل ابعثہ فیقول ھذا لکم وھذا اھدی لی افلا قعد فی بیت ابیہ او فی بیت
امہ حتی ینظر ایھدی الیہ ام لا والذی نفس محمد بیدہ لا ینال احد منکم منھا شیئا
الا جاء بہ یوم القیمۃ یحملہ علی عنقہ بعیر لہ رغاء او بقرۃ لھا خوار او شاۃ تیعر
ثم رفع یدیہ حتی رأینا عفرتی ابطیہ قال اللھم ھل بلغت مرتین ترجمہ ابوحمید
ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسکو ابن لتیبہ
کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے
طور پر ملا آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور ستایش کی پھر فرمایا کیا حال ہے
اس تحصیلدار کا جسکو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے
باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنے اگر اوسے وقت ہی جب
سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ لینا کام کے سبب بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اوس
نے ہدیہ دباو سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد
کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لادکر اوسکو لاوے گا
اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ ممیں ممیں کرتی ہوگی
پھر آپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہانتک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ہمکو نظر آئی اور آپ
نے فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہونچا دیا **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالی
عنہ قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن اللتبیۃ رجلا من الازد علی
الصدقۃ فجاء بالمال فدفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذا مالکم وھذہ
ھدیۃ اھدیت لی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلا قعدت فی بیت
ابیک وامک فتنظر ایھدی لک ام لا ثم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا
ثم ذکر نحو حدیث سفیان ترجمہ وہی حمید ساعدی سے روایت ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد
سے تھا **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال استعمل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد علی صدقات بنی سلیم یدعی ابن اللتبیۃ

فلما جاء حاسبه قال هذا لكم وهذا اهدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فهلا جلست في بيت ابيك وامك حتى تاتيك هديتك ان كنت صادقا ثم
خطبنا فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني استعمل الرجل منكم على
العمل مما ولاني الله فيأتيني فيقول هذا لكم وهذا اهدية اهديت لي افلا
جلس في بيت ابيه وامه حتى تاتيه هديته ان كان صادقا والله لا يأخذ احد
منكم منها شيئا بغير حقه الا لقي الله يحمله يوم القيمة فلاعرفن احدا منكم لقي
الله يحمل بعيرا له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رؤي بياض
ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع اذني **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو جسے ابن اُتبیہ کہتے تھے نبی سلیم
کے صدقہ تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال
ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگون نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا مان کے گھر مین بیٹھا ہوتا
تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالے کی تعریف کی اور
ستایش کی بعد اوس کے فرمایا مین تم مین سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہون اون کامون مین سے جو
اللہ تعالی نے مجھکو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھکو ہدیہ ملا پھر وہ اپنی باپ
یا مان کے گھر کیون نہ بیٹھا رہا پھر اوسکا ہدیہ اوس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم مین سے
کوئی چیز ناحق نہ لیوے مگر وہ اللہ تعالے سے ملیگا اوسکو لادے ہوے اور مین پہچانون گا تم مین سے جو
کوئی اللہ تعالی سے ملیگا اونٹ اٹھائے ہوے اور وہ بر بڑا رہا ہوگا یا گلے اوٹھائے ہوے وہ آواز
کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونون ہاتھون کو اٹھایا یہانتک کہ
آپ کی بغلون کی سفیدی دکھلائی دے اور آپ نے فرمایا یا اللہ مین نے پہونچا دیا ابوحمید کہتے ہین
میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا **عن** هشام بهذا الاسناد وفي حديث
عبدة وابن نمير فلما جاء حاسبه كما قال ابو اسامة وفي حديث ابن نمير
تعلمن والله والذي نفسي بيده لا يأخذ احدكم منها شيئا وزاد في حديث سفيان
قال بصر عيني وسمع اذناي وسلوا زيد بن ثابت فانه كان حاضرا معي **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ ابوحمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے **عن** ابن حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا علی الصدقۃ فجاء بسواد کثیر فجعل یقول ھذا لکم وھذا اھدی الی فذکر نحوہ قال عروۃ فقلت کذا ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فیہ الی اذنی ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزین لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھ ہدیہ ملا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا مین نے ابوحمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا ہان تک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استعملناہ منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا یاتی بہ یوم القیمۃ قال فقام الیہ رجل اسود من الانصار کانی انظر الیہ فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال ومالک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقولہ الان من استعملناہ منکم علی عمل فیجیئ بقلیلہ وکثیرہ فما اوتی منہ اخذ وما نھی عنہ انتھی ترجمہ عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم مین سے ہم کسی کام پر مقرر کرین پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کو دن اسکو لیکر آوے گا یہ سنکر ایک سیاہ رو انصاری کھڑا ہوا گویا مین اسکو دیکھ رہا ہون اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجھ سے لے لیجیے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا مین نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنے ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا مین کہتا ہون اب بھی جو جس کو ہم کام پر مقرر کرین وہ تھوڑی بہت سب چیزین لیکر آوے پھر جو اوسکو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اوس سے باز رہے اس صورت مین کوئی مواخذہ نہین) **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثل حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب

وجوب طاعۃ المرأۃ فی غیر معصیۃ وتحریمہا فی المعصیۃ بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت جیسے احکام مین جو گناہ نہ ہو اور گناہ مین اطاعت کرنا حرام ہے **عن** حجاج بن محمد قال قال ابن جریج نزل یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم نزل فی عبد اللہ ابن حذافۃ بن قیس بن عدی السہمی رضی اللہ تعالی عنہ بعثہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ اخبرنیہ یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ترجمہ حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت ایسے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہون تمہارے عبد اللہ بن حذافہ کے باب مین اوتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کرکے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے یعلی بن مسلم نے اونہون نے سنا سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے

ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہین مسلمانون کے یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا مین سے اور بعضون نے کہا علما مراد ہین بعضون نے کہا امرا اور علما دونون اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہین اوس نے غلطی کی (نووی) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن یعصنی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جسکو مین نے مقرر کیا) اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے اوس کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عن** ابی الزناد بہذا الاسناد ولم یذکر ومن یعص الامیر فقد عصانی

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور جس نے
میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی
کی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل
سواء **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیثھم
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثھم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بذلک وقال من اطاع الامیر ولم یقل امیری وکذلک فی حدیث
ھمام عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک السمع والطاعۃ
فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرھک واثرۃ علیک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ
سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھپر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا
(حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت مین اور خوشی اور رنج مین اور جسوقت تیرا حق اور کسی کو دین
(یعنے اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کرین اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اوسکو تمہارے
اوپر مقدم کرین تب بھی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے نووی نے
کہا یہ اطاعت اوسی صورت مین ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو
تو اطاعت نکرے) **عن** ابی ذر قال ان خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اسمع
واطیع وان کان عبد المجدع الاطراف **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ
ایک غلام کاٹے ہاتھ پاؤن کٹا حاکم ہو **ف** نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت مین صحیح ہے
جب اوسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کرلیوے اور
ابتدا اگر اوسے حکومت دیناورست نہین بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہے **عن** ابی عمران
یھدہ الاسناد وقال فی الحدیث عبد احبشیا مجدع الاطراف **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس مین یہ ہے کہ غلام حبشی ہو کاٹے ہاتھ پاؤن کٹا **عن** ابی عمران یھدہ الاسناد مثلہ

قال ابن ادریس عبدا مجدعا الاطراف ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن یحیی بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما قال سمعت جدتی رضی اللہ عنہا تحدث انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وہو یقول ولو استعمل علیکم عبد یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا ترجمہ یحیی بن حصین سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی تہین اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑہ رہے تہے حجۃ الوداع مین آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کی موافق تو اسکی اطاعت کرو اور اسکا حکم مانو عن شعبۃ بہذا الاسناد نحوہ قال عبدا حبشیا عن شعبۃ بہذا الاسناد نحوہ وزاد مجدعا وزاد انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی او بعرفات ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین حبشی ہاتہہ پاؤن کٹے کا لفظ نہین ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے سنا مین سنا یا عرفات مین عن یحیی بن حصین عن جدتہ ام الحصین رضی اللہ تعالی عنہا قال سمعتہا تقول حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولا کثیرا ثم سمعتہ یقول ان امر علیکم عبد مجدع حسبتہا قالت اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا ترجمہ ام حصین یحیی بن حصین کی دادی سے روایت ہے مین نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ الوداع تو آپ نے بہت سی باتین فرمائین پہر مین نے سنا آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ہاتہہ پاؤن کٹا کالا غلام بہی امیر ہو اور وہ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق تمکو چلانا چاہے تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکی بات سنو ف ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حاکم اسلام قرشی نہ ہو تب بہی اوسکی اطاعت اون باتون مین جو شریعت کے خلاف نہ ہون واجب ہے اور اس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اسکے ساتہہ ہوکر کافرون سے لڑنا درست ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اوسکو پسند ہو یا

نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُهَيْلٍ اَلْاٰتِيْ وَمِثْلَهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّعم بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ اُدْخُلُوْهَا

فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ صَلَّعم فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا

لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ

اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُسپر حاکم کیا ایک شخص کو اُس نے آگ لگا رجلائی

اور لوگون سے کہا اس مین گھس جاؤ بعضون نے چاہا اوس مین گھس جاوین اور بعضون نے کہا

کہ ہم آگ سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور کفر چھوڑا) جہنم سے ڈر کر اب پھر آگ ہی مین گھسین یہ

ہم سے نہ ہوگا) پھر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا ان لوگون سے جنہون نے

گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی مین رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت

مین حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے اون کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی

نافرمانی مین کسی کی اطاعت نہین ہے بلکہ اطاعت اُسمین ہے جو دستور کی بات ہو **ف**

یعنے شرع کے خلاف جو بات ہو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہین بادشاہ کا باپ حکم دیوے بلکہ سب

ملکر ایسے بادشاہ کو سمجھادین اور اوسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھین اگر نہ مانے تو اُسکو معزول

کردین اور اُسکی جگہہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کرین جو اللہ کی کتاب پر چلے پس لیہ کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ

کی بالذات نہین ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیون کیطرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت

کے موافق چلتا ہے تو اُسکی اطاعت بالذات نہین ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہان وہ شریعت کے

خلاف ہوا اوسکی اطاعت ضرور نہ رہی **عن** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ

يَّسْمَعُوْا لَهٗ وَيُطِيْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوْا

نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْمَعُوْا لِيْ

وَتُطِيْعُوْا قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوْهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوْا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهٗ وَطُفِئَتِ النَّارُ

فلما رجعوا ذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوھا ما خرجوا منھا
انما الطاعۃ فی المعروف ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسپر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص
عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگون کو اُس کی اطاعت کرنیکا اور اُسکی بات سننے کا سپر اون
لوگون نے اُسکو غصے کیا کسی بات مین اُس نے کہا لکڑیان جمع کرو لوگون نے لکڑیان جمع کین پھر
اوس نے کہا انگار جلاؤ اونہون نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تم کو حکم نہین دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپ نے ایسا حکم
دیا ہے اوس نے کہا تو اس انگار مین گھس جاؤ یہ سُنکر لوگ ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے اور
اُنہون نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
پھر وہ اسی حال مین رہے یہانتک کہ اُسکا غصہ فرو ہوگیا اور انگار بجھا دیے گئے جب وہ لوٹ
کر آئے تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار مین گھس
جاتے تو پھر اُس مین سے نہ نکلتے اطاعت کرنا اوسیبات مین لازم ہے جو واجبی ہو یعنے شریعت
کی رو سے منع نہ ہو نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تھی یا مذاق سے اور ہر حال مین
خلاف شرع بات مین سردار کی اطاعت نہین کرنا چاہیے **عن** الاعمش بھذا الاسناد
نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ قال
بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط
والمکرہ وعلی اثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالحق
اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت
کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور رحمت مین اور خوشی
اور ناخوشی مین اور گو ہمارے حق کا خیال نہ کیا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کرین گے اُس
شخص کی سرداری مین جو اُسکے لائق ہے اور ہم سچی بات کہین گے جہان ہون گے اللہ کی راہ مین
ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرین گے **ف** یہ بیعتین اسلام کی ہین
اور جو مسلمان دنیا سازی خوشامد بازی عہدہ جات کا چاہنے والا دنیادارون کی ملامت سے ڈرنیوالا

ہو وہ پورا مسلمان نہین ہے بلکہ اوس مین کفار کی خصلتین موجود ہین اوسکو چاہیے توبہ کرے اور ہشیار اور جرات اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن ادریس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جنادۃ بن ابی امیۃ قال دخلنا علی عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ وھو مریض قلنا حدثنا اصلحک اللہ بحدیث ینفع اللہ بہ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال دعانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعنا فکان فیما اخذ علینا ان بایعنا علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ قال الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللہ فیہ برھان **ترجمہ** جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہمنے کہا بیان کرو ہمسے خدا تم کو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دیوے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے کہا ہمکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے آپ سے بیعت کی اور آپنے جو عہد لیے اون مین یہ بھی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہین بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی مین اور سختی اور آسانی مین اور ہماری حق تلفیان ہونے مین اور ہم جھگڑا نہ کرینگے اس شخص کی خلافت مین جو اوسکے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھین جو اللہ تعالی کے پاس حجت ہے **فائدہ** نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہین اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اُسوقت چپ نہ ہو بلکہ اُس سے کہدو اور حق بات بیان کرو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثین ہین اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کیوجہ سے معزول نہین ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابون مین ہے کہ وہ معزول ہوجاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے مین فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہین ہے اور جب امام کافر ہوجاوے تو وہ معزول ہوجاوے گا اسیطرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے جمہور کا یہی قول ہے پھر اگر کافر ہوجاوے یا شرع کے احکام بدلدے یا بدعت نکالے تو اوس کی ولایت جاتی رہے گی

اور اُس کی اطاعت ساقط ہوجاویگی اور مسلمانون پر واجب ہے کہ اوسکو معزول کرین اور اُسکی جگہہ ایک امام عادل کو مقرر کرین اور بدعت نکالنے کی صورت مین اُسکا معزول کرنا واجب نہین الا اُس صورت مین کہ مسلمانون کو قدرت ہو اور اُسکے عزل کی پر اُسکے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنی دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بھی امامت ابتدا صحیح نہین لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہوجاوے تو بعضون کے نزدیک اوسکا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہوسکے اور جمہور اہلسنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین مین سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا جور کی وجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاویگا اور اُس سے لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہین ہے بلکہ اُسکو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہے قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضون نے اس دعوی کو اسلیے کہ امام حسن علیہ السلام اور عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اوٹھہ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھہ ہوگئی حجاج سے لڑنے کے لیے قاضی نے کہا فساد یہ اختلاف پہلے تھا پھر اوس کے بعد اجماع ہوگیا واللہ اعلم انتہے مختصراً **باب** اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ امام مسلمانون کی سپر ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سپر ہے اوس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہین (کافرون سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہین تکلیف سے (ظالمون اور لوٹیرون کے) پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اسکو ثواب ہوگا اور جو اوس کے خلاف حکم دیوے تو اوسپر وبال ہوگا **باب** وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَیْعَةِ الْخَلِیْفَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکھنا چاہیے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَتَكْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی

روایت ہی بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہہ
ہوتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگون نے عرض کیا پھر آپ ہم کو
کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اوسی کی بیعت پوری کرو اور اون کا حق ادا کرو
اللہ تعالے اون سے سمجھ لیگا جو اُس نے انکو دیا ہے **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا مطلب حدیث کا یہہ
ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہوجاوے پھر اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت
صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت باطل ہے اوسکو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے
ہوئے کی ہو یا پیخبری مین کی ہو خواہ ایک شہر مین ہو یا دو شہرون مین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ ایک
زمانہ مین دو خلیفہ نہین ہوسکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک
بہت فاصلہ پر ہون اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا
یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَۃٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
کَیْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَکَ مِنَّا ذٰلِکَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَکُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور
ایسی باتین ہونگی جنکو تم بُرا جانوگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت مین جو رہے اوسکو آپ
کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تمپر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا
حق ہے اوسکو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اوسکو ہدایت کرے یا اوسکو بدلکر دوسرا عادل حاکم تمکو دیوے)
عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہِ الْکَعْبَۃِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَیْہِ
فَاَتَیْتُہُمْ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا
مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ یُّصْلِحُ خِبَاءَہٗ وَمِنَّا مَنْ یَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ ہُوَ فِیْ جَشَرِہٖ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَاجْتَمَعْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَہُمْ
وَیُنْذِرَہُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَہُمْ وَاِنَّ اُمَّتَکُمْ ہٰذِہٖ جُعِلَ عَافِیَتُہَا فِیْ اَوَّلِہَا

رسیصیب اخرها بلاء وامور تنکرونها وتجیء فتنة فیرقق بعضها بعضا وتجیء الفتنة
فیقول المومن هذه هذه مهلکتی ثم تنکشف وتجیء الفتنة فیقول المومن هذه هذه
فمن احب ان یزحزح عن النار ویدخل الجنة فلتاته منیته وهو یومن بالله والیوم
الاخر ولیات الی الناس الذی یحب ان یوتی الیه ومن بایع امامًا فاعطاه صفقة یده
وثمرة قلبه فلیطعه ان استطاع فان جاء اخر ینازعه فاضربوا عنق الاخر فدنوت
منه فقلت انشدک الله انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهوی
الی اذنیه وقلبه بیدیه وقال سمعته اذناي ووعاه قلبی فقلت له هذا ابن عمک معاویة
رضی الله تعالی عنه یامرنا ان ناکل اموالنا بیننا بالباطل ونقتل انفسنا والله عزوجل
یقول یا ایها الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم
ولا تقتلوا انفسکم ان الله کان بکم رحیما فقال فسکت ساعة ثم قال اطیعه فی طاعة
الله واعصه فی معصیة الله عزوجل ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ کہتے ہین کہ مین مسجد مین
گیا وہان عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ مین بیٹھے تھے اور لوگ اون کے پاس جمع تھے مین بھی
گیا اور بیٹھا اونھون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر مین تو ایک جگہہ
اوترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانورون مین تھا اتنے مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پکارنیوالے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوے
آپ نے فرمایا مجھسے پہلے کوئی نبی ایسا نہین گذرا جسپر ضرور نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اوسکو معلوم ہو
بتانا اور جو بری بات معلوم ہو اوس سے ڈرانا اور تمھاری یہ امت اوس کے پہلے حصے مین سلامتی ہے اور
اخیر حصے مین بلا ہے اور وہ باتین ہین جو تمکو بری لگین گی اور ایسے فتنے آوین گے کہ ایک فتنہ دوسرے
کو ہلکا اور پتلا کر دیگا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھکر ہوگا کہ پہلا فتنہ اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہ
رکھیگا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس مین میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا
آوے گا مومن کہے گا اسمین تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت
مین جاوے اوس کو چاہیے کہ مرے اللہ تعالے اور پچھلے دن پر یقین رکھکر
اور لوگون سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اوس سے کرین

اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنا ہاتھ دیدیوے اور دل سے نیت کرلے اوسکی تابعداری کی تو
اوسکی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اوس سے لڑنے کو آوے تو اوسکو منع کرو اگر نہ مانے
بغیر لڑائی کے تو) اوسکی گردن مار دیو سنکر میں عبداللہ کے پاس گیا اور اون سے کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں اللہ
کی تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے اپنے کانوں اور دل کیطرف اشارہ کیا ہاتھ
سے اور کہا میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہمکو حکم کرتے ہیں
ایک دوسرے کا مال ناحق کہانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے
ایمان والو مت کہاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کرکے اور مت مارو اپنی جانوں کو بیشک
اللہ تعالی تمپر مہربان ہے **ف** عبدالرحمن کا مطلب یہ تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے
امام کے مارنے کا حکم دیا جو پہلے امام سے لڑنا جھگڑنا چاہے تو معاویہ کی خلافت باطل ٹھیری کس لیے کہ
لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کرچکے تھے اب معاویہ جو لڑائی کی طیاری کرتے ہیں تو گویا لوگوں
کا مال ناحق کہاتے ہیں اور اُن کی جانیں مفت گنواتے ہیں **ف** سنکر عبداللہ بن عمرو بن العاص
تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کر اوس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو
کام اللہ تعالے کے حکم کے خلاف ہو اوسمیں معاویہ کا کہنا نہ مان **عن** الاعمش بهذا الاسناد
نحوه **ترجمہ** وہی جواب پرگذرا **عن** عبدالرحمن بن عبد رب الكعبة الصلیدی قال
رأيت جماعة عند الكعبة فذكر نحو حديث الاعمش **ترجمہ** وہی جواب پرگذرا +
عن انس بن مالك عن اسيد بن حضير رضی الله تعالی عنه ان رجلا من
الانصار خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الا تستعملنی كما استعملت
فلانا فقال انكم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض **ترجمہ** اسید بن
حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہوکر کہا مجکو حاکم کردیجیے جیسے آپنے
فلان شخص کو حکومت دی ہے آپنے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہانتک کہ مجھسے
ملو حوض کوثر پر **عن** اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلی الله
علیه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جواب پرگذرا **عن** شعبة بهذا الاسناد ولم يقل
خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** وہی جواب پرگذرا اتنا فرق ہے کہ اسمیں علیحدہ ہونا نہیں

عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله في الثانية أو في الثالثة فجذبه الأشعث بن قيس وقال اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو اونہیں اون کے عملوں کا بوجھ ہے اور تمہیں تمہارے اعمال کا عن يمان بهذا الإسناد مثله وقال فجذبه الأشعث بن قيس رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو انکے عمل اون کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير شر قال نعم قلت هل بعد ذلك الشر خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهتدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر فقلت هل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها فقلت يا رسول الله صفهم لنا قال نعم هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت يا رسول الله فما ترى إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض على أصل شجرة حتى

یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلی باتون کو پوچھا کرتے اور مین بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہین برائی مین نہ پڑ جاؤن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی مین تھے پھر اللہ تعالی نے ہمکو یہ بھلائی دی (یعنے اسلام) اب اسکے بعد بھی کچھ برائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا اوس برائی کے بعد پھر بھلائی ہے آپنے فرمایا ہان لیکن اسمین دھبہ ہے مین نے کہا وہ دھبہ کیا آپنے فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت پر نہین چلینگے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلینگے اون مین اچھی باتین بھی ہونگی اور بری بھی مین نے عرض کیا پھر اسکے بعد برائی ہوگی آپنے فرمایا ہان ایسے لوگ پیدا ہونگے جو جہنم کے دروازے کیطرف لوگون کو بلا دینگے جو اون کی بات مانے گا اوسکو جہنم مین ڈالدینگے مین نے کہا یا رسول اللہ اون لوگون کا حال ہم سے بیان فرمایئے آپنے فرمایا اون کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولینگے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس زمانہ کو مین پاؤن تو کیا کرون آپنے فرمایا مسلمانون کی جماعت کے ساتھ رہ اور انکے امام کے ساتھ مین نے کہا اگر جماعت اور امام نہون آپنے فرمایا تو سب فرقون کو چھوڑ دی اور گاہے ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہ مرتے دم تک **ف** یعنی جنگل مین چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہی پھر ان بے دینون کو نہ ملے اور اسا لگے ہی حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جسمین دھبہ ہی بعضون نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور مین نے ایک باخدا محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اوس مین اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھی اوس کے بعد بڑی برائی کا زمانہ اب ہے جسکو نیچریت اور بے دینی اور بے علمی کہنا کفر ہی پھیل رہی ہے اور جہنم کیطرف بلانے والے وہ وہ لوگ ہین جو سید احمد خان ابو النیاچہ کے پیرو اور اون کی راہ پر چلنے والے ہین۔ اسوقت مین جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہی اور ان بے دین بھنگمینون سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم

عن حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ فَنَحْنُ فِیْہِ فَھَلْ مِنْ وَّرَاءِ ھٰذَا الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ ھَلْ وَرَاءَ ذٰلِکَ الشَّرِّ خَیْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَھَلْ وَرَاءَ ذٰلِکَ الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ کَیْفَ قَالَ تَکُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّۃٌ لَا یَھْتَدُوْنَ بِھُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَسَیَقُوْمُ فِیْھِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ

جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ وَإِنْ
ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی مین نے عرض
کیا یا رسول اسہم برائی مین تھے پہر اسہ تعالی نے بہلائی دی اب اسکے بعد بہی کچہ برائی ہے آپنے فرمایا
ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد بہلائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد برائی ہے آپ نے
فرمایا ہان مین نے کہا کیسے آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہون گے جو میری راہ پر نہین چلین گے اور
میری سنت پر عمل نہین کرینگے اور ان مین ایسے لوگ ہون گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن
آدمیون کے سے ہون گے مین نے عرض کیا یا رسول اسہ اُسوقت مین کیا کرون آپنے فرمایا اگر تو ایسے
زمانہ مین ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پہوڑے اور تیرا مال لے لے پہر اوسکی بات
سنی جاو اور اسکا حکم مانتا رہ **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً
وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ
فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا
وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے
روایت ہی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعۃ
کا ساتہہ چہوڑ دیوے پہر وہ مرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندہی جہنڈے کے نیچے
لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) عصبہ ہو قوم کے لی ظ سے یا بلا تا
ہو قوم کیطرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کے رضامندی مقصود نہ ہو) پہر وہ مارا جاوے تو اسکا
مارا جانا جاہلیت کی زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچہے اور
برون کو اون مین کے قتل کرے اور مومن کو بہی نہ چہوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اوسکا عہد پورا
نہ کرے تو وہ مجہہ سے علاقہ نہین رکہتا اور مین اوس سے تعلق نہین رکہتا (یعنے وہ مسلمان نہین ہے)
عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِي
لِذِي عَهْدٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

ثم مات مات میتۃ جاھلیۃ ومن قتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب للعصبۃ ویقاتل للعصبۃ فلیس من امتی ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برھا وفاجرھا لا یتحاش من مومنھا ولا یفی لذی عھدھا فلیس منی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دی پھر مری تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا دہندہ جھنڈی کے تلے مارا جاوے جو عصبہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میرے امت مین سے نہین ہے اور جو میری امت پر نکلکر مارتا ہوا نیکون اور بدون کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت مین نہین ہے عن ھشیلان بن جویر بھذا الاسناد اما ابن مثنی فلم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث واما ابن بشار فقال فی روایتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ بمثل حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرویہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ من فارق الجماعۃ شبرا فمات فمیتۃ جاھلیۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اسلیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہوجاوے اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرہ من امیرہ شیئا فلیصبر علیہ فانہ لیس احد من الناس یخرج من السلطان فیمات علیہ الا مات میتۃ جاھلیۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اوسی حال مین اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی عن جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل تحت رایۃ عمیۃ یدعو عصبیۃ او ینصر عصبیۃ فقتلۃ جاھلیۃ ترجمہ جندب بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھی جھنڈے کے تلے مارا جاوے اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کیطرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اسکا قتل جاہلیت

کا سا ہوگا **عن** نافع قال جاء عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی عبد اللہ بن
مطیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین کان من امر الحرۃ ما کان زمن یزید بن معاویۃ فقال
اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادۃ فقال انی لم اتک لاجلس اتیتک لاحدثک حدیثا سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیمۃ لا
حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے
زمانہ مین (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ مین جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا
قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والون پر ہوئے خدا اس پلید مردود کو اسکا بدلہ دیوے) عبد اللہ
بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) کے لیے توشک بچھاؤ اونہون نے کہا مین
اس لیے نہین آیا کہ بیٹھون بلکہ ایک حدیث مجھکو سنانے کے لیے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے
ملیگا اور اسکو کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مرجاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو
تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون پر امام کا مقرر
کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہین ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر
کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کر لین اور اُس سے بیعت
کر لین **عن** ابن عمر انہ اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** حکم من
فرق امر المسلمین وھو مجتمع جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے **عن** عرجۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ ستکون ھنات
ھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان
ترجمہ عرجہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہین فتنے
اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کا اتفاق کو لگاڑنا تو اُسکو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی ہو **ف**

اگر وہ باز نہ آوے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اسکا خون ہدر ہوگا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیثھم جمیعا فاقتلوہ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او
یفرق جماعتکم فاقتلوا **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمع ہو وہ چاہے تم میں پھوٹ
ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو **باب** اذا بویع لخلیفتین حکم دو خلیفہ سے بیعت ہو
عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
بویع الخلیفتین فاقتلوا الاخر منھما **ترجمہ** حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کیجاوے تو جس سے اخیر میں بیعت
ہوئی ہو اسکو مار ڈالو (اس لیے کہ اوسکی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے) **باب** وجوب
الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا
چاہیے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف برئ ومن انکر سلم ولکن من رضی
وتابع قالوا افلا نقاتلھم قال لا ما صلوا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تمہارے امیر مقرر ہوں تم اون کے اچھے کام بھی
دیکھوگے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لیوے وہ بری ہوا (اگر اوسکو مدد کے ہاتھ
یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور
پیروی کی اوس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیروں
سے لڑائی نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو انکو مارو
اور امارت سے موقوف کردو) **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یستعمل علیکم امراء
فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوْا اَیْ مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِہٖ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہونگے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھوگے اور بری بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسکی پیروی کی (وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان سے لڑیں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنے دل میں برا کہا گو زبان سے نہ کہہ سکے)

عن اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی ذٰلِکَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ اِلَّا قَوْلَہٗ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ لَمْ یَذْکُرْہُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** خِیَارِ الْاَئِمَّۃِ وَشِرَارِھِمْ اچھے اور برے حاکموں کا بیان **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ بِالسَّیْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْ وُلَاتِکُمْ شَیْئًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاکْرَھُوْا عَمَلَہٗ وَلَا تَنْزِعُوْا یَدًا مِنْ طَاعَۃٍ ترجمہ عوف بن مالک کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم انپر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بری بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اسکو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنے بغاوت نہ کرو) **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَلْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ قَالَ لَا

مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ رَّاٰى عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِيْ لِزُبَيْرِ بْنِ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتَ يَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَهٗ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهٗ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم اون کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہی تمہارے دشمن ہیں تم اون پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اُس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تم سے مسلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سُنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سنکر رزیق اپنے گھٹنوں کے بل جھکے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اِسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو بیابان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے آج بیعت نہیں کی کہ مر جاویں گے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یسال کم کانوا یوم الحدیبیۃ قال کنا اربع عشرۃ مائۃ وبایعناہ وعمر اخذ بیدہ تحت الشجرۃ وھی سمرۃ فبایعناہ غیر جد بن قیس الانصاری اختبا تحت بطن بعیرہ **ترجمہ** ابو الزبیر نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے اونہون نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر آپکا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنی اونٹ کے پیٹ کے تلے چھپ رہا **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا یسال ھل بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فقال لا ولکن صلی بھا ولم یبایع عند الشجرۃ الا الشجرۃ التی بالحدیبیۃ قال ابن جریج واخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بئر الحدیبیۃ **ترجمہ** ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی ذو الحلیفہ میں اونہون نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہان نماز پڑہی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہیں لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس ابن جریج نے کہا مجھسے ابو الزبیر نے بیان کیا اونہون نے سنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی حدیبیہ کے کنوے پر اوسکا پانی بڑہ گیا اور یہ قصہ اوپر گذر چکا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربع مائۃ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اھل الارض وقال جابر لو کنت ابصر لاریتکم موضع الشجرۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا آج کے دن تم سب زمین والون سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اوس درخت کا مقام دکھلا دیتا **ف** کیونکہ وہ درخت باقی نہین رہا تھا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کٹوا ڈالا تھا جب سُنا کہ لوگ اوس کے پاس جمع رہتے ہین **عن** سالم بن ابی الجعد قال سألت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ عن اصحاب الشجرۃ فقال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا الفا وخمس مائۃ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے اونہون نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہان کا کنواں ہمکو کافی ہوجاتا (کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسکا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال الفا واربع مائۃ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد نے کہا مین نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اوسدن اونہون نے کہا چودہ سو آدمی **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ قال کان اصحاب الشجرۃ الفا وثلاث مائۃ وکانت اسلم ثمن المہاجرین **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھوان حصہ تھے **عن** شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** معقل بن یسار قال لقد رأیتنی یوم الشجرۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یبایع الناس وانا رافع غصنا من اغصانہا عن رأسہ ونحن اربع عشرۃ مائۃ قال لم نبایعہ علی الموت ولکن بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے مینے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تھے لوگون سے اور مین ایک شاخ کو درخت کے آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہمنے آپ سے مرنے پر بیعت نہین کی بلکہ نہ بھاگنے پر **عن** یونس بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب قال کان ابی ممن بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الشجرۃ قال فانطلقنا فی قابل حاجین فخفی علینا مکانہا فان کانت تبینت لکم فانتم اعلم **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ اون لوگون مین سے تھے جنہون نے بیعت کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہون نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہہ معلوم نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو **عن** سعید بن المسیب عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہم کانوا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام التحجر قال فنسوھا من العام المقبل **ترجمہ** سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے **عن** سعید بن المسیب عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد رأیت الشجرۃ ثم اتیتھا بعد فلم اعرفھا **ترجمہ** سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اوسکے پاس آیا تو پہچان نہ سکا **ف** نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانیمیں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جاکر اوس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اسکا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے **عن** یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمۃ علی ای شیء بایعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قال علی الموت **ترجمہ** یزید بن ابی عبید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اونہون نے کہا مرجانے پر **عن** سلمۃ بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتاہ ابن حنظلۃ یبایع الناس فقال علی ماذا قال علی الموت قال لا ابایع علی ھذا احدا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگون سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر اونہون نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **فائدہ** نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونو کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنے کافرون کے مقابلے سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی کردی اب دوگنے کافرون سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے **باب** تحریم رجوع المھاجر الی استیطان وطنہ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اوسکو وہان آکر وطن بنانا حرام ہے **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل علی الحجاج فقال یا ابن الاکوع ارتددت علی عقیبیک تعربت قال لا ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن لی فی البدو **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے

وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہوگیا۔ پھر جنگل مین رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہین بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی جنگل مین رہنے کی **ف** قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اسکو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہون اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہون بلکہ اور کہین جنگل مین رہتے ہون۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتہے مختصرًا) **باب** اَلْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنے **عن** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ ترجمہ مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **عن** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِاَخِيْ اَبِيْ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ ترجمہ مجاشع سے روایت ہے مین اپنے بھائی

ابو معبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا کہ فتح ہونے کے بعد اور مین نے کہا یا رسول اللہ اوس سے بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی مین نے کہا پر کس چیز پر آپ بیعت لینگے اوس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر ۔ ابو عثمان نے کہا مین ابو معبد سے ملا اون سے مجاشع کا کہنا بیان کیا اونہون نے کہا مجاشع نے سچ کہا **عن** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيْتُ اَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن کہ فتح ہوا اب ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **ف** نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کیطرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہوگیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہے **عن** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنے اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ مین میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا کہ مین اوس سے نہ ہو سکے پھر

ہجرت توڑنا پڑے تیری پاس اونٹنی ہیں وہ بولا ہاں ہیں آپ نے فرمایا تو انکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندر وں کے اوس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرنے کا **عن** الاوزاعی بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ان اللہ لن یترک من عملک شیئا وزاد فی الحدیث قال فھل تحلبھا یوم وردھا قال نعم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑیگا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو انکا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں اوس نے کہا ہاں **باب** کیفیۃ بیعۃ النساء عورتوں کی بیعت کرنے کا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان المومنات اذا ھاجرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحن بقول اللہ تعالی یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الی اخر الایۃ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فمن اقر بھذا من المومنات فقد اقر بالمحنۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقررن بذلک من قولھن قال لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقن فقد بایعتکن کلاما واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأۃ قط غیر انہ یبایعھن بالکلام قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا واللہ ما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء قط الا بما امرہ اللہ تعالی وما مست کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کف امرأۃ قط وکان یقول لھن اذا اخذ علیھن قد بایعتکن کلاما **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ اون کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنیکو آویں اسبات پر کہ شریک نہ کرینگے اللہ کا کسی کو چوری نہ کرینگی زنا نہ کرینگی اخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ اقرار کرلیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا قسم اللہ تعالی کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا البتہ زبان سے آپ اون سے بیعت لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی

نہین لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرمادیتے جب وہ اقرار کرلیتین مین تم سے بیعت کرچکا **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اون کا ہاتھہ پکڑنا
درست نہین اور مردون سے زبان سے ہاتھہ پکڑکر اور یہہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کیوقت بات
کرنا درست ہو اور عورت کی آواز ستر نہین ہے البتہ اُسکا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامۃ
یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے چھونا نادرست ہو اور یہ ضرورتین بھی اُسوقت ہین جب عورت یہہ
کام کرنے والی نہ ملے انتہے **عن** عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا اخبرتہ ان بیعۃ
النساء قالت ما مست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ امرأۃ قط الا ان یاخذ علیہا
فاذا اخذ علیہا فاعطتہ قال اذہبی فقد بایعتک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی
عنہا نے عروہ سے عورتون کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھہ کسی عورت
کے ہاتھہ سے نہین لگا البتہ آپ زبان سے اُس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے قول دیدیتے تو آپ
فرماتے جاہین نے تجھہ سے بیعت کرلی **باب** البیعۃ علی السمع والطاعۃ فیما استطاع
بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہانتک ہوسکے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی
عنہما یقول کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول
لنا فیما استطعتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت
کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہہ بھی کہو جتنا تجھہ سے ہوسکیگا (یہ آپکی شفقت
تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہوسکے اوس کے نہ کرنے مین گنہگار نہ ہون) **باب** بیان
سن البلوغ آدمی کب جوان ہوتا ہے **عن** ابن عمر قال عرضنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوم احد فی القتال وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فلم یجزنی وعرضنی یوم
الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی قال نافع فقدمت علی عمر بن عبد العزیز
وہو یومئذ خلیفۃ فحدثتہ ہذا الحدیث فقال ان ہذا لحد بین الصغیر والکبیر
کتب الی عمالہ ان یفرضوا لمن کان ابن خمس عشرۃ سنۃ ومن کان دون ذلک ان یجعلوہ
فی العیال **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے مین پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی مین اور مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھہ منظور نہ کیا (یعنی لڑنے

والون مین داخل نہ کیا پھر مین پیش ہوا خندق کے دن جب مین پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا
نافع نے کہا مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اون کے پاس آکر وہ اُن دنون خلیفہ تھے
اونہون نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملونکو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اُسکا حصہ
لگا دین اور جو پندرہ سے کم ہو اوسکو بال بچون مین شریک کرین **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمین ہے کہ مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا **باب** النَّهْيِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ
اِلٰى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهُ بِاَيْدِيْهِمْ قرآن شریف کافرون کے ملک مین لیجانا
منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتھہ لگ جاوے گا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ **ترجمہ** حضرت
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک مین لے
جانے سے سفر مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن
کو سفر مین دشمن کے ملک مین لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہین دشمن کے ہاتھہ نہ پڑ جاوے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ
فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَيُّوْبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوْكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیجاؤ سفر مین قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر
ہے دشمن کے ہاتھہ مین پڑ جانیکا ایوب نے کہا دشمن اُسکے ہاتھہ مین پڑ گیا اور وہ لگے جھگڑا کرنے تم سے ✻
ف نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھہ بے ادبی نہ کرین اور اگر یہ ڈر نہ
ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اُسوقت منع نہین ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال مین منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا
ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جنپر اللہ تعالی کا نام لکھا ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَاِنِّيْ اَخَافُ
وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَحَدِيْثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **باب** المسابقۃ بین الخیل وتضمیرھا گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو تیار کرنا شرط کے لیے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بالخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فیمن سابق بھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کی اون گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو طیار نہیں کیے گئے تھے اون کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر اون لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی **عن** ابن عمر بمعنی حدیث مالک عن نافع وزاد فی حدیث ایوب میزرداية حماد وابن علیۃ قال عبداللہ فجئت سابقا فطفق فی الشرفی المسجد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھکو لیکر مسجد پر چڑھ گیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ اون کو طیار کرنا یعنے تضمیر کرنا دوڑ کی لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کردین پھر اسکو گرم جھول پہناکر ایک بند کوٹھری میں باندہ دین تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے) اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جیسے درست ہے کہ شخص ثالث عوض دیوے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دیوے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے انتہے **باب** فضیلۃ الخیل وان الخیل معقود بنواصیھا گھوڑوں کی فضیلت **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک عن نافع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْوِیْ نَاصِیَۃَ فَرَسِہٖ بِاِصْبَعِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَۃُ ترجمہ عروہ بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت (اجر دنیا اور اجر آخرت) عَنْ یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَ ذَاکَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک) عَنْ حُصَیْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ جَعْدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذِکْرِ الْاَجْرِ وَالْمَغْنَمِ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعَ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیَّ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست

گھوڑی بن ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس

باب مایکرہ من صفات الخیل گھوڑی کی کون سی قسمیں بری ہیں **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** سفیان بھذا الاسناد مثلہ وقال فی حدیث عبد الرزاق والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او فی یدہ الیمنی ورجلہ الیسری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جسکا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہمرنگ یا تین ہمرنگ اور ایک سفید ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں واللہ اعلم **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث وکیع وفی روایتہ وھب عن عبد اللہ بن یزید ولم یذکر النخعی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا جہاد فی سبیلی وایمان بی وتصدیق برسلی فھو علی ضامن ان ادخلہ الجنۃ او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمۃ والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ تعالیٰ الا جاء یوم القیامۃ کھیئتہ حین کلم لونہ لون دم وریحہ ریح مسک والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ ابدا ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ ویشق علیھم ان یتخلفوا عنی والذی نفس محمد بیدہ لوددت انی اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزو فاقتل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اسکا جو نکلا اوسکی راہ میں اور نہ نکلا مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اوس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت مین ہے یا تو مین اُسکو جنت مین لیجاؤن گا یا اُسکو پھیر دون گا اور اس کے گھر کیطرف ثواب یا غنیمت حاصل کرکے ختم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہین ہے جو خدا تعالی کی راہ مین لگے مگر وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا مین ہوا تہا اُسکا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانون پر دشوار نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھہ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرتا ہے کبھی لیکن میرے پاس اتنی گنجایش نہین (سواریون وغیرہ کی) اور مسلمانون پر دشوار ہوگا میرے ساتھہ نہ جانا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جہاد کرون اللہ تعالی کی راہ مین پھر ماراجاؤن پھر جہاد کرون پھر ماراجاؤن پھر جہاد کرون پھر ماراجاؤن **فائدہ** یعنی بار بار خدا کی راہ مین شہید ہون پھر زندہ ہون پھر شہید ہون اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اُس کے برابر دوسری کوئی عبادت نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت شوق تہا اور آپ یہ چاہتے تہے کہ ہر ایک لشکر کے ساتھہ خود بھی جہاد کو نکلین پر خرچ کی وقت سے آپ مجبور تہے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیون کا سامان ہر وقت نہین تہا **عن** وعن عمارۃ بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد فی سبیلہ لا یخرجہ من بیتہ الا جہاد فی سبیلہ وتصدیق کلمتہ بان یدخلہ الجنۃ او یرجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے اپنے گہر سے مگر خدا کی راہ مین جہاد کرنے کے واسطے اور اس کی کلام کا یقین کرکے اس بات کا کہ لیجاوے گا اوسکو جنت مین یا پھیر دیگا اور ثواب کے گہر جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھہ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ وجرحہ یثعب اللون لون دم والریح ریح مسک **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

ایسا نہین جو زخمی ہو خدا کی راہ مین اور اللہ تعالی جانتا ہے جو زخمی ہوا اوس کی راہ مین مگر قیامت کے
دن وہ آوے گا اوس کا زخم بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی **عن** ہمام
ابن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلم
یکلمہ مسلم فی سبیل اللہ ثم تکون یوم القیامۃ کھیئتھا اذ طعنت تفجر دما اللون
لون دم والعرف عرف المسک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس
محمد بیدہ لولا ان اشق علی المؤمنین ما قعدت خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ
ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ ویشق علی ان تخلفنی ولا تطیب انفسھم ان یقعدوا
بعدی **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلعم
سے سنکر یہہ بیان کیا کئی حدیثون کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان
کو لگے اللہ تعالی کی راہ مین وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا رنگ
تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے
اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون پر تو مین ہر لشکر کے ساتھہ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ مین
لیکن اتنی گنجایش نہین ہے کہ مین سب کو سوار بان دون اور نہ اون کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے
ساتھہ رہین اور نہ اون کے دلون کو بہلا لگیگا میرے ساتھہ نہ چلنا **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان
اشق علی المؤمنین ما قعدت خلاف سریۃ بمثل حدیثھم ھذا الاسناد والذی
نفسی بیدہ لوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیا ثم اقتل ثم احیا ثم اقتل حدیث ابی زرعۃ
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون کو
تو مین ہر لشکر کے ساتھہ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین
میری جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اوسیطرح جیسے
اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لولا ان اشق علی امتی لاحببت ان لا اتخلف خلف سریۃ تخرج فیہم **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جسمیں اور پر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ الی قولہ ما تخلفت خلال سریۃ تغزو فی سبیل اللہ تعالیٰ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضل الشھادۃ فی سبیل اللہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس تموت لھا عند اللہ خیر یسرھا انھا ترجع الی الدنیا ولا ان لھا الدنیا وما فیھا الا الشھید یتمنی ان یرجع فیقتل فی الدنیا لما یری من فضل الشھادۃ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اوسکی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اوس میں ہے وہ سب اوسکو ملے مگر شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا احدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اسلیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاوینگے اور ابن انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت کے اوس کے واسطے بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جان نکلتی ہے مشاہدہ کرلیتا ہے اپنے اجر اور درجہ کا بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اوسکے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اوسکا حال گواہ ہے اوس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اوسکا زخم اوسکا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتہے ملخصا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا وان لہ ما علی الارض من شیء غیر الشھید فانہ یتمنی ان یرجع فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اوسکو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ ہے گی اگرچہ اوسکو ساری زمین کی چیزیں دی جاوین پر شہید آرزو کریگا

پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یعدل الجھاد فی سبیل اللہ
قال لا تستطیعوہ قال فاعادوا علیہ مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا تستطیعونہ
قال فی الثالثۃ مثل المجاھد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بایات اللہ
لا یفتر من صیام ولا صلوۃ حتی یرجع المجاھد فی سبیل اللہ تعالیٰ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے
کے برابر کون سی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکھتے پھر اونہون نے پوچھا دو یا
تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اوسکی طاقت نہین رکھتے آخر تیسری بار مین آپ نے
فرمایا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز مین کھڑا رہے
اللہ تعالیٰ کی آیتون کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف**
اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہین کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہین ہو سکتی **عن**
سھیل بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النعمان بن بشیر رضی
اللہ تعالیٰ عنھما قال کنت عند منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل
ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقی الحاج وقال اخر ما ابالی ان
لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال اخر الجھاد فی سبیل
اللہ افضل مما قلتم فزجرھم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال لا ترفعوا اصواتکم عند
منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوم الجمعۃ ولکن اذا صلیت الجمعۃ دخلت
فاستفتیتہ فیما اختلفتم فیہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد
الحرام کمن امن باللہ الایۃ الی اخرھا **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پاس بیٹھا تھا ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہین مسلمان
ہونے پر کسی عمل کی جب مین اپنی پلاؤن کا حاجیون کو دونگا دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی
اسلام کے بعد مین تو مسجد حرام کی مرمت کرونگا تیسرا بولا ان چیزون سے تو جہاد افضل ہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن

پکارا کرو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھوں گا اوس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ یعنے کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہانتک کہ جب نمازی جمع ہوں اوسوقت ذکر اللہ یا تعلیم دین ہی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ تَوْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ الْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَۃُ یَغْدُوْھَا الْعَبْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَۃٌ اَوْ رَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ رِّجَالًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُھُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ وَقَالَ فِیْہِ وَلَرَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ غَدْوَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ میں بہتر ہے اُن سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلا اور ڈوبا **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر

گذرا **باب** بیان ما اعدہ اللہ تعالیٰ للمجاہد فی الجنۃ من الدرجات ترجمہ
جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنۃ فعجب لھا ابو سعید فقال
اعدھا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال واخری یرفع بھا العبد مائۃ درجۃ فی
الجنۃ بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ھی یا رسول اللہ قال الجھاد
فی سبیل اللہ الجھاد فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام
کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہوئی یہ سنکر ابو سعید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمایئے یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل
ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا
فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین میں ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا
عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں **عن** ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قام فیھم فذکر لھم ان الجھاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال
فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ تکفر عنی خطایای
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر
محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال
ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ اتکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل علیہ السلام
قال لی ذلک **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے
کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں
اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ

مین تو میری گناہ معاف ہوجاوین گے آپنے فرمایا ہان اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ مین صبر کرنیوالا
اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہی پیٹھ نہ موڑے پھر آپنے فرمایا تو نے کیا کہا
وہ بولا اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ مین تو میرے گناہ معاف ہوجاوین گے آپ نے فرمایا
ہان اگر تو مارا جاوے صبر کرکے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف
نہ ہوگا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اسکو **ف** نووی نے کہا نیت خالص
ہونیسے خاص اللہ تعالے کیواسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت
کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسیطرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہون گے اور پہلے آپنے
قرض کو مستثنے نہین کیا پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اوسی وقت جتایا آپ نے
بیان کردیا **عن** ابی قتادۃ ..... رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ بمعنی حدیث اللیث
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادۃ ..... رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزید احدھما علی صاحبہ ان رجلا اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر فقال ارایت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث
المقبری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے **عن**
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال یغفر اللہ للشہید کل ذنب الا الدین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شہید کا ہر گناہ بخشدیگا لیکن قرض نہین بخشیگا
عن عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی
راہ مین مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہون کو مگر قرض کو **باب** فی بیان ان ارواح
الشہداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون شہیدون کی روحین جنت مین
ہین اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین **عن** مسروق قال

سالنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ھذہ الایۃ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل
اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون قال امانا قد سالنا عن ذلک فقال ارواحھم فی
جوف طیر خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی
الی تلک القنادیل فاطلع الیھم ربھم اطلاعۃ فقال ھل تشتھون شیئا قالوا ای شیء
نشتھی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بھم ثلاث مرات فلما رأوا انھم
لن یترکوا من ان یسئلوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک
مرۃ اخری فلما رای ان لیس لھم حاجۃ ترکوا ترجمہ مسروق سے روایت ہے ہم نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اس آیت کو ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء
عند ربھم یرزقون یعنے مت سمجھ ان لوگون کو جو قتل کیے گیے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین اپنے
پروردگار پاس روزی دیے جاتے ہین عبد اللہ نے کہا ہمنے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ نے فرمایا شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے قالب مین قندیلون کے اندر ہین جو
عرش سے لٹک رہی ہین اور جہان چاہتی ہین جنت مین چرتی پھرتی ہین پھر اپنی قندیلون مین
آرہتی ہین ایک بار انکے پروردگار نے انکو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو انہون نے کہا اب
ہم کیا چاہین گی ہم تو جنت مین جگہ پھرتی ہین جہان چاہتی ہین پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا
پھر پوچھا جب انہون نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہمارے رہائی نہین (یعنی پروردگار جل شانہ برابر پوچھی
جاتا ہے) تو انہون نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہین کہ ہماری روحون کو پھیر دے ہمارے بدنون مین
(یعنے دنیا کے بدنون مین) تاکہ ہم مارے جاوین دوبارہ تیری راہ مین جب پروردگار جل جلالہ نے
دیکھا کہ اب انکو کوئی خواہش نہین تو چھوڑ دیا انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ
نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب اہلسنت کا اور وہین سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے
گیے تھے اور وہین مومن عیش کرین گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے
بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہین اور روح
کی حقیقت مین بہت اختلاف ہے اکثر علما یہ کہتے ہین کہ بندون کو اوسکی حقیقت معلوم نہین ہے اور
فلاسفہ کہتے ہین روح کوئی علیحدہ چیز نہین ہے اور اطبا کہتے ہین کہ روح ایک بخار لطیف ہے

بدن مین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو صفت انسان کہلاتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ مین جو بدن مین سمائے ہوئے ہین جب وہ جدا ہو جاتے ہین تو آدمی مرجاتا ہے انتہے مختصرا **باب و**

فضل الجہاد فی الرباط جہاد اور دشمن کو مارنے کے رستہ کی فضیلت **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس افضل فقال رجل یجاھد فی سبیل اللہ بمالہ ونفسہ قال ثم من قال مومن فی شعب من الشعاب یعبد ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اوس نے کہا پھر کون آپنے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی مین اللہ کو پوجے اور لوگون کو بچادے اپنے شر سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنون سے حفاظت ہو سکے اور اسمین کوئی شک نہین کہ فتنہ کے زمانہ مین عزلت افضل ہے اور حدیث اسپر محمول ہے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال مومن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل معتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس بھذا الاسناد قال رجل فی شعب ولم یقل ثم رجل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من خیر معاش الناس لھم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ھذہ الشعف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر مثلہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگی سے اوس کی زندگی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کہ

شور یا کھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا
پھرتا ہے یا اُس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہین پہاڑون کی چوٹیون سے
مین سے یا پہاڑ کی کسی نالی مین انہین نالون مین سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور
اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا اس کے **ف**
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے
عابد درکنار کو اور حقیقت مین جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہین ہے
الا وہ جس کے لوگون مین رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اُس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو **عَنْ** اَبِیْ
حَازِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَقَالَ عَنْ بُعْجَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِیْ شُعْبَۃَ مِنْ
ھٰذِہِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَایَۃِ یَحْیٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ بُعْجَۃَ وَقَالَ فِیْ شُعْبَۃٍ
مِّنَ الشِّعَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** بَیَانِ الرَّجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ
یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ قاتل اور مقتول دونون کب جنت مین جاوین گے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ
کِلَاھُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ فَقَالُوْا کَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُقَاتِلُ ھٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُسْتَشْھَدُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْقَاتِلِ
فَیُسْلِمُ فَیُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُسْتَشْھَدُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصون کو دیکھکر ایک نے دوسرے کو قتل
کیا پھر دونون جنت مین گئے لوگون نے عرض کیا کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا
خدا تعالیٰ کی راہ مین پھر شہید ہوا اب جس نے اوسکو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی
راہ مین اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونون جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
اللہ تعالےٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے
جائز نہین ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو
مراد ہنسی سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتون کا ہنسنا ہے انتہی **ترجمہ**
کہتا ہے کہ اور صفات کیطرح ضحک سے ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا

اور مجبی وغیرہ اور اسکی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین اور تاویل کی کوئی ضرورت نہین البتہ یہ نہین کہنا چاہیے کہ اوسکی کوئی صفت مشابہ ہو مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالی **عن** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ اللّٰہُ لِرَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ کِلَاھُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَالُوْا کَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُقْتَلُ ھٰذَا فَیَلِجُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْاٰخَرِ فَیَھْدِیْہِ اِلَی الْاِسْلَامِ ثُمَّ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُسْتَشْھَدُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اوجنت مین جاوے پھر اللہ تعالی دوسرے پر رحم کرے اوسکو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اور شہید ہو

باب مَنْ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اسکا مارنیوالا (مسلمان) دونو جہنم مین ایک جائی نہ ہونگے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اسکو الزام دیوے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ اِجْتِمَاعًا یَضُرُّ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو جہنم مین اسطرح اکٹھا نہ ہونگے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاوے لوگون نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے **ف** نووی نے کہا اس مین یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم مین جائیگا نہین یہ اکٹھے نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اسکا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویون سے حدیث مین غلطی ہوگئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جسکو کافر قتل کرے بعد اسکے وہ کافر ایمان لاوے تو اسکا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے

کہ ایمان پر تمام رہے لیکن اور گناہوں سے بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا انتہے مع زیادۃ **باب** فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب **عن** اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں آپ نے فرمایا اوس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی تکمیل پڑی ہوئیں **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ✣

باب فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ غازی کی مدد کرنے کی فضیلت **عن** اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبْدَعَ بِيَ فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں اسے بتلا دوں اوس شخص کو جو سواری دیوے اسکو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتاوے اوسکو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن اَنَسٍ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ اَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَكِ فِيهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں آپ نے فرمایا فلانے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاد کا پیمار ہو گیا وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجکو دیدے اوس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے) کہا اے فلانی وہ سب سامان اسکو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ نسم خدا کی جو چیز تو رکھ لے گی اوس مین برکت نہ ہوگی **عن** زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلفہ فی اہلہ بخیر فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کردیا کسی غازی کا اللہ تعالی کی راہ مین اوس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گہربار کی خبر رکہی اوس نے بہی جہاد کیا (یعنے ثواب جہاد کا اوس نے کمایا) **عن** زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جہز غازیا فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من ہذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدہما والاجر بینہما **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کیطرف بہیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردون مین ایک مرد نکلے ہر گہر مین سے اور ثواب دونون کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گہربار کی خبر گیری کا) **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا بمثلہ **عن** یحیی بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی بنی لحیان فقال لیخرج من کل رجلین رجل ثم قال لیلتفت ایکم خلف الخارج فی اہلہ ومالہ بخیر کان لہ مثل نصف اجر الخارج **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو گہربار کی خبر گیری رکہے اوسکو مجاہد کا آدہا ثواب ملیگا **باب** حرمۃ نساء المجاہدین واثم من خان فیہن مجاہدین کی عورتون کی حرمت کا بیان اور اونمین خیانت کرنے کے گناہ کا بیان **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف

لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے انکی ماؤں کی حرمت
اور جو شخص گھر میں رہکر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اوس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے
دن کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اسکے عمل میں سے جو تو چاہے وہ لے لے **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاویگا تو اوسکی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے
یہ فرماکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو (یعنے وہ
مجاہد کوئی نیکی چھوڑنیوالا نہیں سب ہی لے لیگا) **باب** سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِیْنَ
معذوروں پر جہاد فرض نہیں ہے **عن** الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ لَا
یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ زَیْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا اِلَیْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدٍ
فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَقَالَ
ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ **ترجمہ**
براء نے کہا یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے
مسلمان اور لڑنے والے مسلمان (یعنے لڑنیوالوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لیکر آئے اور اوسپر یہ آیت لکھی تب عبداللہ بن ام مکتوم نے
شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنے میں اندھا ہوں اسلیے جہاد میں نہیں جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا)
اوسوقت غیر اولی الضرر کا لفظ اوترا (یعنے وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو وہ جو میں مجاہدین کے
برابر ہیں **عن** الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ كَلَّمَهٗ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا جب یہ آیت اتری لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر
اوترا **باب** ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیْدِ شہید کے لیے جنت ہونا **عَنْ** جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول قال رجل ارءیت ان انا یا رسول اللہ ان قتلت قال فی الجنۃ فالقی تمرات کن فی
یدہ ثم قاتل حتی قتل (زاد فی حدیث سوید قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم
احد) **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں کہاں ہونگا
اگر مارا جاؤں آپ نے فرمایا جنت میں یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں جو اوس کے ہاتھ میں تھیں
(کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے
دن ایک شخص نے کہا **عَنِ** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل من بنی النبیت
قبیل من الانصار فقال اشهد ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ ثم تقدم
فقاتل حتی قتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمل هلک (یسیرا واجر کثیرا) **ترجمہ**
براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے)
آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ
اُس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہانتک کہ مارا گیا
آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا **عَنْ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبعین راکبا فبعثهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فجاءه رجل فقال یا رسول اللہ ما صنعت عیر ابی سفیان بشیء ما اسنثنی بعض
اصحابه احدا غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ادری
ما استثنی بعض اصحابه قال فحدثه الحدیث قال فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فتکلم فقال ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب معنا فجعل
رجال یستاذنونه فی ظهرانهم فی علو المدینة فقال لا الا من کان ظهره حاضرا
فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه حتی سبقوا المشرکین الی بدر
وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احد منکم الی شیء
حتی اکون انا دونه فدنا المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا
الی جنۃ عرضها السموت والارض قال یقول عمیر بن الحمام الانصاری رضی اللہ

یارسول اللہ جنۃ عرضھا السموات والارض قال نعم قال بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاءۃ ان اکون من اھلھا
قال فانک من اھلھا قال فاخرج تمیرات من قرنہ فجعل یاکل منھن ثم قال لئن
انا حییت حتی اکل تمراتی ھذہ انھا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم
قاتلھم حتی قتل **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسیلہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے وہ لوٹ کر آیا
اوسوقت گھر میں میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھ یاد نہیں
آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سنکر چند آدمی
آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں آپ نے فرمایا نہیں
صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہانتک کہ مشرکین
سے پہلے بدر میں پہونچے اور مشرک بھی آگئے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کیطرف نہ بڑھے جبتک
میں اوس کے آگے نہ ہوں پھر مشرک قریب پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں
جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یارسول
اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے آپ نے فرمایا ہاں اوس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے
فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے وہ بولا کچھ نہیں یارسول اللہ میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں میں سے میں بھی
ہوں آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور
انکو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جبتک اپنی کھجوریں کھا نے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی
کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہونچے اور یہ
بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت جمہور علما کا یہی قول
ہے **عن** عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ عن ابیہ قال سمعت ابی رضی
اللہ تعالی عنہ وھو بحضرۃ العدو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب

الجنة تحت ظلال السيوف فقام رجل رث الهيئة فقال يا ابا موسى انت سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال نعم قال فرجع الى اصحابه فقال اقرأ عليكم
السلام ثم كسر جفن سيفه فالقاه ثم مشى بسيفه الى العدو فضرب به حتى قتل ۱۲
ترجمہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کی دروازے تلوارون کے سایون کے تلے
ہین یہ سنکر ایک شخص اُٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابو موسیٰ تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے اونہون نے کہا ہان یہ سنکر وہ اپنے یارون کیطرف گیا اور کہا
مین تم کو سلام کرتا ہون اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لیکر دشمن کیطرف گیا اور مارا دشمن کے سامان
تک کہ شہید ہوا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء ناس الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقالوا ان ابعث معنا رجالا یعلموننا القرآن والسنة فبعث الیهم سبعین رجلا
من الانصار یقال لهم القراء فیهم خالی حرام یقرؤن القرآن ویتدارسون باللیل
یتعلمون وکانوا بالنهار یجیئون بالماء فیضعونه فی المسجد ویحتطبون فیبیعونه ویشترون
به الطعام لاهل الصفة والفقراء فبعثهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیهم فعرضوا
لهم فقتلوهم قبل ان یبلغوا المکان فقالوا اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضینا
عنک ورضیت عنا قال وأتی رجل حراما خال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ من خلفه
فطعنه برمح حتی انفذه فقال حرام فزت ورب الکعبة فقال رسول اللہ صلی اللہ
وسلم لاصحابه ان اخوانکم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک
فرضینا عنک ورضیت عنا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو
قرآن اور حدیث سکھلاوین آپ نے اون کے ساتھ ستر انصاری آدمیون کو کر دیا جنکو قراء (قاری
کی جمع یعنے قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے اون مین میرے ماموں حرام بھی تھے وہ لوگ قرآن مجید
پڑھا کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لاکر مسجد مین رکھتے اور لکڑیان
اکٹھا کرتے پھر اوسکو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والون اور فقیرون کے لیے (صفہ مسجد مین ایک مقام

تہا پتا ہوا اوس مین ستر آدمی رہا کرتے تہے جو محض بے معاش اور متوکل تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو اُن کے ساتہہ کر دیا اُنہون نے راستہ مین اُنکا مقابلہ کیا اور اُنکو قتل کیا (یعنے اُن لوگون کو
جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ کر دیا تہا) اپنے ٹہکانے پر پہونچنے سے پہلے اُنہون نے (مرتے
وقت) کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہونچا دے کہ ہم تجہہ سے مل گئے اور راضی ہین تجہہ سے اور تو ہم سے
راضی ہے ایک شخص (کافرون مین سے) حرام پاس آیا (جو ماموں تہے انس بن مالک کے) اور پر چہا مارا
اون کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا مین مراد کو پہونچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بہائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے
نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجہ سے مل گئے اور تجہ سے راضی ہین اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبریل
علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی) **عن** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمی سمیت بہ لم یشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرا قال
فثقل علیہ قال اول مشہد شہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبت عنہ وان اراک
اللہ مشہدا فیما بعد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرین اللہ تعالیٰ ما اصنع قال فہاب
ان یقول غیر ہا قال فشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقال فاستقبل
سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ انس
یا ابا عمرو این
فقال واہا لریح الجنۃ اجدہ دون احد قال فقاتلہم حتی قتل قال فوجد فی جسدہ
بضعا وثمانون من بین ضربۃ وطعنۃ ورمیۃ قال فقالت اختی عمتی الربیع بنت النضر
فما عرفت اخی الا ببنانہ ونزلت ہذہ الایۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم
من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال فکانوا یرون انہا نزلت فیہ
وفی اصحابہ **ترجمہ** انس نے کہا میرے چچا جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا (یعنے اون کا بہی نام انس تہا)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے یہ امر اون پر بہت دشوار
گذرا اور اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی مین غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ
دوسری کوئی لڑائی مین مجہے آپکے ساتہہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکہے گا مین کیا کرتا ہون اور ڈرے
اس کے سوا اور کچہ کہتے ہے (یعنے اور کچہ دعوے کرنے سے کہ مین ایسا کرونگا ایسا کرونگا کیونکہ شاید ہو سکے

اور جو ہٹے ہوئے ابو دہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر کے پاس آئے اور انہوں نے کہا اے انس ابو عمرو کیا بات تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کے جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہاں جاتے ہو اونہوں نے کہا واہ سعد جنت کی ہوا احد کیطرف سے مجھ کو آتی ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے لڑائی کے بعد دیکھا تو اون کے بدن پر اسی کے قریب زخم تھے تلوار اور برچھی اور تیر کے اون کی بہن بیٹے میری پھوپھی ربیع بنت النضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر اون کی پور پین انگلیوں کی دیکھکر (کیونکہ سارا بدن انکا زخموں سے چھید چھید ہو گیا تھا) اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ یعنے وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تھے اون کے اور اُن کے ساتھیوں کے باب میں اور ترجمہ **باب** من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے **عن** ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل لذکرہ والرجل یقاتل لیری مکانہ فمن فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اسلیے کہ اللہ کا کلمہ یعنے دین بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یقاتل شجاعۃ ویقاتل حمیۃ ویقاتل ریاء ای ذلک فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اوس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے **عن**

اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَۃً فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ غَضَبًا وَّ یُقَاتِلُ حَمِیَّۃً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیْہِ وَمَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیْہِ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ مین لڑائی کون سی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری مین یہ سنکر آپنے اپنا سر اوٹھایا اور سر جو سے اٹھایا تو وہ کھڑا تھا (اور آپ بیٹھے تھے) آپنے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو یعنے توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ مین ہے **بَابٌ** مَنْ قَاتَلَ لِلرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ اِسْتَحَقَّ النَّارَ جو شخص لڑے نمایش اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ نَاتِلٌ اَھْلِ الشَّامِ اَیُّھَا الشَّیْخُ حَدِّثْنِیْ حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَیْہِ رَجُلٌ اُسْتُشْھِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اُسْتُشْھِدْتُ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَاْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ وَّقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ھُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ مَا تَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ تُنْفَقَ فِیْھَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْھَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ ھُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ **ترجمہ** سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والون مین سے تھا (ناتل بن قیس حزامی

فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اُسکا باپ صحابی تھا) اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا میں نے سُنا رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پہلا قیامت میں جسکا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہوا جب اوسکو اللہ تعالیٰ کے پاس لاوینگے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اوسکو بتلاویگا وہ پہچانے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اُسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولیگا میں لڑا تیری راہ میں یہانتک کہ شہید ہوا اللہ تعالے فرماوے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اسلیے کہ لوگ کہا کریں بہادر ہے تجھے کہا گیا پھر حکم ہوگا اوسکو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈالدین گے اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا اوسکو اللہ تعالے کے پاس لاوین گے وہ اپنی نعمتیں دکھلاویگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اُس کے لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالی فرماوے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اسلیے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں قرآن اسلیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھکو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا اوسکو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈالدین گے اور ایک شخص ہوگا جسکو اللہ تعالی نے مال دیا تھا اور سب قسم کے مال دیے تھے وہ اللہ تعالے کے پاس لایا جاویگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمتیں دکھلاویگا وہ پہچان لیگا اللہ تعالی پوچھے گا تو نے اوس کے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں تو خرچنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے اللہ تعالی فرماویگا تو جھوٹا ہے تو نے اسلیے خرچا کہ لوگ سخی کہیں تجھے لوگوں نے سخی کہدیا دنیا میں پھر حکم ہوگا منہ کے بل کھینچکر جہنم میں ڈالدین گے ف توجہاد اور علم اور صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہوجاوین گی اللہ بچاوے ریا اور نمایش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کردیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گنہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے نہوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ اُنکو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتا وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ اُنکو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں خدا ہی اوسکو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملیگا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جاوے تو بھی برا نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ اون کے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو

فقط فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اوسمیں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادات
چھپکر کرسکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی داہنی ہاتھ کی خبر نہ ہو **عن** سلیمان
ابن یسار قال تذاکر الناس عند ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ نائل الشامی
واقتص الحدیث بمثل حدیث خالد بن الحارث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
بیان قدر ثواب من غزا فغلم ومن لم یغنم جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کما وے اوسکا ثواب
اوسسے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کما وے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبہ
الغنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرہم من الاخرۃ ویبقی لہم الثلث وان لم یصیبوا غنیمۃ
تم لہم اجرہم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو لشکر لڑے اللہ کی راہ مین اور لوٹ کا مال کما وے اوسکو دو حصے ثواب کے دنیا مین مل گئے اب آخرت
مین ایک ہی حصہ ملیگا اور جو لوٹ نہ کما وے تو پورا ثواب آخرت مین ملیگا **عن** عبد اللہ
ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ
او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورہم وما من غازیۃ او
سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اوسکو
آخرت کے ثواب مین سے دو حصے دنیا مین ملگئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان
اوٹھاوے (یعنے زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اوسکو آخرت مین پورا ثواب ملیگا **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہین اور لوٹ حاصل کرین تو اون کا ثواب
بہ نسبت اون مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہین یا سلامت رہین پر لوٹ حاصل نہ کرین اور لوٹ گویا بدل
ہے ثواب کے ایک حصے کا تو لوٹ بھی اجر مین داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اوسکے خلاف
کوئی حدیث صحیح اور صریح نہیں آئی **باب** قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ ہر عمل کا ثواب نیت
سے ہوتا ہے **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى
مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول
کے واسطے ہے تو اوس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت
کے بیاہنے کے لیے ہے تو اوسکی ہجرت اوسی کے لیے ہے **ف** اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے
ایک عورت کیواسطے جسکا نام قیس تھا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ
نے یہ حدیث فرمائی نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام
شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر ابواب مین اس حدیث کو
دخل ہے اور بعضون نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف
کرے تو اس حدیث کو شروع مین لکھے تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی
کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب مین سات جگہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا محمد بن ابراہیم تیمی
کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا یحیے بن سعید انصاری کے البتہ یحیی سے یہ حدیث بہت اور دو
سو آدمیون سے زیادہ نے اس حدیث کو یحیی سے نقل کیا اور اسلیے اکثر امامون نے اس حدیث کو متواتر
نہین کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام مین کیون کہ شروع اسناد مین تواتر نہین ہے اور اس حدیث مین ایک
لطف یہ ہے کہ تین تابعی اوسکو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین یحیے اور محمد اور علقمہ جمہور علماء نے
کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اوسی صورت مین معتبر ہونگے جب ہو اور بغیر نیت کے
لغو ہونگے اور اس مین دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہین ہین ایسے ہی نماز اور زکوۃ
اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتین لیکن نجاست کے دھونے مین نیت شرط نہین ہے انتہے
مختصرًا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ

کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اسکو شہادت کا ثواب ملجاوے گا گو شہادت نہ ملے **عن** سہل بن حنیف حدثنہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ ولم یذکر ابو الطاہر فی حدیثہ بصدق **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اللہ اسکو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو جو شخص مرجاوے بغیر جہاد کئے نہ نیت جہاد کے اوسکی برائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک نذر ای ان ذلک کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **فائدہ** اور لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اسنے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقی ہے **باب** ثواب من حبسہ من الغزو مرض او عذر آخر جو شخص جہاد نہ کرسکے بیماری یا عذر سے اسکا ثواب **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **ترجمہ**

جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لڑائی مین تو آپ نے فرمایا مدینہ
مین چند لوگ ہین جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طی کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہین (یعنے انکو وہی
ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے **عن** الاعمش
بھذا الاسناد غیر ان فی حدیثہ وکیع الا شرکوکم فی الاجر **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **باب** فضل الغزو فی البحر دریا مین جہاد کرنے کی فضیلت **عن** انس
ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام
حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی
عنہ فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ ثم جلست تفلی
راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما
یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج
ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ شک اسحاق ایہما قال قالت فقلت یا رسول اللہ
ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعا لہا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وہو یضحک قالت
فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما
قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من
الاولین فرکبت ام حرام بنت ملحان البحر فی زمان معاویۃ فصرعت عن دابتہا
حین خرجت من البحر فہلکت **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تہین یعنے رضاعی خالہ یا
آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کہانا کہلاتین اور ام حرام عبادہ بن صامت کی نکاح مین تہین
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہون نے آپ کو کہانا کہلایا پھر بیٹہین آپ کے
سر کی جوئین دیکہتین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا
کہ آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالی کی
راہ مین جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ مین سوار ہو رہے ہین جیسے بادشاہ تخت پر چڑہتے ہین یا بادشاہ
کیطرح تخت پر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے خدا تعالی مجھکو بہی اون مین سے

کرو آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سو گئے پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا
چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اوسیطرح جیسا اوپر گذرا
میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ مجکو بھی اُن لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں
میں سے ہو چکی پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں واپسی میں قبرس فتح کرنے کے لیے
جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا اور جانور سے گر کر مر گئیں جسد دریا سے نکلیں

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جون کا مارنا جائز ہے اسیطرح محرم کا سر چھونا اس
کے ساتھ خلوت کرنا اوس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ کی کئی معجزے مذکور ہیں **ایک** تو اپنی امت
کی ترقی کی پیشین گوئی **دوسری** یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے **تیسری** یہ کہ ام حرام جب تک زندہ
رہیں گی اور اُن کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ہوا
معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں اس حدیث
سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں انتہے مختصراً **عن** ام حرام
هم خالة انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت انا نا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ضحکا
ثم استیقظ وهو یضحک فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ بابی انت وامی قال اوریت قوما من
امتی یرکبون ظهر البحر کالملوک علی الاسرة فقلت ادع اللہ ان یجعلنی منهم قال انت
منهم قالت ثم نام فاستیقظ ایضا وهو یضحک فسالته فقال مثل مقالته فقلت ادع
اللہ ان یجعلنی منهم قال انت من الاولین قال فتزوجها عبادة بن الصامت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بعد فغزا فی البحر فحملها معه فلما ان جاءت قربت لها بغلة فرکبتها فصرعتها
فاندقت عنقها **ترجمہ** ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گذری مختصر ہے اس میں
یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اوس کے اور لوگوں نے جہاد کیا
سمندر میں عبادہ اُن کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اوسپر چڑھیں بدکی
اوس نے گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں) **عن** انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن خالته ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها قالت نام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما قریبا منی ثم استیقظ یتبسم قالت فقلت یا رسول اللہ ما

اضحكك قال ناس من امتي عرضوا علي يركبون ظهر هذا البحر الاخضر ثم ذكر نحو حديث
حماد بن زيد ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا
اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ایک دفعہ محو استراحت ہوگئے پھر جاگے تو آپ ہنستے تھے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے
اس بحر اخضر پر یہ بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عن انس بن مالك رضي الله
تعالى عنه يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بنت ملحان رضي الله تعالى عنها
خالة انس رضي الله تعالى عنه فوضع رأسه عندها وساق الحديث بمعنى حديث اسحاق
ابن ابي طلحة ومحمد بن يحيى بن حبان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب فضل الرباط في سبيل
الله عزوجل اللہ عزوجل کی راہ میں چوکی پہرہ دینے کی فضیلت عن سلمان رضي الله تعالى عنه قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رباط يوم وليلة خير من صيام شهر وقيامه
وان مات جرى عليه عمله الذي كان يعمله واجري عليه رزقه وامن الفتان ترجمہ
سلمان سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں ایک دن
رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینہ بھر روزہ رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے جو مر جاویگا تو اسکا یہ
کام برابر جاری رہیگا یعنے اسکا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جاویگا یعنی اصل
ہے اس عمل سے) اور اسکا رزق جاری ہوجاویگا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا قبر کے
فتنہ سے عن سلمان الخير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث الليث
عن ايوب بن موسى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب بيان الشهداء شہیدوں کا
بیان عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفر له
وقال الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في
سبيل الله ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص جارہا تھا اوس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی فوراً ہٹادی اللہ تعالی نے اسکا بدلہ دیا اور
اوسکو بخشدیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا) سے جو مرض عام ہوجاوے اوس زمانہ میں

طاعون کی دست سے ہوتا ہے) سے مرے پیٹ کے عارضہ سے مرے (جیسے اسہال یا پیچش یا استسقا)
سے جو پانی مین ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو اللہ کی راہ مین مارا جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثون مین مذکور ہین جو ذات الجنب سے مرے جو جلکر مرے جو
عورت زچگی کے عارضہ مین مرے جو مرد اپنے مال بچانے مین مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچون بی بی
کے بچانے مین مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت مین انکو ثواب شہید ونکا ملیگا
لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انپر نماز پڑہی جاوے گی البتہ اللہ تعالی کی راہ مین جو شہید ہو
اسکو غسل نہین گے اور اسکا بیان کتاب الایمان مین گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تعدون الشہید فیکم قالوا یا رسول
اللہ من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید قال ان شہداء امتی اذا لقلیل قالوا فمن ھم
یا رسول اللہ قال من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید ومن مات فی سبیل اللہ فھو شہید ومن
مات فی الطاعون فھو شہید ومن مات فی البطن فھو شہید قال ابن مقسم اشھد علی
ابیک فی ھذا الحدیث انہ قال والغریق شہید **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہون نے کہا یا رسول اللہ
جو اللہ تعالی کی راہ مین مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت مین بہت کم شہید
ہون گے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پہر شہید کون کون لوگ ہین آپ نے فرمایا جو اللہ کی
راہ مین مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالی کی راہ مین مرجاوے (مثلا حج یا جہاد کو جاتے ہوئے)
وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) مین مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ
بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **عن** سہیل بہذا الاسناد مثلہ
غیر ان فی حدیثہ قال سہیل قال عبید اللہ بن مقسم اشھد علی ابیک انہ
زاد فی ھذا الحدیث ومن غرق فھو شہید **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سہیل
بہذا الاسناد وفی حدیثہ قال اخبرنی عبید اللہ بن مقسم عن ابیہ بمثل ما ذکر غیر
والغریق شہید **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** حفصۃ بنت سیرین قالت قال لی
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یرحم اللہ یحیی بن ابی عمرۃ قالت قلت بالطاعون

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے میں نے کہا طاعون سے مرے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے **ف** تیرے تینوں بھائیوں نے یعنے مولوی حاجی و حافظ مشہور مولوی بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدرآباد میں طاعون سے انتقال کیا مطعون ہی مرے مبطون بھی اللہ تعالیٰ انکو شہادت کا اجر دیوے اور ہمارے اونکی ملاقات جنت میں نصیب کرے جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ لہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعاے خیر سے فراموش نہ فرماویں **عَنْ** عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ الرَّمْيِ تیر مارنے کا ثواب **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کرو کافروں کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسپر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک تہیا کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے چند زمینیں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنی تیر کا کھیل نہ چھوڑے (یعنے تیر نشانہ پر لگانا سیکھے) **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ

يَتْرُكُ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ
قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ
مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان
دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تیر متکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک
بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ
سے پوچھا وہ کیا بات تھی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دیوے وہ ہم میں سے
نہیں ہے یا گنہگار ہے **باب** قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت
کا ایک گروہ ہمیشہ حق قائم رہے گا **عن** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ
خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ
ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری
امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے
(یعنے قیامت) اور وہ اسی حال میں ہونگے **عن** الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى
يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں
گذرا) **ف** اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جاوے گا اور یہ
گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہلحدیث نہیں ہیں تو میں
نہیں جانتا اور کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب
پر یقین رکھتے ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں
اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف
نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید
نس و بدعات اور موحدیہ سب اونکے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا ہزار اہل

فتنون کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ مین یہی لوگ اس حدیث کے
مصداق ہین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
بمثل حدیث مروان سواء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابۃ
من المسلمین حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اوس کے اوپر لڑتی رہیگی ایک جماعت مسلمانون کی
قیامت ہونے تک **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی
الحق ظاھرین الی یوم القیمۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا غالب رہیگا
قیامت تک **عن** عمیر بن ھانی قال سمعت معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ علی
المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی
قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم او خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم ظاھرون
علی الناس **ترجمہ** عمیر بن ہانی سے روایت ہے مین نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا منبر
پر وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری
امت کا اللہ تعالی کی حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انکو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہانتک
کہ اللہ تعالی کا حکم آن پہونچے گا اور وہ غالب رہین گے لوگون پر **عن** معاویۃ بن ابی سفیان
رضی اللہ تعالی عنہ ذکر حدیثا رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اسمعہ روی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی منبرہ حدیثا غیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین ولا تزال عصابۃ من المسلمین
یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناواھم الی یوم القیمۃ **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالی بہلائی چاہتا ہے اوسکو دین مین سمجھ
دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانون کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہیگی اونپر جو اون سے

ترین قیامت تک **عن** عبدالرحمن بن شماسۃ المہری قال کنت عند مسلمۃ بن مخلد
فعندہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال عبداللہ لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الخلق ھم شر من اھل الجاھلیۃ لا یدعون اللہ بشیء الا ردہ علیھم
فبینا ھم علی ذلک اقبل عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ مسلمۃ یا عقبۃ
اسمع ما یقول عبداللہ فقال عقبۃ ھو اعلم واما انا فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا تزال عصابۃ من امتی یقاتلون علی امر اللہ قاھرین لعدوھم لا یضرھم
من خالفھم حتی تاتیھم الساعۃ وھم علی ذلک فقال عبداللہ احل ثم یبعث اللہ ریحا
ریح المسک مسھا مس الحریر فلا تترک نفسا فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان الا قبضتہ
ثم یبقی شرار الناس علیھم تقوم الساعۃ **ترجمہ** عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے
مین مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ
نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہون گے جاہلیت والون سے اللہ تعالیٰ سے
حاجات کی دعا کرین گے اللہ تعالیٰ انکو دیدے گا لوگ اوسی حال مین تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان
سے کہا اے عقبہ عبداللہ کیا کہتے ہین عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہین پر مین نے تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے
گی اور اپنے دشمن پر غالب ہوگی جو کوئی انکا خلاف کرے گا انکو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہان تک
کہ قیامت آجاویگی اور وہ اوسیحال مین ہونگے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک (حضرت نے
ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس مین مشک سی بو ہوگی اور ریشم کیطرح بدن پر لگیگی
وہ نہ چھوڑیگی کسی شخص کو جس کے دل مین ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مار لی جاویگی بعد اس
کے سب برے کافر لوگ رہجاوین گے اونہی پر قیامت قائم ہوگی **عن** سعد بن ابی وقاص رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اھل الغرب ظاھرین
علی الحق حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنے عرب یا شام والے) حق پر غالب رہینگے یہانتک
کہ قیامت قائم ہو **باب** مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر والنھی عن

التعریس فی الطریق جانورون کے بہلائی کا خیال کہنا سفر مین اور رات کو رستہ مین اوترنے سے ممانعت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیھا السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانھا مأوی الھوام باللیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے مین (یعنے جبکہ موسم مین جب جانورون کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹون کو انکا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط مین تو جلدی چلے جاؤ اوپر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہوجاؤ مین) اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچکر اوترو **ف** کیونکہ راہ مین اکثر جانور بھی آتے ہین اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی اودھر سے گذرتے ہین کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کے لیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بھا نقیھا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانھا طرق الدواب ومأوی الھوام باللیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب قحط مین سفر کرو تو جانورون کے مغز جاتے رہنے سے پہلے انکو جلد لے جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک مین زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل سوکھ جاوین گے اور انمین صرف ہڈیان رہجاوین گی مغز نہ رہے گا) **باب** السفر قطعۃ من العذاب سفر ایک عذاب ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم نھمتہ من وجھہ فلیعجل الی اھلہ قال نعم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمکو سونے اور کھانے اور پینے سے (یعنے اپنے وقت پر یہ چیزین نہین ملتین اکثر تکلیف ہوجاتی ہے) تو جب کوئی تم مین سے اپنا کام سفر مین پورا کرلے تو جلد اپنے گھر کو چلا آوے **باب** کراھۃ الطروق لیلاً مسافر اپنے گھر مین رات کو نہ لوٹے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ لَیْلًا وَکَانَ یَاْتِیْھِمْ غُدْوَۃً اَوْ عَشِیَّۃً

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونیکا موقع ملے) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ لَا یَدْخُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا دَنَوْنَا الْمَدِیْنَۃَ ذَھَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْھِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَاءً کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو جاویں گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جسکا خاوند غائب تھا وہ بال کترے (یعنے بال لیوے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنیوالے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ اَحَدُکُمْ لَیْلًا فَلَا یَاْتِیَنَّ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو آوے تو اپنے گھر میں گہانہ چلا آوے (بلکہ ٹھیرے) یہانتک کہ بال کترے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں **عَنْ** سَیَّارٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَیْبَۃَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو ایک ہی بیکبار رات کو اپنے گھر میں نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں) **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ لَیْلًا یَتَخَوَّنُھُمْ اَوْ یَلْتَمِسُ عَثَرَاتِھِمْ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو

اپنے گھر مین آنے سے گھر والون کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا اون کا قصور ڈھونڈھنے کو کیونکہ اس مین ایک
تو گمان بد ہی جو شریعت مین منع ہی دوسری عورت کی دل شکنی کا باعث ہی اور اوس مین صدہا قباحتین ہین تیسرے
خدانخواستہ اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہی) **عن** سفیان لا ادری ھذا فی الحدیث ام لا یعنی
یخونھم او یلتمس عثراتھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الطروق ولم یذکر انہ یخونھم ویلتمس عثراتھم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین خیانت پکڑنیکا ذکر نہین ہے

کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان

کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جن جانورون کا گوشت حلال ہے

باب الصید بالکلاب المعلمۃ سدھائے ہوئے کتون سے شکار کرنیکا بیان **عن** عدی بن
حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ فیمسکن
علی وذکر اسم اللہ فقال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل
قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس معھا قلت لہ فانی ارمی بالمعراض
الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخرق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین چھوڑتا ہون اپنے سکھلائے ہوئے
کتون کو وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہین اور مین اللہ کا نام لیتا ہون اوسپر **ف** نووی نے کہا شکار
کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے
طور پر کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبد الحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح
کی اور اوس سے منفعت لینی کی نیت ہو اور جو بہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا ✣

ف آپ نے فرمایا جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے تو کہا جو شکار کرے
مین نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک دوسرا کتا اوس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اوس
کے ساتھ نہین چھوڑا گیا تھا مین نے کہا مین معراض پھینکتا ہون اوس سے شکار مارتا ہون آپ نے فرمایا
اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کیطرف سے) تو کھالے اوس جانور کو اور جو پٹ لگے (عرض

مین) تو مت کہا اوسکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑین یا دنبہ یا ذبح کرنے لگین تو بسم اللہ کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ واجب ہی یا سنت اس مین اختلاف ہی شافعی کے نزدیک سنت ہی اگر سہو یا عمداً چھوڑدی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہی مالک اور احمد سی اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑدے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہی احمد سی اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابی نور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑدے تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چھوڑی تو حرام ہے اور احدیث سی یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہی اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کی نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہین کیونکہ وہ شیطان ہی اور یہ ضرور ہی کہ کتا شکاری یعنے سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اسکا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑی شکار کرے تو اسکا شکار حرام ہے ہماری نزدیک اور اکثر علما کی نزدیک پر اصحم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سی ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھہ تو اگر وہ کتا بن چھوڑی شریک ہوا یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہی یا مجوسی ہی تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہی اور معراض کہتے ہین اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہوا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضون نے کہا معراض وہ تیر ہی بغیر پہل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعضون نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال مین درست ہی اور یہ خلاف ہی احدیث کی اسیطرح ان لوگون نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہی اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنے غلیل کا مطلقاً درست نہین ہے جبتک اس جانور کو زندہ پاکر ذبح نہ کرین انتہے مختصراً **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا قوم نصید بھذہ الکلاب فقال اذا ارسلت کلابک المعلمۃ وذکرت اسم اللہ علیھا فکل مما امسکن علیک وان قتلن الا ان یاکل الکلب فان اکل فلا تاکل فانی اخاف ان یکون انما امسک علی نفسہ وان خالطھا کلاب من غیرھا فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہین ان کتون سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتون کو

چھوڑے اور اسہ تعالی کا نام لیکر چھوڑے تو کہا اون جانورون مین سے جنکو وہ پکڑ لین اگرچہ وہ مار ڈالین مگر جس صورت مین کتا بہی اس جانور مین سے کہالے تو اوسکو مت کہا کیونکہ مجہو ڈر ہے کہین کتے نے اوسکو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسیطرح اگر اس کتے کے ساتہہ اور غیر کتے شریک ہو جاوین تب بہی مت کہا **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا سنن ابوداود مین یہ حدیث ہو کہ آپ نے فرمایا کہالے اوس جانور مین سے اگرچہ کتا بہی اس مین سے کہالے اور اس مین اختلاف ہو علماء کا شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہو اور یہی حکم ہے پرندی شکاری کا یہی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اوسکا کہانا جائز رکہا ہے انتہے مختصرا **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَقُتِلَ فَاِنَّہٗ وَقِیْذٌ فَلَا تَاْکُلْ وَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ فَاِنْ اَکَلَ مِنْہُ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّہٗ اِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ قُلْتُ فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا اٰخَرَ فَلَا اَدْرِیْ اَیُّہُمَا اَخَذَہٗ قَالَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہو مین نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کہالے اور جب پٹ لگے اور مرجاوے تو وہ وقیذ ہو (یعنے موقوذہ ہے جو پتہر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید مین حرام ہے) مت کہا اوسکو اور مین نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا چہوڑے اللہ تعالی کا نام لیکر تو کہالے لیکن اگر کتا شکار مین سے کہالے تو مت کہا کیونکہ اوس نے شکار کیا اپنے لیے مین نے کہا اگر مین اپنے کتے کے ساتہہ دوسرے کتے کو پاؤن اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اوسکو پکڑا ہے آپنے فرمایا مت کہا اوسکو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی ہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَمِثْلِ ذٰلِکَ **ترجمہ** وہی جو آگے گذرا **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ

مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ اَخْذُهٗ فَاِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگی تو کھالے اوسکو اور جو پٹ لگی تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اسمیں سے کھا دی نہیں تو اسکو کھالے سلیم کہ اوسکی ذکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اوسکے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر **عَنْ** زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا ذَا دَخِيْلٍ وَرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ اَخَذَ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے کہا وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور ذکر کرتا تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اوس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ نے فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کے کتے پر **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اوسے زندہ پاوے تو ذبح کر اوسکو اور جو مار ڈالا ہو کتے نے اور نہ کھایا ہو اوسکو تو کھا اور اگر پاوے کتے کے ساتھ دوسرا کتا اور تجھ کو شک ہو کہ دونوں میں سے کس نے مارا ہے تو مت کھا اور اگر تو نے تیر مارا ہو تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ شکار تجھ سے غائب ہو ایک دن تک پھر نہ پاوے اوس میں سوا تیرے تیر کے نشان کے تو کھا اگر چاہے اور اگر پاوے اوسکو پانی میں ڈوبا ہوا تو مت کھا

نہین اوس مین سے تو بہی کہا اوسکو اور جو تیرے کتے کے ساتہہ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کہا
اوس کو کیونکہ معلوم نہین کس نے مارا اوسکو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پہر اگر تیرا شکار تیرے کہا کر
ایک دن تک غائب رہے بعد اوس کے تو اس مین سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پاوے تو کہا اوسکو اگر
تیرا جی چاہے اور جو تو اوسکو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو مت کہا **عن** عدی بن حاتم رضی
اللہ تعالی عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا رمیت بسہمک
فاذکر اسم اللہ فان وجدتہ قد قتل ولم یاکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فانک لا تدری الماء
قتلہ او سہمک **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا
شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پہر اگر تو اوسکو مرا ہوا پاوے تو کہا اسکو مگر جس صورت
مین پانی مین پڑا ہو تو مت کہا اس لیے کہ معلوم نہین وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا **عن** ابی ثعلبۃ
الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
اللہ انا بارض قوم من اہل الکتاب نا کل فی انیتہم وارض صید اصید بقوسی واصید
بکلبی المعلم او بکلبی الذی لیس معلم فاخبرنی ما الذی یحل لنا من ذلک قال اما ما ذکرت
انکم بارض قوم اہل کتاب تاکلون فی انیتہم فان وجدتم غیرہا فلا تاکلوا
فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا ثم کلوا فیہا واما ما ذکرت انک بارض صید فما
اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ ثم
کل وما اصبت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکوتہ فکل **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب
(یعنے یہود یا نصاری) کے ملک مین رہتے ہین اون کے برتنون مین کہانا کہاتے ہین اور ہمارا ملک شکار
کا ملک ہے تو مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہون سکہائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا
ہون اس کتے سے جو سکہا یا نہین گیا تو بیان کیجیے مجہ سے جو حلال ہو ان مین آپ نے فرمایا تو نے جو کہا
مین اہل کتاب کے ملک مین ہون اون کے برتنون مین کہاتا ہون تو اگر تم کو اور برتن مل سکین تو مت کہاؤ اون کے
برتنون مین اور جو اور برتن نہ ملین تو دہو لو ان کو پہر کہاؤ ان مین **ف** راوی نے کہا ابو داود کی
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنے اہل کتاب اپنی ہانڈیون مین سور پکاتے ہین اور اپنے برتنون مین

شراب پیتے ہین تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملین تو اون مین کہاؤ پیو اگر نہ ملین تو دھو ڈالو
اُن کو پھر کہاؤ پیو اون مین اور یہ حدیث مخالف ہی فقہا کے قول کے جو کہتے ہین مشرکون کے برتن کا استعمال
درست ہی دھو ڈالنے کے بعد اوس مین کوئی کراہت نہین اگرچہ دوسرا برتن ملسکتا ہو اور اس حدیث سے
جب دوسرا برتن ملسکتا ہو تو اوسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہین جاتی
اسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مین وہ برتن مراد ہین جن مین سور کا گوشت پکایا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور
فقہا کی مراد وہ برتن ہین جن مین نجاستون کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہے مختصرا **عَنْ** حَيْوَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ صَيْدَ
الْقَوْسِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جاوے بعد اوس کے ملے
تو کھا اوسکو جب تک بدبودار نہ ہو **عَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کھاوے
اسکو اگر سڑ نہ گیا ہو **عَنْ** ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِحَدِيْثِهٖ فِي الصَّيْدِ **عَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ
الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْنَتَهٗ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ
فَدَعْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ایک روایت مین کتے کے شکار مین بھی یہی ہے کہ تین دن کے
بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو چھوڑ دے اوسکو **باب** تَحْرِيْمِ اَكْلِ كُلِّ
ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ درانت والے درندی اور ہر پنجہ
والے پرندے کی حرمت کا بیان **عَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ
فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ **ترجمہ** حضرت ثعلبہ رضی اللہ
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر درانت والے درندے

کے کہانے سے زہری نے کہا ہم نے نہین سنا اسحدیث کو جب تک شام کے ملک مین آئے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع قال ابن شھاب لم اسمع ذلک من عالم ما بالحجاز حتی حدثنی ابو ادریس وکان من فقھاء اھل الشام **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کہانے سے ابن شہاب نے کہا ہمنے یہ حدیث حجاز مین اپنے علماء سے نہین سنی یہانتک کہ مجھسے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہون مین سے تھے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل کل ذی ناب من السباع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزھری بھذا الاسناد مثل حدیث یونس وعمرو وکلھم ذکر الاکل الا صالح ویوسف فان حدیثھما نھی عن کل ذی ناب من السبع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کہانا حرام ہے **عن** مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث شعبۃ عن الحکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا اسیطرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنیوالا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہین ہے

باب اباحۃ میتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہونا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لنا غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ قال فقلت کیف کنتم تصنعون بھا قال نمصھا کما یمص الصبی ثم نشرب علیھا من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل وکنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبلہ بالماء فناکلہ قال وانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا علی ساحل البحر کھیئۃ الکثیب الضخم فاتیناہ فاذا ھی دابۃ تدعی العنبر قال قال ابو عبیدۃ میتۃ ثم قال لا بل نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ وقد اضطررتم فکلوا قال فاقمنا علیہ شھرا ونحن ثلاث مائۃ حتی سمنا قال وقد رایتنا نغترف من وقب عینیہ بالقلال الدھن ونقتطع منہ الفدر کالثور او کقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبیدۃ ثلاثۃ عشر رجلا فاقعدھم فی وقب عینیہ واخذ ضلعا من اضلاعہ فاقامھا ثم رحل اعظم بعیر معنا فمر من تحتھا وتزودنا من لحمہ وشائق فلما قدمنا المدینۃ اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فقال ھو رزق اخرجہ اللہ لکم فھل معکم من لحمہ شیء فتطعمونا قال فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاکلہ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملین قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے اونہوں نے کہا اسکو چوس لیتے تھے جیسا کہ بچہ کیا کرتا ہے پھر اوسپر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو ساری دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اوسکو پانی میں تر کرتے اور کھاتے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر

وہان ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہی جس کو عنبر کہتے ہین
ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی پھر کہنے لگے نہین ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوے ہین اور اللہ کی راہ مین
نکلے ہین اور تم بیقرار ہو رہی ہو (بھوک کے ماری) تو کہا ہاں اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینہ رہی
اور ہم تین سو آدمی تہے (اُسکا گوشت کہایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے جابر نے کہا تم دیکھو ہم
اوس کی آنکھ کے حلقہ مین سے چربی کے گھڑے کے گھڑے بھرتے تہے اور اس مین سے بیل کے برابر
گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تہے آخر ابو عبیدہ نے ہم مین سے تیرہ آدمیون کو لیا تو وہ سب اوسکی آنکھ کے
حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ
پر پالان باندہی اُن اونٹون مین سے جو ہمارے ساتھ تہے وہ اوس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوس کے
گوشت مین سے وشائق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہی وشیقہ کی وشیقہ وہ اُبلا ہوا گوشت جو سفر
کے لیے رکہتے ہین) جب ہم مدینہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان
کیا آپنے فرمایا وہ اللہ تعالی کا رزق تہا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تہا اب تمہارے پاس کچہہ ہی اُسکا
گوشت تو ہمکو بھی کہلاؤ جابر نے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپکے پاس بہیجا آپ نے اوسکو کہایا ف
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوسکو مردار کہا پہر اُنکا اجتہاد بدل
گیا اور انہون نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تہے اور مضطر کے لیے مردار بہی حلال
ہے اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو اسکا گوشت مانگا تو اون کے دل کو خوش کرنے
کے لیے کیونکہ وہ حلال تہا یا اس لیے کہ وہ خاص اللہ تعالی کا بہیجا ہوا تہا تو آپ نے اُسکو متبرک
سمجہا اور اسمین دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہی اور یہ سوال
حرام نہین ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین بہی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہی خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع
کیا ہے اہل اسلام نے مچہلی کی حلت پر اور ہماری اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک
کے سوا اور دریائی جانورون مین تین قول ہین سب مین صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہین اور
امام مالک کی نزدیک مینڈک بہی درست ہی اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچہلی کے
اور کوئی دریا کا جانور درست نہین ہے اسطرح وہ مچہلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے

اور جمہور علمار کے نزدیک حلال ہی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل مین جو جابر کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہی استدلال کے لائق نہین ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصرا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہم ثلاث مائۃ راکب امیرنا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیر لقریش فاقمنا بالساحل نصف شہر فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا الخبط فسمی جیش الخبط فالقی لنا البحر دابۃ یقال لہا العنبر فاکلنا منہا نصف شہر وادہنا من ودکہا حتی ثابت اجسامنا قال فاخذ ابو عبیدۃ ضلعا من اضلاعہ فنصبہ ثم نظر الی اطول رجل فی الجیش واطول جمل فحملہ علیہ فمر من تحتہ قال وجلس فی جلد عینہ نفر قال واخرجنا من وقب عینہ کذا وکذا تلۃ ودک قال وکان معنا جراب من تمر فکان ابو عبیدۃ یعطی کل رجل منا قبضۃ قبضۃ ثم اعطانا تمرۃ تمرۃ فلما فنی وجدنا فقدہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور ہمان سخت بھوکے ہوئے یہانتک کہ پتے کھانے لگے اور اُس لشکر کا نام بھی ہوگیا پتون کا لشکر پھر سمندر نے ہماری لیے ایک جانور پھینکا جسکو عنبر کہتے ہین اوس مین سے ہم آدھے مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بدن پر ملا کیے یہانتک کہ ہم زوردار ہوگئے پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر مین دیکھا اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اُس آدمی کو اُس اونٹ پر سوار کیا وہ اوسکی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اوسکی آنکھہ کے حلقہ مین کئی آدمی بیٹھہ گئے جابر نے کہا ہم نے اوسکی آنکھہ کے حلقہ مین سے اتنی گہڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھہ (اُس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک بورہ تہا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم مین سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہمکو معلوم ہوا اسکا نہ ملنا (یعنے ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اُسوقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تہی **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ یقول فی جیش الخبط ان رجلا نحر ثلاث جزائر ثم ثلثا ثم ثلثا ثم نہاہ ابو عبیدۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی پتون کے لشکر مین ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابو عبیدہ نے منع کردیا (اونٹون کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہین اونٹ تمام ہوجاوین اور

جہاد مین خلل واقع ہوا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلاث مائۃ نخمل ازوادنا علی رقابنا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنون پر تھا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ ثلاث مائۃ وامر علیھم ابا عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ فنفی زادھم فجمع ابو عبیدۃ زادھم فی مزود کان یقوتنا حتی کان یصیبنا کل یوم تمرۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیون کا اور اُن کا سردار ابو عبیدہ کو کیا اونکا توشہ تمام ہوگیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے ایک توشہ دان مین اکھٹا کیے اور ہر روز ہمکو ایک کھجور دیا کرتے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ انا فیھم الی سیف البحر وساق وا جمیعا بقیۃ الحدیث نحو حدیث عمرو بن دینار وزاد ابو الزبیر غیر انہ فی حدیث وھب بن کیسان فاکل منھا الجیش ثمان عشرۃ لیلۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا مین بھی اوس مین تھا سمندر کے کنارے پر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس مین یہ ہے کہ لوگون نے اٹھارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کھایا **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنا الی ارض جھینۃ واستعمل علیھم رجلا وساق الحدیث بنحو حدیثھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تحریم اکل لحوم الانسیۃ **ف** جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے کہا حرام نہین ہے اور مالک کے تین قول مین سب مین مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصرا) **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتون کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدہون کے گوشت سے **عن** الزھری بھذا الاسناد وفی حدیث یونس ونھی عن اکل لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

ابی ثعلبۃ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ترجمہ
ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اون گدھون کے جو بستی مین رہتے
ہین (اور جنگل کا گدھا یعنے گورخر باتفاق حلال ہے) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ ترجمہ عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھون کے گوشت سے
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل
الحمار الاھلی یوم خیبر وکان الناس احتاجوا الیھا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگون کو حاجت
تھی عن الشیبانی قال سالت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ عن
لحوم الحمر الاھلیۃ فقال اصابتنا مجاعۃ یوم خیبر ونحن مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجۃ من المدینۃ فنحرناھا فلما قدورنا
لتغلی اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکفئوا القدور ولا تطعموا
من لحوم الحمر شیئا فقلت حرمھا تحریم ماذا قال نحۃ ثنا بنیا فقلنا حرمھا البتۃ او حرمھا
من اجل انھا لم تخمس ترجمہ شیبانی سے روایت ہے مین نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی
عنہ سے پوچھا بستی کے گدھون کے گوشت کو انھون نے کہا ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لیے تھے پھر ہم
نے اون کو کاٹا اور ہماری ہانڈیون مین ان کا گوشت اُبل رہا تھا اتنے مین جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے منادی نے پکارا ہانڈیان اولٹ دو اور گدھون کا گوشت مت کھاؤ مین نے کہا آپ نے
گدھون کا گوشت کیسے حرام کیا یہ بابتین ہمنے آپس مین کین بعضون نے کہا آپ نے انکو قطعی حرام کر دیا بعضون
نے کہا اسوجہ سے کہ اون کا خمس نہین نکالا تھا (یعنے تقسیم سے پہلے انہون نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ
سے آپنے حرام کیا) عن سلیمان الشیبانی رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت
عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اصابتنا مجاعۃ لیالی خیبر قال
فلما کان یوم خیبر وقعنا فی الحمر الاھلیۃ فانتحرناھا فلما غلت بھا القدور

نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اکْفِئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَھٰی عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّھَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ نَھٰی عَنْھَا اَلْبَتَّۃَ **ترجمہ** سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں اُبلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا اومنادی دوسرے کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ سو بعض لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اسکو حرام کر دیا **عَنِ** الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاھَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ **ترجمہ** براء اور عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے گدھوں کو پکڑا اور انکو پکایا پھر آپ کے منادی نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیوں کو **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَصَبْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اکْفِئُوا الْقُدُوْرَ **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہمنے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولٹ دو ہانڈیوں کو **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نُھِیْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ** براء سے روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُلْقِیَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ نَیِّئَھَا وَنَضِیْجَھَا ثُمَّ لَمْ یَاْمُرْنَا بِاَکْلِھَا **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینکدینے کا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اوس کے کھانیکا **عَنْ** عَاصِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی ہو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَا اَدْرِیْ اِنَّمَا نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ کَانَ حَمُوْلَۃَ النَّاسِ فَکَرِہَ اَنْ تَذْھَبَ حَمُوْلَتُھُمْ اَوْ حَرَّمَہٗ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے منع کیا گدہون کے گوشت سے اسوجہ سے کہ وہ لادنے کے کام مین آتے ہین تو بر اجانا آپ نے
اُنکا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدہون کا گوشت **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر ثم ان اللہ فتحھا علیھم
فلما امسی الناس الیوم الذی فتحت علیھم اوقدوا نیرانا کثیرۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم قال علی ای لحم
قالوا علی لحم حمر انسیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھریقوھا واکسروھا فقال
رجل یا رسول اللہ او نھریقھا ونغسلھا قال او ذاک **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے خیبر کے طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو جسدن فتح ہوا اوس
شام کو لوگون نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہین اور کیا چیز پکاتے ہین لوگون نے
عرض کیا گوشت پکاتے ہین آپ نے فرمایا کاہیکا گوشت لوگون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا
گوشت بہادو اور ہانڈیان توڑ ڈالو ایک شخص بولا ہم گوشت بہادین اور ہانڈیان دھو ڈالین آپ نے
فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن** یزید بن ابی عبید بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر
اصبنا حمرا خارجا من القریۃ فطبخنا منھا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا ان اللہ ورسولہ ینھیانکم عنھا فانھا رجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور وانھا
لتفور بما فیھا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح
کیا تو گدہی نکل رہے تھے ہم نے اون کو پکڑا پھر اُن کا گوشت پکایا اتنے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار رہو جاؤ اللہ تعالیٰ اور اُسکا رسول دونون تم کو منع کرتے
ہین گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اُسکا کہنا پھر سب ہانڈیان اوندھی
گئین اور گوشت اونمین اوبل رہا تھا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان
یوم خیبر جاء جاء فقال یا رسول اللہ اکلت الحمر ثم جاء اٰخر فقال یا رسول اللہ
افنیت الحمر فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا طلحۃ فنادی ان اللہ ورسولہ
ینھیانکم عن لحوم الحمر فانھا رجس او نجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما فیھا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدھے کھا لیے گئے پھر دوسرا آیا اور بولا گدھے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اوسکا تمکو منع کرتے ہین گدھون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہین یا ناپاک ہین۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہانڈیان اولٹی گئین **باب** اباحۃ اکل لحم الخیل گھوڑون کا گوشت حلال ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ واذن فی لحوم الخیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھون کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کا گوشت کھانے کی **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول اکلنا زمن خیبر الخیل وحمر الوحش ونھانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمار الاھلی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے خیبر کے زمانہ مین گھوڑون کا اور گورخرون کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے سے **عن** ابن جریج بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اسماء قالت نحرنا فرسا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ **ترجمہ** اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر اسکا گوشت کھایا **عن** ھشام بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ الضب گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنے سوسمار کا) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الضب فقال لست بآکلہ ولا محرمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گوہ کا گوشت آپ نے فرمایا نہ مین اوسکو کھاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **ف** آپ نے نہین کھایا کیونکہ وہ آپ کے ملک مین نہین ہوتا تھا تو آپ کو اُس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت ہے پر صحابہ نے

کہا یا آپکے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور سپر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابو حنیفہ سے منقول ہے
کہ اونہوں نے مکروہ کہا (نووی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سأل رجل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب فقال لا اکلہ ولا احرمہ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کھانے کو آپ نے فرمایا
نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں **عن** ابن عمر قال سئل رجل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو علی المنبر عن اکل الضب فقال لا اکلہ ولا احرمہ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے **عن** عبید اللہ بمثلہ فی ھذا الاسناد **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الضب بمعنی حدیث
اللیث عن نافع غیر ان حدیث ایوب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضب فلم یاکلہ
ولم یحرمہ وفی حدیث اسامۃ قال قام رجل فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
المنبر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیھم سعد وانہ اتی بلحم ضب فنادت امرأۃ من نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحم ضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی اصحاب تھے اون میں سعد بھی تھے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے
ایک عورت نے آپ کی بی بیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپنے صحابہ سے
فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے (یعنے مجھے اون کے کھانیکا اتفاق نہیں ہوا
اس وجہ سے کراہت آتی ہے) **عن** توبۃ العنبری قال قال لی الشعبی ارأیت حدیث
الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قریبا من سنتین او سنۃ ونصف فلم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم غیر ھذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھم سعد
بمثل حدیث معاذ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بكبة ميمونة فاذا بضب محنوذ فاهوى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فقال بعض النسوة
اللاتي في بيت ميمونة رضي الله تعالى عنها اخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بما
يريد ان ياكل فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده فقلت احرام هو يا رسول الله قال
لا ولكنه لم يكن بارض قومي فاجدني اعافه قال خالد فاجتررته فاكلته ورسول الله صلى
الله عليه وسلم ينظر ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوپر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جس کو آپ کھانا چاہتے تھے (یعنی کہدیا کہ یہ گوہ ہے)
یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں وہ میری ملک میں
نہ تھا اسوجہ سے مجھکو کراہت ہوئی خالد نے کہا میں نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ
رہے تھے عن عبيد الله بن عباس رضي الله تعالى عنه ان خالد بن الوليد
الذي يقال له سيف الله اخبره انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميمونة
رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته وخالة ابن عباس فوجد
عندها ضبا محنوذا قدمت به اختها حفيدة بنت الحارث من نجد فقدمت الضب
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان اقل ما يقدم اليه الطعام حتى يحدث به
ويسمى له فاهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يده الى الضب فقالت امراة من النسوة
الحضور اخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قدمت له قلن هو الضب يا رسول
الله فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده فقال خالد بن الوليد رضي الله تعالى
عنه احرام الضب يا رسول الله قال لا ولكنه لم يكن بارض قومي فاجدني اعافه
قال خالد فاجتررته فاكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فلم ينهني
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جنکو سیف اللہ کہتے ہیں وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی ان کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے بھیجی وہ گوہ سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپکے سامنے کوئی کھانا کہا جاوے اور نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کھانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کیطرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہدیا جو آپکے سامنے لائی تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یارسول اللہ یہ سنکر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے کہا کیا گوہ حرام ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میری ملک میں نہیں ہوتا اسوجہ سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پھر میں نے اوسکو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے تو نہیں منع کیا مجکو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اخبرہ ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھی خالتہ فقدم الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم ضب جاءت بہ ام حفید بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا من نجد فاکل وکانت تحت رجل من بنی جعفر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل شیئا حتی یعلم ما ھو ثم ذکر بمثل حدیث یونس وزاد فی اخر الحدیث وحدثہ ابن الاصم عن میمونۃ وکان فی حجرھا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفید بنت حارث نجد سے لائے تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اوسیطرح **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بضبین مشویین بمثل حدیثھم ولم یذکر یزید بن الاصم عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آئے بھنے ہوئے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت میمونۃ وعندہ خالد الولید بلحم ضب فذکر بمعنی حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اھدت خالتی ام حفید

رضی اللہ تعالیٰ عنہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واقطا واضبانا کل
من الثمن والاقط وترک الضب تقذرا واکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی
اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ سے نفرت کرکے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دسترخوان پر
کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا **عن** یزید بن الاصم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ دعانا عمرو بن بالمدینۃ فقربت الینا ثلاثۃ عشر ضبا فاکل وترک فقیل
لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من الغد فاخبرتہ فاکل القوم حولہ حتی قال
بعضہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکلہ ولا انہی عنہ ولا احرمہ فقال ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بئسما قلتم ما بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا محللا ومحرما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو عند میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعندہ
الفضل بن عباس وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم وامرأۃ اخری اذ قرب الیہم
خوان علیہ لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل قالت لہ میمونۃ تنبئ
اللہ تعالیٰ عنہا انہ لحم ضب فکف یدہ وقال ہذا لحم لم اکلہ قط وقال لہم
کلوا فاکل منہ الفضل وخالد ثم الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمرأۃ وقالت میمونۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا اکل من شیء لا شکیتا یاکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دفعہ نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہماری سامنے رکھے
بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی پھر دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور اون سے
یہ حال بیان کیا لوگوں نے اون کے سامنے بہت باتیں کیں بعضوں نے یہانتک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال
کہیں یا حرام (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بھی آئی ہے یحل لہم الطیبات
ویحرم علیہم الخبائث) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجدی سے پھر وہ گوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپکے سامنے کوئی کھانا کہا جاوے اور بیان نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کھانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کیطرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہدیا جو آپکے سامنے لائی تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ یہ سنکر آپنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میری ملک میں نہیں ہوتا اسوجہ سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پھر میں نے اوسکو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے تو نہیں منع کیا مجکو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اخبرہ ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھی خالتہ فقدم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم ضب جاءت بہ ام حفید بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا من نجد فکانت تحت رجل من بنی جعفر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل شیئا حتی یعلم ما ھو فذکر بمثل حدیث یونس وزاد فی اخر الحدیث وحدثہ ابن الاصم عن میمونۃ وکان فی حجرھا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفید بنت حارث نجد سے لائے تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اوسیطرح **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بیت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بضبین مشویین بمثل حدیث یحصر ولم یذکر یزید بن الاصم عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آگے بھنے ہوئے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت میمونۃ وعندہ خالد الولید بلحم ضب فذکر بمعنی حدیث النھری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اھدت خالتی ام حفید

کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ اوس سے فائدہ دیتا ہے بہتون کو اور وہی غذا ہے اکثر جو وا ہون کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو مین کہتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نفرت ہوئی **عن** اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مَضَبَّۃٍ وَرَنَۃَ عَامَّۃُ طَعَامِ اَھْلِیْ قَالَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَقُلْنَا عَاوِدْہُ فَعَاوَدَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَالَ یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَھُمْ دَوَابَّ یَدِبُّوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدْرِیْ لَعَلَّ ھٰذَا مِنْھَا فَلَسْتُ اٰکُلُھَا وَلَا اَنْھٰی عَنْھَا **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین مین رہتے ہین جہان گوہ بہت ہین اور وہی اکثر کہانا ہے میرے گھر والون کا آپ نے اسکو جواب نہ دیا ہمنے کہا پھر پوچھ اوس نے پھر پوچھا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد آپنے اوسکو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو اُنکو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے مین نہین جانتا گوہ انہین جانورون مین سے ہے یا کیا اس لیے مین اسکو نہین کہاتا نہ اور اسکو حرام کہتا ہون **باب** اِبَاحَۃِ الْجَرَادِ ٹڈی کہانا درست ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیان کین اور ٹڈیان کہاتے رہے **عن** اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ اِسْحَاقُ سِتَّ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ سِتًّا اَوْ سَبْعًا **ترجمہ** ابو یعفور سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسحاق نے چھ لڑائیان روایت کین ہین اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات **عن** اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہے اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال مین حلال ہے خواہ ذبح کیجاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہین ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹڈی

اوسکا کاٹین یا اوسکو دابین یا زندہ انکار مین ڈالین یا بھونین تو حلال ہی انتہے **باب** اباحۃ الارنب خرگوش حلال ہی **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال مرونا فاستنفجنا ارنبا بمر الظہران فسعوا علیہ فلغبوا قال فسعیت حتی ادرکتہا فاتیت بہا ابا طلحۃ فذبحہا فبعث بورکہا وفخذیہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم جارہے تہے ہمنے مر الظہران مین (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچہا کیا پہلے لوگ اوسپر دوڑے لیکن تہک گئے پہر مین دوڑا تو مین نے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا اونہون نے اسکو ذبح کیا اور اسکا پٹہہ اور دونون ران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجین مین سکے آیا آپ نے لیلیا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد وفی حدیثہ یحییٰ یورکہا او فخذیہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک مگر عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلی سے اوسکی کراہت منقول ہی اور کسی حدیث سے ممانعت اوسکی ثابت نہین ہے انتہے **باب** اباحۃ ما یستعان بہ علی الاصطیاد والعدو وکراہۃ الخذف لصید او غیرہ کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرورہو درست ہی لیکن چہوٹی چہوٹی کنکریان پہینکنا نادرست ہی **عن** ابن بریدۃ قال رای عبد اللہ بن المغفل رجلا من اہلہ یخذف فقال لہ لا تخذف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او قال ینہی عن الخذف فانہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکأ بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقأ العین ثم رآہ بعد ذلک یخذف فقال لہ اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او ینہی عن الخذف ثم اراک تخذف لا اکلمک کلمۃ کذا او کذا **ترجمہ** ابن بریدہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکہا اپنے یارون مین سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گہٹلی مارنا یا کوئی اور چیز اون کے مانند دو انگلیون کے بیچ مین رکہکر یا انگلی اور انگوٹہے کے بیچ مین رکہکر) عبد اللہ نے اوس سے کہا تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تہے یا منع کرتے تہے خذف کو کیونکہ نہ اوس سے شکار ہوتا ہی نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکہہ پہوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)

پر عبداللہ نے اسکو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا مین تجھہ سے حدیث بیان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر مین دیکھتا ہون تو خذف کیے جاتا ہے اب مین تجھہ سے بات نہ کرون گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقون کی ملاقات ترک کرنا چاہیے اسیطرح اون لوگون کی جو جان بوجھکر حدیث پر عمل نہ کرین اور ایسے لوگون کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اسحدیث کی موید اور حدیثین ہین جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہے **منتقی** کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہین اس مین وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف مین واجب العمل نہ جانین بلکہ اون کا گناہ سخت ہے اوس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کرسکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے **عن** کھمس بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف قال ابن جعفر فی حدیثہ وقال انہ لا یتکاء العدو ولا یفقأ العین ولکنہ یکسر السن ویفقأ العین وقال ابن مھدی انھا لا تنکأ العدو ولم یذکر ففأ العین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان قریبا لعبداللہ ابن مغفل خذف فقال نھاہ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الخذف وقال انھا لا تصید صیدا ولا تنکأ عدوا ولکنھا تکسر السن وتفقأ العین قال فعاد فقال احدثک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ ثم تخذف لا اکلمک ابدا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

عن ایوب بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھرے کو تیز کرنا چاہیے **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ثنتان حفظتھما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا

القِتلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ ترجمہ
شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں ہیں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو
تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور
اپنے جانور کو آرام دیوے اور یہ بھی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک
جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے عن خالد
الحذاء بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے عن هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ
اَيُّوْبَ اِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ترجمہ ہشام بن زید بن انس بن مالک
سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے
ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
جانوروں کو باندھ کر مارنے سے ف اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی
ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اسکو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ
زندہ ہو پھر اوسکو تیروں وغیرہ سے مارنا عن شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ عن
شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ترجمہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اوسپر تیر چلا رہے تھے جب اون لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو اون سے الگ ہوگئے ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اوسپر جو ایسا کام کرے **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مرّ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بفتیان من قریش قد نصبوا طیرًا وھم یرمونہ وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئۃ من نبلھم فلما رأوا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفرقوا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئًا فیہ الروح غرضًا **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گذرے اونہوں نے ایک پرندہ لگا یا تھا نشانے پر اور اوسکو تیر مار رہے تھے اور جسکا پرندہ تھا اوس سے ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اوس تیر کو وہی لیوے جب اون لوگوں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہوگئے ابن عمر نے کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتل شیء من الدواب صبرًا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھکر مارنے سے +

کتاب الاضاحی

کتاب قربانیوں کے بیان میں +

باب وقتھا قربانی کا وقت کیا ہے **عن** جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال شھدت الاضحی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی فرأی من صلوتہ سلم فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح اضحیتہ قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانھا اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم اللہ۔ **ترجمہ** جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھہ موجود تہا آپنے ابہی نماز نہین پڑہی تہی اور نماز سے فارغ نہین ہوئے تہے اور سلام نہین پہیرا تہا کہ دیکہا قربانیون کا گوشت اور وہ ذبح ہوچکی تہین نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہین ہوئی) اور جس نے نہین کاٹی وہ اللہ تعالی کا نام لیکر کاٹے ٭

ف نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہی یا نہین جمہور علما کے نزدیک قربانی سنت ہی اگر ترک کریگا تو گنہگار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہی مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہی اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہی بشرطیکہ وہ منا مین حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والون پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھہ نماز پڑہنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اسپر کہ طلوع فجر سے پہلے دسوین تاریخ کی قربانی درست نہین ہے اور اختلاف ہی اوس کے بعد مین تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہی کہ جب آفتاب نکلا دسوین تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر مین ہوتے ہین تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھہ عید کی نماز نہ پڑہے یا عید کی نماز ہی نہ پڑہے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اوسوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤن اور جنگل والون کے لیے قربانی کا وقت دسوین تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والون کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک نہین ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک قربانی درست نہین ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہین اور اوسکی نماز کے بعد درست ہی گو اوس نے ابہی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری اون کے نزدیک برابر ہین اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک درست نہین ہے اور ربیعہ نے کہا جہان امام نہین ہے وہان آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہین ہے اور اوسکے بعد درست ہی اب اخیر وقت قربانی کا تیرہوین کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہوین کی شام تک اور رات کو بہی قربانی درست ہی لیکن مکروہ ہی اور

مالک کے نزدیک درست نہیں انتہے مختصراً **عن** جندب بن سفیان قال شہدت الاضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضے صلاتہ بالناس نظر الی غنم قد ذبحت فقال من ذبح قبل الصلوۃ فلیذبح شاۃ مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم اللہ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے **عن** الاسود بن قیس بہذا الاسناد قال علی اسم اللہ کحدیث ابی الاحوص **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جندب البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی ثم خطب فقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیعد مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح باسم اللہ **ترجمہ** جندب بجلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحے کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے **عن** شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ضحی خالی ابو بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال یا رسول اللہ ان عندی جذعۃ من المعز فقال ضحی بہا ولا تصلح لغیرک ثم قال من ضحی قبل الصلوۃ فانما ذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین **ترجمہ** براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنے قربانی کا ثواب نہیں ہے) ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینے کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہے) پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اوس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنے گوشت کھانے کو لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اوسکی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خالہ ابا بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذبح قبل ان یذبح النبی صلی اللہ علیہ

فقال یارسول اللہ ان ھذا یوم اللحم فیہ مکروہ وانی عجلت نسیکتی لاطعم اھلی وجیرانی واھل دارہی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعد نسکا فقال یارسول اللہ ان عندی عناقا لی ھی خیر من شاتی لحم فقال ھی خیر نسیکتیک ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کرلی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش نہ کہنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچون کے دل مین گوشت کی خواہش باقی رکھنا اسدن برا ہے اور بعض نسخون مین مکروہ کے بدلے مقدوم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جسمین گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور مین نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ کھلاؤن مین اپنے بال بچون اور ہمسایون اور گھر والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کردہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودہ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم کی اوسکو عربی مین عناق کہتے ہین) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپنے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونون قربانیون مین اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر جبکہ تو بردہ نے اوسکو نیت غیر سے کاٹا تھا اسوجہ سے اُس مین بھی ثواب ہوا اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال لا یذبحن احد حتی یصلی قال فقال خالی یارسول اللہ ان ھذا یوم اللحم فیہ مکروہ ثم ذکر بمعنی حدیث هشیم ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا

عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا ووجہ قبلتنا ونسک نسکنا فلا یذبح حتی یصلی فقال خالی یارسول اللہ قد نسکت عن ابنی فقال ذاک شیء عجلتہ لاھلک قال ان عندی شاۃ خیرا من ثنائین فقال ضحی بھا فانھا خیر نسیکتیہ ترجمہ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

طرح نماز پڑہی اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنے مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک ہم نماز نہ پڑہ لین میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ مین تو اپنے بیٹے کیطرف سے قربانی کر چکا آپ نے فرمایا اس مین تو نے جلدی کی اپنے گہر والون کے لیے اونے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک بکری ہے جو دو بکریون سے بہتر ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی مین گوشت کی کثرت افضل نہین ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریون سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اوس کی وہ تیری دونون قربانیون سے بہتر ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَكَانَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہین وہ یہ کہ نماز پڑہتے ہین (عید کی پہر گہر کو لوٹ کر قربانی کرتے ہین تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جسکو اوس نے تیار کیا اپنے گہر والون کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے ذبح کر لیا تہا پہر بولا کہ میری پاس ایک جذعہ (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہین **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر چکا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يُضَحِّيْ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِيْ عَنَاقٌ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودہ والی (یعنے کم سن ابہی دودہ پیتی تہی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر

اور تیری بعد بہر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنے بکری کا جذعہ) **عَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْبُرْدَۃَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعَۃٌ قَالَ شُعْبَۃُ وَاَظُنُّہٗ قَالَ وَھِیَ خَیْرٌ مِّنْ مُّسِنَّۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْھَا مَکَانَھَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ **ترجمہ** براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوبردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کردہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اور نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَشُکَّ فِیْ قَوْلِہٖ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ مُّسِنَّۃٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا یَوْمٌ یُشْتَھٰی فِیْہِ اللَّحْمُ وَذَکَرَ رَھْنَۃَ مِنْ جِیْرَانِہٖ کَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَّقَہٗ قَالَ وَعِنْدِیْ جَذَعَۃٌ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُھَا قَالَ فَرَخَّصَ لَہٗ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَبْلَغَتْ رُخْصَتُہٗ مَنْ سِوَاہُ اَمْ لَا ثُمَّ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی کَبْشَیْنِ فَذَبَحَھُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰی غُنَیْمَۃٍ فَتَوَزَّعُوْھَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْھَا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے ایک شخص بولا یا رسول یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجکو پسند ہے کیا میں اُسکو ذبح کروں آپ نے اُسکو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اور کو بھی ہوئی یا نہیں پھر آپ جبکہ دو مینڈھوں پر مخاطب ہوئے انکو ذبح کیا راوی نے کہا لوگ اپنے اپنے گھر سے قربانی کرنا افضل ہے پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ

الصلوٰۃ ان یعید ذبحا ثم ذکر بمثل حدیث ابن علیۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی قال فوجد ریح لحم فنھاھم ان یذبحوا قال من کان ضحی فلیعد ثم ذکر بمثل حدیثھما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے روز پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا انکو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **باب** سن الاضحیۃ قربانی کی عمر کا بیان **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسری میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اسپر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کے قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کیطرف سے اور ہرن ایک آدمی کیطرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے پھر دنبہ بہتیر پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہی مختصرا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بالمدینۃ فتقدم رجال فنحروا وظنوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نحر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان نحر قبلہ ان یعید بنحر اخر ولا ینحروا حتی ینحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی

سے قربانی کرلی اور یہ سمجھی کہ آپ نے بھی قربانی کرلی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں وہ بھی نہ کریں اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی کرے لوگ بھی نہ کریں

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمہا علی اصحابہ ضحایا فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت قال فنیبۃ علی صحابتہ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریاں دیں اپنے یاروں کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا بکری کا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی قربانی کر۔

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیننا ضحایا فاصابنی جذع فقلت یا رسول اللہ انہ اصابنی جذع فقال ضح بہا **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اوسکی قربانی کر **عن** عقبۃ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ضحایا بین اصحابہ بمثل معناہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب الضحیۃ وذبحہا مباشرۃ بلا توکیل وتسمیۃ والتکبیر

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ضحی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین احدہما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحہما **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا اون دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا اون کی گردن پکڑتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور یعنے جسکا سینگ اوگاہی نہ ہو درست ہے اور جسکا سینگ ٹوٹ گیا ہو اوس میں اختلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلی اور کانے

اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہین اور ایسا ہی اندھے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی مین سفید ہی پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبلا پھر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اُس حالت مین مستحب ہی کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا عورت کو اور نابالغ کو یا حائضہ عورت کو انتہے مختصراً **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ قَالَ رَاَیْتُہٗ یَذْبَحُھُمَا بِیَدِہٖ وَقَالَ وَرَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا قَالَ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ قَالَ لَھَا یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّیْ الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ والا لانیکا جو چلتا ہو سیاہی مین اور بیٹھتا ہو سیاہی مین اور دیکھتا ہو سیاہی مین (یعنے پاؤن اور پیٹ اور آنکھون کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا ہی مینڈھا قربانی کے لیے آپنے فرمایا اے عائشہ چھری لا پھر فرمایا تیز کر لے اوسکو پتھر سے مین نے تیز کردی پھر آپ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اوسکو لٹایا پھر اوسکو ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمد کیطرف سے اور محمد کی آل کیطرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اور اس کی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے اسپر کہ جانور کو بائین کروٹ پر لٹادے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دے چھری داہنے ہاتھ مین پکڑے اور بائین ہاتھ سے اوسکا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک آدمی اور اسکے گھر والون کیطرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملیگا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہی

ایک قربانی سب گھر والون کی طرف سے کافی ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو مکروہ رکھا ہے اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علمانے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہیں ہو سکتی انتہے

باب جواز الذبح بکل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام وذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہاوے سوا دانت اور ناخون اور ہڈی کے **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا لاقو العدو غدا ولیست معنا مدی قال اعجل او ارنی ما انهر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر وسأحدثک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة قال واصبنا نهب ابل وغنم فند منها بعیر فرماه رجل بسهم فحبسه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لهذه الابل اوابد کاوابد الوحش فاذا غلبکم منها شیء فاصنعوا به هکذا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا جلدی کرو یا ہوشیاری کر جو خون بہاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اسکو کھا سوا دانت اور ناخون کے اور میں تجھ سے کہوں گا اوسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کے چھریاں ہیں راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر اون میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اوسکو تیر سے مارا وہ ٹھیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اوس کے ساتھ یہی کرو **ف** یعنی تیر برچھی وغیرہ سے اوسکو مار لو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اگر وہ اوس زخم سے مر جاوے تو اسکو کھا لو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخون اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتھر لکڑی کانچ نرکل ٹہیکری تانبے وغیرہ سے درست ہے اگر دھار دار ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسیطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اوس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے (نووی مختصرا) **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفة من تهامة فاصبنا غنما وابلا فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فکفئت ثم عدل عشرا من الغنم

بجزور وفی ذکر باقی الحدیث نحو حدیث یحیی بن سعید **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ذوالحلیفہ مین جو تہامہ مین ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ مین اور وہ ذوالحلیفہ نہین ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہان ہمکو بکری اور اور اونٹ ملے لوگون نے جلدی کرکے انکو جوش دیا ہانڈیون مین (یعنے اون کے گوشت کو کاٹکر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیان اوندہائی گئین پہر دس بکریان ایک اونٹ کے برابر رکہین اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح **ف** آپنے ہانڈیون کو اوندہوا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہین ہے جب دارالاسلام مین پہونچ جاوے اور دارالحرب مین ضرورت سے کہانے کی چیز کا استعمال درست ہے **عن** عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده قال قلنا يا رسول الله إنا لاقو العدو غدا وليس معنا مدى فندكي بالليط وذكر الحديث بقصته قال فندكي بعير منها فرميناه بالنبل حتى وهصناه **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یارسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہین اور ہمارے پاس چہریان نہین ہین تو ہم ذبح کرین نرکل کے چہلکون سے پہر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم مین کا بدک نکلا ہم نے اوسکو تیر سے مارا یہانتک کہ گرا دیا اوسکو **عن** سعيد بن مسروق بهذا الاسناد الحديث إلى آخره بتمامه وقال فيه وليست معنا مدى أفنذبح بالقصب **ترجمہ** وہی حدیث اور گذرا **عن** رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه أنه قال يا رسول الله إنا لاقو العدو غدا وليس معنا مدى وساق الحديث ولم يذكر فعجل القوم فأغلوا بها القدور فأمر بها فكفئت وذكر سائر القصة **ترجمہ** وہی حدیث اور گذرا **باب** النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلث ونسخه **ترجمہ** تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانے سے ممانعت اور اسکا منسوخ ہونے کا بیان **عن** أبي عبيد قال شهدت العيد مع علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه فبدأ بالصلوة قبل الخطبة وقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نأكل من لحوم نسكنا بعد ثلاث **ترجمہ** ابوعبید سے روایت ہے مین عید کی نماز مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تہا اونہون نے نماز پہلے پڑہی اور خطبہ اوس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد **ف** ایک طائفہ

علمار نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا چھوڑ ناجائز کیا ہے اور جمہور علمار کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے (نووی مختصراً) **عَنْ** اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی ابْنِ اَزْھَرَ اَنَّہٗ شَھِدَ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ فَصَلّٰی لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَاکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا لُحُوْمَ نُسُکِکُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ فَلَا تَاْکُلُوْا **ترجمہ** ابوعبید سے روایت ہے اونہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کے ساتھ پھر اونہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی کے ساتھ اونہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ مت کھاؤ (تین دن کے بعد) تین دن تک کھاؤ اور خیرات کرو **عَنِ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَاْکُلُ اَحَدُکُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِیَتِہٖ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُؤْکَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِیِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا یَاْکُلُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ وَاقِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَمْرَۃَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعَتْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَقُوْلُ دَفَّ اَھْلُ اَبْیَاتٍ مِنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ حَضْرَۃَ الْاَضْحٰی زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدَّخِرُوْا

ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا نُهِيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عید اضحی میں شریک ہونیکو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کردو تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور اوکو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (اون کی کھالوں کی) اور اون میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا اون محتاجوں کیوجہ سے جو اسوقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفلی ہو تو اوس میں سے صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کھا دے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھا دے آدھا خیرات کرے اور کھانا اوسمیں سے مستحب ہے واجب نہیں ہے اور بعضے سلف سے کھانا واجب منقول ہے انتہے مختصراً **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث ثم قال بعد کلوا وتزودوا وادخروا **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اوس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہوگئی) **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنا لا نأکل من لحوم بدننا فوق ثلاث منی فارخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاقلم

لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منا میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا) میں نے عطا سے کہا جابر نے یہی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو (انہوں نے کہا ہاں) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا اوس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانیکا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوا لَحْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَّقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّحَشَمًا وَّخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا وَادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو اور یا رکھ چھوڑو **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِيْ بَيْتِهٖ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ يُّفِيْضُوْا فِيْهِمْ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اوس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اوس میں سے یعنے سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ

سال محتاجی کا تھا تو مین نے چاہا کہ سب لوگون کو گوشت ملے **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ھذہ فلم ازل اطعمہ منھا حتی قدم المدینۃ **ترجمہ** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنا رکھہ مین آپ کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہانتک کہ آپ مدینہ منورہ مین آئے **عن** معاویۃ بن صالح بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع اصلح لحم ھذا الکحم قال فاصلحتہ قال فلم یزل یاکل منہ حتی بلغ المدینۃ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے جو مولی تھے (غلام آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مجھہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اے ثوبان یہ گوشت بنا رکھہ مین نے بنا لیا پھر آپ اوس مین سے کھاتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے **عن** یحیی بن حمزۃ بھذا الاسناد ولم یقل فی حجۃ الوداع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر مین توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہین ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور ہمارا اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہین ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منا اور مکہ مین قربانی نہین ہے **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونھیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا **ترجمہ** حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سو اب زیارت کرو انکی اور مین نے تمکو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور مین نے تمکو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنون مین اب جس برتن مین چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزون کو **ف** نووی نے کہا ان حدیثون مین ناسخ اور منسوخ دونو کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسیطرح معلوم ہوتا ہے کہ کسی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپکا وضو نہ کرنا تھا

اون چیزون کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہین ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہوا تھے **عن** بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم فذکر بمعنی حدیث ابی سنان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الفرع والعتیرۃ فرع اور عتیرہ کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ زاد ابن رافع فی روایتہ والفرع اول النتاج کان ینتج لہم فیذبحونہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے **ف** اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول ماہ مین کرتے تھے اسکو رجبی کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہوجاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہ دونون جاہلیت کی رسمین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کردیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت آئی ہے **باب** ثم من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ وھو مرید التضحیۃ ان یاخذ من شعرہ او اظفارہ شیئا جو شخص قربانی والا ہو وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کتراوے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر وارادا حدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا قیل لسفیان فان بعضہم لا یرفعہ قال لکنی ارفعہ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچھ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اس حدیث کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہین کرتے اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے اور اُن کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہین ہے اور

مالک سے دو روایتیں مین اسنے مختصرا **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا رفعہ قال اذا رایتم
العشر وعندہ اضحیتہ یرید ان یضحی فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا **ترجمہ** حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے اور قربانی
جو شخص کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخون تراشے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم ھلال ذی الحجۃ واراد احدکم ان یضحی
فلیمسک عن شعرہ واظفارہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم مین سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال
اور ناخون یون ہی رہنے دی **عن** عمر او عمرو بن مسلم بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ ذبح یذبحہ فاذا اھل ھلال ذی الحجۃ
فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا حتی یضحی **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور موجود ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذیحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخون
نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے **عن** عمرو بن مسلم بن عمار اللیثی قال کنا فی الحمام فقیل
الاضحی فاطلی فیہ ناس فقال بعض اھل الحمام ان سعید بن المسیب یکرہ ھذا او ینھی عنہ فلقیت سعید بن المسیب فذکرت ذلک
لہ فقال یا ابن اخی ھذا حدیث قد شفی وثری حدثتنی ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث
معاذ عن محمد بن عمرو **ترجمہ** عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام مین تھے عید اضحے سے ذرا پہلے
تو بعض لوگون نے نورہ لگایا بعض حمام والون نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہین یا اس سے
منع کرتے ہین پھر مین سعید بن المسیب سے ملا اور اون سے بیان کیا اونہون نے کہا اے بھتیجے میری یہ حدیث
کا مضمون ہے جسکو لوگون نے بہلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اخبرتہ وذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیثھم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی ولعن فاعلہ جو اللہ تعالی کے

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے **عن** ابی الطفیل عامر بن واثلہ
قال کنت عند علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ رجل فقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الیک قال
فغضب وقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الی شیئا یکتمہ الناس غیر انہ قد حدثنی بکلمات اربع
قال فقال ما ھن یا امیر المومنین قال قال لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من ذبح
لغیر اللہ ولعن اللہ من اوی محدثا ولعن اللہ من غیر منار الارض **ترجمہ** ابو الطفیل
عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا
اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے
اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چپائی ہو **ف** کیوں کہ آپ
پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کو لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو
سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علی کو ہی خاصکر عمدہ عمدہ علوم سکھائے
اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام
آتا ہے لاحول ولا قوۃ **ف** مگر آپ نے مجھسے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اسے
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپنے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ
اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر
جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو زمین کی نشان کو بدلے **ف** یہ حدیث
کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح
کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے
کا یا مانند اسکے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا
یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے
ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے
پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں
سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا نے اون کی
حرمت کا فتوی دیا ہے کیونکہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں اور رافعی نے کہا کہ اون

جانورون کو بادشاہ کی سواری کی خوشی مین کاٹتے ہین تو وہ ایسا ہی ہے جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی
وجہ نہین مترجم کہتا ہے کہ اوسکی کا قول اوسوقت درست ہوگا جب ذبح سے اون کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو
بلکہ ذبح اللہ تعالی ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور
حرام ہوگا گو اوسپر اللہ تعالی کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہمین فریقین کیطرف سے جدا جدا رسالے
مرتب ہوئے ہین اور احتیاط یہی ہے کہ ایسے جانور سے جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو
اوسپر کاٹتے وقت اللہ تعالی کا نام لیا جاوے **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَخْبِرْنَا بِشَیْءٍ اَسَرَّہٗ اِلَیْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَیَّ شَیْئًا کَتَمَہُ
النَّاسَ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ
مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے ہمنے حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا وہ بات ہمکو بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ تمکو سکھائی ہو اونہون نے
کہا آپنے کوئی بات مجھی پوشیدہ نہین بتلائی جو لوگون سے چھپائی ہو لیکن مین نے آپسے سنا آپ فرماتے
تھے لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے
اوسپر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی
اللہ تعالی نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو رکیونکہ اس مین مسافرون کو تکلیف ہوگی **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ
قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ قَالَ مَا
خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ کَافَّۃً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ
سَیْفِیْ ھٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً مَکْتُوْبٌ فِیْھَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ
سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا **ترجمہ** ابو الطفیل
سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی بات سے اونہون نے کہا ہم سے خاص کوئی بات نہین فرمائی جو سب لوگون سے نہ فرمائی ہو البتہ چند باتین ہین
جو میری تلوار کے غلاف مین ہین پھر اونہون نے ایک کاغذ نکالا جس مین لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالے
نے اوسپر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالے کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر
جو زمین کی نشانی چرا دے اور لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو جائے دیوے بدعتی کو (یعنے بدعتی کو اپنے گھر اتاری یا اوسکی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنے دین مین نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سونہ ہو کتنا بڑا گناہ ہی جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا بچاوے ۱۲

کتاب الاشربۃ

کتاب شرابون کے بیان مین

باب تحریم الخمر خمر کی حرمت کا بیان **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصبت شارفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغنم یوم بدر واعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارفا اخری فانختهما یوما ما عند باب رجل من الانصار وانا ارید ان احمل علیهما اذخرا لابیعه ومعی صائغ من بنی قینقاع فاستعین به علی ولیمة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وحمزة بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یشرب فی ذلک البیت معه قینة تغنیه فقالت الا یا حمز للشرف النواء فثار الیهما حمزة بالسیف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اکبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما فذهب بها فقال ابن شهاب قال علی فنظرت الی منظر افظعنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعنده زید بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زید وانطلقت معه فدخل علی حمزة فتغیظ علیه فرفع حمزة بصره فقال هل انتم الا عبید لآبائی فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقهقر حتی خرج عنهم

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بدر کی لوٹ مین اور آپنے ایک اونٹنی مجھے اور دی مین نے اون دونون کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ اونپر اذخر (ایک گھاس ہی خوشبودار) لاد کر لاؤن اور بیچون اور میرے ساتھہ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) مین سے اور مجھہ مدد ملی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنے اون کے ساتھہ جو مین نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہین کیا

تہا پس میرا قصد یہ تہا کہ اذخر لاکر بیچکر کچہ پیسہ کماؤن اور ولیمہ کروں) اور اُسی گہر مین (جس کے دروازے پر مین اونٹنیان بٹہا گیا تہا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا سید الشہدا رضی اللہ تعالی عنہ) شراب پی رہے تہے (اوسوقت تک شراب حرام نہین ہوا تہا) اون کے پاس ایک لونڈی تہی جو گا رہی تہی آخر اُس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النوار ف وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ + مَعَ الْمُتْلِفِينَ فِي اللَّبَانِ مِنَّا وَفِيهِنَّ حَمْزَةُ بِالْإِمَاءِ + وَيَعْجَلُ مِنْ أَطَايِبِهَا لِشُرْبٍ + قَدِيدًا مِنْ كَهِيلٍ أَوْ شَوَاءٍ یہ اشعار ہین انکا ترجمہ نظم مین تہا ہے نظم چل اے حمزہ ان موٹے اونٹون پہ جا بندہی ہین صحن مین جو سب ایک جا جلا اُن کی گردن پہ جلد اسی چہرا ملا اُن کو تو خون مین اور لتا بنا اون کے ٹکڑون سے عمدہ جو ہون گزک گوشت کا ہو پکا یا بہنا ف یہ سنکر حمزہ اپنی تلوار لیکر اونپر دوڑے اور اُنکی کوہان کاٹ ڈالی اور اون کی کوکہین پہاڑ ڈالین پہر اون کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا مین نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بہی لیا یا نہین اونہون نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لیے اور لے گئے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیون کی کوہان کاٹ لینا اون کی کوکہین پہاڑ ڈالنا اُنکا گوشت کہالینا اُن مین سے کسی کام کا گناہ اون پر نہین ہوا کیونکہ شراب پینا تو اوس زمانے مین مباح تہا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اوسکی کوئی اصل نہین اب رہ گئی باقی کام وہ نشہ مین سرزد ہوے اوسوقت تکلیف نہین رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیے پہر اوسکی عقل جاتی رہی یا سر کو بیمجہکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ مین کوئی کام گناہ کا کر بیٹہے تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کردیا ہو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کیطرف سے ادا کردیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب مین ہے کہ آپ نے حمزہ سے اون دونون اونٹنیون کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسیکا مال تلف کردے تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیون کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تہے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لیے تو حرام تہے باجماع لیکن اون کے کہانے مین حمزہ پر گناہ نہین ہوا کیونکہ وہ نشہ کے حالت مین تہے اور اسحالت مین تکلیف نہین ہے انتہے مختصرا ف حضرت علی نے

کہا میں نے جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھ پر لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے پاس زید بن حارثہ تھے میں نے سب قصہ کہا آپ نکلے اور آپ کے ساتھ زید تھے میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حمزہ پاس پہونچے آپ حمزہ پر غصے ہوئے حمزہ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو **ف** یہ حمزہ نے نشہ میں کہا حضرت علی اور زید کو دیکھکر زید تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور حضرت علی حمزہ کے چھوٹے اور بچہ کیطرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تھا اور اگر آپ کیطرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات اون سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اوس کے حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چچا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا اور حمزہ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے **ف** یہ سنکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے پاؤں پھیرے یہانتک کہ وہاں سے نکل آگئے (کیونکہ آپ کو معلوم ہوگیا کہ حمزہ نشہ میں ہیں اور ایسی حالت میں وہاں ٹھیرنا مناسب نہ تھا) **عن** ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر کی

عن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعہ من الصواغین فاستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفای مناختان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار وجمعت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفای قد اجتبت اسنمتہما وبقرت خواصرہما واخذ من اکبادہما فلم املک عینی حین رأیت ذلک المنظر منہما قلت من فعل ہذا قالوا فعلہ حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو فی ہذا البیت فی شرب من الانصار عندہ قینۃ وأصحابہ فقالت فی غنائہا الا یا حمز للشرف النواء فقام حمزۃ بالسیف فاجب اسنمتہما وبقر خواصرہما واخذ من اکبادہما فقال علی فانطلقت حتی ادخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی وجہی الذی لقیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک قلت یا رسول
اللہ واللہ ما رأیت کالیوم قط عدا حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ناقتی فاجتب اسنمتہما
وبقر خواصرہما فہا ہو ذا فی بیت معہ شرب قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
برداۂ فارتداہ ثم انطلق یمشی فاتبعتہ انا وزید بن حارثۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی
جاء الباب الذی فیہ حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاستاذن فاذنوا لہ فاذا ہم شرب
فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما فعل فاذا حمزۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمرۃ عیناہ فنظر حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم صعد النظر الی رکبتیہ ثم صعد النظر فنظر الی سرتہ ثم صعد
النظر فنظر الی وجہہ فقال حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہل انتم الا عبید لابی فعرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ثمل فنکص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
عقبیہ القہقری وخرج وخرجنا معہ **ترجمہ** امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے بدر کی لوٹ مین سے ایک اونٹنی ملی اور اوسی دن
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خمس مین سے بھی ایک اونٹنی بخشدی پر جب مین نے چاہا کہ صحبت کرون
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو صاحبزادی تہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تو
مین نے وعدہ کیا ایک سنار سے بنی قینقاع کے وہ میرے ساتھہ چلے اور ہم دونون ملکر اذخر لاوین اور سنارون
کے ہاتھہ بیچین اور اُس سے مین ولیمہ کرون اپنی شادی کا تو مین اپنی دونون اونٹنیون کا سامان اکہٹا
کر رہا تہا پالان رکابین رسیان اور وہ دونون بیٹھی تہین ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو جس
وقت مین یہ سامان جو اکہٹا کرتا تہا اکہٹا کر چکا تو کیا دیکہتا ہون کہ دونون اونٹنیون کی کوہان کٹے ہوئے
ہین اور اُن کی کوکہین بہٹی ہوئی ہین مجھسے یہ دیکہکر رہا نہ گیا اور میری آنکہین تہم نہ سکین بیتاب
ہین رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تہا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق مین جو تقصیر
ہوئی اوس خیال سے تہا مین نے پوچہا یہ کس نے کیا لوگون نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گہر
مین ہین انصار کے ایک جماعت کے ساتہہ جو شراب پی رہے ہین اون کے سامنے ایک گانے والی نے
گایا اور اون کے ساتہیون نے گانے مین یہ کہا اے حمزہ اوٹھہ ان موٹی اونٹنیون کو لے اوسی وقت

حمزہ نکراز لیکر اوٹھے اور اُنکی کوہان کاٹ لی اور کوکھین پھاڑ ڈالین اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی نے کہا یہ سنکر مین چلا اور رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہان زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپنے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تہا اور فرمایا کیا ہوا تجھکو مین نے عرض کیا یارسول اسہ آج کا سا دن مینے کبھی نہین دیکھا حمزہ نے میری دونون اونٹنیون پر ستم کیا اون کی کوہان کاٹ لی کوکھین پھاڑ ڈالین اور وہ اس گھر مین ہین چند شرابیون کے ساتھ یہ سنکر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اوسکو اوڑھا پھر چلے یا پیادہ مین اور زید بن حارثہ دونون آپکے پیچھے تھے یہانتک کہ آپ اُس دروازے پر آئے جہان حمزہ تھے اور اجازت مانگی اندر آنیکی لوگون نے اجازت دی دیکھا تو وہ شراب پیئے ہوئے ہین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اسکام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکھین سرخ تھین (نشے سے) اونہون نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آپکے گھٹنون کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکھا پھر کہا تم ہو کیا میری باپ دادون کے غلام ہو تب رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ مین مست ہین آپ اُلٹے پاؤن پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ فَقَالَ اُخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَوْ قَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے جسدن شراب حرام ہوا تو مین لوگون کا ساقی تہا ابوطلحہ کے گھر مین اور اُنکا شراب نہین تہا مگر کدر کہجور یا خشک کہجور کا ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابوطلحہ نے کہا نکل کر دیکھہ مین نکلا تو وہ پکار رہا تہا خبردار ہوجاؤ شراب حرام ہوگیا ہے پھر تمام مدینہ کے رستون مین یہ منادی ہوگئی ابوطلحہ نے مجھہ سے کہا اوٹھہ اور بہادے شراب کو (جو باقی ہے مین نے بہادیا تب بعضون نے کہا فلان اور فلان تباہ ہوگئے اون کے پیٹون مین شراب ہے (یعنے وہ پی چکے تب حرمت

سے پہلے) اوسپر یہ آیت اوتری لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اخیر تک ف یعنی جو لوگ ایماندار ہین اور نیک کام کر چکے ہین اُنپر کچھ گناہ نہین اُسکا جو کہا چکے جب آیندہ سے پرہیز کرین اور ایمان دار رہین اور نیک کام کرین تو وہی کہا امام مسلم نے اسمقام پر جن حدیثون کو ذکر کیا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنمین نشہ ہو حرام ہین اور اون سب کو خمر کہتے ہین خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہین اور خمر ہین ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسیطرح خشک انگور کا بھگویا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچی اور پکا انگور کے سوا اور چیزون کا درست ہے جبتک اوسمین نشہ نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے رجب پکا کر دو تہائی غائب کر دین اور ایک تہائی رہجاوے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اُسکو تھوڑا پکا لین اور بن پکائے انگور کا حرام ہے پر اوس کے پینے والے پر حد نہ پڑیگی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور یہ اختلاف علماء کا اُس شراب مین ہے جس مین نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہے

مختصراً عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ سَاَلُوْا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الْفَضِیْخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَیْرَ فَضِیْخِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِیْخَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ اَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ وَرِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِنَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ یَا اَنَسُ اِرْقَ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَاَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگون نے پوچھا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اوسے توڑ کر پانی ڈالدیتے ہین اور رہنے دیتے ہین بہانتک کہ جھاگ مارے) اونہون نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور مین کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہ اور ابو ایوب اور انصار کے کئی آدمیون کو پلا رہا تھا اپنے گھر مین اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچھ خبر پہنچی ہمنے کہا نہین وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اے انس بہاوے ان مٹکون کو پھر کبھی اُنہون نے شراب نہین پیا نہ اُسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

قَالَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ عَلَی الْحَیِّ عَلٰی عُمُوْمَتِیْ اَسْقِیْهِمْ مِنْ فَضِیْخٍ لَهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اِكْفَاهَا یَا اَنَسُ فَكَفَاهَا قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ
بُسْرٌ وَّرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ
قَالَ سُلَیْمَانُ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ اَیْضًا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلے کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا
تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اونہوں نے کہا بہادے شراب کو اے انس میں نے
بہادیا۔ سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کاہے کا تھا اونہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا
ابوبکر بن انس نے کہا اون دونوں خمر اوندکا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اسکو
نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے **عَنِ** الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كُنْتُ قَائِمًا عَلٰی حَیِّنَا اَسْقِیْهِمْ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ غَیْرَ اَنَّهٗ
قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّاَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ شَاهِدٌ فَلَمْ یُنْكِرْ
اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ حَدَّثَ
بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِیَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ كَانَ خَمْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا
طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ
عَلَیْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ قَالَ فَاكْفَاْنَاهَا یَوْمَئِذٍ وَّاِنَّهَا الْخَلِیْطُ
الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ یَوْمَئِذٍ خَلِیْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور
ابودجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر
آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہوگیا پھر ہمنے اوسدن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب
گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر اونکا یہی تھا
خلیط یعنے گدر اور خشک کھجور کا ملا کر **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ
لَاَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَیْلَ بْنَ بَیْضَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ مِنْ فَضِیْخٍ فِیْهِ خَلِیْطٌ

بسر و تمر بحدیث سعید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یخلط التمر والزہو ثم یشرب
وان ذلک کان عامۃ خمورہم یوم حرمت الخمر ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر پینے سے پھر اوسکو پینے سے اور اکثر شراب
اُن لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال
کنت اسقی ابا عبیدۃ بن الجراح وابا طلحۃ وابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرابا
من فضیخ وتمر فاتاہم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابو طلحۃ یا انس قم الی
ھذہ الجرۃ فاکسرہا فقمت الی مہراس لنا فضربتہا باسفلہ حتی تکسرت ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب
پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہوگیا ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ
اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اوسکے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا **عن** انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لقد انزل اللہ الایۃ التی حرم اللہ فیہا الخمر وما
بالمدینۃ شراب یشرب الا من تمر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
اللہ تعالیٰ نے وہ آیۃ اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اُسوقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھا جو پیا جاتا
ہو سوا کھجور کے **باب** تحریم تخلیل الخمر شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے **عن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب کو سرکہ بنالیویں آپ نے فرمایا نہیں **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں
اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک
ہے (انتہے مختصرا) **باب** تحریم التداوی بالخمر وبیان انہا لیست
بدواء شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے **عن** طارق بن سوید الجعفی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہاہ او کرہ ان یصنعہا
فقال انما اصنعہا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء ترجمہ طارق بن سوید جعفی نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اوس کے بنانے کو وہ بولا مین دوا کے لیے بناتا ہون آپ نے فرمایا وہ دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس مین شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسیطرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت مین لیکن اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور اوسکا اور نے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب سے گھونٹ سے اوتار سکتا ہے انتہی مع زیادۃ **باب** بیان

عن اَنَّ جَمِیْعَ مَا یُنْبَذُ مِمَّا یُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ یُسَمّٰی خَمْرًا کھجور کا شراب بھی خمر ہے

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ اَلْکَرْمَۃِ وَالنَّخْلَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ کُرَیْبٍ اَلْکَرْمِ وَالنَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثون کا یہ مطلب نہین ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہین ہوتا کیونکہ دوسری حدیثون مین صاف موجود ہے کہ اون سے بھی خمر ہوتا ہے **باب** کَرَاھَۃِ اِنْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ مَخْلُوْطَیْنِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّخْلَطَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو باگدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ مین جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہین ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہین ہے جب تک اوس مین نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک اسمین کراہت بھی نہین ہے

اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ
الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے
کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيْبِ وَ
التَّمْرِ نَبِيْذًا **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگو پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ
الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے
سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَ
الْبُسْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
نَّخْلِطَ الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ وَاَنْ نَّخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا
اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے
یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا **عَنْ** اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ
نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَ
مِنْكُمْ نَبِيْذًا فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ

جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو **عَنْ** يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الرُّطَبُ وَالزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشٍ تَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ وُهَيْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ **ترجمہ** وہی اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے انکو کھجور اور انگور کو خلیط سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے منع ہے گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقی کا ملا کر بھگونا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

والنقیر دبیان نسخہ مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن مین نبیذ بنانے کی ممانعت اور
اسکی منسوخی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن الدباء والمزفت ان ینبذ فیہ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) مین نبیذ بنانے سے **فائدہ**
الحدیث کا بیان کتاب الایمان مین تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند
مدت تک جن برتنون مین شراب بنتا تھا آپ نے اون مین نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے
کہ اوس مین کہین نشہ نہ ہو جاوے اور لوگون کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی **عن** انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت
ان ینبذ فیہ قال واخبرہ ابو سلمۃ انہ سمع ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تنبذ وا فی الدباء ولا فی المزفت ثم یقول ابو ھریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ واجتنبوا الحنات **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تونبے اور مرتبان مین نبیذ بنانے سے ابو سلمہ نے سفیان سے بیان کیا اونہون نے سنا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے
اور مرتبان مین پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنون سے **عن** ابی
ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن المزفت
والحنتم والنقیر قال قیل لابی ھریرۃ ما الحنتم قال الجرار الخضر **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی
کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہین وہ کھجور کی لکڑی کا کریدکر بناتے ہین) کسی نے ابو ہریرہ سے
پوچھا حنتم کیا ہے اونہون نے کہا سبز گھڑے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس انھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر
المزادۃ المجبوبۃ ولکن اشربوا فی سقائکم واوکوہ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز
ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار برتن) سے اور حنتم سرکٹی مشک سے **ف**

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا ختم سے اور منع کیا سرکٹی مشک سے جو مثل مشکے کے ہو جاتی ہے **ف** لیکن پی اپنی چمڑے سے اور ڈانٹ لگا اوس مین زنا کیڑا وغیرہ نہ جاوے) **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتبذ فی الدباء والمزفت ھذا حدیث جریر فی حدیث عیسیٰ وشعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن مین نبید بنانے سے **عن** ابراھیم قال قلت للاسود ھل سألت ام المؤمنین عما کرہ ان ینتبذ فیہ قال نعم قلت یا ام المؤمنین اخبرینی عن ما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتبذ فیہ قالت نھانا اھل البیت ان ننتبذ فی الدباء والمزفت قال قلت لہ اما ذکرت الحنتم والجر قال انما احدثک ما سمعت احدثکم ما سمع **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے مین نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کن برتنون مین نبید بنانا مکروہ ہے اونہون نے کہا ہان مین نے کہا اے ام المومنین مجھے بتلاؤ کن برتنون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبید بنانے سے منع کیا ہے اونہون نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبید بنانے سے تونبے اور لاکھی برتن مین مین نے اون سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہین کیا اونہون نے کہا مین تو وہ بیان کرتی ہون جو مین نے سنا ہے کیا مین وہ بیان کرون جو نہین سنا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فسألتھا عن النبیذ فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبیذ فنھاھم ان ینتبذوا فی الدباء والنقیر والمزفت والحنتم **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اونہون سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو آپ نے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** اسحاق بن سوید بھذا الاسناد الا انہ جعل مکان المزفت المقیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں تمکو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر وان یخلط البلح بالزھو **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تونبے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابن عباس ..... قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الجر ان ینبذ فیہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** قتادۃ بھذا

الاسناد ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتبذ فذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبی اور چوبین بینم سے **عن** سعید بن جبیر قال اشھد علی ابن عمر وابن عباس انھما یشھدان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین گواہی دیتا ہون ابن عمر اور ابن عباس پر انہون نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سالت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن نبیذ الجر فقال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقلت لا اسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقلت وای شیء ینبذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مینے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ٹہلیا کی نبیذ کو پوچھا انہون نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہلیا کی نبیذ کو مین ابن عباس کے پاس آیا اور اون سے کہا تم نے نہین سنا ابن عمر جو کہتے ہین اونہون نے کہا کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے اونہون نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹہلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنی وہ ٹہلیا کے مثل ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فی بعض مغازیہ قال ابن عمر فاقبلت نحوہ فانصرف قبل ان ابلغہ فسالت ماذا قال قالوا نھی ان ینبذ فی الدباء والمزفت ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد مین خطبہ سنایا لوگون کو مین اودہر جلد رخطبہ سننے کو آپ کے پہونچنے سے پہلے فارغ ہو گئے مین نے لوگون سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا اونہون نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی مین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بمثل حدیث مالک ولم یذکر فی بعض مغازیہ الا مالک واسامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ثابت قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر قال فقال قد زعموا ذاک قلت انھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد

زعموا ذال ترجمہ ثابت سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اوس سے اونہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں عن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجرۃ قال نعم ثم قال طاؤس واللہ انی سمعتہ منہ ترجمہ طاوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم خدا تعالیٰ کی میں نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا جاء فقال انھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے میں نبیذ بنانے سے اونہوں نے کہا ہاں عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الجر والدباء ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے عن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء رجل فقال انھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت قال نعم ترجمہ طاوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے سے اور مرتبان سے اونہوں نے کہا ہاں عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعتہ غیر مرۃ ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور لاکھی سے محارب نے کہا میں نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال داراہ قال والنقیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے عن ابن عمر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَ
قَالَ انْبِذُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزون مین **عَنْ** ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یُحَدِّثُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ قُلْتُ مَا
الْحَنْتَمُ قَالَ الْجَرَّۃُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حنتم سے مین نے کہا حنتم کیا ہے کہا ٹھلیا **عَنْ** زاذان قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدِّثْنِیْ بِمَا نَھٰی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَۃِ بِلُغَتِکَ
وَفَسِّرْہُ لِیْ بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَکُمْ لُغَۃً سِوٰی لُغَتِنَا فَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَنْتَمِ وَھِیَ الْجَرَّۃُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَھِیَ الْقَرْعَۃُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَھُوَ الْمُقَیَّرُ وَعَنِ النَّقِیْرِ وَھِیَ
النَّخْلَۃُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الْاَسْقِیَۃِ **ترجمہ** زاذان سے روایت ہے مین نے
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھسے ان شرابون کی جن سے جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا اپنی زبان مین اور ترجمہ کرو اسکا ہماری زبان مین کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان
سے جدا ہے انہون نے کہا منع کیا آپنے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دبا سے اور وہ تونبا ہے
اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کر لی جاتی ہے
اور حکم کیا آپنے نبیذ بنانے کا مشکون مین **عَنْ** شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
یَقُوْلُ عِنْدَ ھٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَنَھَاھُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ
وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا اَنَّہٗ نَسِیَہٗ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْہُ یَوْمَئِذٍ مِّنِّیْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَقَدْ کَانَ یَکْدَہٗ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے
مین نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر کیطرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا
آپ سے شرابون کو آپنے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور حنتم سے مین نے کہا اے ابو محمد اور لاکھی

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئی اونہون نے کہا اوسدن قومین نے لاکہی کا لفظ عبداللہ بن عمر سے نہین سُنا لیکن وہ مکروہ جانتے تہے لاکہی کو بہی **عن** جابرؓ و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن التقیر والمزفت والدباء **ترجمہ** جابر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکہی اور تونبے سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن الحنتم والدباء والمزفت قال ابو الزبیر وسمعت جابر بن عبد اللہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والمزفت والنقیر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یجد شیئا ینتبذ لہ فیہ نبذ لہ فی تور من حجارۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تہے ٹہلیا اور تونبے اور لاکہی سے ابو الزبیر نے کہا مین نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہلیا سے اور لاکہی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے کڑے مین پتہر کے **عن** جابرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتبذ لہ فی تور من حجارۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتہر کے کڑے مین **عن** جابرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجد سقاء نبذ لہ فی تور من حجارۃ فقال بعض القوم وانا اسمع لابی الزبیر من برام قال من برام **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک مین جب مشک نہ ملتی تو پتہر کے کڑے مین بناتے بعضون نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تہے وہ کڑا برام کا تہا یعنے پتہر کا +

عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا **ترجمہ** بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنون مین اب سب برتنون مین بناؤ لیکن نہ پیو اوس شراب کو جس مین نشہ ہو

عن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نہیتکم عن الظروف

وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا برتنوں کے سوا سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانیوالی چیز کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوْا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ نَا رَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کے شراب کو) آپ نے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُّصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا ہمنے کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو مزر کہتے ہین وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی مین اسکو بیر کہتے ہین) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جسکو بتع کہتے ہین آپ نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ و معاذا الی الیمن فقال لھما بشرا ویسرا وعلما ولا تنفرا او اراہ قال وتطاوعا فلما ادلی رجع ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ان لھم شرابا من العسل یطبخ حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما اسکر عن الصلوۃ فھو حرام **ترجمہ** ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور اُن دونون سے فرمایا لوگون کو خوش رکھنا اور آسانی کرنا اور دین کی باتین سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونون اتفاق سے رہنا جب اونہون نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابوموسی روئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والون کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکایا جاتا ہے یہانتک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر جو آپنے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ویسرا ولا تعسرا قال فقلت یا رسول اللہ افتنا فی شرابین کنا نصنعھما بالیمن البتع وھو من العسل ینبذ حتی یشتد و المزر وھو من الذرۃ والشعیر ینبذ حتی یشتد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطی جوامع الکلم بخواتیمہ فقال انھی عن کل مسکر اسکر عن الصلوۃ **ترجمہ** ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا تو فرمایا بلاؤ لوگون کو (اسلام کیطرف) اور خوش رکھو اون کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو ہمن نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوے دیجیے دو شرابون مین جنکو ہم بنایا کرتے ہے ہمن مین ایک تو بتع شہد کا بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اور سکر بہگوتے ہین یہانتک کہ تیز ہوجاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتین دی تہین جنمین لفظ تہوڑے ہون اور معنے بہت ہون بے حد آپنے فرمایا مین منع کرتا ہون ہر نشہ لانیوالے شراب سے جو باز

رکھی نماز سے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قدم من جیشان وجیشان من الیمن
فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شرابٍ یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اومسکر ھو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کل مسکرٍ حرام ان علی اللہ عھدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال
قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن مین اوس نے
پوچھا اُس شراب کو جو پیتے ہے اوس کے ملک مین اور وہ جوار سے بنتا تہا اوسکو مزر کہتے تہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسمین نشہ ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد
کیا ہے جو نشہ پیے اُسکو طینۃ الخبال پلاویگا (آخرت مین) لوگون نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا
رسول اللہ آپ نے فرمایا پسینہ جہنمیونکا **باب** عقوبۃ من شرب الخمر اذا لم یتب منہا
جو شخص دنیا مین شراب پیے اور توبہ نکرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکرٍ خمر وکل مسکرٍ حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات
وھو یدمنھا لم یتب منھا لم یشربھا فی الاٰخرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے
والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا مین خمر پیے گا پھر مرجاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو
اُسکو آخرت مین خمر نہین ملیگا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکرٍ خمر وکل مسکرٍ حرام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ لانیوالا
شراب حرام ہے **عن** موسیٰ بن عقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولا اعلمہ الا عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکرٍ خمر وکل خمرٍ حرام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام
ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے اس

مین کوئی خصوصیت نہین کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ حدیث سے اوس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہوجاوے اور قلیل کی حرمت نہین نکلتی اوسکا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث مین صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اُس مین سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا حرمہا فی الاخرۃ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یتب منہا حرمہا فی الاخرۃ فلم یسقہا قیل لمالک رفعہ قال نعم **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص دنیا مین شراب پیے پھر اُس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا اور اُسکو نہ پیے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انہون نے کہا ہان **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربہا فی الاخرۃ الا ان یتوب **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین خمر پیے وہ آخرت مین نہ پیے گا مگر جب توبہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ الشربۃ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا جس نبیذ مین تیزی نہ آئی ہو نہ اوس مین نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتبذ لہ اول اللیل فیشربہ اذا اصبح یومہ ذلک واللیلۃ التی تجیء والغد واللیلۃ الاخری والغد الی العصر فان بقی شیء سقاہ الخادم او امر بہ فصب **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات مین نبیذ بھگو دیتے آپ اوسکو پیتے صبحکو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اوسکے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا **ف** اگر اوس مین تیزی نہ آتی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس

مدت مین تیزی نہین آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے **عن** یحیی البھرانی قال ذکروا النبیذ عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتبذ لہ فی سقاء قال شعبۃ من لیلۃ الاثنین فیشربہ یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان فضل شئی سقاہ الخادم او صبہ **ترجمہ** یحیی بہرانی سے روایت ہے لوگون نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا مشک مین شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پیر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقع لہ الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی او یھراق **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اسدن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اسکے پینے کا (جب سکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب سکر ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ الزبیب فی السقاء فیشربہ یومہ والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثۃ شربہ وسقاہ فان فضل شئی اھراقہ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں آپ اسدن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اسکو بہا دیتے **عن** یحیی النخعی قال سال قوم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن بیع الخمر وشرائھا والتجارۃ فیھا فقال امسلمون انتم قالوا نعم قال فانہ لا یصلح بیعھا ولا شراؤھا ولا التجارۃ فیھا قال فسالوہ عن النبیذ فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر ثم رجع وقد نبذ ناس من اصحابہ فی حنتم ونقیر ودباء فامر بہ فاھریق ثم امس بسقاء فجعل فیہ زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منہ یومہ ذلک ولیلۃ المستقبلۃ ومن الغد حتی امسی وسقی نبکیا اصبح امر بما بقی منہ فاھریق **ترجمہ** یحیی نخعی سے روایت ہے کچھ لوگون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت کو اونہون نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع درست ہے نہ خریدنا نہ تجارت اوسکی پھر لوگون نے اون سے نبیذ کو پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پہر لوٹے تو لوگون نے آپ کے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑون مین اور چوبین ترز
مین اور تونبے مین آپ نے حکمد یا وہ بہایا گیا پہر آپ نے حکمد یا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات
پہر یون ہی رہا پہر صبح کو آپ نے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پہر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور
پلایا پہر تیسرے دن جو بچا آپ نے حکمد یا وہ بہایا گیا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فسالتہا عن النبیذ فدعت عائشۃ جاریۃ حبشیۃ فقالت
سل ہذہ انہا کانت تنبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الحبشیۃ کنت انبذ
لہ فی سقاء من اللیل واوکیہ واعلقہ فاذا اصبح شرب منہ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری
سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچھا اونہون نے ایک حبشن
لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تہی اوس نے کہا
مین آپ کے لیے مشک مین رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈانٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
سقاء یوکا اعلاہ وللہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشیا وننبذہ عشاء فیشربہ
غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے ایک مشک مین نبیذ بھگوتے اور ڈانٹ لگا دیتے اوس مین سوراخ تہا صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو
بھگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا ابو اسید الساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرسہ فکانت امرأتہ یومئذ
خادمہم وہی العروس قال سہل تدرون ما سقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سقت لہ انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقتہ ایاہ **ترجمہ** سہل بن سعد سے
روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت
ہی کام کرتی تہی اوس دن اور وہی دولہن بہی تہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا پلایا تہا رات کو اوس نے چند کہجورین بھگو دین تہین ایک کٹورے مین جب آپ کہانا کہا چکے
تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون
کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کہانے سے یا شربت بشرطیکہ اوردن کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے **عَنْ** سَهْلٍ يَقُوْلُ اَتَتْ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ فَخَصَّهُ بِذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ
کھانے سے فارغ ہوئے تو اُس عورت نے ملائن کھجوروں کو اور خاص آپ کو پلایا وہ **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ
اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُّنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ بَعَلَهُ فَقَالَتْ
لَا فَقَالُوْا لَهَا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ
سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ
قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
فَوَهَبَهٗ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ **ترجمہ** سہل بن سعدی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے
کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور اُس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہونچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اُس سے
بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئیں
بچا لیا مجھ سے (یعنے اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا) لوگوں نے اُس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہے وہ
بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو اوپر وہ تشریف
لائے تجھ سے نسبت کرنیکو وہ بولی میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے) (اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کیطرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور سید آئے اور بنی ساعدہ کے چبوترے میں بیٹھے آپ اور آپ کے اصحاب پر آپ نے فرمایا ای سہل مجھکو پلا سہل نے کہا میں نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگوں نے بھی اوس میں پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل سے مانگا سہل نے دیدیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چھوا یا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف و خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی ہے روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اوس غار میں جانا جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں ہے جو آپ نے ابو طلحہ کو اپنے بال دیے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر شریف میں لگا دی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہیں صحیحہ حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں انتہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدحی ھذا الشراب کلہ العسل والنبیذ واللبن

ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ پلایا **باب** جواز شرب اللبن و دودھ پینے کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ مررنا براع وقد عطش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فحلبت لہ کثبۃ من لبن فاتیتہ بھا فشرب حتی رضیت

ترجمہ براء سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہوگا اور اسکا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپکے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لما اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ قال اتبعہ سراقۃ بن مالک بن جعشم

قال فدعا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساخت فرسہ فقال ادع اللہ لی ولا اضرک
قال فدعا اللہ فعطس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاخذت قدحا فحلبت فیہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
کثبۃ من لبن فاتیتہ بہ فشرب حتی رضیت **ترجمہ** بدا سی روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکون کی طرف سے) آپ نے اوس کے لیے
بد دعا کی اور اسکا گھوڑا دھنس گیا (یعنے زمین نے اسکو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجیے میں آپ کو نقصان
نہین پہونچاؤنگا آپ نے دعا کی (اوسکو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریون کا ایک چرواہا ملا
ابوبکر نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپکے لیے دوہا وہ لیکر آیا آپ نے پیا یہانتک کہ میں سمجھا بس
آپ کو کافی ہوگیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
لیلۃ اسری بایاء بقدحین من خمر ولبن فنظر الیھما فاخذ اللبن فقال لہ جبریل علیہ
الصلوٰۃ والسلام الحمد للہ الذی ھداک للفطرۃ لو اخذت الخمر غوت امتک **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین لائے
گئے تو آپ پاس دو پیالے آئے ایک مین شراب تھا اور ایک مین دودھ آپنے دونون کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ
لے لیا حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی
اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی (احدیث کا بیان کتاب الایمان
مین گذرا) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ ولم یذکر یا یلیاء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** استحباب تخمیر الاناء
وغیرہ برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتون کا بیان **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح لبن من النقیع لیس مخمرا فقال الا
خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا قال ابو حمید انما امر بالاسقیۃ ان توکا لیلا وبالابواب
ان تغلق لیلا **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق مین) جو ڈھنپا ہوا نہ تھا آپ نے فرمایا تو نے
اسکو ڈھانپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی اوسپر رکھدیتا (اگر ڈھنپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا آپنے

حکم کیا رات کو مشک مین ڈانٹ لگادینے کا **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح لبن نمثلہ قال ولم یذکر زکریا قول ابی حمید باللیل **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی فقال رجل یا رسول اللہ الا نسقیک نبیذا فقال بلی فخرج الرجل یسعی فجاء بقدح فیہ نبیذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا قال فشرب **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین آپ کو نبیذ پلاؤن آپ نے فرمایا اچھا وہ دوڑا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ نے فرمایا تو نے اسکو ڈھانپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا پھر پیا آپ نے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل یقال لہ ابو حمید بقدح من لبن من النقیع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جسکو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اسکو ڈھانپا کیون نہین کا نہ ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی اناءہ عودا ویذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ واغلقوا الباب **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈانٹ لگا دو مشک کو اور بھیڑ دو دروازون کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہین کھولتا اور دروازہ نہین کھولتا اور برتن نہین کھولتا پھر اگر تم مین سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اوسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لیوے اس لیے کہ چوہیا لوگون کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت مین دروازہ بند کرنیکا ذکر نہین ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث غیر انہ قال واکفئوا الاناء او خمروا الاناء ولم یذکر تعریض

العود علی الاناء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے عن
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اغلقوا الباب واذکروا اسم اللہ فان
الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا انیتکم واذکروا اسم اللہ ولو
ان تعرضوا علیہا شیئا واطفئوا مصابیحکم ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ
شیطان اس وقت پھیل نکلتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گذر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے
بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈانٹ لگا دو
اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے
تو اوپر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو عن جابر بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول نحوا مما اخبر عطاء الا انہ لا یقول اذکروا اسم اللہ عز وجل ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن جریج بہذا الحدیث عن عطاء وعمرو بن دینار کرواہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا نواشیکم ومیبانکم اذا غابت الشمس حتی تذہب
فحمۃ العشاء فان الشیاطین تبعث اذا غابت الشمس حتی تذہب فحمۃ العشاء
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو
مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان پھیل
جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث زہیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر بانا لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال مین ایک رات ایسی ہوتی ہے جس مین وبا اوترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اوس مین سما جاتی ہے **ف** اور جو کوئی اُس برتن کے کھانے مین سے کھاتا ہے یا اُس پانی مین سے پیتا ہے اوسکو وبا ہو جاتی ہے اسیطرح لوگون مین وبا پھیل جاتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی سے ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہین ہوتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہین اور پھر بعضون کو وبا ہوتی ہے بعضون کو نہین ہوتی - ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہین اور اسکی واسطے بہت سے خاک اوڑا رہے ہین پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہین ہوئی جسپر پورا پورا اطمینان ہو سکے بعض کہتے ہین کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پیو کوئلون اور ریت مین پکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہین یہ ہوا کا فساد ہے اور اُس سے گریز نہین بجز اس کے کہ چونہ کی ڈھیر یا کوئلون کے گھر مین رکھین سرکہ دیوارون پر چھڑکین نجاست کو دور کرین سڑاوٹ کو دابدین ڈھر گندھک کے دھونی دین کافور سونگھین بعض کہتے ہین کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہین ترکاریون کے فساد سے بعض کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے جسم مین یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون مین ملجاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب

عن لیث بن سعد بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال فان فی السنۃ یوما ینزل فیہ وباء وزاد فی اخر الحدیث قال اللیث فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ سال مین ایک دن وبا اُترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک مین عجم کے لوگ کانون اول مین اس سے بچتے ہین (کانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ مین آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ

فائدہ بیان وبا

مہینا ہے جو دلو مین آتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھرون مین جب سونے لگو **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال احترق بیت علی اھلہ بالمدینۃ من اللیل فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم قال ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا عنکم **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک مین کسیکا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب سونے لگو اسکو بجھا دو **باب** آداب الطعام والشراب کھانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانما تدفع فذھبت لتضع یدھا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدھا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بھذہ الجاریۃ لیستحل بھا فاخذت بیدھا فجاء بھذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدھا **ترجمہ** حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپکے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو ہانک رہا ہے اور اُس نے اپنا ہاتھ کھانے مین ڈالنا چاہا آپ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اُسکا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اوس کھانے پر قدرت پاتا ہے جسپر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اُس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو مین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے مین نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میری ہاتھ مین ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سنکر کہے اور جو شروع مین بسم اللہ

کہنا بھول جاوے اور کہانے مین یاد آوے تو بسم اللہ اول و آخرہ کہنا چاہیئے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہین ہے اب ٹھیک مذہب جسپر جمہور علما ہین سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثین شیطان کے کہانے کے باب مین آئین ہین وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین اور شیطان حقیقۃً کہاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہین ہے اور شرع نے اسکا انکار نہین کیا بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اسکا اور عتقاد رکھنا اسپر انتہے مختصراً **عَنْ** حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا اِذَا دُعِیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الطَّعَامِ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ وَقَالَ کَاَنَّمَا یَطَأُ عَلَی الْجَادِیَۃِ کَاَنَّھَا نَظَرٌ وَقَدَّمَ مَجِیْءَ الْاَعْرَابِیِّ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَبْلَ مَجِیْءِ الْجَارِیَۃِ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ وَاَکَلَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین پہلے گنوا کے آنیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپنے اسکا نام لیا اور کہایا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِیْءَ الْجَارِیَۃِ عَلٰی مَجِیْءِ الْاَعْرَابِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر مین جاتا ہے پھر گھر مین گھستے وقت اور کہانے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقون اور دوسرے نابعدارون سے کہتا ہے تمہارے رہنے کا یہان ٹھکانا نہین ہے نہ کہانا ہے اور جب گھر مین گھستے وقت اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہین رہنے کو ٹھکانا ملگیا اور جب کھانے وقت بھی اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کہانا بھی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاِنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عِنْدَ طَعَامِہٖ وَاِنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْکُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِالشِّمَالِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ہاتھ سے مت کہاؤ کیونکہ شیطان بائین سے کہاتا ہے

عَنِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیوے تو داہنے ہاتھ سے پیوے اسلیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

عَنِ الزُّھْرِیِّ بِاِسْنَادِ سُفْیَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِھَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِھَا قَالَ وَکَانَ نَافِعٌ یَزِیْدُ فِیْھَا وَلَا یَاْخُذُ بِھَا وَلَا یُعْطِیْ بِھَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِی الطَّاھِرِ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نہ کھاوے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے اوس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائیں ہاتھ سے **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِہٖ فَقَالَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا وہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا تو ایسا ہی کرے تجھ سے نہ ہو سکے (اور اُس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا) وہ اُس ہاتھ کو منہ تک نہ اُٹھا سکا **ف** اوسکا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اوس کے رسول کی مخالفت کی بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اسکا نام بسر بن راعی العیر تھا اسحدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اوس پر بد دعا کرنا درست ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف

گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو اور سے کھا
عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اکلت یوما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت آخذ من لحوالی الصحفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کا منہ کر اوالٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جاوے) **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ ان یشرب من افواھھا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو اوالٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے **عن** الزھری بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال واختناثھا ان یقلب رأسھا ثم یشرب منہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فی الشرب قائما کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان یشرب الرجل قائما قال قتادۃ فقلنا فالاکل فقال ذاک اشر واخبث **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے قتادہ نے کہا ہمنے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر قول قتادۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے **ف** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت میں ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے

راوی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر
عن الشرب قائما ترجمہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے
ہو کر پینے سے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن الشرب قائما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقئ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
کھڑا ہو کر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے تو قی کر ڈالے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائم ترجمہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور
آپ کھڑے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شرب من زمزم من دلو منھا وھو قائم ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں
سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب قائما واستقی وھو عند البیت ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے
پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا خدا سے کعبہ کے پاس عن ج شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیثھما
فاتیتہ بدلو ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** کراھۃ التنفس فی نفس الاناء
واستحباب التنفس ثلثا خارج الاناء برتن میں پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر
مستحب ہے عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتنفس فی الاناء ترجمہ
ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس
لینے سے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَثًا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار سانس لیتے برتن میں پینے میں برتن کے باہر پینے تین گھونٹ میں پیتے **عَنْ** اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا
وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي
الْاِنَاءِ ثَلَاثًا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں
تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری کی تندرستی
ہوتی ہے اور باقی اچھی طرح مفہوم مرتب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تین بار
سانس لیتا ہوں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ
وَقَالَ فِي الْاِنَاءِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَ
نَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئِ دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنے والے کی داہنے طرف سے
تقسیم کرنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَرِبَ
ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور
بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی
طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف سے اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں
کم ہو **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ
وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يَحُثُّنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرِ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهٖ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مدینہ میں تشریف لائے اوسوقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اوسوقت میں

بیس رسکا تہا اور میری مائین رغبت دلائین مجھکو آپ کی خدمت کرنیکی آپ ہمارے گہر مین آئے ہم نے
آپکے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودہ دوہا اور گہر مین ایک کنوان تہا اُسکا پانی اوس دودہ مین ملایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اب ابوبکر کو دیجیے آپکے
بائین طرف بیٹہے تہے آپنے ایک پیالی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹہا تہا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا
چاہیے پہر داہنے سے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث قال اتانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا فاستسقی فحلبنا لہ شاۃ لنا ثم شبنہ من ماء بئرنا
ھذہ فاعطیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وابوبکر عن یسارہ وعمر وجاھہ واعرابی عن یمینہ فقال فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من شربہ قال عمر ھذا ابوبکر یا رسول اللہ یدیہ ایاہ فاعطاہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الاعرابی وترک ابابکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمنون الایمنون الایمنون قال انس رضی اللہ تعالی عنہ فھی
سنۃ فھی سنۃ فھی سنۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گہر مین آئے اور پانی مانگا ہمنے بکری کا دودہ دوہا پہر اوس مین پانی ملایا اپنے اس کنوے سے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابوبکر آپ کی بائین طرف بیٹہے تہے اور عمر سامنے اور
داہنی طرف ایک اعرابی تہا آپنے اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر کو نہین دیا اور فرمایا داہنی طرف والی
مقدم ہین پہر داہنے طرف والے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو یہ سنت ہے سنت ہے سنت ہے
عن سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اُتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ اشیاخ فقال للغلام
اتاذن لی ان اعطی ھؤلاء فقال الغلام لا واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا قال فتلہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپنے پیا اور داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائین
طرف بڑے لوگ تہے آپنے لڑکے سے فرمایا تو مجکو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگون کو دینے کی وہ بولا
نہین قسم خدا کی مین اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہین دینا چاہتا یہ سنکر آپنے اوس لڑکے کے ہاتہہ مین دیدیا

ف بعضون نے کہا وہ لڑکے عبداللہ بن عباس ہے اور بڑون مین خالد بن الولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اسلیے کہ اوسکی ناراضی کا ڈر نہ تہا اور گنوار سے اجازت نہین مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور دہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اوسکی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے (نووی مختصرا) **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یقولا فتلہ ولکن فی روایۃ یعقوب ناعطاہ ایاہ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **باب** اداب الطعام کہانے کے آداب کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوے تو اپنا ہاتہہ نہ پونچہے جب تک اوسکو چاٹ نہ لیوے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانین بلکہ خوش ہون) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم من الطعام فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلعق اصابعہ الثلاث من الطعام ولم یذکر ابن حاتم الثلاث وقال ابن ابی شیبۃ فی روایتہ عن عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینون انگلیون چاٹتے ہوئے دیکہا کہانے کے بعد **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلاث اصابع ویلعق یدہ قبل ان یمسحہا **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے اور ہاتہہ پونچہنے سے پہلے اونکو چاٹتے **عن** کعب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقہا **ترجمہ** کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے پہر جب فارغ ہوتے تو انگلیون کو چاٹتے **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایہ البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیون اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہین جانتے برکت کس مین ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ولیاکلھا ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جاے نجس نہ ہو) تو اوسکو اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اوسکو صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھہ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیان چاٹ نہ لے کیونکہ اوسکو معلوم نہین کون سے کھانے مین برکت ہے **عن** سفیان بھذا الاسناد مثلہ وفی حدیثہا لا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقھا او یلعقھا وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ فاذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بھا من اذی ثم لیاکلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم مین سے ایک کے پاس اوس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہان تک کہ کھانے کے وقت بھی پہر جب تم مین سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اسکو صاف کرے کچرے وغیرہ سے جو اوس مین لگ جاوے پہر اوسکو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیان چاٹے کیونکہ وہ نہین جانتا اوسکے کون سے کھانے مین برکت ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد اذا سقطت لقمۃ احدکم الی اخر الحدیث ولم یذکر اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وذکر اللقمۃ نحو حدیثہما ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم
فلیمط عنہا الاذی ولیاکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت القصعۃ قال فانکم
لا تدرون فی ای طعامکم البرکۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں
چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اسکو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے
نہ چھوڑے اور حکم کیا ہمکو پیالہ پونچھ لینے کا اپنے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں
برکت ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اوسکو معلوم نہیں کہ کونسی انگلی میں
برکت ہے عن حماد بہذا الاسناد غیر انہ قال ولیلعق احدکم الصحفۃ
وقال فی ای طعامکم البرکۃ او یبارک لکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا
زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے
تمہارے لیے باب ما یفعل الضیف اذا تبعہ غیرہ من دعاۃ صاحب الطعام
اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے عن ابی مسعود الانصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام
لحام فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہہ الجوع فقال لغلامہ
ویحک اصنع لنا طعاما لخمسۃ نفر فانی ارید ان ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خامس خمسۃ قال فصنع ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ خامس خمسۃ
واتبعہم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال لا بل اذن لہ یا رسول اللہ ترجمہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار مین ایک مرد تھا جسکا نام ابو شعیب تھا اُسکا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرۂ مبارک پر بھوک معلوم ہوئی اوس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیون کے لیے کھانا طیار کر کیونکہ مین چاہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچوین مین پانچ آدمیون کے پیچھے اوس نے کھانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچوین تھے پانچ کے اون کے ساتھ ایک اور آدمی ہوگیا جب آپ دروازے پر پہونچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اوس نے کہا نہین مین اوسکو اجازت دیتا ہون یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلے چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کردے جب اوس کے دروازے پر پہونچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اوسمین کوئی ضرر نہ ہو **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ رِوَایَتِہٖ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ خَیَّاطًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارِسِیًّا کَانَ طَیِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ وَھٰذِہٖ لِعَائِشَۃَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ نَعَمْ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَامَا یَتَدَافَعَانِ حَتّٰی اَتَیَا مَنْزِلَہٗ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا وہ فارس کا تھا اوس نے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور اپکو بلانے آیا آپنے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا تو مین بھی نہین آتا

پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے وہ بولا تیسری بار میں ہمراہ دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنے حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ) یہاں تک کہ اوس کے مکان پر پہونچے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے اور بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے **باب**

جواز اتباع من لم یعلم کراھۃ صاحب الدار من یتبعہ بدلالۃ الحال اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم او لیلۃ فاذا ھو بابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال ما اخرجکما من بیوتکما ھذہ الساعۃ قالا الجوع یا رسول اللہ قال وانا والذی نفسی بیدہ لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معہ فاتی رجلا من الانصار فاذا ھو لیس فی بیتہ فلما رأتہ المرأۃ قالت مرحبا واھلا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فلان قالت ذھب یستعذب لنا من الماء اذ جاء الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ینظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ ثم قال الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی قال فانطلق فجاءھم بعذق فیہ بسر وتمر ورطب فقال کلوا من ھذہ واخذ المدیۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب فذبح لھم فاکلوا من الشاۃ ومن ذلک العذق وشربوا فلما ان شبعوا وردوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما والذی نفسی بیدہ لتسئلن عن ھذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی اصابکم ھذا النعیم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات باہر نکلے آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اسوقت انہوں نے

کہا بھوک کے مارے نکلے یارسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے مین بھی اسیوجہ سے نکلا چلو پھر وہ آپکے ساتھہ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر مین نہین تہا اوس کی عورت نے آپکو دیکھا وہ کہنے لگی آیئے آپ جو آئے اپنے لوگون مین آپنے فرمایا فلان شخص (اوس کے خاوند کو) فرمایا کہان گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوسکو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اوس مرد کو گھر مین بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے مین وہ مرد انصاری آگیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے دونون ساتھیون کو دیکھا تو کہا الحمد ہے خدا تعالی کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہین ہین جیسے میرے پاس ہین پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس مین کچہ رسوکھی اور تازی کھجورین تہین اور کہنے لگا اس مین سے کہاؤ پھر اوس نے چھری لی آپنے فرمایا دودہ والی بکری مت کاٹنا اوس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اوسکا گوشت کہایا اور کھجور بہی کہائی اور پانی پیا جب سیر ہوئے کہانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اور عمر سے قسم اوس کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے تمسے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھرون سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہین لوٹے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گذری ایک حدیث مین ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لیگئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہین بھرا اور وفات کیوقت زرہ گروی تہی اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بھوک کیحالت مین اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بکیا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ فاعد وعمر رضی اللہ تعالی عنہ معہ اذ اتاھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اقعدکما ھھنا قالا اخرجنا الجوع من بیوتنا والذی بعثک بالحق ثم ذکر نحو حدیث خلف بن خلیفۃ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذرا **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول لما حفر الخندق رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصا فانکفأت الی امرأتی فقلت لہا ھل عندک شیء فانی رأیت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصا شدیدا فاخرجت الی جرابا فیہ صاع من شعیر ولنا بہیمۃ داجن فقال فذبحتہا

اجنبی عورت سے گفتگو کرنے کا حکم درست ہے

وطحنت فرغت الی فراغی فقطعتها فی برمتها ثم ولیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت لا تفضحنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن معہ قال فجئتہ فساررتہ فقلت
یا رسول اللہ انا قد ذبحنا بہیمۃ لنا وطحنت صاعا من شعیر کان عندنا فتعال انت
ونفر معک فصاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا اھل الخندق ان جابرا قد
صنع لکم سورا فحیھلا بکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم
ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء فجئت وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم الناس
حتی جئت امرأتی فقالت بک وبک قلت قد فعلت الذی قلت لی فاخرجت لہ عجینا
فبصق فیھا وبارک ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک ثم قال ادعوا لی خابزۃ فلتخبز معک
واقدحی من برمتکم ولا تنزلوھا وھم
الف فاقسم باللہ لاکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ھی وان عجینتنا
او کما قال الضحاک لیخبز کما ھو

ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خندق
کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا
اور کہا تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا ہے اور سب کے ایک تہیلہ
نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تہا پلا ہوا اور پلا ہوا میں نے اوسکو
ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی میں نے اسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی
میں ڈالا بعد اوس کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجکو رسوا نہ کرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کے سامنے (یعنے) کہانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمی کی دعوت
نہ کر دینا جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے ایک بکری کا بچہ
ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تہا طیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر
تشریف لایئے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری
دعوت کی ہے تو چلو اور آپنے فرمایا اپنی ہانڈی کو سست اوتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک
میں نہ آلوں پہر میں گہر میں آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی تشریف لائے آپ آگے
تہے اور لوگ آپکے پیچھے تہے میں اپنی عورت پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ
رسوا کہیں گے میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتر

کردیا اور سب کو دعوت سُنادی آخر اُسنے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب مبارک اُسمین ڈالا اور
برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کیطرف چلے ہمین بھی ہتھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اسکے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
اور بلالے جو تیرے ساتھ ملکر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی مین سے ڈوئی ڈالکر نکالتی جا اُسکو تا مت جا برتن
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو مین قسم کہاتا ہون کہ سب نے کہا یا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ
گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اُسکی روٹیان بن رہی تھین **ف** نووی نے کہا اسحدیث
مین آپکے دو معجزے ہین ایک تھوڑا کھانا بہت ہوجانا دوسرے آپکو معلوم ہوجانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی
ہوجاویگا۔ دوسری روایت مین انس سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیان جو کی ستر یا اسی آدمیونکو کافی
ہوگئی تھین اُسکا قصہ آگے آتا ہے **عن** انس بن مالک قال ابو طلحۃ لام سلیم قد سمعت صوت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ الجوع فھل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت
اقراصا من شعیر ثم اخذت خمارا لھا فلفت الخبز ببعضہ ثم دسّتہ تحت ثوبی و
ردتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذھبت بہ فوجدت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فی المسجد ومعہ الناس فقمت علیہم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ارسلک ابو طلحۃ فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لمن معہ قوموا قال فانطلق وانطلقت بین ایدیھم حتی جئت ابا طلحۃ فاخبرتہ فقال ابو طلحۃ
یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ولیس عندنا ما نطعمھم فقالت اللہ ورسولہ
اعلم قال فانطلق ابو طلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم معہ حتی دخلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلمی ما عندک یا ام سلیم
فاتت بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففت وعصرت علیہ
ام سلیم عکۃ لھا فادمتہ ثم قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان
یقول ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن
لعشرۃ فاذن لھم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ . . . . .
. . . . . حتی اکل القوم کلھم و
شبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے

ام سلیم سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کچھ ہے کہا نے کو وہ بولی ہاں ہے پھر اوس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اوس میں روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کو اوڑھا دیا یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اُسکو لیکر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھکو ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کھانا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے اپنی سب ساتھیوں سے فرمایا اوٹھو اور آپ چلے میں سب کے سامنے چلا یہانتک کہ ابوطلحہ کے پاس آیا انکو خبر کی ابوطلحہ نے کہا اے اُم سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیکر تشریف لائے اور ہمارے پاس اُن کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے اُم سلیم نے کہا اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے پھر ابوطلحہ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑھکر ملے) بعد اوس کے آپ تشریف لائے اور ابوطلحہ بھی ساتھ تھے آپ نے فرمایا اے اُم سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیاں لیکر آئی آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں پھر اُم سلیم نے گھی نچوڑا اوس پر ڈالدیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالے کو منظور تھا آپ نے فرمایا (دعا کی) بعد اوس کے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہوں نے کہا پیٹ بھر کر نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ انہوں نے بھی کہا پیٹ بھر کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہانتک کہ سب نے کہا لیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے **ف** آپ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اوس کے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے اس حدیث سے اُم سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گھبرا گئے پردہ پر پریشان نہیں ہوئیں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِيْ عَشَرَةً فَقَالَ كُلُوْا وَاَخْرَجَ لَهُمْ ثَمَانِيْنَ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَقَالَ ادْخُلْ عَشَرَةً فَاَكَلُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً

ف ام سلیم ابوطلحہ کی بیبی اور انس کی ماں ہیں ۱۲

حتی لم یبق منھم احد الا دخل فاکل حتی شبع ثم ھیأھا فاذا ھو مثلھا حین اکلوا
منھا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ابوطلحہ نے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دعوت دینے کے لیے اور کہانا اونہون نے طیار کیا تھا مین آیا اوسوقت آپ لوگون کے ساتھہ بیٹھے تھے
آپنے میری صورت دیکھا مجھہ شرم آئی مین نے عرض کیا ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے آپنے لوگون سے فرمایا
چلو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے تو آپ کو لیے تھوڑا کھانا طیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس کھانے کو چھوا اور دعا کی اوس مین برکت ہونے کی پھر آپنے فرمایا میرے ساتھیون مین سے دس آدمیون کو
بلالے آپنے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیون کے بیچ مین سے کھانا نکالا اونہون نے کھایا اور سیر ہوگئے وہ
گئے پھر آپنے فرمایا اور دس کو بلالے اونہون نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسیطرح آپنے دس دس کو اندر بلاتے
اور دس دس باہر جاتے یہانتک کہ کوئی اون مین سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپنے اوس کھانیکو
ایک جگہہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب اونہون نے کھانا شروع کیا تھا **عن** انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال بعثنی ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بنحو حدیث
ابن نمیر غیر انہ قال فی آخرہ ثم اخذ ما بقی فجمعہ ثم دعا فیہ بالبرکۃ فقال
فعادکما کان فقال دونکم ھذا **ترجمہ** وہی حدیث اور پچھلا اس مین یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپنے
اسکو اکھٹا کیا اور دعا کی اوس مین برکت کی وہ اتنا ہی ہوگیا جیسے پہلے تھا پھر آپنے فرمایا لیلو
اسکو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امر ابو طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تصنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لنفسہ خاصۃ
ثم ارسلنی الیہ وساق الحدیث وقال فیہ فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وسمی
علیہ ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی
فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک واھل البیت
وترکوا سؤرا **ترجمہ** وہی حدیث اور پچھلا اس مین یہ ہے کہ آپنے اپنا کھانا تھا اوس کھانے پر کہا
اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیون کو آنے دے اونہون نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے
آپنے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو اونہون نے کھایا یہانتک کہ اسی آدمیون کو اسیطرح بلایا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والون نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه بهذه القصة في طعام ابي طلحة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال فيه فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شيئا يسيرا قال هلمه فان الله سيجعل فيه البركة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ نے فرمایا اوسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اوس میں برکت دیگا **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكل اهل البيت وافضلوا ما ابلغوا جيرانهم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال رأى ابو طلحة رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن فاتى ام سليم فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن واظنه جائعا وساق الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة وام سليم وانس وفضلت فضلة فاهديناه لجيراننا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنے اسکو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ابو طلحہ نے اور ام سلیم نے اور انس نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا **عن** انس بن مالك يقول جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع اصحابه يحدث فصر وقد عصب بطنه بعصابة قال اسامة وانا اشك على حجر فقلت لبعض اصحابه لم عصب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت الى ابي طلحة وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه قد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم عصب بطنه بعصابة فسألت بعض اصحابه فقالوا من الجوع فدخل ابو طلحة

علی امی فقال ھل من شیء فقالت نعم عندی کسر من خبز وتمرات فان جاءنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحدہ اشبعناہ وان جاء آخر معہ قل عنھم ثم ذکر سائر الحدیث
بقصتہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکدن آیا مین نے
دیکھا آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہین اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ
پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہین مین نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ نے کیون باندھی ہے اوس نے کہا بھوک
کیوجہ سے مین ابوطلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور مین نے کہا بابا مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے مین نے آپ کے ایک
صحابی سے پوچھا تو اوس نے کہا بھوک کیوجہ سے باندھی ہے یہ سنکر ابوطلحہ میری ماں کے پاس گئے اور
پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ہان کچھ ٹکڑے ہین روٹی کے اور کچھ کھجورین مین اگر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لاوین تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہین اور جو اور کوئی بھی آپ کے ساتھ
آوے تو کھانا کم پڑے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **حدیث** انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طعام اطلعہ حدیثہ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز اکل المرق واستحباب الدباء الی الیقطین **ترجمہ** شوربا
کھانا اور کدو کھانے کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یقول ان خیاطا
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
فذھبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ذالک الطعام فقربت الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید قال انس رضی اللہ تعالی عنہ
فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب
الدباء من یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا مین بھی آپ کے ساتھ گیا اوس کھانے پر جو آپ کے سامنے
جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس مین کدو تھا اور بہتا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالے
عنہ نے کہا مین دیکھتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کنارون سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے
تھے اوس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسیطرح ہر چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے ہے اور حرص کرنا چاہیے اوس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کہانیوالون کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کہلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت مین ہے کہ آپ پیالہ کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کے کنارون سے ڈھونڈتے تھے نہ دوسری طرفون سے دوسرے یہ کہ ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ دوسرے کہانیوالون کو کراہت نہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپکے آثار شریف سے برکت حاصل کرتے یہانتک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے موہنون پر ملتے ۔

نووی عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَجِیْءَ بِمَرَقَۃٍ فِیْھَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْ ذٰلِکَ الدُّبَّاءِ وَیُعْجِبُہٗ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ جَعَلْتُ اُلْقِیْہِ اِلَیْہِ وَلَا اَطْعَمُہٗ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی مین بھی آپکے ساتھ گیا وہان شوربا آیا جس مین کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کہانا شروع کیا پھر نرے سے جب مین نے یہ دیکھا تو مین کدو کے ٹکڑے آپکے طرف ڈالتا تھا اور خود نہین کہاتا تھا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اوس روز سے مجھکو کدو پسند ہوگیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ مَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ اَنْ یُّصْنَعَ فِیْہِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کہانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اوس مین کدو شریک کیا گیا ف کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے۔ اور خصوصًا عرب اور ہند گرم ملکون کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کہانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور مارالقرع صفراوی بخار اور تپ دق

کو نہایت مفید ہے **باب** استحباب وضع النوی خارج التمر کھجور کھا تے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے **عن** عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہلی فقربنا الیہ طعاما و وطبۃ فاکل منہا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی قال شعبۃ ھو لحنی وھو فیہ ان شاء اللہ القاء النوی بین الاصبعین ثم اتی بشراب فشربہ ثم ناولہ الذی عن یمینہ قال فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم فاغفر لھم وارحمھم **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پاس اترے ہمنے کھانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ اون کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسحدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اوس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اوسکو دیا پھر میرے باپ نے آپکے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشدے ان کو اور رحم کر انپر **عن** شعبۃ بھذا الاسناد ولم یذکر فی الفاظہ النوی بین الاصبعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اکل القثاء بالرطب کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا **عن** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ **ف** اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت ملکر اعتدال ہوجاوے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے **باب** استحباب تواضع الاکل وصفۃ قعودہ کیونکر بیٹھکے کھانا چاہیے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقعیا یاکل تمرا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اقعا کے طور پر بیٹھے تھے

کھجور کہا رہی ہے **ف** اقعا کا بیٹھنا یہ ہی کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونون پنڈلیان کھڑی کر دیوے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اُتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسمہ وھو محتفز یاکل منہ اکلا ذریعا (زاد فی روایۃ زھیر اکلا حثیثا) **ترجمہ** حضرت انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجورین آئین آپ انکو بانٹنے لگے اور اسطرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی مین بیٹھتا ہے یعنے اکڑون اور جلدی جلدی اوس مین سے کھا رہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

باب النھی عن القران فی جماعۃ حب لوگون کے ساتھہ کھاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کھجورین ایک ہی بار نہ کھادی

عن جبلۃ بن سحیم قال کان ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا التمر قال وکان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا التمر قال وقد کان اصاب الناس یومئذ جھد فکنا ناکل فیمر علینا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونحن ناکل فیقول لا تقارنوا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الاقران الا ان یستاذن الرجل اخاہ قال شعبۃ لا ادری ھذہ الکلمۃ الا من کلام ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی الاستیذان **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہی عبداللہ بن الزبیر ہم کو کھجورین کھلاتے اور دونون لوگون پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کہا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر سامنے سے نکلے اور اونہون نے کہا دو دو لقمہ مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنی بھائی سے اجازت لیوے شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا مین سمجھتا ہون ابن عمر کا قول ہے

ف دو لقمہ یا دو کھجورین یا تین یا زیادہ ایک بار گی اٹھا کر کھانا منع ہے اسلیے کہ جماعت مین اوروں کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے مین سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ چکھہ جانا مروت کے خلاف ہی اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصرا)

عن شعبۃ بھذا الاسناد ولیس فی حدیثھما قول شعبۃ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس یومئذ جھد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگون پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے

عن جبلۃ بن سحیم قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابہ **ترجمہ** حبلہ
بن سحیم سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے **باب**
فی ادخار التمر ونحوہ من الاقوات للعیال کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اھل
بیت عندھم التمر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو **عن** عائشۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ یا
عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ او جاع اھلہ قالھا مرتین او ثلاثا **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر
میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دو بار یہی فرمایا یا تین بار **باب** فضل تمر المدینۃ ومنہ
کھجور کی فضیلت **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل سبع تمرات مما بین لابتیھا حین یدلج لم
یضرہ سم حتی یمسی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لیوے صبح کے وقت اسکو
شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا
سحر **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے جو شخص سویرے سات عجوہ کھجوریں (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کھجور کی) کھا
لیوے اوسکو اوس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جادو **عن** ھاشم بن ھاشم یعنی الاسلمی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولا یقولان سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء او انھا ترياق اول البکرۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح **باب** فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کھنبی من میں سے ہے (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خود رو ہے تو گویا من کیطرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اوس من میں سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ اور کبیاہ پہیل کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مرالظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کتھی ہیں اراک کے پیل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھکر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائیں ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا **باب** کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتا ہے غلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے (نووی) **باب** فَضِيلَةِ الْخَلِّ سرکہ کی فضیلت **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاُدْمُ اَدِمُ الْخَلِّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدْمُ اَوْ لَهُ يَنْقُصْ **ترجمہ** وہی حوالہ پر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدْمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهِ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اوس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهِ فَاَلْقَى اِلَيْنَا رَغِيْفًا ثُمَّ سَاَلَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ مَا مِنْ اُدْمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ فَقَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدْمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هِلَالٌ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اُس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی جب سے میں نے آپ سے یہ سُنا
اور طلحہ نے کہا راوی حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (جب سے میں نے
یہ حدیث جابر سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ
اِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی حدیث پر گذری **عَنْ** جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِنَا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ
نِسَائِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَآءٍ فَقَالُوْا
نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى بَيْتٍ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ
الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ
هَلْ مِنْ اُدْمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدْمُ هُوَ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر سے گذرے اور مجھکو اشارہ کیا میں آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے
یہانتک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہونچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اُس بی بی
نے پردہ کر لیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے لوگوں نے کہا ہاں پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی
گئیں اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی
اوسکو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اوسکو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اُس کے
دو ٹکڑے کیے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے لوگوں نے
کہا نہیں سرکہ ہے آپ نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے **باب** اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ
لہسن کا کھانا درست ہے **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلَتِهٖ اِلَيْنَا
وَاَنَّهٗ بَعَثَ اِلَيْنَا يَوْمًا بِفَضْلَتِهٖ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ

قال لا ولكني اكرهه من اجل ريحه قال فاني اكره ما كرهت ترجمہ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھی میں نے آپ سے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے بری معلوم ہوتی ہے میں نے کہا جو چیز آپکو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے **عن** شعبة في هذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي ايوب رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نزل عليه فنزل النبي صلى الله عليه وسلم في السفل وابو ايوب في العلو فاتبعه ابو ايوب ليلة فقال نمشي فوق رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنحوا فباتوا في جانب ثم قال للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم السفل ارفق فقال لا اعلو سقيفة انت تحتها فتحول النبي صلى الله عليه وسلم في العلو وابو ايوب في السفل وكان يصنع للنبي صلى الله عليه وسلم طعاما فاذا جيء به اليه سأل عن موضع اصابعه فيتتبع موضع اصابعه فصنع له طعاما فيه ثوم فلما رد اليه سأل عن موضع اصابع النبي صلى الله عليه وسلم فقيل له لم ياكل ففزع وصعد اليه فقال احرام هو قال النبي صلى الله عليه وسلم لا ولكني اكره ريحه قال فاني اكره ما كرهت او ما كرهت قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم يوتى بالوحي **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس اترے تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے ایکبار ابوایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے بعد اوس کے ابوایوب نے کہا آپ اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیچے کے مکان میں رہے تھے) ابوایوب نے کہا میں اوس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں یہ سنکر آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے درجے میں آرہے۔ ابوایوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا کرتے تھے پھر جب کھانا آپکے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد

اوس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیان کھانے کی کس جگہہ پر لگی ہین دہین سے وہ کھاتے (برکت کے لیے) ایکبار ابو ایوب نے کھانا پکایا جس مین لہسن تہی جب کھانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچھا آپ کی انگلیان کہان لگی تہین لوگون نے کہا آپ نے نہین کہایا یہ سنکر ابو ایوب گہبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہین لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی مجھے بہی بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتون کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی اسواسطے آپ کہاتے) **باب** اکرام الضیف مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مجہود فارسل الی بعض نسائہ فقالت والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلک حتی قلن کلہن مثل ذلک لا والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء فقال من یضیف ہذا اللیلۃ رحمہ اللہ فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول اللہ فانطلق بہ الی رحلہ فقال لامرأتہ ہل عندک شیء قالت لا الا قوت صبیانی قال علیلیہم بشیء فاذا دخل ضیفنا فاطفئی السراج وارییہ انا نا کل فاذا اہوی لیاکل فقومی الی السراج حتی تطفئیہ قال فقعدوا واکل الضیف فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد عجب اللہ من صنیعکما بضیفکما اللیلۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بڑی تکلیف ہے (کہانے پینے کی) آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بہیجا وہ بولی قسم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتہہ بہیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچہ نہین ہے پہر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بہیجا اوس نے بہی ایسا ہی کہا یہانتک کہ سب عورتون نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچہ نہین سوا پانی کے آپ نے فرمایا کون اوسکی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اوسپر رحم کرے تب ایک انصاری اُٹہا اور کہنے لگا مین کرتا ہون یا رسول اللہ یہ کہہ وہ اوسکو اپنے ٹہکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچہ ہے وہ بولی کچہ نہین البتہ میرے بچون کا کہانا ہے انصاری نے کہا بچون سے کچہ بہانہ کردے اور جب ہمارا مہمان

اندر آوے تو چراغ بجھاوے اور اُسکو ایسا دکھلاوے جیسے ہم کھا رہے ہین پھر وہ جب کھانے لگے تو چراغ کے پاس جاوے اور اُسکو بجھاوے اوسنے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کہا نا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو ف آپ کو سخت غیر کرامت عربی مین اسکو ایثار کہتے ہین یہ بڑے بزرگون کا کام ہے قرآن شریف مین ایسے لوگون کی فضیلت اور تعریف کی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور بچون پر ایثار اُسوقت درست ہے جب بھوک کے مارے اون کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ اُنکو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا من الانصار بات بہ ضیف ولم یکن عندہ الا قوتہ وقوت صبیانہ فقال لامرأتہ نومی الصبیۃ واطفئی السراج وقربی للضیف ما عندک قال فنزلت ھذہ الایۃ ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک انصاری پاس مہمان آیا اوس کے پاس کچھ نہ تھا سوا اُس کے اور اُس کے بچون کے کھانے کے اوسنے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلادے اور چراغ بجھادے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھدے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اتری ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ یعنے اپنی راحت پر دوسرون کے آرام کو مقدم رکھتے ہین گو خود محتاج ہون عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضیفہ فلم یکن عندہ ما یضیفہ فقال الا رجل یضیف ھذا رحمہ اللہ فقام رجل من الانصار یقال لہ ابو طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ فانطلق بہ الی رحلہ وساق الحدیث بنحو حدیث جریر وذکر فیہ نزول الایۃ کما ذکرہ وکیع ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مہمان آپ پاس کچھ نہ تھا اوس کی مہمان کو آپنے فرمایا کوئی اُسکی مہمانی کرتا ہے خدا اُسپر رحم کرے ایک انصاری بولا جسکو ابو طلحہ کہتے ہے مین کرتا ہون پھر وہ لے گیا اوسکو اپنے گھر اخیر حدیث تک عن المقداد رضی اللہ تعالی عنہ قال اقبلت انا وصاحبان لی وقد ذھبت اسماعنا وابصارنا من الجھد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد منھم یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق
بنا الی اھلہ فاذا ثلاثۃ اعنز فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا ھذا اللبن
بیننا قال فکنا نحتلب فیشرب کل انسان منا نصیبہ ونرفع للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم نصیبہ قال فیجیئ من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما ویسمع الیقظان قال ثم
یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابہ فیشرب فاتانی الشیطان ذات لیلۃ وقد
شربت نصیبی فقال محمد یاتی الانصار فیتحفونہ ویصیب عندھم ما بہ حاجتہ
الی ھذہ الجرعۃ فاتیتھا فشربتھا فلما ان وغلت فی بطنی وعلمت انہ لیس الیھا سبیل
قال ندمنی الشیطان فقال ویحک ما صنعت اشربت شراب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فیجیئ فلا یجدہ فیدعو علیک فتھلک فتذھب دنیاک واخرتک وکنت انا واخرتک واذا
وضعتھا علی قدمی خرج راسی واذا وضعتھا علی راسی خرج قدمای وجعل لا یجیئنی
النوم واما صاحبای فناما ولم یصنعا ما صنعت قال فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسلم کما کان یسلم ثم اتی المسجد فصلی ثم ان شرابہ فکشف عنہ فلم یجد
فیہ شیئا فرفع راسہ الی السماء فقلت الان یدعو علی فاھلک فقال اللھم
اطعم من اطعمنی واسق من اسقانی قال فعمدت الی الشملۃ فشددتھا علی وانحدرت
الشفرۃ فانطلقت الی الاعنز ایتھا اسمن فاذبحھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا ھی حافل ذراھن حفل کلھن فعمدت الی اناء لال محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ما کانوا یطمعون ان یحتلبوا فیہ قال فحلبت فیہ حتی علتہ رغوۃ فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
اشربتم شرابکم اللیلۃ قال قلت یا رسول اللہ اشرب فشرب ثم ناولنی فقلت یا رسول اللہ اشرب فشرب ثم ناولنیہ
فلما عرفت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد روی وامست دعوتہ ضحکت حتی القیت الی الارض قال فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم احد سوائک یا مقداد فقلت یا رسول اللہ کان من امری کذا وکذا وفعلت کذا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ما ھذہ الا رحمۃ من اللہ عز وجل افلا کنت اذنتنی فنوقظ صاحبیہا فیصیبا منھا قال فقلت والذی بعثک بالحق ما
ابالی اذا اصبتھا واصبتھا معک من اصابھا من الناس ترجمہ مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور
میرے دو ساتھی آئے اور ہماری کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)

ہم اپنے تئین پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ ہمکو اپنے گھر لے گئے وہان تین بکریان تھین آپنے فرمایا انکا دودہ دوہو ہم تم سب پیئین گے پھر ہم اُنکا دودہ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم مین سو اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اُٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسے آواز سے سلام کرتے جس سے سونیوالا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پھر آپ مسجد مین آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودہ کے پاس آتے اور اوسکو پیتے ایک رات شیطان نے مجھکو بہکایا مین اپنا حصہ پی چکا تھا شیطان نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہین وہ آپ کو تحفہ دیتے ہین اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودہ کی کیا احتیاج ہوگی آخر مین آیا اور وہ دودہ پی گیا جب دودہ پیٹ مین سما گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ دودہ نہین ملیگا اوسوقت شیطان نے مجکو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آوینگے اور دودہ کو نہ پاوینگے پھر تجھہ پر بد دعا کرینگے تیری دنیا اور آخرت دونون تباہ ہونگی مین ایک چادر اوڑھے تھا جب اوسکو پاؤن پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤن کھلجاتے اور نیند بھی مجھکو نہ آئی میرے ساتھی سوگئے اونہون نے یہ کام نہین کیا تھا جو مین نے کیا تھا آخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر مسجد مین آئے اور نماز پڑھی بعد اوسکے دودہ کے پاس آئے برتن کھولا تو اُس مین کچھ نہ تھا آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھایا مین سمجھا اب آپ بد دعا کرتے ہین اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ کھلا اوسکو جو مجکو کھلا دے اور پلا اوسکو جو مجھے پلا دے یہ سنکر مین نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریون کیطرف چلا کہ جو اون مین سے موٹی ہو اوسکو ذبح کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکھا تو اوس کے تھن مین دودہ بھرا ہوا ہے پھر دیکھا تو اور بکریون کے تھنون مین بھی دودہ بھرا ہوا ہے مین نے آپکے گھر والون کا ایک برتن لیا جس مین وہ دودہ نہ دوہتے تھے (یعنے اوس مین دوہنے کی خواہش نہین کرتے تھے) اوس مین مین نے دودہ دوہا یہانتک کہ اوپر پھین آگیا (اتنا بہت دودہ نکلا) اور اوسکو مین لیکر آیا آپ کے پاس آپنے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودہ رات کو پیا یا نہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودہ پیجیے آپ نے پیا پھر مجھے دیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجیے آپ نے اور پیا پھر مجھے دیا جب مجھکو معلوم ہوا کہ آپ سیر ہوگئے اور آپ کی دعا مین نے لے لی اُسوقت مین ہنسا یہانتک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور مین نے ایسا قصور کیا آپ نے فرمایا اسوقت کا دودہ جو خلاف معمول اور اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھہ سے پہلے ہی کیون نہ کہا ہم اپنے دونون ساتھیون کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودہ پیتے مین نے عرض کیا قسم اُس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا اب مجھکو کوئی پرواہ نہین جب مین نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھہ حاصل کی کوئی بھی اُسکو حاصل کرے **عَنْ** سُلَیْمَانَ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِیْنَ وَمِائَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْکُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُہٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِکٌ مُّشْعَانٌ طَوِیْلٌ بِغَنَمٍ یَسُوْقُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَیْعٌ اَمْ عَطِیَّۃٌ اَوْ قَالَ اَمْ ھِبَۃٌ قَالَ لَا بَلْ بَیْعٌ فَاشْتَرٰی مِنْہُ شَاۃً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ یُّشْوٰی قَالَ وَایْمُ اللّٰہِ مَا مِنَ الثَّلَاثِیْنَ وَمِائَۃٍ اِلَّا حَزَّلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُزَّۃً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِھَا اِنْ کَانَ شَاھِدًا اَعْطَاہُ وَاِنْ کَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَہٗ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَیْنِ فَاَکَلْنَا مِنْھَا اَجْمَعُوْنَ وَنَبِعَ مِنْھُمَا وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَیْنِ فَحَمَلْتُہٗ عَلَی الْبَعِیْرِ اَوْ کَمَا قَالَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایکسو تیس آدمی تھے آپ نے فرمایا تمہارے پاس کھانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس ایسا ہی پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اوس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریان لیکر ہانکتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یون ہی دیتا ہے اوس نے کہا نہین بیچتا ہون آپ نے ایک بکری اُس سے خریدی اُسکا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اُسکا کلیجہ بھونا

راوی نے کہا قسم خدا کی اُن ایک سو تیس آدمیون مین سے کوئی نرہا جس کے لیے آپ نے ایک مٹھہ اُس کلیجی مین سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تہا تو اوسکو دیدیا ورنہ اوسکا حصہ رکھہ چھوڑا اور دو پیالون مین آپ نے گوشت نکالا پہر ہم سب نے اون مین سے کہایا اور سیر ہوگئے بلکہ پیالون مین کچہ بچ رہا اوسکو مین نے لادلیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا (حدیث مین آپکے دو معجزے ہین ایک تو کلیجے مین برکت دوسرے بکری مین برکت) **عن** عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اصحاب الصفہ کانوا ناسا فقراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ من کان عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس بسادس او کما قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاء بثلاثۃ وانطلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بثلاثۃ قال فہو انا وابی وامی وکا ادری ہل قال وامرأتی وخادم بیننا وبین بیت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی نعس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک او قالت ضیفک قال او ما عشیتیہم قالت ابوا حتی تجیء قد عرضوا علیہم فغلبوہم قال فذہبت انا فاختبات وقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا لا ہنیئا وقال واللہ لا اطعمہ ابدا قال فایم اللہ ما کنا ناخذ من لقمۃ الا ربا من اسفلہا اکثر منہا قال حتی شبعنا وصارت اکثر مما کانت قبل ذلک فنظر الیہا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا ہی کما ہی او اکثر قال لامرأتہ یا اخت بنی فراس ما ہذا قالت لا وقرۃ عینی لہی الان اکثر منہا قبل ذلک بثلاث مرار فاکل منہا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال انما کان ذلک من الشیطان یعنی یمینہ ثم اکل منہا لقمۃ ثم حملہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحت عندہ قال وکان بیننا وبین قوم عقد فمضی الاجل فعرفنا اثنا عشر رجلا مع کل رجل منہم اناس اللہ اعلم کم مع کل رجل قال الا انہ بعث معہم فاکلوا

منہا اجمعون ای کما قال ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہو اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لیجاوے
اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوین یا چھٹے کو بھی لیجاوے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ
تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے (آپ کے اہل وعیال
بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر میں میں
تھا اور میری باپ اور میری ماں - راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے
اور ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا عبدالرحمن نے کہا ابوبکر نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہانتک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گذرنے
کے بعد جتنی اللہ تعالی کو منظور تھی ابوبکر گھر میں آئے اون کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانون کو چھوڑ کر
کہان رہ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم نے اُنکو کھانا نہیں کھلایا اُنہون نے کہا
مہمانون نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور اُنہون نے مہمانون کے سامنے کھانا پیش کیا تھا
لیکن مہمان اُنپر غالب ہوے نہ کھانے مین - عبدالرحمن نے کہا مین (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے)
چھپ گیا اُنہون نے مجھکو پکارا اے سست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھکو اور
مہمانون سے کہا کھاؤ ہرچند یہ کھانا خوشگوار نہین (کیونکہ بیوقت ہے) اور ابوبکر نے کہا قسم خدا
کی مین نہین کھاؤن گا اسکو کبھی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اُٹھاتے نیچے سے اُتنا
ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہانتک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اوس سے بھی زیادہ ہو
گیا ابوبکر نے اوس کھانے کو دیکھا تو وہ اُتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اونہون نے اپنی عورت
سے کہا اے بنی فراس کی بہن (اون کا نام اُم رومان تھا اور بنی فراس اونکا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے
وہ بولی قسم میری آنکھون کی ٹھنڈک کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی
زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت تھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر نے اوس مین سے کھایا اور کہا یہ قسم
جو مین نے کھائی تھی شیطان کیطرف سے تھی (غصے مین) پھر ایک لقمہ اوس مین سے کھایا بعد

اوس کے وہ کہا نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے مین بھی صبح کو وہین تہا اور ہمارے اور ایک
قوم کے بیچ مین عقد تہا (یعنے اقرار تہا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے افسر
بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتہہ لوگ تہے اللہ تعالی جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتہہ کتنے لوگ تہے پہر
وہ کہانا اون کے ساتہہ کر دیا سب لوگون نے اُس مین سے کہایا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ عَلَیْنَا اَضْیَافٌ لَنَا قَالَ وَکَانَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ یَتَحَدَّثُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
اُفْرُغْ مِنْ اَضْیَافِکَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَیْتُ جِئْنَا بِقِرَاھُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوْا حَتّٰی یَجِیْءَ
اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَیَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَھُمْ اِنَّہٗ رَجُلٌ حَدِیْدٌ وَاِنَّکُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا
خِفْتُ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْہُ اَذًی قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ یَبْدَاْ بِشَیْءٍ اَوَّلَ مِنْھُمْ فَقَالَ
اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْیَافِکُمْ قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا فَرَغَنَا قَالَ اَلَمْ اُمْرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ وَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ فَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ قَالَ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ
اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ
مَا لِیْ ذَنْبٌ ھٰؤُلَاءِ اَضْیَافُکَ فَسَلْھُمْ قَدْ اَتَیْتُھُمْ بِقِرَاھُمْ فَاَبَوْا اَنْ یَّطْعَمُوْا حَتّٰی
یَجِیْءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہُ اللَّیْلَۃَ قَالَ فَقَالُوْا فَوَاللّٰہِ لَا نَطْعَمُہُ حَتّٰی تَطْعَمَہُ قَالَ فَقَالَ
مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ کَاللَّیْلَۃِ قَطُّ وَیْلَکُمْ مَا لَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُوْلٰی
فَمِنَ الشَّیْطَانِ ھَلُمُّوْا قِرَاکُمْ قَالَ فَجِیْءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰی فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ
غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَہٗ
فَقَالَ بَلْ اَنْتَ اَبَرُّھُمْ وَاَخْیَرُھُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِیْ کَفَّارَۃٌ **ترجمہ** عبد الرحمن بن
ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اوترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے باتین کیا کرتے تہے وہ چلے اور مجہہ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن تم مہمانون کی خدمت
کر لینا جب شام ہوئی ہم اون کے لیے کہانا لائے اونہون نے انکار کیا کہانے سے اور کہا جب
تک گہر کے صاحب نہ آوین اور ہمارے ساتہہ نہ کہاوین ہم بہی نہین کہاوین گے مین نے اونسے

کہا اون کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کہا دگے تو مجھے ڈر ہے اون سے ایذا پہونچے گا اونہون نے نہ مانا جب
ابوبکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانون کی خدمت تم کر چکے لوگون نے کہا نہین اونہون نے کہا نہین
تو عبدالرحمن سے کہہ گیا تہا (عبدالرحمن نے کہا مین سمجھ گیا تہا اون کے سامنے سے) اُنہون نے
پکارا عبدالرحمن مین سمجھ گیا پھر کہا اے نالائق مین تجھے قسم دیتا ہون اگر تو میرے آواز سنتا ہے
تو آجب مین گیا اور مین نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہین آپ اپنے مہمانون سے پوچھیے مین
اون کے پاس کہانا لے گیا تہا اونہون نے کہا ہم نہین کہا دین گے جب تک آپ نہ آدین ابوبکر نے اُن
سے کہا تم نے کہانا کیون نہین کہایا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی مین تو آج کی رات
کہانا ہی نہ کہاؤن گا مہمانون نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہا دین گے جب تک تم نہ کہاؤ گے ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے ایسی بری رات کبھی نہین دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی
قبول نہین کرتے پھر ابوبکر نے کہا مین نے جو قسم کہائی وہ شیطان کیطرف سے تہی لاؤ کہانا لاؤ آخر
کہانا آیا اور ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا مہمانون نے بہی کہایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضے
اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یارسول اللہ مہمانون کی قسم تو سچی
ہوئی اور میری قسم جہوٹی ہوئی آپنے فرمایا تو اُن سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچہا ہے عبدالرحمن
نے کہا مجھے خبر نہین ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو (یعنے قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دینا
ضرور ہے) **باب** فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ تہوڑے کہانے مین مہمانی
کرنے کی فضیلت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیون
کا کہانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوجاتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ
يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ
وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ **ترجمہ** جابر
بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہانا

دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن جریج **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طعام الرجل یکفی رجلین وطعام رجلین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی ثمانیۃ **ترجمہ** اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو **باب** المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یاکل فی معی واحد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اسوقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسرے بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا قاضی نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور اسراف اور فساد اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ انتہی مختصرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسکینا فجعل یضع بین یدیہ فاہ یضع بین یدیہ قال فجعل یاکل اکلا کثیرا قال لا یدخلن ہذا علی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء

ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اوس کے سامنے کہانا رکھتے جاتے تھے وہ چلا کہاتا جاتا تھا بہت کہا گیا تب اونہون نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتون مین کہاتا ہے **عن** جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معیً واحدٍ والکافر یاکل فی سبعۃ امعاءٍ **ترجمہ** جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنتون مین **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر ابن عمر **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معیً واحدٍ والکافر یاکل فی سبعۃ امعاءٍ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثھم **ترجمہ** ان روایتون کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیفٌ وھو کافرٌ فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃٍ فحلبت فشرب حلابھا ثم اخری فشربہ ثم اخری فشربہ حتی شرب حلاب سبع شیاہٍ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃٍ فشرب حلابھا ثم امر باخری فلم یستتمھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معیً واحدٍ والکافر یشرب فی سبعۃ امعاءٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اسکی ضیافت کی آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودہ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودہ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہوگیا پھر آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودہ دوہا گیا اوس نے اسکا دودہ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا نہ پی سکا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین

باب لا یعیب الطعام کھانے کا عیب نہین بیان کرنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتھی شیئا اکلہ وان کرھہ ترکہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو چھوڑ دیتے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا سَکَتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا

کِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّیْنَۃِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِیْمِ اسْتِعْمَالِ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فِی الشُّرْبِ وَغَیْرِہٖ عَلَی الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے **عَنْ** نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ مُسْھِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْ یَاْکُلُ اَوْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ذِکْرُ الْاَکْلِ وَالذَّھَبِ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن

مین کہانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہین ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کہانا درست ہے اور یہ دونون قول باطل ہین انتہے مختصرا **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارًا مِّنْ جَھَنَّمَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیے سونے یا چاندی کے برتن مین وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ **کو باب** تحریم استعمال الذھب والفضۃ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **عن** مُعَاوِیَۃَ بْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَۃِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَھَانَا عَنْ خَوَاتِیْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّھَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّۃِ وَعَنِ الْمَیَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ **ترجمہ** معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے مین براء بن عازب کے پاس گیا مین نے اون سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا سات باتون سے حکم کیا ہمکو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانیکا (قبرتک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرنیکا اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا ہمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن مین پینے سے اور زین پوش ریشمی زین پوشون سے اگر ریشمی نہ ہون تو منع نہین ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصرین) اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونون ریشمی کپڑے ہین) **عن** اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ اِلَّا قَوْلَہٗ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ھٰذَا الْحَرْفَ فِی الْحَدِیْثِ وَجَعَلَ مَکَانَہٗ وَاِنْشَادَ الضَّالِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین قسم پورا کرنے کا ذکر نہین ہے اوس کے بدل گمی ہوی چیز ڈھونڈھنے کا ذکر ہے

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ الْمُقْسِمُ مِنْ غَیْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِیْهَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْهَا فِی الْاٰخِرَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ یَذْكُرْ زِیَادَةَ جَرِیْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَیْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ اِلَّا قَوْلَهٗ اِفْشَاءَ السَّلَامِ فَاِنَّهٗ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدَّ السَّلَامَ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَیْرِ شَكٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے عَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَیْرِ شَكٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰی حُذَیْفَةُ فَجَاءَهٗ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ وَقَالَ اِنِّیْ اُخْبِرُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَمَرْتُهٗ اَنْ لَّا یُقَرِّبَنِیْ فِیْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّیْبَاجَ وَالْحَرِیْرَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَهُوَ لَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگا ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھکو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سونے اور چاندی کے برتن میں اور ریشم دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ فِی الْحَدِیْثِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُكَیْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَقُلْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ

شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ
فِضَّةٍ وَقَدْ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ
فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرَ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوْا اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حُذَيْفَةَ يَعْنِي اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرَنَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِي اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** عبدالرحمن
بن ابی لیلے سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی اون کے لیے پانی لایا چاندی کے
برتن مین اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت
پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت کھاؤ سونے اور
چاندی کی رکابیون مین کیون کہ یہ چیزین کافرون کے لیے ہین دنیا مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدَ
مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ
اَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیتے اور پہنتے جمعہ کے
دن لوگون مین اور جب باہر کے لوگ آتے ہین تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جس کو آخرت
مین کچھ حصہ نہین ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے

آپ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمر کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دیدیا پہننے کو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نری ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اسکا پہننا حرام نہیں ہے البتہ عورتوں کو نرا ریشم ہی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عطارد التمیمی یقیم بالسوق حلۃ سیراء وکان رجلا یغشی الملوک ویصیب منہم فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ انی رایت عطاردا فی السوق یقیم حلۃ سیراء فلو اشتریتہا فلبستہا لوفود العرب اذا قدموا علیک واظنہ قال ولبستہا یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ فلما کان بعد ذلک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحلل سیراء فبعث الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحلۃ وبعث الی اسامۃ بن زید بحلۃ واعطی علی بن ابیطالب حلۃ وقال شققہا خمرا بین نسائک قال فجاء عمر بحلتہ یحملہا فقال یا رسول اللہ بعثت الی بہذہ وقد قلت یا مس فی حلۃ عطارد ما قلت فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا الیک لتصیب بہا واما اسامۃ فتدارء فی حلتہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرا عرف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول اللہ ما تنظر الی فانک بعثت الی بہا فقال انی لم ابعث الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا لتشققہا خمرا بین نسائک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے عطارد کو دیکھا
اُس نے بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اُسکو خرید لین اور جب عرب کے ہاتھی آتے ہین
اُسوقت پہنا کرین تو مناسب ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون اونہون نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ
پہنا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا مین وہ پہنے گا جسکا آخرت مین حصہ
نہین پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو بھی
ایک جوڑا دیا اور اُسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پھاڑ کر اپنی عورتون کی
سربند بنا دے حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ
بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے جوڑے کے باب مین کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا مین نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بیچکر
اور اُسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
اُن کو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہین اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہین آپ ہی
نے تو یہ جوڑا مجھکو بھیجا آپ نے فرمایا مین نے اسلیے نہین بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر
اپنی عورتون کے سربند بنا دے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
رَاٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُلَّۃً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِی السُّوْقِ فَاَخَذَھَا
فَاَتٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِبْتَعْ ھٰذِہٖ فَتَجَمَّلْ بِھَا لِلْعِیْدِ وَالْوَفْدِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھٰذِہٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ قَالَ فَلَبِثَ
عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِجُبَّۃِ دِیْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِھَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَتّٰی اَتٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا ھٰذِہٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ اَوْ قُلْتَ اِنَّمَا یَلْبَسُ ھٰذِہٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ ثُمَّ
اَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِھٰذِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبِیْعُھَا وَتُصِیْبُ بِھَا حَاجَتَکَ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
مین بک رہا تھا اُنہون نے اوسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عید مین پہننے کے لیے اور جبوقت باہر والون کے گروہ آوین رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اُسکا لباس ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے
کو منظور نہا ٹھہرے رہے اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج
کا (استبرق اور دیباج دونون ریشمی کپڑے ہین) حضرت عمر اوسکو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تو فرمایا نہا یہ اُسکا لباس ہے جسکا آخرت مین حصہ نہین
پھر آپ نے مجھ کیسے بھیجا آپنے فرمایا تو اوسکو بیچڈال اور اوسکی قیمت کام مین لا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰی عَلٰی
رَجُلٍ مِّنْ عُطَارِدَ قَبَاءَ سُنْدُسٍ دِيْبَاجٍ اَوْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اشْتَرَيْتَهٗ
فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَاَهْدَى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ
قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد مین سے قبا پہنے دیکھا دیبا
کی یا حریر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجیے آپنے فرمایا یہہ
وہ پہنے گا جسکو آخرت مین حصہ نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ
آیا آپنے اوسکو میرے پاس بھیجدیا مین نے عرض کیا یہ جوڑا آپنے مجھے بھیجا اور مین ترسن چکا
ہون جو آپنے اوس کے باب مین فرمایا نہا آپنے فرمایا مین نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے
(بیچکر) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْعُطَارِدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا
بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس مین یہ ہے کہ مین نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اسلیے نہین بھیجا کہ تم
پہنو **عَنْ** يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا فِي الْاِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةَ
اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ

قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا **ترجمہ** یحیے بن ابی اسحاق نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے استبرق کو بیچا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیبا ہے اور سخت اور سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اسلیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَنِي اَسْمَاءُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهٖ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَخِفْتُ اَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِي بِهَا **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے جو مولی تھا اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اس نے کہا مجھکو اسماء نے عبداللہ بن عمر کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنے سرخ ڈھڈھانا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزوں کو جو حرام کہیگا جو شخص ہمیشہ روزے رکھیگا (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثنا عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور انکا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کی ریشمی نقشوں کا تو میں نے حضرت عمر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنیگا

جسکو آخرت مین حصہ نہین تو مجھے ڈر ہوا کہین نقشی کپڑا ہی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش تو خود
عبداللہ کا زین پوش ارجوانی ہے یہ سب مین نے جاکر اسماء سے کہا اونہون نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پھر اُنہون نے ایک جبہ نکالا کالی چادرون کا اون کی کسروانی زمنسوب
ہے طرف کسریٰ کی یعنے بادشاہ فارس کی جسکا گریبان دیبا کا تہا اور اُس کے دامنون پر سنجاف
تہے دیباج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پاس تہا اون کی وفات تک جب وہ
مرگئین تو یہ جبہ مین نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تہے اب ہم اوسکو
دہوکر اسکا پانی بیمارون کو پلاتے ہین شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار انگل تک درست
ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسا دوسری حدیث مین آتا ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
يَخْطُبُ يَقُوْلُ اَلَا لَا تَلْبَسُوْا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ
فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر خطبہ پڑہتے تہے اور کہتے تہے خبردار رہو اے لوگو مت پہناؤ
اپنی عورتون کو ریشمی کپڑے کیونکہ مینے سنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ کہتے تہے مینے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت پہناؤ حریر کیونکہ جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنیگا
وہ آخرت مین نہین پہنے گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اوسکے بعد
اجماع ہوگیا کہ ریشمی کپڑا عورتون کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور مین ہے کہ سونا اور حریر
حرام ہے میری امت کے مردون پر اور حلال ہے عورتون کے لیے انتہے مختصراً **عَنْ**
اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّكَ لَيْسَ مِنْ
كَدْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ فَتَشْبَعُ
مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلُبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ
هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے ہمکو لکہا ہم آذربیجان مین تہے (وہ ایک ملک ہے ایران مین) اے عتبہ بن فرقد

یہ جو مال تیرے پاس ہی نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانون کو اون کے ٹھکانون مین جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانین (یعنے بغیر طلب کے اون کو پہنچاوے) اور بچہ تم عیش کرنے سے اور مشرکون کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا اونکو (یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ میز یا اور کہین لگا ہو تو درست ہی **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ **ترجمہ** ابو عثمان سے روایت ہی ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اوس مین لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہنے گا حریر مگر وہ شخص جسکو آخرت مین کچھ ملنے والا نہین مگر اتنا درست ہی اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دو انگلیون سے جو انگوٹھے کے پاس ہین جنکے گھنڈیان ہوتی ہین طیالسہ کی پھر مین نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادرین ہین عرب کی) **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَلَدَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَمَا عَدَتْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہی ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان مین تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام مین تھے اوس مین یہ لکھا تھا اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے دیر نہین کی سمجھنے مین کہ مراد آپ کی نقش ہین **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ عُثْمَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ہم کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے

خطب بالجابية فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين
او ثلاث او اربع **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے)
تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر **عن**
قتادة بهذا الاسناد ومثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى
عنه يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج اهدي له ثم اوشك ان
ينزعه فارسل به الى عمر بن الخطاب فقيل قد اوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني
عنه جبريل عليه الصلاة والسلام فجاء عمر رضي الله تعالى عنه يبكي فقال يا رسول
الله كرهت امرا واعطيتنيه فما لي فقال اني لم اعطكه لتلبسه انما اعطيتك تبيعه
فباعه بالف درهم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیبا
کی قبا پہنی جو تحفہ آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ نے اسی وقت نکالڈالی اور حضرت عمر کو بھیجدی لوگوں نے کہا آپ نے
تو ابھی نکالڈالی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبریل نے مجھکو منع کیا یہ سنکر حضرت عمر روتے ہوئے آپ کے
پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا وہ مجکو دی میرا کیا حال ہوگا آپ نے
فرمایا میں نے تمکو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اوسکو بیچڈالو پھر حضرت عمر نے وہ دو ہزار
درم کو بیچی **عن** علي رضي الله تعالى عنه قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم حلة سيراء فبعث بها الي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال اني لم ابعث
بها اليك لتلبسها انما بعثت بها اليك لتشققها خمرا
بين النساء **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو غصہ پایا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ
پھاڑکر اپنی عورتوں کے سر بند بنادے **عن** ابي عوف بهذا الاسناد وفي حديث
معاذ فامرني فاطرتها بين نسائي وفي حديث محمد بن جعفر فاطرتها بين نسائي ولم
يذكر فامرني **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** علي رضي الله تعالى عنه ان
اكيدر دومة اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فاعطاه عليا

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ شَقَقْتُہٗ خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ رَدَّ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَدَّ اَبُوْ بَکْرٍ بَیْنَ الْعَشَرَۃِ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا آپ نے وہ مجکو دیدیا اور فرمایا اسکو پھاڑ کر سر بند ہن بنا دے تینون فاطمہ کے (ایک فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی ہوا اللہ تعالے ان سب سے اور ہمارے اختر اُن کے غلاموں مین کرے) **فا** دومہ ایک شہر تہا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہان کے حاکم کو اکیدر کہتے تہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکہتا تہا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہوکر اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر رہا اور خالد بن الولید نے اُسکو قتل کیا ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مین **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت فیھا فرأیت الغضب فی وجھہ قال فشققتھا بین نسائی

ترجمہ امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا مین پہنکر نکلا تو آپ کو غصہ پایا یہ مین نے اُسکو پھاڑ کر عورتونکو دے دیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمر بجبۃ سندس فقال عمر بعثت بھا الی وقد قلت فیھا ما قلت قال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا وانما بعثت بھا الیک لتنتفع بثمنھا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر نے کہا آپ نے مجکو بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہین اس کے باب مین آپ نے فرمایا مین نے تمکو پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اسلیے کہ تم اوسے بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ

ترجمہ حضرت انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا مین حریر پہنے گا وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا **عن** ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عقبۃ بن

ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم قال لا ینبغی ھذا للمتقین ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا ایسی حریر کی تحفہ میں آپ نے اسکو پہنا اور نماز پڑھی اوس میں پھر نماز سے فارغ ہوکر اوسکو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اوسکو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں **عن** یزید بن ابی حبیب بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ او نحوھا مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی القمص الحریر فی السفر من حکۃ کانت بھما او وجع کان بھما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اسوجہ سے کہ انکو خارش ہوگئی تھی یا اور کچھ مرض تھا **عن** سعید بھذا الاسناد ولم یذکر فی السفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن ابن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف نارش کا ذکر ہے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد ومثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما شکوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القمل فرخص لھما فی قمص الحریر فی غزاۃ لھما ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی آپ نے اون دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی جہاد کے سفر میں **ف** نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث اوپر حجت ہے **باب** النھی عن لبس الرجل الثوب المعصفر کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے **عن**

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ثِیَابُ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیکھا کسر کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انکو مت پہن **عَنْ** یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اُمُّکَ اَمَرَتْکَ بِھٰذَا اُغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقُھُمَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں انکو دھو ڈالتا ہوں آپ نے فرمایا جلا دے **اَلْکَفُّ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء اور انکا مذہب کہتے ہیں اور شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو انتہی مختصراً **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نَھَانِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ وَاَنَا رَاکِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ

بالذهب وعن لباس القسي وعن القراءة في الركوع والسجود وعن لباس المعصفر ترجمہ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرأت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے
باب فضل لباس الخشنة میں کی چادروں کی فضیلت **عن** قتادة قال قلنا لانس
ابن مالك رضي الله تعالى عنه أي اللباس كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
أو أعجب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحبرة ترجمہ قتادہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ہمنے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون کپڑا پسند تھا انہوں نے کہا
یمن کی چادر (جو کاڑھی وار مخطط ہوتی ہے واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور رقیع ہوتا ہے)
عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان أحب الثياب إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم الحبرة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** التواضع في اللباس والاقتصار
على الغليظ منه موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں **عن** أبي بردة رضي
الله تعالى عنه قال دخلت على عائشة رضي الله تعالى عنها فأخرجت إلينا إزارا
غليظا مما يصنع باليمن وكساء من التي يسمونها الملبدة قال فأقسمت بالله أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض في هذين الثوبين ترجمہ ابوبردہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہ بند نکالا
جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھا کر اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ان دونو کپڑوں میں ہوئی **عن** أبي بردة قال أخرجت إلينا عائشة
رضي الله تعالى عنها إزارا وكساء ملبدا فقالت في هذا قبض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ابن حاتم في حديثه إزارا غليظا ترجمہ ابوبردہ سے
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمل جو بند لگا ہوا
نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی **عن** أيوب بهذا
الإسناد مثله وقال إزارا غليظا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں موٹا تہ بند مذکور ہے **عن**
عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات غداة

وعليه مرجل فمر جل من شعر اسود ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑھے تھے جس پر بالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کا عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان وسادة رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يتكئ عليه من آدم حشوه ليف ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت إنما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه أدما حشوه ليف ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی عن هشام بهذا الإسناد وقالا اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث ابن معاذ ية نام عليه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب جواز اتخاذ الانماط قالین یا سوزنیوں کا بیان عن جابر رضي الله تعالى عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لما تزوجت اتخذت انماطا قلت وأنى لنا انماط قال أما إنها ستكون ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں بنائیں میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب قریب ہونگی (جب ملک فتح ہونگے اور مسلمان مالدار ہو جاوینگے پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے) عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال لما تزوجت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذت انماطا قلت وأنى لنا انماط قال أما إنها ستكون قال جابر وعند امرأتي نمط فكنا أقول نخيه عني وتقول قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها ستكون ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیاں ہیں میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب ہونگی جابر نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اوسکو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب سوزنیاں ہونگی (تو جابر اوسکو دور کرتے تھے کہ وہ جانکر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی) عن سفيان

بهذا الاسناد وزاد قال فاذا ترجمہ وہی جواوپر گذرا **باب** گراہت مازاد علی
الحاجۃ من الفراش واللباس حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فراش لرجل
وفراش لامراتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا
اوسکی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا **ف** یعنی
بی ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان اُنپر جلوس کرے گا مقصود
حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو
حرام ہے **باب** تحریم جر الثوب خیلاء غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے **عن**
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ تعالیٰ الی من جر ثوبہ
خیلاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوس شخص کیطرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور
سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثل حدیث مالک زاد فیہ یوم القیمۃ ترجمہ وہی جواوپر گذرا **عن** عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذی یجر
ثیابہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ ترجمہ وہی جواوپر گذرا **عن**
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثلہ غیر انہ قال ثیابہ
ترجمہ ان روایتوں کا وہی جواوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای
رجلا یجر ازارہ فقال ممن انت فانتسب لہ فاذا رجل من بنی لیث فعرفہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاذنی

هاتین یقول من جر ازاره لا یرید بذلک الا الخیلاء فان الله لا ینظر الیه یوم القیامة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اوس نے بیان کیا معلوم ہوا اپنی لیٹ کا تھا ابن عمر نے اسکو پہچانا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے اندونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار لٹکا دے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوس کیطرف نہ دیکھیگا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیث ابی یونس عن مسلم ابی الحسن وفی روایتہم جمیعا من جر ازارہ ولم یقولوا ثوبہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** محمد بن عباد بن جعفر یقول امرت مسلم بن یسار مولی نافع بن عبد الحارث ان یسال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا جالس بینہما اسمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یجر ازارہ من الخیلاء شیئا قال سمعتہ یقول لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامة **ترجمہ** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولے تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں اون دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو اپنی تہ بند غرور سے لٹکا دے اونہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال مررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی ازری استرخاء فقال یا عبد اللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراہا بعد فقال بعض القوم الی این فقال انصاف الساقین **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اٹھا لی آپ نے فرمایا اور اونچی کر میں نے اور اونچی کی پھر میں برابر اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اٹھا دی آپ نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک **عن** محمد وھو ابن زیاد قال سمعت ابا ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ وراٰی رجلا یجر ازارہ فجعل یضرب الارض برجلہ وھو امیر علی البحرین وھو یقول جلہ الا امیر جاء الامیر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا ترجمہ محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اونہون نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤن سے وہ امیر تہا بحرین پر اور کہتا تہا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہین دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے عن شعبۃ بہذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر کان مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستخلف ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی حدیث ابن مثنی کان ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستخلف علی المدینۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسبال یعنے لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب مین ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنون سے نیچے جائز نہین اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہی غرور سے لیکن عورتون کو اسبال درست ہی اور مستحب ہے کہ قمیص اور ازار دونون نصف ساق تک ہون لیکن ٹخنون تک بہی جائز ہے **باب** تحریم التبختر فی المشی مع اعجابہ بثیابہ **کپڑون** وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی قد اعجبتہ جمتہ وبردا ہ اذ خسف بہ الارض فہو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعۃ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تہا وہ اپنے بالون اور چادر پر اترا یا آخر زمین مین دہنسا یا گیا پہر وہ قیامت تک اوسی مین اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت مین ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت مین تہا) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ہذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یتبختر یمشی فی بردیہ قد اعجبتہ نفسہ فخسف اللہ بہ الارض فہو یتجلجل فیہا الی یوم القیامۃ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑا رہا تہا چلنے مین اپنی دو چادرون مین اور اترا رہا تہا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو زمین مین دہنسا دیا پہر وہ قیامت تک اوسی مین گہستا چلا جاتا ہے

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِيْ حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے **باب** تَحْرِيْمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُثَنّٰى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ وَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دنے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اوتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اوس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اوس سے نفع حاصل کر (یعنے اوس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اوسکو ہاتھ نہیں لگانے کا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقوے اور اتباع اس درجہ کو پہونچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَ

فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ ھٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّہٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِہٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِیَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور ہسکا نگ آپ ہتھیلی کیطرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اسکا نگ اندر کیطرف رکھتا پھر پہننا چھوڑ دیا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالیٰ کی اب میں اوسکو کبھی نہیں پہنوں گا یہ دیکھکر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث فی خاتم الذھب زاد فی حدیث عقبۃ بن خالد وجعلہ فی یدہ الیمنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی ✤ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاتم الذھب نحو حدیث اللیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم کان فی ید عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی وقع منہ فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ قال ابن شمیر حتی وقع فی بئر ولم یقل منہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپکے ہاتھ میں تھی پھر ابوبکر کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر اون کے ہاتھ سے اریس کے کنوئے میں گر گئی اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اوسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بعضوں نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

(راوی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ ثُمَّ اَلْقَاہُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ لَا یَنْقُشُ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ ھٰذَا وَکَانَ اِذَا لَبِسَہٗ جَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ بَطْنَ کَفِّہٖ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پہر اوسکو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اوسپر کندہ تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ نہ کرادے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اوسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے بیر اریس مین گر گئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّنَقَشْتُ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِہٖ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی چاندی کی اور اسمین کہدوایا محمد رسول اللہ اور لوگون سے فرمایا کہ مین نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی کی اور اس مین محمد رسول اللہ کہدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر مین یہ نہ کہدادے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ قَالَ قَالُوْا اِنَّھُمْ لَا یَقْرَءُوْنَ کِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا لوگون نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہین پڑہتے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوس کی سفیدی کو دیکھہ رہا ہون آپ کے ہاتھہ مین اوسپر نقش تہا محمد رسول اللہ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا

يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ
فِيْ يَدِهٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے
بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں
لیتے جب تک اوس پر مہر نہ ہو پہر آپ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اوسکی سفیدی
دیکھ رہا ہوں **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ
اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ
فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ وَّنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسری (بادشاہ ایران)
اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی
خط نہ لیں گے جب تک اوس پر مہر نہ ہو آخر آپ نے انگشتری بنوائی جسکا حلقہ چاندی کا تھا اور اسمیں
نقش تھا محمد رسول اللہ **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ
مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ
ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور
پہنیں پہر آپ نے اپنی انگوٹھی پہینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اُتار کر پہینک دیں (یعنے
سونے کی انگوٹھیاں پہینک دیں) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى
فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ
اصْطَنَعُوْا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ
فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا **ترجمہ** انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

اور اسکا نگینہ حبشے تہا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن مین ہے اور بعضون نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنے سیاہ عقیق کا) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّۃٍ فِیْ یَمِیْنِہٖ فِیْہِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی۔ داہنے ہاتھہ مین اور اسکا نگینہ آپ اندر کو تہیلی کیطرف رکہتے **عَنْ** یُوْنُسَ ابْنِ یَزِیْدَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ حَلْحَۃَ بْنِ یَحْیٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ہٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصَرِ مِنْ یَدِہِ الْیُسْرٰی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی مین تہی اور بائین ہاتھہ کی خنصر کو بتلایا یعنے چھنگلیا کو) **عَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَہَانِیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِیْ فِیْ ہٰذِہٖ اَوِ الَّتِیْ تَلِیْہَا لَمْ اَدْرِ عَاصِمٌ فِیْ اَیِّ الثِّنْتَیْنِ وَنَہَانِیْ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَی الْمَیَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّیُّ فَثِیَابٌ مُضَلَّعَۃٌ یُؤْتٰی بِہَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِیْہَا شَبِہٌ کَذَا وَاَمَّا الْمَیَاثِرُ فَشَیْءٌ کَانَتْ تَجْعَلُہُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِہِنَّ عَلَی الرَّحْلِ کَالْقَطَائِفِ الْاَرْجُوَانِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی مین اور اس کے پاس والی مین انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اسحدیث کا یاد نرہا کونسی دو انگلی بتلائی) دوسری روایت مین ہے کہ سبابہ اور وسطی کو بتلایا یا وسطے اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجکو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشون پر بیٹہنے سے اونہون نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہین خانہ دار جو مصر سے آتے ہین اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتین کجاوون پر بچہاتین ہین اپنے خاوندون کے لیے جیسے ارغوانی چادرین **عَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرَ ہٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ نَہٰی اَوْ نَہَانِیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَہَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَلْخَتَّمُ فِیْ اِصْبَعِیْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ اَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْهَا **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کیطرف اسلئے کہ یہ انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اوسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے) **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنی اور بائیں دونوں ہاتھ میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اوس میں اختلاف ہے

باب استحباب لبس النعال جوتی پہننا مستحب ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَوْنَاهَا یَقُوْلُ اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جسمیں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیاں بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنے مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)

باب استحباب لبس النعال فی الیمنی اولا وخلع من الیسری اولا وکراهة المشی فی نعل واحدة پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایاں اتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا مکروہ ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْهُمَا جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْهُمَا جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک جوتا پہنکر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے (ورنہ پاؤں میں موچ آجانے کا احتمال ہے اور بدنمائی ہے) **عن** اَبِیْ زُرْعَۃَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا اَبُوْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی جَبْهَتِهٖ فَقَالَ اَلَا اِنَّکُمْ تَعْهَدُوْنَ اَنِّیْ اَکْذِبُ عَلٰی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَھْتَدُوْا وَاَضِلُّ اَلَا وَاِنِّیْ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا

ترجمہ ابوزبیر سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں خبردار رہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جبتک اوسکو درست نہ کرلے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **باب** النَّھْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ اَحَدٍ ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء کرنے کی ممانعت **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاَنْ یَّحْتَبِیَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ اَحَدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے **ف** جسکو عرب میں اشتمال صماء کہتے ہیں یعنے کسی طرف سے کپڑا اٹھا نہ ہو اور سارے بدن کو ڈھانپ لیوے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس میں آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہے اور کپڑا اپنگا اور ڈانا یا ہاتھ نکالنا دشوار ہوجاتا ہے **ف** یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جسکو احتبا کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے شرم کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا شرم کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے) **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہنکر نہ چلے اور بائین ہاتھہ سے نہ کھاوے اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اسکے معنے اوپر بیان ہو چکے) **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظھرہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اور ایک پاؤن دوسرے پر کھنچ سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمش فی نعل واحدۃ ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتے مین اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہ بند مین اور مت کھا بائین ہاتھہ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت کھڑا پاؤن ایک پاؤن دوسرے پر چت لیٹ کر (یہ اسی صورت مین ہے جب تہ بند باندھے ہو کیونکہ اس حالت مین ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پاجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤن دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستلقی احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چت نہ لیٹے ایک پاؤن دوسرے پر رکھکر **عن** عباد بن تمیم عن عمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے سنا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاؤن دوسرے پر رکھے ہوئے **عن** الزھری بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب نھی الرجل عن التزعفر مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا ہوا کپڑا پہننا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنے مردون کو **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے مرد کو زعفران کے رنگ سے **باب** اِسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بڑھاپے مین بالون پر خضاب کرنا مستحب ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاَمَرُوْا بِهٖ اِلَى نِسَائِهٖ قَالَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے انکا سر اور انکی ڈاڑھی ثغامہ کیطرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ نے اونکی عورتون کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بجو سیاہی سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری خضاب نہین کرتے تو تم انکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ کی عادات اور لباس اور وضع مین حتے المقدور کافرون کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہہ نہایت ذلت اور بیغیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنین اور اندھا دھند اون کی وضع اور روش اختیار کرین۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے اون لوگون کا جو نصاری کی تقلید لباس اور وضع مین جائز خیال کرتے ہین **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تھے اُنکا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مرد دونون کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہین خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم انتہے مختصراً

باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان جانور کی صورت بنانا حرام ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت واعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ساعۃ یاتیہ فیہا فجاءت تلک الساعۃ ولم یاتہ وفی یدہ عصا فالقاہا من یدہ وقال ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ ثم التفت فاذا جرو کلب تحت سریرہ فقال یا عائشۃ متی دخل ہذا الکلب ہہنا فقالت واللہ ما دریت فامر بہ فاخرج فجاء جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدتنی فجلست لک فلم تات فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنیکا ایک وقت معین پھر وہ وقت آگیا اور جبرئیل علیہ السلام نہ آئے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہیں پھر آپنے ادہر ادہر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے نیچے دیکھلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلہ کب آیا مجھکو انہوں نے کہا قسم خدا کی مجھکو خبر نہیں پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہاری انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے اونہوں نے کہا یہ کتا تمہارے گھر میں تھا اوس نے مجھکو روکدیا تھا ہم اوس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا صورت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا برتن میں یا دیوار میں البتہ درخت یا پالان یا اُن چیزوں کی جنمیں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں ہے اور جس چیز میں تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے میں پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو

دلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام
نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے
نزدیک کوئی فرق نہین اس مین درختون مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف
نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اُسکا رکھنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اور سپر بے سایہ تصویر مین نہین اور احادیث مطلق ہین
اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون
کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا بھی مذہب ہے لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر
جو سایہ دار ہون اور اُنکا تو نادر ہے قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڈیان مستثنی ہین
اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڈیون کا بھی خریدنا بچے کے لیے مکروہ رکھا ہے اور
بعضون نے کہا کہ گڈیون سے کھیلنے کی یہی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہوگئی واللہ اعلم انتہے **عن**
[illegible] الاسناد ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام وعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یاتیہ فذکر الحدیث ولم یطوّلہ کتطویل ابن ابی حازم **ترجمہ**
وہی حدیث پہلے گزری **عن** میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] یوما فاجما فقالت میمونۃ یا رسول اللہ لقد استکرت هیئتک
[illegible] الیوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام
کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی امم واللہ ما اخلفنی قال فظل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومہ ذلک هاذلک ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط
لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل
علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال لہ قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل
ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر
ترجمہ ام المومنین میمونہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

صبحکو اوٹھی چپ چپ رہی جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) مین نے عرض کیا یارسول اسہ آج مین نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ ویسی آجتک نہین دیکھی تھی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھہ سے وعدہ کیا تہا اس رات ملنے کا مگر نہین ملے اور اُنہون نے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا قسم خدا کی میمونہ نے کہا پھر ساری دن آپ اسیطرح رہے بعد اوس کے آپکے دل مین خیال آیا ایک کتے کے بچے کا جو ہمارے ڈیرے مین تہا وہ نکالکر باہر کیا گیا پھر آپ نے پانی لیا اور جہان وہ کتا بیٹھا تہا وہان پانی چھڑک دیا جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے آپنے فرمایا تم نے مجھہ سے وعدہ کیا تہا گذشتہ رات کو آنیکا اونہون نے کہا ہان لیکن ہم اوس گھر مین نہین جاتے جس مین کتا ہو یا صورت پھر اوسی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتون کے قتل کا یہانتک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بہی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا ف کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہین آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہین لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھہ رہتے ہین اور ہر جگہہ جاتے ہین کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہین اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہو جیسے شکاری کتا یا کھیت کا وہ فرشتون کو نہین روکتا (انتہے مختصرًا) **عن** اَبِی طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ **ترجمہ** ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو **عن** اَبِی طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَذِکْرِ الْاَخْبَارِ فِی الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِی طَلْحَۃَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا عَلٰی بَابِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ رَبِیْبِ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوَرِ یَوْمَ

الاَّ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس کے اندر مورت ہو تُسبر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم اون کی بیمار پرسی کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جسپر مورت تھی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو اُم المومنین میمونہ رضے اللہ تعالے عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے مورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکا یا ہے مورت کا) عبید اللہ نے کہا تم نے اون سے نہین سُنا تھا اونہون نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے مین **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا نَحْنُ فِیْ بَیْتِہٖ بِسِتْرٍ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُحَدِّثْنَا فِی التَّصَاوِیْرِ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْہُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰی قَدْ ذَکَرَ ذٰلِکَ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو۔ تُسبر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اسحدیث کے راوی ہین) ہم اون کے پوچھنے کو گئے اون کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس مین تصویر بنی تھی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا اُنہون نے ہم سے حدیث بیان کی تصویرون کے باب مین اُنہون نے کہا ہان یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہین سُنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر مین نے کہا مین نے نہین سُنا اُنہون نے کہا زید نے یہ کہا تھا **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِیْلُ قَالَ فَاَتَیْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا یُخْبِرُنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِیْلُ فَھَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ لَا وَلٰکِنْ سَاُحَدِّثُکَ مَا رَاَیْتُہٗ فَعَلَ رَاَیْتُہٗ خَرَجَ فِیْ غَزَاتِہٖ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُہٗ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَی النَّمَطَ عَرَفْتُ الْکَرَاھِیَةَ فِیْ وَجْھِہٖ فَجَذَبَہٗ حَتّٰی ھَتَکَہٗ اَوْ قَطَعَہٗ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ قَالَ فَقَطَعْنَا مِنْہُ

وسادتین رحشوتھما لیفا فلم یعب ذلک علی ترجمہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا میں یہ سنکر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابوطلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے انہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں کہ ایکبار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو میں نے ایک چادر لیا اور اسکو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ لوٹکر آئے اور چادر دیکھا آپ کو برا معلوم ہوا آپ نے اسکو کھینچا یہانتک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اسکو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر ہمنے اوسکو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری آپنے اوسپر عیب نہیں کیا **ف** اس چادری پر تصویریں نہیں گھوڑوں کی جیسے دوسرے روایت میں ہے **اسحدیث** سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا جھانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان لنا ستر فیہ تمثال طائر وکان الداخل اذا دخل استقبلہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حولی ھذا فانی کلما دخلت فرأیتہ ذکرت الدنیا قالت وکانت لنا قطیفۃ کنا نقول علمھا حریر فکنا نلبسھا۔

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اوس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نکال جب میں اندر آتا ہوں اسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جسپر ریشمی پھل تھی ہم اوسکو پہنا کرتے **عن** ابن ابی عدی وعند الاعلی بھذا الاسناد قال ابن مثنی وزاد فیہ یرید عبد الاعلی کلما مر بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطعہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت علی بابی درنوکا فیہ الخیل ذوات

الاجنحة فامرني فنزعته ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پر پر دار گھوڑوں کی صورتیں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسکو توڑ ڈالا عن سفیان بھذا الاسناد ولیس فی حدیثہ عبدۃ قدم من سفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا متسترۃ بقرام فیہ صورۃ فتلون وجھہ ثم تناول الستر فھتکہ ثم قال ان من اشد الناس عذابا یوم القیامۃ الذین یشبھون بخلق اللہ عزوجل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک پردہ ڈالے تھی تصویردار آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لیکر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالی کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا بمثل حدیث ابراھیم بن سعد غیر انہ قال ثم اھوی الی القرام فھتکہ بیدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کیطرف اور اسکو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا عن ابی ضمرۃ بھذا الاسناد وفی حدیثھما ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا تقول دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سترت سھوۃ لی بقرام فیہ تماثیل کلما راہ ھتکہ وتلون وجھہ وقال یا عائشۃ اشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیمۃ الذین یضاھون بخلق اللہ تعالی قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقطعناہ فجعلنا منہ وسادۃ او وسادتین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا محراب کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپنے یہ دیکھا تو اسکو پھاڑ ڈالا اور آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالے کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رضہ

نے کہا میں نے اسکو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
انہ کان لھا ثوب فیہ تصاویر ممد ودرا الی سھوۃ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی الیہ فقال اخریہ عنی قالت فاخرجتہ فجعلتہ وسادتین **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اودھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اسکو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے کہا میں نے اسکو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی وقد سترت سھوۃ لی فیہ تصاویر فنحاہ فاتخذت منہ وسادتین **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اسکو سرکا دیا میں نے
اوس کے دو تکیے بنا ڈالے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انھا نصبت سترا فیہ تصاویر فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزعہ
قالت فقطعتہ وسادتین فقال رجل فی المجلس حینئذ یقال لہ سبیعۃ بن عطاء
مولی بنی زھرۃ افما سمعت ابا محمد یذکر ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرتفق علیھما قال ابن القاسم لا قال
لکنی قد سمعتہ یرید القاسم بن محمد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا
میں نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جسکا نام سبیعہ بن عطا تھا تمنے
نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکیوں
پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فلما رآھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت او عرفت فی وجھہ

الکراھیۃ فقالت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ فماذا اذنبت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مابال ھذہ النمرقۃ فقالت اشتریتھا لک تقعد علیھا و
توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون
ویقال لھم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملئکۃ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک تو شک خریدی
جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے
ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر ناخوشی ہے میں نے کہا یا رسول
اللہ میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالے اور اسکے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا
یہ تو شک کیسی ہے میں نے کہا اسکو میں نے خریدا ہے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ
نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں انکو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا ان میں جان
ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے **عن** عائشۃ بھذا
الحدیث وبعضھم اتم حدیثا وھذا لہ من بعض وزاد فی حدیث ابن ابی الماجشون قالت
فاخذتہ فجعلتہ مرفقتین فکان یرتفق بھما فی البیت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ میں نے اسکے دو تکیے بنا ڈالے آپ اوپر تکیہ لگاتے گھر میں **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذین یصنعون
الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ صورتیں بناتے ہیں
انکو قیامت میں عذاب ہوگا اون سے کہا جاوے گا جلاؤ انکو جنکو تم نے بنایا **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ عن
نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ولم یذکر الاشجع ان
ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت مین تصویر بنانیوالون کو ہوگا **عن** الاعمش بھذا الاسناد وفی روایۃ یحیی وابی کریب عن ابی معاویۃ ان من اشد اھل النار یوم القیمۃ عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** مسلم بن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیہ تماثیل مریم فقال مسروق ھذا تماثیل کسری قلت لا ھذا تماثیل مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون **ترجمہ** مسلم بن صبیح سے روایت ہے مین مسروق کے ساتھہ ایک گھر مین تھا جس مین تصویرین تھین مسروق نے کہا یہ کسرے بادشاہ ایران کی تصویرین ہین مینے کہا نہین یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویرین ہین مسروق نے کہا مین نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والون کو ہوگا **عن** سعید بن ابی الحسن قال جاء رجل الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقال انی رجل اصور ھذہ الصور فافتنی فیھا فقال لہ ادن منی فدنا منہ ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یدہ علی رأسہ وقال انبئتک بما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فیعذبہ فی جھنم وقال ان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس لہ قال ابو عبد اللہ نضر بن علی **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا مین تصویر بنانے والا ہون تو اسکا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آؤ پاس گیا پھر اونہون نے کہا پاس آؤ اور پاس گیا یہانتک کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا ہاتھہ اوس کے سر پر رکھا اور کہا مین تجھہ سے کہتا ہون وہ جو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانیوالا جہنم مین جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاویگا جو تکلیف دیگا اوسکو جہنم مین اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی

بناتا ہے تو درخت کی یا اور کسی بیجان چیز کی تصویر بنا **عن** النضر بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت جالسا عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجعل یفتی ولا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ رجل فقال انی رجل اصور ھذہ الصور فقال لہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ادنہ فدنا الرجل فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صور صورۃ فی الدنیا کلف ان ینفخ فیھا الروح یوم القیمۃ ولیس بنافخ **ترجمہ** نضر بن انس بن مالک سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آؤ وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بنا دے اوسکو قیامت میں تکلیف دیجاویگی اوس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا **عن** النضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اتی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی زرعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت مع ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی دار مروان فرای فیھا تصاویر فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزوجل ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ **ترجمہ** ابوزرعہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس سے زیادہ کون قصوردار ہوگا جو میری مخلوق کیطرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا **عن** ابی زرعۃ قال دخلت انا وابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارا تبنی بالمدینۃ لسعید او لمروان قال فرای مصورا یصور فی الدار فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر او لیخلقوا شعیرۃ **ترجمہ** ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ ایک گھر میں گئے

جو بن رہا تھا مدینہ مین سعید کا یا مروان کا مکان ایک تصور کو دیکھا جو گھر مین تصویرین بنا رہا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا دیا ہی جیسا اوپر گزرا اسمین جو کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ تَصَاوِیْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جس مین مورتین ہون **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی اوپر گزرا **باب** كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ سفر مین گھنٹا اور کتا رکھنے کی کراہت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین رہتے اُن مسافرون کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنے رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز کدورت ہے اور کتا نجاست ہی ہے) **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے **باب** كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِیْ رَقَبَةِ الْبَعِیْرِ نات کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالنے کی ممانعت **ف** نووی نے کہا شاید کہ عرب کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے نات کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالتے آپ نے یہ موقوف کر دیا اسوجہ سے کہ نظر بد اس ہار سے نہین رُکتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہی یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا نات کے **عَنْ** اَبِیْ بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ لَا تَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرَاهُ فِیْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ **ترجمہ** ابو بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین تو آپ نے ایک پیام پہونچانے والے کو بھیجا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا میرے

سمجھتا ہون لوگ اوس وقت اپنی سونے کی مقامون مین تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گلے مین
تانت کا ہار نہ رہے یا ہار اور اوس کو کاٹ ڈالین امام مالک نے کہا مین خیال کرتا ہون یہ نظر
لگنی کے خیال سے ڈالتے تھے **باب** النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ
فِيهِ جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مارنے سے اور منہ پر
داغ دینے سے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ **ترجمہ** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا
جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جس نے اُسکو داغا **عن** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُومَ
الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ قَالَ فَوَاللهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ
فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے
اُسکو بُرا کہا اور فرمایا قسم خدا کی مین تو داغ نہین دیتا مگر اوس جگہہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے
پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھون پر اور سب سے پہلے
آپ ہی نے پٹھون پر داغا **باب** جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ سوا آدمی کے
جانور کو داغ دینا درست ہے **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى
تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ
وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْرِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ **ترجمہ** حضرت
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم جنبین تو مجھ سے کہا اے انس اس بچہ

کو دیکھتا رہا یہ کچھ کھانے نہ پاوے جب تک تو اسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاوے
اور آپ کچھ چبا کر اُس کے منہ مین نہ ڈالین انس نے کہا پھر مین صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ مین تھے
اور ایک کملی حجامت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہے تھے اون اونٹون
پر جو فتح مین آپ پاس آئے تھے **ف** نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ مین
منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوۃ اور جزیے کے جانورون پر اور جائز ہے اور جانورون کو اور ابو حنیفہ
کے نزدیک مکروہ ہے اور اون پر یہ حدیثین حجت ہین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِیْنَ وَلَدَتْ اَنْطَلَقُوْا بِالصَّبِیِّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُحَنِّکُهٗ قَالَ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِرْبَدٍ یَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَکْثَرُ
عِلْمِیْ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ اٰذَانِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اون کی ماں جب جنین تو انہون نے
کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے مونہہ مین کچھ ڈالین گے
مین نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے تہان مین تھے داغ دے رہے تھے اون کے
کانون مین **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یَقُوْلُ دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِیْ اٰذَانِهَا **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
تہان مین آپ داغ دے رہے تھے بکریون کے کانون پر **عن** شعبہ بھذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ رَاَیْتُ
فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِیْسَمَ وَهُوَ یَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک
مین داغ کا ہتیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹون پر داغ دے رہے تھے **باب**
کَرَاهَةِ الْقَزَعِ قزع کی ممانعت **ف** نووی نے کہا قزع کے معنے تھوڑا سر منڈانا
تھوڑا نہ منڈانا یا جگہہ جگہہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اُس صورت مین جب علاج کے لیے ہو اور
کراہت تنزیہی ہے اور بعضون نے بچون کے لیے جائز رکھا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ
مرد اور عورت دونون کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے انتہے

عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ یُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَکُ بَعْضٌ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے اونہوں نے کہا بچہ کا کچھ سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِیْرَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ مِنْ قَوْلِ عُبَیْدِ اللّٰہِ **ترجمہ** وہی حوالہ پر گذرا **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ وَاَلْحَقَا التَّفْسِیْرَ فِی الْحَدِیْثِ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ **ترجمہ** وہی حوالہ پر گذرا۔

بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِی الطُّرُقَاتِ رستوں میں بیٹھنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور غیر محرم کیطرف بدنظر نہ کرنا اور ایذا نہ دینا (کسیکو چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی حوالہ پر گذرا

بَابُ تَحْرِیْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَۃِ وَالْمُسْتَوْصِلَۃِ وَالْوَاشِمَۃِ وَالْمُسْتَوْشِمَۃِ وَالنَّامِصَۃِ وَالْمُتَنَمِّصَۃِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی رونیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کا کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِبْنَۃً عَرُّسَتْ اَصَابَتْھَا حَصْبَۃٌ فَتَمَرَّقَ

شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهٗ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اُس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے کیا میں جوڑ لگا دوں اوس کے بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **ف** ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے **عن** ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ غَیْرَ اَنَّ وَکِیْعًا وَشُعْبَةَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُھَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَوَّجْتُ ابْنَتِیْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِھَا وَزَوْجُھَا یَسْتَحْسِنُھَا اَفَاَصِلُ شَعْرَھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَھَاھَا **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی ۔ اُس کے بال گر گئے ہیں اور اُسکا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اوس کے بالوں میں یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اُسکو **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ جَارِیَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّھَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُھَا فَاَرَادُوْا اَنْ یَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے لوگوں نے قصد کیا اون میں جوڑ لگانیکا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتْ اِبْنَةً لَّھَا فَاَشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُھَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَھَا یُرِیْدُھَا اَفَاَصِلُ شَعْرَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَاتِ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا میں جوڑ لگا دوں اُسکے
بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانیوالیوں پر **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ
لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ **ترجمہ** ابراہیم بن نافع سے اسی طرح روایت ہے اور کہا لعنت کی گئی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلْمُسْتَوْشِمَةِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ
الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ
تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ
وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيَ لَا اَلْعَنُ
مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ
لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فَقَالَتِ
الْمَرْاَةُ فَاِنِّيْ اَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلٰى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ
فَدَخَلَتْ عَلٰى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ
اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لعنت کی
اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں
پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی
خلقت بدلنے والیوں پر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہونچی جسکا نام اُم یعقوب تھا وہ
قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہونچی ہے کہ تم نے لعنت
کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اُکھاڑنے اور اوکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور
اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنے والیوں پر عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اور یہ جبکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں تو دونوں جلدوں میں جتنا قرآن ہے پڑھا ہوں
مجھ میں ملا عبداللہ نے کہا اگر تو پڑھتی رہتی تو ضرور پاتی تو نے نہیں پڑھا غور کر کے تو نے نہیں پایا اللہ فرماتا ہے جو رسول تمکو بتلاوے اور اسکو بھی مانو
اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعض بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے عبداللہ نے کہا جاؤ دیکھو
گئی اور اسکی عورت کے پاس کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی نہیں کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبداللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی
تو ہم اس سے صحبت نہ رکھتے **عن** منصور بھذا الاسناد بمعنی حدیث جریر غیر انہ قال فی حدیث سفیان الواشمات
والمتوشمات وفی حدیث مفضل الواشمات الموشومات **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** منصور بھذا الاسناد
الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجردا عن سائر القصۃ من ذکر ام یعقوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** جابر بن عبداللہ
یقول زجر النبی صلعم ان تصل المرأۃ برأسہا شیئا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے **عن** حمید بن عبدالرحمن بن عوف انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان
عام حج وہو علی المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی فقال یا اہل المدینۃ این علماؤکم سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن مثل ہذہ ویقول انما ہلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ہذہ
نساؤہم **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن بن عوف روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بال کا
گچھا لئے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا منع کرتے تھے اس
سے یعنی جوڑ لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل سیدھے تباہ ہوئے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں
پڑ گئیں لڑائی سے دل چرانے لگیں **عن** الزہری بمثل حدیث مالک غیر ان فی حدیثہم انما عذب بنو اسرائیل **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب قال قدم معاویۃ المدینۃ فخطبنا واخرج کبۃ من شعر فقال ما کنت
اری ان احدا یفعلہ الا الیہود ان رسول اللہ صلعم بلغہ فسماہ الزور **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ
مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہمکو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا یہ کہا میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کریگا سوا یہود کے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہود ہے (یعنی مکاری اور دغابازی) **عن** سعید بن المسیب ان
معاویۃ قال ذات یوم انکم قد احدثتم زی سوء وان نبی اللہ صلعم نہی عن الزور وقال رجل بعصا
علی رأسہا خرقۃ فقال معاویۃ الا وہذا الزور قال قتادۃ یعنی ما کثر بہ النساء شعارہن من
الخرق **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا زور سے ایک شخص آیا ایک لکڑی لیکر اوسکی نوک پر چیتھڑا لگا تھا معاویہ نے کہا یہی زور سے زیادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتین چیتھڑے لگا کر اپنے بال بہت کریتی ہین **باب** النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات اون عورتون کا بیان جو پہنی ہین لیکن ننگی ہین آپ ہی سیدھا سو مگر غیر خاوند کو بھی موڑ دیتی ہین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون کی جنکو مین نے نہین دیکھا ایک تو وہ لوگ جنکی پاس گوئی ہین بیلون کی دمونکیطرح لوگونکو اوسے مارتی ہین دوسری وہ عورتین جو پہنی ہین مگر ننگی ہین یعنے ستر کے لائق اعضا کھلے ہین جیسے حیدرآباد مین عورتونکی سر اور پیٹ اور پاؤن کھلے رہتے ہین یا کپڑے ایسے باریک پہنی ہین جنمین سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہین اسیطرح اوسکی خود بہکنیوالی خود بہکنے والی اون کے سر بختی رایک قسم ہے اونٹ کی اونٹ کی کوہان کیطرح ایکطرف جھکی ہوئی وہ جنت مین نجاوینگی بلکہ اوسکی خوشبو بھی پانگی نہ ملیگی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے **باب** النہی عن التدلیس فی اللباس وغیرہ والمتشبع بما لم یعط فریب کا لباس پہننیکی اور جو نہ ہو اوسکا بھی کہنے کی ممانعت **عن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ اقول ان زوجی اعطانی ما لم یعطنی فقال رسول اللہ صلعم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایکعورت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین (سوت) سے یون کہدون کہ خاوند نے مجھو وہ دیا ہے جو اوسنے نہین دیا آپنے فرمایا جو کہے فلان چیز میرے پاس ہے لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرنیکو غرور سے اور وہ اسکے پاس نہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کا دو کپڑے پہنے **عن** اسماء جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان لی ضرۃ فھل علی جناح ان تشبعت من مال زوجی ما لم یعطنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر مین (اوسکی دل جلانیکو) یہ کہون کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اوسنے نہین دیا آپنے فرمایا جسکو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہنے ہین اور اپنے تئین زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل مین دنیادار فریبی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ **عن** ھشام بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب الآداب

کتاب آداب کے بیان مین

باب النہی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال یا رسول اللہ انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع مین اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے آپ کو نہین پکارا تھا بلکہ فلان شخص کو (اوس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلہ مین علماء کے بہت سے مذہب ہین ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہین خواہ اسکا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور یہ کنیت رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے چوتھی یہ کہ ممانعت اسکو ہے جسکا نام محمد یا احمد ہو پانچوین یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس مین ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچون کا نام محمد رکھتے ہو پھر اون پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے (انتہے مختصراً) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہین عبد اللہ اور عبد الرحمن

ف اسیطرح عبد الرحیم عبد الملک عبد القدوس عبد السلام وغیرہ جن سے اسہ تعالی کی بندگی نکلے اور بری نام وہ ہین جن سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبد الحسین عبد النبی عبد الحسن وغیرہ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقال لہ قومہ لا نکنیک حتی تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق بابنہ حاملہ علی ظہرہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ محمدا فقال لی قومی لا نکنیک حتی تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلعم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اسہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اوس نے اُسکا نام محمد رکہا اوس کی قوم نے کہا ہم تجہے یہ نام نہین رکہنے دینگے تو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے پہر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹہ پر لادکر لایا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اسہ میرا لڑکا پیدا ہوا مین نے اُسکا نام محمد رکہا میری قوم کے لوگ کہتے ہین ہم تجہے نہین چہوڑنے کے تو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے یہ سنکر رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت (یعنی ابو القاسم) نہ رکہو کیونکہ قاسم مین ہون تقسیم کرتا ہون تم مین جو کچہ ملتا ہے (کنیت یا زکوۃ کا مال اسلیے اوروں شخص کو ابو القاسم نام رکہنا جایز نہین) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقلنا لا نکنیک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نستامرہ فاتاہ فقال انہ ولد لی غلام فسمیتہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وحی ابوان یکسونی بہ حتی تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اسہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اُسکا نام محمد رکہا ہم لوگون نے کہا ہم تیری کنیت رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے نام سے نہین رکہنے کے (یعنے تجہے ابو محمد نہین کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو مین نے اُسکا نام اسہ تعالے کے رسول کے نام پر رکہا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہین اس نام کی کنیت مجہے دینے سے جب تک رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم اجازت نہ دین آپنے فرمایا میرے نام پر نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو کیونکہ قاسم ہو کر مین بہیجا گیا مین تقسیم کرتا ہون تمکو (اور اپنی کنیت نہین رکہنے دیتا)

عن حصين بهذا الاسناد ولم يذكر فانما بعثت قاسما اقسم بينكم ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي فاني انا ابو القاسم اقسم بينكم وفي رواية
ابي بكر ولا تكتنوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا
نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو عن الاعمش بهذا
الاسناد وقال انما جعلت قاسما اقسم بينكم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن
عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رجلا من الانصار ولد له غلام فاراد ان يسميه
محمدا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فقال احسنت الانصار تسموا باسمي
ولا تكتنوا بكنيتي ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے
چاہا اسکا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اچھا کیا
انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو عن جابر بن عبد الله رضي
الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم من ذكرنا حديثهم من قبل
وفي حديث النضر عن شعبة قال وزاد فيه حصين وسليمان قال حصين رضي
الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما بعثت قاسما اقسم بينكم
وقال سليمان فانما انا قاسم اقسم بينكم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر
ابن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقلنا لا نكنيك
ابا القاسم ولا ننعمك عينا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال
سم ابنك عبد الرحمن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا
پیدا ہوا اوس نے اسکا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت نہ دینگے اور تیری
آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تیرے
بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے عن جابر بمثل حديث ابن عيينة غير انه لم يذكر
ولا ننعمك عينا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
يقول قال ابو القاسم صلى الله تعالى عليه وسلم تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي

قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو **عن** المُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِهِمْ وَالصَّالِحِیْنَ قَبْلَهُمْ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران مین مین آیا تو وہان کے لوگون نے (نصاری نے) مجھپر اعتراض کیا تم (سورہ مریم) مین پڑھتے ہو یا اُخْتَ هَارُوْنَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسی حضرت عیسی علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہوسکتی ہین) جب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین نے آپ سے پوچھا آپنے فرمایا (یہ وہ ہارون نہین تھے جو موسے کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبرون اور اگلے نیکون کے نام پر نام رکھتے تھے **باب** کَرَاهَةِ التَّسْمِیَةِ بِاَسْمَاءِ الْقَبِیْحَةِ برے نامون کا بیان **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّیَ رَقِیْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَّیَسَارٍ وَّنَافِعٍ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلامون کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع **ف** لوذی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسکیوجہ دوسری روایت مین مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہان افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہین ہے اس مین ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنے کامیاب اور رباح کے معنے فائدہ مند اور یسار کے معنے تونگر اور نافع کے معنے فائدہ دینے والا **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَکَ رَبَاحًا وَّلَا یَسَارًا وَّلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ

إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح او نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اسلیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کر نامجھ سے **عَنْ** مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَوَرْقَاءَ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپنے اس سے منع نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اوس کے چھوڑ دیا اور منع نہیں کیا **باب** اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ برے نام کا بدلڈالنا مستحب ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدلدیا جسکا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنے نافرمان کنہ گار اور جمیلہ کے معنے نیک اور خوب صورت

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابنۃ لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانت یقال لھا عاصیۃ فسماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام جمیلہ رکھدیا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت جویریۃ اسمھا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمھا جویریۃ وکان یکرہ ان یقال خرج من عند برۃ وفی حدیث ابن ابی عمر عن کریب قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جویریہ رکھدیا آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلی کیونکہ برہ کے معنے نیک اور صالح اور فلک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان زینب کان اسمھا برۃ فقیل تزکی نفسھا فسماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب ولفظ الحدیث لھؤلاء دون ابن بشار وقال ابن ابی شیبۃ حدثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام زینب رکھا **عن** زینب بنت ام سلمۃ قالت کان اسمی برۃ فسمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب قالت ودخلت علیہ زینب بنت جحش واسمھا برۃ فسماھا زینب **ترجمہ** زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھدیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں اُنکا بھی نام برہ تھا آپ نے زینب رکھدیا **عن** محمد بن عمرو بن عطاء قال سمیت ابنتی برۃ فقالت لی زینب بنت ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ھذا الاسم وسمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم فقالوا بم نسمیھا قال سموھا زینب **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنے بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اسکا آپ نے فرمایا زینب رکھو **باب** تحریم التسمی بملک الاملاک شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخنع اسم عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک زاد ابن ابی شیبۃ فی روایتہ لا مالک الا اللہ قال الاشعیثی قال سفیان مثل شاھان شاہ وقال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو عن اخنع فقال اوضع **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جسکو لوگ ملک الملوک کہیں ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے سفیان نے کہا ملک الملوک کی مانند ہے شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنے بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں تو نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسیطرح اللہ ہے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق الخلق وغیرہ **مترجم** کہتا ہے مہاراج ہی اللہ ہے اور اسکے معنے بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے کہنا درست نہیں اسیطرح قاضی القضاۃ بھی **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ واغیظہ علیہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا مالک الا اللہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکو بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے **باب** استحباب تحنیک المولود وغیرہ بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذھبت بعبد اللہ بن ابی طلحۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی عبائۃ بھنا بعیرا لہ فقال ھل معک تمر فقلت نعم فناولتہ تمرات
فالقاھن فی فیہ فلاکھن ثم تفرفر الصبی فمجہ فی فیہ فجعل الصبی یتلمظ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الانصار التمر وسماہ عبد اللہ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو جب وہ پیدا ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اُسوقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن
مل رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہے پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ
نے اُنکو منہ میں ڈالکر چبایا بعد اوس کے بچے کا مونہہ کھولا اور اُس کے مونہہ میں ڈالدیا بچہ اوسکو چوسنے لگا
آپنے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اسکا نام عبد اللہ کہا **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی
تحنیک (چبا کر اوس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر
ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور اون
کی جوٹھ سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے ہیطر حر عبد اللہ
نام رکھنا اچھا ہے مختصر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان ابن لابی طلحۃ
تشتکی فخرج ابو طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقبض الصبی فلما رجع ابو طلحۃ قال
ما فعل ابنی قالت ام سلیم ھو اسکن مما کان فقربت الیہ العشاء فتعشی ثم
اصاب منھا فلما فرغ قالت وارو الصبی فلما اصبح ابو طلحۃ اتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال اعرستم اللیلۃ قال نعم قال اللھم بارک لھما
فولدت غلاما فقال لی ابو طلحۃ احملہ حتی تاتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وبعثت معہ بتمرات فاخذہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال امعہ شیء قالوا نعم تمرات فاخذھا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فمضغھا ثم اخذھا من فیہ فجعلھا فی فی الصبی ثم حنکہ وسماہ
عبد اللہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار رہتا تھا ابو طلحہ
باہر گئے وہ لڑکا مرگیا جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے اُم سلیم
(اون کی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اُسکو آرام ہے

یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ چھپٹ ہی نہین) پھر ام سلیم شام کا کھانا اون کے پاس لائین اونہون نے کھایا
بعد اوس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کردو پھر صبح
کو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپنے پوچھا کیا
تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابوطلحہ نے کہا ہان آپنے دعا کی یا اللہ برکت دے اندونو
کو پھر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابوطلحہ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے جا اور ام سلیم نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس بچہ کو لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے لوگون نے کہا کھجوریں ہین آپ نے کھجوروں کو
لیکر چبایا پھر اپنے مونہہ سے نکالکر بچہ کے مونہہ مین ڈالا پھر اوسکا نام عبداللہ رکھا **ف**
اسحدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھین انہون نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی
اس خیال سے کہ وہ کہانا نہ کھاوین گے اور رات بھر رنج مین رہینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا اون دونون کے حق مین قبول ہوئی اور اوس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا راوی
نے کہا اس عبداللہ کی اولاد مین اسحاق پیدا ہوے اور اون کے نو بھائی اور سب کے سب علماء
اور صالحین تھے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلی
میرا ایک ہی لڑکا تھا اشرف اوسکا نام تھا جب مین بار دوم ۱۲۹۳ھ ہجری مقدس مین مکہ معظمہ گیا
تو وہ لڑکا بعارضہ پیچش و بخار مکہ مین گذر گیا اور جسوقت اوسکا انتقال ہونے لگا مین تفسیر معالم
التنزیل کے مطالعہ مین مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتعالی نے اسسے
بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جنکے نام یہ ہین **اشرف - احسن - محسن -**
حقتعالی اونکی عمر مین برکت دیوے اور اونکو عالم باعمل کرے آمین یارب العالمین **عن**
اَتَیْتُ بِهٰذَا الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ وُلِدَ
لِیْ غُلَامٌ فَاَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِیْمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ **ترجمہ**
ابوموسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپنے اوسکا نام ابراہیم رکھا اور اوس کے مونہہ مین ایک کھجور چبا کر ڈالی
عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَاءُ

بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین ھاجرت وھی حبلیٰ بعبد اللہ بن الزبیر
بقباء فنفست بعبد اللہ بقباء ثم خرجت حین نفست الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیحنکہ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا فوضعہ فی حجرہ ثم
دعا بتمرۃ قال قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فمکثنا ساعۃ نلتمسھا قبل
ان نجدھا فمضغھا ثم بصقھا فی فیہ فان اول شیء دخل بطنہ لریق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم قالت اسماء ثم مسحہ وصلی علیہ وسماہ عبد اللہ ثم
جاء وھو ابن سبع سنین او ثمان لیبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ بذلک
الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین رآہ مقبلا
الیہ ثم بایعہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسما بنت ابی بکر
(حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیر تھے وہ قبا
میں آئیں جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے وہاں عبد اللہ کو جنیں پھر اوسکو لیکر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اوسکی (تحنیک اوسیکو کہتے ہیں کہ چبا کر بچے
کے مونہہ میں ڈالنا) آپنے عبد اللہ کو اسما سے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر
آپنے کھجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں
گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا اسما نے کہا پھر آپ نے عبد اللہ پر کھجور پھیرا
اور اون کے لیے دعا کی اور اونکا نام عبد اللہ رکھا جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر
کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آپ نے جب اون کو
آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر اون سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے) **عن** جابر
انھا حملت بعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمکۃ قالت فخرجت
وانا متم فاتیت المدینۃ فنزلت بقباء فولدتہ بقباء ثم اتیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ فمضغھا ثم تفل فی فیہ
فکان اول شیء دخل جوفہ ریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حنکہ

تعالیٰ وبرکۃ علیہ وکان اول مولود ولد فی الاسلام ترجمہ اسماء بنت ابی بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر
تھے جب مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہوگئی تھی پھر میں مدینہ میں آئی اور قبا میں اتری
وہاں عبداللہ پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے عبداللہ کو اپنی
گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اسکو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلی جو
عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اون کے لیے اور
برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنے ہجرت کے
بعد اور نہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے) **عن** اسماء بنت ابی بکر
الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہا ھاجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی
حبلی بعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فذکر نحو حدیث ابی اسامۃ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیھم ویحنکھم ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے اون کے لیے اور تحنیک کرتے اون کی **عن**
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جئنا بعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحنکہ فطلبنا تمرۃ فعز علینا کلھا ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہمنے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اسکا
ملنا مشکل ہوگیا **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی بالمنذر بن ابی
اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذہ وابو اسید جالس فلھی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بشیء بین یدیہ فامر ابو اسید بابنہ فاحتمل من علی فخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاقلبوہ فاستفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال این الصبی

فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰكِنْ
فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اسکو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید (اسکے
باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے
ران پر سے اٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ
ہمنے اسکو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اسکا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپ نے فرمایا نہیں اسکا
نام منذر ہے پھر اسدن سے انہوں نے اسکا نام منذر ہی رکھدیا **باب** جواز تکنیۃ
من لم یولد لہ وتکنیۃ الصغیر جسکا بچہ نہ ہوا ہو اوسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست
ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم احسن الناس خلقا وکان لی اخ یقال لہ ابو عمیر قال احسبہ قال کان فطیما
قال فکان اذا جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراہ قال یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال
فکان یلعب بہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں
سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بھائی تھا جسکو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن
کو اور جسکے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انس نے کہا اسکا دودھ چھڑایا گیا تھا
تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اسکو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے (نغیر
لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا **باب** جواز قولہ لغیر ابنہ یا بنی
واستحبابہ للملاطفۃ غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کی طور پر مستحب ہونا۔
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا بنی **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
اے چھوٹے بیٹے میرے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احد عن الدجال اکثر مما سالتہ عنہ فقال لی ای بنی وما ینصبک
منہ انہ لن یضرک قال قلت انہم یزعمون ان معہ انہار الماء وجبال الخبز
قال ہو اہون علی اللہ من ذلک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا
بیشک تیرے ساتھ رنج میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دیگا میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اوس کے ساتھ
پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہونگے آپنے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالی کے نزدیک ذلیل ہوگا
ف یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز گمراہ نہ ہونگے بلکہ اللہ تعالی کے
فضل وکرم سے مومنوں کا ایمان بڑہجاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہونگے **عن** اسمٰعیل
بھذا الاسناد ولیس فی حدیث احد منھما قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمغیرۃ
انی لم الا فی حدیث یزید وحدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ
کو آپنے بیٹا کہا **باب** الاستیذان باب اذن چاہنے کے بیان میں **عن** ابی
سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا بالمدینۃ فی مجلس الانصار
فاتانا ابو موسی فزعا او مذعورا قلنا ما شانک قال ان عمر ارسل الی ان ائتیہ
فاتیت بابہ فسلمت ثلاثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت
انی اتیتک فسلمت علی بابک ثلاثا فلم ترد علی فرجعت وقد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم ثلاثا فلم یوذن لہ فلیرجع فقال عمر
رضی اللہ تعالی عنہ اقم علیہ البینۃ والا اوجعتک فقال ابی بن کعب رضی
اللہ تعالی عنہ لا یقوم معہ الا اصغر القوم قال ابو سعید فقلت انا اصغر القوم
قال فاذھب بہ **ترجمہ** حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار
کی مجلس میں اتنے میں ابوموسی اشعری آئے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا
اونہوں نے کہا مجکو حضرت عمر نے ملوا بھیجا جب میں اون کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام
کیا اونہوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا پھر اونہوں نے کہا تم میرے پاس کیوں نہیں آئے میں
نے کہا میں تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تمنے جواب نہ دیا آخر
لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر
اسکو اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء
نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا اور یہ کہے السلام علیکم أأدخل یا أیدخل فلان آپ اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے (انتہے مختصرا) **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا ورنہ میں تجھ کو سزا دونگا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسی کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہے ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ اون کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے۔ اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اوس پر عمل واجب ہونے پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسی کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کی لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرات نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسی کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصوں کی روایت بھی خبر واحد ہے یہانتک کہ تواتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہے مختصرا) **عن** یَزِیْدُ بْنُ الْخُصَیْفَۃِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَذَھَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَھِدْتُ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسے کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ کُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتَی اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ مُغْضَبًا حَتّٰی وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰہَ ھَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاِسْتِیْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ اُبَیٌّ وَمَا ذَاکَ قَالَ اَسْاَذَنْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُہُ الْیَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْنَاکَ

ونحن نقول حينئذ على اثر فلوما استأذنت حتى يؤذن لك قال استأذنت كما سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فوالله لا وجعن ظهرك وبطنك او لتأتين بمن
يشهد لك على هذا فقال ابي بن كعب رضي الله تعالى عنه والله لا يقوم معك الا
احدثنا سنا قم يا ابا سعيد فقمت حتى اتيت عمر رضي الله تعالى عنه فقلت قد
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے
ہم ابی بن کعب کی مجلس مین بیٹھے تھے اتنے مین ابوموسی اشعری آئے غصے مین اور کھڑے
ہوکر کہنے لگے مین تمکو قسم دیتا ہون اللہ کی تم مین سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔ ابی رضی
اللہ تعالے عنہ نے کہا تم کیون پوچھتے ہو اوسکو اونہون نے کہا مین نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجکو اجازت نہین ہوئی مین لوٹ آیا آج پھر مین اون کے پاس گیا اور
مین نے کہا کل مین تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر مین لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا مین نے سنا تھا اوسوقت ہم کام مین تھے تم نے پھر اجازت کیون نہین مانگی
جب تک تمکو اجازت ملتی مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسطرح فرمایا ہے اوسطرح
مین نے اجازت مانگی اونہون نے کہا قسم خدا کی مین دو کہہ دونگا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہین تو گواہ
لا حدیث پر ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھہ وہ جاوے جو ہم سب مین کم سن ہو اوٹھہ
اے ابوسعید پھر مین اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ ان ابا موسی
رضی اللہ تعالی عنہ اتی باب عمر رضی اللہ تعالی عنہ فاستأذن فقال عمر واحدة ثم
استأذن الثانية فقال عمر ثنتان ثم استأذن الثالثة فقال عمر ثلاث ثم انصرف
فاتبعه فردّه فقال ان كان هذا شيئا حفظته من رسول الله صلى الله عليه وسلم
فها والا لاجعلنك عظة قال ابو سعيد فاتانا فقال الم تعلموا ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال الا ستيذان ثلاث فجعلوا يضحكون قال فقلت اتاكم
اخوكم المسلم قد افزع تضحكون اذهب وانا شريك في هذه العقوبة فاتاه فقال هذا

اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں
نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا
یہ تین بار ہوئی بعد اوسکے ابوموسیٰ لوٹے حضرت عمر نے اُنکے پیچھے کسیکو بھیجا اور لوٹایا حضرت عمر نے
کہا اے ابوموسیٰ اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کو موافق کیا ہے تو گواہ لاؤ ورنہ
مین تمکو ایسی سزا دونگا جس سے اوروں کو نصیحت ہو یہ سُنکر ابوموسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے
لگے کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے لوگ
ہنسنے لگے مین نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو مین نے کہا
اے ابوموسیٰ چل مین تیرا شریک ہون اس تکلیف مین پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید گواہ موجود ہین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ
ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گزری **عَنْ** عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثَلَاثًا فَکَاَنَّہٗ وَجَدَہٗ مَشْغُوْلًا
فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ اِئْذَنُوْا لَہٗ
فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ لَتُقِیْمَنَّ عَلٰی ھٰذَا
بَیِّنَۃً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا یَشْھَدُ لَکَ عَلٰی ھٰذَا
اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ
خَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِیْ عَنْہُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین
بار اجازت مانگی اُنہون نے سمجھا کہ وہ کسی کام مین مصروف ہین وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے اپنے
لوگون سے کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ اون کو پھر وہ
بلا لے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیون کیا اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تھا [illegible]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتھ کرون گا (یعنی سزا
دون گا) ابوموسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس مین آئے اونہون نے کہا تمہارے ساتھ ہم مین سے وہی گواہی

دیگا جو ہم مین کم سن ہے پہر ابو سعید اوٹھوا دراونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا حضرت عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجہپر نہین کہلا اور اوسکی وجہ یہی ہے بازارون مین معاملہ کرنا یعنی مین تجارت
وغیرہ دنیا کے کامون مین مصروف رہا اور یہ حدیث سُنی تب حضرت عمر کو سب حدیثین معلوم نہون تو
اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس
مین یہ نہین ہے کہ بازارون مین خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے مین غافل رہا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى
الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَاْذَنْ لَهٗ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ اِنْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا
عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِيْ شُغُلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثًا فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى
هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنْ
وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ
وَجَدَهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے
روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے
اونہون نے اجازت نہدی اُنکو اندر آنے کی پہر اُنہون نے کہا السلام علیکم ابو موسی ہے السلام علیکم
اشعری ہے اپنے نام بیان کیا پہر کنیت پہر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کوئی شبہ
نرہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بلا لاؤ ابو موسی کو بلا لائے پہر وہ آئے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم کیون لوٹ گئے ہم کام مین تہے اونہون نے کہا مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اجازت مانگنا تین بار ہے پہر اگر اجازت ہو

تو بہتر نہین تو لوٹ جا حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا اسحدیث پر گواہ لا نہین تو مین کر دونگا اور کر دونگا
(یعنے سزا دونگا) ابو موسی یہ سنکر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر ابو موسی کو گواہ
ملیگا تو شام کو منبر کے پاس تمکو ملین گے نہین تو نہین ملینگے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شام کو
منبر کے پاس آئے تو ابو موسے موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے ابو موسی تم کیا کہتے
ہو تمکو گواہ ملا او نہون نے کہا ہان ابی بن کعب موجود ہین حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہین حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے ابو الطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابو موسی کیا کہتے ہین ابی
بن کعب نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے
تم عذاب مت بنو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنے انکو تکلیف مت دو)
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا واہ سبحان اللہ مین نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا مین اسکو
زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
کو تکلیف دون نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسی جھوٹے ہین **عن** طلحۃ بن یحیی بھذا الاسناد
غیر انہ قال فقال یا ایا المنذر انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال نعم فلا تکن یا ابن الخطاب علی ایا علی اصحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم
یذکر من قول عمر سبحان اللہ وما بعدہ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **باب**
کراھیۃ قول المستاذن انا اذا قیل من ھذا جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھین
کون ہے تو اوس کے جواب مین اپنا نام لیوے مین ہون کہنا مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعوت
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قلت انا قال فخرج وھو یقول انا انا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین
نے پکارا۔ آپ نے پوچھا کون ہے مین نے کہا مین ہون آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے مین تو مین بھی
ہون **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال استاذنت علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال من ھذا فقلت انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا انا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچھا

کون ہے میں نے کہا میں ہون آپ نے فرمایا میں تو میں ہی ہون **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي
حَدِيْثِ يَحْيٰى كَانَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ کہ آپ نے برا جانا میں
ہون کہنے کو کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے تو اپنا
نام یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے **بَابُ** تَحْرِيْمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهٖ غیر کے گھر
میں جھانکنا حرام ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ
رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ
فِيْ عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ**
سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے
کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اوس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب
آپ نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ
نے فرمایا کہ اذن اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچرا پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ
جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ
تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ اوس سے کھنگی کرتے تھے اپنے سر میں **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ
حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهٗ لِيَطْعَنَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں
سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوسکے میں گویا دیکھ رہا ہون آپ کو آپ چاہتے تھے

کہ غفلت مین اوسکو کونچا لگادین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم فقد حل لہم ان یفقؤا عینہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جہانکے کسی قوم کے گہر مین بغیر اون کی اجازت کے تو انکو حلال ہے اوسکی آنکھ پھوڑنا ۔ **ف** یعنے اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اوسکو مارین اور اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو گھر والون کو کچھ سزا نہ ہوگی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان رجلا اطلع علیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان علیک من جناح **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جہانکے تیرے گہر مین بغیر تیری اجازت کے پھر اوسکو کنکری سے مارے اور اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا **باب** نظر الفجاۃ جو نظر دفعۃً پڑجاوے **عن** جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظرۃ الفجاۃ فامرنی ان اصرف بصری **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ نے حکم دیا مجھکو نگاہ پھیر لینے کا **ف** یعنے اگر اجنبی عورت پر دفعۃً بے قصد نگاہ پڑجاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اوسیوقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ مین اپنا مونہہ چھپانا واجب نہین بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردون کو اپنی نگاہ جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت مین یا خریدنے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ زیادہ انتہے **عن** یونس بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب السلام

کتاب سلام کے بیان مین

باب یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کرین تھوڑے لوگ بہت لوگون پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہی اور اسکا جواب دینا واجب ہی لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس مین سے چند آدمیون نے جواب دیدیا تو سب کیطرف سی کافی ہوجاویگا اور جو کسینے جواب نہ دیا تو سب گنہگار رہون گے اور بہتر یہ ہے کہ یون سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم بہی درست ہے اور شروع مین علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب مین بہی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واو علیکم السلام بہی کہنا درست ہی اور صرف علیکم جائز نہین ہے البتہ وعلیکم مین دو قول ہین اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنے السلام علیکم کے یہ ہین کہ تم اللہ تعالی کی حفاظت مین ہو یا سلام معنون ہین سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہے مختصرا **باب** مَنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَی الطَّرِیْقِ رَدُّ السَّلَامِ راہ مین بیٹہنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ کُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِیَۃِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا لَکُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَیْرِ مَا بَاْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاکَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّھَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْکَلَامِ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہی ہم بیٹہے تہے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس مین باتین کرتے ہوئے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تمکو راہ مین بیٹہنے سے کیا مطلب ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی بُرے کام کے لیے نہین بیٹہے بلکہ ہم بیٹہے تہے چپ اور ادہر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتین کرتے تہے آپنے فرمایا اچہا اگر نہین مانتے تو اسکا حق ادا کردو وہ کیا ہے آنکہہ نیچے رکہنا (اور جنبی عورتون کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتین کرنا جن سے لوگ خوش ہون اور انکو فائدہ پہونچے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسون مین بیٹھے بغیر نہین ہو سکتا باتین کرنے کو آپ نے فرمایا اگر تم نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو انہون نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھہ نیچے رکھنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَاَسْنَدَہٗ مَرَّۃً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہین مسلمان کے اوس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھہ جانا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھہ ہین لوگون نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے

سے تو اسکو سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اسکی پوچھنے کو جا اور جب مرجاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ رہ **باب** النہی عن ابتدا اہل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیہم یہود اور نصاری کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سلم علیکم اہل الکتاب فقولوا وعلیکم **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو اہل کتاب سلام کریں تو تم اسکے جواب میں وعلیکم کہو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیہم قال قولوا وعلیکم **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم کہو **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلموا علیکم یقول احدہم السام علیکم فقل علیک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تمکو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مرو سام کے معنے موت) تم کہو علیک (یعنی تم مرو) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال فقولوا وعلیکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت استاذن رہط من الیہود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بل علیکم السام واللعنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اللہ عز وجل یحب الرفق فی الامر کلہ قالت الم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے چند یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آنے کی (آپنے اجازت دی وہ آئے) اُنہون نے کہا السام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب مین کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ جل جلالہ ہر کام مین نرمی کو پسند کرتا ہے اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے سُنا نہین جو اُنہون نے کہا آپنے فرمایا مین نے تو اُسکا جواب دیدیا اور وعلیکم کہدیا یعنی بس اتنا ہی جواب کافی تہا اور تم نے جو جواب دیا وہ اُس سے زیادہ سخت تہا اور ایسی سختی اللہ تعالی کو پسند نہین ہے **عن** الزہری بہذا الاسناد فی حدیثہما جمیعا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قلت وعلیکم ولم یذکروا الواو **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا اسمین علیکم ہے بغیر واو کے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناس من الیہود فقالوا السام علیک یا ابا القاسم قال وعلیکم قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قلت بل علیکم السام والذام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لا تکونی فاحشۃ فقالت ما سمعت ما قالوا او لیس قد رددت علیہم الذی قالوا قلت وعلیکم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے اُنہون نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا بل علیکم السام والذام یعنے تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بدزبان مت ہو اُنہون نے کہا آپنے نہین سُنا یہود نے جو کہا آپ نے فرمایا مین نے سُنا جو اُنہون نے کہا اور کہا مین نے جواب نہین دیا جو اُنہون نے کہا تہا وہ اونہی پر پھیر دیا **عن** الاعمش بہذا الاسناد غیر انہ قال فقطنت بہم عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسبتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہ یا عائشۃ فان اللہ لا یحب الفحش والتفحش زاد فانزل اللہ عز وجل واذا جاءوک حیوک بما لم یحیک بہ اللہ الی اخر الایۃ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا اسمین یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اون کی بات کو سمجہ گئین اُنہون نے گالیان دین اُنپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالی بدزبانی کو نہین پسند کرتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری واذا جاءوک حیوک بما لم یحیک

یہ اللہ کیونکہ جب وہ آتے ہین تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہین کہ ویسا اسنے نہین سلام
کیا تجھکو **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سلم ناس من یہود
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک یا ابا القاسم فقال وعلیکم
فقالت عائشۃ وغضبت الم تسمع ما قالوا قال بلی قد سمعت فردد علیہم
وانا نجاب علیہم ولا یجابون علینا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے یہود کے چند لوگون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیک یا ابا القاسم
آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصہ ہوئین اور انہون نے کہا کیا آپ نے نہین سنا اون کا
کہنا آپنے فرمایا مین نے سنا اور اسکا جواب بہی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہین اونپر وہ قبول ہوتی ہے
اور انکی دعا قبول نہین ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اولٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
تبدؤا الیہود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدھم فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ
ترجمہ ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود
اور نصاری کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ مین ملو تو
اسکو دبا دو تنگ راہ کیطرف **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول
ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ مین سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے مین تنگ راہ پر چلے اگر مسلمان
اس راہ پر چلتے ہون اور جہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہین مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ
اسکو گڈہی مین گرادے یا دیوار کا دہکا بہو نچادے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافرون کو
سلام کرنے مین ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتدا اگر انکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کرین تو جواب
مین صرف وعلیکم کہین اور یہی قول ہے عامہ علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول
ہے کہ اہل کتاب کو ابتدا سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ
اور ابن ابی مجیرز سے اور جس جماعت مین مسلمان اور کافر دونون ہون اوس جماعت کو سلام
کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانون کی انتہے مختصرا **عن** سہیل بہذا الاسناد
وفی حدیثہ وکیع اذا لقیتم الیہود وفی حدیث ابن جعفر عن شعبۃ قال فی اہل الکتاب

وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ اِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ وَلَمْ یُسَلِّمْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔

باب اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَی الصِّبْیَانِ بچون کو سلام کرنا مستحب ہے **عن**

اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچون پر تو سلام کیا انکو **عن** سَیَّارٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

سَیَّارٍ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ فَمَرَّ بِصِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَمْشِیْ مَعَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَرَّ بِصِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ **ترجمہ** سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھہ جارہا تھا وہ گذرے بچون پر تو سلام کیا انکو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھہ جارہے تھے بچون پر گذرے تو سلام کیا ان پر .....

..... اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جارہے تھے بچون پر گذرے تو سلام کیا آپ نے انکو **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہون انکو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسیطرح عورتون کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہون اور جو ایک عورت ہو تو اسکا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جوان ہو تو اجنبی مرد اُسکو سلام نہ کرے بلکہ اسکا جواب دینا بھی مکروہ ہے انتہے مختصراً **باب** جَوَازِ جَعْلِ الْاِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَیْرَہٗ مِنَ الْعَلَامَاتِ یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اُٹھادے **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ یُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سَوَادِیْ حَتّٰی اَنْھٰاکَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھادی

اور میرے بہید کی بات سنی جبتک کہ مین تجھہ کو منع نہ کرون **ف** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تہے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین ہرج ہوگا تیرا پردہ اٹہانا اور میرا منع نہ کرنا یہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کرنی درست ہے **عن** الحسن بن عبید اللہ بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اباحۃ الخروج للنساء لقضاء حاجۃ الانسان عورتون کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قالت خرجت سودۃ رضی اللہ تعالے عنہا بعد ما ضرب علینا الحجاب لتقضی حاجتہا وکانت امرأۃ جسیمۃ تفرع النساء جسما لا تخفی علی من یعرفہا فرآہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ فقال یا سودۃ واللہ ما تخفین علینا فانظری کیف تخرجین فانکفأت راجعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی وانہ لیتعشی وفی یدہ عرق فدخلت فقالت یا رسول اللہ انی خرجت فقال لی عمر رضی اللہ تعالے عنہ کذا وکذا قالت فاوحی اللہ الیہ ثم رفع عنہ وان العرق فی یدہ ما وضعہ فقال انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن وفی روایۃ ابی بکر یفرع النساء جسمہا زاد ابو بکر فی حدیثہ فقال عشاء یعنی العواز **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے جب ہمکو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالے عنہا حاجت کے لیے نکلین اور وہ ایک موٹی عورت تہین جو سب عورتون سے نکلی رہتین موٹاپے مین اور جو کوئی اونکو پہچانتا تہا اوس سے چہپ نہ سکتی تہین (یعنے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکو دیکہا اور کہا اے سودہ قسم خدا کی تم اپنے تئین ہمسے چہپا نہین سکتین اسلیے سمجہو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین رات کا کہانا کہا رہے تہے آپکے ہاتہہ مین ایک ہڈی تہی اتنے مین سودہ آئین اور انہون نے کہا یا رسول اللہ مین نکلی تہی تو عمر نے مجہسے ایسا ایسا کلام کیا اوسی وقت آپ پر وحی کیحالت ہوئی پہر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتہہ

ہی مین تہی آپ نے اُسکو رکہا نہ تہا آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہے **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضاے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کو جا سکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب بغیر پردہ حضرت کی بی بیون سے خاص تہا جس مین منہ اور ہتہیلیان بہی نہ کہلین اور انکو کپڑے کے اندر بہی اپنا جثہ دکہانا درست نہ تہا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو اُنکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تہا تاکہ اونکا جثہ معلوم نہ ہو اسے **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا وَقَالَ اِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يَّنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاُنْزِلَ الْحِجَابُ **ترجمہ** اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تہین جب پائخانہ کو جاتین اون مقامون کیطرف جو مدینہ کے باہر تہے اور وہ صاف کہلی جگہہ مین تہے حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتون کو پردہ مین رکہیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار اُم المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلین عشا کے وقت وہ ایک لمبی عورت تہین حضرت عمر نے اُنکو آواز دی اور کہا ہمنے پہچان لیا تمکو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اسواسطے کیا کہ پردہ کا حکم اوترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پہر پردے کا حکم اوترا **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا اجنبی عورت کے ساتہہ تنہائی کرنا اور اُسکے پاس جانا حرام ہے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اوسعورت کا خاوند ہو یا اُسکا محرم ہو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اسواسطے لگائی کہ باکرہ تو مردون سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولے منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی چچا ماموں دادا وغیرہ **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتون کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے **ف** کیونکہ دیور بیوجہ پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے۔ ہندوستان مین یہ بری رسم شایع ہے عورتین اکثر اپنی دیورون اور جیٹھون کے سامنے نکلتی ہین اور مثل محرم کے اون کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہین یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے **عن** يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْوُ أَخُو الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ **ترجمہ** لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے حدیث مین جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہین جیسے خاوند کا بھائی یا اوس کے چچا کا بیٹا رخاوند کے سب عزیزون سے عورت کو نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو مین داخل ہین اون سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اوس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہین اون سے پردہ ضرور نہین ہے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ قَدْ

بَرَّاهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغَيَّبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسمار بنت عمیس کے پاس گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئے اور سوقت اسمار ادن کے نکاح مین تھین اونھون نے اُنکو دیکھا اور یہ اجام اونکا آنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو کوئی بری بات نہین دیکھی آپ نے فرمایا اسمار کو خدا نے پاک کیا ہے بری فعل سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اُسعورت کے گھر مین نہ جاوے جسکا خاوند غائب ہو (یعنے گھر مین نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھہ لیکر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھہ خلوت کر سکتے ہین لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یون ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہین جو نیک اور صالح ہون **باب** بَيَانِ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رَاٰى خَالِيًا بِامْرَاَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهٗ اَوْ مَحْرَمًا لَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ هٰذِهٖ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ بِهٖ جو شخص کسی عورت کو ساتھہ خلوت مین ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اُس سے کہدے کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اُسکو بدگمان نہ ہو **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ اَحَدِ نِسَائِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتھہ تھے اتنے مین ایک شخص سامنے سے گذرا آپ نے اُسکو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلانی بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہین آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن مین ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دلمین وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کو ساتھہ جا رہے ہین) **عَنْ** صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ
لیلا فحدثتہ ثم قمت لانقلب فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن
زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقال سبحان
اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت
ان یقذف فی قلوبکما شرا او قال شیئا **ترجمہ** صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے مین آپ کی زیارت کو آئی رات مین مین نے آپ سے باتین
کین پھر مین کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہونچا دینے
کو پھر اگر اسامہ بن زید کے مکان مین تمہارا راہ مین انصار کے دو آدمی ملے جب اونہون نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونون بولے سبحان اللہ یا رسول
اللہ (یعنے ہم بھلا آپ پہ کوئی بدگمان کر سکتے ہین) آپنے فرمایا شیطان انسان کے بدن مین
خون کیطرح پھرتا ہے اور مین ڈرا کہین تمہارے دل مین برا خیال نہ ڈالے (اور اسکی وجہ سے تم
تباہ ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبرون سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث
سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کیحالت مین رات کو یا دن کو لیکن
عورت کیساتھ بہت بیٹھنا اور اوس کی باتون سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف مین
انتہے مختصرا **عن** علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ
انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر
الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب. فقام النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا ثم ذکر بمعنی حدیث معمر غیر انہ قال فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری
ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے اسکو خبر دی کہ وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف مین رمضان کے اخیر دہا کے مین مسجد مین زیارت کو آئین پھر کچھ مدت آپسے

باتین کہین پہر کہڑی ہوئین لوٹ جانے کو اور آپ بہی اُنکے ساتہہ کہڑے ہوئے پہونچا دینے
پہر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن مین خون کی جگہہ مین پہونچتا ہے اور اسمین پہرنے کا ذکر نہین

باب مَنْ اَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَاِلَّا وَرَاءَهُمْ جو کوئی مجلس
مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹہہ جاوے نہین تو پیچہے بیٹہے **عَنْ** اَبِیْ وَاقِدٍ
اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ
وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ
فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ
فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ
فَاٰوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹہے تہے اور
لوگ آپکے ساتہہ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو سیدہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ پاس آئے اور ایک
چلا گیا وہ جو دو آئے اون مین سے ایک نے مجلس مین خالی جگہہ پائی وہ وہان بیٹہہ گیا اور دوسرا
لوگون کے پیچہے بیٹہا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
مین تم سے ان تینون آدمیون کا حال کہون ایک نے تو ٹہکانا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرے نے شرم کی لوگون مین گہسنے سے اللہ نے بہی اوس سے شرم کی تیسرے
نے منہ پہیرا اللہ نے بہی اوس سے منہ پہیر لیا **عَنْ** اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَهُ
فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ فِيْ الْمَعْنٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے کسی کو اوسکی جگہہ سے اوٹہا کر آپ وہان نہ بیٹہے
راوی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ مین جمعہ کو دن یا اور کسی دن کسی

جگہہ بیٹہہ جاوے وہی اوس جگہہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اوسکا اوٹہانا جائز نہین اسی حدیث سے
ہمارے اصحاب نے اسین سے مستثنی کیا ہے اوس صورت کو جب کسی کی مسجد مین کوئی جگہہ معین ہو تو
دینے کے لیے یا قرآن پڑہنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اوسکا حقدار ہے اور دوسرے کو
اوس جگہہ بیٹہنا درست نہین انتہی مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد مین
کسی کی جگہہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اوس جگہہ بیٹہہ جاوے تو اوسکا اوٹہانا درست
نہین اور یہی صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا اَوْ تَوَسَّعُوْا
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص
دوسرے کو نہ اٹہاوے اوسکی جگہہ سے پہر آپ اُس جگہہ بیٹہے لیکن پہیل جاؤ اور جگہہ دو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ
وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ قُلْتُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ قَالَ فِیْ یَوْمِ
الْجُمُعَۃِ وَغَیْرِہَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے
اونہون نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ
ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَہٗ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِہٖ لَمْ یَجْلِسْ فِیْہِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو
اوس کیجگہہ سے نہ اٹہاوے پہر آپ اُس جگہہ بیٹہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے
جب اپنی جگہ سے اوٹہتا تو وہ اُس جگہہ نہ بیٹہتے اگرچہ اوسکی رضامندی سے بیٹہنا جائز ہے مگر یہ
احتیاط تہی کہ شاید وہ دل مین ناراض ہو **عَنْ** مَعْمَرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ لِیُخَالِفْ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدَ
فِیْہِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اِفْسَحُوْا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو جمعہ کے دن اوسکی جگہہ سے

اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے پہیل جاؤ **باب** اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ **جب** کوئی اپنی جگہہ سے کھڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُسی جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَۃَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھڑا ہوا اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹھا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعِ الْمُخَنَّثِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَاءِ اَوْ حَوَانِبِ زُنَانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ مُخَنَّثًا کَانَ عِنْدَھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ سَمِعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَدْخُلْ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبداللہ بن ابی اُمیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجھے غیلان کی بیٹی بتا دون گا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار بٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے بہتے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا مانع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون مین داخل کر کے جو کمسن ہین اور عورتون سے غرض نہین رکہتے بعد اوس کے آپ نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہوا اوسپر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بنا دے یہ ملعون ہے انتہے مختصراً

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان یدخل علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ قال فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وھو عند بعض نسائہ وھو ینعت امراۃ قال اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذا یعرف ما ھھنا لا یدخلن علیکن قالت فحجبوہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اوس کو اون لوگون مین سے سمجھتین جنکو عورتون سے غرض نہین ہوتی (اور قرآن مین اُنکا آنا عورتون کے سامنے جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب سامنے آتی ہے تو چار لپٹین لیکر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹین نمودار ہوتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجھتا ہون یہ یہان جو ہین اُنکو پہچانتا ہے (یعنے عورتون کے حسن اور قبح کو سمجھتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آنے پاوے پھر اُس سے پردہ کرنے لگے **باب** جواز ازدراف المراۃ الاجنبیۃ اذا اعییت فی الطریق اگر اجنبی عورت راہ مین تھک گئی ہو تو اُسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے **عن** عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت تزوجنی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومالہ فی الارض من مال ولا مملوک ولا شیء غیر فرسہ قالت فکنت اعلف فرسہ واکفیہ مؤونتہ واسوسہ وادق النوی لناضحہ واعلفہ واستقی الماء واخرز غربہ واعجن ولم اکن احسن اخبز فکان یخبز لی جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق قالت وکنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رأسی وھو علی ثلثی فرسخ قالت فجئت یوما والنوی علی رأسی فلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ نفر من اصحابہ فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفہ قالت فاستحییت وعرفت غیرتک فقال واللہ لحملک النوی علی رأسک اشد من رکوبک معہ قالت حتی ارسل الی ابو بکر رضی اللہ عنہ

بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِي ترجمہ اسما بنت ابی بکر رضے
اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی زبیر بن العوام نے مجھ سی نکاح کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیو
زاد بہائی تہے اور اون کے پاس کچہ مال نہ تہا نہ کوئی غلام نہ اور کچہ صرف ایک گہوڑا تہا مین ہی
اون کے گہوڑے کو چراتی اور سارا کام گہوڑے کا اور سائیسی بہی کرتی اور گہٹلیان بہی کوٹتی
اون کے اونٹ کو لیے اور چراتی بہی اوسکو اور پانی بہی پلاتی اور ڈول بہی سی دیتی اور آٹا بہی
گوندہتی لیکن روٹی مین اچہی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتین میری روٹیان پکا
دیتین اور وہ بڑی محبت کی عورتین تہین ۔ اسما نے کہا مین زبیر کی اوس زمین سے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تہی گہٹلیان لایا کرتی تہی اپنے سر پر اور وہ
مقطعہ مدینہ سے دو میل تہا (ایک میل چہ ہزار ہاتہہ کا ہوتا ہے اور ہاتہہ چوبیس انگل کا اور انگل
چہ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن مین وہین سے گہٹلیان لا رہی تہی راہ مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ملے اور آپکے ساتہہ کئی صحابہ تہے آپ نے مجہے بلایا پیر اونٹ کے بٹہانے کی بولی
بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچہے مجکو سوار کرلین مجہے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گہٹلیون
کا بوجہہ سر پر اٹہانا میرے ساتہہ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہی (یعنے ایسے بوجہہ کو تو گوارا کرتی ہی
اور میرے ساتہہ بیٹہنہ کیون نہین جاتی) اسما نے کہا پیر ابوبکر نے ایک لونڈی مجہے بہیجی وہ گہوڑے
کا سارا کام کرنے لگی گویا اونہون نے مجہے آزاد کردیا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام
جیسے روٹی پکانا کپڑے دہونا جانورون کی خدمت کرنا آٹا گوندہنا یہ کام ہین جو مروت اور حسن
معاشرت مین داخل ہین اور عورتین قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندون کے کرتی آئین ہین لیکن
یہ کام عورت پر واجب نہین ہین اوسکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو
ہی کام ہین ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گہر مین رہے اور اسحدیث سے
یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبہی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے
مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کرسکتا ہے اور کبہی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اوس کے فروخت
کی اجازت نہین ہوتی اور یہ بہی نکلا کہ جو چیزین پینک دی جاوین جیسے گہٹلیان چندیان وغیرہ
انکا چننا درست ہی اور وہ حلال ہین اور یہ بہی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ مین ملے تہکی

ہوئی تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصًا جب از دحام بخشت لوگ بھی ساتھ ہوں اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسماء ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تھیں تو گویا آپ کے گھر والوں کیطرح تھیں اور اور کسیکو ایسا کرنا درست نہیں انتہے مختصرًا **عن** اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اخدم الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمۃ البیت وکان لہ فرس وکنت اسوسہ فلم یکن من الخدمۃ شیء اشد علی من سیاسۃ الفرس کنت احتش لہ واقوم علیہ واسوسہ قال ثم انہا اصابت خادمًا ما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاعطاھا خادمۃ قالت کفتنی سیاسۃ الفرس فاتت عنی مرۃ فجاءنی رجل فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک قالت انی ان رخصت لک ابی ذلک الزبیر فتعال فاطلب الی والزبیر شاھد فجاء فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک فقالت مالک بالکیر الا اراک فقال لھا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک ان تمنعی رجلا فقیرا یبیع فکان یبیع الی ان کسب فبعثت الجاریۃ فدخل علی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وثمنھا فی حجری فقال ھبیھا لہ فقالت انی تصدقت بھا

ترجمہ اسماء سے روایت ہے میں زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر کے کام کرتی اون کا ایک گھوڑا تھا اوسکی ہی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھپر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا اوسکے لیئے میں گھانس لاتی اوسکی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھکو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھکو بھی ایک لونڈی دی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میری اوپر سے اوسنے اٹھا لی پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سائے میں دوکان لگاؤں میں نے کہا اگر میں تجھکو اجازت دوں ایسا نہو کہ زبیر خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیر موجود ہوں اونکے سامنے مجھسے کہو وہ آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں چاہتا ہوں تمہاری دیوار کے سائے میں دوکان کروں میں نے کہا تجھی مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوا میرے گھر کے (یہ ایک بیہودہ بات تھی اسماء کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے) زبیر نے کہا اسماء تمکو کیا

ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے پھر وہ دوکان کرنے لگا یہان تک کہ اوسنے روپیہ کیا یا
وہ مونڈی مین نے اسکا ہاتھ بچڑا لی جسوقت زبیر میرے پاس آئے تو اُسکی قیمت کا پیسے میرے
گود مین تھی زبیر نے کہا یہ پیسے مجھکو ہبہ کردو مین نے کہا یہ مین صدقہ دے چکی ہون **باب**
تحریم مناجات الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ
تین آدمی ہون تو اون مین سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکرین بغیر تیسرے کی رضامندی کے **عن**
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان
ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون واحد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پھوسی نکرین
تین آدمیون مین سے تیسرے کے رضی کے بغیر **ف** یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی
اور رنج نہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر مین اور بعضون نے کہا کہ صرف سفر مین ممانعت ہے
اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدا اسلام مین منافق مسلمانون کو رنج دینے کے
لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہون اور دو اون مین سے کانا پھوسی کرین تو کچھ مضایقہ
نہین (نووی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الاخر
حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم مین سے دو کانا پھوسی نکرین تیسرے کو جدا
کرکے یہانتک کہ اور لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عن** عبداللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبہما فان ذلک
یحزنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الاعمش بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **باب** الطب والمرض والرقی علاج اور بیماری اور منتر کا بیان **عن**
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان اذا اشتکی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رقاہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام قال بسم اللہ یبریک ومن کل داء

یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ
دعا آپ پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر
بیماری سے تم کو شفا دیگا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے
کی برائی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث
میں ہے کہ بیحساب جنت میں وے جاویں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ
مخالفت نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو
یا جس کے معنے معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو ایسا منتر برا ہے اس لیے کہ شاید
اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئیں ہیں ان سے
منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں
لیکن یہ قول مختار نہیں ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ
اللّٰہِ اَرْقِیْکَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہاں
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر
کرتا ہوں ہر چیز سے جو تکلیف دیتی ہے ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دیوے
اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ
وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر مین تاثیر ہے اللہ تعالی کے حکم سے) اور جو کوئی
چیز تقدیر سے آگے بڑہ سکتی تو نظر ہی بڑہ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑہنے والی نہین)
جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جمہور علماء
کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہین نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا
ہے اسکا اور اُن کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہین ہے اور شریعت مین وارد
ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے جو نظر جبر
نے کی ہو اوسکے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاوین اوسکو زمین پر نہ رکھین وہ شخص اوسمین سے ایک
چلو پانی لیکر کلی کرے اوسی پیالہ مین پھر منہ دھووے پھر دائین ہتھہ مین پانی لیکر دا ہنا پہونچا
دھووے پھر داہنے ہاتھہ مین پانی لیکر بائین کہنی دیوے پھر داہنا پاؤن دھووے پھر بایان پاؤن
اسیطرح جیسے ہاتھہ دھوئے تھے اور کہنیون اور ٹخنون کے بیچ مین نہ دھووے یہ سب اوسی پیالہ
کے اندر دھووے پھر اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا داہنی طرف کا دھووے اور بعضون نے
کہا اپنی شرمگاہ دھووے پھر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اوس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے
اسکی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اوسپر جبر
کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض
علیہ الرحمہ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اوسکو حکم کرے اپنے گھر مین رہنے کا
اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اوسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیاز کھاکر مسجد مین جانے سے زیادہ
ہے انتہے مختصراً **باب** السِّحْر باب جادو کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اوس کی
ایک حقیقت ہے جیسے اور شیا کی اور بعضون نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتین سحر سے پیدا
ہوتی ہین اونکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے سحر کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے
اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور
عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثین اس باب مین مذکور
ہین اون سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلا جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہین ہے

پیراوس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے اور سحر کی تاثیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اوسکا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو مرد میں لڑائی ہوجاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اوسکی بہت سی تاثیرات ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں اور ولی ساحر میں یہ ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اُسکا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اوسکی توبہ قبول نہیں اب اگر ساحر کسیکو سحر سے مار ڈالے اور اُسکا اقرار کرے تو اوسپر قصاص واجب ہوگا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا انتہے مختصراً **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی من یہود بنی زریق یقال لہ لبید بن الاعصم قالت حتی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخیل الیہ انہ یفعل الشیء وما یفعلہ حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلۃ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعا ثم قال یا عائشۃ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ جاءنی رجلان فقعد احدھما عند راسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی عند رجلی ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبہ قال لبید بن الاعصم قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطۃ وجب طلعۃ ذکر قال فاین ھو قال فی بئر ذی اروان قال فاتاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس من اصحابہ ثم قال یا عائشۃ واللہ لکان ماءھا نقاعۃ الحناء ولکان نخلھا رؤس الشیاطین قالت فقلت یا رسول اللہ افلا احرقتہ قال لا اما انا فقد عافانی اللہ وکرھت ان اثیر علی الناس شرا فامرت بھا فدفنت

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جسکو لبید بن اعصم کہتے تھے یہانتک کہ آپ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کررہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ تجھکو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھکو بتلادیا جو میں نے اُس سے پوچھا میرے

پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤن کے پاس پھر وہ دونون فرشتے تھے)
جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس پر جادو
ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن اعصم نے پھر اوس نے کہا کاہے مین جادو کیا
ہے وہ بولا کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بال کے غلاف مین
اوس نے کہا یہ کہان کہا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوے مین حضرت عایشہ نے کہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوے پر گئے آپ نے فرمایا ای عایشہ قسم خدا کی اوس
کنوے کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہان کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانون
کے سر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جلا کیون نہین دیا (یعنے وہ جو بال وغیرہ نکلے)
آپنے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھ پر اسمعلوم ہوا لوگون مین فساد پھیلے گا مین نے حکم دیا
وہ گاڑ دیا گیا ف ایک روایت مین ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت
جانتے مین کر چکا اور بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیون سے صحبت
نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے انہی صحت کی خدا سے دعا
کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت مین ہے مین نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے
اور شہر سے نکلوا دیجے آپ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب مین کیون فساد کھڑا کرون اور شور و غل
مچاؤن حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر آپ کو جادوگر کہتے اور
مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو نہین چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک ہے آپکو
جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا (تحفۃ الاخیار) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ اَبُوْ كُرَيْبٍ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ وَّقَالَ فِيْهِ وَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا
نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْرَجْتَهٗ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب ۹** السحر زہر کا بیان **عَنْ** اکثیر
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ
مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ

قَالَتْ اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لیکر آئی آپ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپکے پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کا مار ڈالنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں (کہ تو اوس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی نے کہا لوگوں نے کہا ہم اوسکو قتل کریں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اوس عورت پر اس سے بھی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا میں ہمیشہ اوس زہر کا اثر آپ کے کوے میں پاتا **ف** یعنی نشان اوس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے بتا دیا کہ اس میں زہر ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ایک روایت میں ہے کہ اُس گوشت نے کہدیا یہ بھی معجزہ ہے یہ عورت مرحوم زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اُس عورت کو بشیر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تھا اونہوں نے اس خبیث عورت کو قتل کیا لعنۃ اللہ علیہا (نووی) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَعَلَتْ سُمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اِسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ بِمَا يَرْجَى بِهٖ مِنْ رُقًى **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَصْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قُضِيَ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اوس پر پھیرتے پھر فرماتے اذہب الباس اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو

اے مالک لوگون کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
مین نے آپ کا ہاتھہ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تہے (یعنے مین نے ارادہ کیا کہ آپ
ہی کا ہاتھہ آپ پر پھیرون اور یہ دعا پڑہون) آپ نے اپنا ہاتھہ میرے ہاتھہ مین سے چھڑا لیا پھر فرمایا
یا اللہ بخشدے مجھکو اور مجھکو ملادے رفیق کے ساتھہ کر (یعنے فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھہ) حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر جو مین دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہوگیا تہا (یعنے وفات پائی)
آپ کی دعا کے ساتھہ ہی اللہ تعالی نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) **عن**
الاعمش باسناد جریر فی حدیث هشیم وشعبة مسحه بیده قال وفی حدیث الثوری
مسحه بیمینه وقال فی عقب حدیث یحیی عن سفیان عن الاعمش قال فحدثت به
منصورا فحدثنی عن ابراهیم عن مسروق عن عائشة رضی الله تعالی عنها بنحوه

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان اذا عاد مریضا یقول اذهب الباس رب الناس اشف انت
الشافی لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا یغادر سقما **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
تو فرماتے اذہب الباس اخیر تک **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی المریض یدعو له قال اذهب الباس رب الناس
واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا یغادر سقما وفی روایة ابی بکر ندعا
له وقال وانت الشافی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضی الله تعالی
عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابی عوانة وجریر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان یرقی بعضهم الوتیر اذهب الباس رب الناس بیدك الشفاء لا کاشف
له الا انت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ منتر پڑہا کرتے اذہب الباس اخیر تک **عن** هشام بهذا الاسناد مثله

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض احد من اھلہ نفث علیہ بالمعوذات فلما مرض مرضہ الذی مات فیہ جعلت انفث علیہ وامسحہ بید نفسہ لانہا کانت اعظم برکۃ من ید نفسی وفی روایۃ یحیی بن ایوب بمعوذات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اوس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) پڑھکر پھونکتے پھر جب آپ بیمار ہوئے اوس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دعا اور منتر پڑھکر پھونکنا آہستہ سو درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضوں نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جسمیں کچھ تھوک بھی نکلے اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی یقرأ علی نفسہ بالمعوذات وینفث فلما اشتد وجعہ کنت اقرأ علیہ وامسح عنہ بیدہ رجاء برکتہا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے **عن** ابن شہاب باسناد مالک نحو حدیثہ ولیس فی حدیث احد منہم رجاء برکتہا الا فی حدیث مالک وفی حدیث یونس وزیاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ

نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے **عن** الاسود قال سألت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن الرقیۃ فقالت رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہل بیت من الانصار فی الرقیۃ من کل ذی حمۃ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے
سانپ یا بچو کے لیے **عَنْ** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت رخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاھل بیت من الانصار فی الرقیۃ من الحمۃ **ترجمہ** وہی جواب
گذرا **عَنْ** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم باصبعہ ھکذا ووضع سفیان سبابتہ بالارض ثم رفعھا بسم اللہ
تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی بہ سقیمنا باذن ربنا قال ابن ابی شیبۃ یشفی
سقیمنا وقال زھیر لیشفی سقیمنا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا باذن
ربنا یعنے اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے
شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالےٰ کے حکم سے **عَنْ** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرھا ان تسترقی من العین **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے
عَنْ سمع ھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عَنْ** عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنی ان استرقی
من العین **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عَنْ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فی الرقی قال رخص فی الحمۃ والنملۃ والعین **ترجمہ** انس کی روایت ہے منتر
کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پیٹ میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے
لیے **عَنْ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الرقیۃ من العین والحمۃ والنملۃ وفی حدیث سفیان یوسف بن عبد اللہ
ابن حارث **ترجمہ** رخصت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنگ
(زہر) اور نملہ کے لیے **عَنْ** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجاریۃ فی بیت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای بوجهها سفعة فقال بها نظرة فاسترقوا لها یعنی بوجهها صفرة **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا اون کے گھر میں جس کے منہ پر جہائیاں تھیں آپ نے فرمایا اسکو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لآل حزم فی رقیۃ الحیۃ وقال لاسماء بنت عمیس مالی اری اجسام بنی اخی ضارعۃ تصیبهم الحاجة قالت لا ولکن العین تسرع الیهم قال ارقیهم قالت فعرضت علیہ فقال ارقیهم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی حزم کے لوگون کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہے مین اپنے بھائی کے بچون کو (یعنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکون کو) دبلا پاتا ہون کیا وہ بھوکے رہتے ہین اسماء نے کہا نہین انکو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپنے فرمایا کہ منتر کرین مین نے ایک منتر آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رقیۃ الحیۃ لبنی عمرو قال ابو الزبیر وسمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول لدغت رجلا منا عقرب ونحن جلوس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل یا رسول اللہ ارقی قال من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگون کو اور ایک شخص کو ہم مین سے بچھو نے کاٹا ہم اسوقت بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص بولا یا رسول اللہ ہمین منتر کرون آپنے فرمایا تم مین سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے **عن** ابن جریج بهذا الاسناد مثله غیر انه قال فقال رجل من القوم ارقیه یا رسول اللہ ولم یقل الرقی **ترجمہ** وہی حدیث اور برگذر **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان لی خال یرقی من العقرب فنهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی قال فاتاہ فقال یا رسول اللہ انک نهیت عن الرقی وانا

ارقی من العقرب فقال من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل **ترجمہ** حضرت جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں
سے منع کر دیا وہ آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا
منتر کرتا ہوں آپنے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچا دے **عن**
الاعمش بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی فجاء آل عمرو بن حزم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انہ کانت عندنا
رقیۃ نرقی بھا من العقرب وانک نھیت عن الرقی قال فعرضوھا علیہ فقال ما اری
بأسا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ
عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں **عن**
عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نرقی فی الجاھلیۃ فقلنا
یا رسول اللہ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا بأس بالرقی ما
لم یکن فیہ شرک **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں
منتر کیا کرتے تھے ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اپنے منتروں
کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو **باب**
جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ بالقرآن والاذکار قرآن یا دعا سے منتر کرکے اوسپر
اجرت لینا درست ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ناسا من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا فی سفر فمروا بحی من احیاء العرب
فاستضافوھم فلم یضیفوھم فقالوا لھم ھل فیکم من راق فان سید الحی
لدیغ او مصاب فقال رجل منھم نعم فاتاہ فرقاہ بفاتحۃ الکتاب فبرأ الرجل
فاعطی قطیعا من غنم فابی ان یقبلھا وقال حتی اذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وقال یا رسول اللہ واللہ
ما رقیت الا بفاتحۃ الکتاب فتبسم وقال وما ادراک انھا رقیۃ ثم قال خذوا منھم و

اضْرِبُوْا لِسَهْمِيْ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے سفر مین تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور اُن سے دعوت چاہی اُنہون نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم مین سے کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا صحابہ مین سے ایک شخص بولا مجھکو منتر آتا ہے پھر اوس نے سورۂ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہوگیا اور ایک گلہ دیا بکریون کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لون پھر آپ پاس آیا اور آپسے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ مین نے کچھ منتر نہین کیا سوا سورۂ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریون کا لے لے اور ایک حصہ میرا بھی ساتھ لگا نا **عن** اِبْنِ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَيَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کرکے تھوکتا جاتا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهٗ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهٗ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوْهَا حَتّٰى نَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل مین اوترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے کوئی تم مین سے منتر جانتا ہے ایک شخص ہم مین سے اوٹھ کھڑا ہوا جسکو ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اوس نے منتر کیا سورۂ فاتحہ کا وہ اچھا ہوگیا اون لوگون نے اسکو بکریان دین اور ہم کو دودھ پلایا ہمنے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے وہ بولا مین نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر کیا مین نے کہا ان بکریون کو مت ہلاؤ یہان سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاوین پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریون کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ **ف** نووی

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس مین کوئی کراہت نہین اسیطرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ یہ اون کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث مین گذرا اور وہ بکریان سب منتر پڑھنے والے کا حق نہین لیکن آپ نے تبرعاً اور مروۃً سب ساتھیون کا حصہ اوس مین کر دیا **عَنْ** ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَقَامَ مَعَھَا رَجُلٌ مِنَّا مَا کُنَّا نَابُتُہٗ بِرُقْیَۃٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اُس عورت کے ساتھ ہم مین سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جسکو ہم نہین خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ یَدِہٖ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ دعا کے وقت اپنا ہاتھہ درد کے مقام پر رکھنا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعًا یَجِدُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلَاثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہون نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن مین جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوے آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھہ درد کی جگہہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی کی برائی سے اوس چیز کے جس کو پاتا ہون مین اور جس سے ڈرتا ہون مین **باب** اَلتَّعَوُّذِ مِنْ شَیْطَانِ الْوَسْوَسَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز مین **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلَاتِیْ وَقِرَاءَتِیْ یُلَبِّسُھَا عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَہٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَہُ اللّٰہُ عَنِّیْ **ترجمہ** عثمان بن ابی

عاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہوگیا اور مجھکو قرآن بھلا دیتا ہے آپنے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالی کی پناہ مانگ اوس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالی نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ فَلَانًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** لِکُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِیْ ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِکُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّآءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہونچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہوجاتی ہے **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانیکا حالانکہ اجل نہیں ٹلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے انتہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی تَحْتَجِمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِ شِفَآءً **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا میں نہیں ٹھیروں گا جب تک تم پچنی نہ لگاؤ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے **عن** عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ قَتَادَةَ قَالَ

جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي أَهْلِنَا وَجَلٌ يَشْتَكِي فَرَاجَابَهُ أَوْجَرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي فَالْحَرَّ بِي

فَدَشَقَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ

أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ إِنَّ اللَّذَّابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ

عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ

كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ

فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ **ترجمہ** عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ انصاری

ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنے قرحہ پڑ گیا تھا) جابر نے پوچھا تجھ

کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کہا اے غلام ایک پچھنے لگانے والے کو لیکر آ وہ بولا پچھنے لگانے والے کا کیا کام ہے جابر

نے کہا میں اوس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا قسم خدا کی مکھیاں مجھ پر بیٹھا کرینگی اور کپڑا

لگیگا تو تکلیف ہوگی مجھکو اور سخت گذرے گا مجھ پر جب جابر نے دیکھا کہ اسکو رنج ہوتا ہے پچھنے

لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری

دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو تین ہی دوا میں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ

تیسرے انگارے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا

راوی نے کہا پھر پچھنے لگانیوالا آیا اور پچھنے لگائے اور اسکو اوسکی بیماری جاتی رہی **ف**

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی

ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہیں تو اُنکا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے

مرض ہیں تو اُنکا علاج مسہل سے ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے

جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہے مختصراً **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِإِسْنَادِ نَتْرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ

الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے اونہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنی لگانے کی آپ نے حکم دیا ابو طیبہ کو اُن کے پچھنی لگانے کا راوی نے کہا ابو طیبہ اُم سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے جن سے پردہ ضرور نہیں اور ضرورت کیوقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا ثُمَّ کَوَاہُ عَلَیْہِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اور اس نے ایک رگ کاٹی (یعنے فصد کی) پھر داغ دیا اوس پر **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَمٰی اُبَیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَکْحَلِہٖ قَالَ فَکَوَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُبی بن کعب کو احزاب کے جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اون کے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی اَکْحَلِہٖ قَالَ فَحَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَہُ الثَّانِیَۃَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا انکو تیر کی پھل سے اپنے ہاتھ سے اُنکا ہاتھ سوج گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور پچھنی لگانیوالے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنے ناس لی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَا یُظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَہٗ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور آپ کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنے دیتے تھے تو پچھنی لگانے والے کو بھی دی) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِجَامَۃُ

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جہنم فابردوھا بالماء عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شدۃ الحمی من فیح جہنم فابردوھا بالماء ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جہنم فاطفئوھا بالماء عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جہنم فاطفئوھا بالماء عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جہنم فابردوھا بالماء ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اوسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عن ھشام بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا کانت تؤتی بالمرأۃ الموعوکۃ فتدعو بالماء فتصبہ فی جیبھا وتقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابردوھا بالماء وقال انھا من فیح جہنم ترجمہ اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اوس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اوسکو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے عن ھشام بھذا الاسناد وفی حدیث ابن نمیر صبت الماء بینھا وبین جیبھا ولم یذکر فی حدیث ابی اسامۃ انھا من فیح جہنم قال ابو احمد قال ابراھیم بن سفیان حدثنا الحسن بن بشیر حدثنا ابو اسامۃ بھذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحمی من کد جہنم فابردوھا بالماء ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰی مِنْ فَوْرِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا عَنْکُمْ بِالْمَاءِ وَلٰکِنْ یَذْکُرُ اَبُوْبَکْرٍ عَنْکُمْ وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہین کہ بخار مین ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہین دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ماتھہ پاؤن دھونے سے اور اطبا متفق ہین اس امر پر کہ صفراوی بخار مین ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کہلانا مفید ہے مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور مین تمام ڈاکٹر لکھتے ہین کہ سر پر برف رکھین اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کہلاوین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہین کہ ایسے بخار مین برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جون جون بیمار کے حلق کے نیچے سے اترتے ہین اوسکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت مین ملحدون کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہین **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ فَاَشَارَ اَنْ لَا تَلُدُّوْنِیْ فَقُلْنَا کَرَاھِیَۃُ الْمَرِیْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا یَبْقٰی مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَیْرَ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْھَدْکُمْ ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی آپ کی بیماری مین آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ مین دوا مت ڈالو ہم لوگون نے آپس مین کہا آپ بیماری کیوجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہین (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہین) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے منہ مین دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ وہ یہان موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپ نے اون لوگون کو جنہون نے آپ کا حکم نہ مانا) **عَنْ** اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُکَّاشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّہٗ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ بِابْنٍ لِّیْ قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَیْہِ مِنَ الْعُذْرَۃِ فَقَالَ عَلٰی مَہْ تُدَغْرِنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ
وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ترجمہ اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تہیں انہوں
نے کہا میں اپنے بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا
تھا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اوس جگہ پر چھڑک دیا اور میں ایک بچہ کو آپ
کے پاس لے گئی جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) عذرہ کی بیماری میں (عذرہ حلق
کا درم ہے) آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم کر لو
عود ہندی (کوٹ) کو اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک ذات الجنب کی بیماری کی (پانجر کی)
اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اُسکا منہ میں لگانا فائدہ دیتا ہے

ف عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہندی میں اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے
بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور
سر درد دن کو اُسکا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا جن
لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم
طبیب یہ کہتے ہیں کہ ملغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض
کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے
اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور جھائیں کو دور کر دیتا
ہے اور سوا اوس کے بہت سے فائدے ہیں لنتہے مختصراً **عن** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَائِلِ الَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ
اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ
الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ لِمَ تُعْلِقُ عَلَيْهِ عَنَّتَهُ فَهِيَ تُخَافُ
اَنْ يَّكُوْنَ بِهٖ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهُ تَدْغَرْنَ
اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ
فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا

ذَالِكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا **ترجمہ** اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لیکر جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے اونہوں نے اوسکا حلق دبایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا لکڑی سے یا گھیرنی سے چرخہ کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے ایک اون میں سے ذات الجنب بھی ہے عبید اللہ نے کہا اُم قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اُسی بچے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اُسکو دھویا نہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں کسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے - نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوْنِيْزُ **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ **ترجمہ** دونوں روایتوں کا وہی اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَ

خَلَصَتْهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا
ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ
لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے جب اون کے گھر مین کوئی مرجاتا تو عورتین جمع ہوتین پھر چلی جاتین صرف اون کے گھر والے
اور خاص لوگ رہ جاتے اوسوقت وہ حکم کرتین ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسی یا آٹے
کا کبھی اوسمین شہد بھی ملاتے ہین) پھر وہ پکتا اوس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور
تلبینہ کو اوسپر ڈالدیتین پھر وہ کہتین عورتون سے کہا ؤ اوسکو کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اُس کے پینے سے کچھ رنج
گھٹ جاتا ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْقِہٖ عَسَلًا فَسَقَاہُ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ سَقَیْتُہٗ فَلَمْ یَزِدْہُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا
فَقَالَ لَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُہٗ فَلَمْ
یَزِدْہُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ
اَخِیْکَ فَسَقَاہُ فَبَرَاَ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہین آپنے فرمایا اُسکو شہد پلاؤ
اوس نے پلادیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پھر یہی فرمایا
کہ شہد پلاؤ سے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا مین نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے آپنے
فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اوس نے شہد پلایا وہ اچھا ہوگیا
ف شہد مین بالخاصیت شفا ہے خود قرآن مجید مین اوسکو شفاء للناس کہا ہے اور شہد
اگرچہ سہل ہے مگر جب سہال مادی ہو تو اُسکا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے
اسیواسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف
ہوگئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اسپر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور
بے شعور ہے اور ہمنے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اسلیے نہین کہ حدیث کی تصدیق

ہو بلکہ اسکے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹ کہین تو ہم طبیبون کو جھوٹا اور کافر کہین گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعوی ثابت کرین تو ہم حدیث کی تاویل کرین گے اور اُسکا مطلب صحیح بیان کرین گے (نووی مہر زیادہ) **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُہٗ فَقَالَ لَہٗ اسْقِہٖ عَسَلًا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب**

الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَۃِ وَالْکِہَانَۃِ طاعون اور بد فالی اور کہانت کا بیان **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَسْاَلُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْہُ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارًا مِنْہُ **ترجمہ**

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے اون کے باپنے اُسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب مین اُسامہ نے کہا آپنے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک مین طاعون ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی مین طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اوس کے ڈر سے ✣

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا اونگلیون یا اور کہین بدن مین نمودار ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے خلیل نے کہا وبا بھی طاعون کو کہتے ہین اور وبا ہر ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک مین بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکون مین نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہے اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ مبارک مین شام مین نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور اسکا بیان مقدمہ کتاب مین گذرا اب طاعون اگلی امتون پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانون کے لیے رحمت اور شہادت ہے صحیحین مین ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک

حدیث مین ہے جو کہ طاعون مین صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسا کرکے اوس کو شہید کا ثواب ہی اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے حضرت عایشہ نے کہا وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے بھاگے اور بعض لوگون نے طاعون سے بھاگنا اور جہان طاعون ہو وہان جانا دونون درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابو موسی اشعری اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہی کہ وہ طاعون سے بھاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سے بھاگو پہاڑون کی گھاٹیون اور چوٹیون پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہی اور رحمت ہی اور اُن لوگون نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھین کہ آنے والا آنے کیوجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والا بھاگنے کیوجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین نہ بھاگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والے کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین بھاگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون کے ملک مین جانا اور وہان سے بھاگنا دونو منع ہین اور حدیث مین یہ امر صراحت موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی) **منزجم** کہتا ہے طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون مین منحصر نہین ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہین کہ انسان اون سے بچ نہین سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت مین داخل ہی کیونکہ حکمانے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق مائت پھر جو چیز ہماری ماہیت مین داخل ہی اُس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ مِنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا کہدو ای محمد موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فایدہ نہ دیگا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جیین گے پھر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا مین رہین پھر بھی دنیا سیری نہ ہوگی اور موت اسیطرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضرور ہے اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عن** اُسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ اِبْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةُ نَحْوُهٗ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے بندوں کو آزمایا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو **عن** اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوْا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا **ترجمہ** عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کو اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا **عن** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جاوے اور جب اوسی کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں **عن** الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **عن**

حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِعَطَاءِ بْنِ
يَسَارٍ وَغَيْرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا
تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَنْ مَنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا جَاءَ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدَتْ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَعَذَابٌ أُوبَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ
فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا
قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ
نَعَمْ **ترجمہ** حبیب سے روایت ہے کہ ہم مدینہ مین تھے مجکو خبر پہونچی کہ کوفہ مین طاعون نمودار ہوا ہے
تو عطا بن یسار اور اور لوگون نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی ملک
مین ہو اور وہان طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہان سے اور جب تجکو خبر پہونچے کسی ملک مین
طاعون نمودار ہونے کی تو وہان مت جا مین نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی اونہون نے کہا
عامر بن سعد سے مین اون کے پاس گیا لوگون نے کہا وہ نہین ہین مین اون کے بھائی ابراہیم بن
سعد سے ملا اون سے پوچھا اونہون نے کہا مین موجود تھا جب اُسامہ نے سعد سے حدیث بیان
کی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ
ہے عذاب کا جو اگلے لوگون کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک مین شروع ہو اور تم وہان
موجود ہو تو وہان سے مت بھاگو اور جب تمکو خبر پہونچے کہ کسی ملک مین یہ بیماری شروع ہوئی ہے
تو وہان مت جاؤ حبیب نے کہا مین نے ابراہیم سے پوچھا تم نے سنا اُسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے
سعد سے اور اُنہون نے انکار نہین کیا ابراہیم نے کہا ہان مین نے سنا **عَنْ** شُعْبَةَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ **عَنْ**
سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالُوا
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ فَنَادٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاصْبَحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدٰهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ +

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام

کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اون سے ملاقات
کی اجناد کے لوگون نے (اجناد مراد شام کے پانچ شہر ہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور
قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور اون کے ساتھیون نے اور اون سے بیان کیا کہ شام کے
ملک مین وبا نمود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اونہین
وہ لوگ ہین جنہون نے دونو قبلہ کیطرف نماز پڑہی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انکو
بلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون سے مشورہ لیا اور اُن سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا
پھیلی ہے اونہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہین اور ہم مناسب
نہین سمجھتے کہ آپ لوٹ جاوین اور بعضون نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین جو اگلون مین باقی رہ
گئے ہین اور اصحاب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہین سمجھتے اونکو وبائی ملک
مین لے جانا حضرت عمر نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا انصار کے لوگون کو بلاؤ مین نے انکو بلایا
انہون نے مشورہ لیا اون سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور اونہی کیطرح اختلاف کیا حضرت
عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑہون کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ
ہی) مسلمان ہوئے مین نے انکو بلایا اون مین سے دو نے بھی اختلاف نہین کیا اور سب نے یہی کہا
ہم مناسب سمجھتے ہین کہ آپ لوگون کو لیکر لوٹ جایے اور وبا کے سامنے انکو نہ کیجیے آخر حضرت عمر
نے منادی کروادی لوگون مین مین صبح کو اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ لوٹون گا) یہ سنکر صبح
لوگ بھی سوار ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو حضرت عمر نے کہا
کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو مین اوسکو سزا دیتا) اور حضرت عمر بُرا جانتے
تھے اُنکا خلاف کرنے کو ہان ہم بھاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کیطرف کیا اگر تمہارے
پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جس کے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب
ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب کنارے مین
چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب مین چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا
(مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اُس چرواہے پر کوئی الزام نہین ہے بلکہ اُسکا فعل قابل تعریف
کے ہے کہ جانورون کو آرام دیا ایسا ہی مین بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہون تو جو ملک

اچھا معلوم ہوتا ہے اور ہر لے جاتا ہون اور یہ کام تقدیر الٰہی کے خلاف نہین ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور حسب احتیاط رکھنا توکل اور تسلیم کے خلاف نہین ہے مگر جب بلا آجاوے اُسوقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ مین نے فلان کام کیا یا نہین کیا اوسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی **ف** اتنے مین عبدالرحمن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے اونہون نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک مین وبا ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہارے ملک مین وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہین یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اللہ کا شکر کیا (اُنکی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے

عن مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهٗ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخِصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوعبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ مین چراوے اور اچھا کنارہ چھوڑ دیوے تو تو اوسپر الزام دیگا ابوعبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو پھر چلو پھرو چلے یہانتک کہ مدینہ پہونچے حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے

روایت ہے حضرت عمر شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر آئی شام مین وبا پھیلنے کی
عبدالرحمن بن عوف نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو
کسی ملک مین وبا پھیلی ہے تو وہان مت جاؤ اور جب کسی ملک مین وبا پھیلے اور تم وہین ہو تو
مت نکلو وبا سے بھاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ
سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لوگون کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوف
کی حدیث سنکر **باب** لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ
وَلَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول
یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ
فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ کَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیَجِیْءُ الْبَعِیْرُ
الْاَجْرَبُ فَیَدْخُلُ فِیْهَا فَیُجْرِبُهَا کُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز
نہین اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہین تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹون کا کیا حال ہے
ریت مین ایسے صاف ہوتے ہین جیسے ہرن پھر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور اُن مین جاتا
ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت مین یہ ہے کہ بیمار اونٹون کو تندرست کے پاس نہ لیجاویں
ان دونون حدیثون مین جمع یون کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث مین نفی کیا ہے اُس سے
مراد نفی ہے اوس اعتقاد کی جو جاہلیت والون کا تہا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل
الٰہی کے اور جس مین بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اوس مین احتیاط اور پرہیز
کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل مین اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہوتا ہے اوسکو نہ کرنا چاہیے
اور بعضون نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر
سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تہے یعنے نسی یہ غلط ہے یا
صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجھتے تہے اور دونون اعتقاد غلط ہین یا صفر کو نحوس جانتے ہونگے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہین اور صفر مین کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اور سکو عرب کے لوگ منحوس جانتے ہے یا یون سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بنجاتی ہے انتہے مختصراً معہ زیادۃ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ بْنُ اُخْتِ نَمِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَیُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُهُمَا کِلَیْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَمَمْتُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِکَ عَنْ قَوْلِهٖ لَاعَدْوٰی وَاَقَامَ عَلٰی اَنْ لَایُوْرِدَ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ هُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثًا اٰخَرَ قَدْ سَکَتَّ عَنْهُ کُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی فَاَبٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْ یَعْرِفَ ذٰلِکَ وَقَالَ لَایُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ فَمَارَاٰی الْحَارِثُ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَوَطِنَ بِالْحَبَشِیَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ قُلْتُ اَبَیْتَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَلَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَوْ نَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَیْنِ الْاٰخَرَ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی اور ابوسلمہ یہ حدیث بہی بیان کرتے تہے کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ لایا جاوی بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس **ف** لفظی ترجمہ یہ ہو نہ لاوی بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ
کو تندرست اونٹ والے پر یعنے تندرست اونٹون کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکہا گیا **ف**
ابوسلمہ کہا ابوہریرہ اندونو حدیثون کو رسول اسہ صلعم سے روایت کرتے تہے پہر بعد اوس کے اونہون نے یہ حدیث
کہ بیماری نہین لگتی اسکو چہوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ درست
اونٹ پر تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابوہریرہ کے چچازاد بہائی تہے اون سے کہا اے ابوہریرہ ہم سنا
کرتے تہے تم اسحدیث کے ساتہہ دوسری یہ حدیث بہی بیان کرتے تہے اب تم اوسکو نہین بیان کرتے تو
یہ حدیث ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی ابوہریرہ نے انکار کیا اور کہا میں
اسحدیث کو نہین پہچانتا البتہ اتنے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر
حارث نے اونسے جہگڑا کیا اس مین ابوہریرہ غصے ہوئے اونہون نے حبش کی زبان مین کچہ کہا پہر حارث سے
پوچہا تم سمجہے مین نے کیا کہا حارث نے کہا نہین ابوہریرہ نے کہا مین نے یہی کہا کہ مین انکار کرتا ہون اس
حدیث کے بیان کرنیکا ابوسلمہ نے کہا تیری عمر کی قسم ابوہریرہ ہم سے اسحدیث کو بیان کیا کرتے تہے کہ رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین پہر معلوم نہین ابوہریرہ اسحدیث کو بہول گئے یا ایک
حدیث سی دوسری حدیث کو اونہون نے منسوخ سمجہا **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث
کو بہول جاوی تو اوس کی صحت مین خلل نہین ہوتا بلکہ اوسپر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابوہریرہ کے
سائب بن یزید اور جابر بن عبداسہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی
چیز نہین پہر اوس کے ثبوت مین کیا شک ہے انتہی **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سمع ابا ہریرۃ
یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ویحدث مع ذلک لا یورد الممرض علی المصح بمثل
حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزہری بہذا الحدیث نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال لا عدوی ولا ہامۃ ولا نوء ولا صفر **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اسہ صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ الو نہ نوء نہ صفر **ف** نوء کہتے ہین ستاری کے طلوع
اور غروب کو عرب گمان کرتے تہے کہ مینہ اسی سے برستا ہے صیبی ہند کے لوگ پنجنتر سے بارش سمجہتے ہین اور بعضون
نے کہا نوء سی چاند کی منزل مراد ہے غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اسہ کی مرضی اور حکم

سے ہوتا رون کو اسمین دخل نہین اور اسکا بیان کتاب الصلوٰۃ مین گذر چکا **عن** جابرٍ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوٰی ولا طیرۃ ولا غول **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ فالون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **ف** جسکو عوام کہتے ہین کہ جنگل مین
شیطان ہوتے ہین انکو غول کہتے ہین رات کو چراغون کیطرح چمکتے ہین مسافر کو راہ بتلا دیتے ہین مار ڈالتے ہین یہ
سب غلط ہے غول وول کچھ نہین فراوہم ہی وہم ہے اور جنگل مین جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین
کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور بڑون مین بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیے قبرستان مین اس قسم کی
روشنی اکثر رات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضون نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہین ہے بلکہ غرض ابطال ہے
اوس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورتین بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی
کو بہکا نہین سکتا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب غولون کا زور ہوتا اذان دو اور ابو ایوب کی روایت مین ہے کہ میری
کھجور کو غول آکر کھا لیتا اسسے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ) **عن** جابرٍ
قال قال رسول اللہ صلعم لا عدوٰی ولا غول ولا صفر **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عن** ابی الزبیر انہ سمع
جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلعم یقول لا عدوٰی ولا صفر ولا غول وسمعت ابا الزبیر یذکر
ان جابرا فسر لہم قولہ ولا صفر فقال ابو الزبیر الصفر البطن فقیل لجابرٍ کیف قال کان یقال دوابّ
البطن قال ولم یفسر الغول قال ابو الزبیر ہذا الغول التی تغول **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے انہون نے
سنا جابر رضی سے وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہین صفر کچھ نہین غول
کچھ نہین ابن جریج نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابو الزبیر نے کہا صفر پیٹ کو
کہتے ہین جابر سے کہا گیا کیونکر انہون نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہین اور غول کی تفسیر بیان نہین کی
ابو الزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو) **باب** الطیرۃ والفال وما یکون فیہ الشوم مد فال
اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرہا الفال قیل یا رسول اللہ وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ
یسمعہا احدکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہین
(یعنی فالون لینا) اور بہتر فال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپنے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

مین سے سُنی **عن** الزُّہْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ عُقَیْلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ وَفِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا قَالَ مَعْمَرٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ الْکَلِمَۃُ الْحَسَنَۃُ الْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہین اور مجھ پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ قِیْلَ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین فال بد کچھ نہین البتہ نیک فال مجھ پسند ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاھَامَۃَ وَلَاطِیَرَۃَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہین **ف** شگون بدفالی طیرہ بدی بالتون میں بولتے ہین اور اچھی بات مین فال کہتے ہین ایک حدیث مین ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اوسکی تاثیر پقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہان سالم کی آواز آوے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہوجاویگا یا کوئی کام ہو اور واجد کا لفظ سنے یا لڑائی پر جاتا ہو اور فتح خان کوئی شخص ملے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیز مین ہوتی ہے گھر مین اور عورت مین اور گھوڑے مین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَۃٍ اَلْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہین البتہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ لَایَذْکُرُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوٰی وَالطِّیَرَۃَ غَیْرَ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنْ یَّکُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَیْءٌ حَقٌّ فَفِی الْفَرَسِ

وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوگا عن شعبۃ بہذا الاسناد
مثلہ ولم یقل حق ترجمہ وہی جواوپر گذرا عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ان کان الشوم فی شیء ففی الفرس والمسکن والمرأۃ ترجمہ وہی
جواوپر گذرا عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان ففی
المرأۃ والفرس والمسکن یعنی الشوم ترجمہ سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے عن
جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان کان فی شیء ففی الربع والخادم والفرس ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو مین
اور غلام اور گھوڑے مین ہوگی ف نووی نے کہا علمانے اختلاف کیا ہے اس حدیث مین
امام مالک اور ایک طایفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالےٰ سبب کر دیتا ہے ہلاک کا
اسیطرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان تین چیزون مین ہو جاتی
ہے جیسی دوسری روایت مین ہے کہ اگر نحوست کسی شیء مین ہو تو ان مین ہوگی اور خطابی اور بہت
علمانے کہا کہ یہ بطور استثنا کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اوس مین رہنا پسند
نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانی یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اسکو نکال ڈالے اور طلاق دے
اور بعضون نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہون اور عورت کی نحوست یہ ہے
کہ بانجھ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اوس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق
نالایق ہو انتہی مختصرا باب تحریم الکہانۃ واتیان الکہان کہانت کی حرمت اور کاہنون کے
پاس جانیکی حرمت عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ امورا کنا نصنعہا فی
الجاہلیۃ کنا نأتی الکہان قال فلا تأتوا الکہان قال قلت کنا نتطیر قال ذلک شیء یجدہ احدکم
فی نفسہ فلا یصدنکم ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی کام ہم جاہلیت
کے زمانے مین کیا کرتے تھے ہم کاہنون کے پاس جایا کرتے آپنے فرمایا اب کاہنون کے پاس مت جاؤ مین نے کہا
ہم بدشگون لیا کرتے تھے آپنے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل مین گذرتا ہے لیکن اسخیال کو جو سچ تم کو کسی
کام اپنا نہ چھوڑ دے ف قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن شیطان

سے محبت ہوتی اور وہ اسکو آیندہ بابین آسمان کی خبرین اوڑ اکر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہوگئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبرین جو دور دراز ہوتی
ہین اور پوشیدہ ہوتی ہین بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہین لیکن معتزلہ اور
بعض اہل کلام نے ان دونون قسمون کی نفی کی ہے اور اسکو محال قرار دیا ہے قسمے نجوم کے زور
سے آیندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند مین بھی بتلاتے ہین اور یہ قوت اللہ تعالے
بعض لوگون مین پیدا کرتا ہے لیکن اکثر اونکی خبرین جھوٹ ہوتی ہین اسی قسم مین ایک عرافت بھی
ہے جو عرافت جانتا ہے اوسکو عراف کہتے ہین عراف اسباب اور علامات سے آیندہ واقعہ کو پہچان
لیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے ان سب قسمون کو کہانت کہتے ہین اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا
اور سب کے پاس جانے سے اور انکی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی) **عن** الزھری
بھذا الاسناد مثل معنی حدیث یونس غیر ان مالکا فی حدیثہ ذکر الطیرۃ ولیس
فیہ ذکر الکھان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث الزھری عن ابی سلمۃ عن معاویۃ وزاد فی حدیث
یحیی بن ابی کثیر قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن
وافق خطہ فذاک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا بعضے لوگ لکیرین
کھینچتے ہین آپنے فرمایا ایک پیغمبر یہی لکیرین کرتے تھے پھر اگر کوئی اوسیطرح لکیرین کرے تو خیر
ف اسکی بات ایک آدھ سچ ہوجاویگی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اوس پیغمبر کیطرح لکیرین کرنا کسیکو معلوم نہین
اسوجہ سے آیندہ کی بات بھی دریافت نہین ہوسکتی بعضون نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام
تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہین ریت کو وہ ریت مین لکیرین کھینچتے ۔ مترجم نے رمال
کا امتحان لیا ہے اور انکی باتین سب غلط پائین اوسکی وجہ بھی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تھا وہ
باقی نہ رہا ۔ افسوس ہے کہ اس زمانے مین مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلون پر اعتقاد
رکھتے ہین اور قرآن اور حدیث پر التفات نہین کرتے حقتعالی کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع
ہے اندونو کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ حاجت نہین ہے **عن** عائشۃ قالت
قلت یا رسول اللہ ان الکھان کانوا یحدثوننا بالشیء فنجدہ حقا قال تلک الکلمۃ الحق

يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ يَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی باتیں ہمسے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتے ہیں آپ نے فرمایا
یہ سچ بات جن اسکو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈالدیتا ہے اور سو جھوٹ اوسمیں بڑھا دیتا ہے
عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ
قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے بعض لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنون کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ لغو ہین کچھ اعتبار کے لائق
نہین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات اُنکی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن
اوڑ لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہے جیسے مرغ مرغ کو بلاتا ہے دانے کے لیے اور دوسرا
مرغ اُسکی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسیطرح جن بھی اُسکی بات اُسکا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہین سمجھتے پھر وہ اسمین
اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سچ بھی زیادہ ملاتے ہین (اور لوگون سے کہتے ہین) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ
جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا
قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ
أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ
هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا
بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْذِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ ترجمہ عبداللہ بن عباس

سے روایت ہی مجھسے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے ساتھ
بیٹھے تہے اتنے مین ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپنے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے مین کیا کہتے تہے
جب ایسا واقعہ ہوتا اونہون نے کہا اسہ اور رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے مین
یون کہتے آجکی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہی یا مرا ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا نا کسی
کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہین ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچہ حکمدیتا ہے تو عرش کے
اٹہانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہین پہر اون کے آواز سنکر اون کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح
کہتے ہین یہانتک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والون تک پہونچتی ہے پہر جو لوگ عرش اوٹہانے والے
فرشتون سے قریب ہین وہ اون سے پوچہتے ہین کیا حکمدیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہین اسیطرح
آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہین یہانتک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والون تک آتی
ہے اون سے وہ خبر جن اوڑا لیتے ہین اور اپنے دوستون کو آکر سناتے ہین فرشتے جب اون جنون کو دیکہتے
ہین تو ان تارون سے مارتے ہین (توبہ تاروں کے کوڑے ہین) پہر جو خبر جن لاتے ہین اگر
اکثر ہی کہین تو سچ ہے لیکن وہ جہوٹ ملاتے ہین اوس مین اور زیادہ کرتے ہین **عن** عبد اللہ
بن عباس قال اخبرنی رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار فی
حدیث الاوذاعی ولکن یقرفون فیہ ویزیدون فی حدیث یونس ولکنہم یرقون ما
یزیدون وزاد فی حدیث یونس وقال اللہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال
ربکم قالوا الحق وفی حدیث معقل کما قال الاوذاعی ولکنہم یقرفون فیہ ویزیدون
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** صفیۃ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن النبی صلعم قال من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم یقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ **ترجمہ**
صفیہ نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تہین آپنے فرمایا جو شخص عراف
کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گذری) اوس سے کوئی بات پوچہے تو اوسکی چالیس دن کی نماز قبول
نہ ہوگی **ف** معاذ اسہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچہنا کتنا بڑا
گناہ ہے پہر اوسکی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت مین ہی کہ وہ کافر ہو جاوے گا
ہمارے زمانے مین بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہین جو شرع کی پکی پکی باتون کا انکار کرتے ہین لیکن

نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں خدا کی پھٹکار انکی عقل پر **باب** اجتناب المجذوم ونحوہ جذامی سے پرہیز کرنیکا بیان
عن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلعم انا قد بایعناک فارجع
ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلعم نے
اس سے کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھسے بیعت کر چکے **ف** اور جابر رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ
کھایا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسا ہے اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور انکے نزدیک جذامی سے پرہیز
کرنیکی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر اور بعض
علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا اسیطرح جذامی روکا جاویگا مسجد میں آنیسے اور
لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاویگا (نووی مختصرا) **کتاب** قتل الحیات وغیرھا
سانپوں کے مارنیکا بیان **عن** عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلعم بقتل ذی الطفیتین فانہ یلتمس البصر
ویصیب الحبل **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دھاری سانپ کو مارڈالنے کا کیونکہ
وہ آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے **عن** ھشام یعلان الاسناد وقال الابتر ذو الطفیتین
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلعم قال اقتلوا الحیات
وذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر قال فکان ابن عمر یقتل کل حیۃ وجدھا فابصرہ
ابولبابۃ بن عبد المنذر او زید بن الخطاب وھو یطارد حیۃ فقال انہ قد نھی عن ذوات البیوت **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور
دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں راوی کہتے ہیں ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے
اسکو مارڈالتے ایک بار ابولبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے انکو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع
کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب
یقول اقتلوا الحیات والکلابی واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویستسقطان الحبل
قال الزھری وتری ذلک من سمھما واللہ اعلم قال سالم قال عبد اللہ بن عمر فلیتنی لا اترک حیۃ
اراھا الا قتلتھا فبینا انا اطارد حیۃ یوما من ذوات البیوت مر بی زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ
وابولبابۃ وانا اطاردھا فقال مھلا یا عبد اللہ فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتلھن قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نھی عن ذوات البیوت

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتون کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونون بینائی کھو دیتے ہین اور پیٹ والیون کا پیٹ گرا دیتے ہین۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر مین یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا مین تو جو سانپ دیکھتا اوسکو فورًا مار ڈالتا ایک بار مین گھر کے سانپون مین سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گذرے اور مین اوسکا پیچھا کر رہا تھا انہون نے کہا ٹھہر اے عبداللہ مین نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا حکم دیا ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

عن الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةَ جُلُوْسًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کہولنے کے لیے اون کے گھر مین تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاوین اتنے مین لڑکون نے سانپ کی ایک کینچلی پائی عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈھو اور مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپون کے مارنے سے جو گھر مین ہون **عن** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر سب سانپون کو مار ڈالتے یہانتک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے اوسدن سے عبداللہ

بن عمر نے موقوف کردیا عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ

ترجمہ نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپون کے مارنے سے عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُیُوْتِ ترجمہ ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان سانپون کے مارنے سے جو گھرون مین رہتے ہین عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَبَیْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ جَالِسٌ مَعَهٗ یَفْتَحُ خُوْخَةً لَهٗ اِذَا هُمْ بِحَیَّةٍ مِّنْ عَوَامِرِ الْبُیُوْتِ فَاَرَادُوْا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّهٗ قَدْ نُهِیَ عَنْهُنَّ یُرِیْدُ عَوَامِرَ الْبُیُوْتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ وَقِیْلَ هُمَا اللَّذَانِ یَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَیَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاءِ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری کا گھر قبا مین تھا وہ مدینہ چلے آئے ایک بار عبداللہ بن عمر ان کے ساتھ بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے ایک ہی ایکا ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانپون مین سے لوگون نے اسکو مارنا چاہا ابولبابہ نے کہا ان کے مارنے سے ممانعت ہے یعنے گھر کے سانپون کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیرون والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونون قسم کے سانپ بنیائی کھو دیتے ہین اور عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهٗ فَرَاٰی وَبِیْصَ جَانٍّ فَقَالَ اتْبَعُوْا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی الْبُیُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ ذَا الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ یَخْطَفَانِ الْبَصَرَ وَیَتَتَبَّعَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہان سانپ کی کینچلی دیکھی تو لوگون سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسکو مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مین نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو گھرون مین رہتے ہین مگر
دم بریدہ اور جسپر دو لکیرین ہوتی ہین کیونکہ یہ دو نو بینائی اوچک لیتے ہین (جب نظر ملاتے ہین) اور عورتون
کا پیٹ گرا دیتے ہین (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اوسکی نظر مین یہ تاثیر ہے) **عن**
نافع ان ابا لبابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر بابن عمر رضی اللہ عنہ وھو
عند الاطم الذی عند دار عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرصد حیۃ یقتلھا
حدیث اللیث بن سعد **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابولبابہ عبداللہ بن عمر کے پاس گذرے
وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہان کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپون کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرائے
ہوئے جیسا آگے آویگا مارنا درست نہین اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل مین ہو یا گھرون
مین سانپ کا مارڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہین اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہے کہ جنون
کا ایک مسلمان گروہ وہان سانپون کی شکل پر رہتا تھا اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھرون
کے سانپون کو ہر شہر مین بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہہ مارڈالنا چاہیے
بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد مین بھی مارڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھر کے
سانپون مین بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مارڈالنا چاہیے اور ڈرانے
کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یون کہے مین تجھکو قسم دیتا ہون اوس عہد کی جو حضرت سلیمان
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا تھا کہ ہمکو ایذا مت دینا اور آیندہ مت نکلنا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اسکو
مارڈالے **عن** عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی غار فنزلت علیہ والمرسلات عرفا فنحن نتلقاھا من فیہ رطبۃ
اذ خرجت علینا حیۃ فقال اقتلوھا فابتدرناھا لنقتلھا فسبقتنا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقاھا اللہ شرکم کما وقاکم شرھا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار مین اوسوقت آپ پر سورۂ
والمرسلات عرفا اتری تھی ہم آپ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے
اتنے مین ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مارڈالو اوسکو ہم لپکے اوس کے مارنے کو وہ

نکلکر چلدیا آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے اسکو بچایا تمہارے واسطے ہے جیسا تمکو بچایا اوس کے شر سے **عَنِ**
الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَیَّةٍ بِمِنًی **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ
کے مارنے کا منا میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَاَبِیْ مُعَاوِیَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** اَبِی السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ بَیْتِهٖ قَالَ فَوَجَدْتُهٗ یُصَلِّیْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰی یَقْضِیَ صَلَاتَهٗ
فَسَمِعْتُ تَحْرِیْكًا فِیْ عَرَاجِیْنَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَیَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا
فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰی بَیْتٍ فِی الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِیْهِ فَتًی مِّنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَیْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ قُرَیْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ
سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعُنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ
فَقَالَتْ لَهٗ اكْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ
فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُنْطَوِیَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا
بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا نَدْرِیْ اَیُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ
مَوْتًا الْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ
وَقُلْنَا لَهٗ اُدْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا
قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ
فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابوالسائب سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابوسعید
خدری رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس ابوالسائب نے کہا میں نے انکو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا

منتظر تہا نماز پڑہ چکنے کا اتنے مین کچہ حرکت کی آواز آئی اون لکڑیون مین جو گہر کے کونے مین رکہین تہین
مین نے اودہر دیکہا تو ایک سانپ تہا مین دوڑا اوس کے مارنے کو ابوسعید نے اشارہ کیا بیٹہ جا مین
بیٹہ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹہری مجہے بتائی اور پوچہا یہ کوٹہری دیکہتے ہو مین نے
کہا ہان انہون نے کہا اسمین ایک جوان رہتا تہا ہم لوگون مین سے جس کی نئی شادی ہوئی تہی ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے خندق کیطرف وہ جوان دوپہرون کو آپ سے اجازت مانگتا
اور گہر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجہے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہون نے دغابازی کی تہی اور معرکہ دیکہکر مشرکون کیطرف ہوگئے تہے) اوس شخص نے اپنے
ہتیار لیے جب اپنے گہر پر پہونچا تو اوس نے اپنی جورو کو دیکہا دونون پٹون کے بیچمین دروازے
پر کہڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اُٹہایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبہال
اور اندر جاکر دیکہہ تو معلوم ہوگا مین کیون نکلی ہون وہ جوان اندر گیا دیکہا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوئے بچہونے پر بیٹہا ہے جوان نے اوسپر نیزہ اُٹہایا اور اُسی نیزہ مین کونچ لیا پہر نکالا
اور نیزہ گہر مین گاڑا وہ سانپ اوسپر لوٹا بعد اوس کے ہم نہین جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے
مرا پہر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یارسول
اللہ اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالی اوس جوان کو پہر جلا دیوے آپنے فرمایا دعا کرو اپنے ساتہی کے
لیے بخشش کی پہر فرمایا مدینہ مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہوگئے ہین پہر اگر تم سانپون کو دیکہو تو
تین دن تک اُنکو خبردار کرو (اوسیطرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بہی نکلین اُنکو مار ڈالو
وہ شیطان ہین (یعنے کافر جن ہین یا شریر سانپ ہین) عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ
عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا اَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا حَتَّ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَيَّةٌ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِ
ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ تخت کہنے مین نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گھروں میں عمر والے سانپ کہے ہیں جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اُن کو تنگ کر دینے یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تمکو تکلیف پہونچے گی اگر وہ پھر نہ نکلی تو خیر نہیں تو اُسکو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا مِّنْ ھٰذِہِ الْعَوَامِرِ فَلْیُؤْذِنْہُ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَہٗ بَعْدُ فَلْیَقْتُلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اوسکو تین بار جتا دیوے اگر وہ اسپر بھی نکلے تو اُسکو مار ڈالے وہ شیطان ہے **باب** استحباب قتل الوزغ گرگٹ کا مارنا مستحب ہے **عن** اُمِّ شَرِیْکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَھَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ **ترجمہ** اُم شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا **عن** اُمِّ شَرِیْکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا اَسْتَاْمَرَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَتْلِ الْوَزَغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِھَا وَاُمُّ شَرِیْکٍ اِحْدٰی نِسَاءِ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ اِتَّفَقَ لَفْظُ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ خَلَفٍ وَّعَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَحَدِیْثُ بْنِ وَھْبٍ یَئُوْبُ مِنْہُ **ترجمہ** اُم شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ نے حکم دیا اُن کو مارنیکا۔ یہ اُم شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی **عن** سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاہُ فُوَیْسِقًا **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اُسکا نام فویسق رکھا یعنے چھوٹا فاسق **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَیْسِقُ زَادَ حَرْمَلَۃُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْہُ اَمَرَ بِقَتْلِہٖ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق کہا۔ حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سُنا کہ آپ نے حکم دیا اوسکو مار ڈالنے کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ

وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولٰى فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار مین مارے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا أَحْمَدَ بْنَ أَحَدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو سو نیکیان لکھی جاوین گی اور دوسری بار مین اُس سے کم اور تیسری بار مین اُس سے کم **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی مار مین جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اوسکے لیے ستر نیکیان لکھی جاوین گی **ف** نووی نے کہا گرگٹ جسکو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہین اوس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت مین جس سو نیکیون کا ذکر ہے دوسری مین ستر کا تو ان مین تعارض نہین ہے کس لیے کہ غرض حصر نہین ہے یا یون ہو کہ پہلے ستر نیکیون کا حکم ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یون کہو کہ بعضون کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضون کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت مین ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اسواسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہوا **باب** النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ چیونٹی کے مارنے کی ممانعت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے اونپر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے مین تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالی کی پاکی بولتی تہی **ف** پھر اگر اللہ تعالی کسی امت کے شرک اور کفر کیوجہ سے اُنکو تباہ کرے اور اون کی ذیل مین دو چار اچھے بھی تباہ ہو جاوین تو کیا بعید ہے **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے مذہب مین چیونٹی کا قتل جائز نہین ہے اوس مین ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل نبی من الانبیاء تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر بجھازہ فاخرج من تحتھا ثم امر بھا فاحرقت فاوحی اللہ الیہ فھلا نملۃ واحدۃ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے ایک درخت کے تلے اترے اُنکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا جتھہ نکالا گیا پھر اونہون نے حکم دیا وہ جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے اُنکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تہا) تو نے سزا دی ہوتی (اور دوسرون کا کیا قصور تہا) **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل نبی من الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر بجھازہ فاخرج من تحتھا او امر بھا فاحرقت فاوحی اللہ الیہ فھلا نملۃ واحدۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تحریم قتل الھرۃ بلی کے مارنے کی ممانعت **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ھرۃ سجنتھا حتی ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا وسقتھا اذ حبستھا ولا ھی ارسلتھا فاکلت من خشاش الارض
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہانتک کہ وہ مر گئی پھر اسی بلی

کی وجہ سی وہ جہنم مین گئی لقاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اوسکی اور بڑہ گئی نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح ہی کہ وہ مسلمان تہی لیکن اس گناہ کی وجہ سی جہنم مین گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہین ہے بلکہ اوس کے اصرار سی کبیرہ ہوگیا اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گی) اوس نے بلی کو نہ کہانا دیا نہ پانی جب اوسکو قید مین رکہا نہ اُسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** دونون سند حدیثون کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سی جسکو اُسنے کہانا نہ دیا نہ پانی نہ اُسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فِیْ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ **ترجمہ** وہی جو گذرچکا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَائِمِ وَاِطْعَامِهَا جانورونکو پلانے اور کہلانے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ مین جارہا تہا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنوان ملا وہ اوس مین اُترا اور پانی پیا پہر نکلا تو ایک کتے کو دیکہا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کہارہا ہے وہ شخص

بولا اس کتے کا بھی حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنوے مین اترا اور اپنے موزے مین پانی بھرا اور موزے کو منہ مین لیکر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اُس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو ان جانورون کو پلانے اور کھلانے مین بھی ثواب ہے آپنے فرمایا ہر تازہ جگر والے مین ثواب ہے یعنے ہر حیوان کو جو موذی نہو **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ امْرَاَۃً بَغِیًّا رَاَتْ کَلْبًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ یَطِیْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَہٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَہٗ بِمُوْقِھَا فَغُفِرَ لَھَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حرامکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنون مین جو کنوے کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکالدی تھی اُس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اُس کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اُسکو بخشدیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا کَلْبٌ یُطِیْفُ بِرَکِیَّۃٍ قَدْ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْہُ بَغِیٌّ مِّنْ بَغَایَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَھَا فَاسْتَقَتْ لَہٗ بِہٖ فَسَقَتْہُ اِیَّاہُ فَغُفِرَ لَھَا بِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوے کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اُسکو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اُتارا اور اُسکو پانی پلایا پھر اللہ تعالی نے اُس نیکی کے بدلے اُسکو بخشدیا **باب** النَّھْیِ عَنْ سَبِّ الدَّھْرِ زمانے کو برا کہنے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَسُبُّ بَنُوْ اٰدَمَ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ مین ہے رات اور دن بھی میرے اختیار مین ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور مین خود زمانہ ہون یعنے زمانے سے کوئی کام نہین ہوتا ہے بلکہ کام کرنیوالا مین ہون) پلٹتا ہون رات اور دن کو **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَقُوْلُ یَا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَلَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنِّیْ اَنَا الدَّھْرُ اُقَلِّبُ لَیْلَہٗ وَنَھَارَہٗ فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُھُمَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا

تکلیف دیتا ہو مجکو آدمی کہتا ہو ہائے کمبختی زمانہ کی تو کوئی تم مین سے یون نہ کہو ہائے کمبختی زمانہ کی اسلیے کہ زمانہ مین ہون تو اور مین
لاتا ہون جب مین چاہونگا تو رات اور دن موقوف کردونگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اسواسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ
مین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے دہر کو یعنے زمانے کو اسواسطے کہ اللہ تعالی
خود دہر ہے (یعنے دہر کچھ نہین کرسکتا کرنے والا اللہ ہی ہے) **ف** نووی نے کہا یہہ
جو فرمایا اللہ تعالی خود دہر ہے یہ مجازًا فرمایا اور اسکا سبب یہہ ہو کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ
کے وقت دہر کو برا کہتے آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالی دہر ہے یعنے تم جسکو
مصیبتون کا لانے والا اور دکھ پہونچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہین رکھتا
بلکہ فاعل اللہ ہی تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ **بَابُ** کَرَاهَةِ تَسْمِیَةِ
الْعِنَبِ کَرْمًا انگور کو کرم کہنے کی ممانعت **ف** عرب لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو
کرم کہتے کرم کے معنے بزرگی اور عزت اور مہربانی وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بہی انسان مین
کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اسکی شراب کو کرم کہتے جب شراب حرام ہوا تو آپ نے
انگور کے لیے اس نام کے بولنے کی بہی ممانعت کردی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلادی
دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا یَقُوْلَنَّ
اَحَدُکُمْ لِلْعِنَبِ الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ
مین زمانہ ہے (اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پہر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ تعالی کو برا کہنا ہے)
اور کوئی تم مین سے انگور کو کرم نہ کہے اسلیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ هُوَ الْمُسْلِمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُولُوا الْحَبَلَةُ يَعْنِي الْعِنَبَ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنے انگور کو) **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُولُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ **ترجمہ** وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو)

باب

حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولیٰ والسید عبد یا امۃ یا مولی یا سید ان لفظوں کے بولنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور

تمہاری عورتین خدا کی بندیان ہین لیکن یون کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد میری جوان عورت **ف** دوسری روایت مین ہے غلام بہی یون نہ کہی میرا رب بلکہ یون کہے میرا سید۔ نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتین مقصود ہین ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے مالک اور وہ اللہ ہی اور حدیث مین جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی اسکا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ و نادر کہنے سے قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کہنے سے ممانعت نہین ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہین ہے بلکہ بعضون نے سید کا اطلاق اللہ تعالی پر مکروہ رکہا ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہی اور فرمایا اوٹھو اپنے سید کے لیے یعنے سعد بن معاذ کی واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے سولہ معنے ہین دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ مین ایسی تعظیم ہے جو حق تعالی سے خاص ہے انتہے مختصرا حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکہنا مکروہ ہے گو نام رکہنیوالے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہون اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکہنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکہنا اگرچہ درست ہین پر سنت کے موافق نہین اور ان ناموں مین اکثر جگہ کذب بہی ہے کس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہی وہ پائی نہین جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتے ہین پس بہتر یہ ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن مین اللہ تعالی کی عبودیت نکلی یہ نام رکہے یا پیغمبرون کے نام رکہے جیسے موسے عیسی ابراہیم صالح لوط ہود وغیرہ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی و کلکم عبید اللہ ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالے کے بندے ہو البتہ یون کہی میرا

جوان اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید **عن** الاعمش بھذا الاسناد وفی حدیثھما ولا یقل العبد لسیدہ مولای وزاد فی حدیث ابی معاویۃ فان مولاکم اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولی نہ کہے کیونکہ مولی تمہارا اللہ تعالی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اسکا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولی کا اطلاق سوا خدا کے اوروں پر آیا ہے۔

عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقل احدکم اسق ربک اطعم ربک وضئ ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی مولای ولا یقل احدکم عبدی امتی ولیقل فتای فتاتی غلامی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولی کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد یا جوان عورت کہے **باب** کراھۃ قول الانسان خبثت نفسی یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہوگیا مکروہ ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی ھذا حدیث ابی کریب وقال ابو بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر لکن **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہوگیا (یعنے پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاہل اور سست ہوگیا (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں) **عن** ابی معاویۃ بھذا الاسناد **عن** سھل بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقول احدکم

خُبِّثَتْ نَفْسِیْ وَلَیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر چکا **باب** استعمال
المسک وکراھۃ رد الریحان والطیب مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کانت امرأۃ من بنی اسرائیل قصیرۃ تمشی مع امرأتین طویلتین فاتخذت رجلین
من خشب وخاتما من ذھب مغلفا مطبقا ثم حشتہ مسکا وھو اطیب الطیب فمرت
بین المرأتین فلم یعرفوھا فقالت بیدھا ھکذا وانقبض شعبۃ یدہ **ترجمہ** ابوسعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھنگنی عورت
تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اُس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے
کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی اوس میں مشک بھری اور وہ توڑی عمدہ خوشبو ہے
پھر چلی اون دو لمبی عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اوسکو نہ پہچانا اوس نے اپنے ہاتھ سے
یوں اشارہ کیا۔ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اوس عورت کے اشارہ
کو بتلایا **ف** اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے
اور یہی مقصود ہے باب کا نووی علیہ الرحمہ نے کہا مشک پاک ہے اور اُسکا استعمال بدن اور
کپڑے میں درست ہے اور اُسکی بیع جائز ہے بالاجماع اور مشک اوس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو
چیز زندہ جانور میں سے جدا کیجاوے وہ مردار ہے یا اُسکا حکم مثل بچے اور انڈے اور دودھ
کے ہے اور اُس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہنکر اپنے تئیں لمبا کیا اس سے غرض اگر
اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمایش
کے لیے کرے تو وہ حرام ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر امرأۃ من بنی اسرائیل حشت خاتمھا مسکا والمسک
اطیب الطیب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف
المحمل طیب الریح **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبودار گھاس دیا جاوے یا خوشبودار پھول دیا جاوے تو اُسکو نہ پھیرے اسلیے کہ اُسکا کچھ

بوجہ نہین اور خوشبو عمدہ ہے **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ ثَلَاثَ بِكَافُوْرٍ يُطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس مین اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اور سکو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسیطرح خوشبو لیتے۔

کتاب الشعر

کتاب شعر کے بیان مین

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ **ترجمہ** عمرو بن شرید سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپنے فرمایا تجھ کو اُمیہ بن ابی الصلت کی کچھ شعرین یاد ہین مینے کہا ہان آپنے فرمایا پڑھ مین نے ایک بیت پڑھی آپنے فرمایا اور پڑھ یہانتک کہ مین نے سو بیتین پڑھین **عَنِ** الشَّرِيْدِ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ لَقَدْ كَادَ لَيُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیہ بن ابی الصلت کے شعرون کو پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ اُن مین اقرار رہتا توحید الٰہی کا اور اقرار رہتا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر مین فحش مضمون نہ ہو اُسکا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ

جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر ہیں پڑھا کرے یا بہت شعر ہیں یاد کرے لیکن قلیل
میں کوئی قباحت نہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے
لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) الا کل شیء ما خلا اللہ باطل اسکا
ترجمہ اردو میں یہ ہے ماسوا حق کے ہر ایک شی لغو ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ
لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے وہی روایت جو گذری اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو
الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اوس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم
رہا) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اصدق بیت قالہ الشاعر الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت
ان یسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق بیت قالتہ الشعراء الا کل شیء ما خلا اللہ
باطل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ لبید
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وما زاد علی ذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلیٔ
جوف الرجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلیٔ شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل
یریہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اوس کے پیپ سے تک پہونچ جائے اوس کے
حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلیٔ جوف احدکم قیحا یریہ خیر من

اَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی مین ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کے ساتھ تھوڑی سی شعرین بھی یاد ہون تو کچھ قباحت نہین اسلیے کہ اُسکا پیٹ شعر سے نہین بھرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اُس مین فحش نہ ہو وہ کہتے ہین شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اوسکا عمدہ ہے اور برا برا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعرین سنی ہین اور پڑھوائی ہین اور حسان بن ثابت کو حکم دیا آپنے شعراء کی ہجو مین شعرین کہنے کا اور آپکے اصحاب نے آپکے سامنے سفر وغیرہ مین شعرین پڑھی ہین اور خلفا اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعرین پڑھی ہین اور کسی نے انکار نہین کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپنے شیطان کہا وہ اوس کے کفر کیوجہ سے ہوگا یا وہ رات دن شعر مین مصروف ہوگا یا اوسکی شعرین بری ہونگی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤن ہے ۷۰ میل مدینہ سے) مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے اتنے مین ایک شاعر سامنے آیا جو شعرین پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم مین سے کسیکا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے **باب**

تحریم اللعب بالنردشیر جوسر کھیلنا حرام ہے **عن** بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَّدَمِهٖ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوسر کھیلا اوس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ جوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہین ہے اور شطرنج ہمارے مذہب مین مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے

ف اور اگر شعر کا یہ قول ہو کہ شعر حرام ہے اگر اوسمین فحش نہ ہو

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا اونہون نے اسکو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہین مانتے اور کہتے ہین وہ چوسر سے کم ہے **مترجم** کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اوس صورت مین جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کامون مین خلل نہ پڑے اور نماز مین دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہوگی - ان کھیلون مین نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا مین کوئی نہین اسکو اچھے اور مفید کامون مین صرف کرے -

کتاب الرؤیا

کتاب خواب کے بیان مین

عن ابی سلمۃ قال کنت اری الرؤیا اعمری منہا غیر انی لا ارمل حتی لقیت ابا قتادۃ فذکرت ذلک لہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یکرہہ فلینفث عن یسارہ ثلثا ولیتعوذ باللہ من شرہا فانہا لن تضرہ **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے مین خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہوجاتی تھی مگر کپڑے نہین اوڑھتا تھا یہانتک کہ مین ابوقتادہ سے ملا اون سے بیان کیا اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پھر جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکھے تو بائین طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (بے تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اوس کے شر سے پھر وہ خواب اوسکو ضرر نہ کرے گا **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولم یذکر فی حدیثہم قول ابی سلمۃ کنت اری الرؤیا اعمری منہا غیر انی لا ارمل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزہری بہذا الاسناد ولیس فی حدیثہما اعمری منہا وزاد فی حدیث یونس فلینفث عن یسارہ حین یقوم من نومہ ثلاث مرات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا
فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ فَمَا أُبَالِيهَا **ترجمہ** وہی جو گذرا۔ ابو سلمہ نے کہا میں بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ
سے بھی زیادہ مجھپر بھاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سُنی مجھکو کچھ پرواہ نہ رہی **عن** يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ تَقُولُ أَبُو سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ
فِي رِوَايَتِهِ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمْ يَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا
ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ تین بار تھوکے اور اسکی پناہ مانگے پھر اُس کروٹ
سے پھر جاوے **عن** أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالرُّؤْيَا السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا
فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى
رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيَسْتَبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا شیطان کیطرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے
اور اُسکو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوکے اور اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
کہے اب وہ خواب اُسکو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک
خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اُسی سے بیان کرے جو دوست ہو **ف** تاکہ عمدہ تعبیر
دیوے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دیگا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع
ہو یا بیکار رنج ہو **عن** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا ثُمَّ تُرْمِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ
فَقَالَ وَأَنَا إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُرْمِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ
وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا
يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ **ترجمہ** حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہی مین بعضا خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہوجاتا (اوس کے ڈر سے) پھر مین ابوقتادہ سے ملا اونہون نے کہا میرا بھی یہی حال تھا یہانتک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالی کیطرف سی ہے سو جب کوئی تم مین سے اچھا خواب دیکھی تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھی تو بائین طرف تین بار تھوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان کرے تو اوسکو نقصان نہ ہوگا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَلٰی یَسَارِہٖ ثَلَاثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھی جسکو برا سمجھے تو بائین طرف تین بار تھوکے اور شیطان سی پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اُس سے پھر جاوے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ تَکْذِبُ وَاَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا وَرُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَالرُّؤْیَا ثَلَاثٌ فَرُؤْیَا الصَّالِحَۃِ بُشْرٰی مِّنَ اللّٰہِ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَرُؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَہٗ فَاِنْ رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَا اُحَدِّثُ بِھَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَیْدَ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ فَلَا اَدْرِیْ ھُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَہُ ابْنُ سِیْرِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ یکسان ہوجاوے یعنے دن رات برابر ہون یا جب قیامت قریب آجاوے گی تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم مین سب سے سچا خواب اوسیکا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتون مین اور مسلمان کا خواب نبوت کی بیتالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب جو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سی دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کیطرف سی ہے تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو پھر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکھی تو کھڑا ہو اور نماز پڑہے اور لوگون سے بیان نہ کرے اور مین خواب مین بیڑیان پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہون اور گلہ مین طوق برا سمجھتا ہون - ایوب نے کہا مین نہین جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے ٭

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتون مین پینتالیس حصون کا ذکر ہے بعض مین ستر کا بعض مین چھیالیس کا بعض مین چالیس کا بعض مین اونچاس کا بعض مین پچاس کا بعض مین چھبیس کا بعض مین چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اُسکا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصون مین سے ایک حصہ ہے اور بعضون نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب مین وحی آتی تو خواب چھیالیس حصون مین کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب مین دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اوس کی تعبیر گناہون سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیون کی صفت ہے انتہے مختصرا **عن** اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَیُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا مجکو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہون اور بیڑی کی تعبیر دین مین مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَلَمْ یَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَہٗ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ وَلَمْ یَذْکُرِ الرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنْ سِتٍّ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا کچھ کمی بیشی ہے **عن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ ذٰلِکَ **ترجمہ** انس سے بھی ایسی ہی روا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المسلم او ترٰی لہ وفی حدیث ابن مسعود الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسعود کی روایت میں نیک خواب ہے۔ ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبد اللہ بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من سبعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا مقرر اس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا **ف** ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اسکا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے امین مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہوگیا بلکہ احادیث سے اوسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اسحالت پر
جب آپ کو مطابق آپکے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت مین وہ
خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہین کہ آپ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت
ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بنکر جھوٹ کہدیتا اور حق اور باطل مین اشتباہ ہوجاتا - قاضی
نے کہا اللہ تعالی کو بھی خواب مین دیکھہ سکتا ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ
فِی الْیَقْظَةِ اَوْ كَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ
اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھکو
خواب مین دیکھے وہ قریب مجھکو جاگتے مین دیکھیگا **ف** مراد وہ لوگ ہین جو آپ کے زمانے مین
تھے یعنے جس نے ہجرت نہین کی اور دوسرے ملک مین مجھکو خواب مین دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا
اور مجھسے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین مجھکو دیکھیگا اور اپنی خواب کو سچا جانیگا اس لیے کہ آخرت
مین آپ کو سب مسلمان دیکھین گے - یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین ایک خاص قرب کے ساتھہ جو اور
کو نہ ہوگا مجھے دیکھیگا **ف** یا جو خواب مین مجھے دیکھے اوس نے گویا بیداری مین مجھکو
دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ابوسلمہ نے کہا ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے دیکھا اوس نے سچ دیکھا **عن** ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ اَنَّهٗ ذَكَرَ
الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا بِاِسْنَادَیْهِمَا سَوَاءً مِّثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری
عن جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا
بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک مجھکو دیکھا اس لیے
کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا اور جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکھے تو کسی سے
بیان نہ کرے شیطان خواب مین اُس سے کھیلتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَشَبَّہَ بِیْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہین کہ میرے صورت بنے **عن** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَاءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ حَلَمْتُ رَاْسِیْ قُطِعَ فَاَنَا اَتْبَعُہٗ فَزَجَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِکَ فِی الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا مین نے خواب مین دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور مین اوس کے پیچھے جا رہا ہون آپ نے اسکو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب مین مت بیان کر کسی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور خیال اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یون کہتے ہین کہ اوسکی حکومت یا دولت مین خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا بیمار دیکھے تو شفا ہوگی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی خوف زدہ دیکھے تو بیخوف ہوگا واللہ اعلم **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ رَاْسِیْ ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُّ عَلٰی اِثْرِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِکَ فِیْ مَنَامِکَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ یَخْطُبُ فَقَالَ لَا یُحَدِّثَنَّ اَحَدُکُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ فِیْ مَنَامِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے مین اوس کے پیچھے دوڑ رہا ہون آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگون سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب مین جابر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اوس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ مین کوئی تم مین سے بیان نکرے جو شیطان اُس سے کھیل خواب مین **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَبِيْ بَكْرٍ إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کرے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِأَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ فَلَأَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُرْهَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِيْ يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ فَأَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَا الَّذِيْ أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اسکو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ اسکو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسکو تھاما

وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاما تو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اسکی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد سی قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے بعضوں کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جسپر آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اسکو تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اوسیطرح چڑھ جاوے گا پھر اور ایک شخص تھامے گا اوسکا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن آخر وہ خلل مٹ جاویگا اور وہ بھی چڑھ جاوے گا اب مجھ سے بیان کیجیے یا رسول اللہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط کہا ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے میں نے کیا غلطی کی آپنے فرمایا قسم مت کھا اور غلطی بیان نہیں کی کس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علما نے کہا کہ ابوبکر نے تعبیر میں غلطی نہیں کی بلکہ اونکی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہیں کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہیں ہے کس لیے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گھی اور شہد سی اونہوں نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد رکھی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گھی سے مراد حدیث ہے یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں اونہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاوے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمان جبرًا خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو جوڑا۔ اور ابوبکر نے قسم کھائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اوسیوقت ضرور ہے جب اوس میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا مناسب تھی

(نووی مختصرًا) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال جاء رجل الی النبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْصَرِفَہٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ فِی الْمَنَامِ ظُلَّۃً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ یَعْنِیْ حَدِیْثٍ یُوْنُسَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ اُحد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اس رات کو خواب مین ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ اَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَی اللَّیْلَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِمَّا یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّھَا اَعْبُرْھَا لَہٗ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ ظُلَّۃً نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے مین اوس کی تعبیر کہون گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا یہ بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَۃَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَۃَ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک رات کو دیکھا اُس حالت مین جس مین سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے ترچھوارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے مین نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا مین بلند ہوگا اور آخرت مین نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے **ف** آپنے یہ تعبیر لفظون سے نکالی بلندی یعنے رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اراني في المنام اتسوک بسواک فجذبني رجلان احدهما
اکبر من الاخر فناولت السواک الاصغر منهما فقیل لي کبر فدفعته الی الاکبر
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
خواب مین ایسا معلوم ہوا مین مسواک کر رہا ہون اوسوقت دو شخصون نے مجکو کھینچا (یعنے ہر
ایک نے مسواک مانگی) ایک اون مین بڑا تھا تو مین نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے
کو دے مین نے بڑے کو دیدی **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال رأیت في المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب
وهلي الی انها الیمامة او هجر فاذا هي المدینة یثرب ورأیت في رؤیای هذه انی
هززت سیفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم هززته
اخری فعاد احسن ما کان فاذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنین ورأیت
فیها ایضا بقرا والله خیر فاذا هم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء الله
به من الخیر بعد وثواب الصدق الذي اتانا الله بعد یوم بدر **ترجمہ** ابوموسیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب
مین دیکھا مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کیطرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا
گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جسکا نام یثرب بھی ہے اور مین نے اپنی
اوسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اسکی تعبیر مسلمانون
کی شہادت نکلی احد کے دن پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے
سے اچھی اوسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالے نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم
ہوئی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور مین نے
اوسی خواب مین گائین دیکھین (جو کاٹی جاتی تھین) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنے یہ جملہ
کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ وہ لوگ تھے مسلمانون کے جو احد کے دن کام آئے اور
خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالے نے بھیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالے
نے ہمکو عنایت فرمایا بعد کو بدر کے دن **ف** یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین

وہان کہجر کے درخت بہت ہین حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کی خواب سچ ہوتی ہے لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑجاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تہا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیاء اسکی بہی خواب اور کشف سچے ہوتے ہین لیکن اوس کے مطلب اور تعین مین غلطی ہوجاتی ہے پراولیا کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہین ہین اور نہ اوپر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم مسیلمۃ الکذاب علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعدہ تبعتہ فقدمہا فی بشر کثیر من قومہ فاقبل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ثابت بن قیس بن شماس وفی یدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قطعۃ جریدۃ حتی وقف علی مسیلمۃ فی اصحابہ فقال لو سالتنی ہذہ القطعۃ ما اعطیتکہا ولن ارکد امر اللہ فیک ولئن ادبرت لیعقرنک اللہ وانی لاراک الذی اریت فیک ما اریت وہذا ثابت یجیبک عنی ثم انصرف عنہ فقال ابن عباس فسالت عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک اری الذی اریت فیک ما اریت فاخبرنی ابوہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رایت فی یدی سوارین من ذہب فاہمنی شانہما فاوحی الی فی المنام ان انفخہما فنفختہما فطارا فاولتہما کذابین یخرجان من بعدی فکان احدہما العنسی صاحب صنعاء والاخر مسیلمۃ صاحب الیمامۃ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جہوٹا دعوی کرتا تہا اسیوجہ سے اسکا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مدینہ منورہ مین آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد خلافت مجکو دین تو مین اُن کی پیروی کرتا ہون مسیلمہ اپنے ساتہہ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتہہ ثابت بن قیس بن شماس تہے اور آپکے ہاتہہ مین ایک لکڑی کا ٹکڑا تہا آپ مسیلمہ کے لوگون کے پاس ٹہہرے اور فرمایا اے مسیلمہ اگر تو مجہ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجہہ کو نہ دون اور مین خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب مین کرنے والا نہین اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجہکو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح ہوگیا) اور مقرر مین تجہے وہی جانتا ہون جو مجہکو خواب

مین دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھہ کو میرے طرف سے جواب دیگا **فائدہ** مسیلمہ کذاب نے قران مجید کے
مقابلہ مین کچھ خرافات اور واہیات تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سننے کے
لایق نہین اوسکی جواب دہی کو میرے طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے
فصیح اور بلیغ اور حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور وفد جو آتے انکی جواب دہی کرتے
چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا چتہاڑا کہ کچھ ثابت نہ رکھا **ف** پھر آپ دہان سے چلے گئے ابن
عباس نے کہا مین نے لوگون سے پوچھا یہ حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی ہے جو خواب مین مجھے
دکھلایا گیا ابو ہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین سو رہا تھا مین نے اپنے ہاتھہ مین سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھکو بڑے معلوم ہوئے خواب
ہی مین مجھکو حکم ہوا اُنکو پھونک مار مین نے پھونکا وہ دونون اُڑ گئے مین نے اونکی تعبیر یہ کہی کہ
وہ دونون جھوٹے ہین جو میرے بعد نکلینگے ایک اون مین کا عنسی صنعا والا اور دوسرا
مسیلمہ یمامہ والا **ف** صنعا مین مین ایک شہر ہے وہان حضرت کے  سامہ کی مین ایک
شخص پیدا ہوا تھا یعنے ابو الاسود عنسی جو پیغمبری کا دعوے کرتا تھا اور حضرت صلی اسہ علیہ وسلم
کی بھی پیغمبری کا منکر نہ تھا سو حضرت صلے اسہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھہ سے
مارا گیا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوے
کرتا تھا لیکن صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھہ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا تعالے
نے فتح اسلام دکھادی صرف اون دو جھوٹون کا تردد ہوا تھا سو خدا تعالی نے انکو بھی برباد کیا معلوم
ہوا کہ مرد اگر خواب مین ہاتھہ مین کنگن دیکھے تو اوس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے
لکھا ہے کہ عورتون کا زیور اگر مرد خواب مین پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل
ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤن مین گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)

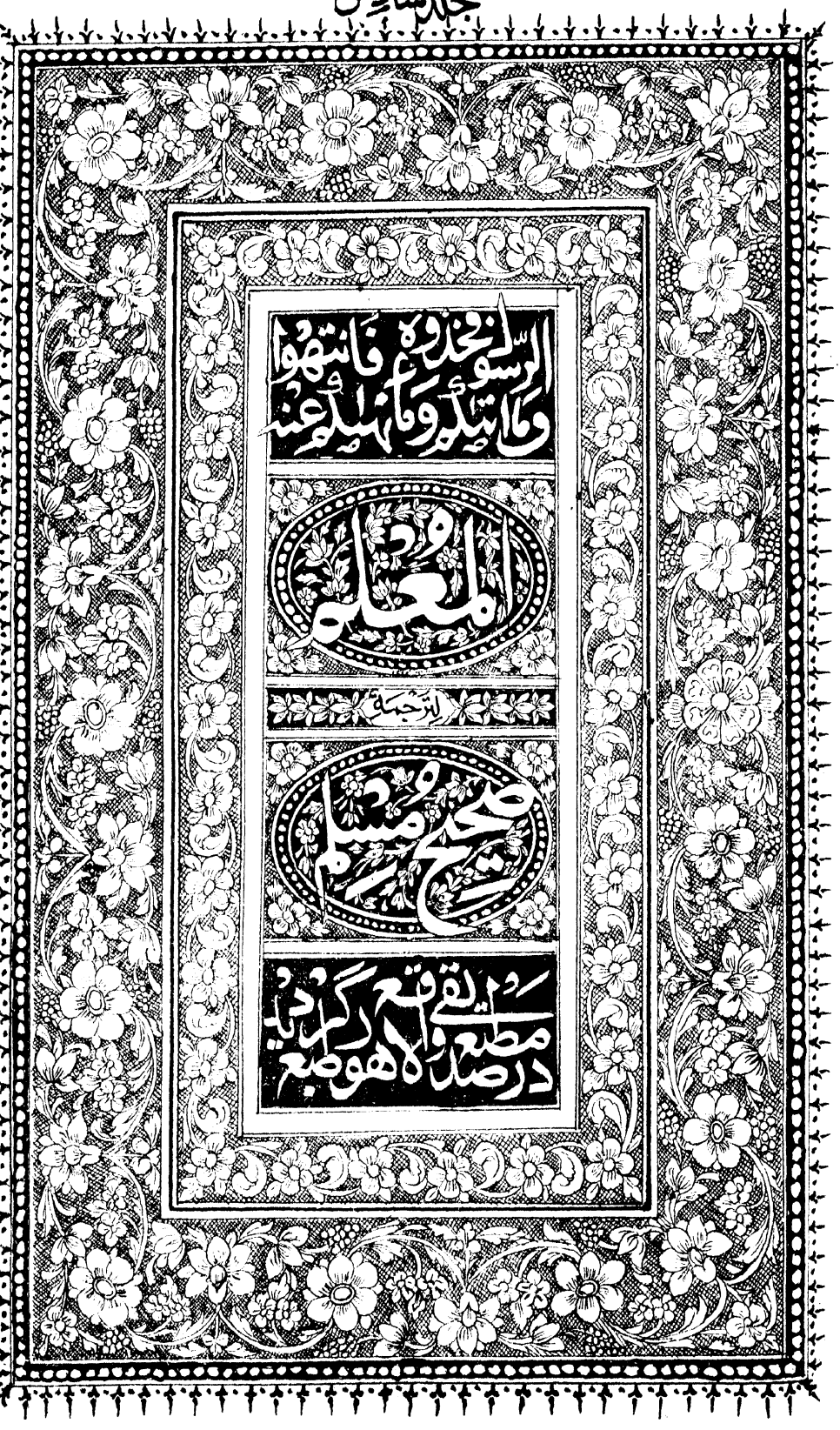
عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اُتیت خزائن الارض فوضع فی یدی اسوارین
من ذھب فکبرا علی واھمانی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فذھبا فاولتھما

اُكْذُبَ ابْنَيِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سو رہا تہا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتہہ مین دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجہے بہارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے مجہکو حکم بہیجا اون کو پہونکنے کا مین نے پہونکا وہ دونون چلے گئے اوس کی تعبیر مین نے یہ سمجہی یہ دونون جہوٹے جن کے بیچ مین مین ہون ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑہتے تو لوگون کیطرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم مین سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکہا ہے فقط

تمت

اللہ تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے کہ پانچوین جلد کتاب مستطاب **المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم شریف** محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ماہ محرم ۱۳۰۶ھ ہجری مین بہت خوشنمائی کے ساتہہ لباس طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر شائقین حدیث نبویہ و پیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کونین و توشہ دارین ہوئی اللہ جل جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چہٹی جلد جو چہپنی شروع ہو گئی ہے اوس کے تمام کرنے کی توفیق بخشے اور سب مسلمان بہائیون کو اوس کے پڑہنے پڑہانے اور اوسپر عمل کرنیکی دلمین محبت دے۔ آمین

جلد سادس


الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا
المعلم
الترجمة
صحيح مسلم
مطبع لقمع گرديد
درصدلاهوطبع

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ ارشاد و صحیح مسلم جلد سادس

صفحہ	مطالب کتاب
۲۳۰۹	**کتاب** فضیلتون کے بیان مین
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔
〃	تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا
۲۳۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کا بیان
۲۳۱۴	آپکے توکل کا بیان
۲۳۱۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لیکر آئے ہین اُسکی مثال
〃	آپ کو اپنی امت پر کیسے شفقت تھی اُسکا بیان
۲۳۱۸	آپ کا خاتم النبیین ہونا
۲۳۱۹	جب کسی امت پر اللہ کی مہر ہوتی ہے تو اُسکا پیغمبر اُسکے سامنے گذر جاتا ہے۔
۲۳۲۰	حوض کوثر کا بیان
۲۳۲۷	فرشتون کا آپکے ساتھ ہوکر لڑنا
۲۳۲۸	آپ کی شجاعت کا بیان
〃	آپ کی سخاوت کا بیان
۲۳۲۹	آپکے اخلاق کا بیان
۲۳۳۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان
۲۳۳۲	آپ کی شفقت کا بیان جو بچون بالون پر تھی اور اُسکی فضیلت

صفحہ	مطالب کتاب
۲۳۳۴	آپکے حیا اور شرم کا بیان
۲۳۳۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان
〃	آپ کا عورتون پر رحم کرنے کا بیان
۲۳۳۷	آپ کا برتاؤ لوگون سے اور تواضع
〃	آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کیواسطے
۲۳۳۸	آپکے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان
۲۳۳۹	آپکے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا
۲۳۴۱	آپکے بالون کی تعریف اور آپکے حلیہ کا بیان
۲۳۴۴	آپکے بڑھاپے کا بیان۔
۲۳۴۵	مہر نبوت کا بیان
۲۳۴۷	آپ کی عمر کا بیان
۲۳۵۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون کا بیان
۲۳۵۱	آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اُس سے بہت ڈرتے تھے۔
۲۳۵۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا واجب ہے
۲۳۵۳	بے ضرورت مسئلہ پوچھنا منع ہے
۲۳۵۷	آپ جو شرع کا حکم دین اُسپر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماوین اُسپر چلنا واجب نہین ہے

صفحہ	مطالب کتاب
۲۳۵۹	آپ کے دیدار کی فضیلت
〃	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان
۲۳۶۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان
۲۳۶۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان
۲۳۷۰	حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان
۲۳۷۱	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان
〃	حضرت خضر علیہ السلام کی بزرگی کا بیان
۲۳۸۰	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۸۵	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۹۲	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۳۹۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۰۵	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۰۹	حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت
〃	ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۱۱	امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت
۲۴۱۳	زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان
۲۴۱۴	عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب رضی کی فضیلت کا بیان
۲۴۱۵	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۴۱۶	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

صفحہ	مطالب کتاب
۲۴۲۴	ام زرع کی حدیث کا بیان
۲۴۲۸	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۴۳۳	ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۴۳۴	ام المؤمنین زینب رضی کی فضیلت
〃	ام ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۴۳۵	حضرت ام سلیم رضی انس کی ماں اور حضرت بلال کی فضیلت
۲۴۳۸	عبداللہ بن مسعود اور اُنکی ماں کی فضیلت
۲۴۴۲	ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت
۲۴۴۳	سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۴۴	ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی کی فضیلت
〃	عبداللہ رضی اللہ عنہ جابر کے باپ کی فضیلت
۲۴۴۵	جُلیبیب رضی کی فضیلت
۲۴۴۶	ابوذر رضی کی فضیلت
۲۴۵۳	جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۴۵۵	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت
〃	عبداللہ بن عمر رضی کی فضیلت
۲۴۵۶	انس بن مالک رضی کی فضیلت
۲۴۵۸	عبداللہ بن سلام رضی کی فضیلت
۲۴۶۲	حسان بن ثابت رضی کی فضیلت
۲۴۶۶	حضرت ابوہریرہ رضی کی فضیلت
۲۴۷۰	حاطب بن ابی بلتعہ رضی کی فضیلت

صفحہ	مطالب کتاب
۲۴۷۲	جن لوگون نے شجرہ رضوان کے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اُنکی فضیلت
〃	ابوموسی اور ابو عامر اشعری کی فضیلت
۲۴۷۵	اشعری لوگون کی فضیلت
〃	ابوسفیان رضؓ کی فضیلت
۲۴۷۷	جعفر بن ابیطالب اور اسمار بنت عمیس اور اُنکی کشتی والون کی فضیلت
۲۴۷۹	حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضؓ کی فضیلت
۲۴۸۰	انصار کی فضیلت
۲۴۸۳	غفار اور اسلم اور جہینہ اور اشجع اور مُزینہ اور تمیم اور دوس اور اشعری کی فضیلت کا بیان
۲۴۸۷	بہتر لوگ کون ہین
۲۴۸۸	قریش کی عورتون کی فضیلت
۲۴۸۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب مین ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان
۲۴۹۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا۔
〃	صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت
۲۴۹۴	صدی کے اخیر تک کسی کے زندہ رہنے کا بیان
۲۴۹۶	صحابہ کرام کو بُرا کہنا حرام ہے
۲۴۹۸	اویس قرنی کی فضیلت

صفحہ	مطالب کتاب
۲۵۰۰	مصر والون کا بیان
〃	ثقیف کی جھوٹی اور ہلاکو کا بیان
۲۵۰۳	فارس والون کی فضیلت
۲۵۰۴	آدمیون کی مثال اونٹون کے ساتھہ
〃	**کتاب** نیکی اور سلوک اور ادب کے بیان مین۔
۲۵۰۶	نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے
۲۵۱۰	ماں باپ کے دوستون کے ساتھہ سلوک کرنے کی فضیلت۔
۲۵۱۱	بھلائی اور برائی کے معنے
۲۵۱۲	ناتا توڑنا حرام ہے
۲۵۱۴	حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا
۲۵۱۴	بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے۔
۲۵۱۵	بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لڑنا حرام ہے۔
۲۵۱۶	مسلمان پر ظلم کرنا یا اُسکو ذلیل کرنا حرام ہے
۲۵۱۷	کینہ رکھنے کی ممانعت
〃	اللہ تعالے کے واسطے محبت کی فضیلت
۲۵۱۸	بیمار پُرسی کرنے کا ثواب
۲۵۱۹	مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہونچے تو اُسکا ثواب

صفحہ	مطالب کتاب
۲۵۲۲	ظلم کرنا حرام ہے
۲۵۲۵	اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہو ہر حال مین کرنے سے کیا مراد ہے۔
۲۵۲۷	مومنون کا آپس مین اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار رہونا
۲۵۲۸	گالی دینے کی ممانعت
〃	عفو اور عاجزی کی فضیلت
〃	غیبت حرام ہے
۲۵۲۹	مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت
〃	جسکی برائی کا ڈر ہو اوس کی ظاہر مین خاطرداری کرنا
۲۵۳۰	نرمی کی فضیلت
۲۵۳۳	جسپر آپنے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تہا تو اوسپر رحمت ہوگی
۲۵۳۷	دوسونہ والے کی مذمت
〃	جہوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اوسکا بیان
۲۵۳۸	چغل خوری حرام ہے
۲۵۳۹	جہوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچہا ہے سچائی کی فضیلت اور جہوٹ کی مذمت
۲۵۴۰	غصے کا بیان
۲۵۴۱	انسان اس طرح پیدا ہوا کہ اختیار نہین رکہہ سکتا

صفحہ	مطالب کتاب
۲۵۴۲	مردنہ پہاڑنے کی ممانعت
۲۵۴۴	جو شخص لوگون کو ناحق ستاوے اوسکا عذاب
۲۵۴۵	مجمع مین ہتیار لے جاوے تو اوسکی احتیاط کرے
۲۵۴۶	کسی مسلمان کو ہتیار سے ڈرانے کی ممانعت
〃	راہ مین سے موذی چیز کے ہٹانے کا ثواب
۲۵۴۸	جو جانور ستاتا نہ ہو اوسکو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو
〃	غرور کرنا حرام ہے
〃	اللہ کی رحمت سے کسیکو ناامید کرنا حرام ہے
۲۵۴۹	ناتوان اور گمنام شخص کی فضیلت
〃	یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوگئے
۲۵۵۰	ہمسایہ کا حق
〃	ملاقات کو وقت کشادہ پیشانی سے ملنا
〃	اچہے کام مین سفارش کرنی مستحب ہے
۲۵۵۱	نیک صحبت کا حکم
〃	بیٹیون کے پالنے کی فضیلت
۲۵۵۳	جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے
۲۵۵۵	جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بہی اوس سے محبت کرتے ہین
۲۵۵۶	روحون کے جہنڈ جہنڈ ہین
〃	آدمی اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے دوستی رکہے
۲۵۵۸	نیک آدمی کی تعریف سنا مین اوسکو خوشی ہے

صفحہ	مطالب کتاب
۲۵۵۹	**کتاب** تقدیر کے بیان مین
۲۵۶۷	حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کا مباحثہ
۲۵۷۱	دل اللہ تعالیٰ کے اختیار مین ہے
〃	ہر ایک چیز تقدیر سے ہے
۲۵۷۲	انسان کی تقدیر مین زنا کا حصہ لکھا جانا
۲۵۷۳	بچون کا بیان کہ وہ جنتی ہین یا دوزخی اور فطرت کا بیان بیان
۲۵۷۶	عمر اور روزی تقدیر سے نہ زیادہ بڑہتی ہے نہ گھٹتی ہے۔
۲۵۷۸	تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم
〃	**کتاب** علم کے بیان مین
〃	قرآن مجید مین جو آیات متشابہ ہین اُن مین کہوج کرنا منع ہے
۲۵۸۱	اخیر زمانہ مین علم کی کمی ہونا
۲۵۸۵	جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بُری بات جاری کرے
۲۵۸۷	**کتاب** ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کے بیان مین۔
〃	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت
۲۵۸۸	اللہ تعالےٰ کے نامون کا بیان
۲۵۹۰	یون دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھکو

صفحہ	مطالب کتاب
〃	موت کی آرزو کرنا منع ہے
۲۵۹۱	جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے
۲۵۹۳	اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت
۲۵۹۵	دنیا مین عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے
۲۵۹۶	ذکر الٰہی جس مجلس مین ہو اُسکی فضیلت
۲۵۹۷	آپ اکثر کون سی دعا کرتے
۲۵۹۸	لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت
۲۶۰۱	قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی کے لیے جمع ہونے کی فضیلت
۲۶۰۳	خدا تعالیٰ کی مغفرت مانگنے کی فضیلت
۲۶۰۴	توبہ کے بیان مین
〃	آہستہ ذکر کرنا افضل ہے
۲۶۰۶	دعاؤن اور عوذ باللہ کا بیان
۲۶۰۹	سونیکیوقت کی دعا
۲۶۱۳	دعاؤن کا بیان
۲۶۱۷	اول روز مین اور سوتیوقت تسبیح کہنا
۲۶۱۹	مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا
〃	سختی کی دعا
۲۶۲۰	سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت
〃	پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت
۲۶۲۱	کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے
〃	جلدی نکرے تو قبول ہوتی ہے

صفحہ	مطالب کتاب
۲۶۲۲	جنتیون اور دوزخیون کا بیان
۲۶۲۴	غار والون کا قصہ
۲۶۲۷	**کتاب** توبہ کے بیان مین
۲۶۳۱	مغفرت مانگنے کی فضیلت
〃	ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اسکا ترک جائز ہونے کا بیان
۲۶۳۳	اللہ تعالے کی رحمت غصے سے زیادہ ہے
۲۶۳۸	بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ کرے تو بھی قبول ہوگی
۲۶۳۹	اللہ تعالی کی غیرت کا بیان
۲۶۴۱	نیکیون سے برائیان مٹنے کا بیان
۲۶۴۴	خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی
۲۶۴۷	مسلمانون کا فدیہ کافر ہونگے
۲۶۴۸	کعب بن مالک اور اون کے دونون ہمدون کی توبہ کا بیان۔
۲۶۶۱	حضرت عائشہ رضہ پر جو تہمت ہوئی تہی اسکا بیان
۲۶۷۵	اپ کی لونڈی کی برارت اور عصمت کا بیان
۲۶۷۶	**کتاب** منافقون کے صفت اور انکی حکم کی
۲۶۸۴	قیامت اور جنت اور دوزخ کے بیان مین
۲۶۹۶	شق القمر کا بیان

صفحہ	مطالب کتاب
۲۶۹۷	کافرون کا بیان
۲۷۰۰	مومن کو نیکیون کا بدلہ دنیا اور آخرت مین ملے گا
〃	مومن اور کافر کی مثال
۲۷۰۲	مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے
۲۷۰۴	شیطان کا فساد مسلمانون مین
۲۷۰۶	کوئی اپنے اعمال کیوجہ سے جنت مین نجاویگا بلکہ اللہ کی رحمت سے
۲۷۰۹	عمل بہت کرنا اور عبادت مین کوشش کرنا
۲۷۱۰	وعظ مین میانہ روی
۲۷۱۱	جنت اور جنت کے لوگون کا بیان
۲۷۲۱	جہنم کا بیان اللہ تعالی ہم کو اس سے بچاوے
۲۷۳۱	دنیا کے فنا اور حشر کا بیان
۲۷۳۳	قیامت کے دن کا بیان
۲۷۳۴	دنیا مین جنتی اور دوزخی لوگون کی پہچان
۲۷۳۷	مردے کو اسکا ٹھکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان
۲۷۴۵	حساب کا بیان
〃	موت کے وقت اللہ تعالے سے نیک گمان رکھنا
۲۷۴۶	فتنون اور قیامت کی نشانیون کا بیان
۲۷۸۰	ابن صیاد کا بیان
۲۷۹۰	دجال کا بیان

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۲۸۰۵	دجال کے جاسوس کا بیان	۲۸۳۶	زبان کو روکنے کا بیان
۲۸۱۲	دجال کے باب مین باقی حدیثون کا بیان	″	جو شخص اورون کو نصیحت کرے اور خود عمل نکرے اُسکا عذاب
۲۸۱۳	فساد کیوقت عبادت کرنے کی فضیلت	۲۸۳۷	انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے
۲۸۱۴	قیامت کا قریب ہونا	″	چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت
۲۸۱۶	صور کے دونون پھونکون مین کتنا فاصلہ ہوگا	۲۸۴۰	متفرق حدیثون کے بیان مین
۲۸۱۷	**کتاب** اون حدیثون کے بیان مین جو دنیا سے نفرت دلاتی ہین	۲۸۴۱	بہت تعریف کرنے کی ممانعت
۲۸۳۲	قوم ثمود کے گھرون مین جانے سے ممانعت مگر حیران ہوتا ہوا جاوے	۲۸۴۴	بات سمجھکر کہنا اور علم کو لکھنا
۲۸۳۳	بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنیکی فضیلت	۲۸۴۵	اصحاب الاخدود کا قصہ
۲۸۳۴	مسجد بنانے کی فضیلت	۲۸۴۹	ابوالیسر کے قصے کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث
″	مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب	۲۸۵۷	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کی حدیث
۲۸۳۵	ریا اور نمایش کی حرمت	۲۸۶۰	**کتاب** قرآن شریف کی آیتون کی تفسیر مین

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد سادس المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الفضائل

کتاب فضیلتون کے بیان مین **باب** فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا **عن** واثلۃ بن الاسقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل علیہ الصلوۃ والسلام واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم **ترجمہ** واثلہ بن اسقع سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمعیل کی اولاد مین سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ مین سے اور بنی ہاشم کو قریش مین سے اور مجھکو بنی ہاشم مین سے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کی کفو نہین ہو سکتے اسیطرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہین ہو سکتے جو ہاشمی نہین ہین البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونون ایک ہین جیسے دوسری حدیث مین آیا ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الان **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین پہچانتا ہون اس پتھر کو جو مکہ مین ہے وہ مجھہ سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے مین اسکو اب بھی پہچانتا ہون **باب** تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد ادم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین آدم کی اولاد کا سردار ہونگا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے مین شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی **ف** اگرچہ آپ نے دنیا مین بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہین مگر دنیا

مین کافر اور منافق آپ کی سرداری سے منکر ہین آخرت مین کوئی منکر نہوگا اور سرداری آپ کی بخوبی کہل جاویگی
اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہین فرمایا جیسے دوسری روایت مین تصریح ہے بلکہ حکم الٰہی ہے کیونکہ اللہ تعالے
نے فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے اور اسحدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام
مخلوقات سے افضل ہین کیونکہ اہلسنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہین اور دوسرے حدیث مین جو آیا ہے پیغمبرون
مین ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اوسکا جواب ہے کہ شاید یہ حدیث اُس کے پہلے کی ہے بعد اُسکے آپکو معلوم
ہوا کہ آپ سب سے افضل ہین دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے یہ مراد اس سے یہ ہے کہ اسطرح
پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نکلے جو تہی یہ کہ اُس تفضیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ
پیدا ہو یا نچوین یہ کہ نفس نبوت مین کوئی تفضیل نہین ہے بلکہ اور خصائص کیوجہ سے ہے (نووی)

باب فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون
کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ
يَتَوَضَّؤُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک کڑہ لایا گیا پیلا ہوا لوگ اُس
مین سے وضو کرنے لگے مین نے اندازہ کیا تو ساٹھ سے اسی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا مین پانی کو دیکھ رہا تہا آپکی
انگلیون مین سے پھوٹ رہا تہا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ
فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ وَ
اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحال مین دیکہا کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا تہا اور لوگون
نے وضو کا پانی ڈہونڈا پانی نہ ملا پہر تہوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا
آپنے اُس برتن مین اپنا ہاتہ رکہدیا اور لوگون کو حکم دیا اُس مین سے وضو کرنے کا - انس نے کہا مینے
دیکہا پانی آپکی انگلیون مین سے پھوٹ رہا تہا پہر سب لوگون نے وضو کیا یہانتک کہ اخیر والے نے
بہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ
بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدُ فِيْمَا تُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبَعُ
مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهٖ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوْا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوْا زُهَاءَ ثَلَاثِ

میانہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب زوراء مین تھے اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ مین بازار مین مسجد کے قریب آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اوسمین رکھدی تو آپ کی انگلیون مین سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا مین نے انس سے کہا ای ابو حمزہ کتنے آدمی اُس وقت ہونگے انس نے کہا قریب تین سو آدمیون کے تھے شاید یہہ دوسرے وقت کا ذکر ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ مَاءٍ لَا یَغْمُرُ اَصَابِعَہٗ اَوْ قَدْرَ مَا یُوَارِیْ اَصَابِعَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ھِشَامٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء مین تھے آپ پاس ایک برتن لایا گیا اوس مین اتنا پانی تھا کہ آپ کی انگلیان نہین ڈوبتی تھین یا انگلیان نہین چھپتی تھین پھر بیان کیا حدیث کو اُسی طرح جیسے اوپر گذری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِکٍ کَانَتْ تُھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُکَّۃٍ لَھَا سَمْنًا فَیَاْتِیْھَا بَنُوْھَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ کَانَتْ تُھْدِیْ فِیْہِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْہِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَھَا اُدْمَ بَیْتِھَا حَتّٰی عَصَرَتْھُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْھَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَکْتِیْھَا مَا زَالَ قَائِمًا ترجمہ جابر سے روایت ہے اُم مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی مین گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر پھر اوس کے بیٹے آتے اور اُس سے سالن مانگتے اور گھر مین کچھ نہوتا تو اُم مالک اُس کپی کے پاس جاتی اوس مین گھی ہوتا اسیطرح ہمیشہ اوسکے گھر کا سالن قائم رہتا ایک بار اُم مالک نے (حرص کر کے) اُس کپی کو نچوڑ لیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپنے فرمایا اگر تو اُسکو یون ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کیوقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَطْعِمُہٗ فَاَطْعَمَہٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْہُ وَاَمْرَاَتُہٗ وَضَیْفُھُمَا حَتّٰی کَالَہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَکِلْہُ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ وَلَقَامَ لَکُمْ ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا مانگتا تھا آپنے اُسکو آدھی وسق جو دیے (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اسکی بی بی اور مہمان ہمیشہ اوس مین سے کھاتے رہے یہانتک کہ اُس شخص نے ماپا اُسکو پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا اگر تو اُسکو نہ ماپتا تو ہمیشہ اوسمین سے کھاتے اور وہ ویسا ہی رہتا (کیونکہ ماپنے سے اللہ کا بھروسا جاتا رہا

اور بصیری نمود ہوئی پھر برکت کہان سے رہی **عن** معاذ بن جبل قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام غزوۃ تبوک فکان یجمع الصلوٰۃ فصلی الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا حتی اذا کان یوما اخر الصلوٰۃ ثم خرج فصلی الظہر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلک فصلی المغرب والعشاء جمیعا ثم قال انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوہا حتی یضحی النہار فمن جاءہا منکم فلا یمس من مائہا شیئا حتی اٰتی فجئناہا فقد سبقنا الیہا رجلان والعین مثل الشراک تبض بشیء من ماء قال فسالہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل مسستما من مائہا شیئا فقالا نعم فسبہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لہما ما شاء اللہ ان یقول قال ثم غرفوا بایدیہم من العین قلیلا قلیلا حتی اجتمع فی شیء قال وغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ یدیہ ووجہہ ثم اعادہ فیہا فجرت العین بماء منہمر او قال غزیر شک ابو علی ایہما قال حتی استقی الناس ثم قال یوشک یا معاذ ان طالت بک حیاۃ ان ترمی ماءہ ہہنا قد ملأ جنانا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس سفر مین جمع کرتے دو نمازون کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی ایک دن آپنے نماز مین دیر کی پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑہی پھر اندر چلے گئے پھر نکلے اوس کے بعد تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہی بعد اوس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کی چشمہ پر پہنچوگے اور نہین پہنچوگے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم مین سے اوس چشمہ کے پاس تو اُس کے پانی کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن معاذ نے کہا پھر ہم اُس چشمے پر پہونچے ہم سے پہلے وہان دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تہا کہ جوتی کے تسمے کے برابر پانی ہوگا وہ بہی آہستہ آہستہ بہ رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو آدمیون سے پوچہا تمنے اُس کے پانی مین ہاتہ لگایا اونہون نے کہا ہان آپنے اون کو بُرا کہا (اس لیے کہ اُنہون نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالی کو منظور تہا وہ آپ نے اُنکو سنایا پھر لوگون نے چلو بہر بہر تہوڑا تہوڑا پانی ایک برتن مین جمع کیا آپنے اپنے دونون ہاتہ اور مونہہ اوس مین دہوئے پھر وہ پانی اُس چشمہ مین ڈالدیا وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پھر لوگون نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیون اور جانورونکو) بعد اوس کے آپنے فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکہیگا اسکا پانی باغونکو

بہر دیگا (یہی آپ کا ایک بڑا معجزہ تہا اُس لشکر مین بیس ہزار آدمی تہے اور ایک روایت مین ہے کہ ستر ہزار آدمی تہے) **عن** ابی حمید قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ تبوک فاتینا وادی القریٰ علی حدیقۃ لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوھا فخرصناھا وخرصھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیھا حتی نرجع الیک ان شاء اللہ فانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستھب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیھا احد منکم فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ فھبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبل طیء فجاء رسول ابن العلماء صاحب ایلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکتابہ واھدی لہ بغلۃ بیضاء فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھدی لہ بردا ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القریٰ فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتھا کم بلغ ثمرھا فقالت عشرۃ اوسق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث فخرجنا حتی اشرفنا علی المدینۃ فقال ھذہ طابۃ وھذا احد وھو جبل یحبنا ونحبہ ثم قال ان خیر دور الانصار دار بنی النجار ثم دار بنی عبد الاشھل ثم دار بنی الحارث بن الخزرج ثم دار بنی ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر فلحقنا سعد بن عبادۃ فقال ابو اسید الم تر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار فجعلنا اخرا فادرک سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ خیرت دور الانصار فجعلتنا اخرا فقال اولیس بحسبکم ان تکونوا من الخیار

ترجمہ ابو حمید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے جب تبوک کی جنگ تہی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے مدینہ سے تین دن کے فاصلہ پر شام کے راستہ مین) مین ایک باغ پر پہونچے جو ایک عورت کا تہا آپ نے فرمایا اندازکرو اس باغ مین کتنا میوہ ہم نے اندازکیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے مین وہ دس وسق معلوم ہوا آپ نے اُس عورت سے فرمایا تو یہ گنتی یاد رکہنا جب تک ہم لوٹ کر آوین اگر خدا چاہے پہر ہم لوگ آگے چلے یہانتک کہ تبوک مین پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات زور

کی آندہی چلیگی تو کوئی کھڑا نہ ہوگا اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اُسکو مضبوط باندہ دیوے پھر ایسا ہی ہوا زور کی آندہی چلی ایک شخص کھڑا ہوا اوسکو ہوا اوڑا لے گئی اور طی کے دو پہاڑون مین ڈالدیا اوس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تہا آیا ایک کتاب لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر تحفہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جواب لکہا اور ایک چادر تحفہ بہیجی پھر ہم لوٹے یہانتک کہ وادی القری مین پہنچے آپنے اُسعورت سے باغ کے میوے کا حال پوچہا کتنا میوہ نکلا اوس نے کہا پورا دس وسق نکلا پھر آپنے فرمایا مین جلدی جاؤنگا تم مین سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتہہ جلدی چلے اور جسکا جی چاہے ٹہیرجاوے ہم نکلے یہانتک کہ مدینہ دکہلائی دینے لگا آپنے فرمایا یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم اُسکو چاہتے ہین پھر فرمایا انصار کے سب گہرون مین بنی نجار کے گہر بہتر ہین (کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے) پھر بنی عبدالاشہل کا گہر پھر بنی حارث بن خزرج کا گہر پھر بنی ساعدہ کا گہر اور انصار کے سب گہرون مین بہتری ہے پھر سعد بن عبادہ ہمسے ملے ابو اُسید نے اُن سے کہا تمنے نہین سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گہرون کی بہتری بیان کی تو ہمکو سب کے اخیر کردیا یہ سنکر سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمکو سب کے آخر مین کردیا آپنے فرمایا کیا تمکو یہ کافی نہین ہے کہ تم اچہون مین رہے **عن** عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس مین سعد بن عبادہ کا قصہ نہین ہے اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والیکو اُسکا ملک لکہدیا **ف** اسحدیث مین کئی معجزے ہین آپکے ایک تو یہی کا ایسا ٹہیک اندازہ جو اچہے اچہے جاننے والون سے نہ ہوسکا دوسرے سوا کی خبر دینا پہلے سے تیسرے منع کرنا لوگون کو کٹہرے ہونے سے ہوا مین **باب** تَوَكُّلِهٖ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى آپکے توکل کا بیان **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا قَالَ

وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ
إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ
يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نجد کیطرف ہمنے آپ کو ایک وادی مین پایا جہان کانٹے دار درخت بہت تہے آپ ایک درخت کے
تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اوسی وادی مین درختون کے
سایون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا مین سو رہا تہا اوس نے تلوار اذ ما لی
مین جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تہا مجھے اسوقت خبر ہوئی جب وہ میرے ہاتھ مین ننگی تلوار آگئی وہ بولا اب تجھین
کون بچا سکتا ہے مجھسے مین نے کہا اللہ تعالی پھر دوسری بار اُس نے یہی کہا مین نے کہا اللہ پھر اوس نے تلوار
نیام مین کرلی وہ شخص یہ بیٹھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کچھ تعرض نکیا **ف** سبحان
اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور غریمت اسکو کہتے ہین کہ ایسے سخت وقت مین بھی مضبوط رہے یون
تو سب اچھی خصلتون کا دعوی کرتے ہین اور بڑی بڑی شیخیان بگہارتے ہین پر امتحان کے وقت سٹی بھول
جاتے ہین ہنی بچشم خود بڑے بڑے لاف زنون کو دیکہا کہ ذری سی مصیبت مین اون کے حواس جاتے رہے بعضون
نے زہر کہالیا اور جان دی لاحول ولاقوۃ یہ حدیث بھی آپکے نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے اتنی شجاعت اور
بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری وکان من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ قبل نجد فلما
قفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتھم القائلۃ یوما ثم ذکر نحو حدیث ابی ھیم
ابن سعد ومعمر **ترجمہ** جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے اونہون نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نجد کیطرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے ایک روز دوپہر دن ہوا پھر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسا اوپر گذری **عن** جابر قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا
بذات الرقاع بمعنی حدیث الزھری ولم یذکر ثم لم یعرض لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** بیان مثل ما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لیکر آئے ہین اوسکی مثال **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَیِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا یُمْسِکُ مَآءً وَلَا یُنْبِتُ کَلَاً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَهُ اللّٰہُ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر مثال اُسکی جو خدا نے مجھکو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین پر اُسمین کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور کچھ حصہ اُسکا کڑا سخت تھا اوس نے پانی کو سمیٹ رکھا پھر اللہ تعالی نے لوگون کو فائدہ پہنچایا اوس سے لوگون نے اُس مین سے پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت مین زَرَعُوْا ہے یعنے کھیتی کی اوس سے) اور کچھ حصہ اُس مین کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گھاس اوگاوے (جیسے چکنی چٹان پانی لگا اور چلدیا) تو یہ مثال ہے اوسکی جس نے خدا کے دین کو سمجھا اللہ نے اُسکو فائدہ دیا اُس چیز سے جو مجھکو عطا فرمائی اوس نے آپ بھی جانا اوروں کو بھی سکھایا اور جس نے اسطرف سر نہ اُٹھایا (یعنے توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو جسکو مین دیکر بھیجا گیا قبول نہ کیا **ف** یعنی زمین کی تین قسمین ہین اسیطرح لوگ بھی تین طرح کے ہین ایک تو **قسم اول** جو پانی سے زندہ ہوتی ہے اور گھاس اور ترکاری اور میوے اوگاتی ہے لوگ اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہین اوسکی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا آپ بھی عمل کیا لوگون کو سکھایا یا اُنھون نے بھی فائدہ اُٹھایا **دوسری قسم** وہ جو خود نہین اوگاتی لیکن پانی روک رکھتی ہے اوس سے آدمیون اور جانورون کو نفع ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا لیکن اُسکو اتنی فہم نہین کہ اوس مین سے باریک مطلب نکالے خیر اوس سے سنکر اور لوگون نے فائدہ اُٹھایا **تیسری قسم** چکنی صاف چٹان نہ کچھ اُگتا ہے نہ پانی تھہرتا ہے یہ اُس شخص کی مثال ہے جس نے دین کیطرف بالکل توجہ نہ کی نہ اُسکو یاد رکھا (نووی) **باب** شَفَقَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمَّتِہٖ آپ کو اپنی اُمت پر کیسی شفقت تھی اُسکا بیان **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا

بَعَثَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ
اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلَتِهِمْ
وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ
فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ
الْحَقِّ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میری دین کی
مثال جو اللہ نے مجھ دیکر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اُس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا
اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنے دشمن
کی فوج کو) اور میں ننگا ڈرانیوالا ہوں سو جلدی بھاگو اب اُسکی قوم میں سے بعضوں نے اُسکا کہنا مانا وہ
شام ہوتی ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا وہی صبح تک وہیں ٹھہرے رہے
اور صبح ہوتے ہی لشکر اون پر ٹوٹ پڑا اور اُنکو تباہ کیا اور جڑ سے اوکھیڑ دیا سو یہی مثل ہے اوسکی
جس نے میرا کہنا مانا اور میری دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین
کو **ف** عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا
ہوکے اپنے کپڑے لکڑی پر اُٹھاکر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض
یہ تھی کہ اُسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اُسکو سچا جانکر جلد بھاگیں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ
الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَفَحَّمُوْنَ فِيْهِ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور میری امت کی مثل ایسی ہے
جیسے کسیکو آگ جلانی سو اوس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں
کو اور تم بے تامل اندا دھند اوس میں گرے پڑتے ہو **ف** یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل
گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں اور حضرت کمال شفقت سے
اون نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حرصی نہیں
رُکتے **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا وَجَعَلَ یَحْجُزُهُنَّ وَیَغْلِبْنَهُ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْهَا قَالَ فَذٰلِکُمْ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ وَتَقَحَّمُوْنَ فِیْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اوسکے گرد روشنی ہوئی تو اُسمین کیڑے اور یہ جانور جو آگ مین مین گرنے لگے اور وہ شخص اُنکو روکنے لگا لیکن وہ نہ رکے اُسمین گرنے لگے یہ مثال ہے میری اور تمہاری مین تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہون اور کہتا ہون جہنم کے پاس سے چلے آؤ چلے آؤ اور تم نہین مانتے اُسی مین گھسے جاتے ہو **عن** جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْهَا وَهُوَ یَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفْلِتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اُس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی اور ٹڈی اور پتنگے اوس مین گرنے لگے اور وہ اُنکو روکنے لگا اسیطرح مین تمہاری کمر تھامے ہون لگا اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے

باب ذِکْرِ کَوْنِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

آپ کا خاتم النبیین ہونا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ فَجَعَلَ النَّاسُ یُطِیْفُوْنَ بِهٖ یَقُوْلُوْنَ مَا رَاَیْنَا بُنْیَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَکُنْتُ اَنَا تِلْکَ اللَّبِنَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت لوگ اُسکے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے ہمنے اس سے بہتر عمارت نہین دیکھی مگر ایک اینٹ کیجگہ خالی ہے اور مین وہی اینٹ ہون (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہوگا) **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَبْنٰی بُیُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَکْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیُعْجِبُهُمُ الْبُنْیَانُ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَا وُضِعَتْ هٰهُنَا لَبِنَةٌ فَیَتِمَّ بُنْیَانُکَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور انکو زیب دیا اور آرایش دی اور پورا کیا مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہہ چھوڑ دی اب لوگ اوس کے گرد پھرنے لگے اور انکو وہ عمارت پسند آئی وہ کہنے لگے مکان والے سے تو نے اینٹ یہان کیوں نہ رکھدی ہوتی تو تیری عمارت پوری ہو جاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اینٹ مین ہون **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِّنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اسمین یہ ہے کہ مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم الانبیا رہون **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِیِّیْنَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** ابوسعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَآءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال اُس شخص کی مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا اُسکو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگون نے اُسکے اندر جانا شروع کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی آپ نے فرمایا مین اُس اینٹ کی جگہہ ہوا مین آیا اور پیغمبرون کو ختم کر دیا **عن** سُلَیْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ بَدَلَ اَتَمَّهَا اَحْسَنَهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین پورا کیا کے بدلے آرایش دیا ہے

بَابٌ

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا جب کسی امت پر اللہ تعالےٰ کی مہر ہوتی ہے تو اُسکا پیغمبر اُس کے سامنے گذر جاتا ہے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا

وَهُوَ يَنْظُرُ فَاقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ جب کسی اُمت پر رحم کرتا ہے تو اُسکا نبی اُمت کی ہلاکت
سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی اُمت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی اُمت کی تباہی چاہتا ہے تو
اُسکو ہلاک کرتا ہے اور اُس کے نبی کے سامنے اور نبی اوسکی تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جھٹلایا
نبی کو اور کہنا نہ مانا **باب** اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ حوض کوثر
کا بیان **عَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى
الْحَوْضِ **ترجمہ** جندب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں
تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر یعنے آگے جاکر تمہارے آنیکا منتظر رہونگا اور تمہارے پلانیکا
سامان درست کرونگا) **ف** قاضی عیاض نے کہا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں اور اُنپر ایمان
لانا فرض ہے اور روایت کیا اسکو متعدد صحابہ نے یہانتک کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں
(نووی) **عَنْ** جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى
الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ
ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَ نُعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا
الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى
اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ
فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر جو وہاں آوے گا وہ اُس حوض میں سے پیے گا
اور جو پیے گا اُس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا بعد حساب و
کتاب کے یہ پینا ہوگا اور جہنم سے نجات پانیکے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعضوں نے
کہا اُس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی ہے اگر اُس حوض میں سے
پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جاویگا تو اوسکو پیاس کا عذاب نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا۔
(نووی) **ف** اور میرے سامنے کچھ لوگ آوینگے جنکو میں پہچانتا ہوں اور وے مجھکو پہچانتے

ہین پہر وہ روک دیے جاوینگے میرے پاس آنے سے مین کہونگا یہ میرے لوگ ہین جواب ملیگا تم نہین
جانتے جو جو اُنہون نے کیا تمہارے بعد (یعنے کافر ہوگئے اور اسلام سے پہر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلہ حضرت
کی وفات کے بعد اسلام سے پہر گئے تھے) مین کہونگا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدلدیا میرے بعد
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَہْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ مَاؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ
مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَا یَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ
بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عَلَی الْحَوْضِ حَتّٰی اَنْظُرَ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ
مِنْکُمْ وَسَیُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا
بَعْدَکَ وَاللّٰہِ مَا بَرِحُوْا بَعْدَکَ یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِہِمْ قَالَ فَکَانَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُّفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی راہ ہے اوسکے چارون کونے
برابر ہین (یعنے طول اور عرض یکسان ہے) اُسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اُسکی بو مُشک سے بہتر
ہے اوسپر جو آبخوری رکھی ہین اُنکی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے جو اُسمین سے پیے گا پہر کبھی
پیاسا نہ ہوگا۔ عبداللہ نے کہا اسما بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین حوض
پر رہونگا دیکھونگا تم مین سے کون کون وہان آتے ہین اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے اُٹکائے جاوینگے
مین کہونگا اے پروردگار یہ لوگ میرے ہین میری اُمت کے ہین جواب ملیگا تمکو معلوم نہین جو کام
اونہون نے تمہارے بعد کیے قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹہیرے اُلٹے پاؤن پہر لوٹ گئے (اسلام سے پہر گئے) ان لوگون
مین خارجی بھی داخل ہین جو حضرت علی رضی کے ساتھ سے الگ ہوگئے اور مسلمانون کو کافر سمجھنے لگے اور وے لوگ بھی داخل ہین جنہون نے
حضرت کی وصیت پر عمل نکیا اور حضرت کو اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا معاذ اللہ (ابن ابی ملیکہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) کہتے تھے
یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین اُلٹے پاؤن پہر لوٹ جانے سے یا دین مین فتنہ ہونے سے **عَنْ**
عَائِشَۃَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ اَصْحَابِہٖ اِنِّیْ
عَلَی الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ فَوَاللّٰہِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ

مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَکَ مَازَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِہِمْ ترجمہ
اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے اصحاب مین بیٹھے تھے
فرماتے تھے مین حوض کوثر پر تمہارا انتظار کرونگا کون کون تم مین سے آتے ہین قسم خدا کی بعض لوگ
میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے مین کہونگا اے رب یہ میرے لوگ ہین اور میری اُمت کے لوگ ہین پروردگار
فرماوے گا تجھکو معلوم نہین اونہون نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آپ کو وفات کے بعد اپنی اُمت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہین ہوتا یہ علم اللہ تعالیٰ ہی
کو ہے اور وہ جو ایک روایت مین آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو اُمت کے اعمال مجھپر پیش ہوتے ہین اس
سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ تفصیلی عن اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَتْ
کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَذْکُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَکُلَّمَا کَانَ یَوْمًا مِّنْ ذٰلِکَ وَالْجَارِیَۃُ تَمْتَشِطُنِیْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَیُّہَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِیَۃِ اسْتَاْخِرِیْ عَنِّیْ قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ یَدْعُ النِّسَاءَ
فَقُلْتُ اِنِّیْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ فَاِیَّایَ
لَا یَاْتِیَنَّ اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّیْ کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِیْمَ ھٰذَا
فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا ترجمہ اُم المومنین اُم سلمہ سے روایت
ہے مین لوگون سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا تھا ایک دن
چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو یہ سنکر
مین نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے وہ بولی آپ نے مردونکو بلایا ہے نہ عورتونکو مین نے کہا لوگون
مین مین داخل ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہون گا حوض پر تو تم ہوشیار
ہو کوئی تم مین سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر ہٹایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے مین
کہونگا یہ کیون ہٹائے جاتے ہین جواب ملیگا تمہین معلوم نہین ..... اونہون نے نئی نئی
باتین نکالین تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتین اعتقاد اور عمل مین) مین کہونگا تو دور ہو
عن اُمِّ سَلَمَۃَ تُحَدِّثُ اَنَّہَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ
وَھِیَ تَمْتَشِطُ اَیُّہَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا شَطَتْہَا کُفِّیْ رَاْسِیْ بِنَحْوِ حَدِیْثِ بُکَیْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کہنگی کرا
رہے تہے اونہون نے کہنگی کرنے والی سے کہا بس کر اخیر تک **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ
اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيْ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ
اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا
بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اُحد کے شہید ونپر نماز پڑہی جیسے جنازہ کی نماز پڑہتے
ہین پہر منبر کیطرف آئے اور فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا اور گواہ ہونگا اور قسم خدا کی مین حوض
کو اسوقت دیکہہ رہا ہون اور مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیان ملین ہین یا زمین کی کنجیان اور قسم
خدا کی مجھے یہ ڈر نہین کہ تم میرے بعد مشرک ہوجاؤگے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ مین آکر ایک دوسرے
سے حسد کرنے لگو **ف** اور دنیا کیواسطے آخرت کا خیال چہوڑ دو مسلمانون نے حضرت کے چند روز بعد
ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس مین پہوٹ کی بنا ڈالی معاویہ حضرت علی مرتضے سے لڑے اور یزید پلید
نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا اور فتنون کی تار بندہ گئی اُس
روز سے آجتک مسلمانون کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹہے نہین ہوئے آخر کافر
موقع پاکر اونپر غالب ہوے اور اُن کی قوت خاک مین مل گئی **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَآءِ وَالْاَمْوَاتِ
فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهٗ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ
اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْمِنْبَرِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہیدون پر نماز
پڑہی پہر منبر پر چڑہے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندون اور مردونکو اور فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا
حوض پر اور اُس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونو مقام کے نام ہین ایلہ مدینہ
سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہین ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہوجاؤگے لیکن مین تمہارے

دنیا کے لالچ مین پڑکر آپس مین لڑنے نہ لگو پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیر تک میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولانا زعن اقواما ثم لاغلبن علیھم فاقول یا رب اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارا پیش رو ہونگا حوض کوثر پر اور چند لوگون کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا پھر مین غالب ہونگا اور عرض کرونگا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہین اصحاب ہین جواب ملیگا تم نہین جانتے اونہون نے جو نئی باتین کین تمہارے بعد عن الاعمش بھذا الاسناد ولکم یذکر اصحابی اصحابی نے ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث الاعمش وفی حدیث شعبۃ عن مغیرۃ سمعت ابا وائل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الاعمش ومغیرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن حارثۃ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضہ ما بین صنعاء والمدینۃ فقال لہ المستورد الم تسمع قال الا وانی قال لا فقال المستورد فتری فیہ الانیۃ مثل الکواکب ترجمہ حارثہ سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعا سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ) مستورد نے کہا تمنے آپ سے برتنون کا ذکر نہین سنا حارثہ نے کہا نہین مستورد نے کہا تم برتن دیکھوگے وہان ستارون کیطرح عن حارثۃ بن وھب الخزاعی یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول وذکر الحوض بمثلہ ولم یذکر قول المستورد وقولہ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین مستورد کے قول کا ذکر نہین ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ان امامکم حوضا ما بین ناحیتیہ کما بین جرباء واذرح ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جسکے دونو کنارون مین اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح مین ہے عن ابن عمر عن النبی صلعم قال ان امامکم حوضا کما بین جرباء واذرح وفی روایۃ ابن مثنی حوضی ترجمہ وہی جو گذرا عن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ وزاد وقال عبید اللہ فسالتہ فقال قریتین بالشام یلیھما میسرۃ ثلاث لیال وفی حدیث ابن بشر ثلاثۃ ایام ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے عبید اللہ نے کہا مین نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہین انہون نے کہا دو گاؤن ہین شام مین اون دونو مین تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا عن

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی امامکم حوضا کما بین جربا و اذرح فیہ اباریق کنجوم السماء من ورد فشرب منہ لم یظمأ بعدھا ابدا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جربا سے اذرح اور اوس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کیطرح جو وہاں آویگا اور اسمیں سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا **عن** ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض قال والذی نفس محمد بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبھا الا فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منھا لم یظمأ آخر ما علیہ ینبعث فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماؤہ اشد بیاضا من اللبن و احلی من العسل ترجمہ ابوذر غفاری سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہیں آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اوس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کسی رات کی تاریکی اوس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو وہ جنت کے برتن ہیں جو اوس میں پیے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہ اخیر نہیں ہے) اوس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پیے پیاسا نہ ہوا اوسکا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونوں شام کے شہر ہیں) اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے **عن** ثوبان ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لبعقر حوضی اذود الناس لاھل الیمن اضرب بعصای حتی یرفض علیھم فسئل عن عرضہ فقال من مقامی الی عمان و سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن و احلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذھب و الآخر من ورق ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہونگا میں والوں کے لیے میں اپنی لکڑی سے ماروں گا یہاں تک کہ میں والوں پر اسکا پانی بہ آویگا (اس سے میں والوں کی بڑی فضیلت نکلی انہوں نے دنیا میں حضرت صلعم کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا پس حضرت صلعم بھی آخرت میں انکی مدد کرینگے اور سب کے پہلے حوض کوثر سے وہ پئینگے) پھر پوچھا گیا آپ سے اُس حوض کا عرض کتنا ہے آپ نے فرمایا جیسے یہاں سے عمان پھر پوچھا گیا اسکا پانی کیسا ہے آپنے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ

میٹھا ہو دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جنکو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا **عن** قتادۃ باسناد ھشام بمثل حدیثہ غیر انہ قال انا یوم القیمۃ عند عقر الحوض **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کے کنارے پر ہونگا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث الحوض فقلت لیحیی بن حماد ھذا حدیث سمعتہ من ابی عوانۃ فقال وسمعتہ ایضا من شعبۃ فقلت انظر لی فیہ فتحدث بہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاذودن عن حوضی رجالا کما تذاد الغریبۃ من الابل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنے کافروں کو) جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قدر حوضی کما بین ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق کعدد نجوم السماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اسمیں مرتبن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رأیتھم ورفعوا الی اختلجوا دونی فلاقولن ای رب اصحابی اصحابی فلیقالن لی انک لا تدری ما احدثوا بعدک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض پر چند آدمی ایسے آئینگے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے جب میں انکو دیکھ لونگا اور وہ میرے سامنے کردیے جاوینگے تو اٹکائے جاوینگے میرے پاس آنے سے میں کہونگا ای پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو انہوں نے کل کہلایا تمہارے بعد **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی وزاد انیتہ عدد النجوم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اسکے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا

صنعا اور مدینہ کے بیچ مین ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہما شکا فقالا او مثل ما بین المدینۃ وعمان وفی حدیث ابی عوانۃ ما بین لابتی حوضی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین راوی کو شک ہے کہ یون کہا جتنا مدینہ اور صنعا مین ہے یا جتنا مدینہ اور عمان مین ہے **عن** انس قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترای فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھیگا جتنے آسمان کے تارے ہین **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلہ وزاد او اکثر من عدد نجوم السماء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انی فرطکم علی الحوض وان بعد ما بین طرفیہ کما بین صنعاء وایلۃ کان الاباریق فیہ النجوم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہون گا حوض پر اوسکے دونون کنارون مین اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعا اور ایلہ مین اور اس کے آبخوری تارون کیطرح ہین **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی انی سمعتہ یقول انا الفرط علی الحوض **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جسمین لکھا تھا بیان کرو مجھسے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے جواب مین لکھا مین نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر **باب** اکرام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الملائکۃ معہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتون کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا **عن** سعد قال رایت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیاض ما رایتہما قبل ولا بعد یعنی جبریل وعن میکائیل علیہما الصلوٰۃ والسلام **عن** سعد بن ابی وقاص قال لقد رایت یوم احد عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن یسارہ رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان عنہ کاشد القتال ما رایتہما قبل ولا بعد **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور بائین طرف دو شخصونکو دیکھا جو سفید

کپڑے پہنے ہوئے تہے اور آپکے طرف سے خوب لڑ رہے تہے اس سے پہلے نہ اسکے بعد مینے انکو دیکہا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل تہے اللہ تعالی نے ایکو عزت دی ان فرشتون کے ساتہہ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتون کا لڑنا مدد سے خاص نہ تہا) **باب** شجاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی شجاعت کا بیان **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان اشجع الناس لقد فزع اہل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق ناس قبل الصوت فتلقاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجعا وقد سبقہم الی الصوت وہو علی فرس لابی طلحۃ عری فی عنقہ السیف وہو یقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناہ بحرا او انہ لبحر قال وکان فرسا یبطأ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ خوبصورت تہے اور سب سے زیادہ سخی تہے اور سب سے زیادہ بہادر تہے ایک رات مدینہ والون کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنیکا) جدہر سے آواز آرہی تہی اودہر لوگ چلے راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگون سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لیگئے تہے) اور سب سے پہلے تشریف لیگئے تہے اور ادہر کیطرف ابو طلحہ کے گہوڑے پر جونگی پیٹہ تہا اور آپ کے گلے مین تلوار تہی اور فرماتے تہے کچہ ڈر نہین کچہ ڈر نہین آپ نے فرمایا یہ گہوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گہوڑا اسٹہا تہا (یہ یہی آپ کی سواری کی برکت تہی کہ وہ تیز ہوگیا) **عن** انس قال کان بالمدینۃ فزع فاستعار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ یقال لہ مندوب فرکبہ فقال ما رأینا من فزع وان وجدناہ لبحرا **ترجمہ** انس سے روایت ہے مدینہ والون کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گہوڑا مانگا جس کا نام مندوب تہا اوسپر سوار ہوئے اور فرمایا ہمنے تو کوئی خوف کیوجہ نہین دیکہی اور یہ گہوڑا تو دریا کیطرح دیکہا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر قال فرسنا ولم یقل لابی طلحۃ وفی حدیث خالد عن قتادۃ سمعت انسا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی سخاوت کا بیان **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شہر رمضان ان جبریل علیہ السلام کان یلقاہ فی کل سنۃ فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیہ رسول اللہ صلعم القرآن فاذا لقیہ جبریل کان رسول اللہ صلعم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ مال دینے مین سخی تھے اور سب وقتون سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان کے مہینے مین ہوتی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان مین آپ سے ملتے اخیر مہینے تک آپ اون کو قرآن سناتے جب جبریل آپ سے ملتے اسوقت آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے مین (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت مین زیادہ سخاوت کرنا چاہیے) **عن** الزہری بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** حسن خلقہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اخلاق کا بیان **عن** انس بن مالک قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین واللہ ما قال لی اُفًّا قط ولا قال لی لشیء لم فعلت کذا وھلا فعلت کذا زاد ابو الربیع لشیء لم لم یصنعہ الخادم ولم یذکر قولہ واللہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھکو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان مین) اور نہ کبھی یہ کہا تونے یہ کام کیون کیا یا یہ کام کیون نکیا جو خادم کو کرنا چاہیے تھا **عن** انس بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اخذ ابو طلحۃ بیدی فانطلق بی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان انسا غلام کیس فلیخدمک قال فخدمتہ فی السفر والحضر واللہ ما قال لی لشیء صنعتہ لم صنعت ھذا ھکذا ولا لشیء لم اصنعہ لم لم تصنع ھذا ھکذا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انس ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت مین رہیگا انس نے کہا پھر مین نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر مین قسم خدا کی آپ نے کسی چیز کو جو مینے کی یہ نہ فرمایا تونے کیون کی اور جسکو نہ کیا اوس کے لیے یہ نہین فرمایا تونے کیون نہ کیا **عن** انس قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع سنین فما اکلمہ قال لی قط لم فعلت کذا وکذا ولا عاب علی شیئا قط **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک مین نہین جانتا آپ نے کبھی مجھے فرمایا ہو یہ کام تونے کیون کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی **عن** انس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذھب وفی نفسی ان اذھب لما امرنی بہ نبی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی الصبیان وھم یلعبون فی السوق فاذا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وھو یضحک فقال
یا انیس اذھبت حیث امرتک قال قلت نعم انا اذھب یا رسول اللہ قال انس واللہ
لقد خدمتہ تسع سنین ما علمتہ قال لشیء صنعتہ لم فعلت کذا وکذا او لشیء ترکتہ
ھلا فعلت کذا وکذا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ
ملنسار تھے ایک دن آپ نے مجھے ایک کام پر جانیکو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہین جاؤن گا لیکن
میرے دلمین یہی تھا کہ جاؤن (لڑکپن کے قاعدے پر) میں نے ظاہر مین انکار کیا جس کام کے لیے آپ حکم
دیتے ہین آخر مین نکلا یہانتک کہ محلہ لڑکے ملے جو بازار مین کھیل رہے تھے ایک ہی ایکا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی میں نے آپکیطرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
اے اُنیس (یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا) تو وہان گیا جہان مین نے حکم دیا تھا میں نے
عرض کیا جی ہان جاتا ہون یا رسول اللہ انس نے کہا قسم خدا کی مین نے نو برس تک آپ کی خدمت
کی مجھے یاد نہین کہ کسی کام کے لیے جسکو مین نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیون کیا یا کسی کام
کو مین نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیون نہین کیا **عن** انس بن مالک قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ اچھی عادتین رکھتے تھے **باب** فی سخاءہ صلی اللہ علیہ
وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال ما سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہین نہ فرمایا (بلکہ دیدی) **عن** جابر بن
عبد اللہ یقول بمثلہ سواء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس قال ما سئل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی الاسلام شیئا الا اعطاہ قال فجاءہ رجل فاعطاہ غنما بین جبلین
فرجع الی قومہ فقال یا قوم اسلموا فان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یعطی عطاء لا یخشی
الفاقۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال
نہین ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ پاس آیا آپ نے اسکو دو پہاڑون پر بکریان دیدین (یعنی

اتنی بکریان تہین کہ دو پہاڑون کے بیچ مین جو جاہی ہوتی ہی وہ بھر گئی تہی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو مسلمان ہوجاؤ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اتنا کچہ دیتے ہین کہ پھر احتیاج کا ڈر نہین رہتا **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانونکو تالیف قلوب کے لیے دینے مین اختلاف نہین ہے لیکن زکوۃ کا مال انکو دینے مین اختلاف ہی صحیح یہ ہے کہ زکوۃ اور بیت المال مین سے انکو دینا درست ہی اور کافرون کو تالیف قلوب کے لیے زکوۃ مین سے دینا درست نہین اور مالون مین سے کیونکہ اب اللہ تعالی نے عزت دی اسلام کو کافرون کے ملانے کی ضرورت نرہی اور بعضون نے سوا زکوۃ کے اور مالون مین سے انکو دینا درست کہا ہی انتہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَآءً مَّا یَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْہَا **ترجمہ** انس سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون پہاڑون کے بیچ کی بکریان مانگین آپ نے اُسکو دیدین وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہوجاؤ قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچہ دیتے ہین کہ محتاجی کا ڈر نہین رہتا انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پھر مسلمان نہین ہوتا یہانتک کہ اسلام اُسکی نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوجاتا **ف** بعض نسخون مین فَمَا یُسْلِمُ کے بدلے فَمَا یُمْسِیْ ہے یعنی ایک رات بھی نہین گذرتی تہی کہ وہ آپ کی صحبت کی برکت کیوجہ سے سچا مسلمان ہوجاتا اور اسلام اوس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا **عن** ابْنِ شِہَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ غَزْوَۃَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَیْنٍ فَنَصَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ دِیْنَہٗ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ مِائَۃً مِّنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَۃً ثُمَّ مِائَۃً قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِیْ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَیَّ فَمَا بَرِحَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا برس آپ سب مسلمانون سمیت جو آپکے ساتہہ تہے نکلے وہ حنین مین لڑے اللہ تعالے نے اپنے

دین کی مدد کی اور مسلمانون کی اوسدن رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیے پھر سو دیے پھر سو دیے صفوان نے کہا قسم خدا کی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے دیا مجھکو جو دیا اور آپ سب لوگون سے زیادہ میری نگاہ مین برے تھے آپ ہمیشہ مجھکو دیتے رہے یہانتک کہ سب لوگون سے زیادہ آپ میری نگاہ مین محبوب ہوگئے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قد جاء نا مال البحرین لاعطیتک ھکذا وھکذا وھکذا وقال بیدیہ جمیعا فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یجیء مال البحرین فقدم علی ابی بکر بعدہ فامر منادیا فنادی من کانت لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ او دین فلیاتنا فقمت فقلت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو قد جاء مال البحرین اعطیتک ھکذا وھکذا وھکذا فحثی ابو بکر الصدیق مرۃ ثم قال لی عدھا فعددتھا فاذا ھی خمس مائۃ فقال خذ مثلیھا **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آویگا تو مین تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا اور دونون ہاتھون سے اشارہ کیا (یعنے تین لپ بھر کر) سو آپ کی وفات ہوگئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق کے پاس آیا آپ کے بعد انہون نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اسکا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آدمی یہ سنکر مین کھڑا ہوا اور مین نے کہا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آویگا تو تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا یہ سنکر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھرا اور مجھسے کہا اسکو گن مین نے گنا تو وہ پان سو نکلے ابو بکر نے کہا اسکا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہوگئے) **عن** جابر بن عبد اللہ قال لما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء ابا بکر الصدیق مال من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بکر من کان لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین او کانت لہ قبلہ عدۃ فلیاتنا بنحو حدیث ابن عیینۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال وتواضعہ وفضل ذلک آپ کی شفقت کا بیان جو بچون بالون پر تھی اور اسکی فضیلت **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ باسم ابی ابراھیم علیہ السلام ثم دفعہ الی ام سیف امراۃ قین یقال لہ ابو سیف فانطلق یاتیہ واتبعتہ فانتھینا الی ابی سیف

وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ حِمَارَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ
أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ
عَيْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا
مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ **ترجمہ** انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام
رکھا پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابوسیف تھا آپ ایک روز چلے
ابوسیف کے پاس میں بھی آپ کے ساتھ گیا جب ابوسیف کے گھر پر پہونچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور
سارا گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا میں دوڑ کر آپ کے آگے گیا اور میں نے کہا اے ابوسیف ذرا ٹھہر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے وہ ٹھہر گیا آپ نے بچے کو بلایا اور اپنے سے چپٹا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ فرمایا
انس نے کہا میں نے اوس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ دیکھکر
آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے
سوا اوس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے یعنے اوسکی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں اے قسم خدا
کی اے ابراہیم ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں **فائدہ** معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبروں
کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے۔

عن انس بن مالک قال ما رأيت أحدا كان أرحم بالعيال من رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال كان إبراهيم مسترضعا له في عوالي المدينة فكان ينطلق ونحن معه فيدخل البيت
وإنه ليدخن وكان ظئره قينا فيأخذه فيقبله ثم يرجع قال عمرو فلما توفي إبراهيم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن إبراهيم ابني وإنه مات في الثدي وإن له لظئرين
تكملان رضاعه في الجنة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے کسیکو مال بچوں پر اتنی
شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے آپکے صاحبزادے حضرت ابراہیم
علیہ السلام دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی میں (عوالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس) آپ جایا کرتے اور

ہم آپکے ساتھ ہوتے پھر اُنکے گھر تشریف لے جاتے وہان وہ ہوان ہوتا کیونکہ اُنکا خاوند لوہار تہا آپ
بچے کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وفات پائی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اوس نے دودہ پینے کی مدت پوری کرلی
اُنکے لئے دو دودہ پلانیوالیان ہیں جو جنت میں اوس کے دودہ پینے کی مدت تک دودہ پلاوینگی **عن** عائشۃ قالت قدم
ناس من الاعراب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اتقبلون صبیانکم فقالوا نعم فقالوا
لکنا واللہ لا نقبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واملک ان کان اللہ نزع منکم
الرحمۃ وقال ابن نمیر من قلبک الرحمۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی کہ چند لوگ عرب
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے فرمایا تم اپنے بچون کو پیار کرتے ہو وہ بولے ہان پھر
بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کیا کرون اللہ تعالے نے تمہارے
دل سے رحم نکال لیا ہے **عن** ابی ھریرۃ ان الاقرع بن حابس ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقبل الحسن فقال ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت واحدا منھم فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی اقرع بن حابس نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار کر رہے تہے امام حسن علیہ السلام کو تو بولا یا رسول میرے دس بچے ہین
مین نے ان مین سے کسیکو پیار نہین کیا آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا بچون اور یتیمون اور عاجزون اور
ضعیفون پر اخدا بھی اوسپر رحم نہ کرے گا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندون پر رحم نکرے گا اللہ تعالی اوسپر رحم نہ کرے گا **عن** جریر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث الاعمش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
کثرۃ حیاء صلی اللہ علیہ وسلم آپکے حیا اور شرم کا بیان **عن** ابی سعید الخدری
یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا وکان
اذا کرہ شیئا عرفناہ فی وجھہ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم مین اُس کنواری لڑکی سے جو پردی مین رہتی ہے زیادہ شرم تہی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے

توہم اوسکی نشانی آپکے چہرے پر پہچان لیتے **ف** لیکن حیا کی وجہ سے آپ بان سے برا نہ کہتے یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنہ مین سے ہے اور جو ایمان کا جزو ہے **عن** مسروق قال دخلنا علی عبد اللہ بن عمرو حین قدم معاویۃ الکوفۃ فذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم یکن فاحشا ولا متفحشا وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم احاسنکم اخلاقا قال عثمان حین قدم مع معاویۃ الکوفۃ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے جب معاویہ کوفہ مین آئے انہون نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مین بہتر وہ لوگ ہین جنکے خلق اچھے ہین **فائدہ** حسن خلق صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حسن خلق کیا ہے ساتھ کرنا کسی کو ایذا نہ دینا کشادہ پیشانی لوگون سے ملنا قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگون سے اچھی طرح ملے محبت رکھے انپر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہین تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت مین کبھی اور غرور نہ کرے زبان درازی نکرے مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعضی صفات اوسکی خلقی ہوتے ہین اور بعضی کسب سے حاصل ہو جاتی ہین انتہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تبسمہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسن عشرتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان **عن** سماک بن حرب قال قلت لجابر بن سمرۃ اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا کان لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الصبح حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام وکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاھلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سماک بن حرب سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اونہون نے کہا ہان بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہان فجر کی نماز پڑہتے وہان سے نہ اوٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہلعلم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ اوٹھتے اور لوگ باتین کرتے اور جاہلیت کے کامون کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے (یعنے بغیر آواز کے ہنستے) **باب** رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء وامرہ بالرفق بہن والوصیۃ بہن عورتون پر رحم کرنے کا بیان **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وغلام اسود یقال لہ انجشۃ یحدو فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انجشۃ رویدک سوقا بالقواریر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا نام انجشہ تھا گاتا تھا آپنے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹون کو شیشے لدے اونٹون کیطرح ہانک **فائدہ** یہ غلام خوش آواز تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہوجاتے ہین اور جلد چلتے ہین عورتونکو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے آپنے یہ حدیث فرمائی اور بعضے احدیث کا یہ مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑہتا جاتا تھا حضرت کو ڈر کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہوجاوے اور اُنکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا نووی نے کہا عرب کی مثل ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی سرود منتر ہے زنا کا **عن** انس بنحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان علی ازواجہ وسواق یسوق بھن یقال لہ انجشۃ فقال ویحک یا انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر قال ابو قلابۃ تکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ لو تکلم بھا بعضکم لعبتموھا علیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیون کے پاس آئے اور ایک حبشی گانے والا اون کے اونٹونکو ہانک رہا تھا جسکا نام انجشہ تھا آپنے فرمایا خرابی ہو تیری کی اے انجشہ آہستہ لے چل شیشون کو (یعنے عورتون کو بوجہ نزاکت کے انکو شیشہ فرمایا) ابوقلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات فرمائی اگر تم مین سے کوئی وہ بات کہے تو تم کہیل سمجھو **عن** انس بن مالک قال کانت ام سلیم مع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسوق بھن سواق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے ساتھ تھین اور ایک ہانکنے والا اون کے اونٹون کو ہانکتا رہا تھا آپ نے فرمایا اے انجشہ ہلکے لے چل شیشون کو **عن** انس قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاد حسن الصوت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویدا یا انجشۃ لا تکسر القواریر یعنی ضعفۃ النساء ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گانیوالا خوش آواز تھا رجز اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا آپ نے اسسے فرمایا ہلو چل اے انجشہ مت توڑ شیشون کو یعنے ناتوان عورتون کو تکلیف مت دے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر حاد حسن الصوت ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قرب صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکھم بہ وتواضعہ لھم

آپکا برتاؤ لوگون سے اور تواضع **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتھم فیھا الماء فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیہ وربما جاءہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتنون مین پانی لیکر آتے پھر جو برتن آپکے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اوس مین ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن مین بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبوتے **ف** برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیمارونکو پلاتے ہون شفا کے لیے **عن** انس قال لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے دیکھا حجام آپکا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپکے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ مین گرے **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپکے آثار شریف سے برکت لیتے تھے۔ اس مین کوئی شک نہین کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرک ہین اور ان سے برکت لینا درست ہے پر جاہلون کیطرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتین بدعت یا شرک ہین ان سے بچا رہے **عن** انس ان امرأۃ کان فی عقلھا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معھا فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتھا **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک عورت کے عقل مین فتور تھا اس نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے آپسے کچھ کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگون کے سامنے نہین کہہ سکتی) آپنے فرمایا اے مان فلانے کی (یعنے اُسکا نام لیا) اچھا کوی گلی دیکھہ لے مین تیرا کام کردون گا پھر آپ نے راہ مین اس سے تنہائی کی یہانتک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی **فائدہ** یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھہ بلکہ راہ مین آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوے اور اسکی بات سن لی اور جواب دیدیا حاکم کو بھی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے **باب** ترک الانتقام الا للہ تعالے آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کیواسطے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اخذ ایسرھما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ

إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھکر اُس سے دور رہتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اُسکو سزا دیتے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اوس سے دور رہتے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اُسکا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں خلل ڈالا تو خدا کے واسطے بدلہ لیا یعنے شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹنا زنا میں کوڑے لگانے یا سنگسار کرنا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ طِيبِ رِيحِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِينِ مَسِّهِ

آپ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر جانیکو نکلے میں بھی آپکے ساتھ نکلا سامنے کچھ بچے آئے آپ نے ہر ایک بچہ کے رخسار پر

ہاتھ پھیرا اور میرے ہی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا **ف** نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگاویں اور اسپر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں **عن** انس قال انس ما شممت عنبرا قط ولا مسکا ولا شیئا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا مسست شیئا قط دیباجا ولا حریرا الین مسا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیبا نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک جسم میں تھی **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون کان عرقہ اللؤلؤ اذا مشی تکفأ ولا مسست دیباجۃ ولا حریرۃ الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکۃ ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینا مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈالکر یا ادھر ادھر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے قاضی نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی

باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ

آپ کے پسینے کا خوشبودار اور متبرک ہونا **عن** انس بن مالک قال دخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت امی بقارورۃ فجعلت تسلت العرق فیھا فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلیم ما ھذا الذی تصنعین قالت ھذا عرقک نجعلہ فی طیبنا وھو من اطیب الطیب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اوس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہے

وہ بولی آپ کا پسینا ہی جسکو ہم اپنے خوشبو مین شریک کرتے ہین اور وہ سب سے بڑھکر خوشبو ہی **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشہا ولیست فیہ قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشہا فاتت فقیل لہا ہذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم نائم فی بیتک علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقہ علی قطعۃ ادیم علی الفراش ففتحت عتیدتہا فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصرہ فی قواریرہا ففزع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلیم فقالت یا رسول اللہ نرجو برکتہ لصبیاننا قال اصبت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے گھر مین جاتے اور اون کے بچھونے پر سو رہتی وہ وہان نہین ہوتین ایک دن آپ تشریف لائے اور اون کے بچھونے پر سو رہی وہ آئین تو لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر مین تمہارے بچھونے پر سو رہی ہین یہ سنکر وہ آئین دیکھا تو آپ کو پسینا آیا ہے اور آپ کا پسینا چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے ام سلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینا پونچھ پونچھ کر شیشیون مین بھرنے لگین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اوٹھ بیٹھے اور فرمایا کیا کرتی ہے اے ام سلیم انہون نے کہا یا رسول اللہ یہ برکت کی لیے ہم لیتے ہین اپنے بچون کے لیے آپنے فرمایا تو نے ٹھیک کیا اور گذر چکا کہ ام سلیم آپکی محرم تہین اور محرم کے پاس جانا اور وہان سو رہنا درست ہی **عن** ام سلیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتیہا فیقیل عندہا فتبسط لہ نطعا فیقیل علیہ وکان کثیر العرق فکانت تجمع عرقہ فتجعلہ فی الطیب والقواریر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم ما ہذا قالت عرقک ادوف بہ طیبی **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپ کے لیے ایک کہال بچھا دیتین آپ اُسپر سوتے اور آپ کو پسینہ بہت آتا تو ام سلیم آپ کا پسینہ اکہٹا کرتین اور خوشبو مین اور شیشیون مین ملا دیتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہے انہون نے کہا آپ کا پسینہ ہی جسکو مین خوشبو مین ملاتی ہون **عن** عائشۃ قالت ان کان لینزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغداۃ المبردۃ ثم تفیض جبہتہ عرقا ام المومنین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن مین وحی اوترتی آپ کی پیشانی سے پسینا نکلتا (وحی کی سختی سے) **عن** عائشۃ ان الحارث

ابن هشام سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف یاتیک الوحی فقال احیانا یاتینی فی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی ثم یفصم عنی وقد وعیت عنہ واحیانا یتمثل لی الملک فی مثل صورۃ الرجل فاعی ما یقول **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اسکو یاد کر لیتا ہوں **عن** عبادۃ بن الصامت قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی کرب لذلک وتربد وجھہ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اوترتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کیطرح ہو جاتا (دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ وحی اوترتے وقت سرخ ہوتا نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدرت کے ساتھ ہو اور تربد کے بھی یہی معنے ہیں یا پہلے تربد ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے) **عن** عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی نکس رأسہ ونکس اصحابہ رؤسھم فلما اتلی عنہ رفع رأسہ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اوترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپکے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے **باب** صفۃ شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ وحلیتہ آپکے بالوں کی تعریف اور آپکے حلیہ کا بیان **عن** ابن عباس قال کان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسھم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ فسدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے (یعنے مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپکو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنے بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کچھ حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اوس باب میں اختیار کرتے تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس کے آپ مانگ نکالنے لگے **ف** نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اسکو وحی سے قاضی نے کہا لٹکانا بالون کا پیشانی
پر منسوخ ہوگیا اب وہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ ہانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے حاصل یہ ہے
کہ لٹکانا بھی جائز ہے اور ہانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی اور اہل اسلام میں
مخالفت مشرکین جب اللہ تعالی نے اسلام کو غالب کر دیا اور اسکی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا اون کی خلاف کرنے
کا جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس بات
میں آپ کو کوئی حکم نہ آتا انتہے مختصرا **عن** ابن شہاب بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن البراء یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا بعید ما بین
المنکبین عظیم الجمۃ الی شحمۃ اذنیہ علیہ حلۃ حمراء ما رایت شیئا قط احسن
منہ علیہ الصلاۃ والسلام **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد
تھے آپکے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنے سینہ چوڑا تھا) بال بہت تھے کانوں کی لو تک آپ
سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنے سکیا کا جس میں سرخ اور زرد دھاریں تھیں) میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوب
صورت نہیں دیکھا **عن** البراء قال ما رایت من ذی لمۃ احسن فی حلۃ حمراء
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرہ یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین
لیس بالطویل ولا بالقصیر قال ابو کریب لہ شعر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے
کوئی بالون والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں
دیکھا آپکے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا نہ لمبے تھے نہ ٹھنگنے
عن البراء یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجھا واحسنہ
خلقا لیس بالطویل الماھب ولا بالقصیر **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور آپکے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے نہ لمبے تھے بہت
نہ ٹھنگنے **عن** قتادۃ قال قلت لانس بن مالک کیف کان شعر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال کان شعرا رجلا لیس بالجعد ولا السبط بین اذنیہ وعاتقہ **ترجمہ**
قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے انہوں نے کہا میانہ تھے نہ بہت
گھونگریالے نہ بالکل سیدھے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ هُوَ يُلُ شَقُّ الْعَيْنَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے جھوٹے ہوئے ایڑیاں کم گوشت والی سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا ہے انہوں نے کہا دراز شگاف آنکھوں کے (اس پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنے ہے کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا منہوس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت **عن** الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ اٰخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جریری سے روایت ہے میں نے ابو الطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تھا ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے) امام مسلم نے کہا ابو الطفیل ۱۰۰ سو ہجری میں مرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے **فائدہ** وہ آخر تھے اصحاب کے انکے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے دنیا میں نہ رہا بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ۶۰۰ سو ہجری میں ظاہر ہوا محض غلط اور جھوٹ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد کوئی آدمی اسوقت کا نہ رہے گا **عن** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَاٰهُ غَيْرِيْ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ فَكَيْفَ رَاَيْتَهٗ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوا میرے آپ کے دیکھنے والوں میں نہیں رہا جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے کیسا دیکھا آپ کیسے تھے انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے **باب** شَيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ

ا بارتن ہندی کا صحابی ہونا غلط ہے

کے بڑھاپے کا بیان **عن** ابن سیرین قال سئل انس ھل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ لم یکن رای من الشیب الا قال ابن ادریس کانہ یقللہ و قد خضب ابو بکر و عمر بالحناء و الکتم **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے انس سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہوں نے کہا آپ کا اتنا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابو بکر اور عمر نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے) **عن** ابن سیرین قال سالت انس بن مالک ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضب قال لم یبلغ الخضاب قال کان فی لحیتہ شعرات بیض قال قلت لہ اکان ابو بکر یخضب قال فقال نعم بالحناء و الکتم **ترجمہ** انس بن مالک سے پوچھا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا اونہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکر خضاب کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں حنا اور وسمہ سے **عن** محمد بن سیرین قال سالت انس بن مالک اخضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ لم یر من الشیب الا قلیلا **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے اونہوں نے کہا آپ کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا **عن** ثابت قال سئل انس بن مالک عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات کن فی راسہ فعلت قال و لم یختضب قد اختضب ابو بکر بالحناء و الکتم اختضب عمر بالحناء بحتا **ترجمہ** ثابت سے روایت ہے انس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا اونہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ کے سر کے سفید بال گن لیتا آپ نے خضاب نہیں کیا البتہ ابو بکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے **عن** انس بن مالک قال یکرہ ان یلتف الرجل الشعرۃ البیضاء من راسہ و لحیتہ قال و لم یختضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان البیاض فی عنفقتہ و فی الصدغین و فی الرأس نبذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اونہوں نے کہا سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے) (نووی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا آپ کی چھوٹی ڈاڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفید تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں **عن** المثنی بھذا الاسناد

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس انہ سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شانہ اللہ ببیضاء ترجمہ انس سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہون نے کہا اللہ نے آپ کو نہین بدلا سفید رینے سفید نہین کیا **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا منہ بیضاء ووضع رھیر بعض اصابعہ علی عنفقتہ قیل لہ مثل من انت یومئذ قال ابری النبل وارریشھا ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیان چھوٹی ڈاڑھی پر رکھکر بتلائین لوگون نے ابوجحیفہ سے کہا اوسدن تم کیسے تھے اونہون نے کہا مین تیر مین پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد شاب کان الحسن بن علی یشبھہ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکا رنگ سفید تھا اور بوڑھے ہوگئے تھے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوۃ والسلام آپکے مشابہ تھے **ف** بعض روایتون مین ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ غرض یہ دونون صاحبزادے بلکہ تصویر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ منقول ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونون صاحبزادون کو کیسے ظلم سے شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالی ہمکو دنیا مین آپکے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت مین اونکے غلامون مین حشر کرے آمین یارب العلمین **عن** ابی جحیفۃ بھذا ولم یقولوا ابیض قد شاب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سماک قال سمعت جابر بن سمرۃ قال سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا ادھن رأسہ لم یرمنہ شئی واذا لم یدھن رئی منہ ترجمہ سماک سے روایت ہی جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہون نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی **ف** قاضی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا یا نہین تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہین کیا اور بعضون کا یہ ہی کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہی کہ آپ نے کبھی رنگا بالون کو اور کثر ترک کیا اسوجہ سے دونون روایتین صحیح ہین **باب** اثبات خاتم النبوۃ ومہرنبوت کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ

وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی اور آپ کی داڑھی بہت گھنی تھی ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلوار کیطرح تھا یعنی لمبا جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کیطرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا اسکا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا

عن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا **عن** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے میری خالہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی جیکٹ کی یا جملہ ایک جانور ہے اوس کے انڈے کیطرح **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ قَالَ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى مُجْتَمِعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ **ترجمہ** عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا۔ عاصم نے کہا میں نے عبداللہ سے پوچھا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لیے بھی پھر آیت

پڑھی واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردون اور مومن عورتون کے گناہ کی عبداللہ نے کہا پھر مین آپ کے پیچھے گیا تو مین نے نبوت کی مہر دیکھی دونون مونڈھون کے بیچ مین جنبی مُدی کے پاس ہا مین مونڈھے کے قریب چیچکی کیطرح اور سپرتل تہی مسّون کیطرح **باب** قدر عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عمر کا بیان **عن** انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامہق ولا بالادم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین وتوفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھنگنے نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی آپ کے بال نہ بالکل سخت گھونگر تھے نہ بالکل سیدھے اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی کیا چالیس برس کے سن مین پھر آپ دس برس مکہ مین رہے اور دس برس مدینہ مین اور ساٹھوین برس کے اخیر مین اللہ تعالے نے آپ کو اٹھا لیا اسوقت آپ کے سر اور ڈاڑھی مین بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ف نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے ترسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا اور مکہ مین نبوت کے بعد تیرہ سال تک رہے اور بعضون نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعضون نے کہا کہ ترتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونون قول غلط ہین آپ عام الفیل مین پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ مین اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے مین لیکن تاریخ پیدایش مین اختلاف ہے ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کیوقت ہوئی **عن** انس بن مالک بمثل حدیث مالک وزاد فی حدیثہما کان ازہر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا جو سب رنگون مین بہتر ہے **عن** انس بن مالک قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین وابوبکر الصدیق وھو ابن ثلاث وستین وعمر وھو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترسٹھ برس مین اور ابوبکر کی بھی ترسٹھ برس مین اور عمر بھی ترسٹھ برس مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی وھو ابن ثلاث وستین سنۃ وقال ابن شہاب اخبرنی سعید بن المسیب بمثل ذلک **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش اور وفات کی تاریخ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر ترسٹھ برس کی تھی
ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی **عن** ابن شہاب بالاسنادین جمیعا
مثل حدیث عقیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمرو قال قلت لعروۃ کم کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول ثلاث عشرۃ **ترجمہ** عمرو سے روایت
ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں
نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں **عن** عمرو قال قلت لعروۃ کم
لبث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول بضع عشرۃ
قال فعقرہ وقال انما اخذہ من قول الشاعر **ترجمہ** عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تو دس
سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے اون کے لیے دعا کی مغفرت کی یعنے خدا تعالی انکی غلطی معاف کرے
اور کہا کہ انکو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا **ف** وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن ابی انس ہے اوسکی شعر یہ
ہے ثوی فی قریش بضع عشرۃ حجۃ یذکر لو یلقی خلیلا مواتیا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قریش میں دس برس کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے
عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بمکۃ ثلاث عشرۃ وتوفی
وھو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس
تک رہے اور آپنے وفات پائی ترسٹھ سال کی عمر میں **عن** ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلاث عشرۃ یوحی الیہ وبالمدینۃ عشرا ومات وھو ابن ثلاث
وستین **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ
پر وحی اوترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی ترسٹھ برس کی عمر میں **عن**
ابی اسحاق قال کنت جالسا مع عبد اللہ بن عتبۃ فذکروا سنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال بعض القوم کان ابو بکر اکبر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ
قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین ومات ابو بکر وھو ابن
ثلاث وستین وقتل عمر وھو ابن ثلاث وستین قال فقال رجل من القوم یقال لہ عامر بن سعد ناجیۃ قال کنا قعودا عند

مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِّي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے میں عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ بیٹھا تھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعضوں نے کہا ابوبکر آپ سے بڑے تھے عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں بخشش نے اجلح کا نام عامر بن سعد تھا جس نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ کے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر بھی مرے تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں

عن جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے اونہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور اُنکی موافقت حاصل کروں پر اُنکو یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسّی برس تک جیے اور سنہ ۶۰ ہجری میں اُنہوں نے انتقال کیا

عن عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرًا مِنْ مُهَاجَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ **ترجمہ** عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولی تھا میں نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے اُنہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہوگے میں نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا اُنہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو میں نے کہا ہاں اُنہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اوسوقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے

کبھی امن کے ساتھہ اور کبھی ڈر کے ساتھہ اب دس اور جو مدینہ مین ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر ۶۵ سال ہوتے ہین **عن** شعبۃ عن یعلی بھذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمار مولی بنی ہاشم قال حدثنا ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی وھو ابن خمس وستین **ترجمہ** عمار سے روایت ہی مجھسے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر مین **عن** خالد بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ خمس عشرۃ سنۃ یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین ولا یری شیئا وثمان سنین یوحی الیہ واقام بالمدینۃ عشرا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین رہی پندرہ برس تک آواز سنتے تہے (فرشتون کی) اور روشنی دیکھتے تہے (فرشتون کی یا اللہ تعالی کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہین دیکھتے تہے پھر آٹہہ برس تک وحی آیا کی اور دس برس مدینہ مین ہی **باب** فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون کا بیان **عن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین محمد ہون (یعنے سراہا ہوا اچھی خصلتون والا) اور احمد ہون اور ماحی یعنے میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو میٹے گا اور حاشر ہون یعنے حشر کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر (یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہی) اور عاقب ہون یعنے میرے بعد کوئی نبی نہین ہے **ف** نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپکے اور بہی نام ہین ابن عربی نے اخودی شرح ترمذی مین بعضے علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی کے ہزار نام ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی ہزار نام ہین **عن** جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ احد وقد سماہ اللہ رؤفا رحیما **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہین محمد اور احمد اور

ماحی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کفر کو محو کریگا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اوٹھینگے اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا **عن** الزھری بھذا الاسناد وفی حدیث شعیب قال معمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث عقیل قال قلت للزھری وما العاقب قال الذی لیس بعدہ نبی وفی حدیث معمر وعقیل الکفرۃ وفی حدیث شعیب الکفر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بردۃ عن ابی موسیٰ الاشعری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی نام ہمسے بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی (یعنے آخر) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لیکر آئے) **باب** علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالیٰ وشدۃ خشیتہ آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اُس سے بہت ڈرتے تھے **عن** عائشۃ قالت صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرا فترخص فیہ فبلغ ذلک ناسا من اصحابہ فکانھم کرھوہ وتنزھوا عنہ فبلغہ ذلک فقام خطیبا فقال ما بال رجال بلغھم عنی امر ترخصت فیہ فکرھوہ وتنزھوا عنہ فواللہ لانا اعلمھم باللہ واشدھم لہ خشیۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اُسکو جائز کہا یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی اونہوں نے اسکام کو برا جانا اور اُس سے بچے آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اُنکو خبر پہونچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر اونہوں نے اُسکو برا جانا اور اُس سے بچے قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا یہی تقوی اور پرہیزگاری ہے اور بیفائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اوسکی اباحت میں شک کرکے منع ہے) **عن** الاعمش باسناد جریر بنحو حدیثہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امر فتنزہ عنہ ناس من الناس فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغضب حتی بان الغضب فی وجھہ ثم قال ما بال اقوام یرغبون عما رخص لی فیہ فواللہ لانا اعلمھم باللہ واشدھم لہ خشیۃ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ غصہ ہوئے یہانتک کہ غصہ آپکے چہرے پر معلوم ہوا **باب** وُجُوبِ اتِّبَاعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا واجب ہی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِھَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَاءَ یَمُرَّ فَاَبٰی عَلَیْھِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِکَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَلَوَّنَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اُنْزِلَتْ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہی ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپکے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ کی موضع مین (حرہ کہتے ہین کالے پتھروالی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختون کو انصاری نے کہا پانیکو چھوڑ دی بہتا رہی زبیر نے نمانا آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختونکو پانی پلالے پھر پانیکو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کیطرف یہ سنکر انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے اسوجہ سے آپنے اُن کی رعایت کی) یہ سنکر آپکے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختون کو پانی پلا پھر پانی کو روک لے یہانتک کہ وہ مینڈون تک چڑھ جاوی زبیر نے کہا مین سمجھتا ہون قسم خدا کی یہ آیت اسی باب مین اوتری فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اخیر تک **فائدہ** یعنے قسم خدا کی وہ مومن نہ ہون گے جبتک تجھکو حاکم نہ بناوین اپنے جھگڑون مین پھر جو تو فیصلہ کردے اوس سے رنجہ نکرین اور مان لین۔ پہلے آپنے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختون کو پانی پلاکر پانی چھوڑ دے یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہین دلاتا تھا بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپکے فرمانے سے اپنے اس حق کے چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہوجاوین گے لیکن جب انصاری نے بیادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دیدیا وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ مین اتنا پانی بھرلے کہ مینڈون تک آجاوے پھر نشیب والے کیطرف پانی کو چھوڑ دی کس لیے کہ نشیب

کے حصے مین تو پانی ضرور جمع ہوگا۔ علمانے کہا کہ اُس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہوجاویگا اور اُسکا قتل واجب ہوگا لیکن آپنے اُس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع زمانہ تہا اور آپ صبر کرتے تہے منافقون کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تہے لوگ یہ نہ کہین کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور داودی نے کہا کہ یہ شخص منافق تہا بہرحال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جہگڑون کا فیصلہ قرار نہ دین گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اوسکو خوشی سے مان نہ لین گے اوسوقت تک مومن نہین ہوسکتے۔ معاذ اللہ اُن لوگون کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکہتے ہوئے اوسکو نہ مانین اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کے پیروی کرین وہ نص قرانی کو مومن نہین ہین **باب** کَرَاهَةِ اِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ بے ضرورت مسئلہ پوچہنا منع ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جس کام سے تمکو منع کردون اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کرون اُسکو بجالاؤ جہانتک تم سے ہوسکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہوگئے بہت پوچہنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبرون پر ✣ **فائدہ** نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنیسے آپنے منع فرمایا کیونکہ مصلحتون سے ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعضی چیز حرام ہوجاتی ہے اور لوگون کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچہنے والے کو ناگوار ہوتا تیسرے یہ کہ بہت پوچہنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِیْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ مَا تَرَكْتُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ ثُمَّ رَدَّدَ وَنَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو مین چہوڑ دون یعنے اُسکا ذکر نہ کرون تم بہی اُسکا ذکر نہ کرو **عن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانون مین قصور اُس مسلمان

کا ہی جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اوسکے پوچھنے کیوجہ سے حرام ہوگئی **عن** سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن امر لم یحرم فحرم
علی الناس من اجل مسئلتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزھری بھذا الاسناد وزاد
فی حدیث معمر رجل سال عن شیء وتقر عنہ وقال فی حدیث یونس عامر بن سعد انہ
سمع سعدا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی **عن**
انس بن مالک قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصحابہ شیء فخطب فقال عرضت
علی الجنۃ والنار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا ولبکیتم کثیرا قال فما اتی علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اشد
منہ غطوا رؤسھم ولھم حنین قال فقام عمر رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد نبیا قال فقام ذلک الرجل فقال من ابی قال ابوک فلان فنزلت یا ایھا الذین
امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سُنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑہا اور فرمایا سامنے
لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو مین نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہین دیکھی
(یعنے جنت مین بھلائی اور دوزخ مین برائی) اور جو تم جانتے ہوتے وہ جو مین جانتا ہون البتہ کم
ہنستے اور بہت رویا کرتے انس نے کہا آپکے اصحاب پر اُس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہین گذرا
اُنہون نے اپنے سروں کو چھپا لیا اور رونے کی آوازون مین سے نکلنے لگی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے
اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کے نبی ہونے سے ایک شخص
اُٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا آپنے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا اُسکا نام بتا دیا تب یہ آیت اتری
اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتین اگر وہ کہلین تو تمکو بری لگین **عن** انس بن مالک تقول
قال رجل یا رسول اللہ من ابی قال ابوک فلان ونزلت یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم تمام الآیۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپنے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا تب یہ آیت اوتری اے
ایمان والو ایسی چیزین مت پوچھو جنکے کہلنے سے تمکو برا معلوم ہو **عن** انس بن مالک ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی لھم صلوٰۃ الظھر فلما سلم
قام علی المنبر فذکر الساعۃ وذکر ان قبلھا امورا عظاما ثم قال من احب ان یسألنی
عن شیء فلیسألنی عنہ فواللہ لا تسألونی عن شیء الا اخبرتکم بہ ما دمت فی مقامی
ھذا قال انس بن مالک فاکثر الناس البکاء حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول سلونی فقام عبد اللہ بن حذافۃ
فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک حذافۃ فلما اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ان یقول سلونی برک عمر فقال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا قال
فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قال عمر ذلک قال ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوفی والذی نفسی بیدہ لقد عرضت علی الجنۃ والنار انفا فی عرض ھذا
الحائط فلم ار کالیوم فی الخیر والشر قال ابن شھاب اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ
قال قالت ام عبد اللہ بن حذافۃ لعبد اللہ بن حذافۃ ما سمعت بابن قط اعق منک
اامنت ان تکون امک قد قارفت بعض ما یقارف نساء اھل الجاھلیۃ فتفضحھا اعین
الناس قال عبد اللہ بن حذافۃ واللہ لو الحقنی بعبد اسود للحقتہ

ترجمہ

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلے پر برآمد ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب
سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی
بڑی ظاہر ہونگی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لیوے قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں
تم کو بتا دونگا جب تک اس جگہ میں ہوں (راوی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے کیونکہ غیب کا علم آپ
کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے) انس نے کہا یہ سنکر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ نے
فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے آخر عبد اللہ حذافہ کا بیٹا کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول میرا باپ کون تھا آپ نے
فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے
سے) تو حضرت عمر بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ صاحب کے رب ہونے سے اور اسلام اپنا دین
ہونے سے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے جب حضرت عمر سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہوئے پھر آپ نے
فرمایا ابھی قریب ہی قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے

جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے مین تو مین نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی ابن شہاب نے کہا مجھسے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے اون سے کہا مین نے کوئی بیٹا تجھہ سے زیادہ نافرمان نہین سنا کیا تو بے ڈرہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتین کیا کرتی تھین پھر تو اسکو رسوا کرے لوگون کی نگاہ مین عبد اللہ نے کہا قسم خدا کی اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو مین اوسی سے لگ جاتا (کہ زنا سے نسب ثابت نہین ہوتا پر بھی عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث وحدیث عبید اللہ معہ غیر ان شعیبا قال عن الزہری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ قال حدثنی رجل من اہل العلم ان ام عبد اللہ بن حذافۃ قالت بمثل حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک ان الناس سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احفوہ بالمسئلۃ فخرج ذات یوم فصعد المنبر فقال سلونی لا تسالونی عن شیء الا بینتہ لکم فلما سمع ذلک القوم ارموا ورہبوا ان یسالوہ ان یکون بین یدی امر قد حضر قال انس فجعلت التفت یمینا و شمالا فاذا کل رجل لاف رأسہ فی ثوبہ یبکی فانشا رجل من المسجد کان یلاحی فیدعی لغیر ابیہ فقال یا نبی اللہ من ابی قال ابوک حذافۃ ثم انشا عمر بن الخطاب فقال رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا عائذا باللہ من سوء الفتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ار کالیوم قط فی الخیر و الشر انی صورت لی الجنۃ و النار فرایتہما دون ہذا الحائط **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے لوگون نے آپ سے پوچھنا شروع کیا یہانتک کہ آپ کو تنگ کر دیا ایک دن آپ برآمد ہوے اور منبر پر چڑہ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھسے جو بات تم مجھسے پوچھوگے مین اسکو بیان کرونگا جب لوگون نے یہ سنا تو خاموش ہو رہے اور ڈر سے کہین کوئی بات آنیوالی نہ ہو یعنے اگر پوچھین اور اللہ کا عذاب آنیوالا ہو تو ہلاک ہو جاوین) انس نے کہا مین نے داہنے بائین دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے مین لپیٹے رو رہا ہے آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد مین جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اسکو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اوسکو پکارتے تھے اور کسیکا بیٹا کہکر اوس کے باپ کے سوا اوس نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا

تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر نے جرات کی اور عرض کیا ہم راضی ہین اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی فتنون کی برائی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے آج کیطرح برائی اور بھلائی کبھی نہین دیکھی جنت اور دوزخ دونو کی تصویر میرے سامنے لائی گئی مین نے اُن دونون کو اس دیوار کے پاس دیکھا **عن** اَیْنَ بِھٰذَا الْقِصَّۃِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِھَھَا فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْہِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے ایسی باتین پوچھین جو آپ کو بری لگین جب لوگون نے بہت پوچھا تو آپ غصہ ہوے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولی جب حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہین اللہ کیطرف **باب** وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَہٗ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَکَرَہٗ مِنْ مَعَایِشِ الدُّنْیَا عَلٰی سَبِیْلِ الرَّاْیِ

آپ جو شرع کا حکم دین اوسپر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی راے سے فرماوین اوسپر چلنا واجب نہین ہے **عن** طَلْحَۃَ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلٰی رُؤُسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَاءِ فَقَالُوْا یُلَقِّحُوْنَہٗ یَجْعَلُوْنَ الذَّکَرَ فِی الْاُنْثٰی فَتَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ یُغْنِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِکَ فَتَرَکُوْہُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَنْفَعُھُمْ ذٰلِکَ فَلْیَصْنَعُوْہُ فَاِنِّیْ اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِیْ بِالظَّنِّ وَلٰکِنْ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰہِ شَیْئًا فَخُذُوْا بِہٖ فَاِنِّیْ لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگون پر جو کھجور کے درختون کے پاس تھے آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہین لوگون نے عرض کیا پیوند

لگاتے ہین یعنے نر کو مادہ مین رکھتے ہین وہ گابہ ہوجاتی ہے آپنے فرمایا مین سمجھتا ہون اس مین کچھ
فائدہ نہین ہے خبر اون لوگون کو ہوئی اونہون نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ خبر پہونچی آپنے فرمایا اگر اس مین اُنکو فائدہ ہی تو وہ کرین مین نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ
کرو میرے خیال پر لیکن جب مین اللہ کیطرف سے کوئی حکم بیان کرون تو اوسپر عمل کرو اسلیے کہ مین اللہ تعالیٰ پر
جھوٹ بولنے والا نہین **فائدہ** نووی نے کہا علما نے کہا ہے کہ آپ کی راے جو اپنی طرف سے ہو معاش
کے کامون مین اور لوگون کی راے کیطرح ہے اور اس مین کوئی نقص نہین اس لیے کہ آپ کا اکثر وقت
آخرت کی اصلاح اور اُس کے فکر مین صرف ہوتا پس آپ کو فرصت نہوتی دنیا کے کامون مین زیادہ
غور کرنے کی اور مراد وہی رے ہے جسمین آپ تصریح کر دین کہ یہ صرف راے سے مینے کہا ہے اور مقدمہ
مین ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہین خواہ وہ دین سے متعلق ہون
یا دنیا سے اون سب کا اتباع واجب ہے **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ فَقَالُوا كُنَّا
نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا قَالَ فَتَرَكُوهُ فَنَفَضَتْ أَوْ قَالَ فَنَقَصَتْ قَالَ
فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ
بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ نَحْوَ هَذَا قَالَ الْمُعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ

ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے
تھے کھجور مین یعنے گابہ کرتے تھے آپنے فرمایا تم کیا کرتے ہو اونہون نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہین
آپنے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا اُنہون نے گابہ کرنا چھوڑ دیا کھجور گھٹ گئی لوگون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا مین تو آدمی ہون جب مین کوئی دین کی بات تمکو
بتلاؤن تو اوسپر چلو اور جب کوئی بات مین اپنی راے سے کہون تو آخر مین آدمی ہون (اور آدمی
کی راے ٹھیک ہی پڑتی ہے غلط بھی ہوتی ہے) **عن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلَحَ قَالَ فَخَرَجَ شِيصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَخْلِكُمْ قَالُوا
قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ لوگون پر گذرے جو گابہ کر رہے تھے آپنے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (اُنہون نے نہ کیا) آخر خراب

کھجور نکلی آپ ادھر سے گذرے اور لوگون سے پوچھا تمہارے درختون کو کیا ہوا انہون نے کہا آپنے ایسا فرمایا
اگر کا یہہ نہ کرو سمجھے نہ کیا اسوجہ سے خراب کھجور نکلی) آپنے فرمایا تم اپنے دنیا کے کامون کو مجھ سے زیادہ جانتے
ہو **ف** جس بات مین فائدہ ہو وہ کرو بشرطیکہ شرع کے رو سے منع نہ ہو **باب** فَضْلِ النَّظَرِ
اِلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّیْہِ آپکے دیدار کی فضیلت **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ هٰذَا
مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَّلَا یَرَانِیْ ثُمَّ
لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَهْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَعْنٰی فِیْہِ عِنْدِیْ
لَاَنْ یَّرَانِیْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَهْلِہٖ وَمَالِہٖ وَهُوَ عِنْدِیْ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے ایک
زمانہ ایسا آویگا جب تم مجھکو دیکھہ نہ سکوگے اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچون اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا
(اسلیے میری صحبت غنیمت سمجھو زندگی کا اعتبار نہین اور دین کی باتین جلد سیکھہ لو) **باب**
فَضَائِلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ حضرت عیسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عن** اَبِیْ
هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ الْاَنْبِیَاءُ
اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین سب سے زیادہ حضرت عیسی کے قریب ہون اور پیغمبر سب علاتی بھائیون کیطرح ہین (کہ شریعت
کے اصول ایک ہین اور فروع مین اختلاف ہے) اور میرے اور انکے بیچ مین کوئی نبی نہین ہوا **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی الْاَنْبِیَاءُ
اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عِیْسٰی نَبِیٌّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** هَمَّامِ بْنِ
مُنَبِّہٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ
قَالُوْا کَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ
وَاحِدٌ فَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سب
سے زیادہ نزدیک ہون حضرت عیسی سے دنیا اور آخرت دونون جگہ مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپنے

فرمایا پیغمبر ایک باپ کی بیٹون کیطرح ہین (اور مائین الگ الگ) دین اُنکا ایک ہے اور میرے اور اون کے بیچ مین کوئی اور نبی نہین ہے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَخْسَةِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّهُ ثُمَّ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہین جسکو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اوس کے کونچے سے مگر مریم کا بچہ اور اُسکی مان مریم (یعنے حضرت عیسی اور حضرت مریم علیہما السلام کہ اُنکو شیطان کونچا نہ دے سکا) پھر کہا ابوہریرہ نے اگر چاہو تم تو یہ آیت پڑھو (مریم کی مان اور عمران کی بی بی نے کہا) وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مین پناہ مین دیتی ہون اس بچے کو اور اُسکی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے **عن** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ لَا یَمَسُّهُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسَّةِ الشَّیْطَانِ اِیَّاهُ وَفِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** یہی کہ شیطان جسوقت بچہ پیدا ہوتا ہے اُسکو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلاکر اوس کے چھونے سے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَمَسُّهُ الشَّیْطَانُ یَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جسدن اوسکی مان اُسکو جنتی ہے مگر مریم اور اُسکی بیٹے کو شیطان نے نہین چھوا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسَی عَلَیْهِ السَّلَامُ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسَی عَلَیْهِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوے آپنے اوس سے فرمایا تونے چوری کی وہ بولا ہرگز نہین قسم اوسکی

جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے چوری نہیں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں ایمان لایا
اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں (یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کہتا ہے تو تو ہی سچا ہے) **باب**
مِنْ فَضَائِلِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ای خیر البریہ یعنی بہتر ین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہیں **فائدہ** آپ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے
آبائی کرام میں تھے ورنہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام خلق میں افضل ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث
اس سے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام اپنے زمانے والوں میں سب سے افضل تھے واللہ اعلم **عَنْ** **اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا**
رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ **عَنْ** **اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ** **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور انکی عمر اوسوقت اسی برس کی تھی **فائدہ**
قدوم کے معنے بسولہ اور بعضوں نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا **عَنْ** **اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ
تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے
ہیں شک کرنیکا ابراہیم علیہ السلام سے جب انہوں نے کہا ای پروردگار مجکو دکھلا دے تو کیونکر
جلاتا ہے مردوں کو فرمایا پروردگار نے کیا تجھکو یقین نہیں ہے ابراہیم بولے کیوں نہیں مجھکو یقین
ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جاوے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ
حاصل ہو جاوے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی

اور جو بین قید خانے مین اوتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فورًا بلانیوالے کے ساتھ چلا آتا **ف** احدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول مین گذر چکی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغفر اللہ للوط علیہ السلام انہ اوی الی رکن شدید **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالی لوط علیہ السلام کو انہون نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی (اور خدا کی پناہ لینا کہول گئے) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکذب ابراھیم علیہ السلام قط الا ثلاث کذبات ثنتین فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم وواحدۃ فی شان سارۃ فانہ قدم ارض جبار ومعہ سارۃ وکانت احسن الناس فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام فانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضہ راھا بعض اھل الجبار اتاہ فقال لقد قدم اھلک امراۃ لا ینبغی لھا ان تکون الا لک فارسل الیھا فاتی بھا قام ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام الی الصلوۃ فلما دخلت علیہ لم تمالک ان بسط یدہ الیھا فقبضت یدہ قبضۃ شدیدۃ فقال لھا ادعی اللہ ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضۃ الاولی فقال لھا مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضتین الاولیین فقال ادعی اللہ ان یطلق یدی فلک اللہ ان لا اضرک ففعلت واطلقت یدہ ودعا الذی ادخلھا فقال لہ انک انما اتیتنی بشیطان ولم ترتنی بانسان فاخرجھا من ارضہ واعطاھا ھاجر قال فاقبلت تمشی فلما راھا ابراھیم علیہ السلام انصرف فقال لھا مھیم قالت خیرا کف اللہ ید الفاجر واخدم خادما قال ابوھریرۃ فتلک امکم یا بنی ماء السماء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہین بولا مگر تین بار اون مین سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے ایک تو انکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول کہ ان بتون کو بڑے بت نے توڑا ہوگا **فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم کو بھی اپنے ساتھ

جانے لگے حضرت ابرہیم نے اونہی کے اعتقاد کے موجب یہ حیلہ کیا کہ ستارونکو دیکھکر کہا مین بیمار ہون رہہ ظاہر اجھوٹ تہا مگر درحقیقت تو یہ ہی اور جھوٹ نہین ہے کیونکہ بیماری سے دلکا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونیوالا ہون اسیطرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چلدیے تو حضرت ابرہیم علیہ السلام نے سب بتون کو توڑ اور متھوڑا بڑا بت کی کاندھے پر رکھدیا وہ جب آئے اور پوچھا کہ تبونکو کس نے توڑا حضرت ابرہیم نے انکو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بہی کچہ جھوٹ نتہا کیونکہ اسکے ساتہہ شرط لگائی اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ اور بعضون نے کہا بَلْ فَعَلَہٗ پر وقف ہی ہونے کسی کرنیوالے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہی اوس سے پوچہو اگر وہ بات کرین یہ دونون جھوٹ خدا کے لیے تہے حضرت ابرہیم علیہ السلام کو ان مین کوئی فائدہ نہ تہا **ت** تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب مین تہا اُسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین پہونچے اون کے ساتہہ اونکی بی بی حضرت سارہ بہی تہین وہ بڑی خوبصورت تہین اونہون نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجہسے چہین لے گا اس لیے اگر وہ پوچہے تو تو یہ کہیو مین اس شخص کی بہن ہون اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہی (یہ بہی کچہ جھوٹ نہ تہا) اسلیے کہ ساری دنیا مین آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہین ہوتا جب حضرت ابرہیم اُس ظالم کے ملک مین پہونچے تو اوس کے کارندے اوس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک مین ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا تیرے کسی کے لائق نہین ہے اوس نے حضرت سارہ کو بلا بہیجا وہ گئین اور حضرت ابرہیم نماز کے لیے کہڑے ہوے (اسہی دعا کرنے لگے اوسکے شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ اُس ظالم کے پاس پہنچین اوس نے بے اختیار اپنا ہاتہہ اُن کیطرف دراز کیا لیکن فوراً اُسکا ہاتہہ سوکہہ گیا وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتہہ کہلجاوے مین تجھے نہین ستاؤنگا اونہون نے دعا کی اوس مردود نے پہر ہاتہہ دراز کیا پہر پہلے سے بڑہکر سوکہہ گیا اوس نے دعا کے لیے کہا اُنہون نے دعا کی پہر اُس مردود نے دست درازی کی پہر دونون بار سے بڑہکر سوکہہ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتہہ کہلجاوے مین قسم خدا کی اب تجھکو نہ ستاؤنگا حضرت سارہ نے پہر دعا کی اُسکا ہاتہہ کہل گیا تب اوس نے اُس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لیکر آیا تہا اور اُس سے بولا تو میرے پاس شیطانی کو لیکر آیا یہ آدمی نہین ہے اسکو میرے ملک سے باہر نکالدے اور ہاجرہ ایک لونڈی اسکو حوالے کر حضرت سارہ ہاجرہ کو لیکر لوٹ آئین جب حضرت

ابراہیمؑ نے انکو دیکھا تو لوٹے اور اُن سے پوچھا کیا گذرا انہوں نے کہا سب خیریت رہی اللہ تعالےٰ نے اُس بدکار کا ہاتھ مجھ پر روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی - ابوہریرہ نے کہا یہ بھی لونڈی یعنے ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو **ف** عرب کے لوگون کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہین اور بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ وہ جانور والے ہین اور اون کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے بعضون نے کہا یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور اُنکا دادا ماء السماء کہلاتا تھا نووی نے کہا انبیا رسالت کے امور مین کذب سے بالکل معصوم ہین قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور مین بھی کذب سے معصوم ہین یعنے دنیاوی امور مین اور بعضون کے نزدیک ان امور مین معصوم نہین ہین قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور مین کذب سے بالکل معصوم ہین خواہ اور صغائر سے معصوم ہون یا نہ ہون اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیمؑ کی تینون باتین جھوٹ نہ تھین اور دو باتین تو خدا ہی کے لیے تھین اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے سو اوس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اُس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اُسمین حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تھا اور اسواسطے حدیث مین پہلے دو جھوٹون کو خدا کے واسطے قرار دیا تھا

باب مِنْ فَضَائِلِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ حضرت موسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهٗ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰی نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰی سَوْءَةِ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰی نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهٗ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی مین نہاتے (ننگے ہوکر) لوگون نے کہا قسم خدا کی موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتے کہ اون کو فتق (حضیہ پھول جانا) کی بیماری ہے ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے انہون نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھدیے تھے وہ پتھر اون کے کپڑے لیکر بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے یہانتک کہ بنی اسرائیل کے لوگون نے اونکی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی اونکو تو کوئی بیماری نہین ہے اسوقت وہ پتھر تھم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا ابو ہریرہ نے کہا قسم خدا کی اوس پتھر پر نشان ہین چھ یا سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے **ف** اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا دوسری غسل ننگے درست ہونا تنہائی مین تیسرے پیغمبرون کا عیب اور نقص سے پاک ہونا چاہیے تھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالے نے انکو تہمت سے پاک کیا۔

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَیِیًّا قَالَ فَكَانَ لَا یُرٰی مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ اِنَّهٗ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَیْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰی حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ یَسْعٰی وَاتَّبَعَهٗ بِعَصَاهُ یَضْرِبُهٗ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَنَزَلَتْ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑی شرم تھی کبھی انکو کسی نے ننگا نہین دیکھا تھا آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (بادخائے) کی بیماری ہے ایک بار انہون نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لیے ہوئے اوسکے پیچھے چلے اسکو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ای پتھر میرا کپڑا دے ای پتھر میرا کپڑا دے یہانتک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہان جمع تھے وہان تھما اور یہ آیت اتری ای ایمان والو تم ان لوگون کیطرح مت ہونا جنہون نے ستایا موسیٰ کو (اونپر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا انکو اسبات سے جو لوگون نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالے کے نزدیک عزت والے تھے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ

فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُنکو ایک طمانچہ مارا اور اوسکی آنکھ پھوڑ دی وہ لوٹکر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ نے اوسکی آنکھ پھر درست کردی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آوین اوتنے برس کی عمر تمکو ملے گی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار پھر اوس کے بعد کیا ہوگا حکم ہوا پھر مرنا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی سہی انہون نے دعا کی اسے پاک زمین کے نزدیک کردے (یعنے بیت المقدس کے) ایک پتھر کی مار برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہان ہوتا تو تمکو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا راستہ کیطرف سرخ ٹیلہ دار ریتی کے پاس **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام مین دفن ہونا بہتر ہے خصوصًا صالحین کے مدفن مین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس مین دفن ہونے کی آرزو کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگین امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدون نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہین اور اُنکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنیسے مجازی معنی مراد ہون یعنے دلیل مین مغلوب کرنا پر یہہ تاویل ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث مین صاف موجود ہے کہ اللہ نے اونکی آنکھ درست کردی تیسرے یہہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیماری مین دھوکا ہوا وہ اسکو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اوسکی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہون نے قصد کیا اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ ملک الموت ہین اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہوگئے یا اللہ ہمکو بخشدے بطفیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور ہمارا اسلام

پہونچا دی اوسکی روح مقدس کو صلے اللہ علیہ وسلم **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جاء ملک الموت الی موسی علیہ السلام فقال لہ اجب ربک قال فلطم موسی علیہ
السلام عین ملک الموت ففقأھا قال فرجع الملک الی اللہ تعالی فقال انک ارسلتنی الی
عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی قال فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی
فقل الحیاۃ تریدین فان کنت تریدین الحیاۃ فضع یدک علی متن ثور فما توارت یدک من
شعرۃ فانک تعیش بھا سنۃ قال ثم مہ قال ثم تموت قال فالان من قریب رب امتنی
من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ
لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق عند الکثیب الاحمر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے فرشتے حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے پاس
آئے اور عرض کیا اے موسی اپنے پروردگار کے پاس چلو حضرت موسی علیہ السلام نے اوسکی آنکھ پر ایک طمانچہ
مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی وہ لوٹ کر اللہ تعالی کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھکو ایسے
بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اوس نے میری آنکھ پھوڑ دی اللہ تعالی نے اوسکی آنکھ پھر درست کر دی
اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھہ اور
جتنے بالوں کو تیرا ہاتھہ ڈھانپ لے اوتنے برس تو اور جی حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا اوس کے
بعد کیا ہوگا فرمایا اوس کے بعد پھر مرے گا حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے اے
مالک میرے مجھکو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمکو حضرت موسی کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے
پاس **عن** معمر بمثل ھذا الحدیث **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال بینما
یھودی یعرض سلعۃ لہ اعطی بھا شیئا کرھہ او لم یرضہ شک عبد العزیز قال
لا والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر قال فسمعہ رجل من الانصار فلطم
وجھہ وقال تقول والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بین اظھرنا قال فذھب الیھودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا

ابا القاسم ان لی ذمۃ وعھدا فما بال فلان لطم وجھی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لم لطمت وجھہ قال قال یا رسول اللہ والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی
البشر وانت بین اظھرنا قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی عرف الغضب
فی وجھہ ثم قال لا تفضلوا بین انبیاء اللہ فانہ ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات
ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم ینفخ فیہ اخری فاکون اول من بعث او فی اول
من بعث فاذا موسی علیہ السلام اخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقۃ یوم
الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی علیہ السلام ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا اوسکو قیمت دی گئی تو وہ رضی نہ ہوا یا اوس نے برا جانا
تو بولا نہیں قسم اوس کی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا
اور اوس کے مونہہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود ہیں وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض
کیا اے ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھکو فلان شخص نے طمانچہ مارا آپ نے اوس شخص سے
پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہنے لگا قسم اوسکی جس نے برگزیدہ کیا اور چن
لیا حضرت موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں اور حضرت موسی علیہ
السلام سے آپ کا درجہ زیادہ ہے اسلیے میں نے اوسکو مارا یہ سنکر آپ غصہ ہوئے یہانتک کہ آپکے چہرہ مبارک
پر غصہ معلوم ہونے لگا پھر فرمایا مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے
پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین
میں سب بیہوش ہوجاوینگے مگر جنکو اللہ تعالی چاہیگا وہ بیہوش نہ ہونگے) پھر دوسری بار پھونکا
جاویگا تو سب سے پہلے میں اٹھونگا اور کیا دیکھونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں اب
معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو انکو بیہوشی ہوئی تھی وہ اسکا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہونگے) یا
مجھ سے پہلے ہوشیار ہوجاوینگے اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام
سے افضل ہے **فائدہ** حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالی کا عتاب ہوا تھا اسپر بھی پیغمبری
کی وہ شان ہے کہ اوس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہوسکتی الحدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت

سو کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہین پہونچ سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبرون کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کو ساتھہ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھہ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھہ مقابلہ کرکے اسطرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اوسکی توہین نکلے ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہوجاویگا۔ بعضے جاہل شاعر ایسی شعرین مدحیہ کہتے ہین جن سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے توبہ توبہ ایسی شعرین پڑہنا اور سننا دونون حرام ہین۔ اگرچہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون مین افضل ہین پر آپ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روکدیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبرون کے شان مین بے ادبی نہ کر بیٹھین یا اسوقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ مین اور پیغمبرون سے افضل ہون **عن** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی مسلمان نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا سارے جہان مین اور یہودی نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان مین اوسوقت مسلمان نے ہاتھہ اٹھایا اور یہودی کے مونہہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسی علیہ السلام پر کیونکہ لوگ بیہوش ہون گے اور سب سے پہلے مین ہوش مین آؤنگا مین دیکھونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش کا کونا تھامے ہوے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ بیہوش ہوئے اور مجھہ سے پہلے ہوش مین آگئے یا اللہ تعالی نے انکو اُن لوگون مین کردیا جو بیہوش نہوئے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری قال جاء یھودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد لطم وجھہ وساق الحدیث بمعنی حدیث الزھری غیر انہ قال فلا ادری اکان ممن استثنی اللہ او کان فاق قبلی او کتفی بصعقۃ الطور **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین الانبیاء وفی حدیث ابن نمیر عن عمرو بن یحیی قال حدثنی ابی **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو اور پیغمبروں میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت وفی روایۃ ھداب مررت علی موسی علیہ السلام لیلۃ اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسی پر سے گذرا لال لنبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہو کر اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں **ف** حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے مگر شاید انبیا کو یہ موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اوس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو **عن** انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت علی موسی وھو یصلی فی قبرہ وزاد فی حدیث عیسی مررت لیلۃ اسری بی **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغنی اللہ تبارک وتعالی لا ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی قال ابن ابی شیبۃ محمد بن جعفر عن شعبۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا ہے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ونسبہ الی ابیہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا **باب** من فضائل یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ من اکرم الناس قال اتقاھم قالوا لیس عن ھذا نسالک قال فیوسف نبی اللہ بن

نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ
الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بزرگی کس کو ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا
ہے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسف ہیں اللہ کے نبی اور
نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو
پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانے میں جو جاہلیت کے زمانے میں بہتر تھے جب دین
میں سمجھ حاصل کریں **باب** مِنْ فَضْلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت زکریا علیہ السلام کی
فضیلت کا بیان **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا
نَجَّارًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا بڑھئی تھے **فائدہ**
معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے حضرت داؤد بھی محنت کر کے کھاتے تھے **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ
حضرت خضر کی فضیلت **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ
أَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ
قَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا
مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِيْ
بِهِ فَقِيْلَ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ
فَتَاهُ رَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ
حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى
خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْ جِرْيَةِ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ
الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَ
نَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ
لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ

اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ
يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى
نَبِيُّ اِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ
مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ
مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ
الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا
بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ
السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا
اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوَدِدْتُ اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ

حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَۃِ ثُمَّ نَقَرَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لَہُ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُکَ مِنْ عِلْمِ اللّٰہِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ ھٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَکَانَ یَقْرَأُ وَکَانَ اَمَامَھُمْ مَلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَۃٍ صَالِحَۃٍ غَصْبًا وَکَانَ یَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ کَافِرًا ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں انہوں نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اون سے پوچھا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجھکو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالیٰ نے انپر عتاب کیا سو جہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا خدا خوب جانتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے انکو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے **فائدہ** مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اسپر اتفاق ہے اور وہ لوگ اون سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے انکی حیوۃ کا انکار کیا ہے اور خلاف ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن آدمی ہیں اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے لوگوں نے کہا ہے کہ وہ آخر زمانے میں مرینگے جب قرآن اٹھ جاوے گا اور وہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں تھے یا اوس کے بعد انکی کنیت ابوالعباس ہے اور انکا نام بلیا بن ملکان ہے یا کلیان وہب بن منبہ نے کہا انکا نام ونسب یہ ہے بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اور انکا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور خضر انکا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے اون کے بیٹھنے کی برکت کیوجہ سے وہ سرسبز ہو گئی انتہے ماقال النووی **ف** حضرت موسیٰ نے عرض کیا ای پروردگار میں اُس سے کیونکر ملوں حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملے گا یہ سنکر حضرت موسیٰ چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو لیکر اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی دونو چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) پاس پہونچے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے اور اُن کے ساتھی بھی سو گئے مچھلی تڑپی یہاں تک کہ زنبیل سے باہر نکلکر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالےٰ نے پانی کا بہنا اوسپر سے روکدیا یہانتک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کیطرح

ہوگیا اور مچھلی کے لیے رستہ بن گیا سو کہا حضرت موسی اور اون کے ساتھی کو تعجب ہوا پھر دو نو چلے دن بھر اور رات بھر اور موسی کے ساتھی مچھلی کا حال اون سے کہنا بھول گئے جب صبح ہوئی تو موسی نے اپنے ساتھی سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور تھکے اوسی وقت سے جب اوس جگہہ سے آگے بڑھے جہان جانے کا حکم ہوا تھا اونہون نے کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر اوترے تھے تو مچھلی بھول گئی اور شیطان نے ہمکو بھلایا اوس مچھلی نے تعجب ہے دریا مین راہ لی حضرت موسی نے کہا ہم تو اوسی مقام کو ڈھونڈھتے تھے پھر دونون اپنے پاؤن کے نشانون پر لوٹے یہانتک کہ صخرہ پر پہنچے وہان ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے حضرت موسی نے اونکو سلام کیا اونہون نے کہا تمہارے ملک مین سلام کہان ہے حضرت موسی نے کہا مین موسی ہون اونہون نے کہا بنی اسرائیل کے موسی حضرت موسی نے کہا ہان حضرت خضر نے کہا تمکو خدا نے وہ علم دیا ہے جو مین نہین جانتا اور مجھکو وہ علم دیا ہے جو تم نہین جانتے حضرت موسی نے کہا مین تمہارے ساتھہ رہنا چاہتا ہون اس لیے کہ مجھکو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا حضرت خضر نے کہا تم میرے ساتھہ صبر نکر سکوگے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکیگا اوس بات پر جسکو تم نہین جانتے حضرت موسی نے کہا خدا چاہے تو تم مجھکو صابر پاؤگے اور مین کسی بات مین تمہاری نافرمانی نہین کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچھا اگر میرے ساتھہ ہوتے ہو تو مجھہ سے کوئی بات نہین پوچھنا جب تک مین خود اوسکا ذکر نہ کرون حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا بہت اچھا اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسے علیہ السلام دونو سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی دونون نے کشتی والون سے کہا ہم کو چڑھا لو اونہون نے خضر کو پہچان لیا اور دونون کو بن کرایہ (نول) چڑھا لیا حضرت خضر نے اوس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا حضرت موسی نے کہا ان لوگون نے تو ہمکو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے انکی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والون کو ڈبو دو یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہین کہتا تھا تم میرے ساتھہ صبر نکر سکوگے حضرت موسی نے کہا بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھپر تنگی مت کرو پھر دونو کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے کنارے چلے جاتے تھے اتنے مین ایک لڑکا ملا جو لڑکون کے ساتھہ کھیل رہا تھا حضرت خضر نے اوسکا سر پکڑ کر اوکھیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت موسی نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہ کہتا تھا تم میرے ساتھہ صبر نکر سکوگے اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا حضرت موسی نے کہا اگر

اب مین تم سے کسیبات پر اعتراض کرون تو میرا ساتھہ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہی پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک گاؤن مین پہونچے گاؤن والون سے کہانا مانگا انہون نے انکار کیا پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تہی جھک گئی تہی حضرت خضر نے اپنے ہاتھہ سے اوسکو سیدہا کر دیا حضرت موسی نے کہا ان گاؤن والون سے ہمنے کہانا مانگا انہون نے انکار کیا اور کہانا نہ کہلایا ایسے لوگون کا کام مفت کرنا کیا ضرور تہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لے سکتے تہے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے میرے اور تمہاری مین اب مین تم سے اون باتون کا بھید کہے دیتا ہون جنپر تم سے صبر نہ ہوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالی موسی پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتین دیکھتے اور ہمکو سناتے اور آپنے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسی نے بھولسے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اوس نے سمندر مین چونچ ڈالی حضرت خضر نے کہا مینے اور تمنے خدا کے علم مین سے اتنا ہی علم سیکھا ہی جتنا اس چڑیا نے سمندر مین سے پانی کم کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس پڑہتے تہے اس آیۃ کو کہ اون کشتی والون کے آگے ایک بادشاہ تہا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور چھوکرا کافر تہا **ف** اور اسکے والدین کے تلے یتیمونکا مال تہا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم الہی کیے نہ اپنی رائے سے اور بحکم الہی خون بہی درست ہی اگر خون بفتوی برزی روا ست ۔ اور حضرت موسی کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تہا اور وہ بہی درست ہی **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ اسْمَعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی حضرت ابن عباس سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسی حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تہے وہ بنی اسرائیل کے موسی نہ تہے ابن عباس نے کہا نے اُس سے ایسا سنا ہے ای سعید مین نے کہا ہان ابن عباس نے کہا نوف جہوٹا ہے **حدثنا** أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَيَّامُ اللَّهِ نِعَمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَمْلُوحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى

انتهيا إلى الصخرة فمر على عليه فانطلق وترك فتاه فاضطرب الحوت في الماء فجعل لا يلتئم عليه صار مثل الكوة قال فقال فتاه ألا ألحق بنبي الله فأخبره قال فنسي فلما تجاوزا قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يصبهم نصب حتى تجاوزا قال فتذكر قال أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا فرأى مكان الحوت قال ههنا وصف لي قال فذهب يلتمس فإذا هو بالخضر عليه السلام مسجى ثوبا مستلقيا على القفا أو قال على حلاوة القفا فقال السلام عليكم فكشف الثوب عن وجهه فقال وعليكم السلام قال من أنت قال أنا موسى قال ومن موسى قال موسى بني إسرائيل قال مجيء ما جاء بك قال جئت لتعلمني مما علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا شكى أمرت أن أفعله إذا رأيته لم تصبر قال ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا قال فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا حتى إذا ركبا في السفينة خرقها قال انخى عليها قال له موسى عليه السلام أخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا فانطلقا حتى إذا لقيا غلمانا يلعبون قال فانطلق إلى أحدهم بادي الرأي فقتله فدعر عندها موسى ذعرة منكرة قال أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند هذا المكان رحمة الله علينا وعلى موسى عليه السلام لولا أنه عجل لرأى العجب ولكنه أخذته من صاحبه ذمامة قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا ولو صبر لرأى العجب قال وكان إذا ذكر أحدا من الأنبياء بدأ بنفسه رحمة الله علينا وعلى أخي كذا رحمة الله علينا فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية لئام كما في المجالس فاستطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض فأقامه قال لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يَسُدُّهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابی بن کعب نے اونہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے تہے جب موسی اپنی قوم مین نصیحت کر رہے تہے لوگون کو اللہ تعالی کی نعمتون اور بلا سے اونہون نے ایکا ایک کہا مین نہین جانتا ساری دنیا مین کسی شخص کو جو مجھہ سے بہتر ہو اور مجھسے زیادہ علم رکھتا ہو اللہ تعالے نے انکو وحی بہیجی مین جانتا ہون اُس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین مین حضرت موسی نے عرض کیا ای مالک میرے مجھکو ملادے اُس شخص سے حکم ہوا اچھا ایک مچھلی مین نمک لگاکر اپنا توشہ کرو جہان وہ مچھلی گم ہوجاوے وہین وہ شخص ملیگا یہ سنکر حضرت موسے اور اون کے ساتھی چلے یہانتک کہ صخرہ پر پہونچے وہان کوئی نہ ملا حضرت موسی آگے چلے گئے اور اپنے ساتھی کو چہوڑ گئے ایک ہی ایکا مچھلی تڑپی پانی مین اور پانی نے بہنا اور جڑنا چہوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اوس مچھلی پر بن گیا حضرت موسی کے ساتھی نے کہا مین اللہ کے نبی سے بولون اور اون سے یہ حال کہون پھر وہ (چلے اور حضرت موسی سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بہول گئے جب آگے بڑہ گئے تو حضرت موسے نے اون سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے راوی نے کہا اُنکو تہکن نہین ہوئی جب تک وہ اُس مقام سے آگے نہین بڑہے پھر اون کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہونچے تو وہان مین مچھلی کو بہول گیا اور شیطان کے سوا کسینے مجکو نہین بہلایا اوس مچھلی نے تعجب ہی اپنی راہ لی سمندر مین حضرت موسی نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تہے پھر اپنے قدمون کے نشان دیکہتے ہوئے لوٹے اُن کے ساتھی نے جہان پر مچھلی نکل بہاگی تہی وہ جگہہ بتادی وہان حضرت موسی ڈہونڈہنے لگے ناگاہ اُنہون نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکہا ایک کپڑا اوڑہے ہوئے چت لیٹے ہوئے (یا سیدہے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کیطرف جہکے نہ تہے حضرت موسی نے کہا السلام علیکم اونہون نے اپنے مونہہ پر سے کپڑا اوٹہایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو حضرت موسی نے کہا مین موسی ہون اُنہون نے

کہا کون موسی حضرت موسی نے کہا بنی اسرائیل کے موسے انہون نے کہا تم کیون آئے حضرت موسی نے کہا اس لیے
آیا کہ تم اپنے علم مین سے کچھ مجکو سکھلاؤ انہون نے کہا تم میری ساتھہ صبر نہ کرسکوگے اور کیونکر صبر کروگے
اُس بات پر جسکا تمہین علم نہین پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجکو تبلاؤ مین کیا کرون حضرت موسی نے کہا جو خدا چاہے
تو مجکو تم صابر پاؤگے اور مین تمہارے خلاف کوئی کام نہین کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے
ساتھہ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھسے مت پوچھنا جب تک مین خود اُسکا ذکر نکرون پھر دونو چلے یہان تک کہ ایک
کشتی مین سوار ہوئے حضرت خضر نے اُسکا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا
تم نے کشتی کو توڑا اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جاوین یہ تم نے بہاری کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہین
کہتا تھا تم میرے ساتھہ صبر نہ کرسکوگے حضرت موسی نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور سختی دشواری کرو
مجھپر پھر دونون چلے ایک جگہہ بچے کھیل رہے تھے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کی پاس جاکر
اوسکو قتل کیا حضرت موسی یہ دیکھکر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بیگناہ کا ناحق خون کیا یہ
بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہمقام پر فرمایا اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ السلام
پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتین دیکھتے لیکن اُنکو حضرت خضر سے شرم آگئی اور اُنہون نے
کہا اب اگر مین کوئی بات تم سے پوچھون تو میرا ساتھہ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر وجہی ہے اور جو موسے
صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتین دیکھتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یون فرماتے اللہ تعالی
کی رحمت ہو ہمپر اور ہمارے فلانے بھائی پر اللہ کی رحمت ہو ہمپر۔ خیر پھر دونون چلے یہانتک کہ ایک گاؤن
مین پہونچے وہان کے لوگ بڑے بخیل تھے یہ دونون سب مجلسون مین گھومے اور کہانا مانگا کسینے ضیافت
نہ کی پھر اُنکو وہان ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی حضرت خضر نے اُسکو سیدھا کردیا حضرت موسے
نے کہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لیتے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجھہ مین اور تم مین
اور حضرت موسی کا کپڑا پکڑا اور کہا مین تمسے ان باتون کا بھید کہے دیتا ہون جنپر تم صبر نہ کرسکے
لیکن کشتی تو وہ مسکینون کی تھی جو سمندر مین مزدوری کرتے تھے اور اون کے آگے ایک بادشاہ تھا
جو کشتیون کو جبرًا پکڑ لیتا تھا مین نے چاہا اُس کشتی کو عیبدار کردون جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اُسکو
عیبدار دیکھکر چھوڑ دیا وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والون نے ایک لکڑی لگاکر اُسکو درست کرلیا
اور چھوکرا کافر بنایا گیا تھا اوس کے ماں باپ اُسکو بہت چاہتے تھے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماباپ کو بہی شرارت

اور کفر مین پہنسانا اس لیے ہمنے چاہا کہ اللہ تعالی انکو دوسرا بچہ کرا اوس کے بدل دیوے جو اوس سے بہتر ہو اور اُس سے زیادہ مہربان ہو اور دیوار تو وہ دو یتیمون کی تہی شہر مین اخیر تک **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ نَحْوَ حَدِیْثِہِمْ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ لَقَدْ نُحِذَتْ عَلَیْہِ اَجْرًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا قرآن مین لتخذت علیہ اجرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ تَمَارٰی ھُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَمَرَّ بِھِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ فَدَعَاہُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِطُفَیْلٍ ھَلُمَّ اِلَیْنَا فَاِنِّیْ قَدْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ ھٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ لِلُقِیِّہٖ فَھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَہٗ فَقَالَ اُبَیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بَلٰی عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ فَسَاَلَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَجَعَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہُ الْحُوْتَ اٰیَۃً وَقِیْلَ لَہٗ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّکَ سَتَلْقَاہُ فَکَانَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَمَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّسِیْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتٰی مُوْسٰی حِیْنَ سَاَلَہُ الْغَدَاءَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْہِ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَہٗ فَقَالَ مُوْسٰی لِفَتَاہُ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَکَانَ مِنْ شَاْنِھِمَا مَا قَصَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ اِلَّا اَنَّ یُوْنُسَ قَالَ فَکَانَ یَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے اور حر بن قیس نے جھگڑا کیا موسی علیہ السلام کے ساتھی مین ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تہے پہر وہان ابی بن کعب نکلے تو ابن عباس نے انکو بلایا اور کہا اے ابو الطفیل ادہر آؤ مین اور یہ جھگڑ رہے ہین موسی علیہ السلام کے ساتھی مین جن سے انہون نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کچہ سنا ہے ابی نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ایک دن موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت مین بیٹہے ہوئے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اور پوچہنے لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بہی جانتے ہو موسی علیہ السلام نے کہا نہین تب اللہ تعالی نے اُن کو وحی

بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسیٰ نے اُنسے ملنا چاہا اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کی اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھودے تو لوٹ اُس بندے سے ملیگا پھر حضرت موسیٰ چلے جہانتک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا بعد اوس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ وہ بولا تمکو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اوسکی یاد بھلادی حضرت موسےٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پھر دونو اپنے قدمون پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پھر جو حال گذرا وہ اللہ کی کتاب مین موجود ہے یونس کی آیت مین ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر مین تھی لوٹے **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْق حضرت ابوبکر صدیق کی بزرگی **فائدہ** امام ابوعبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگون نے صحابہ کی تفضیل مین ایک دوسرے پر بعضون نے کہا ہم اون مین سے کسیکو دوسرے پر فضیلت نہین دیتے اور جمہور علمار تفضیل کے قائل ہین پھر اختلاف کیا ہے اُنہون نے اہلسنت یہ کہتے ہین افضل ان سب مین ابوبکر صدیق تھے اور خطابیہ کہتے ہین کہ حضرت عمر تھے اور راوندیہ کہتے ہین کہ حضرت عباس اور شیعہ یہ کہتے ہین کہ حضرت علی لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا اسپر کہ افضل صحابہ مین ابوبکر صدیق ہین پھر عمر اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہلسنت نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور عثمان کی تقدیم ہے ابومنصور بغدادی نے کہا بعد ان چارون خلفا کے باقی عشرہ مبشرہ ہین پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعۃ الرضوان والے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضون کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپکے حیوۃ مین گذر گئے وہ اُن سے افضل ہین جو آپکے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہین ہے اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی ظاہر اور باطن دونو مین ہے یا صرف ظاہر مین ہے ہمین اختلاف ہے اسیطرح اختلاف ہے کہ عائشہ اور خدیجہ مین کون افضل ہے اور عائشہ اور فاطمہ مین اور خلافت حضرت عثمان کی صحیح ہے بالاجماع اور وہ مظلوم شہید ہوئے اون کے قاتل فساق اور فجار اور ارذل تھے اسیطرح حضرت علی کی خلافت بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت مین وہی خلیفہ تھے اون کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا اور معاویہ صحابہ مین سے ہین اور اُنکی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور جسکا جو اجتہاد پر جسکو وہ صحیح جانتے تھے اسیوجہ سے بعضے بعضے سے لڑے اور بعضے الگ رہے بہرحال سب صحابہ عدول ہین اور اُنکی روایت اور شہادت مقبول ہے (نووی مختصراً) **عن** اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْہِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ

اللّٰہُ ثَالِثُھُمَا **ترجمہ** ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اُن میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تو کیا سمجھتا ہے اون دونوں کو جنکے ساتھ تیسرا خدا بھی ہو **ف** ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ سے اور حدیث میں بیان ہے آپکے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق کی کہ اونہوں نے ایسے وقت میں آپکا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے اون کے مونہہ پر جو ایسے جان نثار و وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا بِہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ مَالِہٖ وَصُحْبَتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا یُبْقِیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جسکو اللہ نے اختیار دیا چاہے دنیا کی دولت لیوے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اوس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے صدقہ ہوں پھر معلوم ہوا کہ اُس بندے سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھپر ابوبکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا بھی اور جو میں کسیکو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو خلیل بناتا اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری ہے) **ف** نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابوبکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا بعضوں نے کہا دونوں

ایک ہین اور بعضون نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہی کیونکہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضون نے کہا خلت کا زیادہ ہی اور آپ کی خلت بہی اسحدیث سے ثابت ہی **ف** مسجد مین کسی کی کہڑکی نرہے (سب بند کردی جاوین) پہا بوبکر کے گہر کی کہڑکی قائم رکہو **عن** ابی سعید الخدری قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس یوما بمثل حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن مسعود یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین کسیکو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بہائی اور میرے صحابی ہین اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کنت متخذا من امتی احدا خلیلا لاتخذت ابا بکر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مین کسیکو اپنی امت مین سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت متخذا من اہل الارض خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافۃ خلیلا ولکن صاحبکم خلیل اللہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہین **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی ابرء الی کل خل من خلہ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ان صاحبکم خلیل اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو مین کسی کی دوستی نہین رکہتا (یعنے وہی دوستی جس مین اور کا خیال نرہے) اور جو مین ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہین (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئین کہا) **عن** عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ علی جیش ذات السلاسل فاتیتہ فقلت ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال ابوہا قلت ثم من قال عمر فعد رجالا **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ذات السلاسل

کے لشکر کے ساتھ بھیجا ذات السلاسل نواحی شام مین ایک پانی کا نام ہے دہان کی لڑائی جمادی الاخرے
۸ھ ہجری مین ہوئی) وہ آئے آپ کے پاس اُنہون نے کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین آپ کو کس سے
زیادہ محبت ہی آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے اونہون نے کہا مردون مین کس سے زیادہ محبت ہی آپ نے
فرمایا اون کے باپ سے اُنہون نے کہا پھر اون کے بعد کس سے آپ نے فرمایا عمر سے یہانتک کہ آپ نے
کئی آدمیون کا ذکر کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی
بڑی فضیلت نکلی اور یہ اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر سے افضل ہین **عن** ابن ابی ملیکہ قال
سمعت عائشۃ وسئلت من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفا لو
استخلفہ قالت ابوبکر فقیل لہا ثم من بعد ابی بکر قالت عمر ثم قیل لہا من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح ثم
انتہت الی ہذا **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے سُنا اون سے پوچھا گیا کہ
اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت
پر نص نہین کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعوی کرتے
ہین کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے نص کیا تہا باطل اور بے اصل ہے اور خود حضرت علی نے
اُنکی تکذیب کی (نووی) اُنہون نے کہا ابوبکر کو کرتے پھر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون
نے کہا عمر کو پھر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون نے کہا ابوعبیدہ بن الجراح کو پھر خاموش
ہو رہین **عن** جبیر بن مطعم ان امراۃ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شیئا فامرہا ان ترجع الیہ فقالت یا رسول اللہ ارایت ان جئت فلم اجدک
قال ای کانہا تعنی الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابا بکر **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت
ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے فرمایا پھر آنا وہ بولی یا رسول اللہ اگر میں
آؤن اور آپ کو نہ پاؤن (یعنے آپ کی وفات ہو جاوے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابوبکر کے
پاس آنا **عن** جبیر بن مطعم ان امراۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فی شیء فامرہا
بامر بمثل حدیث عباد بن موسی **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی
لی ابا بکر ابالک واخالک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمنی ویقول قائل

اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری مین فرمایا بلاتو اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو تاکہ مین ایک کتاب لکھدون مین ڈرتا ہون کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے مین خلافت کا زیادہ حقدار ہون اور اللہ تعالےٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہین سوا ابوبکر کے اور کسی کی خلافت سے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَتْبَعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم مین سے کون روزہ دار ہے ابوبکر نے کہا مین پھر آپ نے فرمایا آج کے دن تم مین سے کون جنازے کے ساتھ گیا ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا آج کے دن تم مین سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا مین نے آپ نے فرمایا آج کے دن تم مین سے کس نے بیمار کی پرسش یعنے عیادت کی ابوبکر نے کہا مین نے آپ نے فرمایا جس مین یہ سب باتین جمع ہون وہ جنت مین جاویگا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً لَّہٗ قَدْ حَمَلَ عَلَیْھَا اِلْتَفَتَتْ اِلَیْہِ الْبَقَرَۃُ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِھٰذَا وَلٰکِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَۃٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِہٖ عَدَا عَلَیْہِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْھَا شَاۃً فَطَلَبَہُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اسْتَنْقَذَھَا مِنْہُ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَہٗ مَنْ لَّھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ لَھَا رَاعٍ غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِذٰلِکَ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل کو ہانک رہا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکیطرف دیکھا اور کہنے لگا مین اسلئے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کیواسطے پیدا ہوا ہون لوگون نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو اسبات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہین ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریون مین تہا اتنے مین ایک بہیڑیا پکا اور ایک بکری لیگیا چرواہے نے اُس کا
پیچہا کیا اور بکری کو اوس سے چہڑالیا بہیڑیے نے اسکیطرف دیکہا اور کہا اُس دن کون بکری کو بچاوے گا
جسدن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جسدن جاہلیت والی کہیل
کہود مین مصروف رہتے اور بہیڑیے بکریان لیجاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب
لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہوجاوین گے) لوگون نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو اسکو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر بہی سچ جانتے ہین (دوسری روایت
مین ہے کہ ابوبکر اور عمر وہان موجود نہ تہے) اسحدیث سے اون کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو اُنپر ایسا بہروسا
تہا کہ جو بات آپ فرماتے ہین وہ بہی ضرور مانین گے **عن** ابن شہاب بہذا الاسناد قصۃ الشاۃ
والذئب ولم یذکر قصۃ البقرۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین بیل کا ذکر نہین ہے **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث یونس عن الزہری
وفی حدیثہما اذ کر البقرۃ الشاۃ معا وقالا فی حدیثہما فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما
ہما ثم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** من فضائل عمر حضرت عمر کی کچہ بڑائیون کا بیان **عن** ابن عباس یقول
وضع عمر بن الخطاب علی سریرہ تکنفہ الناس یدعون ویثنون ویصلون علیہ قبل
ان یرفع وانا فیہم قال فلم یرعنی الا برجل قد اخذ منکبی من ورائی فالتفت الیہ
فاذا ہو علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ
منک وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک وذاک انی کنت
اکثر اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول جئت انا وابوبکر وعمر ودخلت انا وابوبکر وعمر
وخرجت انا وابوبکر وعمر فان کنت لارجو ولاظن ان
یجعلک اللہ معہما **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر نے (جب انتقال کیا اور تابوت
مین رکہے گئے تو لوگ اون کے گرد ہوگئے دعا کرتے تہے اور تعریف کرتے تہے اور نماز پڑہتے تہے
اون پر جنازہ اٹہائے جانے سے پہلے مین بہی اُن لوگون مین تہا مین نہین ڈرا مگر ایک شخص سے
جس نے میرا مونڈہا تہا میرے پیچہے سے مین نے دیکہا تو وہ حضرت علی تہے انہون نے کہا رحم کرے

اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر یہ کہا (انکی طرف خطاب کرکے) اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جسکے اعمال ایسے ہون کہ ویسے اعمال پر مجھے اسسے ملنا پسند ہو تمسے زیادہ قسم اللہ کی مین سمجھتا تہا کہ اللہ تمکو تمہارے دونون ساتھیون کے ساتھہ کرے گا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے) اور اسکی وجہ یہ تہی کہ مین اکثر سنا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مین آیا اور ابوبکر اور عمر آئے اور مین اندر گیا اور ابوبکر اور عمر گئے اور مین نکلا اور ابوبکر اور عمر نکلے اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تمکو ان دونون کے ساتھہ کریگا **فائدہ** چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام مین اور ہر بات مین ابوبکر اور عمر کو ساتھہ رکھتے تو آخرت مین بہی اللہ تعالیٰ نے انکا ساتھہ قائم رکھا اور تینون صاحب ایک ہی جگہہ دفن ہوئے۔ اسحدیث سے حضرت علی کی محبت حضرت عمر سے نکلی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ حضرت علی حضرت عمر کی تعریف کرتے تہے اور انکو خدا کا مقبول بندہ اور اون کے اعمال کو نیک سمجھتے تہے یہانتک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تہے اب اون بے ایمانون کا مونہہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی اور حضرت عمر مین خلاف بیان کرتے ہین۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی سے کبہی کوئی جہگڑا نہین ہوا بلکہ حضرت عمر نے اپنی خلافت مین تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی اور عباس کے سپرد کردیے اور ہر ایک کام اور مشورے مین حضرت عمر حضرت علی کو شریک کرتے تہے اور بہت سے مسائل مین حضرت علی سے صلاح لیتے تہے یہانتک کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کردیا باوجودیکہ حضرت عمر بوڑھے تہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا مَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت مین مین سو رہا تہا مین نے لوگون کو دیکہا سامنے لائے جاتے ہین اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہین بعضون کے کرتے چہاتی تک ہین اور بعضون کے اوس کے نیچے پہر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے تہے جو زمین پر گہسٹتا جاتا تہا لوگون نے عرض کیا یا رسول اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین **فائدہ** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چہپاتا ہے سردی گرمی سے

بجاتا ہے دبسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے احدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تہا (تحفہ الاخیار) **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَیْتُ قَدَحًا اُتِیْتُ بِہٖ فِیْہِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْہُ حَتّٰی اَرٰی الرِّیَّ یَجْرِیْ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سورہا تہا سو مے مین ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس مین دودہ تہا مین نے اُس مین سے پیا یہانتک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی پہر جو بچا وہ مین نے عمر بن الخطاب کو دیدیا لوگون نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا اسکی تعبیر علم ہے **ف** احدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودہ کہاتے پیتے خواب مین دیکہے اُسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودہ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تہے اسی سبب سے اُنکو خلافت اور ملکداری مین وہ لیاقت تہی جو اورون کو نہ تہی اور اُنکی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تہی اونہی کی خلافت مین اسلام پہیلا اور مسلمانون کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح ہوے اور چار ہزار مسجدین بنائی گئین اونکا احسان قیامت تک ہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہی وہ قیامت تک اونکا شکر گذار رہے رضی اللہ تعالے اون سے **عن** مَالِکٍ بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ نَحْوَ حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْھَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْھَا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَنَزَعَ بِھَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَھَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت مین مین سوتا تہا مین نے اپنے تئین دیکہا ایک کنوے پر کہ اُسپر ڈول پڑا ہے سو مین نے اُس ڈول سے پانی کہینچا جتنا خدا نے چاہا پہر اُسکو ابو قحافہ کے بیٹے یعنے صدیق اکبر نے لیا

اور ایک یا دو ڈول نکالے اون سے کھینچنے مین نا توانی تھی خدا اُنکو بخشے پھر وہ ڈول بڑا ڈول ہوگیا اور اُسکو عمر بن الخطاب نے لیا تو مین نے لوگون مین ایسا سردار شہ زور نہین دیکھا جو عمر کیطرح پانی کھینچتا ہو اُنھون نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنی اپنی اونٹون کو سیراب کرکے آرام کیجگہ لے گیے **فائدہ** علمانے کہا اس خواب مین تمثیل ہے حضرت ابوبکر اور عمر کے خلافت کی اور اُن کے حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت تھی اور آپ کی صحبت کا اثر تھا تو پہلے آپ نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جوق جوق اسمین آنے لگے پھر آپ کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے اُنھون نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے اور یہ راوی کا شک ہے اور صحیح دو ڈول ہین جیسے دوسری روایت مین ہے اُن کی خلافت مین مرتد مارے گئے اور اُنکی جڑ کٹی اور اسلام پھیلا پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور اسلام خوب پھیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر کے کھینچنے مین نا توانی تھی اس سے اون کے قدر کا گھٹانا مقصود نہین ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ ان سے بڑھانا بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر مین - اسحدیث مین یہ بھی دلیل ہے کہ ابوبکر آپ کے نائب ہون گے اون کے بعد عمر راضی ہوا اللہ تعالی اون سے (نووی مختصرا) **عن** صالح یاسناد یونس بمثل حدیثہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** صالح قال قال الاعرج وغیرہ ان ابا ھریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت ابن ابی قحافۃ ینزع بمعنی حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رأیت انی انزع علی حوض اسقی الناس جاءنی ابوبکر فاخذ الدلو من یدی لیریحنی فنزع دلوین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ فجاء ابن الخطاب فاخذ منہ فلم ار نزع رجل قط اقوی حتی تولی الناس والحوض ملان یتفجر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے سوتے مین دیکھا مین اپنے حوض مین پانی کھینچ رہا ہون اور لوگون کو پلا رہا ہون پھر ابوبکر میرے پاس آئے اُنھون نے ڈول میرے ہاتھ سے لیا مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے نا توانی کے ساتھ اللہ اُنکو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے اُنھون نے ڈول ابوبکر کے ہاتھ سے لیا تو مین نے ایسا زبردست کھینچنا کسیکا نہین دیکھا یہانتک کہ لوگ (سیراب ہوکر) چلے گئے اور حوض بھرپور ہوکر بہنے لگا **عن** عبید اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم قال رأیت کأنی أنزع بدلو بکرۃ علی قلیب فجاء ابوبکر فنزع ذنوبا او ذنوبین فنزع نزعا ضعیفا واللہ یغفر لہ ثم جاء عمر فاستقی فاستحالت غربا فلم ار عبقریا من الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا العطن ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں آئے میں ابوبکر آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ انکو بخشے پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرخ ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنیوالا نہیں دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا عن عبداللہ بن عمر عن رؤیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی بکر وعمر بن الخطاب بنحو حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرأیت فیہا دارا او قصرا فقلت لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخل فذکرت غیرتک فقال عمر وقال أی رسول اللہ أوعلیک یغار ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کسکا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سنکر حضرت عمر روئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپکے جانے سے میں غیرت کرتا ف آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپکا ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت ظاہر ہے اور انکا جنتی ہونا یقینی ہے عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن نمیر وزہیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بینا انا نائم اذ رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ توضأ الی جانب قصر فقلت لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فذکرت غیرتہ عمر فولیت مدبرا قال ابوہریرۃ فبکی عمر ونحن جمیعا فی ذلک المجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال عمر بابی انت وامی یا رسول اللہ أعلیک أغار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی ہے ایک محل کے کونے میں میں نے پوچھا یہ محل کسکا ہے لوگ بولے عمر بن الخطاب کا یہ سنکر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابوہریرہ نے

کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئی اور ہم سب اوس مجلس مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پہر حضرت عمر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہون یا رسول اللہ کیا مین آپ پر غیرت کرون گا **عن** ابن شہاب بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعد قال استاذن عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نساء من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتہن فلما استاذن عمر قمن یبتدرن الحجاب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال عمر اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ہؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب قال عمر فانت یا رسول اللہ احق ان یہبن ثم قال عمر ای عدوات انفسہن اتہبننی ولا تہبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلن نعم انت اغلظ وافظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک **ترجمہ** سعد سے روایت ہے حضرت عمر نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اسوقت قریش کی عورتین بیٹہی تہین آپ سے باتین کر رہی تہین اور کہبت بکواس کر رہی تہین اونکی آوازین بلند تہین جب حضرت عمر نے آواز دی تو اوٹہہ کر دوڑین چہپنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس رہے تہے حضرت عمر نے پوچہا اللہ آپکو ہنستا ہوا رکہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے تعجب ہوا ان عورتون سے جو میرے پاس بیٹہی تہین تمہاری آواز سنتے ہی پردے مین بہاگین حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے اونکو زیادہ ڈرنا تہا پہر اون عورتون سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجہہ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہین ڈرتین اونہون نے کہا ہان تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے شیطان جب تمکو ملتا ہے کسی راہ مین چلتا ہوا تو اوس راہ کو جس مین تم چلتے ہو چہوڑ کر دوسری راہ مین جاتا ہے ✣

ف کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تہا اس حدیث پر بعض بے وقوفون نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے زیادہ ڈرے اونکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین یہ کہان ہے کہ شیطان مجہہ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا بہی ہو تو کیا قباحت

ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہین بادشاہ سے اوتنا نہین ڈرتے اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہین
بڑہتی **عن** ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
نسوۃ قد رفعن اصواتھن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما استاذن عمر ابتدرن
الحجاب فذکر نحو حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول قد کان یکون فی الامم قبلکم محدثون فان یکن فی امتی
منھم احد فان عمر بن الخطاب منھم قال ابن وھب تفسیر محدثون ملھمون **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتون مین ایسے لوگ ہوا
کرتے تہے جنکی راے ٹہیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے انکو الہام کرتے میری امت مین اگر ایسا کوئی
ہو تو وہ عمر بن الخطاب ہونگے **عن** سعد بن ابراھیم بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلاث فی مقام ابراھیم وفی الحجاب
وفی اساری بدر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا مین اپنے رب کے موافق ہوا تین
باتون مین ایک مقام ابراھیم مین نماز پڑہنے مین (جب مین نے راے دی کہ یا رسول اللہ آپ اسکو مصلے
بنایئے ویسا ہی قرآن مین اترا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی) دوسرے عورتون کے پردے مین
تیسرے بدر کے قیدیون مین **عن** ابن عمر قال لما توفی عبداللہ بن ابی ابن سلول جاء ابنہ
عبداللہ بن عبداللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ قمیصہ ان یکفن
فیہ ابا ہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی علیہ
فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اتصلی علیہ
وقد نھاک اللہ عز وجل ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما خیرنی
اللہ فقال استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فسازیدہ علی
سبعین قال انہ منافق فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل
ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تہا) تو اسکا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجیے آپ نے

دیدیا پھر اوس نے کہا آپ اوسپر نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوسپر نماز پڑھنے کو لیے حضرت عمر کھڑے ہوئے اور آپکا کپڑا تھاما اور فرمایا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہین حالانکہ اللہ تعالے نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو اون کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالی اونکو نہین بخشیگا - تو مین ستر بار سے زیادہ دعا کرونگا حضرت عمر نے کہا وہ منافق تہا آخر آپنے اوسپر نماز پڑہی تب یہ آیت اوتری مت نماز پڑہ کسی منافق پر جو مرجاوے اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر (تو حضرت عمر کی راے اللہ تعالی نے پسند کی) **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَکَ الصَّلٰوۃَ عَلَیْھِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین اتنا زیادہ ہی کہ پھر آپنے منافقون پر نماز پڑہنا چھوڑ دیا **باب** مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حضرت عثمان کی بزرگی کا بیان **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِیْ بَیْتِہٖ کَاشِفًا عَنْ فَخِذَیْہِ اَوْ سَاقَیْہِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالَۃِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ کَذٰلِکَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰی ثِیَابَہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَۃُ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ تَھْتَشَّ لَہٗ وَلَمْ تُبَالِہٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَھْتَشَّ لَہٗ وَلَمْ تُبَالِہٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّیْتَ ثِیَابَکَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ **ترجمہ** اُم المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین لیٹے ہوئے تہے رانین یا پنڈلیا کہولے ہوئے اتنے مین ابوبکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال مین باتین کرتے رہے پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی اونکو بہی اجازت دی اسیحال مین باتین کرتے رہے پھر حضرت عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے پھر وہ آئے اور باتین کین جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر آئے آپنے کچہ خیال نکیا پھر عمر آئے آپنے کچہ خیال نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کیے آپ نے فرمایا کیا مین شرم نکروں اس شخص سے جس سے فرشتے شرم کرتے ہین **ف** تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تہے ساتہہ کثرت حیا کے اس لیے آپ نے بہی اون سے ویسا ہی برتاؤ کیا مصابیح مین اس سے مرفوعا مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت مین بہی شرم کرنے والے عثمان ہین اور ملا نے ابن عمر سے

روایت کیا مرفوعاً کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے اور سب سے زیادہ عزت والے عثمان ہیں۔ اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں ہے نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے ران میں کہلی نہیں یا پنڈلیاں اور صحیح یہی ہے کہ ران عورت ہے (السراج الوہاج)

عن عائشۃ وعثمان ان ابابکر استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مضطجع علی فراشہ لابس مرط عائشۃ فاذن لابی بکر وھو کذلک فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو علی تلک الحال فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف قال عثمان ثم استاذنت علیہ فجلس وقال لعائشۃ اجمعی علیک ثیابک فقضیت الیہ حاجتی ثم انصرفت فقالت عائشۃ یارسول اللہ مالی لم اراک فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان رجل حیی واني خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ اور حضرت عثمان سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے آپ نے ابوبکر کو اجازت دی اس حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اس حال میں وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اس کے عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابوبکر کے آنے سے نہ گھبرائے نہ عمر کے آنے سے پر عثمان کے آنے سے گھبرائے آپ نے فرمایا عثمان حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اس حال میں اس کو اجازت دیتا تو وہ اپنا کام نہ کر سکتا (شرم سے کچھ نہ کہہ سکتا اور چلے جاتے) **عن** عثمان وعائشۃ ان ابابکر الصدیق استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث عقیل عن الزھری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی الاشعری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حوائط المدینۃ وھو متکیء یرکز بعودٍ معہ بین الماء والطین اذا استفتح رجل فقال افتح ولبشرہ بالجنۃ قال فاذا ابوبکر ففتحت لہ وبشرتہ بالجنۃ قال ثم استفتح رجل اخر فقال افتح ولبشرہ بالجنۃ قال فذھبت فاذا ھو عمر ففتحت لہ وبشرتہ بالجنۃ

ثُمَّ اسْتَقْعَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ
قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَبْرًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری سے روایت
ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ مین تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ مین
کھونس رہے تھے اتنے مین ایک شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھولدو اور اسکو جنت کی خوشخبری
دو مین جو کھولنے گیا تو ابوبکر تھے مین نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوش خبری دی پھر دوسرے
شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھولدو اور اسکو خوشخبری دو جنت کی مین گیا تو عمر تھے مین نے
دروازہ کھولدیا اور انکو جنت کی خوشخبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھے گئے آپ نے
فرمایا کھولدو اور اسکو جنت کی خوشخبری دو اور اوسپر ایک بلوے ہوگا مین گیا تو عثمان بن عفان
تھے مین نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوشخبری دی اور بلوے کا ذکر کیا اونہون نے کہا یا اللہ مجھکو
صبر دے اور تو ہی مددگار ہے **فائدہ** اسحدیث مین ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے
خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوہ ہوا آخر اونہون نے صبر کیا اور شہید ہوئے **عن**
اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِي اَنْ اَحْفَظَ
الْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین تشریف لے گئے اور مجھسے فرمایا تو دروازہ پر پہرہ دے پھر بیان کیا
حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ
خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا قَالَ
فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ
عَلَى اَثَرِهِ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ بَابِهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتّٰى قَضٰى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى
بِئْرِ اَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ
فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ
اَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِيْ يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِيْ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُّرِيْدُ اَخَاهُ خَيْرًا يَاْتِ بِهٖ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اْذَنْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِيْ اَخَاهُ يَاْتِ بِهٖ فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنْ شِقِّ الْاٰخَرِ قَالَ شَرِيْكٌ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ

ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا اپنے گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کے دن اور ساتھ رہوں گا آپ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں ابوموسیٰ بھی آپ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے یہاں تک کہ بیر اریس پر پہنچے (بیر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابوموسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنوئے پر بیٹھے تھے اس کے منڈیر پر پنڈلیاں کھول کر کنوئے میں لٹکائے ہوئے میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان (شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج بنوں گا اتنے میں ابوبکر صدیق آئے اور دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابوبکر میں نے کہا ٹھیرو پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر آئے ہیں اور اجازت

چاہتے ہین آپنے فرمایا انکو اجازت دی اور جنت کی خوشخبری دی مین آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین ابو بکر آئے اور آپکے داہنی طرف بیٹھے کنوے کی منڈیر پر اور اپنے پاؤن لٹکا دیے کنوے مین جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیان کھولدین مین لوٹا اور دروازے پر بیٹھا اور مین اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا وہ مجھسے ملنیوالا تھا مین نے (اپنے دل مین) کہا اگر خدا کو اوسکی بہتری منظور ہے تو اُسکو بھی لاویگا ایک ہی ایکا ایک آدمی نے دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہے اُنہون نے کہا عمر بن خطاب مین نے کہا ٹھیرو اور مین آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہین آپ نے فرمایا اُنکو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مین عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کی بائین طرف کنوے کے منڈیر پر بیٹھے اور اپنے پاؤن کنوے مین لٹکا دیے مین لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنے میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آویگا ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہے اوسنے کہا عثمان بن عفان مین نے کہا ٹھیرو اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا اور آپنے فرمایا اُنکو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مگر اُسکے ساتھہ ایک آفت بھی ہے مین آیا اور مین نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین پر ایک آفت کے ساتھہ وہ آئے اُنہون نے دیکھا منڈیر پر جگہہ نہین رہی تو وہ اُن کے سامنے دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا مین نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ اونکی قبرین بھی اسیطرح ہونگی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ مین جگہہ نہ ملی وہ آپ کے سامنے بقیع مین دفن ہوئے **عن** اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ خَرَجْتُ اُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّہٗ قَدْ سَلَکَ فِی الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِی الْقُفِّ وَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْہِ وَدَلَّاھُمَا فِی الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ سَعِیْدٍ فَاَوَّلْتُھَا قُبُوْرَھُمْ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے مین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے کے لیے مین نے دیکھا آپ باغون کیطرف گئے ہین پھر مین نے آپ کو ایک باغ مین پایا آپ کنوے کی منڈیر پر بیٹھے اور پنڈلیان کھولدین اور اُنکو لٹکا دیا کنوے مین اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس مین سعید کا قول مذکور نہین ہے **عن**

ابی موسی الاشعری قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الی حائط بالمدینۃ لحاجتہ فخرجت فی اثرہ واقتص الحدیث بمعنی حدیث سلیمان بن بلال ولم یذکر فی الحدیث قال ابن المسیب فاردت ذلک نبورھم اجتمعت ھھنا وانفرد عثمان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب من فضائل علی بن ابیطالب حضرت علی کی بزرگی کا بیان **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی قال سعید فاحببت ان اشافہ بھا سعدا فلقیت سعدا فحدثتہ بما حدثنی بہ عامر فقال انا سمعتہ قلت انت سمعتہ قال فوضع اصبعیہ علی اذنیہ قال نعم والا فاستکتا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ انکو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنی دونو کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں **فائدہ** اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی کہ آپ کی امت میں انکو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا تھے آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکتا۔ ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی بھی آپکے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپنے اسوقت فرمائی جب آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انہوں نے کہا آپ مجکو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپنے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسی علیہ السلام طور کو تشریف لیگئے تھے تو ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے۔ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہوگے کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسی کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں ایک قرابت جیسے ہارون کو موسی سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضرور

نہین مگر جب حدیث مین یہ مذکور ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہین تو معلوم ہوا کہ اور باتون مین ہارون کی مماثلت موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہ بھی تھی کہ بعد حضرت موسی کے ساری بنی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت مین بھی شیخین کے خلافت مین کوئی قدح نہین ہوتا کس لیے کہ خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے درست ہی خاص کر اس صورت مین جب ابوبکر صدیق کا خلافت کا متعدد احادیث مین اشارہ ہے اور اجماع کیا اسپر صحابہ کرام نے حتی کہ حضرت علی نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوہاج مین ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والون مین بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہین اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسی کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص مین خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسی کی زندگی مین پھر ایسا ہی حضرت علی کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصًا اپنے گھر والون کی حفاظت کے لیے غیر کو دینا بہتر ہے اس صورت مین حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے انتہی مختصرًا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَ الصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی عَلَیْھِمَا السَّلَامُ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ مین) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجکو عورتون اور بچون مین چھوڑے جاتے ہین آپ نے فرمایا تم خوش نہین ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہے **عَنْ** شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِیَۃُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتُ ثَلَاثًا قَالَھُنَّ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّہٗ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَۃٌ مِّنْھُنَّ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہٗ وَقَدْ خَلَّفَہٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُہٗ

یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال فتطاولنا لہا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الایۃ ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیون بر انہین کہتے ابو تراب کو **فائدہ** ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضے علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک بات عائد ہوتی ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہین کیا **نووی** نے کہا اس مین ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اوس کی تاویل ضرور ہے اس طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہین دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیون پرہیز کرتے ہو اون کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اسکا اور جواب ہے اور شاید سعد اوس گروہ مین ہون جو حضرت علی کو برا کہتے ہون اور سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اسکا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم انکی خطای اجتہادی کیون نہین بیان کرتے **تا** سعد نے کہا مین تین باتون کی وجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائین حضرت علی کو برا نہین کہون گا اگر ان باتون مین سے ایک بھی مجھکو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹون سے پسندیدہ ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کسی لڑائی پر جاتے وقت انکو مدینہ مین چھوڑ گئے انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتون اور بچون کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہین ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس پہنچتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے خیبر کے دن کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو محبت رکھتا ہے اللہ سے اور اسکی رسول سے اور اللہ اور اسکا رسول بھی محبت رکھتا ہے اوس سے یہ سنکر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو انکی آنکھین دکھتی تھین آپ نے انکی آنکھ مین تھوک دیا اور نشان اون کے حوالے کیا پھر اللہ تعالی نے فتح دی اون کے ہاتھ پر اور جب یہ آیت اتری بلاؤ ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر فرمایا یا اللہ

بہیہ میرے اہل ہین **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لعلی امانرضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے خوش نہین ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ قال عمر بن الخطاب ما احببت الامارۃ الا یومئذ قال فتساورت لھا رجاء ان ادعی لھا قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابیطالب فاعطاہ ایاھا وقال امش ولا تلتفت حتی یفتح اللہ علیک قال فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ یا رسول اللہ علی ماذا اقاتل الناس قال قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ مین یہ جھنڈا اوس شخص کو دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کو فتح دیگا اللہ تعالی اوسکے ہاتھون پر حضرت عمر نے کہا مین نے امارت کی آرزو کبھی نہین کی مگر اوسدن پر مین آپ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاوین مجکو اس کام کے لیے لیکن آپنے حضرت علی کو بلایا اور وہ جھنڈا اُنکو دیا اور فرمایا جا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالی تجھ کو فتح دیگا پھر اُنھون نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اوس کے ٹھیرے اور کسی طرف نہین دیکھا پھر چلا کر بولے یا رسول اللہ کس بات پر مین لوگون سے لڑون آپنے فرمایا لڑو اون سے یہانتک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہین سوا خدا کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہین جب وہ یہ گواہی دین تو اُنھون نے بچالیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور اُن کا حساب اللہ کے ہے **عن** سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال بات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا قال فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجو ان یعطاھا فقال این علی ابن ابیطالب فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ
فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم
ثم ادعھم الی الاسلام فاخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فوا للہ لان یھدی
اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دونگا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ
تعالیٰ فتح دیگا وہ چاہتا ہے اللہ اور اُسکے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اُسکو چاہتے ہیں پھر رات بھر لوگ
ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کسکو دیتے ہیں جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ نشان مجھکو ملیگا آپ نے فرمایا علی بن ابیطالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ اُنکی آنکھیں دُکھتی ہیں پھر اُنکو بلا بھیجا آپ نے اون کی آنکھوں میں تھوکا اور اُن کے لیے
دعا کی وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا اُنکو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپنے اُنکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں
اون سے لڑوں یہانتک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جاویں آپنے فرمایا آہستہ چلا جا یہانتک کہ اون کے
میدان میں اوتر پھر اُنکو بلا اسلام کیطرف اور اون سے کہہ جو اللہ کا حق اون پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تیری
تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے **عن** سلمۃ بن الاکوع
قال کان علی قد تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خیبر وکان رمدا فقال انا اتخلف
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج علی فلحق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان
مساء اللیلۃ التی فتحھا اللہ فی صباحھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ
او لیاخذن الرایۃ غدا رجل یحبہ اللہ ورسولہ او قال یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ
فاذا نحن بعلی وما نرجوہ فقالوا ھذا علی فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ
ففتح اللہ علیہ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن اُنکی آنکھیں
دُکھتی تھیں پھر اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور
نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جسکی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
یہ جھنڈا اُسکو دونگا کل یا یہ جھنڈا لیگا کل وہ شخص جسکو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا
ہے اللہ اُسکے ہاتھوں پر فتح دیگا پھر لیکایک ہم نے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ اُنکو جھنڈا ملیگا لوگوں

نے کہا یہ علی ہین اور اُنہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا دیا ہے پھر اللہ تعالے نے فتحدی اُنکو عن
یَزِیْدَ بْنِ حَیَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَیْنُ بْنُ سَبْرَۃَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰی زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا
اِلَیْہِ قَالَ لَہٗ حُصَیْنٌ لَقَدْ لَقِیْتَ یَا زَیْدُ خَیْرًا کَثِیْرًا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ
حَدِیْثَہٗ وَغَزَوْتَ مَعَہٗ وَصَلَّیْتَ خَلْفَہٗ لَقَدْ لَقِیْتَ یَا زَیْدُ خَیْرًا کَثِیْرًا حَدِّثْنَا یَا زَیْدُ مَا سَمِعْتَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ وَاللّٰہِ لَقَدْ کَبِرَتْ سِنِّیْ وَقَدُمَ عَہْدِیْ
وَنَسِیْتُ بَعْضَ الَّذِیْ کُنْتُ اَعِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُکُمْ فَاقْبَلُوْہُ وَمَا
لَا فَلَا تُکَلِّفُوْنِیْہِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی
خُمًّا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّھَا
النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُّوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمْ ثَقَلَیْنِ اَوَّلُھُمَا
کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ
فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَقَالَ لَہٗ حُصَیْنٌ
وَمَنْ اَھْلُ بَیْتِہٖ یَا زَیْدُ اَلَیْسَ نِسَاؤُہٗ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ قَالَ نِسَاؤُہٗ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَلٰکِنْ اَھْلُ
بَیْتِہٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَۃَ بَعْدَہٗ قَالَ وَمَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ اٰلُ عَلِیٍّ وَاٰلُ عَقِیْلٍ وَاٰلُ جَعْفَرٍ وَاٰلُ
عَبَّاسٍ قَالَ کُلُّ ھٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَۃَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** یزید بن حیان سے روایت ہے مین اور حصین
بن سبرہ اور عمر بن سلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم اون کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تمنے تو بڑی نیکی
حاصل کی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز
پڑھی تمنے بہت ثواب کمایا ہمسے کچھ حدیث بیان کرو جو تمنے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا
اے بھتیجے میرے سیری عمر بہت بڑی ہوگئی اور مدت گذری اور بعض باتین جنکو مین یاد رکھتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھول گیا تو مین جو بیان کرون اوسکو قبول کرو اور جو مین نہ بیان کرون اوس کے لیے
مجھکو تکلیف مت دو پھر زید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگون
مین ایک پانی پر جسکو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین آپنے اللہ کی حمد کی اور اوسکی تعریف بیان کی
اور وعظ اور نصیحت کی پھر فرمایا بعد اوس کے اے لوگو مین آدمی ہون قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا
(موت کا فرشتہ) آوے اور مین قبول کرون مین تم مین دو بڑی بڑی چیزین چھوڑے جاتا ہون پہلی تو اللہ

کی کتاب اوس مین ہدایت ہی اور نور ہے تو اسکی کتاب کو تھامے رہو اور اُسکو مضبوط پکڑے رہو غرض آپ نے
رغبت دلائی اسکی کتاب کیطرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہین مین خدا یاد دلاتا ہون تم کو اپنے
اہل بیت کے باب مین حصین نے کہا اہل بیت آپکے کون ہین اے زید کیا آپ کی بی بیان اہل بیت نہین
ہین زید نے کہا بی بیان بھی اہل بیت مین داخل ہین لیکن اہلبیت وہ ہین جنپر زکوۃ حرام ہے حصین
نے کہا وے کون لوگ ہین زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہین حصین نے کہا ان سب
پر صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہان **فائدہ** یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نوین سال حجۃ الوداع
کرکے لوٹے فرمائی اوس کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپنے آخری وصیت تمام عرب کے قومون کے سامنے یہ
کی کہ قرآن پر جمے رہنا اوسے ہدایت لینا اوسپر عمل کرنا دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکھنا اون سے
محبت کرنا انکو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہلسنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہین ہے خوارج
نے اہل بیت کو چھوڑ دیا اون کے دشمن ہوگئے رو فضن نے قرآن سے منہ موڑ لیا **عن** اَبِیْ حَیَّانَ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ
مَنِ اسْتَمْسَکَ بِہٖ وَاَخَذَ بِہٖ کَانَ عَلَی الْھُدٰی وَمَنْ اَخْطَاَہُ ضَلَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ کی کتاب مین ہدایت ہی اور نور ہے جو اوسکو پکڑے رہیگا وہ ہدایت پر رہیگا اور جو اسکو چھوڑ دیگا
وہ گمراہ ہوجاویگا **عن** یَزِیْدَ بْنِ حَیَّانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَیْہِ فَقُلْنَا لَہٗ لَقَدْ رَاَیْتَ
خَیْرًا کَثِیْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْتَ خَلْفَہٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ
حَدِیْثِ اَبِیْ حَیَّانَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَلَا اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَحَدُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ ھُوَ
حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْھُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ وَفِیْہِ فَقُلْنَا مَنْ اَھْلُ
بَیْتِہٖ نِسَاؤُہٗ قَالَ لَا وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تَکُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّھْرِ ثُمَّ یُطَلِّقُھَا فَتَرْجِعُ
اِلٰی اَبِیْھَا وَقَوْمِھَا اَھْلُ بَیْتِہٖ اَصْلُہٗ وَعَصَبَتُہُ الَّذِیْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَۃَ بَعْدَہٗ **ترجمہ** یزید بن حیان
سے روایت ہی اُنہون نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہمنے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تمنے صحبت اٹھائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس
مین یہ ہی کہ آپنے فرمایا مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی
ہے جو اوسکی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دیگا گمراہ ہوجاوے گا۔ اس روایت مین

یہ ہے کہ ہمنے کہا اہل بیت کون لوگ ہین بی بیان آپ کی زید نے کہا نہین قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد
کے ساتھہ رہتی ہے پھر وہ اُسکو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہے اہل بیت آپکے
وودھیال کے لوگ اور عصبہ ہین جنپر صدقہ حرام ہے آپکے بعد **ف** نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم
اور بنی مطلب ہین اون دونون پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہین اور بعضون نے کہا
بنو قصے اور بعضون نے کہا قریش - اس روایت مین جو بی بیون کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ کل قریش اہلبیت نہین ہین ورنہ آپکی کئی بی بیان جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور
ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قریشی تہین اور ایک روایت مین زید نے ازواج مطہرات کو اہلبیت مین داخل کیا اور
دوسری روایت مین خارج اندونون مین تطبیق اس طرح ہے کہ اہلبیت سے دو معنی مقصود ہین ایک وہ اہل بیت
جو گہر مین رہتے ہین یعنے عیال جنکے اکرام اور احترام کا حکم ہے اون مین ازواج مطہرات بھی داخل ہین اور
قرآن مین آیۃ تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی مین وارد ہے اور قرینہ اوسکا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر
حضرت صلعم کے ازواج کا ذکر ہے اور اُنہی کے طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن
مین اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جنپر صدقہ حرام ہے اوس مین بی بیان داخل نہین
ہین بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادۃ) **عن** سہل بن سعد
قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان قال فدعا سہل بن سعد فامرہ ان یشتم علیا
قال فابی سہل فقال اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا التراب فقال سہل ما کان لعلی اسم
احب الیہ من ابی التراب وان کان لیفرح اذا دعی بہا فقال لہ اخبرنا عن قصتہ لم سمی
ابو تراب قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت فاطمۃ فلم یجد علیا فی البیت فقال
این ابن عمک فقالت کان بینی وبینہ شئی فغاضبنی فخرج فلم یقل عندی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانسان انظر این ہو فجاء فقال یا رسول اللہ ہو فی المسجد راقد
فجاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو مضطجع قد سقط رداؤہ عن شقہ فاصابہ ترابا
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسحہ عنہ ویقول قم ابا التراب قم ابا التراب ترجمہ سہل
بن سعد سے روایت ہے مدینہ مین ایک شخص مروان کی اولاد مین سے حاکم ہوا اوس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا
حضرت علی کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ مخصر بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو

اسکی ابوتراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھہ پکارنے سے وہ شخص بولا اسکا قصہ بیان کرو اُنکا نام ابوتراب کیون ہوا سہل نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر مین نہ پایا آپ نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہان ہے وہ بولین مجھ مین اور اون مین کچھ باتین ہوئین وہ غصہ ہوکر چلے گئے اور یہان نہین سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علی کہان ہین وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد مین سو رہے ہین آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر اون کے پہلو پر سے الگ ہوگئی تھی اور مٹی لگ گئی تھی (اون کے بدن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے اوٹھو اے ابوتراب اوٹھو اے ابوتراب **فائدہ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام ابوتراب کہا سو جہ سے اُنکو یہ نام نہایت پسند تھا اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد مین سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہوگیا ہو اوسکو منانا اور اسکے پاس جانا مستحب ہے **باب** فی فضل سعد ابن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان **عن** عائشۃ قالت ارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت وسمعنا صوت السلاح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قال سعد بن ابی وقاص یا رسول اللہ جئت احرسک قالت عائشۃ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعت غطیطہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھہ کھل گئی اور نیند اُچاٹ ہوگئی آپنے فرمایا کاش میرے اصحاب مین سے کوئی نیک بخت شخص رات بھر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے مین ہمکو ہتیارون کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ مین حاضر ہوا ہون آپ پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہانتک کہ مینے آپ کے خراٹے کی آواز سنی **عن** عائشۃ قالت سمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت فبینا نحن کذلک سمعنا خشخشۃ سلاح فقال من ھذا قال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاء بک فقال وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ثم رمی وفی روایۃ ابن رمح فقلنا من ھذا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں آیا آپ کی حفاظت کرنے کو آپ نے اون کے لیے دعا کی پھر سورہی **عن** عائشۃ ارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ بمثل حدیث سلیمان بن بلال **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** علی یقول ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعد بن مالک فانہ جعل یقول لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک (یعنے سعد بن ابی وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن اون سے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** سعد بن ابی وقاص قال لقد جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ یوم احد **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن **عن** یحیی بن سعید بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع لہ ابویہ یوم احد قال کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارم فداک ابی وامی قال فنزعت لہ بسہم لیس فیہ نصل فاصبت جنبہ فسقط وانکشفت عورتہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نظرت الی نواجذہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اون کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنے بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے میں نے اوس کے لیے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا وہ اوسکی پسلی میں لگا اور گرا اور اوسکی شرمگاہ کھل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھکر ہنسے یہانتک کہ میں نے آپ کی کچلیوں کو دیکھا **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ انہ انزلت فیہ ایات من القرآن قال حلفت ام سعد ان لا تکلمہ ابدا حتی یکفر بدینہ ولا تاکل ولا تشرب قالت زعمت ان اللہ وصاک بوالدیک فانا امک وانا امرک بھذا قال مکثت ثلثا حتی

عُشِّيَ عليهما من الهدم فقام ابن لها يقال له عمارة فسقاها فجعلت تدعو على سعد فانزل الله تعالى في القرآن هذه الآية ووصينا الانسان بوالديه حسنا الآية جاهداك على ان تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا قال واصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم غنيمة عظيمة فاذا فيها سيف فاخذته فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نفلنيه السيف فانا من قد علمت حاله فقال رده من حيث اخذته فانطلقت حتى اردت ان القيه في القبض لامتني نفسي فرجعت اليه فقلت اعطنيه قال فشد لي صوته رده من حيث اخذته قال فانزل الله عز وجل يسالونك عن الانفال قال ومرضت فارسلت الى النبي صلى الله عليه وسلم فانزلني فقلت دعني اقسم مالي حيث شئت قال فابى قلت فالنصف قال فابى قلت فالثلث فسكت فكان بعد الثلث جائزا قال واتيت على نفر من الانصار والمهاجرين فقالوا تعال نطعمك ونسقيك خمرا وذلك قبل ان تحرم الخمر قال فاتيتهم في حش والحش البستان فاذا رأس جزور مشوي عندهم وزق من خمر قال فاكلت وشربت معهم قال فذكرت الانصار والمهاجرين عندهم فقلت المهاجرون خير من الانصار قال فاخذ رجل احد لحيي الرأس فضربني به فجدعه بأنفي فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فانزل الله عز وجل في يعني نفسه ثنان الخمر انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان ترجمہ سعب بن سعد سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ اون کے باب مین قرآن کی کئی آیتین اوترین اون کی مان نے قسم کہالی تہی کہ اون سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنے اسلام کا دین) نچھوڑین گے نہ کہادے گی نہ پیوگے وہ کہنے لگی اللہ تعالے نے تجھہ کو حکم دیا ہے، مان باپ کی اطاعت کرنیکا اور مین تیری مان ہون تجھکو حکم کرتی ہون اس بات کا پہ تین دن تک یون ہی رہی کچھ کہا یا نہ پیا یہانتک کہ اسکو غش آگیا اخر ایک بیٹا اسکا جسکا نام عمارہ تہا کھڑا ہوا اور اسکو پانی پلایا وہ بددعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اللہ تعالے نے یہ آیتہ اتاری اور ہمنے حکم دیا آدمی کو اپنے مان باپ کے ساتہہ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالین تجھپر کہ شریک کرے تو میرے ساتہہ اس چیز کو جسکا تجھے علم نہین تو مت مان انکی بات (یعنے شرک مت کر) اور رہ اون کے ساتہہ دنیا مین دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اوس مین ایک تلوار بہی تہی وہ مین نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لایا مین نے عرض کیا یہ تلوار مجہکو انعام دیدیجیے اور میرا حال آپ جانتے ہین آپ نے فرمایا اسکو وہین رکہدے جہان
سے تو نے اُٹہائی ہے مین گیا اور مین نے قصد کیا کہ پہر اُسکو گدام مین ڈالدون لیکن میرے دل نے مجہے ملامت
کی اور مین پہر آپ پاس لوٹا مین نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجہکو دیدیجیے آپ نے سختی سے فرمایا رکہدے اُسی جگہ سے جہان
سے تو نے اُٹہائی ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تجہسے پوچہتے ہین لوٹ کی چیزونکو سعد نے کہا مین بیمار ہوا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بہیجا آپ تشریف لائے مین نے کہا مجہکو اجازت دیجیے مین اپنے مال کو بانٹ
دون جسکو چاہون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا آدہا مال بانٹ دون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا تہائی مال بانٹ
دون آپ چپ ہورہے پہر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے سعد نے کہا ایک بار مین انصار اور مہاجرین
کے کچہ لوگون پاس گیا اُنہون نے کہا آؤ ہم تمکو کہانا کہلائین گے اور شراب پلائین گے اُسوقت تک شراب
حرام نہین ہوا تہا مین اون کے پاس گیا ایک باغ مین وہان ایک اونٹ کی سر کا گوشت بہونا گیا تہا اور شراب کی
ایک مٹکا رکہی تہی مین نے گوشت کہایا اور شراب پیا اون کے ساتہہ وہان مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا
مین نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہین ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجہہ مارا میرے ناک مین زخم لگا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری شراب اور جوا اور تہان اور
پانسے یہ سب نجاست ہین شیطان کے کام ہین **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ اُنْزِلَتْ
فِیْ اَرْبَعِ اٰیَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ زُھَیْرٍ عَنْ سِمَاکٍ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ قَالَ
فَکَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْھَا شَجَرُوْا فَاھَا بِعَصًا ثُمَّ اَجَرُّوْھَا وَفِیْ حَدِیْثِہٖ اَیْضًا فَضَرَبَ
بِہٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَہٗ فَکَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا **ترجمہ** سعد نے کہا میرے باب مین چار آیتین اُتریں
پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب سیری
مان کو کہانا کہلانا چاہتے تو اُسکا منہ ایک لکڑی سے کہولتے پہر کہانا اوس کے مُنہ مین ڈالتے اس روایت
مین یہ ہے کہ سعد کے ناک پر مارا اور اُنکی ناک چر گئی پہر اُنکی ناک ہمیشہ چری رہی **عن** سَعْدٍ فِیْ وَلَا
تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ سِتَّۃٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِّنْھُمْ وَ
کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ قَالُوْا لَہٗ تَدْنِیْ ھٰؤُلَاءِ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر اون لوگون کو جو
پکارتے ہین اپنے مالک کو صبح اور شام جبہ آدمیون کے باب مین اوتری اون مین مین تہا اور عبد اللہ بن

مسعود ہی تہے مشرک کہتے تہے آپ ان لوگون کو اپنے نزدیک رکہتے ہین **عن** سعد قال کنا
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد
ہؤلاء لا یجترؤون علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ہذیل وبلال ورجلان لست
اسمیہما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ
فانزل اللہ عزوجل ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ **ترجمہ**
سعد سے روایت ہے ہم چہہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے مشرکون نے کہا آپ ان لوگون کو اپنے
پاس سے ہانک دیجیے یہ جرأت نہ کرین گے ہمپر ان لوگون مین مین تہا ابن مسعود تہے اور ایک شخص ہذیل کا تہا
اور بلال اور دو شخص اور تہے جنکا مین نام نہین لیتا آپکے دل مین جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپنے دل ہی دل
مین باتین کین تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری مت ہنکاؤ ان لوگون کو جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح
اور شام اور چاہتے ہین اوسکی رضامندی **عن** ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام التی قاتل فیہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر
طلحۃ وسعد عن حدیثہما **ترجمہ** ابو عثمان سے روایت ہے ان دنون مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لڑتے تہے کافرون سے بعضے دن کوئی آپکے ساتہہ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے **باب** من فضائل
طلحۃ والزبیر رضی اللہ عنہما حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ
قال سمعتہ یقول ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس یوم الخندق فانتدب
الزبیر ثم ندبہم فانتدب الزبیر ثم ندبہم فانتدب الزبیر فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگون کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہون پہر
آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پہر آپنے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر
کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمعنی حدیث ابن عیینۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ بن الزبیر قال کنت
وعمر بن ابی سلمۃ یوم الخندق مع النسوۃ فی اطم حسان فکان یطاطی لی مرۃ فانظر
واطاطی لہ مرۃ فینظر فکنت اعرف انی اذا مر علی فرسہ فی السلاح انی فریظۃ قال

وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ فَقَالَ وَرَاَیْتَنِیْ یَا بُنَیَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ اَبَوَیْہِ فَقَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمر بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اوس کے لیے وہ دیکھتا میں نے اپنے باپ کو پہچان لیا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کیطرف پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے اونہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھ دیکھا تھا میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا قسم خدا کی اوسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْخَنْدَقِ کُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ فِی الْاُطُمِ الَّذِیْ فِیْہِ النِّسْوَۃُ یَعْنِیْ نِسْوَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْہِرٍ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُرْوَۃَ فِی الْحَدِیْثِ وَلٰکِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّۃَ فِیْ حَدِیْثِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ ھُوَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اھْدَاْ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے پتھر ہلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور صدیق ابوبکر باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہانتک کہ طلحہ اور زبیر بھی) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسْکُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ وَعَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ اَبَوَاکَ وَاللّٰہِ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تیرے دونوں باپ (یعنے زبیر اور ابوبکر) ان لوگوں

مین سے تھے جنکا ذکر اس آیت مین ہے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ یعنے جن لوگون نے اطاعت کی اللہ اور اسکے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابوبکر عروہ سے باپ نہ تھے نانا تھے نانا کو بھی باپ کہتے ہین) **عن** ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ اَیْ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَالزُّبَیْرَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین دونون باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہما **عن** عُرْوَۃَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ کَانَ اَبَوَاکَ مِمَّنِ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابوعبیدہ بن جراح کی فضیلت **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُھَا الْاُمَّۃُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہین (اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبیدہ اور سے ممتاز تھے) **عن** اَنَسٍ اَنَّ اَھْلَ الْیَمَنِ وَفَدُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِبْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمُنَا السُّنَّۃَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ فَقَالَ ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجیے جو ہمکو حدیث اور اسلام سکھادے تو آپنے ابوعبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ جَاءَ اَھْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِبْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ اَصْحَابُہٗ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپنے فرمایا مین تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہون وہ بیشک امانت دار ہے بے شک امانت دار ہے راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کسکو بھیجتے ہین آپ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بھیجا **عن** اَبِیْ اِسْحَاقَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّہٗ

ترجمہ ابوہریرہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے لیے یا اللہ میں اسکو چاہتا ہوں یعنے اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اُس سے اور محبت رکھ اُس سے جو محبت رکھے اُس سے **فائدہ** یعنے امام حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اُس سے بھی تو محبت کر سبحان اللہ اہلبیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اُس کیوجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہمکو قائم رکھ اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم کی محبت پر اور مار اون کی محبت پر اور حشر کر اون کی محبت پر۔ ہرچند سو من کو سوا اللہ تعالی کے کسی کی محبت نہ چاہیے یا اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہلبیت کی اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے محبت بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِیْ وَلَا اُكَلِّمُهٗ حَتّٰى جَاءَ سُوْقَ بَنِیْ قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى جَاءَ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِیْ حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهٗ اِنَّمَا تَحْبِسُهٗ اُمُّهٗ لِاَنْ تَغْسِلَهٗ وَتُلْبِسَهٗ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ کی روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھسے بات کرتے نہ میں آپ سے بات کرتا تھا (یعنے خاموش چلے جاتے تھے) یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پھر آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر پر آئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے یعنے امام حسن علیہ السلام کو ہم سمجھے کہ اون کی ماں نے اونکو روک رکھا ہے نہلانے دہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن علیہ السلام) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اوس شخص سے جو اس سے محبت رکھے **عن** اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ **ترجمہ** براء بن عازب کی روایت ہے میں نے امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر دیکھا اور آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ ✣ **عن** اَلْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ایاس عن

ابیہ قال لقد قدمت بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین بغلتہ الشہباء حتی ادخلتھم حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا قدامہ وھذا خلفہ **ترجمہ** ایاس نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا اونہون نے کہا مین نے اوس سفید خچر کو کہنیجا جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سوار تہے یہانتک کہ اُنکو لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادی آپکے آگے تہے اور ایک پیچہے **عن** عائشۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑہے ہوئے تہے جسپر کجاوون کی صورتین یا ہانڈیون کی صورتین بنی ہوئی تہین کالے بالون کی اتنے مین امام حسن علیہ السلام آئے آپنے اُنکو اُس چادر کے اندر کرلیا پہر امام حسین آئے اُنکو بہی اندر کرلیا بعد اوس کے فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنے اللہ تعالی جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گہر والو **ف** یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور اون کیطرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ عطف کر ساتہ جو صریح ہے ازواج کے ساتہہ خطاب کرنے مین اس صورت مین یہان اہل بیت سے خاص ازواج مراد تہے پر آپنے اون لوگون کو بہی شریک کرلیا تاکہ پاکی مین وہ بہی شامل ہوجاوین اور یہ قول کہ آیت تطہیر اُن ہی لوگون سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اوس مین داخل نہین ہین سیاق وسباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس مین زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہین کیونکہ یہ امر بہرحال ثابت ہے کہ امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہم آیت تطہیر مین داخل ہین **باب** مِنْ فَضَائِلِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَابْنِہٖ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول ما کنا ندعو زید بن حارثۃ الا زید بن محمد حتی نزل فی القرآن ادعوھم لابائھم ھو اقسط عند اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تہے (اسوجہ سے کہ آپ

نے انکو طعنے کیا تھا) یہانتک کہ قرآن مین اوترا پکار و انکو اون کے باپون کیطرف نسبت کرکے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمْرَتِہٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمْرَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمْرَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُسکا سردار اُسامہ بن زید کو کیا لوگون نے اوسکی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپنے افسر کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اُسامہ کی سرداری مین تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اوس کے باپ کی سرداری مین اس سے پہلے اور قسم خدا کی اُسکا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگون مین وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اُسامہ اوس کے بعد سب لوگون مین مجھے پیارا ہے **ف** پہلے آپنے زید کو لشکر کا سردار کرکے بھیجا تھا وہ شام مین شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری اُنکے بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اورون کے لڑائی مین زیادہ کوشش کرین گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت مین بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ یُرِیْدُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلِہٖ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لَھَا وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَاَحَبَّ اِلَیَّ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا لَخَلِیْقٌ یُرِیْدُ اُسَامَۃَ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَاَحَبَّھُمْ اِلَیَّ مِنْ بَعْدِہٖ فَاُوْصِیْکُمْ بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ صَالِحِیْکُمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے تو مین وصیت کرتا ہون اُسامہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم مین نیک بخت لوگون مین سے ہے **بَابٌ** مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب کی فضیلت کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَیْرِ اَتَذْکُرُ اِذْ تَلَقَّیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَکَکَ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت

ہے عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے تو آپ نے ہمکو سوار کر لیا اور تمکو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہہ نہ ہوگی)

عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَإِسْنَادِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيَ إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ وَاحِدَةٍ **ترجمہ** عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو جا کر ملتے ایکبار آپ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ سے ملنے کے لیے آپ نے مجھکو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کی ایک صاحبزادی آئی آپ نے انکو اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے ایک بار مجھسے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہانتک کہ مدینہ میں آئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کرونگا

بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ حضرت خدیجہ کی فضیلت **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں

سب مین خدیجہ بنت خویلد افضل ہین **ف** یعنی ہر ایک اپنے زمانہ مین سب عورتون سے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ اون دونون مین کون افضل ہے اوسکو بیان نہین کیا **عن** اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃَ امْرَاَۃِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوے لیکن عورتون مین کوئی کامل نہین ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے **ف** اسحدیث سے بعضون نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونو عورتین نبی تہین لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہ تہین بلکہ ولی تہین اور منقول ہے اجماع اسپر کہ عورتین نبی نہین ہوتین **ف** اور عائشہ کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کہانون پر انووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ حضرت عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہین کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتون پر ہو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْکَ مَعَھَا اِنَآءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا ھِیَ اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّھَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ قَالَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ یَقُلْ فِی الْحَدِیْثِ وَ مِنِّیْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین آپ پاس آتین ہین ایک برتن لیکر اوس مین سالن ہے یا کہانا ہے یا شربت ہے پھر جب آوین تو آپ اُنکو سلام کہیے اون کے پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے اور اُنکو خوشخبری دیجیے ایک گھر کی جنت مین جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اوس مین غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے **عن** اِسْمٰعِیْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِیْجَۃَ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ **ترجمہ** اسمعیل نے عبداللہ بن ابی اوفے سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت مین جو خولدار موتی کا ہے نہ اُس مین غل پکار ہے نہ تکلیف ہے **عن** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی

ف انہون نے کہا ان سے آنکو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت مین

جو گذرا **عن** عائشة قالت بشر رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة ببيت في الجنة
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ
کو ایک گھر کی جنت میں **عن** عائشة قالت ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة
ولقد هلكت قبل ان يتزوجني بثلث سنين لما كنت اسمعه يذكرها ولقد امره ربه
ان يبشرها ببيت من قصب في الجنة وان كان ليذبح الشاة ثم يهدي بها الى خلائلها
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح
ہونے سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اسوقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے اور
ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپکو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت
میں جو لولہ رسوئی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہ کے سہیلیوں کے پاس اوسکا گوشت
تحفہ بھیجتے **عن** عائشة قالت ما غرت على نساء النبي صلى الله عليه وسلم الا على
خديجة واني لم ادركها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذبح
الشاة يقول ارسلوا بها الى صدائق خديجة قالت فاغضبته يوما فقلت خديجة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد رزقت حبها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر رشک نہیں کی البتہ خدیجہ پر کی اور
میں نے اسکو نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اوسکا گوشت خدیجہ کے
عزیزوں کو بھیجو ایک دن میں نے آپکو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپنے فرمایا مجھے اوسکی محبت خدا تعالی
نے ڈالدی **عن** هشام بهذا الاسناد نحو حديث ابي اسامة الى قصة الشاة
ولم يذكر الزيادة بعدها **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عائشة قالت ما غرت على امرأة
من نساءه ما غرت على خديجة لكثرة ذكره اياها وما رأيتها قط **ترجمہ** حضرت
عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ اوسکا
ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا **عن** عائشة قالت لم يتزوج
النبي صلى الله عليه وسلم على خديجة حتى ماتت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہ کیا یہانتک کہ وہ مر گئیں **عن** عائشة قالت

إِسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ إِسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ خَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد (حضرت خدیجہ کی بہن آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آئی میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو اور نری سرخی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالے نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (حوان باکرہ جیسے میں ہوں قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی رشک معاف ہے کیونکہ یہ اون کی طبعی ہے اور بسبب اسکے آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اوسکی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ اونپر خفا نہ ہوئے

باب فَضَائِلِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ يَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھکو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھسے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کیطرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنے یہ عورت مجھکو ملیگی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہو وے)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ

قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَآ اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا مین جان لیتا ہون جب تو مجھسے خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہین قسم محمدؐ کے رب کی اور جب ناراض ہوجاتی ہے تو کہتی ہے نہین قسم ہے ابراہیمؑ کے رب کی مین نے عرض کیا بیشک قسم خدا کی یارسول اللہ مین آپکا نام لینا چھوڑ دیتی ہون (جب آپسے ناراض ہوتی ہون) یہ غصہ حضرت عائشہ کا اوسی رشک کے باب سے ہے جو عورتون کو معاف ہے اور وہ ظاہر مین ہوتا ہے دل مین حضرت عائشہ اللہ تعالےٰ کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتین **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَاْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ گڈیون سے کھیلتی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُنہون نے کہا میری ہمجولیان آتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر غائب ہوجاتین (شرم سے اور ڈر سے) آپ اُنکو میرے پاس بھیجدیتے **ف** قاضی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڈیون سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہین تصویرون مین سے کیونکہ اس کھیل مین عورتون کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی اور علماء نے جائز رکھا ہے گڈیون کی بیع اور شراکو اور امام مالک سے اوسکی کراہت منقول ہے اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ اون سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویرون کی حدیث سے (نووی) **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُنَّ اللُّعَبُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ میرے باری کا انتظار کیا کرتے جسدن میری باری ہوتی تحفے بھیجتے تاکہ آپ خوش ہون **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيْ فِيْ مِرْطِيْ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ اِبْنَةِ

إِلَى أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ
تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا
مَا رَأَيْنَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ
إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا
أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى
لِلّٰهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا
فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا
تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا
وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ
أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ
عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا
قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ
أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَخَذْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ پاس بھیجا انہون نے اجازت
مانگی آپ لیٹے ہوے تھے میرے ساتھہ میری چادر مین آپنے اجازت دی اونہون نے عرض کیا یارسول
اللہ آپ کی بی بیون نے مجھہ آپکے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہین آپ انصاف کرین اون کے ساتھہ ابو قحافہ
کی بیٹی مین یعنے جتنی محبت اون سے رکھتے ہین اوتنی ہی اور دون سے رکھین یہ امر اختیاری نہ تھا اور

سب باتون مین تو آپ انصاف کرتے تہے) اور مین خاموش تہی آپنے فرمایا اے بیٹی کہا تو وہ نہین چاہتی جو
مین چاہون وہ بولین یا رسول اللہ مین تو وہی چاہتی ہون جو آپ چاہین آپنے فرمایا تو محبت رکھہ عائشہ
سے یہ سنتی ہی فاطمہ اُٹہین اور بی بیون کے پاس گئین اون سے جاکر اپنا کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا
بیان کیا وہ کہنے لگین ہم سمجہتین ہین تم کچہ ہمارے کام نہ آئین سیدھے پہر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہو آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین (ابو قحافہ حضرت ابوبکر کے باپ تہے
تو حضرت عائشہ کے دادا ہوئے دادا کیطرف نسبت دی سکتے ہین) حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی ہین تو حضرت
عائشہ کے مقدمہ مین اب کبہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہ کرون گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی
بی بیون نے اُم المومنین زینب بنت جحش کو آپکے پاس بہیجا اور میرے برابر کی مرتبہ مین آپکے سامنے وہی تہین
اور مین نے کوئی عورت اون سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنیوالی اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے
والی اور خیرات کرنے والی نہین دیکہی اور نہ اون سے بڑہ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تہی اللہ تعالے
کے کام مین اور صدقہ مین فقط اون مین ایک تیزی تہی (یعنی غصہ تہا) اوس سے بہی وہ جلدی پہر جاتین
(اور مل جاتین اور نادم ہوتین) اُنہون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے اجازت
دی اُسیحال مین کہ آپ میری چادر مین تہے جسحال مین فاطمہ آئین تہین اُنہون نے کہا یا رسول اللہ آپ
کی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین پہر یہ کہکر مجہپر آئین اور زبان درازی
کی اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکہہ رہی تہی کہ آپ مجہے اجازت دیتے ہین جواب دینے
کی یا نہین یہانتک کہ مجہکو معلوم ہوگیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہ مانینگے تب تو مین بہی اُنپر آئی اور تہوڑے
ہی دیر مین اُنکو بند کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابوبکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی
لڑکی نہین ہے جو تم سے دب جاوے) **عن** الزہری بہذا الاسناد ومثلہ فی المعنی غیر انہ
قال فلما وقعت بہا لم اشبہا ان اکنتہا علیہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت
ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتفقد یقول این انا الیوم این انا غدا استبطاء
لیوم عائشۃ قالت فلما کان یومی قبضہ اللہ بین سحری ونحری **ترجمہ** اُم المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تہے (بیماری مین) اور فرماتے تہے کل
مین کہان ہونگا کل مین کہان ہونگا یہ خیال کرکے کہ ابہی میری باری مین دیر ہے پہر میری باری کے دن اللہ

تعالی نے اگو بلالیا میرے سینہ اور حلق مین (یعنے آپکا سر مبارک میری سینہ سے لگا ہوا تہا) **عن** عائشۃ
انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت وھو مسندۃ الی صدرھا
واصغت الیہ وھو یقول اللھم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگائے
تہے میرے سینے پر مین نے کان لگایا آپ فرماتے تہے یا اللہ بخشدے مجہکو اور رحم کر مجہپر اور ملادے مجہکو
اپنے رفیقون سے **عن** ہشام بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ
قالت کنت اسمع انہ لن یموت نبی حتی یخیر بین الدنیا والاخرۃ قالت فسمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ واخذتہ بحۃ فقول مع الذین انعم
اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
قالت فظننتہ خیر حینئذ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے مین سنا کرتی
تہی کہ کوئی نبی نہین مرتا یہانتک کہ اسکو اختیار دیا جاویگا دنیا مین رہنے اور آخرت مین جانے
کا پہر مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیماری مین جسمین آپنے وفات پائی اسوقت
آواز آپ کی بہاری تہی آپنے فرمایا ان لوگون کے ساتہہ کہ جنپر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور
شہید اور نیک بخت لوگون مین سے اور اچہے رفیق ہین یہ لوگ اسوقت مین سمجہی انکو اختیار کیا
عن سعد بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو صحیح انہ لم یقبض
نبی قط حتی یری مقعدہ فی الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فلما نزل برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ورأسہ علی فخذی غشی علیہ ساعۃ ثم افاق فاشخص بصرہ الی السقف
ثم قال اللھم الرفیق الاعلی قالت عائشۃ قلت اذا لا نختارنا قالت عائشۃ وعرفت
الحدیث الذی کان یحدثنا بہ وھو صحیح فی قولہ انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ
من الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فکانت تلک اخر کلمۃ تکلم بہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تقولہ اللھم الرفیق الاعلی **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے تندرستی کیحالت مین کوئی نبی نہین مرا یہانتک کہ اوسنے اپنا

ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور خیر سے یار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کیطرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنے پیغمبروں کے ساتھ جو اعلے علیین میں رہتے ہیں) حضرت عائشہ نے کہا اوسوقت میں نے کہا اب آپ ہمکو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپنے فرمائی تھی تندرستی کیحالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہانتک کہ اوس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اُسکو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہ نے کہا یہ اخیر کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ جَمِيْعًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيْرِ عَائِشَةَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ رَسُوْلُكَ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا **ترجمہ** اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھپر اور اُم المومنین حفصہ پر آیا ہم دونو آپ کے ساتھ نکلیں اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے اون سے باتیں کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی ہیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ اون کے اونٹ پر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کیطرف آئے دیکھا تو اوسپر حفصہ ہیں آپنے سلام کیا اور اُنہی کے ساتھ بیٹھکر چلے یہانتک کہ منزل پر اُترے اور حضرت عائشہ نے آپ کو نہ پایا (رات بھر) اُنکو غیرت آئی جب اُترے تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھپر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھکو ڈس لیوے تو تیرے رسول میں نیز

اُنکو کچہ کہہ نہین سکتی **ف** یہ حضرت عائشہ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتون کو معاف ہے جیسا اوپر گذرچکی مہلب نے کہا اسحدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت پاس آپ پر واجب نہ تہا ورنہ حفصہ ایسا کام کیون کرتین اور یہ کچہ ضرور نہین اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب بہی ہو جب بہی سفر مین چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسیطرح حضر مین بہی کچہ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ نہ لگا دے (نووی) **عن** انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید (ایک کہانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کہانون پر **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولیس فی حدیثہما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث اسمعیل انہ سمع انس بن مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا ان جبرائیل یقرأ علیک السلام قالت فقلت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین اونہون نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا بمثل حدیثہما **عن** زکریا بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائش ہذا جبریل یقرأ علیک السلام فقالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ قال وہو یری ما لا نری **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہین تمکو سلام کہتے ہین مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکہتے ہے جو مین نہین دیکہتی تہی **حدیث** ام زرع ام زرع کی حدیث کا بیان **عن** عائشۃ انہا قالت جلس احدی عشرۃ امرأۃ فتعاہدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجہن شیئا قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل وعر لا سہل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیۃ زوجی لا أبث خبرہ انی أخاف ان لا أذرہ ان أذکرہ أذکر عجرہ وبجرہ قالت الثالثۃ زوجی العشنق ان أنطق أطلق وان أسکت أعلق قالت الرابعۃ زوجی

كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ
إِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ إِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ
وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَا وَ
طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ
رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ
الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ
قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ
عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ
وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ
أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تَنْقُثُ
مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا
فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ
كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا
بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ
كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے گیارہ عورتین بیٹھین اور
اون سبھون نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندون کی کوئی بات نہ چھپاوین گی ✣
ف اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کریگی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات
مین لکھا ہے کہ اُن گیارہ عورتون کے نام مین نہین جانتا کسی نے لیے ہون مگر ایک غریب طریق سے اون کے
نام مجھکو پہنچے ہین پہر کہا دوسری عورت کا نام عمرو بنت عمرو تہا اور تیسری کا حنی بنت کعب چوتہی

کا مہدو بنت ابی عزرمہ پانچوین کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتوین کا حنے بنت علقمہ آٹھوین کا بنت اوس بن عبد
دسوین کا کبشہ بنت ارقم گیارہوین کا اُم زرع بنت اکیہل بن ساعدا نتھے اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں
بعض کتابون مین ہی کہ وہ بنت ابی عزرمہ تھی اور بعضون نے اس ترتیب مین اختلاف بھی کیا ہے اور یہہ
عورتین سب یمن کی تھین **ف** پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دُبلی اونٹ کا گوشت ہی جو ایک دشوار
گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہان تک صاف راستہ ہی کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہی کہ لیا
جاوی **ف** تکلیف اُٹھاکر مطلب پاوے ہے کہ میرے خاوند مین کوئی خوبی نہین اور اوسکی ساتھہ مزاج مین
غربت بھی نہین بلکہ غرور اور سخوت ہی اور بدخلق بھی ہے **ف** دوسری عورت نے کہا مین اپنی خاوند
کی خبر نہین پھیلا سکتی مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو پورا بیان نکر سکون گی اسقدر اُسمین عیوب ہین
ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضون نے یہ معنے کیے ہین کہ مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو اُسکو چھوڑ دونگی
یعنی وہ خفا ہوکر مجھکو طلاق دیدیگا اور اُسکو چھوڑنا پڑے گا) **ف** تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہی (یعنی
احمق) اگر مین اُسکی برائی بیان کرون تو مجھکو طلاق دیدیگا اور جو چپ رہون تو ادھر رہون گی (یعنے نہ
نکاح کے نہ ری اوٹھاؤنگی نہ بالکل مجرد رہون گی) چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہی جیسے تہامہ (حجاز
اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنے معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہی نہ رنج (یہ اوسکی تعریف کی یعنے اوس کے
اخلاق عمدہ ہین اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے) پانچوین نے کہا میرا خاوند جب گھر مین آتا ہی تو
چیتا ہے (یعنے پڑکر سوجاتا ہے اور کسیکو نہین ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے **ف** نودی
نے کہا یہہ بھی تعریف ہی اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہی اور اپنے مال اور اسباب کی فکر سے غافل ہوجاتا
ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی مین ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر
مین آتے ہی چیتے کیطرح مجھپر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنے ہے **ف** اور جو مال
اسباب گھر مین چھوڑ جاتا ہے اوسکو نہین پوچھتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کہاتا ہے تو سب تمام
کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہین چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہی اور مجھپر اپنا ہاتھہ
نہین ڈالتا کہ میرا دکھہ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سوا کھانے پینے کے بیل کیطرح اور کوئی کام کا
نہین عورت کی خبر تک نہین لیتا) ساتوین نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام
نہین کرجانتا سب جہان بھر کے عیب اوس مین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑ دیا ہاتھہ توڑ دے

یا سر اور ماتھہ دونون مروڑی آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند بوہین زرنب ہی (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے مین نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہی یعنے اسکا ظاہر اور باطن دونون اچھی ہین) نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا (یعنے قد اور بڑی راکھہ والا یعنے سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھہ بہت نکلتی ہے) اسکا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانہ سے (یعنے سردار اور سخی ہے اسکا لنگر جاری ہے) دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک فضل ہے میرے اس تعریف سے اوس کے اونٹون کے بہت شتر خانے ہین اور کمتر جراگاہین ہین (یعنے ضیافت مین اوس کے یہان اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شتر خانون کے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جبکہ اونٹ باجی کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین آگ اور باجی کا معمول تہا اس سبب سے باجی کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہوجاتا تہا) گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوس نے زیور سے میرے دونون کان جہلائے اور چربی سے میری دونون بازو بھرے (یعنے مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین مین رہی مجھکو اوس نے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تہے سو اوس نے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور کہیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تہی اوس نے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا مین اوسکی بات کرتی ہون وہ مجھکو برا نہین کہتا سوتی ہون تو تو فجر کر دیتی ہون (یعنے کچھ کام کرنا نہین پڑتا) اور پیتی ہون تو سیراب ہوجاتی ہون مان ابوزرع کی سو کیا خوب ہی مان ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گھڑیان کشادہ اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اوسکی خواب گاہ جیسے تلوار کا سیان (یعنے نازنین بدن ہے) اسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ماتھہ (یعنے کم خور ہی) بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بہرنے والی (یعنے موٹی ہے) اور اپنی سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے) لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کہانا نہین لیجاتی اوٹہا کر اور ہمارا گہر آلودہ نہین رکہتی کوڑے سے (ابوزرع باہر نکلا جب کہ شکون مین دودہ متہا جاتا تہا گہی نکالنے کیواسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتہہ اوس کے دو لڑکے تہے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو انارون سے کہیلتے تہے سو ابوزرع نے مجھکو طلاق دیا اور اُس عورت سے نکاح کیا پہر مین نے اور کے بعد ایک سردار مرد سے

نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوس نے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے اور اوس نے مجکو ہر ایک موشی کی جوڑ اجوڑ دیا اور اوس نے مجہہ سی کہا کہ کہا ای ام زرع اور کہلا اپنے لوگون کو سواگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بہی نہ پہونچے یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسی فرمایا مین تیرے لیے ایسا ہون جیسے ابو زرع تہا ام زرع کے لیے یعنی ویسا ہی تیری خاطر کرتا ہون اور سب باتون مین تشبیہ ضرور نہین تو آپ نے طلاق نہین دیا حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت مین داخل نہین جو عورتون نے اپنے خاوندون کا ذکر کیا کیونکہ اونہون نے اپنے خاوندون کا نام نہین لیا اور جب نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہین دوسرے یہ کہ یہ عورتین مجہول ہین یہ اگر غیبت بہی کرتی ہون تو کیا بعید ہے اور سو وقت مین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برای کرے اون لوگون کے سامنے جو اوس کے خاوند کو پہچانتے ہون تو وہ غیبت ہوجاویگی گو نام نہ لیوے (نووی) **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَيَايَا لَكِنَّا قَدْ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعُقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا **ترجمہ** وہی جو گذرا کچہ لفظون کا اختلاف ہے **باب** مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت کا بیان **عَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِي اَنْ يَنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سی روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تہے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹون نے مجہ سی اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سی یعنے ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تہا تو مین اجازت نہ دونگا نہ دون گا البتہ اس صورت مین اجازت دیتا ہون کہ علی میری بیٹی کو طلاق دین اور اونکی بیٹی سے نکاح کرین سو لیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا تن کے مین ڈالتا ہے مجہکو جو اوسکو تک مین ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجہکو جس سے اوسکو ایذا ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم کو ایذا دینا ہر حال مین حرام ہے اگرچہ ایذا

کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تہا پر جب فاطمہ کو اوس کیوجہ سے رنج ہوتا اوآپ کو اون کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کردیا بوجہ کمال شفقت کے علے اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ کسی فتنہ مین پڑجاتین رشک کی وجہ سے جو عورتون کا طبعی امر ہے **عن** المسور بن مخرمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** علي بن حسين رضي الله تعالى عنهما انهما حين قدموا المدينة من عند يزيد بن معاوية مقتل الحسين بن علي لقيه المسور بن مخرمة فقال له هل لك الي حاجة تامرني بها قال فقلت له لا قال له هل انت معطي سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اخاف ان يغلبك القوم عليه وايم الله لئن اعطيتنيه لا يخلص اليه ابدا حتى تبلغ نفسي ان عليا خطب بنت ابي جهل على فاطمة فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب الناس في ذلك على منبره هذا وانا يومئذ محتلم فقال ان فاطمة مني واني اتخوف ان تفتن في دينها قال ثم ذكر صهرا له من بني عبد شمس فاثنى عليه في مصاهرته اياه فاحسن قال حدثني فصدقني ووعدني فوفى لي واني لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مكانا واحدا ابدا **ترجمہ** امام زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو وہ جب مدینہ مین آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد تو ملے اون سے مسور بن مخرمہ اور پوچہا آپ کا کچہ کام ہو تو مجہکو حکم فرمایے امام زین العابدین نے فرمایا کچہ نہین مسور نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجہکو دیدیتے ہین کیونکہ مین ڈرتا ہون لوگ آپسے زبردستی اوسکو چہین نہ لین وتم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجہکو دیدینگے تو کوئی اُسکو نہ لیسکیگا جبتک میری جان مین جان ہو اور حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ خطبہ سُناتے تہے لوگون کو اس منبر پر اور اون دنون مین بالغ ہوچکا تہا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجہکو ڈر ہے کہ اون کے دین پر کوئی آفت آوے پہر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کے اولاد مین سے تہے (یعنے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا) اور تعریف کی اون کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہون نے جو بات

مجھسے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا
ہوں لیکن قسم خدا کی اسکے رسول کی بیٹی اور اسکے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہونگی **عن**
علی بن حسین ان المسور بن مخرمۃ اخبرہ ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جھل ق
عندہ فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما سمعت بذلک فاطمۃ اتت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لہ ان قومک یتحدثون انک لا تغضب لبناتک وھذا
علی ناکحا ابنۃ ابی جھل قال المسور فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ
حین تشھد ثم قال اما بعد فانی انکحت ابا العاص بن الربیع فحدثنی فصدقنی ق
ان فاطمۃ بنت محمد مضغۃ منی واتما اکرہ ان یفتنوھا وانھا واللہ لا تجتمع
بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ عند رجل واحد ابدا قال فترک علی الخطبۃ **ترجمہ**
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور اون کے نکاح میں حضرت فاطمہ تھیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئیں اور عرض کیا آپکے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں
جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا
پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اوس نے جو بات مجھسے کہی سچ
کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اوس کے دین پر آفت لاویں
(یعنی جسب علی دوسرا نکاح کرینگے تو شاید فاطمہ رشک کیوجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ
بیٹھیں یا اون کی نافرمانی کریں اور گنہگار ہوں) اور قسم خدا کی رسول اللہ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ
کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہونگی یہ سنکر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنے ابوجہل
کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا) **عن الزھری** بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو
گذرا **عن عائشۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ ابنتہ فسارھا
فبکت ثم سارھا فضحکت فقالت عائشۃ فقلت لفاطمۃ ما ھذا الذی حدثک بہ رسول
اللہ صلعم فبکیت ثم سارک فضحکت قالت سارنی فاخبرنی بموتہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول من یتبعہ
من اھلہ فضحکت **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان مین اون سے بات کی وہ رونین پھر کان مین کچھ اون سے فرمایا وہ
ہنسین پھر اون سے پوچھا پہلے تم سے آپنے کچھ فرمایا تو تم رونین پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسین یہ کیا بات تہی انہون
نے کہا پہلے آپنے فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین رو دی پھر فرمایا تو سب سے پہلے میری اہل بیت مین میرا تبع
دیکی تو مین ہنسی **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تہا کہ خاوند
اور بچون کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی **عن ۵** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ
مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا
بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى اسے
جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا
قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ
بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا
الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ
فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ
فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا
رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان آپکے پاس تہین (آپ کی بیماری مین) کوئی باقی
نہ تہی جو نہ ہووے اتنے مین حضرت فاطمہ آئین اسیطرح چلتی تہین جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چلتے تہے آپنے جب انکو دیکہا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پہر اونکو اپنے داہنی طرف بٹہایا
یا بائین طرف اور اون کے کان مین چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئین جب آپ نے انکا یہ حال دیکہا تو
دوبارہ اُن کے کان مین کچھ فرمایا وہ ہنسین مین نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص

تم سے راز کی باتین کین پھر تم روتی ہو جب آپ کھڑے ہوئے تو مین نے اون سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہون نے کہا مین آپ کا راز فاش کرنے والی نہین جب آپ کی وفات ہوگئی تو مین نے اُنکو قسم دی اوس حق کی جو میرا اوپر تہا اور کہا بیان کرو مجھسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تہا اونہون نے کہا اب البتہ مین بیان کرون گی پہلے مرتبہ آپنے میرے کان مین یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال مین ایک بار یا دو بار مجھسے قرآن کا دور کرتے اس سال اونہون نے دو بار دور کیا اور مین خیال کرتا ہون کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر مین تیرا اچھا پیش خیمہ ہون یہ سُنکر مین رونے لگی جیسے تم نے دیکہا تہا سب آپنے میرا رونا دیکہا تو دوبارہ مجھسے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہین ہے اس بات سے کہ مومنون کی عورتون کی یا اس امت کی عورتون کی سردار ہو یہ سنکر مین ہنسی جیسے تم نے دیکہا **ف** الحدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتون سے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا افضل ہین بلکہ بعضون نے اکلی ہی سب عورتون سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ حضرت صلعم کا خبر ہین اسوجہ سے اون کے برابر کوئی عورت نہین ہوسکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہین کیونکہ حضرت مریمؑ کے شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتون کی سردار ہین اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سب جوان جنتیون کے سردار ہین اور حضرت علی آپکے بہائی ہین دنیا اور آخرت مین راضی ہو اللہ تعالی اون سے اور ہمارا حشر اون کے غلامون مین کرے آمین یارب العالمین **عن** عائشة قالت اجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم فلم يغادر منهن امرأة فجاءت فاطمة تمشي كان مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بابنتي فاجلسها عن يمينه او عن شماله ثم انه اسر اليها حديثا فبكت فاطمة رضوان الله عليها ثم انه ساررها فضحكت ايضا فقلت لها ما يبكيك فقالت ما كنت لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما رايت كاليوم فرحا اقرب من حزن فقلت لها حين بكت اخصك رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديثه دوننا ثم تبكين وسالتها عما قال فقالت ما كنت لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قبض سالتها فقالت

انّه كان حدّثني انّ جبريل كان يعارضه بالقرآن كلّ عام مرّة وانّه عارضه به في العام مرّتين ولا أراني إلّا قد حضر اجلي وانّك اوّل اهلي لحوقا بي ونعم السلف انا لك فبكيت لذلك ثمّ انّه سارّني فقال الا ترضين ان تكوني سيّدة نساء المؤمنين او سيّدة نساء هذه الامّة فضحكت لذلك ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان جمع ہوئین کوئی باقی نرہی پھر فاطمہ آئین بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح اون کی چال تہی آپنے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور انکو داہنی یا بائین طرف بٹھایا پھر اون کے کان مین ایک بات فرمائی وہ رونے لگین پھر ایک بات فرمائی تو ہنسنے لگین مین نے کہا تم کیون روتی ہو انہون نے کہا مین آپکا بھید کھولنے والی نہین ہون مین نے کہا مین نے تو آج کیطرح کبھی خوشی نہین دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو یعنے رنج کے بعد ہی اوس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئین تو مین نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو خاص کیا ہے اس بات سے اور سبی بیان نکی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بی بیون سے زیادہ رازدار ہو گئین) اور مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا اونہون نے بھی کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنیوالی نہین جب آپکی وفات ہو گئی تو مین نے پوچھا اونہون نے کہا آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھسے ایکبار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور مین سمجھتا ہون کہ میری موت قریب آن پہونچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھسے ملے گی اور مین تیرا اچھا پیش خیمہ ہون یہ سنکر مین روئی پھر آپنے فرمایا کیا تو خوش نہین ہوتی اس بات سے کہ تو مومنون کی عورتون کی سردار ہووے یا اس امت کی عورتون کی سردار ہو گی یہ سنکر مین ہنسی **باب** من فضائل ام سلمة ام المومنین ام سلمہ کی فضیلت کا بیان **عن** سلمان قال لا تكوّنن ان استطعت اوّل من يدخل السوق ولا آخر من يخرج منها فانّها معركة الشيطان وبها ينصب رايته قال وانبئت انّ جبرئيل عليه السلام اتى النبيّ صلّى الله عليه وسلّم وعنده ام سلمة قال فجعل يتحدّث ثمّ قام فقال نبيّ الله صلّى الله عليه وسلّم لام سلمة من تلدين هذا او كما قال قالت هذا دحية الكلبيّ قال فقالت ام سلمة ايم الله ما حسبته الّا اياه حتّى سمعت خطبة نبيّ الله صلّى الله عليه وسلّم يخبرنا او كما قال قال قلت لابي عثمان ممّن سمعت هذا قال من اسامة بن زيد ترجمہ

سلمان سے روایت ہے وہ کہتے تھے مجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار مین مت جا اور نہ سب کے بعد وہان سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہین اسکا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے اونہون نے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپکے پاس بی بی اُم سلمہ تھین حضرت جبرئیل باتین کرنے لگی پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا یہ کون شخص تھے اونہون نے کہا دحیہ کلبی تھے اُم سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو اون کو دحیہ کلبی سمجھے یہانتک کہ مین نے خطبہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تھے **ف** یعنی آپنے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میرے پاس آئے تھے اوسوقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اس حدیث سے حضرت بی بی اُم سلمہ کی فضیلت نکلی کہ اُنہون نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیون کی صورت بن سکتے ہین اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے

باب مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حضرت اُم المومنین زینب کی فضیلت

عن عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنی بی بیون سے) تم سب مین پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہین تو سب بی بیان اپنے اپنے ہاتھ ناپتین تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہین حضرت عائشہ نے کہا ہم سب مین زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتین اور صدقہ دیتین **ف** تو لمبے ہاتھ سے حضرت صلعم کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینب مین سب سے زیادہ تھی اُنہون ہی نے سب سے پہلے انتقال کیا یعنے ۲۰ھ ہجری مین حضرت عمر کی خلافت مین اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو اُم المومنین سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مرتین۔ **اسحدیث** مین آپ کے دو معجزے ہین ایک تو یہ فرمانا کہ مین تم سے پہلے مرون گا اور ایسا ہی ہوا دوسرے حضرت زینب کی خبر دینا کہ وہ اور بی بیون سے پہلے مرینگی

باب مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ اَيْمَنَ ام ایمن کی فضیلت

ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہلای تھین اونکا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہین اسامہ بن زید کی حضرت عثمان رضہ کی خلافت مین مرین

عن اَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَنَاوَلَتْہُ اِنَاءً فِیْہِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَصَادَفَتْہُ صَائِمًا اَوْ لَمْ یُرِدْہُ فَجَعَلَتْ تَصُبُّ عَلَیْہِ وَتَدْمُرُ عَلَیْہِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم ایمن کے پاس تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں شربت لائیں میں نہیں جانتا آپ روزے سے تھے یا کیا آپ نے اوسکو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر **ف** کیونکہ وہ کہلائی تھیں آپ کی ایک حدیث میں ہے کہ اُم ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فَلَمَّا انْتَھَیْنَا اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیْکِ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَبْکِیْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو اُم ایمن کی ملاقات کو لیے ہم اُس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ جایا کرتے تھے اُس سے ملنے کے لیے جب ہم اوس کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگی دونوں صاحبوں نے کہا تو کیوں روتی ہے اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اوس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے اُم ایمن نے کہا میں اسلیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اسوجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا اُم ایمن کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر کو بھی رونا آیا وہ بھی اوسکے ساتھ رونے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کو جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے **باب** فَضَائِلِ اُمِّ سُلَیْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَبِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حضرت اُم سلیم انس کی ماں اور حضرت بلال کی فضیلت **عن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِہٖ اِلَّا اُمَّ سُلَیْمٍ فَاِنَّہٗ کَانَ یَدْخُلُ عَلَیْھَا فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرْحَمُھَا قُتِلَ اَخُوْھَا مَعِیَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا اُم سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابوطلحہ کی بی بی تھیں) آپ اُم سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اوسپر بہت رحم آتا ہے اُسکا بھائی

سیرہ سا تھہ مارا گیا **ف** نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونون آپ کی خالہ تھین رضاعی یا نسبی اور محرم تھین اسحدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت من ھذا قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت مین گیا وہان مین نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) مین نے پوچھا کون ہے لوگون نے کہا غمیصا بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصا یا رمیصا رہتا) انس بن مالک کی ماں **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنۃ فرایت امرأۃ ابی طلحۃ ثم سمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو مین نے وہان ابو طلحہ کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر مین نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہین **عن** انس قال مات ابن لابی طلحۃ من ام سلیم فقالت لاھلھا لا تحدثوا ابا طلحۃ بابنہ حتی اکون انا احدثہ قال فجاء فقربت الیہ عشاء فاکل وشرب قال ثم تصنعت لہ احسن ما کانت تصنع قبل ذلک فوقع بھا فلما رات انہ قد شبع واصاب منھا قالت یا ابا طلحۃ ارایت لو ان قوما اعاروا عاریتھم اھل بیت فطلبوا عاریتھم ا لھم ان یمنعوھم قال لا قالت فاحتسب ابنک قال فغضب فقال ترکتنی حتی تلطخت ثم اخبرتنی بابنی فانطلق حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما کان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لکما فی غابر لیلتکما قال حملت قال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر وھی معہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی المدینۃ من سفر لا یطرقھا طروقا فدنوا من المدینۃ فضربھا المخاض فاحتبس علیھا ابو طلحۃ وانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول ابو طلحۃ انک تعلم یا رب انہ یعجبنی ان اخرج مع رسولک صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج وادخل معہ اذا دخل وقد احتبست بما ترى قال تقول ام سلیم یا ابا طلحۃ ما اجد الذی کنت اجد انطلق فانطلقنا قال وضربھا المخاض حین قدما فولدت غلاما فقالت لی امی یا انس لا یرضعہ احد حتی تغدو بہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح احتملتہ۔

فانطلقت به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فصادفته ومعه میسم فلما رانی
قال لعل ام سلیم ولدت قلت نعم قال فوضع المیسم قال وجئت به فوضعته فی
حجره ودعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعجوة من عجوة المدینة فلاکها فی فیه حتی
ذابت ثم قذفها فی فی الصبی فجعل الصبی یتلمظها قال فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم انظروا الی حب الانصار التمر قال فمسح وجهه وسماه عبد الله ترجمہ انس سے روایت
ہے ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا مر گیا اونہون نے اپنے گھر والون سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا انکے
بیٹے کی خبر تک مین خود نہ کہون آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائین اونہون نے کھایا
اور پیا پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سنگار کیا اون کے لیے یہانتک کہ اونہون نے جماع کیا اون سے جب
ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اون کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اوسوقت اونہون نے کہا اے ابو طلحہ
اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والون کو مانگے پڑوسیون پھر اپنی چیز مانگین تو کیا گھر والے اسکو روک سکتے
ہین ابو طلحہ نے کہا نہین روک سکتے ام سلیم نے کہا تو مین تم کو خبر دیتی ہون تمہارے بیٹے کو مرنے کی
یہ سنکر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجکو خبر نہ کی یہان تک کہ مین آلودہ ہوا (جنب ہوا) اب
مجھکو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاکر آپ کو خبر کی آپنے فرمایا اللہ تعالی تمکو برکت
دیوے تمہاری گذری ہوئی رات مین ام سلیم حاملہ ہوگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے ام سلیم
بھی آپکے ساتھ تھین اور آپ جب سفر سے مدینہ مین تشریف لاتے تو رات کو مدینہ مین داخل نہ ہوتے جب
لوگ مدینہ کے قریب پہونچے تو ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا ابو طلحہ اون کے پاس ٹھیرے رہے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تھے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول
کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہے مین جسوجہ سے رک گیا
ہون ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اب میری ویسا درد نہین ہے جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب بیچ بیان بی بی
مدینہ مین آئے تو پھر ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنین میری مان نے کہا اے انس
اسکو کوئی دودھ نہ پلاوے جب تک تو صبح کو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے جب
صبح ہوئی تو مین نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا مین نے دیکھا تو آپ کے
ہاتھ مین اونٹون کے داغنے کا آلہ ہے آپنے جب مجکو دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا مین نے

کہان آپنے وہ آلہ ماتہہ مبارک سے رکہدیا اور مین بچہ کو لیکر آیا اور آپ کی گود مین ٹہلایا آپنے عجوہ کہجور مدینہ کی منگوائی اور اپنی منہ مین چبائی جب وہ گہل گئی تو بچہ کے منہ مین ڈالی بچہ اُسکو چوسنے لگا آپ نے فرمایا دیکہو انصار کو کہجور سے کیسی محبت ہے پہر آپنے اُس کے منہ پر ماتہہ پہیرا اور اُسکا نام عبداللہ رکہا **ف** یہ حدیث کتاب الادب مین گذر چکی **عن** انس بن مالک قال مات ابن لابی طلحۃ واقتص الحدیث بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال صلوۃ الغداۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی لا اتطہر طہورا تاما فی ساعۃ من لیل ولا نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب اللہ لی ان اصلی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑہ اے بلال اور بیان کر مجہسے وہ عمل جو تونے کیا ہے اسلام مین جسکی فائدے کی اُمید زیادہ ہے کیونکہ مین نے آج کی رات تیری جوتیون کی آواز سنی اپنے سامنے جنت مین بلال نے کہا مین نے کوئی عمل اسلام مین جسکے نفع کی اُمید بہت ہو اسسے زیادہ نہین کیا کہ مین جب پورا وضو کرتا ہون کسیوقت مین رات یا دن کو تو اُس وضو سے نماز پڑہتا ہون جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت مین لکہی ہے **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے وضو کے بعد نماز پڑہنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بہی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت مین جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بہی اور ہمارا مذہب یہی ہے **باب** من فضائل عبداللہ بن مسعود وامہ عبداللہ بن مسعود اور اون کی ماں کی فضیلت **عن** عبداللہ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا الی اخر الآیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لی انت منہم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے اوپر گناہ نہین ہے اُسکا جو کہا چکے اخیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اُن لوگون مین سے ہے یعنی ایمان والون اور نیک اعمال والون مین سے **عن** ابی موسی قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا وما نری ابن مسعود وامہ الا من اہل بیت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ کَثْرَۃِ دُخُوْلِھِمْ وَلُزُوْمِھِمْ لَہٗ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے
مین اور میرا بھائی دونون یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود اور اون کی ماں کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے سمجھتے تھے اسوجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے
آپ کے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی یَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ**
بمثلہ
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَرٰی
اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ اَوْمَا ذُکِرَ مِنْ نَحْوِ ھٰذَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین صرف
عبداللہ کا ذکر ہے **عَنْ** اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ شَھِدْتُّ اَبَا مُوْسٰی وَاَبَا مَسْعُوْدٍ حِیْنَ مَاتَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اَتُرَاہُ تَرَکَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاکَ
اِنْکَانَ لَیُؤْذَنُ لَہٗ اِذَا حَجَبْنَا وَلَیَشْھَدُ اِذَا غِبْنَا **ترجمہ** ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود
مرگئے تو مین ابوموسیٰ اور ابومسعود کے پاس تھا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ کے مثل
اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو اون کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور اُنکو اجازت دی جاتی
اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے **ف** یعنی زندگی مین بھی کوئی اون کے برابر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون اون کا مثل ہوگا **عَنْ** اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ کُنَّا
فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰہِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ
فَقَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ بَعْدَہٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ
اللّٰہُ مِنْ ھٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی اَمَا اِنْ قُلْتَ ذَاکَ لَقَدْ کَانَ یَشْھَدُ اِذَا غِبْنَا وَ
یُؤْذَنُ لَہٗ اِذَا حَجَبْنَا **ترجمہ** ابوالاحوص سے روایت ہے ہم ابوموسیٰ کے گھر مین تھے اور وہان عبداللہ
بن مسعود کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے مین عبداللہ کھڑے ہوئے ابومسعود نے کہا
مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کے جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی
چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابوموسیٰ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) اُنکا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم
غائب ہوتے اور اُنکو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے **عَنْ** زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ
حُذَیْفَۃَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَحَدِیْثُ قُطْبَۃَ اَتَمُّ وَاَکْثَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ وَمَنْ یَّعْمَلْ یَاْتِ بِمَا عَمِلَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ قَالَ عَلٰی قِرَاءَۃِ

من تا مروتی ان اقرا فلقد قرات علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضعا وسبعین
سورۃ ولقد علم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعلمھم بکتاب اللہ ولو
اعلم ان احدا اعلم بہ منی لرحلت الیہ قال شقیق فجلست فی حلق اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فما سمعت احدا یرد ذلک علیہ ولا یعیبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے اونہون نے (اپنے یارون سے کہا اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شی وہ لاوے گا
اُسکو قیامت کے دن پھر کہا تم مجھے کس شخص کی قرارت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر پر کچھ سورتین پڑھین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
یہ جانتے ہین کہ میں اون سب سے زیادہ جانتا ہون اللہ کی کتاب کو اور جو میں جانتا کوئی مجھ سے زیادہ جانتا
ہے اللہ تعالی کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اوس کے پاس شقیق نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب کے حلقون میں بیٹھا میں نے کسی سے نہین سُنا جس نے عبد اللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا اوپر عیب
کیا ہو **ف** عبد اللہ بن مسعود کے مصحف مین بعض بعض مقامون مین جمہور کے مخالف قرأت
تھی اون کے یارون کا بھی مصحف اونہی کیطرح تھا لوگون نے اسبات پر انکار کیا اور حکم کیا عبد اللہ کو
جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا اون کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن اُنہون نے اپنا مصحف
نہین دیا اور اپنے یارونسے بھی کہدیا چھپا ڈالو کیونکہ جو چھپاوگے وہ اس آیت کے موجب قیامت مین لاوگے
تو تم قیامت مین قرآن لیکر آوگے اسسے زیادہ کون بات شرف ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت
اور علم کا ذکر کرسکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگون نے ایسا کیا ہے **عن**
عبد اللہ قال والذی لا الہ غیرہ ما من کتاب اللہ سورۃ الا انا اعلم حیث نزلت وما من
ایۃ الا انا اعلم فیما انزلت ولو اعلم احدا ھو اعلم بکتاب اللہ منی تبلغہ الابل لرکبت
الیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے
اللہ کی کتاب مین کوئی ایسی سورت نہین ہے مگر میں جانتا ہون کہ وہ کہان اوتری اور کوئی آیت ایسی
نہین ہے مگر میں جانتا ہون کہ وہ کس باب مین اوتری اور جو میں جانتا کسی کو وہ اللہ کی کتاب مجھ سے
زیادہ جانتا ہے اور اُسٹک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہوکر اوس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین
کے علم کا ایسا شوق تھا) **عن** مسروق قال کنا نأتی عبد اللہ بن عمرو فنتحدث الیہ وقال

ابن عمر عندہ فذکرنا یوما عبد اللہ بن مسعود فقال لقد ذکرتم رجلا لا ازال
احبہ بعد شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول خذوا القرآن من اربعۃ من ابن ام عبد فبدا بہ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب
وسالم مولی ابی حذیفۃ ترجمہ مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے
باتیں کرتے ایک دن ہمنے عبد اللہ بن مسعود کا ذکر کیا انہوں نے کہا تمنے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں
محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے
تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے یعنی عبد اللہ بن مسعود سے پہلے انہی کا نام لیا اور
معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولی تھا ابو حذیفہ کا **عن** مسروق قال کنا
عند عبد اللہ بن عمرو فذکرنا حدیثا عن ابن مسعود فقال ان ذلک الرجل لا ازال
احبہ بعد شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ سمعتہ یقول اقرؤا
القرآن من اربعۃ نفر من ابن ام عبد فبدا بہ ومن ابی بن کعب قال ومن سالم مولی ابی حذیفۃ
ومن معاذ بن جبل وحرف لم یذکرہ زہیر بن حرب قولہ یقولہ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا **عن** الاعمش باسناد جریر ووکیع فی روایۃ ابی بکر عن ابی معویۃ قدم
معاذا قبل ابی وفی روایۃ ابی کریب ابی قبل معاذ ترجمہ وہی جو گذرا **عن** الاعمش
باسنادھم واختلفا عن شعبۃ فی تنسیق الاربعۃ **عن** مسروق قال ذکروا ابن
مسعود عند عبد اللہ بن عمرو فقال ذاک رجل لا ازال احبہ بعد ما سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول استقرؤا القرآن من اربعۃ من ابن مسعود وسالم مولی
ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** شعبۃ بھذا
الاسناد وزاد قال شعبۃ بدا بھذین لا ادری بایھما بدا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب من فضائل ابی بن کعب وجماعۃ من الانصار رضی اللہ تعالی عنہم

ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت **عن** انس یقول جمع القرآن علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ کلھم من الانصار معاذ بن جبل وابی
ابی بن کعب وزید بن ثابت وابو زید قال قتادۃ قلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی

ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو زید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابو زید کون تھے انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے ف نووی نے کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقعہ ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ انکا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجودیکہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموعہ قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہے عن قتادۃ قال قلت لانس بن مالک من جمع القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربعۃ کلھم من الانصار ابی بن کعب معاذ بن جبل وزید بن ثابت ورجل من الانصار یکنی ابا زید ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جسکو ابو زید کہتے تھے عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی انی ان اللہ عز وجل قد امرنی ان اقرأ علیک قال اللہ سمانی لک قال اللہ سماک لی قال فجعل ابی یبکی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھکو ابی نے کہا کیا اللہ تعالی نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سنکر ابی بن کعب رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھکر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھکر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کرکے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فال

نیکی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** من فضائل سعد بن معاذ سعد بن معاذ کی فضیلت کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجنازۃ سعد بن معاذ بین ایدیہم اھتز لھا عرش الرحمن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سعد بن معاذ کا جنازہ سامنے رکھا تھا اون کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا **ف** یعنی اون کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا عرش اُن کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اُسکا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنے ملائکہ کا اونہوں نے سعد کے آنیکی خوشی کی انتہے مختصرا من النووی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت سے **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وجنازتہ موضوعۃ یعنی سعدا اھتز لھا عرش الرحمن ترجمہ انس سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسے پہلے گذری **عن** البراء یقول اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ حریر فجعل اصحابہ یمسونھا ویعجبون من لینھا فقال اتعجبون من لین ھذہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر منھا والین ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپ کے اصحاب اُسکو چھونے لگے اور اُسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اوسکی نرمی سے تعجب کرتے ہو البتہ سعد بن معاذ کا تو ال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں **عن** البراء بن عازب یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثوب حریر فذکر الحدیث ثم قال ابن عبدۃ اخبرنا ابو داود **نا** شعبۃ حدثنی قتادۃ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا او بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** شعبۃ ھذا الحدیث بالاسنادین جمیعا کروایۃ ابی داود ترجمہ وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ من سندس وکان ینھی عن الحریر فعجب الناس منھا

قَالَ فَقَالَ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ مَنَادِیْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا
ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگون نے اسکو دیکھکر تعجب کیا (اسکی نرمی اور خوبی سے) آپنے
فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت مین اس سے اچھے ہین **عن**
اَنَسٍ اَنَّ اُکَیْدِرَ دُوْمَۃَ الْجَنْدَلِ اَھْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃً فَذَکَرَ
نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ وَکَانَ یَنْھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ
نے آپکے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا پھر بیان کیا اوسی طرح اس مین یہ نہین ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے
تھے **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ دُجَانَۃَ سِمَاکِ بْنِ خَرَشَۃَ ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ
کی فضیلت **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ سَیْفًا یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ
مَنْ یَّاْخُذُ مِنِّیْ ھٰذَا فَبَسَطُوْا اَیْدِیَھُمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ یَقُوْلُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ یَّاْخُذُہٗ
بِحَقِّہٖ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاکُ بْنُ خَرَشَۃَ اَبُوْ دُجَانَۃَ اَنَا اٰخُذُہٗ بِحَقِّہٖ قَالَ فَاَخَذَہٗ
فَفَلَقَ بِہٖ ھَامَ الْمُشْرِکِیْنَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی اُحد
کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھسے لوگون نے ہاتھہ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا مین لون گا مین لون گا آپنے
فرمایا اسکا حق ادا کرکے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافرون کا غلبہ تھا) سماک
بن خرشہ ابو دجانہ نے کہا مین اسکا حق ادا کرون گا اور لون گا پھر اونہون نے اُسکو لے لیا اور مشرکون
کے سر اوس تلوار سے چیرے **باب** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عبد اللہ جابر کے باپ کی فضیلت **عن** جَابِرٍ یَقُوْلُ لَمَّا کَانَ یَوْمُ
اُحُدٍ جِیْءَ بِاَبِیْ مُسَجًّی وَّقَدْ مُثِّلَ بِہٖ قَالَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَھَانِیْ قَوْمِیْ فَرَفَعَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِہٖ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاکِیَۃٍ اَوْ صَائِحَۃٍ فَقَالَ
مَنْ ھٰذِہٖ فَقَالُوْا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْکِیْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا حَتّٰی رُفِعَ **ترجمہ** حضرت جابر سے روایت ہے جب اُحد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا
اوسپر کپڑا ڈھنکا تھا اور اوسکے ناک کان اور ہاتھہ پاؤن کاٹے گئے تھے (یعنے کافرون نے اُنکو شہید کرکے
اون کے ساتھہ مثلہ کیا تھا) مین نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگون نے مجھکو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا

باپ کا یہ حال دیکھکر رنجر کریگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوٹھا دیا یا آپکے حکم سے اوٹھایا گیا
آپنے ایک رونیوالے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے لوگون نے عرض کیا عمرو
کی بیٹی یا بہن ہے (یعنے شہید کی بہن یا پوپھی ہے) آپنے فرمایا کیون روتی ہے فرشتے اوسپر برابر
سائے کیے رہے یہانتک کہ وہ اوٹھایا گیا **عن** جابر بن عبد اللہ قال اصیب ابی یوم احد فجعلت
اکشف الثوب عن وجھہ واکی وجعلوا ینھونی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینھانی
قال وجعلت فاطمۃ بنت عمرو تبکیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبکیہ او
لا تبکیہ ما زالت الملئکۃ تظلہ باجنحتھا حتی رفعتموہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو مین اوس کے منہ پر سے کپڑا اوٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منع نکرتے اور فاطمہ عمرو کی بیٹی (یعنے میری پوپھی) وہ بھی اوسپر رو
رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو روے یا نہ روے فرشتے اوسپر اپنے پر دن کا سایہ کیے ہوے
تھے یہانتک کہ تمنے اوسکو اوٹھایا **عن** جابر بھذا الحدیث غیر ان ابن جریج لیس فی
حدیثہ ذکر الملائکۃ وبکاء الباکیۃ **عن** جابر قال جئ بابی یوم احد مجدعا
فوضع بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو حدیثھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
اس مین یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اوس کے ناک کان کٹے ہوے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ
کے آگے **باب** من فضائل جلیبیب جلیبیب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت **عن** ابی
برزۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی مغزی لہ فافاء اللہ علیہ فقال لاصحابہ
ھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال ھل تفقدون من
احد قالوا نعم فلانا وفلانا ثم قال ھل تفقدون من احد قالوا لا قال
لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ فطلب فی القتلی فوجدوہ الی جنب سبعۃ قد قتلھم
ثم قتلوہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقف علیہ فقال قتل سبعۃ ثم قتلوہ
ھذا منی وانا منہ ھذا منی وانا منہ قال فوضعہ علی ساعدیہ لیس لہ الا ساعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فحفر لہ ووضع فی قبرہ ولم یذکر غسلا **ترجمہ**
ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد مین تھے اللہ تعالی نے آپ کو غلبہ دیا آپ نے

اپنے لوگون سے فرمایا تم مین سے کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا ہان فلان فلان فلان شخص گم ہین
پھر آپنے پوچھا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا البتہ فلان فلان فلان شخص گم ہین پھر آپنے
فرمایا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا کوئی نہین آپنے فرمایا مین حبیب کو نہین دیکھتا
لوگون نے اُنکو مردون مین ڈھونڈا تو اون کی لاش سات لاشون کے پاس پائی جنکو حبیب نے مارا تھا
وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آئے اور وہان کھڑے ہوئے پھر فرمایا
اُس نے سات آدمیون کو مارا بعد اُسکے مارا گیا پھر اسکا ہون تو میرا ہون مین اسکا ہون یعنی مین اور وہ ایک ہین
پھر آپنے اوسکو اپنے دونون ہاتھون پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اوٹھایا بعد اوس کے گڈھا کھدوایا
اور قبر مین رکھدیا اور غسل کا بیان نہین کیا راوی نے **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ
خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَکَانُوْا یُحِلُّوْنَ الشَّھْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِیْ اُنَیْسٌ وَّاُمُّنَا فَنَزَلْنَا
عَلٰی خَالٍ لَّنَا فَاَکْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَیْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُہٗ فَقَالُوْا اِنَّکَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ
اَھْلِکَ خَالَفَ اِلَیْھِمْ اُنَیْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَاَتٰی عَلَیْنَا الَّذِیْ قِیْلَ لَہٗ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضٰی مِنْ
مَعْرُوْفِکَ فَقَدْ کَدَّرْتَہٗ وَلَا جِمَاعَ لَکَ فِیْمَا بَعْدُ فَھَرَبْنَا بِرَمَتِنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَیْھَا وَتَغَطّٰی
خَالُنَا ثَوْبَہٗ فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی نَزَلْنَا بِحَضْرَۃِ مَکَّۃَ فَنَافَرَ اُنَیْسٌ عَنْ بِرَمَتِنَا عَنْ
مِثْلِھَا فَاَتَیَا الْکَاھِنَ فَخَیَّرَ اُنَیْسًا فَاَتَانَا اُنَیْسٌ بِرَمَتِنَا وَمِثْلِھَا مَعَھَا قَالَ وَقَدْ صَلَّیْتُ
یَا ابْنَ اَخِیْ قَبْلَ اَنْ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ
لِلّٰہِ قُلْتُ فَاَیْنَ تَوَجَّہُ قَالَ اَتَوَجَّہُ حَیْثُ یُوَجِّھُنِیْ رَبِّیْ اُصَلِّیْ عِشَاءً حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنْ
اٰخِرِ اللَّیْلِ اُلْقِیْتُ کَاَنِّیْ خِفَاءٌ حَتّٰی تَعْلُوَنِیَ الشَّمْسُ فَقَالَ اُنَیْسٌ اِنَّ لِیْ حَاجَۃً بِمَکَّۃَ
فَاکْفِنِیْ فَانْطَلَقَ اُنَیْسٌ حَتّٰی اَتٰی مَکَّۃَ فَرَاثَ عَلَیَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِیْتُ رَجُلًا
بِمَکَّۃَ عَلٰی دِیْنِکَ یَزْعُمُ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَہٗ قُلْتُ فَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ قَالَ یَقُوْلُوْنَ
شَاعِرٌ کَاھِنٌ سَاحِرٌ وَکَانَ اُنَیْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ اُنَیْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَۃِ
فَمَا ھُوَ بِقَوْلِھِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَہٗ عَلٰی اَقْرَاءِ الشُّعَرَاءِ فَمَا یَلْتَئِمُ عَلٰی لِسَانِ اَحَدٍ
بَعْدِیْ اَنَّہٗ شِعْرٌ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَصَادِقٌ وَّاِنَّھُمْ لَکَاذِبُوْنَ قَالَ قُلْتُ فَاکْفِنِیْ حَتّٰی اَذْھَبَ

فانظر قال فاتيت مكة فتضعفت لي جلا منهم فقلت اين هذا الذي تدعون له الصابي
فاشار الي فقال الصابي فمال على اهل الوادي بكل مدرة وعظم حتى خررت مغشيا
علي قال فارتفعت حين ارتفعت كاني نصب احمر قال فاتيت زمزم فغسلت عني الدماء
وشربت من مائها ولقد لبثت يا ابن اخي ثلاثين بين ليلة ويوم ما كان لي طعام الا ماء زمزم
فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما وجدت على كبدي سخفة جوع قال فبينا اهل
مكة في ليلة قمراء اضحيان اذ ضرب على اسماعهم فما يطوف بالبيت احد وامرأتين
منهم تدعوان اسافا ونائلة قال فاتتا علي وانا عند طوافهما فقلت انكحا احدهما الاخرى
قال فما تناهتا عن قولهما قال فاتتا علي فقلت هن مثل الخشبة غير اني لا اكلمكما
فانطلقتا تولولان وتقولان لو كان احدهم ان انكارنا قال فاستقبلهما رسول الله صلى
الله عليه وسلم وابو بكر وهما بطان قال ما لكما قالتا الصابي بين الكعبة واستارها
قال ما قال لكما قالتا انه قال لنا كلمة تملأ الفم وجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى استلم الحجر وطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلاته قال
ابو ذر فكنت انا اول من حياه بتحية الاسلام فقلت السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله ثم قال من انت قال قلت من غفار قال فاهوى بيده فوضع
اصابعه على جبهته فقلت في نفسي كره ان انتميت الى غفار فذهبت اخذ بيده
فقدني عني صاحبه وكان اعلم بي مني ثم رفع راسه ثم قال متى كنت ههنا قال قلت
كنت ههنا منذ ثلاثين بين ليلة ويوم قال فمن كان يطعمك قال قلت ما كان
لي طعام الا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما اجد على كبدي سخفة
جوع قال انها مباركة انها طعام طعم فقال ابو بكر يا رسول الله ائذن لي في طعامه
الليلة فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وانطلقت معهما ففتح ابو بكر
بابا فجعل يقبض لنا من زبيب الطائف فكان ذلك اول طعام اكلته بها ثم غبرت
ما غبرت ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد وجهت لي ارض
ذات نخل لا اراها الا يثرب فهل انت مبلغ عني قومك عسى الله ان ينفعهم بك

وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعَتْ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ
فَإِنَّ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ
عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَلَحِقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ
وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا
عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا
اللَّهُ ترجمہ عبداللہ بن صامت سے روایت ہے ابوذر نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی
حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اوس کے پاس
اوتری اوس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اوسکی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی تمہارے
ماموں سے جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور
اوس نے یہ بات مشہور کردی (حماقت سے) انہوں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب
ہوگیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں پاس گئے اور اپنا اسباب لادا ہمارے ماموں
نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہانتک کہ مکہ کے سامنے اوترے انیس نے ایک شرط لگائی
اُتنے اونٹوں پر جو ہمارے تھے اور اتنے ہی اور پر **ف** وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعوی کرتے ہر
ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں ہر جسکو کاہن کہہ دیوے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط
انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھیرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جاویں اور اتنے ہی اور
ق پر دونوں کاہن پاس گئے کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا
اور اتنے ہی اور اونٹ لایا ابوذر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذر نے
کہا اللہ تعالی کے لیے میں نے کہا سو نہ کدھر کرتے تھے اونہوں نے کہا اودھر سونہہ کرتا تھا جدھر
اللہ تعالی میرا سونہہ کردیتا تھا میں عشا کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمل کیطرح پڑجاتا تھا یہانتک
کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اوس نے دیر کی

پر آیا مین نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا مین ایک شخص سے ملا مکہ مین جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اسکو بھیجا ہے مین نے کہا لوگ اوسے کیا کہتے ہین اوس نے کہا لوگ اوسکو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہین اور
اُنیس خود بھی شاعر تہا اوس نے کہا مین نے کاہنون کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑہتا ہے وہ کاہنون
کا کلام نہین ہے اور مین نے اوسکا کلام شعر کے تمام بحرون پر کہا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑیگا
شعر کیطرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جہوٹے ہین مین نے کہا تو یہان رہو مین اُس شخص کو جاکر دیکہتا
ہون پہر مین مکہ مین آیا مین نے ایک ناتوان شخص کو مکہ والون مین سے چہانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص
شاید مجہے تکلیف پہونچاوے) اور اُس سے پوچہا وہ شخص کہان ہے جسکو تم صابی کہتے ہو (یعنے
دین بدلنیوالا اہل عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلعم کو صابی کہتے تہے) اوس نے میری طرف اشارہ کیا
اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچہتا ہے) یہ سنکر تمام وادی والے ڈہیلی ٹہپایان لیکر مجہپر پلے
یہانتک کہ مین بیہوش ہوکر گرا جب مین ہوش مین آکر اوٹہا تو کیا دیکہتا ہون گویا مین لال بت ہون
(یعنے سر سے پیر تک خون سے لال ہون) پہر مین زمزم کے پاس آیا اور مینے سب خون دہویا اور زمزم کا
پانی پیا تو اسے بہتیرے میرے دہان تیس اتین یا تیس دن رہا اور کوئی کہانا میرے پاس نہ تہا سوا
زمزم کے پانی کے (مین جب بہوک لگتی تو اوسی کو پی لیتا) پہر مین موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی ٹہیلین
جہک گئین (مٹاپے سے) اور مین نے اپنے کلیجہ مین بہوک کی ناتوانی نہین پائی ایکبار مکہ والے چاندنی
رات مین سوگئے اُسوقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہین کرتا تہا صرف دو عورتین اساف اور نائلہ کو پکار
رہی تہین (اساف اور نائلہ دو بت تہے مکہ مین اساف مرد تہا اور نائلہ عورت تہی کفار کا یہ اعتقاد تہا
کہ ان دونون نے وہان زنا کی تہی اسوجہ سے مسخ ہوکر بت ہوگئے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئین
مین نے کہا ایک کا نکاح دوسرے سے کردو (یعنے اساف کا نائلہ سے) یہ سنکر بہی وہ اپنی بات سے باز نہ آئین پہر
میرے سامنے آئین تو مین نے صاف کہدیا اون کے فلان مین لکڑی (یعنے یہ مخش اساف اور نائلہ کی
پرستش کیوجہ ہے) اور مجہے کنایہ نہین آتا (یعنے کنایہ اشارہ مین مین نے گالی نہین دی کہلم کہلا گالی
دی اساف اور نائلہ کو اون مرد و عورتون کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالی کے گہر مین خدا کو چہوڑکر
اساف اور نائلہ کو پکارتی تہین یہ سنکر وہ دونون عورتین چلاتی ہوئین اور کہتی ہوئی چلین کاش اس
وقت مین کوئی ہمارے لوگون مین سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راوی کہتا ہے اون عورتون

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے اونہون نے اون عورتون سے پوچھا
کیا ہوا وہ بولین ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردون مین چھپا ہے اونہون نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولین
ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اسکو زبان سے نکال نہین سکتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے یہانتک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنی صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑہی جب نماز پڑہ چکے تو ابوذر
نے کہا مین نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے مین نے کہا غفار کا ایک شخص ہون آپ نے ماتھہ جھکایا اور اپنی اونگلیان پیشانی
پر رکھین (جیسے کوئی فکر کرتا ہے) مین نے اپنے دلمین کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ مین غفار سے
ہون مین نے پکا آپ کا ماتھہ پکڑنے کو لیکن آپکے صاحب نے (ابوبکر نے) جو مجھہ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا
مجھے روکا پھر آپنے سر اوٹھایا اور فرمایا تو یہان کب آیا مین نے عرض کیا مین یہان تیس رات دن سے ہون
آپ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے مین نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہین سوا زمزم کے پانی کے پھر مین موٹا
ہو گیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹ ٹوٹ گئی اور مین اپنے کلیجہ مین بھوک کی ناتوانی نہین پاتا آپنے فرمایا
زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کیطرح ابوبکر نے کہا یا رسول
اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجیے اسکو کھلانے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابوبکر مین بھی
اون دونون کے ساتھہ چلا ابوبکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس مین سے طائف کی سوکھی انگور نکالنے لگے
یہ پہلا کھانا تھا جو مین نے کھایا مکہ مین پھر رہا مین جب تک اسکے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک نخل مین کھجور والی مین سمجھتا ہون وہ کوئی زمین نہین ہے سوا یثرب کے
(یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنے قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالی اون کو نفع
دیوے تیری وجہ سے اور تجھہ کو ثواب دیوے مین اُنیس پاس آیا اوس نے پوچھا تو نے کیا کیا مین نے کہا مین
اسلام لایا اور مین نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجھہ کو بھی نفرت نہین ہے مین
بھی اسلام لایا اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہم دونون اپنی ماں کے پاس آئے وہ بولی مجھہ کو بھی تم دونون
کے دین سے نفرت نہین ہے مین بھی اسلام لائی اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہمنے اونٹون پر سوار
لاد لیا یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار مین پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور اُن کا امام ایما بن رحضہ
غفاری تھا وہ اون کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین

تشریف لاوینگے تو ہم مسلمان ہوجینگے ہو پر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور آدہی قوم جو باقی تہی وہ بہی مسلمان ہوگئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے انہون نے کہا یا رسول اسہ ہم بہی اپنے بہائیون غفاریون کیطرح مسلمان ہوتے ہین وہ بہی مسلمان ہوئے تب رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو اسہ نے بخشدیا اور اسلم کو اسہ نے بچادیا (قتل اور قید سے) **عن** محمد بن ہلال بہذا الاسناد وزاد بعد قولہ قلت فاکفنی حتی اذہب فانظر قال نعم وکن علی حذر من اہل مکۃ فانہم قد شنفوا لہ وتجہموا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہی کہ اچہا جا لیکن اہل مکہ سے بچارہ وہ دشمن ہین اوس شخص کے اور منہ بناتے ہین اوسکے واسطے **عن** عبد اللہ بن الصامت قال قال ابوذر یا ابن اخی صلیت سنتین قبل مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت فلمن کنت توجہ قال حیث وجہنی اللہ واقتص الحدیث بنحو حدیث سلیمان ابن المغیرۃ وقال فی الحدیث فتنا فرا الی رجل من الکہان قال فلم یزل اخی انیس یمدحہ حتی غلبہ قال فاخذنا صرمتہ فقسمناہا الی صرمتنا وقال ایضا فی حدیثہ قال فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت وصلی خلف المقام رکعتین قال فاتیتہ فانی لاول الناس حیاہ بتحیۃ الاسلام فقال قلت السلام علیک یا رسول اللہ قال وعلیک السلام من انت وفی حدیثہ ایضا فقال ممن انت ههنا قال قلت من خمس عشرۃ ومئۃ قال فقال ابوبکر الحفنی بضیافتہ اللیلۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ مین نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑہی اور یہ ہے کہ دونو ایک کاہن کے پاس گئے انیس نے اوس کاہن کی تعریف شروع کی یہانتک کہ اوسپر غالب آیا اور ہمنے اوس کے اونٹ بہی لیکر اپنے اونٹون مین ملالیے۔ اور یہ ہی کہ نماز پڑہی آپنے مقام ابراہیم کے پیچہے اور مین سب سے پہلے وہ شخص ہون جس نے آپکو سلامی کا سلام کیا اور یہ ہی کہ مین نے کہا مین پندرہ دن سے یہان ہون اور ابوبکر نے کہا مجہے عزت و تجہیز اون کی ضیافت سے آج کی رات **عن** ابن عباس قال لما بلغ ابا ذر مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال لاخیہ ارکب الی ہذا الوادی فاعلم لی علم ہذا الرجل الذی یزعم انہ یاتیہ الخبر من السماء فاسمع من قولہ ثم ائتنی فانطلق الاخ حتی قدم مکۃ وسمع من قولہ ثم رجع الی ابی ذر فقال رایتہ یامر بمکارم الاخلاق وکلاما ما ہو بالشعر فقال ما شفیتنی فیما اردت فتزود وحمل شنۃ لہ فیہا ماء حتی

قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ اَنْ يَسْاَلَ عَنْهُ
حَتّٰى اَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلُ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهُ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْاَلْ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرْبَتَهُ وَزَادَهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ
وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا اٰنَ لِلرَّجُلِ
اَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَاَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهُ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا
كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي اَقْدَمَكَ
هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ فَاِنَّهُ
حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي فَاِنِّي اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا
اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّي اُرِيْقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ
فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَ
اَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ
اَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ
فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ
حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ
طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ اِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوْا اِلَيْهِ
فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جب ابوذر کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مکہ مین خبر پہونچی تو اونہون نے اپنے بھائی سے کہا اس وادی کو جاسوار
ہوکر اور اس شخص کو دیکھکر آجو کہتا ہے مجھپر آسمان سے خبر آتی ہے اونکی بات سن پھر میرپاس آ۔ وہ
روانہ ہوا یہانتک کہ مکہ مین آیا اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذر پاس لوٹ کر گیا اور بولا مین نے اُس شخص
کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتون کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہین ہے ابوذر نے کہا اس
سے مجھکو تسکین نہین ہوئی پھر اُنہون نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہانتک کہ مکہ مین آئے
اور مسجد حرام مین داخل ہوے وہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھا وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے
اور اُنہون نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہانتک کہ رات ہوگئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے اُنکو دیکھا

اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پہر اون کے پیچھے گئے لیکن کسینے دوسرے سے بات نہ کی یہانتک کہ صبح ہوگئی پہر وہ
اپنا توشہ اور مشک مسجد مین اوٹھالائے اور سارا دن وہان رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک
نہ دیکھا پہر وہ اپنے سونے کی جگہ مین چلے آئے وہان حضرت علی گذرے اور کہا ابہی وہ وقت نہین آیا
جب اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو پہر اون کو کھڑا کیا اور اون کے ساتھہ گئے لیکن کسینے دوسرے سے
بات نہ کی یہانتک کہ تیسرا دن ہوا اوسدن بہی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے اُنکو اپنے ساتھہ کھڑا کیا
پہر کہا تم مجھسے کیون نہین کہتے جس لیے تم اس شہر مین آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجھہ سے عہد اور
اقرار کرتے ہو کہ مین راہ بتلاؤنگا تو مین کہتا ہون اونہون اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت
علی نے کہا وہ شخص سچے ہین اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہین اور تم صبحکو میرے ساتھہ چلنا اور اگر مین کوئی
خوف کی بات دیکھون گا جس مین تمہاری جان کا ڈر ہو تو مین کھڑا ہوجاؤن گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے
اور جو مین چلا جاؤن تو تم بہی میرے پیچہے پیچہے چلے آنا جہان مین گہسون تم بہی گہس آنا ابوذر نے ایسا ہی
کیا اون کے پیچھے چلے یہانتک کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے اور ابوذر بہی
اون کے ساتھہ پہونچے پہر ابوذر نے آپ کی باتین سنین اور اُسی جگہہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور اُنکو دین کی خبر کر یہانتک کہ میرا حکم تجھے پہنچے ابوذر نے
کہا قسم اوس کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے مین تو یہ بات (یعنے دین کی دعوت) مکہ والون کو پکار کر
سُناؤنگا پہر ابوذر نکلے اور مسجد مین آئے اور چلا کر بولے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور
لوگون نے اونپر حملہ کیا اور اون کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہان آئے اور ابوذر پر جہکے اور لوگون
سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہین جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا رستہ سوداگری کا شام کو غفار
کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کردین گے) پہر ابوذر کو اون لوگون سے چہڑا لیا ابوذر نے
دوسرے روز پہر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس آڑے آئے اور اون کو چہڑا لیا۔

باب مِنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ جریر بن عبد اللہ کی فضیلت **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ **ترجمہ** جریر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کبہی نہین روکا اندر آنے سے جب سے مین
مسلمان ہوا اور کبہی مجھے نہین دیکہا مگر آپ ہنسے (یعنے خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے) **عن**

جَرِيرٌ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي
زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ
بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپنے اپنا ہاتھہ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ
جمادے اسکو اور اسکو راہ بتانے والا راہ یافتہ بنا دے **عن** جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ
يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ فَنَفَرْتُ
إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ
قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانے میں ایک بتخانہ تہا یمن میں
جسکو ذو الخلصہ کہتے تہے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بہی اسکا نام تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے
فرمایا اے جریر تو مجہے بیفکر کرتا ہے ذو الخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کیطرف سے (یعنے اوسکو تباہ اور
برباد کر کہ لوگ شرک سے چہٹیں) میں اکیسو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتہہ لیکر گیا اور ذو الخلصہ
کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا پہر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے ہمارے لیے
اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی **عن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيرُ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتِ الْخَثْعَمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةَ
الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ كُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَ
اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ مِنَّا فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا اے جریر تو مجہکو آرام نہیں دیتا ذو الخلصہ سے جو بت خانہ تہا خثعم کا
(ایک قبیلہ ہے) اوسکو کعبہ یمانی بہی کہتے تہے جریر نے کہا میں ڈیڑہ سو سوار لیکر روانہ گیا اور

مین گھوڑی پر نہین جمتا تہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھہ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ اسکو جمادے اور اسکو ساہ دکہانیوالا راہ پایا ہوا کردے پہر جو پر گئے اور ذوالخلصہ کو انکار سے جلادیا بعد اوس کے ایک شخص جسکا نام ابو ارطاۃ تہا خوشخبری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کیا وہ آپ پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چہوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہین مطلب یہ ہے کہ وہ بہی جلکر کالا ہوگیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گہوڑون اور مردون کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ **عن** اسمٰعیل بہذا الاسناد وقال فی حدیث مروان فجاء بشیر جریر ابو ارطاۃ حصین بن ربیعۃ یبشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** من فضائل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی الخلاء فوضعت لہ وضوء فلما خرج قال من وضع ہذا فی روایۃ زہیر قالوا و فی روایۃ ابی بکر قلت ابن عباس قال اللہم فقہہ فی الدین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ مین تشریف لے گئے مین نے آپکے لیے وضو کا پانی رکہا جب آپ نکلے تو پوچہا یہ پانی کس نے رکہا ہے لوگون نے کہا یا مین نے کہا ابن عباس نے آپ نے فرمایا یا اللہ اسکو سمجہدار کردے دین مین **باب** من فضائل ابن عمر رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان **عن** ابن عمر قال رأیت فی المنام کان فی یدی قطعۃ استبرق لا یمر مکانا من الجنۃ الا طارت بی الیہ قال فقصصت علی حفصۃ فقصتہ حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارای عبد اللہ رجلا صالحا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے خواب مین دیکہا میرے ہاتہہ مین استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور مین جنت کے جس مکان مین جانا چاہتا ہون وہ ٹکڑا مجہے اڑا کر وہان لے جاتا ہے یہ خواب مین نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا مین عبد اللہ کو سمجہتا ہون نیک آدمی ہے۔

عن ابن عمر قال کان الرجل فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای رؤیا قصہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمنیت ان اری رؤیا اقصہا علی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال وکنت غلاما شابا عزبا وکنت انام فی المسجد علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت فی النوم کان ملکین اخذانی فذہبا بی الی النار فاذا
ہی مطویۃ کطی البئر واذا لہا قرنان کقرنی البئر واذا فیہا ناس قد عرفتہم فجعلت
اقول اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار قال فلقیہما ملک
فقال لی لم ترع فقصصتہا علی حفصۃ فقصتہا حفصۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل
قال سالم فکان عبد اللہ بعد ذلک لا ینام من اللیل الا قلیلا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے
بہی آرزو تہے کوئی خواب دیکہون اور آپ سے بیان کرون اور مین لڑکا تہا جوان مجرد مین مسجد مین
سویا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مین نے خواب مین دیکہا جیسے دو فرشتون
نے مجہے پکڑا ہے اور جہنم کیطرف لے گئے دیکہا تو وہ پیچ در پیچ گہرا ہے کنوے کیطرح اور اوسپر دو لکڑیان
ہین جیسے کنوے پر ہوتی ہین اوس مین کچہ لوگ ہین جنکو مین نے پہچانا مین نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ
مانگتا ہون جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے پہر اور ایک فرشتہ
ملا اور وہ بولا تجہے کچہ خوف نہین یہ خواب مین نے حضرت حفصہ سے بیان کی اونہون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچہا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑہا کرے سالم نے کہا عبداللہ
اوس کے بعد رات کو نہین سوتے تہے مگر تہوڑی دیر اور تہجد پڑہتے تہے) **عن** ابن عمر قال کنت
ابیت فی المسجد ولم یکن لی اہل فرایت فی المنام کانما انطلق بی الی البئر فذکر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث الزہری عن سالم عن ابیہ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب من فضائل انس بن مالک رضی کی فضیلت **عن** ام سلیم انہا
قالت یا رسول اللہ خادمک انس ادع اللہ لہ فقال اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما
اعطیتہ **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ انس آپکا خادم ہے اسکے لیے
دعا فرمایئے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اوسکو اور جو تو دیوے اوسکو برکت دے
اوس مین **عن** انس یقول قالت ام سلیم یا رسول اللہ خادمک انس فذکر نحوہ **ترجمہ**

وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک یقول مثل ذلک ترجمہ وہی جو گذرا **عن** انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما ھو الا انا وامی وام حرام خالتی فقالت امی یا رسول اللہ خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لی بکل خیر وکان فی آخر ما دعا لی بہ ان قال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اوسوقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) دعا کیجیے اوس کے لیے آپ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور اخیر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اور برکت دے اوس میں **عن** انس قال جاءت بی امی ام انس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد ازرتنی بنصف خمارھا ورداتنی بنصفہ فقال یا رسول اللہ ھذا انیس ابنی اتیتک بہ یخدمک فادع اللہ لہ فقال اللھم اکثر مالہ وولدہ قال انس فوا اللہ ان مالی لکثیر وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائۃ الیوم **ترجمہ** انس سے روایت ہے میری ماں مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سر بند ہن کو پھاڑ کر اوس میں سے آدھی کی ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھکو تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چھوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت کرے گا آپ اسکے لیے دعا کیجیے آپنے فرمایا یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد انس نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں **عن** انس بن مالک قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت یا بی وامی یا رسول اللہ انیس فدعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات قد رأیت منھا اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الاخرۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنی لگی میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپنے میرے لیے تین دعائیں کیں تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے **عن** انس قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجۃ فابطأت علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ قالت ما حاجتہ

قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَاُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھ کو کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِيْ عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اوسکو کسی سے بیان نہیں کیا یہانتک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اوس سے بھی بیان نہیں کیا **باب** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عبداللہ بن سلام کی فضیلت **عَنْ** سَعْدٍ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ اَنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِيْ وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَفِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُنِيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ اِرْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ وَصَفَ اَنَّهٗ رَفَعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَى الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ

لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَاكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہی مین مدینہ مین تہا کچہ لوگون مین جن مین بعض صحابہ بہی تہے ایک شخص آیا اوس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تہا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہی جنتی اوس نے دو رکعتین پڑہین پہر چلا مین بہی اوس کے پیچہے گیا وہ اپنے مکان مین گیا مین بہی اوس کے ساتہہ اندر گیا اور باتین کین جب دل لگ گیا تو مین نے اس سے کہا تم جب مسجد مین آئے تہے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنے تم جنتی ہو) اوس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہین چاہیے وہ بات کہنا جو نہین جانتا اور مین تجہ سے بیان کرتا ہون لوگ کیون ایسا کہتے ہین مینے ایک خواب دیکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وہ خواب مین نے آپ سے بیان کیا مین نے دیکہا مین ایک باغ مین ہون (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اوس نے بیان کیا) اوس باغ کے بیچ مین ایک ستون ہی لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اوسکی بلندی پر ایک حلقہ ہی مجہہ سے کہا گیا اسپر چڑہ مین نے کہا مین نہین چڑہ سکتا پہر ایک خدمتگار آیا اوس نے میرے کپڑے پیچہے سے اٹہائے اور بیان کیا کہ اوس نے اپنے ہاتہہ سے مجہے پیچہے سے اوٹہایا مین چڑہ گیا یہانتک کہ اوس ستون کی بلندی پر پہونچ گیا اور حلقہ کو مین نے تہام لیا مجہہ سے کہا گیا اسکو تہامی رہو پہر مین جاگا اور وہ حلقہ اسوقت تک میرے ہاتہہ ہی مین تہا یہ خواب مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا وہ باغ اسلام ہی اور یہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک قیس نے کہا وہ شخص عبداللہ بن سلام تہے **عن** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَلَكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّكُمْ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَمُوتُ عَلَيْكَ اللّٰهِ وَهُوَ اَخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ترجمہ قیس بن عباد نے کہا میں ایک جماعت میں تھا جسمیں سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر بھی تھے اتنے میں عبداللہ بن سلام نکلے لوگوں نے کہا یہ جنتی ہیں ہم سے ہیں میں کھڑا ہوا اور میں نے اون سے کہا تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اونہوں نے کہا سبحان اللہ انکو وہ بات نہ کہنا چاہیے جسکو وہ نہیں جانتے میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے بیچ بیچ رکھا گیا اوس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اوسکے نیچے ایک خدمتگار کھڑا تھا مجھ سے کہا گیا اسپر چڑھو میں چڑھا یہانتک کہ حلقہ کو تھام لیا پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا عبداللہ سر لیگا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنے دین اسلام پر)

عن خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مَا رَأَيْتُ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَإِذَا جَوَادُّ مِنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا قَالَ فَأَتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى أَتٰى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِي اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هٰذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَحَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ فَمَكَثْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ

فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ
عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهِ حَتَّى تَمُوتَ

ترجمہ خرشہ بن حر سے روایت ہے مین ایک حلقی مین بیٹھا تہا مدینہ کی مسجد مین دہان پر ایک بوڑہا تہا خوب
صورت معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہین وہ لوگون سے اچہی اچہی باتین کر رہے تہے جب وہ کہڑے
ہوئے تو لوگون نے کہا جسکو بہلا لگے جنتی کو دیکہنا وہ اسکو دیکہے مین نے (اپنے دل مین) کہا قسم خدا کی
مین اونکے ساتہہ جاؤنگا اور اون کا گہر دیکہون گا پہر مین اون کے پیچہے ہوا وہ چلے یہانتک کہ قریب ہوئے
شہر سے باہر نکلجاوین پہر اپنے مکان مین گئے مین نے بہی اجازت چاہی اندر آنیکی انہون نے اجازت
دی پہر پوچہا اے بہتیجے میرے کیا کام ہے تیرا مین نے کہا لوگون سے مین نے سنا جب تم کہڑے ہوئے
وہ کہتے تہے جسکو خوش لگے کسی جنتی کا دیکہنا وہ انکو دیکہے تو مجہے اچہا معلوم ہوا تمہارے ساتہہ رہنا
انہون نے کہا اللہ تعالی جانتا ہے جنت والون کو اور مین تجہہ سے وجہ بیان کرتا ہون لوگون کے یہ
کہنے کی مین ایک بار سو رہا تہا خواب مین ایک شخص آیا اور اوس نے کہا کہڑا ہو پہر اوس نے میرا ہاتہہ پکڑا
مین اوس کے ساتہہ چلا مجہے بائین طرف کچہ راہین ملین مین نے اون مین جانا چاہا وہ بولا اون مین مت
جا یہ بائین طرف والون کی راہین ہین (یعنے کافرون کی) پہر داہنی طرف کی راہین ملین وہ شخص
بولا ان راہون مین جا پہر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑہ مین نے جو چڑہنا چاہا تو چوٹر کے
بل گرا کئی بار مین نے قصد کیا چڑہنے کا لیکن ہر بار گرا پہر وہ مجہے لے چلا یہان تک کہ ایک
ستون ملا جس کی چوٹی آسمان مین تہی اور تہ زمین مین اوس کے اوپر ایک حلقہ لگا تہا مجہہ سے کہا اس
ستون کے اوپر چڑہ جا مین نے کہا مین اسپر کیون کر چڑہون اسکا سرا تو آسمان مین ہے آخر اوس شخص
نے میرا ہاتہہ پکڑا اور مجہے اچہال دیا مین جو دیکہتا ہون تو اوس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہون پہر اوس
شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور مین صبح تک اوسی حلقہ مین لٹکتا رہا (اسوجہ سے کہ اوترنے کا
کوئی ذریعہ نہین رہا) جب مین جاگا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب
بیان کیا آپنے فرمایا جو راہین تو نے بائین طرف دیکہین وہ بائین طرف والون کی راہین ہین اور جو
راہین داہنی طرف دیکہین وہ داہنی طرف والون کی راہین ہین اور پہاڑ وہ شہیدون کا درجہ ہے
تو وہان تک نہیں پہنچ سکیگا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر

قائم رہیگا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اسوجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہین)

باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت کی فضیلت (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکون کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی) **عن** ابی ھریرۃ ان عمر مر بحسان وھو ینشد الشعر فی المسجد فلحظ الیہ فقال قد کنت انشد وفیہ من ھو خیر منک ثم التفت الی ابی ھریرۃ فقال انشدک اللہ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس قال اللھم نعم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو حضرت عمر حسان بن ثابت پر گذرے وہ مسجد مین شعرین پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ شعرین جو اسلام کی تعریف اور کافرون کی برائی یا جہاد کی ترغیب مین ہون مسجد مین پڑھنا درست ہو) حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا حسان نے کہا مین تو مسجد مین شعرین پڑھتا تھا جب مسجد مین تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابوہریرہ کیطرف دیکھا اور کہا مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دو اے حسان یا اللہ مدد کر اوسکی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہان مین نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے **عن** ابن المسیب ان حسان قال قال فی حلقۃ فیھم ابوھریرۃ انشدک اللہ یا ابا ھریرۃ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سمع حسان بن ثابت الانصاری یستشھد ابا ھریرۃ انشدک اللہ ھل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ایدہ بروح القدس قال ابوھریرۃ نعم **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حسان بن ثابت الضاری سے سنا وہ ابوہریرہ کو گواہ کر رہے تھے مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان اللہ کے رسول کیطرف سے جواب دو یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہان مین نے سنا ہے **عن** البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان بن ثابت اھجھم او ھاجھم وجبریل معک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافرون کی ہجو کر اور جبریل تیرے ساتھ ہین **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عروۃ

بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَّتْهُ فَقَالَتْ يَابْنَ اُخْتِيْ دَعْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتین کین حضرت عائشہ سے مینے انکو برا کہا حضرت عائشہ نے کہا جانے دی اے بہانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تہا کافرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَهٗ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لِمَ تَاْذَنِيْنَ لَهٗ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَقَالَتْ فَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ مسروق سے روایت ہے مین ام المومنین عائشہ کے پاس گیا اون کے پاس حسان بن ثابت بیٹہے تہے ایک شعر سنا رہے تہے اپنی غزل مین سے جو چند بیتون کی اونہون نے کہی تہی وہ شعر یہ ہے

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ	وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ
پاک ہین اور عقل والی اُن پہ کچہ تہمت نہین	صبحکو اوٹہتی ہین بہوکی غافلون کے گوشت سے

یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین کیونکہ غیبت کرنا گویا اُسکا گوشت کہانا ہے حضرت عائشہ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہین ہے (یعنے تو لوگون کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیون آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالی نے اوسکی شان مین فرمایا وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یعنے جس شخص نے اون مین سے بڑا اوٹہایا بڑی بات کا (یعنے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے کا) اوس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت اون لوگون مین شریک ہے جنہون نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تہی پہر آپنے اُن کو حد ماری) حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندہے ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تہا یا ہجو کرتا تہا کافرون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے

عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ

قالت قال حسان یا رسول اللہ ائذن لی فی ابی سفیان قال کیف بقرابتی منہ والذی اکرمک اسلتک منہم کما تسل الشعرۃ من العجین فقال حسان وان سنام المجد من آل ہاشم بنو بنت مخزوم ووالدک العبد ۔ قصیدتہ ہذہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حسان نے کہا یارسول اللہ اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ کے چچازاد بھائی تھے آپ نے فرمایا وہ تو میرا ناتے والا ہے حسان نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو ان میں سے اسطرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہی **شعر**

وان سنام المجد من آل ہاشم	بنو بنت مخزوم ووالدک العبد

فائدہ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اوسکی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہوجاوے گی کیونکہ میرے اور اسکے دادا ایک ہیں حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بچا کر اسکی ہجو کروں گا حسان کی یہ شعر ایک قصیدہ کی ہے جو ابوسفیان کی ہجو میں حسان نے کہا تھا اسکے بعد یہ شعر ہے

ومن ولدت ابناء زہرۃ منہم ۔۔۔ کرام ولہم یقرب عجائز المجد

یعنے بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی ۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیرے بڈھیوں کے پاس تو شرافت بھٹکی بھی نہیں **عن** ہشام بن عروۃ بہذا الاسناد قالت استاذن حسان بن ثابت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہجاء المشرکین ولم یذکرہا سفیان وقال بدل الخمیر العجین **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اہجوا قریشا فانہ اشد علیہا من رشق بالنبل فارسل الی ابن رواحۃ فقال اہجہم فہجاہم فلم یرض فارسل الی کعب بن مالک

ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ اٰنَ لَکُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ یُحَرِّکُهٗ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِیَنَّهُمْ بِلِسَانِیْ فَرْیَ الْاَدِیْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ اَعْلَمُ قُرَیْشٍ بِاَنْسَابِهَا فَاِنَّ لِیْ فِیْهِمْ نَسَبًا حَتّٰی یُلَخِّصَ لَکَ نَسَبِیْ فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِیْ نَسَبَکَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَا وَاشْتَفٰی (قَالَ حَسَّانُ)

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللّٰهِ فِیْ ذَاکَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِیًّا ... رَسُوْلَ اللّٰهِ شِیْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِیْ ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءُ
فَکَیْفَ بِنَیْتِیْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا ... تُثِیْرُ النَّقْعَ غَایَتُهَا کَدَاءُ
عَلٰی اَکْنَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ ... تَظَلُّ جِیَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمُ عَنَّا اعْتَمَرْنَا ... وَکَانَ الْفَتْحُ وَانْکَشَفَ الْغِطَاءُ
یُعِزُّ اللّٰهُ فِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ... وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ یَسَّرْتُ جُنْدًا ... هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
سَبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ ... فَمَنْ یَهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْکُمْ
وَجِبْرِیْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْنَا ... وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَهٗ کِفَاءُ

ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو اُنکو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ پاس اور فرمایا ہجو کرو قریش کی اوس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی پھر کعب بن مالک پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت پاس بھیجا جب حسان آپکے پاس آئے تو اُنہوں نے کہا تمکو آگیا وہ وقت کہ تم نے مجلا بھیجا اُس شیر کو جو اپنے دُم سے مارتا ہے یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اُسکو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے

بھیجا ہین کافرون کو اس طرح پہاڑ ڈالون گا جیسے چمڑے کو پہاڑ ڈالتے ہین اپنی زبان سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کی نسب کو بخوبی جانتے ہین اور میرا بھی نسب قریش ہی مین ہے تو وہ میرا نسب تجھ علیحدہ کر دین گے پھر حسان حضرت ابوبکر کے پاس آئے بعد اوس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہین آپ کو قریش مین سے ایسی نکال لون گا جیسے بال آٹے مین سو نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سو روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہین گے جبتک تو اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے جواب دیتا رہیگا اور حضرت عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنون کے دلون کو اور تباہ کر دیا کافرون کی عزتون کو حسان نے کہا ان شعرون کو جو اوپر گذرین اون کا ترجمہ یہ ہے ۱ تو نے برائی کی محمد کی مین نے اسکا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اسکا بدلہ دیگا ۲ تو نے برائی کی محمد کی جو نیک ہین پرہیزگار ہین اللہ تعالیٰ کے رسول ہین وفاداری اون کی خصلت ہے ۳ میرے ماں اور باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقہ ہین ۴ مین اپنی جان کو کہو ون اگر تم نہ دیکھو اوسکو کہ اڑا دیگا غبار کو کدار کے دونو جانب سے کدار ایک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر ۵ ایسی اونٹنیان جو باگون پر زور کرین گی اپنی قوت اور طاقت سے اور چڑھتے ہوئے اون کے مونڈھون پر وہ برچھے ہین جو باریک ہین یا خون کے پیاسے ہین ۶ اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آوینگے اون کے منہ عورتین پونچھتی ہین اپنے سر بندون سے ۷ اگر تم ہمسے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لین گے اور فتح ہو جاویگی اور پردہ اٹھ جاویگا ۸ نہین تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جسدن اللہ تعالیٰ عزت دیگا جسکو چاہیگا ۹ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مین نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے اوسکی بات مین کچھ شبہ نہین ۱۰ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مین نے ایک لشکر طیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جنکا کھیل کافرون سے مقابلہ کرنا ہے ۱۱ تم تو ہر روز ایک نہ ایک طیاری مین ہین گالی گلوچ ہے کافرون سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافرون کی جو کوئی تم مین ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور اون کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہین جبرئیل اللہ کے رسول ہم مین ہین اور روح القدس جنکا کوئی مثل نہین

باب

مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت عن

إِنْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي
فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي
فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا
وَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ
وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا
يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ
يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین اپنی ماں کو بلاتا
تہا اسلام کی طرف وہ مشرک تہی ایک دن مین نے اُس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اُس نے رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے حق مین وہ بات سنائی جو مجھہ کو ناگوار گذری
مین جناب رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض
کیا یارسول اللہ مین اپنی ماں کو اسلام کیطرف بلاتا تہا وہ نہ مانتی تہی آج اوس نے آپ کے
حق مین وہ بات مجکو سنائی جو مجھہ کو ناگوار ہے تو اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت
کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر مین خوش ہوکر نکلا حضرت
کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تہا میری ماں نے میرے پاؤن کی آواز سُنی اور
بولی ذرا ٹہیرو مین نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا
اور جلدی سے اوڑہنی اوڑہی پہر دروازہ کہولا اور بولی اے ابوہریرہ مین گواہی دیتی ہون کوئی

برحق معبود نہین ہے سوا خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ حضرت محمد اللہ کے بندے ہین اور اوس کے رسول
ہین ابو ہریرہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اللہ
خوش ہو جایے اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کی آپ نے اللہ کی تعریف
اور اسکی صفت کی اور بہتر بات کہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ - اللہ عزوجل سے دعا کیجیے
کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانون کے دلون مین ڈالدے اور اون کی محبت ہمارے دلون مین
ڈالدے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اپنے ان بندون کی یعنے ابو ہریرہ اور اون کی ماں
کی محبت اپنے مومن بندون کے دلون مین ڈالدے اور مومنون کی محبت اون کے دلون مین ڈالدے
پھر کوی مومن ایسا نہین پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اوس نے مجھ سے **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یُکْثِرُ الْحَدِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ کُنْتُ رَجُلًا مِسْکِیْنًا اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ
بَطْنِیْ وَکَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَکَانَتِ الْاَنْصَارُ یَشْغَلُهُمُ الْقِیَامُ
عَلٰی اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَبْسُطْ ثَوْبَهٗ فَلَنْ یَنْسٰی شَیْئًا سَمِعَهٗ
مِنِّیْ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ حَتّٰی قَضٰی حَدِیْثَهٗ ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ اِلٰی مَا نَسِیْتُ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

ترجمہ ابو ہریرہ کہتے ہے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بہت بیان کرتے
ہین اور اللہ حساب لینے والا ہے اگر مین جھوٹ بولتا ہون یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو مین ایک
مسکین شخص تہا رسول اللہ کی خدمت پیٹ بھرے پر کیا کرتا تہا اور مہاجرون کو بازارون مین معاملے کرنے
سے فرصت نہ تہی اور انصار اپنے مالون کی حفاظت اور خدمت مین مصروف رہتے تہے تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھاوے وہ جو مجھ سے سنی گا نہ بھولے گا مین نے اپنا کپڑا بچھا
دیا یہانتک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پھر مین نے اوس کپڑے کو اپنے (سینے) سے لگا لیا اور کوی
بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تہی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ مَالِکًا اِنْتَهٰی حَدِیْثُهٗ
عِنْدَ اِنْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِهِ الرِّوَایَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ یَبْسُطْ ثَوْبَهٗ اِلٰی اٰخِرِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
اَلَا یُعْجِبُکَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰی جَانِبِ حُجْرَتِیْ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

يسمعني ذلك وكنت أسبح فقام قبل أن أقضي سبحتي ولو أدركته لرددت عليه إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم قال ابن شهاب قال ابن المسيب
إن أبا هريرة قال يقولون إن أبا هريرة قد أكثر والله الموعد ويقولون ما بال المهاجرين
والأنصار لا يحدثون مثل أحاديثه وسأخبركم عن ذلك إن إخواني من الأنصار كان يشغلهم
عمل أرضهم وأما إخواني من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالأسواق وكنت ألزم
رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطني فأشهد إذا غابوا وأحفظ إذا نسوا ولقد
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما أيكم يبسط ثوبه فيأخذ من حديثي هذا ثم
يجمعه إلى صدره فإنه لم ينس شيئا سمعه فبسطت بردة علي حتى فرغ من حديثه ثم
جمعتها إلى صدري فما نسيت بعد ذلك اليوم شيئا حدثني به ولولا آيتان أنزلهما
الله في كتابه ما حدثت شيئا أبدا إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات والهدى
إلى آخر الآيتين **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم تعجب نہین کرتے ابو ہریرہ
میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھے حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین سن رہی
تھی لیکن مین تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چلدیے اگر مین انکو پاتی تو انکار دکرتی
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے جلدی جلدی باتین نہین کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہ
نے کہا لوگ کہتے ہین ابو ہریرہ نے بہت حدیثین بیان کین اور اللہ تعالی جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے
ہین کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ کیطرح حدیثین بیان نہین کرتے اور مین تم سے اسکا سبب بیان
کرتا ہون میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت مین مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار
کے معاملون مین اور مین اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو مین حاضر رہتا اور
وہ غائب ہوتے اور مین یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کون تم
مین سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اوسکو اپنے سینے مین لگاوے تو جو بات سنی گا وہ نہ
بھولیگا مین نے اپنی چادر بچھادی یہانتک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر مین نے اوس چادر کو سینے سے
لگالیا اوسدن سے مین کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہین بھولا اور اگر یہ دو آیتین نہ ہوتین جو قرآن مجید
مین اوتری ہین تو مین کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا اون آیتون کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہین جو

ہمنے انارین نشانیان اور ہدایت کی باتین اوپر لعنت ہی اخیر تک **عن** ابی ھریرۃ قال انکم تقولون
ان ابا ھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو
گذرا **باب** من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واھل بدر حاطب بن ابی بلتعہ اور بدر
والون کی فضیلت **عن** عبید اللہ بن ابی رافع وھو کاتب علی قال سمعت علیا وھو یقول
بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد فقال ایتوا روضۃ خاخ
فان بھا ظعینۃ معھا کتاب فخذوہ منھا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا فاذا نحن
بالمرأۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین
الثیاب فاخرجتہ من عقاصھا فاتینا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ
من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اھل مکۃ یخبرھم ببعض امر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما
ھذا قال لا تعجل علی یا رسول اللہ انی کنت امرأ ملصقا فی قریش قال سفیان
کان حلیفا لھم ولم یکن من انفسھا وکان من کان معک من المھاجرین لھم
قرابات یحمون بھا اھلیھم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیھم ان اتخذ فیھم
یدا یحمون بھا قرابتی ولم افعلہ کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد
الاسلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر دعنی یا رسول اللہ اضرب
عنق ھذا المنافق فقال انہ قد شھد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اھل
بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الذین امنوا
لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء وکیف فی حدیث ابی بکر وزھیر ذکر الایۃ
وجعلھا اسحاق فی روایتہ من تلاوۃ سفیان **ترجمہ** عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے
وہ منشی تھے حضرت علی کے اونہون نے کہا میں نے سنا حضرت علی سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھکو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شفتالو کے باغ میں جاؤ وہان ایک عورت شتر سوار
ہے اوس کے پاس ایک خط ہی وہ اس سے لیکر آؤ ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہمکو
ملی ہمنے اوس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہمنے کہا خط نکال یا اپنے کپڑے

اوتار پہر مین نے وہ خط اوس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس مین لکھا تہا
حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مکہ کے بعض مشرکون کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض باتون کا
ذکر تہا (ایک روایت مین ہے کہ حاطب نے اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیاری اور فوج کی آمادگی
اور مکہ کی روانگی سے کافرون کو مطلع کردیا) آپنے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلدی
نہ فرمایئے یارسول اللہ (یعنے فوراً مجہے سزا نہ دیجیے میرا حال سُن لیجیے) مین ایک شخص تہا قریش سے
ملا ہوا یعنے اونکا حلیف تہا اور قریش مین سے نہ تہا اور آپکے ساتہہ مہاجرین جو ہین اون کے رشتہ
دار قریش مین بہت ہین جن کیوجہ سے اون کے گہر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو مین نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش
سے ہی نہین مین بہی کوئی کام اون کا ایسا کردون جس سے میرے ناتے والون کا بچاؤ ہوجاوے اور مین
نے یہ کام اسوجہ سے نہین کیا کہ مین کافر ہوگیا ہون یا مرتد ہوگیا ہون نہ کفر سے خوش ہوکر مسلمان
ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر نے کہا آپ چہوڑیے یا
رسول اللہ مین اس منافق کی گردن مارون آپنے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی مین شریک تہا اور تو نہین
جانتا کہ اللہ تعالے نے بدر والون کو جہانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہونچین)
مین نے تمکو بخشدیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے
دشمن کو دوست مت بناؤ **فائدہ** نووی نے کہا اسحدیث مین بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس
کو پکڑنا اور اسکا پردہ کہولنا درست ہی اور جاسوس کافر نہین ہوتا مگر ایسے جاسوسی جو مسلمانون کے خلاف
مین ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل بہی جائز ہے اگرچہ توبہ کرلے اور شافعی
کے نزدیک اسکو سزا دین قتل نہ کرین اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہی کہ آخرت مین
مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا مین اون سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تہا انتہے ملخصاً **عن**
عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا
فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ
حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ

لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ ترجمہ جابر سے روایت ہے حاطب کا ایک غلام اون کی
شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ حاطب ضرور دوزخ میں
جاویگا آپ نے فرمایا تو جھوٹ ہے حاطب دوزخ میں نہ جاویگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا **باب**
مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اون کی فضیلت **عَنْ** أُمِّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ
مِنَ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ
إِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللَّهُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ
الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ترجمہ ام مبشر سے روایت ہے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے ام المومنین حفصہ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاویگا یعنے جن لوگوں
نے بیعت کی اوس درخت کے تلے اونہوں نے کہا کیوں نہ جاوینگے یا رسول اللہ آپ نے اون کو جھڑکا انہوں نے
کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد یہ ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا
یعنے پھر ہم نجات دینگے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دینگے ظالموں کو اون کے گھٹنوں کے بل اس میں ۞
ف مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پل صراط پر سے گذرینگے اور وہ پل جہنم پر ہے پھر اچھے لوگ
پار اتر جاوینگے اور برے اوس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گرینگے **باب** مِنْ فَضَائِلِ
أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ ابو موسی اور ابو عامر اشعری کی فضیلت **عَنْ**
أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ
أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَقَالَ
لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي مُوسَى
وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ

فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جا وہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابوموسیٰ اور بلال کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینہ پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لیکر ایسا ہی کیا ام المومنین ام سلمہ نے اندر پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ انہوں نے انکو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا **عَنْ** أَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي سَتَرَاهُ ذَاكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِيًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْنَا أَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي
عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ
أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا
لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین
کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابوعامر کو لشکر دیکر اوطاس پر بھیجا اون کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن
اللہ تعالے نے اسکو قتل کیا اور اسکی لوگون کو شکست دی ابوموسی نے کہا مجھکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابوعامر کے ساتھ بھیجا تھا پھر ابوعامر کو تیر لگا گھٹنے مین وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا اون کے
گھٹنے مین جم گیا مین اون کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا ابوعامر نے مجھکو بتلایا کہ
اس شخص نے مجھکو قتل کیا اسی شخص نے مجھکو تیر مارا ابوموسی نے کہا مین نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس
سے جاکر ملا اوس نے جب مجھکو دیکھا تو پیٹھ موڑکر بھاگا مین اسکے پیچھے ہوا اور مین نے کہنا شروع کیا اے
بھیا کیا تو عرب نہین ہے تو ٹھیرتا نہین یہ سنکر وہ ٹھیر گیا پھر میرا اوسکا مقابلہ ہوا اوس نے بھی وار کیا مین نے
بھی وار کیا آخر مین نے اسکو تلوار سے مار ڈالا پھر لوٹکر ابوعامر کے پاس آیا اور مین نے کہا اللہ نے تمہارے
قاتل کو مارا ابوعامر نے کہا اب یہ تیر نکال لے مین نے اوسکو نکالا تو تیر کی جگہہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا
شائد وہ تیر زہر آلود تھا) ابوعامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا
اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابوعامر کی بخشش کی دعا کیجیے ابوموسی نے کہا ابوعامر نے مجھکو لوگون
کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مر گئے جب مین لوٹکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
تو آپکے پاس گیا آپ ایک کوٹھری مین تھے باندکے ایک پلنگ پر جسپر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ
فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور باند کا نشان آپ کی پیٹھہ اور پہلیون پر بن گیا تھا مین نے
یہ خبر بیان کی اور ابوعامر کا بھی حال بیان کیا اور مین نے کہا ابوعامر نے آپسے یہ درخواست کی تھی کہ
میرے لیے دعا کیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونون ہاتھہ اٹھائے
اور فرمایا یا اللہ بخشدے عبید ابوعامر کو (عبید بن سلیم اون کا نام تھا) یہان تک کہ مین نے آپکے

دونون بغلون کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگون کا سردار کر یو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور میری لیے دعا فرمایے بخشش کی آپنے فرمایا بخشدے یا اللہ عبد اللہ بن قیس کے ایہ نام ہے ابو موسی کا گناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت کی مکان مین لے جا ابو بردہ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسی کے لیے **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اشعری لوگون کی فضیلت **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَۃِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَھُمْ مِنْ اَصْوَاتِھِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَھُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّھَارِ وَمِنْھُمْ حَکِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَھُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَاْمُرُوْنَکُمْ اَنْ تَنْظُرُوْھُمْ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اشعریون کے آواز قرآن پڑہنے مین پہچان لیتا ہون جب وہ رات کو آتے ہین اور رات کو ان کی آواز سے اون کا ٹہکانا بہی پہچان لیتا ہون اگرچہ دن کو اون کا ٹہکانا نہ دیکہا ہو جب وہ دن کو اوترے ہون اور انہی لوگون مین سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافرون کے سوار اون سے یا دشمنون سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہین ذری سہکو فرصت دو یا تہوڑا انتظار کرو یعنی ہم بہی طیار ہین لڑنے کو آتے ہین (تو اپنے تئین دانائے اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجہتے ہین کہ یہ اکیلا نہین ہے بلکہ اوس کے ساتہہ اور لوگ ہین) **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْہُ بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینہ مین اُن کے جورو بچون کا کہانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچہ اون کے پاس ہوتا ہے اوسکو ایک کپڑے مین اکٹہا کرتے ہین پہر آپس مین برابر بانٹ لیتے ہین یہ لوگ میری ہین اور مین اون کا ہون یعنے مین اون سے راضی ہون اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہون **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ سُفْیَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ ابو سفیان کی فضیلت **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا یَنْظُرُوْنَ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ وَلَا یُقَاعِدُوْنَہٗ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِیْھِنَّ قَالَ نَعَمْ

قال عندی احسن العرب واجمله ام حبیبة بنت ابی سفیان ازوجکها قال نعم قال
ومعاویة تجعله کاتبا بین یدیک قال نعم قال تؤمرنی حتی اقاتل الکفار کما کنت
اقاتل المسلمین قال نعم قال ابو زمیل ولولا انه طلب ذلک من النبی صلی الله علیه
وسلم ما اعطاه ذلک لانه لم یکن یسئل شیئا الا قال نعم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے مسلمان ابوسفیان کیطرف دھیان نہین کرتے تھے نہ اوس کے ساتھہ بیٹھتے تھے کیونکہ ابوسفیان کئی
مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑا تھا اور مسلمانون کا سخت دشمن تھا ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتین مجھہ عطا فرمایے آپنے فرمایا اچھا ابوسفیان بولا میرے پاس
وہ عورت ہے کہ تمام عربون مین حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی مین اسکا نکاح آپ سے کردیتا
ہون آپنے فرمایا اچھا دوسری میری بیٹی معاویہ کو آپ اپنا منشی بنایے آپنے فرمایا اچھا تیسری مجھکو
حکم دیجیے کافرون سے لڑون جیسے اسلام سے پہلے مسلمانون سے لڑتا تھا آپ نے فرمایا اچھا ابوزمیل نے
کہا اگر وہ ان باتون کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے کس لیے کہ ابوسفیان جبات کا سوال آپ سے
کرتا آپ نہ فرماتے اور قبول کرتے **ف** یہ آپ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیونکہ ابوسفیان
کافرون کا سردار تھا اوسکی تالیف قلب بھی ضرور تھی ہرچند ابوسفیان کا اسلام پہلے پہل جان کے
ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہوگیا ہوگا اور جب آدمی اسلام لایا تو اوس کے قصور کفر کے وقت
کے معاف ہوجاتے ہین اور آپنے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا اسپر بھی ابوسفیان
کا خاندان خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بھر حضرت سے لڑا کیا
اور صدہا مسلمانون کو اوس نے شہید کیا اور اسکے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المومنین
خلیفہ برحق علی مرتضے شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین مین ہزارون مسلمانون کا خون کیا اون
کے بیٹے یزید پلید نے تو ستم ہی ڈھایا امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا اور امام حسین علیہ السلام کو ایسی
ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکھنے سے قلم کانپتا ہے پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفاء بنی امیہ سوا
عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہی اور دنیا
دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولاقوۃ نووی نے کہا اسحدیث مین یہ اشکال ہے
کہ ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ھ ہجری مین اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپنے ۶ھ یا ۷ھ مین نکاح

فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزم نے کہا مسلم کی روایت وہم ہے راوی کا کیونکہ اسپر اتفاق ہے کہ آپ نے اُم حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب اون کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اسکا بانی ابو الاعکرمہ بن عمار ہے اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسینے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحیی بن معین نے اسکو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابو سفیان کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کے مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابو سفیان سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضرور ہے انتہے

مختصراً **بَابٌ** مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرٍ وَّ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَاَهْلِ سَفِيْنَتِهِمْ جعفر بن ابیطالب اور اسماء بنت عمیس اور اون کی کشتی والوں کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَّاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ اَصْحَابِهٖ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوْا مَعَنَا قَالَ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِیْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَّهِیَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَّقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِیِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهٖ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ

وَيَحْفَظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنَخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ
مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا
الْحَدِيثَ مِنِّي

ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے ہمنے یمن مین سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے
تو ہم بھی آپ کے طرف نکلے ہجرت کرکے مین تھا اور دوسرے چھوٹے بھائی تھے ایک کا نام ابو بردہ تھا اور
دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی ترپن یا بادن آدمی ہمارے قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی مین سوار ہوئے
وہ کشتی حبش کیطرف چلی گئی جہان کا بادشاہ نجاشی تھا وہان ہمکو جعفر بن ابیطالب اور اون کے ساتھی
ملے جعفر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہان بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہان ٹھیرو تو تم بھی
ہمارے ساتھ ٹھیرو ابو موسی نے کہا ہم اونہی کے ساتھ ٹھیرے رہے یہانتک کہ ہم سب کے سب مدینہ کو آئے
اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا یا ہمان کی لوٹ مین سے اور
جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اُسکا حصہ نہ لگایا اسمیں ہمارے کشتی والون کے جو جعفر اور اون کے اصحاب
کے ساتھ تھے آپنے اون کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہمسے ہم تمسے پہلے ہجرت کر چکے تھے پھر اسمار بنت
عمیس جو ہمارے ساتھ آئین تھین اُم المومنین حفصہ کی ملاقات کو اُنہون نے بھی ہجرت کی تھی نجاشی بادشاہ
حبش کیطرف اور ساتھیون مین حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہان اسمار موجود تھین حضرت عمر نے جب
اسما کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے وہ بولی اسمار بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے
اسمار نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف تم سے یہ سنکر اسمار غصہ ہوئین اور بولین اے عمر تمنے یہ غلط کہا ہرگز نہین تم

خدا کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تمہاری بہو کے کو کہا نا دیتے اور تمہاری جاہل کو نصیحت کرتے آپ اور ہم ایک ورد راز دشمن ملک مین تھے (یعنے کافرون کے ملک مین کیونکہ سوا نجاشی کے وہان کوئی مسلمان نتھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپکر مسلمان ہوا تھا) صرف خدا کے لیے اور اوس کے رسول کے لیے اور قسم خدا کی مین یہ کہانا کہاؤنگی نہ پانی پیون گی جب تک جو تم نے کہا ہی اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کرون گی اور ہمکو حبش مین ایذا ہوتی تھی وڈر بھی تھا مین اوسکا ذکر آپ سے کرونگی اور آپ سے پوچھون گی قسم خدا کی مین نہ جھوٹ بولون گی نہ بیراہ چلون گی نہ زیادہ کہون گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسمار نے عرض کیا ای نبی اللہ تعالی کے عمر نے ایسا ایسا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہین رکھتے تم سے بلکہ اون کی اور اون کے ساتھیون کی ایک ہجرت ہی (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والون کی دو ہجرتین ہین (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسمار نے کہا مین نے ابو موسی اور کشتی والون کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا مین کوئی چیز اونکو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابو بردہ نے کہا اسمار نے کہا مین نے ابو موسی کو دیکھا وہ مجھسے دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)

باب ۶ مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ

حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت

عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ

ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہی ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال پاس آیا اور وہی چند لوگ بیٹھے تھے اونہون نے کہا اسکی تلوارین خدا کے دشمن کے گردن پر اپنے موقع پر نہ پہونچین (یعنے یہ خدا کا دشمن مارا نہ گیا) ابو بکر نے کہا تم قریش کے بوڑھی اور سردار کے حقمین ایسا کہتے ہو ابو بکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہین ابو سفیان ناراض ہوکر اسلام بھی قبول نکرے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ای ابو بکر تم نے شاید ناراض کیا اون لوگون کو (یعنے سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے اونکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سنکر ابو بکر اون لوگون کے پاس آئے اور کہنے لگے اے

بھائیو میں نے تمکو ناراض کیا وہ بولے نہیں اللہ تمکو بخشے ہمارے بھائی **ف** نووی نے کہا یہ اسوقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھا اور صلح کرکے مسلمانوں میں آیا تھا اور اس میں فضیلت ہے مسلمان اور اون کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفا اور اہل دین کی خاطرداری اور دل رکھنے کا **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ انصار کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ قال فینا نزلت اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیهما بنو سلمة وبنو حارثة وما نحب انها لم تنزل لقول اللہ واللہ ولیهما **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے یہ آیت جب دو گروہ نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہارنیکا اور اللہ مالک ہے اون دونوں کا ہم لوگوں کے باب میں اوتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے اون دونوں کا **ف** تو اس جملہ سے ایسے خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج میں سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار کے ہیں جسوقت آپ مدینہ کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اسکا ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے اون کو بچا لیا **عن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخشدے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو **عن** شعبة بهذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا۔ **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر للانصار قال واحسبه قال ولذراري الانصار ولموالي الانصار لا اشك فيه **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممثلا فقال اللهم انتم من احب الناس الی اللهم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا **عن** انس بن مالک یقول جاءت امراة من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخلا بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اُس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھکو محبوب ہو تین بار یہ فرمایا **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَنْصَارَ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنے میرے خاص معتمد اور اعتبار کی لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جاوینگے اور انصار گھٹتے جاوینگے تو قبول کرو اون کے نیک کو اور معاف کرو اون کے برے کو **عَنْ** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ **ترجمہ** ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت کو اپنے گھر میں اُتارا اور سب سے پہلے آپکی رفاقت کی) پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر فضیلت دی اور ونکو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تمکو فضیلت دی بہتوں پر **عَنْ** اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَذْکُرُ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَ سَعْدٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ وَدَارُ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِیْ سَاعِدَۃَ وَاللّٰہِ لَوْ کُنْتُ مُؤْثِرًا بِھَا اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِھَا عَشِیْرَتِیْ **ترجمہ** ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبد اشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر میں انصار پر کسی کو اختیار

کرون تو اپنے کنبے والون کو اختیار کرون (اور کوئی اون سے بہتر نہین ہے) **عن** ابی اسید
الانصاری یشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر دور الانصار بنو النجار ثم
بنو عبد الاشهل ثم بنو الحرث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر
قال ابو سلمة قال ابو اسید انتهم انا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت کاذبا
لبدأت بقومی بنی ساعدة وبلغ ذلک سعد بن عبادة فوجد فی نفسه قال خلفنا فکنا اخر
الاربع اسرجوا لی حماری اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمه ابن اخیه سهل
فقال اتذهب لترد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسول الله صلی الله علیه وسلم
اعلم او لیس حسبک ان تکون رابع اربع فرجع وقال الله ورسوله اعلم وامر بحماره
فحل عنه **ترجمہ** ابو اسید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار
مین بنی نجار کا ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک
گھر مین بہتری ہے ابو سلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا مین تہمت کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اگر مین جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہونچی اون کو رنج ہوا اور
کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر مین ہوئے میرے گدہے پر زین کسو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا
سہل کے بھتیجے نے اون سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ
آپ خوب جانتے ہین کیا تمکو یہ کافی نہین کہ چارمین سے چوتھے ہو یہ سن کر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ
اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدہے کے زین کھولڈالنے کا **عن** ابی اسید الانصاری انه
سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر الانصار الخ خیر دور الانصار بمثل
حدیثهم فی ذکر الدور ولم یذکر قصة سعد بن عبادة **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی مجلس عظیم من المسلمین
احدثکم بخیر دور الانصار قالوا نعم یا رسول الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
بنو عبد الاشهل قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو النجار قالوا ثم من یا رسول
الله قال ثم بنو الحارث بن الخزرج قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو ساعدة قالوا
ثم من یا رسول الله قال ثم فی کل دور الانصار خیر فقام سعد بن عبادة مغضبا فقال

اَحْسَنُ اِخْبَارِ الْاَرْبَعِ حِيْنَ سَمَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَاَرَادَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهٖ اِجْلِسْ اَلَا تَرْضٰى اَنْ سَمَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَكُمْ فِى الْاَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِىْ سَمّٰى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ اَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى فَانْتَهٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کی ایک بڑی محفل مین بیٹھے ہوئے تھے آپنے فرمایا مین تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤن لوگون نے عرض کیا ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا بنو عبد اشہل لوگون نے کہا پھر کونسا گھر آپ نے فرمایا بنی نجار لوگون نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج لوگون نے کہا پھر کون آپنے فرمایا بنی ساعدہ لوگون نے کہا پھر کون یارسول اللہ آپنے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر مین بہتری ہے یہ سنکر سعد بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چارون کے اخیر مین ہین جب انہون نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا اون کی قوم کے لوگون نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھرانہ اون چارون مین نہ رکھا جنکو بیان کیا اور جن گھرون کو نہ بیان کیا وہ بہت سے ہین تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِىِّ فِىْ سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِىْ فَقُلْتُ لَهٗ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَلَيْتُ اَنْ لَّا اَصْحَبَ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهٗ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِىْ حَدِيْثِهِمَا وَكَانَ جَرِيْرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَّقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر مین وہ میری خدمت کرتے تھے مینے کہا تم میری خدمت کرو کیونکہ تم بڑے ہو انہون نے کہا مینے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ قسم کھائی جب کسی انصاری کے ساتھ رہونگا تو اسکی خدمت کرونگا اور جریر انس سے بڑے تھے **باب** مِنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَّاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيْمٍ وَدَوْسٍ وَّطَيِّئٍ وَّغِفَارٍ وَّاَسْلَمَ اور جہینہ اور اشجع اور مزینہ اور تمیم اور دوس اور طی کی فضیلت کے بیان مین **عَنْ** اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ **ترجمہ** ابوذر غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو بچا لیا **عَنْ** اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ رَاَيْتَ قَوْمَكَ فَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا **ترجمہ** آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے **عَنْ** شُعْبَةَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**

وہی جواوپر گذرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ لھا **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا **عن** ابن ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ لھا اما انی لم اقلھا ولکن قالھا اللہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالی نے بخشا میں یہ نہیں کہتا اللہ تعالی فرماتا ہے **عن** خفاف بن ایماء الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ اللھم العن بنی لحیان ورعلا وذکوان وعصیۃ عصوا اللہ ورسولہ غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ **ترجمہ** خفاف بن ایما غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی اور بخشدیا اللہ تعالی نے غفار کو اور سلم کو بچادیا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو خدا بخشے اور سلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وفی حدیث صالح واسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذالک علی المنبر **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے فرمایا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل حدیث ھولاء **عن** ابن عمر **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار ومزینۃ وجھینۃ وغفار واشجع ومن کان من بنی عبد اللہ موالی دون الناس واللہ ورسولہ مولاھم **ترجمہ** ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اونکا دوست اور حمایتی ہے **ف** یہ جملہ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محب رسول تھے۔ عبداللہ کی اولاد سے بنو عبدالغزی مراد ہیں جو بنا خ میں غطفان کی آپ نے اُنکا نام بنی عبداللہ رکھا عرب انکو محولہ کہنے لگے کیونکہ اون کے باپ کا نام بدل گیا (نووی) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قریش والانصار ومزینۃ وجہینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور
اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور انکا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اسکے رسول کے **عن** سعد
ابن ابراہیم بہذا الاسناد مثلہ غیر ان فی الحدیث قال سعد فی بعض ہذا فیما اعلم
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اسلم و
غفار ومزینۃ ومن کان من جہینۃ او جہینۃ خیر من بنی تمیم وبنی عامر والحلیفین
اسد وغطفان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور
مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان **عن** ابی ہریرۃ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لغفار واسلم ومزینۃ ومن کان
من جہینۃ او قال جہینۃ ومن کان من مزینۃ خیر عند اللہ یوم القیمۃ من اسد و
طی وغطفان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے
ہاتھ میں محمد کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد
اور طی اور غطفان سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاسلم
وغفار وشی من مزینۃ وجہینۃ او شی من جہینۃ ومزینۃ خیر عند اللہ تال احسبہ
قال یوم القیمۃ من اسد وغطفان وہوازن وتمیم ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی بکرۃ
ان الاقرع بن حابس جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما بایعک سراق
الحجیج من اسلم وغفار ومزینۃ واحسب جہینۃ محمد الذی شک فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارایت ان کان اسلم وغفار ومزینۃ واحسب جہینۃ خیرا من
بنی تمیم وبنی عامر واسد وغطفان اخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذی نفسی
بیدہ انہم لاخیر منہم ولیس فی حدیث ابن ابی شیبۃ محمد الذی شک ترجمہ
ابوبکرہ سے روایت ہے اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت
کی حاجیوں کے لوٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں کو کہا آپ نے فرمایا اگر اسلم اور
غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم

وغیرہ) ٹوٹے مین ہی اور نامراد ہوئے وہ بولا ہان آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے وہ (یعنے اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہین اون سے (یعنے بنی تمیم وغیرہ سے) **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ الضَّبِّیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ وَجُهَیْنَةُ وَلَمْ یَقُلْ اَحْسِبُ **ترجمہ** وہی حدیث گذری **عن** اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہین ایک دوسرے کے **عن** اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی حدیث گذری **عن** اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ جُهَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمُدَّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَیْرٌ وَّفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کُرَیْبٍ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ جُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہون بنی تمیم سے اور بنی عبداللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اس صورت مین بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے مین ہی اور نقصان پایا آپنے فرمایا وہ بہتر ہین اون سے **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِیْ اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَیَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَیِّئٍ جِئْتُ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس آیا انہون نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے مونہہ کو (یعنے خوش کر دیا اُن کو) طی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) مین اسکو لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَیْلُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ کَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهَا فَقِیْلَ هَلَکَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے طفیل اور اون کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بددعا کیجیے دوس کے لیے کہا گیا

تباہ ہوے دوس کے لوگ آپ نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور اون کو میرے پاس لیکر آ **عن** ابی زرعۃ
قال قال ابوھریرۃ لا ازال احب بنی تمیم من ثلاث سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم اشد امتی علی الدجال
قال وجاءت صدقاتھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ صدقات قومنا قال
وکانت سبیۃ منھم عند عائشۃ رض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقیھا
فانھا من ولد اسمعیل **ترجمہ** ابوزرعہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا مین ہمیشہ سے محبت رکھتا
ہون بنی تمیم سے تین باتون کی وجہ سے جو مین نے سُنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سُنا آپ
فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہین میری امت مین دجال پر اور اون کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہمارے
قوم کے صدقے ہین اور ایک عورت اون مین کی قیدی حضرت عائشہ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اسکو
آزاد کر دے یہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ہے **عن** ابی ھریرۃ قال لا ازال احب
بنی تمیم بعد ثلاث سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا فیھم فذکر
مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال ثلاث خصال سمعتھن من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بنی تمیم لا ازال احبھم بعدہ وساق الحدیث بھذا المعنی
غیر انہ قال ھم اشد الناس قتالا فی الملاحم ولم یذکر الدجال **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس مین یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکون مین سب لوگون سے زیادہ لڑنے والے ہین اور دجال کا ذکر نہین
ہے **باب** خیار الناس بہتر لوگ کون ہین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال تجدون الناس معادن فخیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام
اذا فقھوا وتجدون من خیر الناس فی ھذا الامر اکرھھم لہ قبل ان یقع فیہ
وتجدون من شرار الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے لوگون کا حال بھی کانون کیطرح ہے (بعضی کان سونے کی ہے بعضی لوہے کی
ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کسیکا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی بُرا ہے) تو بہتر آدمیون مین
اسلام کی حالت مین بھی وہی ہین جو جاہلیت کی حالت مین بہتر تھے جب دین مین سمجھدار ہو جاوین اور
تم بہتر اوسکو پاؤگے اسلام مین جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی

جو کفر مین مضبوط تہا وہ اسلام لانیکے بعد اسلام مین بہی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن
ولید وغیرہ یا مراد یہ ہو کہ جو خلافت سے نفرت رکہی اوسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اوسکو پاؤ گے
جو دو رویہ ہوا ن کے پاس ایک منہ لیکر آوے اور اون کے پاس دوسرا منہ لیکر جاوے **ف**
یعنے رکابی مذبذب اور خوشامد باز ایسا شخص کسیکام کا نہین کوئی اوسپر بہروسا نہین کرسکتا **عن**
اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فِیْ هٰذَا
الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ کَرَاهِیَةً حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَیْشٍ قریش کی عورتونکی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحْلَاهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ وَقَالَ
الْاٰخَرُ نِسَاءُ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی یَتِیْمٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اون عورتون مین جو اونٹ پر سوار ہوئین
نیک بخت عورتین مین قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چہوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی **ف** یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اُم ہانی سے آپنے نکاح کا ارادہ کیا اُنہون نے
کہا کہ میرے بچے چہوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپ کو بستر پر سے روکدین اور چلا دین اور مین
بڈہی بہی ہوگئی ہون اونٹ پر چڑہنے والی عورتون سے عرب کی عورتین مراد ہین یہ معلوم ہوا کہ عورت مین
بہی بڑی دو صفتین عمدہ ہین ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَرْعَاهُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَلَمْ یَقُلْ یَتِیْمٍ **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِسَاءُ
قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰی طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ قَالَ یَقُوْلُ
اَبُوْهُرَیْرَةَ عَلٰی اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْکَبْ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِیْرًا قَطُّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا
زیادہ ہو کہ حضرت مریم بنت عمران کبہی اونٹ پر نہین چڑہین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اُمَّ هَانِیٍٔ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ کَبِرْتُ

وَلِيْ عِيَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے حضرت علی کی بہن سے نکاح کا پیام دیا اونہوں نے کہا یارسول اللہ میں بوڑھی ہوگئی اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** مُوَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ رسول اللہ صلعم کا اصحاب میں ایکدوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کردیا ابوعبیدہ بن الجراح اور ابوطلحہ میں **عن** عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قِيْلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهٖ **ترجمہ** عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا تمنے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں **ف** پہلے حلف اسطرح ہوتی کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھاکر یہ وہ اسکا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہوگیا قرآن میں اور آوارث مانتے والے ہی ہیں اگلے پروہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی (نووی) **عن** اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں لیگئی

کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی **باب** بَیَانِ اَنَّ بَقَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَانٌ لِّاَصْحَابِہٖ وَبَقَاءَ اَصْحَابِہٖ اَمَانٌ لِّلْاُمَّۃِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ صَلَّیْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَہُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْنَا مَعَکَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَکَ الْعِشَاءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ وَکَانَ کَثِیْرًا مِّمَّا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے ہمنے مغرب کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر ہمنے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہانتک کہ عشا آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے آپ باہر تشریف لائے آپنے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہمنے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہمنے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہمنے کہا اگر بیٹھے رہیں یہانتک کہ عشا کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا آپنے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کیطرف اٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جاوینگے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہو وہ آجاویگی (یعنی قیامت آجاوے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جاوے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے (یعنے فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جاوینگے تو میری امت پر وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے ✤

ف نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہونگی دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاریٰ کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بیحرمتی ہوگی یہ سب باتیں واقعہ ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپکا **باب** فَضْلِ الصَّحَابَۃِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ صحابہ کی اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ

ثم یقال لھم ھل فیکم من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم
ثم یغزو فئام من الناس فیقال لھم ھل فیکم من رای من صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لھم ھل فیکم من رای من صحب
من صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم **ترجمہ** ابوسعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ جہاد کرین گے آدمیون
کے جھنڈ تو اون سے پوچھین گے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو
لوگ کہین گے ہان تو فتح ہوجاویگی انکی پھر جہاد کرین گے لوگون کے گروہ تو اون سے پوچھین گے کہ کوئی
ہے تم مین سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو یعنے تابعین مین سے کوئی ہے لوگ
کہین گے ہان پھر اوس کی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اون سے پوچھا جاویگا کوئی ہے
تم مین ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین مین سے لوگ کہین گے ہان تو اون کی
فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی
کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی (تحفۃ الاخیار) **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یبعث منھم البعث فیقولون انظروا
ھل تجدون فیکم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد الرجل فیفتح
لھم بہ ثم یبعث البعث الثانی فیقولون ھل فیھم من رای اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فیفتح لھم ثم یبعث البعث الثالث فیقال انظروا ھل ترون فیھم من رای
من رای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا
ھل ترون فیھم احدا رای من رای احدا رای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فیوجد الرجل فیفتح لہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذین یلونی ثم الذین یلونھم ثم الذین
یلونھم ثم یجیئ قوم تسبق شھادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شھادتہ لم یذکر
ھناد القرن فی حدیثہ وقال ثنیۃ ثم یجیئ اقوام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت مین میرے زمانے کے متصل لوگ ہین (یعنی صحابہ

پھر جو اون سے نزدیک ہین (یعنے تابعین) پھر جو اون سے نزدیک ہین (یعنے تبع تابعین) پھر ان تینون کے بعد وے لوگ آوین گے جنکی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **ف** نووی نے کہا صحیح قول جمہور کا یہی ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث مین تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت مین صحابی کی فضیلت انبیا پر نہ نکلی گی نہ عورتون کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس مین اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپکے اصحاب ہین اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جبتک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضون کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنے صحابہ کا ایک سو بیس برس تک ہے سب سے اخیر صحابی ابو الطفیل ہین جو ۱۱۰ سنہ ہجری مین انتقال کیا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک ہے اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہون گے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھاوین گے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اوس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی مع زیادۃ)

عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہتر ہین آپنے فرمایا میرے قرن کے پھر جو اون سے نزدیک ہین پھر جو اون سے نزدیک ہین پھر وہ لوگ آوین گے جنکی قسم گواہی سے پہلے حلبدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے حلبدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اوقت لوگ ہمکو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے

عن مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ بَعْدَهُمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میری قرن کے ہین پھر جو اون سے نزدیک ہین پھر جو اون سے نزدیک ہین مین نہین جانتا آپنے تیسری بار مین فرمایا یا چوتھی بار مین پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہون گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدُوْا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت مین وہ قرن ہے جسمین مین بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اوس کے بعد ہے معلوم نہین میسرہ کا بھی آپنے ذکر کیا یا نہین پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہون گے جو فربہی اور موٹاپے پر لگے گواہی دینگے گواہی چاہی جانے سے پہلے **فائدہ** نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہون گے اور برائی اوسکی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اوسکی جو خلقۃً موٹا ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھانے اور پینے تاکہ موٹا ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کرینگے اور دعوی کرینگے اون اوصاف کا جو اون مین نہ ہون گی یا مال بہت اکٹھا کرین گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اوس حدیث کے جسمین فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دیدیوے اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اوس شہادت کے باب مین ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دیجاوے اور تعریف کی حدیث اوس شہادت کے باب مین ہے جسکا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اوسکا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اوسے بیان کیجاوے اوس کا حق بچانے کے لیے اسطرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت مین کہ گواہی حد کی ہو اور جیسا ناپسند معلوم ہو (انتہے مختصرا) **عن** اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَا اَدْرِيْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَلَا اَدْرِيْ اَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ **ترجمہ**

وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ پھر وہ لوگ پیدا ہونگے جو بن گواہ کیے گواہی دینگے چور ہون گے امانت داری نہ کرینگے
نذر کرین گے لیکن پوری نہ کرینگے اون مین موٹاپا پھیلے گا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِمْ
قَالَ فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَفِيْ حَدِيْثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ
ابْنَ مُضَرِّبٍ جَارًا لَنَا فِيْ حَاجَةٍ عَلٰى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى
وَشَبَابَةَ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ بَهْزٍ يُوْفُوْنَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ
وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قسم کہاوینگے بن قسم دلائے
عن عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ
الَّذِيْ اَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون لوگ بہتر ہین آپنے فرمایا وہ قرن جسمین مین ہون پھر
دوسرا پھر تیسرا **ف** انہی تین قرنون کو قرون مشہود کہتے ہین پس جو فعل یا قول دین مین ان زمانون
مین نہ تھا وہ بدعت ہی کیونکہ اون کے بعد پھر گمراہی اور فساد کا زمانہ ہی بعد کے لوگون کا ایسا اعتبار نہین
کہ اون کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہی اوپر
مجموع کے پس یہ ضرور نہین کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگون سے
افضل ہو تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی مین ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گذرے ہین جنکی تبع تابعین
پر فضیلت ہو اور حدیث سے یہ بھی غرض نہین ہے کہ ان قرنون کے بعد سب لوگ بری ہون گے اسلیے کہ ہر ایک
قرن مین امت محمدی اچھے لوگون سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث مین ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہلحدیث اور قرآن کا ہے اللہ رحمت کرے اُنپر اور ہمکو دنیا اور آخرت مین
اسی گروہ مین شامل رکھے **باب** بَيَانِ لَا يَبْقٰى عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ اَحَدٌ مِّمَّنْ هُوَ
موجود الآن صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنیکا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ

فقال ارأيتكم ليلتكم هذه فان على رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على
ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس في مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك
فيما يتحدثون من هذه الاحاديث عن مائة سنة وانما قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الارض احد يريد بذلك ان ينخرم ذلك القرن
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑہی ہمارے ساتھ اپنی
اخیر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین
والوں میں سے کوئی نہ رہیگا۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس
کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہیگا یعنے یہ قرن تمام ہو جاویگا ف
اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجاویگی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ تھا سب سے اخیر صحابی جو ابو الطفیل تھے وہ
بھی بقول صحیح ۱۱۰ سنہ ہجری میں گذر گئے نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو ہمیشہ
اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ
دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنی ہیں۔ اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بارہ تن نے صحابی ہونیکا دعوی کیا وہ محض غلط اور
جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے باقی ہونگے برادر معظم مولوی حاجی
بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی یہی منقول ہے واللہ اعلم عن الزهري
باسناد معمر كمثل حديثه ترجمہ وہی جو گذرا عن جابر بن عبد الله يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان تموت بشهر تسألوني عن الساعة وانما
علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة تاتي عليها مائة سنة
ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ وفات سے
ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کہاتا ہوں
اللہ تعالی کی کوئی جان ایسی نہیں (یعنے آدمیوں میں) جسپر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور

وہ زندہ رہی) **عن** ابن جریج بھذا الاسناد ولم یذکر قبل موتہ بشھر **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک قبل موتہ بشھر او نحو ذلک ما من نفس منفوسۃ الیوم یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذ وعن عبد الرحمن صاحب السقایۃ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ذلک فسرھا عبد الرحمن قال نقص العمر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ اگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جان آجکے دن ہے اُسپر سو برس نہ گذرینگے کہ وہ مرجاویگی۔ عبد الرحمن نے اسکی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے) **عن** سلیمان التیمی بالاسنادین جمیعا بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سعید قال لما رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک سالوہ عن الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تاتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپسے پوچھا قیامت کو آپنے فرمایا سو برس گذرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہیگا **ف** پہر اسوقت جتنے لوگ ہین اون کی قیامت سو برس کے اندر آجاویگی کیونکہ موت بھی ایک قسم کی قیامت ہی گو قیامت کبری نہین اور قیامت کبری کب آویگی اوسکا علم سوا خدا کے کسی کو معلوم نہین ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس منفوسۃ تبلغ مائۃ سنۃ فقال سالم تذاکرنا ذلک عندہ انما ھی کل نفس مخلوقۃ یومئذ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جیگا سالم نے کہا ہمنے اسکا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اُسدن پیدا ہو چکا تہا (جب آپنے یہ حدیث فرمائی) **باب** تحریم سب الصحابۃ صحابہ کو برا کہنا حرام ہے **ف** نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہون جو لڑائی مین ایک دوسرے کے مقابلہ مین شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ مین اور مجتہد کی خطا معاف ہی اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہی کہ جو ایسا کرے اوسکو سزا دیجاوے پر قتل نہ کیا جاوی اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جاوی (انتہے مختصرا) **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل

أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اصلعم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر کوئی تم مین سے احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالی کی راہ مین) تو اون کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہین ہوسکتا **ف** کیونکہ اونہون نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ اون کی تایید سے قائم ہوئی اون کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنی صحابی کے مرتبے تک نہین پہونچ سکتا **عن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن عوف مین کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے اُنکو برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب مین سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم مین سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اُن کے مد یا آدھے مد کے برابر نہین ہوسکتا **عن** الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب

مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

اویس قرنی کی فضیلت **ف** اُن کا نام اُویس بن عامر ہے یا اویس بن ماکولا یا اویس بن عمر کنیت اوکی ابو عمرو تھی صفین کے جنگ مین ماری گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کیطرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت عمر کے زمانے مبارک مین موجود تھے اور اسلام لاچکے تھے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہین ہوسکے اس لیے تابعین مین انکا شمار ہے اور اُنکا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے **عن** أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمر کے پاس آئے اون مین ایک شخص تھا جو اویس سے ٹھٹا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہین جانتا تھا کہ یہ اولیا راسہ مین

سے ہین اور اویس اپنا حال چھپاتے ہے تھے نوذی نے کہا عارفون کا یہی طریقہ ہی حضرت عمر نے کہا یہان قرن کا
بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یکشخص
آوے گا یمن سے اوسکا نام اویس ہے اور وہ یمن مین کسیکو نہ چھوڑیگا (اپنے عزیزون مین سے) سوا اپنی ماں کے
اُسکو (برص کی) سفیدی ہوگئی تھی تو اُس نے اللہ تعالی سے دعا کی اللہ نے دور کردی وہ سفیدی اوس کے
بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم مین سے اُسکو ملے تو اپنے لیے دعا کراوی اُس سے **عن**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ
یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَّلَہٗ وَالِدَۃٌ وَکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت
ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر تابعین مین ایک شخص ہے جسکو اویس کہتے
ہین اوسکی ایک ماں ہے اور اُسکو سفیدی تھی تم اوس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے **عن** اُسَیْرِ بْنِ
جَابِرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتٰی عَلَیْہِ اَمْدَادُ اَھْلِ الْیَمَنِ سَاَلَھُمْ اَفِیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ
عَامِرٍ حَتّٰی اَتٰی عَلٰی اُوَیْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکَانَ بِکَ بَرَصٌ فَبَرِئْتَ مِنْہُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْھَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَکَ وَالِدَۃٌ قَالَ
نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ
اَمْدَادِ اَھْلِ الْیَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ کَانَ بِہٖ بَرَصٌ فَبَرِئَ مِنْہُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْھَمٍ لَہٗ
وَالِدَۃٌ ھُوَ بِھَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ فَافْعَلْ
فَاسْتَغْفِرْ لِیْ فَاسْتَغْفَرَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ الْکُوْفَۃَ قَالَ اَلَا اَکْتُبُ لَکَ اِلٰی عَامِلِھَا
قَالَ اَکُوْنُ فِیْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِھِمْ
فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَہٗ عَنْ اُوَیْسٍ قَالَ تَرَکْتُہٗ رَثَّ الْبَیْتِ قَلِیْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادٍ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ
مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ کَانَ بِہٖ بَرَصٌ فَبَرِئَ مِنْہُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْھَمٍ لَہٗ وَالِدَۃٌ ھُوَ بِھَا بَرٌّ لَوْ
اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ فَافْعَلْ فَاَتٰی اُوَیْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِیْ
قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَھْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِیْ قَالَ اسْتَغْفِرْ لِیْ اَنْتَ اَحْدَثُ عَھْدًا
بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِیْ قَالَ لَقِیْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَہٗ فَفَطِنَ لَہُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ

عَلٰی وَجْهِهٖ قَالَ اُسَیْرٌ وَکَسَوْتُهٗ بُرْدَةً فَکَانَ کُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَیْنَ لِاُوَیْسٍ هٰذِهِ
الْبُرْدَةُ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو
ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ اون سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر
بھی کوئی شخص ہے یہانتک کہ حضرت عمر خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارا نام اویس بن عامر ہے انہون
نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انہون نے کہا ہان پوچھا قرن میں سے ہو انہون نے کہا
ہان پوچھا تمکو برص تہا وہ اچھا ہوگیا مگر درم برابر باقی ہے انہون نے کہا ہان پوچھا تمہاری ماں ہے انہون
نے کہا ہان تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے تمہارے پاس
اویس بن عامر آویگا یمن والون کی کمکی فوج کے ساتہہ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اوسکو برص
تہا وہ اچھا ہوگیا مگر درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے اوسکا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہے
تو خدا اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہ سے ہوسکے دعا کرانا اوس سے تو دعا کرا اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے
اویس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے اون سے پوچھا تم کہان جانا چاہتے ہو انہون نے
کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تمکو لکہدون کوفہ کے حاکم کے نام انہون نے کہا مجہے خاکساری
میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسون میں سے حج کیا وہ حضرت
عمر سے ملا حضرت عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چہوڑا کہ اون کے
گہر میں اسباب کم تہا اور وہ تنگ تہے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تہے اویس بن عامر تمہارے پاس آوے گا یمن والون کے امدادی لشکر کے ساتہہ وہ مراد میں سے
ہے پہر قرن میں سے اوسکو برص تہا وہ اچھا ہوگیا صرف درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے جس کے
ساتہہ وہ نیکی کرتا ہے اگر اسپر قسم کہا بیٹہے تو اللہ اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہ سے ہوسکے کہ وہ دعا کرے
تیرے لیے تو دعا کرا اوس سے وہ شخص یہ سنکر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اویس نے
کہا تو ابہی نیک سفر کرکے آرہا ہے (یعنے حج سے) میرے لیے دعا کر پہر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو
اویس نے یہی جواب دیا پہر پوچہا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا ہان ملا اویس نے اوس کے لیے دعا
کی اوسوقت لوگ اویس کا درجہ سمجہے وہ وہان سے سیدہے چلا اسیر نے کہا اون کا لباس ایک چادر سا تہا
جب کوئی آدمی انکو دیکہتا تو کہتا اویس کے پاس یہ چادر سا کہان سے آیا **باب** وَصِیَّةِ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل مصر مصر والون کا بیان **عن** ابی ذر یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون ارضا یذکر فیھا القیراط فاستوصوا باھلھا خیرا
فان لھم ذمۃ ورحما فاذا رایتم رجلین یقتتلان فی موضع لبنۃ فاخرج منھا قال
فمر بربیعۃ وعبد الرحمن ابنی شرحبیل بن حسنۃ یتنازعان فی موضع لبنۃ فخرج منھا

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کروگے ایک ملک کو جہان قیراط کا
رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درہم اور دینار کا اور مصر مین اُسکا رواج بہت تھا) وہان کے لوگون سے
بھلائی کرنا کیونکہ اونکا حق ہے تم پر اور اون کا ناتا بھی ہے تمسے (اسلیے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام
کی ماں مصر کی تھین اور وہ ماں مین عرب کی) جب تم دو شخص کو وہان دیکھو ایک اینٹ کی جاہ پر لڑتے ہوئے
تو وہان سے بھاگو۔ یہ ابوذر نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جاہ پر لڑ رہے ہین
تو ابوذر وہان سے نکل گئے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون
مصر وھی ارض یسمی فیھا القیراط فاذا فتحتموھا فاحسنوا الی اھلھا فان لھم ذمۃ و
رحما او قال ذمۃ وصھرا فاذا رایت رجلین یختصمان فیھا فی موضع لبنۃ فاخرج منھا
قال فرایت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنۃ واخاہ ربیعۃ یختصمان فی موضع لبنۃ
فخرجت منھا **ترجمہ** وہی مضمون ہے اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اون سے دامادی کا بھی رشتہ ہے اور وہ
رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی ماں ماریہ قبطیہ مصر کی تھین

باب فضل اھل عمان عمان والون کی فضیلت (عمان ایک شہر ہے بحرین مین)
عن ابی برزۃ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا الی حی من احیاء العرب
فسبوہ وضربوہ فجاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لو اتیت اھل عمان ما سبوک ولا ضربوک **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کیطرف اون لوگون نے اُسکو برا کہا اور
مارا وہ آپ پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا اگر تو عمان والون کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے
نہ مارتے (کیونکہ وہان کے لوگ اچھے ہین)

باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرھا ثقیف
کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان **ف** ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب مین آپنے فرمایا تھا کہ اوس مین

ایک کذاب پیدا ہوگا یعنے جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعوی کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلے پہل اس مختار نے اچھی کام کیے اور ابن زیاد مدبنہاد اور شمر اور ابن سعد اور قاتلین امام حسین علیہ السلام سے عوض لیا اخیر میں خراب ہوگیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا دوسرا ملاحظہ یعنے لوگوں کو مارنیوالا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ ہزاروں کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بیحرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا **عَنْ** اَبِیْ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰہِ لَاُمَّۃٌ اَنْتَ اَشَرُّھَا لَاُمَّۃٍ خَیْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَاَنْزَلَ عَنْ جِذْعِہٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرٍ الْیَھُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّہٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَہٗ فَاَعَادَ عَلَیْھَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکِ مَنْ یَسْحَبُکِ بِقُرُوْنِکِ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا اٰتِیْکَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْہِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْھَا فَقَالَ کَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰہِ قَالَتْ رَاَیْتُکَ اَفْسَدْتَ عَلَیْہِ دُنْیَاہُ وَاَفْسَدَ عَلَیْکَ اٰخِرَتَکَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَقُوْلُ لَہٗ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰہِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکُنْتُ اَرْفَعُ بِہٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَۃِ لَا بُدَّ لَھَا مِنْہُ لَکِنِّیْ لَا اَسْتَغْنِیْ عَنْہُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ قَالَ فَقَامَ عَنْھَا وَلَمْ یُرَاجِعْھَا **ترجمہ** ابو نوفل سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی طرف راہ ہے) قریش کے لوگ اوپر سے گذرتے تھے اور لوگ بھی (اون کو حجاج مردود نے سولی دیکر اوسی پر رہنے دیا تھا) یہانتک کہ عبداللہ بن عمر بھی اُدھر سے نکلے وہان کھڑے ہوئے اور کہا السلام علیک ایا خبیب (ابو خبیب کنیت ہے عبداللہ بن الزبیر کی خبیب ان کے

بڑے بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکیر بھی اون کی کنیت ہی) السلام علیک ایا خبیب
السلام علیک ایا خبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو تمکو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو تمکو منع کرتا تھا اس سے (یعنے خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) **فائدہ** اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اُسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاج مین ہی کہ اسحدیث سے سماع موتی اور اُن کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا **ف** قسم خدا کی میں جہانتک جانتا ہون تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے قسم خدا کی وہ گروہ جسکی بربادی تم ہو عمدہ گروہ ہے (یہ اُنہون نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی بُرا گروہ ہی اور ایک روایت مین صاف ہی کہ وہ برا گروہ ہی **ف** نووی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہین کیا اس مین عبداللہ بن عمر کی بھی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیان عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہین وہ غلط ہین اور لوگون پر اونکی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اُس کے رفقا ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہین کہ عبداللہ بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہی کتاب الاجواد مین اُنکو سخی لکھا ہے **ف** یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہونچی اوس نے اُنکو سولی پر سے اوتروالیا اور یہود کے مقبرہ مین پہنکوادیا (اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہین بھی گرے پر اوسکے اعمال اچھے ہونا ضرور ہے) پھر حجاج نے اُنکی ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا اُنہون نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ مین ایسے شخص کو بھیجونگا جو تمہارا جونڈا پکڑ کر لاوے (خدا سمجھے اوس مردود سے جس نے ابو بکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) اُنہون نے جب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم خدا کی مین تیرے پاس نہ آؤنگی جب تک تو میرے پاس اُسکو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچتا ہوا مجھکو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیان لاؤ اور جوتیان پہنکر اکڑتا ہوا چلا یہانتک کہ اسما کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تمنے دیکھا قسم خدا کی مین نے کیا کیا اللہ تعالی کے دشمن سے (حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تھا) اسماء نے کہا مین نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑی اور اُس نے تیری آخرت بگاڑی مین نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمربند والی،

کا بیٹا بیشک قسم خدا کی مین دو کمربند والی ہون ایک کمربند مین تو میز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا کھانا اوٹھاتی تہی کہ جانور اوسکو نہ کہالین اور ایک کمربند وہ تہا جو عورت کو درکار ہی اسمار نے اپنی کمربند کو پہاڑ کر اوس کے دو ٹکڑے کر لیے تہے ایک سے تو کمر باندہتی تہین اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے لیے تو یہ فضیلت تہی اسمار کی جسکو حجاج مردود عیب سمجہتا تہا اور عبداللہ بن الزبیر کو ذلیل کرنے کے لیے اون کو دو کمربند والیکا بیٹا کہتا تہا) تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا تہا کہ ثقیف مین ایک جہوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو تو جہوٹے کو تو ہمنے دیکہہ لیا اور ہلاکو مین نہین سمجہتی سوا تیرے کسی کو یہ سنکر حجاج کہڑا ہوا اور اسما کو کچہ جواب نہ دیا **باب** فضل فارس فارس والون کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناولہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین فریا پر ہوتا ثریا پروین کو کہتے ہین یعنے وہ چہوٹے چہوٹے تارے جو گچہے کیطرح معلوم ہوتے ہین وہ زمین سے نہایت دور ہین اون کے بعد کا اندازہ برابر ہین ہندسی سے بہی نہین ہوسکتا تو بہی فارس کا ایک آدمی اوسے لے جاتا یا لے لیتا **عن** ابی ہریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت علیہ سورۃ الجمعۃ فلما قرأ واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم قال من ہؤلاء یا رسول اللہ فلم یراجعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سألہ مرۃ او مرتین او ثلاثا قال وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہؤلاء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بیٹہے تہے اتنے مین سورۂ جمعہ اوتری جب آپنے یہ آیت پڑہی واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے پاک ہی وہ خدا جس نے پیغمبر بہیجا عرب کیطرف اور اوردن کیطرف جو ابہی عرب سے نہین ملے ایک شخص نے پوچہا یہ لوگ کون ہین جو عرب کے سوا ہین یا رسول اللہ آپنے اوسکو جواب نہ دیا یہانتک کہ اوسنے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچہا اوسوقت ہم لوگون مین سلمان فارسی بہی بیٹہے ہوئے تہے آپنے اپنا ہاتہہ اون پر رکہا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بہی اون کی قوم مین سے کچہ لوگ اوس تک پہونچ جاتے **ف** سراج الوہاج مین ہے کہ بعض حنفیہ نے اسحدیث سے اپنے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

پر استدلال کیا ہی اور یہ استدلال ضعیف ہی کس لیے کہ حدیث مین اہل فارس کی فضیلت مذکور ہی یعنی سلمان کی قوم کی اور امام کی اصل کابل سے ہی اور کابل بلاد فارس مین نہین ہے علاوہ اسکے حدیث مین رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہی البتہ اسحدیث مین فضیلت ہی ائمہ حدیث جیسے بخاری اور مسلم وغیرہما کی کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہین اور انہون نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے مین مہینون کی راہ کا سفر کرنے کی تو گویا دین کو ثریا سے انہون نے لیا جو زمین سے نہایت دور ہی اور فقہا اور اہل الرائے مین سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہین اٹھائی پس اسحدیث کا مصداق اگر خدا چاہے تو ائمہ حدیث ہین اور جماعت سنت سلف اور خلف رضی ہوا سے ادن سے انتہے **باب**

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس کابل مائۃ لا تجد فیھا راحلۃ آدمیون کی مثال اونٹون کے ساتھہ **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون الناس کابل مائۃ لا یجد الرجل فیھا راحلۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آدمیون کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹون مین ایک ہی جانا لائق عمدہ سواری کے قابل نہین ملتا اسیطرح عمدہ مہذب عاقل نیک نیکبخت خوش اخلاق یا صالح اور پرہیزگار یا موحد دیندار سو آدمیون مین ایک آدمی بھی نظر نہین آتا ط

کتاب البر والصلۃ والادب

کتاب نیکی اور سلوک اور ادب کے بیان مین

عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ثم ابوک وفی حدیث قتیبۃ من احق بحسن صحابتی ولم یذکر الناس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگون مین کس کا زیادہ حق ہے مجھہ پر سلوک کرنے کے لیے آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون آپنے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون آپنے فرمایا تیرے باپ کا اب آپنے ماں کو مقدم کیا کس لیے کہ ماں بچہ کے ساتھہ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا

بیماری دکھہ مین خبر لینا حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہی باپ پر نیک سلوک کرنے مین
اور بعضون نے دونون کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے) **ف** نووی نے کہا سلوک کرنے مین
ناتے داارون کی ترتیب یہ ہی پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی نانی پھر بہائی بہن پھر اور
محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہی بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر
پھر وہ ناتے دار جو محرم نہین جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد خالہ کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے
پھر غلام پھر ہمسائے انتہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ
بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حقدار ہی نیک سلوک کرنے کا آپ نے فرمایا ماں پھر
ماں پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّاَنَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا
زیادہ ہی وہ شخص بولا ہان آپکے باپ کی قسم آپ کو خبر ہو پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کھانا
مقصود نہین ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہی) **عن** ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثٍ وُهَیْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَفِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَیُّ النَّاسِ
اَحَقُّ مِنِّیْ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ
وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ
زندہ ہین وہ بولا ماں آپنے فرمایا تو اونہی مین جہاد کر **ف** یعنی اُنہی کی خدمت کر نووی نے
کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہی علماء نے
کہا یہ اُس حالت مین ہی جب والدین مسلمان ہون اور جو کافر ہون تو جہاد کے لیے اون سے اجازت لینا ضرور
نہین ہے اسیطرح جس حالت مین کافر سامنے آجاوین اُسوقت بھی اجازت ضرور نہین ہے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ
قَالَ مُسْلِمٌ اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ الْمَكِّیُّ **عن** حَبِیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال ابایعک علی الھجرۃ والجھاد ابتغی الاجر من اللہ قال فھل من والدیک احد
حی قال نعم بل کلاھما قال فتبتغی الاجر من اللہ قال نعم قال فارجع الی والدیک
فاحسن صحبتھما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہون ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اسکا ثواب چاہتا ہون
آپنے فرمایا تیرے ماں باپ مین سے کوئی زندہ ہی وہ بولا دونون زندہ ہین آپنے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا
ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر اون سے **باب**
تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوۃ نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے **عن**
ابی ھریرۃ انہ قال کان جریج یتعبد فی صومعۃ فجاءت امہ قال حمید فوصفت
لنا ابو رافع صفۃ ابی ھریرۃ لصفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہ حین دعتہ
کیف جعلت کفھا فوق حاجبھا ثم رفعت رأسھا الیہ تدعوہ فقالت یا جریج انا
امک کلمنی فصادفتہ یصلی فقال اللھم امی وصلاتی قال فاختار صلوتہ فرجعت
ثم عادت فی الثانیۃ فقالت یا جریج انا امک فکلمنی قال اللھم امی وصلوتی فاختار
صلوتہ فقالت اللھم ان ھذا جریج وھو ابنی وانی کلمتہ فابی ان یکلمنی اللھم فلا
تمتہ حتی تریہ المومسات قال ولو دعت علیہ ان یفتن لفتن قال وکان راعی ضأن
یأوی الی دیرہ قال فخرجت امرأۃ من القریۃ فوقع علیھا الراعی فحملت فولدت غلاما
فقیل لھا ما ھذا قالت من صاحب ھذا الدیر قال فجاؤا بفؤوسھم ومساحیھم فنادوہ
فصادفوہ یصلی فلم یکلمھم قال فاخذوا یھدمون دیرہ فلما رای ذلک نزل الیھم
فقالوا لہ سل ھذہ قال فتبسم ثم مسح رأس الصبی فقال من ابوک فقال انا راعی
الضأن فلما سمعوا ذلک منہ قالوا نبنی ما ھدمنا من دیرک بالذھب والفضۃ قال
لا ولکن اعیدوہ ترابا کما کان ثم علاہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی جریج ایک عابد تھا
بنی اسرائیل مین اعبادت کر رہا تھا عبادت خانہ مین اتنے مین اوسکی ماں آئی حمید نے کہا ابو رافع
نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکی ماں نے

اپنا ماتھہ ابرو پر رکھا اور سر اُٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج مین تیری مان ہون مجھہ سے بات کر
جریج اُسوقت نماز مین تہا وہ بولا (اپنے دل مین) یا اللہ میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون پھر وہ
اپنی نماز مین رہا اوسکی مان لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی ای جریج مین تیری مان ہون مجھسے
بات کر وہ کہنے لگا ای رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون آخر وہ نماز پڑہی گئے وہ بولی
یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے مین نے اُس سے بات کی لیکن اُس نے بات کرنیسے انکار کیا یا اللہ تو
مار یو اسکو جب تک بدکار عورتون کو نہ دیکھہ لیوے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ مین پڑہی
البتہ پڑ جاتا (پر اُس نے صرف اسقدر دعا کی کہ بدکار عورتون کو دیکھے) ایک چرواہا تہا بہیڑون کا جو
جریج کے عبادت خانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا تو گاؤن سے ایک عورت باہر نکلی وہ چرواہا اوسپر چڑہ بیٹہا اُسکو
پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جنی لوگون نے اوس سے پوچہا یہ لڑکا کہان سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ مین جو
رہتا ہے اُسکا لڑکا ہے یہ سُنکر (بستی کے لوگ) اپنی کدالین اور بہاوڑے لیکر آئے اور جریج کو آواز دی وہ
نماز مین تہا (اوس نے بات نہ کی لوگ اُسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اُس نے یہ دیکہا تو اوترا لوگون نے اُس
سے کہا اُس عورت سے پوچہہ کیا کہتی ہے جریج ہنسا اور اُس نے لڑکے کے سر پر ہاتہہ پہیرا اور پوچہا تیرا باپ
کون ہے وہ بولا میرا باپ بہیڑون کا چرواہا ہے جب لوگون نے بچے سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ
ہمنے تیرا گرایا ہے وہ سونے چاندی سے بنا دینگے جریج نے کہا نہین مٹی ہی سے درست کر دو جیسا پہلے تہا پہر
چڑہ گیا اوس کے اوپر **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یتکلم فی المہد
الا ثلثۃ عیسی بن مریم علیہ السلام وصاحب جریج وکان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعۃ
فکان فیہا فاتتہ امہ وہو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی
صلوتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ وہو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی
وصلاتی فاقبل علی صلوتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ فقالت یا جریج فقال یا
رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوتہ فقالت اللہم لا تمتہ حتی ینظر الی وجوہ المومسات
فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادتہ وکانت امرأۃ بغی یتمثل بحسنہا فقالت ان شئتم
لافتنہ لکم قالت فتعرضت لہ فلم یلتفت الیہا فاتت راعیا کان یاوی الی صومعتہ
فامکنتہ من نفسہا فوقع علیہا فحملت فلما ولدت قالت ہو من جریج فاتوہ فاستنزلوہ

وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم قالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك
فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى الصبي فطعن
في بطنه قال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون
به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا بينا صبي يرضع من امه
فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه
اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه فقال اللهم لا
تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فيه فجعل يمصها قال ومروا بجارية
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل
فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني
مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت حلقي مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل
ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون
زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال
ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت
ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا جھولے میں (یعنے چھٹپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو
عیسے علی نبینا وعلیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد مرد تھا سو اوس نے
ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا اوسکی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اوجریج وہ بولا
اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اوس کی ماں پھر گئی جب دوسرا
دن ہوا تو پھر آئی اور پکارا اوجریج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر
نماز ہی میں رہا اوسکی ماں بولی یا اللہ اسکو مت مار یو جب تک جہنال عورتوں کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل
نے جریج کا اور اسکی عبادت کا چرچہ شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی
سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو ملا میں ڈالدوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن

جریج نے اُس طرف خیال ہی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادتخانہ پاس ٹہرا کرتا تہا اور
اجازت دی اُسکو اپنے سے صحبت کرنے کی اوس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جنی تو بولی کہ یہ بچہ جریج
کا ہے لوگ یہ سُنکر جریج کے پاس آئے اور اُس سے کہا اور تراد رسُکا عبادتخانہ گرادیا اور اُسکو مارنے لگے وہ بولا
کیا ہوا اُسکو اُنہوں نے کہا تو نے زنا کی اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ ہی جنی تجھ سے جریج نے کہا وہ بچہ کہان ہے
لوگ اوسکو لائے جریج نے کہا ذرا مجکو چہوڑ دو مین نماز پڑہ لون پہر نماز پڑہ ہی اور آیا اوس بچے کے پاس اور
اوسکے پیٹ کو ایک ٹہونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہی وہ بولا فلانا چرواہا یہ سُنکر لوگ دوڑے
جریج کیطرف اور اُسکو چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادتخانہ ہم سونے سے بنائے دیتے ہین وہ بولا
نہین مٹی سے پہر بنا دو جیسا تہا لوگون نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تہا جو اپنی ماں کا دودہ پی رہا تہا اتنے مین
ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستہری پوشاک والا اوسکی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا بچہ یہ سُنکر
چاتی چہوڑ دی اور اوس سوار کیطرف دیکہا اور کہا یا اللہ مجکو ایسا نہ کرنا پہر چہاتی مین جہکا اور دودہ پینے
لگا ابو ہریرہ نے کہا گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اُن بچہ کے دودہ پینے کی نقل کرتے تہے اس
طرح پر کہ کلمہ کی اُنگلی اپنے مونہہ مین ڈالکر چوستے تہے حضرت نے فرمایا پہر لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے جسکو
مارتے جاتے تہے اور کہتے تہے تو نے زنا کرائی اور چوری کی وہ کہتے تہے اللہ مجہکو کفایت کرتا ہے اور وہی میرا
وکیل ہے بچہ کی ماں یہ دیکہکر بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کیطرح نہ کیجیو یہ سُنکر بچہ نے دودہ پینا چہوڑ دیا
اور اُس لونڈی کیطرف دیکہا اور کہنے لگا یا اللہ مجکو اس لونڈی کیطرح کیجیو اُسوقت ماں اور بیٹے
مین گفتگو ہوئی ماں نے کہا اوسر سُنڈی جب ایکشخص اچہی صورت کا نکلا اور مین نے کہا یا اللہ میرے بیٹے
کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجکو ایسا نہ کرنا اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہین اور کہتے جاتے ہین تو نے
زنا کی چوری کی تو مین نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اسکی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجکو اسکی طرح کرنا (یہ کیا بات
ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تہا مین نے دعا کی یا اللہ مجکو اُس کیطرح نہ کرنا اور اُس لونڈی پر لوگ
تہمت کرتے ہین کہتے ہین تو نے زنا کی چوری کی حالانکہ نہ اوس نے زنا کی ہی نہ چوری کی ہی تو مین نے کہا یا اللہ
مجکو اوسکی مثل کرنا **ف** نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو والدین کے ساتہ
نیکی کرنے کی فضیلت دوسرے ماں کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ ماں جب بلادے تو جواب دینا چاہیے چوتہے یہ کہ
جب دو امر جمع ہون تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے پانچوین یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالی اپنے دوستون کے

لیے راہ نکال دیتا ہی اور دعا کے وقت نماز پڑہنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہی اور وضو ہمیشہ پہلی امتوں میں بھی تہا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا انتہی مختصرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جو اپنی ماں باپ کو بوڑہا پاوی دونون کو یا ایک کو اون مین سے پہر جنت مین نہ جاوی (اون کی خدمت گذاری کرکی) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** وہی مضمون ہی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ ثَلٰثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ مان باپ کے دوستون کے ساتہ سلوک کرنے کی فضیلت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَهُ بِطَرِیْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَمَلَهُ عَلٰی حِمَارٍ كَانَ یَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰی رَاْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ فَقُلْنَا لَهُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ مین عبداللہ نے اوسکو سلام کیا اور جس گدہے پر خود سوار ہوتے تہے اوسپر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا عبداللہ بن دینار نے کہا خدا تمسے نیکی کرے گنوار تہوڑے مین خوش ہو جاتے ہین (اوسکو اسقدر دینا کیا ضرور تہا) عبداللہ بن عمر نے کہا اسکا باپ دوست تہا عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بڑی نیکی یہ ہی کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستون کے ساتہ سلوک کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستون کے ساتہ احسان کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ یَتَرَوَّحُ عَلَیْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ

وعمامة تشد بها رأسه فبينا هو يسوسا على ذلك الحمار اذ مر به اعرابي فقال ألست ابن فلان
ابن فلان قال بلى فاعطاه الحمار وقال اركب هذا والعمامة قال اشدد بها رأسك
فقال له بعض اصحابه غفر الله لك اعطيت هذا الاعرابي حمارا كنت تروح عليه
وعمامة كنت تشد بها رأسك فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
من ابر البر صلة الرجل اهل ود ابيه بعد ان يولي فيه وان اباه كان صديقا لعمر

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا کہ جس پر اپنے ساتھ تفریح کے لیے اور سر پر چڑھنے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ کہ جسے سر میں باندھتے ایک دن وہ اس گدھے پر چڑھے تھے اتنے میں ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلان کا بیٹا ہے فلان کا پوتا وہ بولا ہاں عبداللہ نے اوسکو گدھا دیدیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعضے ساتھی بولے تمنے اپنی تفریح کا گدھا دیدیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تمکو بخشے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر کا دوست تھا **باب** تفسیر البر والاثم
بھلائی اور برائی کا معنے **عن** النواس بن سمعان الانصاري قال سألت رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاك في صدرك وكرهت ان
يطلع عليه الناس **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپنے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں یعنے خوش مزاجی سے ملنا لوگون کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتے المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چبھے اور تجھکو یہ لگے کہ لوگ اوس سے مطلع ہون **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ سمین آگئے **عن** نواس بن سمعان قال اقمت مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالمدينة سنة ما يمنعني من الهجرة الا المسئلة كان احدنا اذا هاجر لم يسأل
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء قال فسألته عن البر والاثم فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك في نفسك وكرهت ان
يطلع عليه الناس **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

رہا مدینہ مین ایکسال تک (اسطرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک مین پھر جانیکا
ارادہ رکھتا ہے) اور مین نے ہجرت نہ کی (یعنے اپنے ملک مین جانیکا ارادہ موقوف نکیا) مگر سو جسے کہ جب کوئی
ہم مین سے ہجرت کرلیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافرون کے اُن کو اپنے کی
اجازت تھی) مین نے پوچھا آپ سے بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے
جو دل مین کھٹکے اور لوگون کو اوسکی خبر ہونا برا لگے تجھ کو **باب** صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ
قَطِيعَتِهَا ناتا توڑنا حرام ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ
مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ
ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا البتہ خدا تعالی نے خلق کو بنایا پھر جب اون کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اُسکا
ہے (یعنے بزبان حال یا کوئی فرشتہ اوس کیطرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود
ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اوس عالم مین) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ
تعالی نے فرمایا ہان تو اس بات سے خوش نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھ کو ملاوے اور اُس سے کاٹون
جو تجھ کو کاٹے ناتا بولا مین یہ راضی ہون اس سے اللہ تعالی نے فرمایا پس تجھکو یہ درجہ حاصل ہوا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدا تعالی منافقون سے فرماتا ہے اگر
تم کو حکومت ہوجاوے تو تم زمین مین فساد پھیلاؤ اور ناتون کو توڑو یہ لوگ وہ ہین جنپر اللہ نے لعنت کی
اونکو بہرا کردیا (حق بات کے سننے سے) اور اُنکی آنکھون کو اندھا کردیا کیا غور نہین کرتے قرآن مین
کیا اون کے دلون پر قفل پڑے ہین اخیر تک **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ
ترجمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا
ہوا ہے کہتا ہے جو مجھکو ملاوے ہے اللہ اسکو اپنے سے ملاویگا اور جو مجھکو کاٹے اللہ اسکو اپنے سے کاٹے گا

عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جاویگا جنت مین وہ جو ناتے کو توڑیگا **ف** یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھیگا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم مین رہے گا اور جو حلال نہ سمجھیگا وہ پہلی بار مین نہ جاویگا بلکہ روکا جاویگا تھوڑی مدت تک ناتا توڑنے کے عذاب مین (نووی) **عن** جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع رحم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزہری بہذا الاسناد مثلہ وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان یبسط علیہ رزقہ او ینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ اوسکی روزی بڑہے اور اوسکی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے **ف** یعنی ناتے دارون کے ساتھ سلوک کرے یہان یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کیجاتی ہے پہر وہ بڑہے گی کیسے اوسکا جواب یہ ہے کہ عمر بڑہنے سے یہ غرض ہے کہ اوسکی عبادت مین برکت ہوگی اور اوس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہو یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بہی اوسکا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑہ گئی (نووی مختصرا) **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یبسط لہ فی رزقہ او ینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ **ترجمہ** جو چاہے اپنی روزی بڑہنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملاوے **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلہم ویقطعونی واحسن الیہم ویسیئون الی واحلم عنہم ویجہلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم المل ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم ما دمت علی ذلک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکشخص بولا یا رسول اللہ میرے کچہ ناتے والے ہین مین اون سے احسان کرتا ہون اور وہ برائی کرتے ہین مین ناتا ملاتا ہون وہ توڑتے ہین مین بردباری کرتا ہون وہ جہالت کرتے ہین آپنے فرمایا اگر حقیقت مین ایسا ہی کرتا ہے تو اون کے مونہہ پر جلتی راکہہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کیطرف سے تیرے ساتہہ ایک فرشتہ رہیگا جو تمکو اونپر غالب رکہیگا جبتک تو اس حالت پر رہیگا **ف** جلتی راکہہ ڈالتا ہے یعنی اون کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکہہ

سے تعبیر کیا اسحدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحم کرنیوالے کی مدد مین رہتے ہین

باب تحریم التحاسد والتباغض والتدابر حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندون بھائیون کیطرح اور نہین حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دیوے اپنے بھائی کو ملاقات تین دن سے زیادہ **ف** حسد کہتے ہین دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہین رہتا اور حسد کی بیماری سے کوئی کم ہی بچتا ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک **عن** الزھری بھذا الاسناد وزاد ابن عیینۃ ولا تقاطعوا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو **عن** الزھری بھذا الاسناد امثال روایۃ یزید عنہ وذکر سفیان عن الزھری یذکر الخصال الاربع جمیعا واما حدیث عبد الرزاق ولا تحاسدوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تقاطعوا وکونوا عباد اللہ اخوانا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ وزاد کما امرکم اللہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیون کیطرح جیسے تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا (قرآن مین)

باب تحریم الھجرۃ فوق ثلاثۃ ایام بلا عذر شرعی بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہین اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتون سے زیادہ اس طرح پر کہ دونون ملین یہ اوہر منہ پھیرے وہ اودہر منہ پھیرے بہتر ان دونون مین وہ ہے جو پہلے سلام کرے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے پس تین

دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضون نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست
نہیں اور جب سلام علیک کرنے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اسکو ایذا نہ دی اسیطرح اگر اسکو خط لکھے یا پیام
بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہیگا (نووی مختصراً) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ
إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا تَرَكُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا
وَيَصُدُّ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کے بعد چھوڑنا نہیں ہے **بَابُ**
تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا
اور لڑ پڑنا حرام ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا
وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر
اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض
رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَاجَرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا
عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو ایک
دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور
ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور
مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو اور مت لڑ پڑو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عَنِ**

لا تحمش بهذا الاسناد ولا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله إخوانا
كما أمركم الله ترجمہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحم نکرو اور دشمنی نکرو اور بغض نکرو اور حسد
نکرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اوسکے بندے بن جاؤ عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه و
سلم قال لا تباغضوا ولا تدابروا وتنافسوا وكونوا عباد الله إخوانا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایکدوسرے
سے اور ہوجاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی عن لا تحمش بهذا الاسناد ولا تقاطعوا ولا تدابروا
لا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله إخوانا ترجمہ مت کاٹو نانے یا دوستی کو مت دشمنی کرو
مت بغض رکھو مت حسد کرو اور ہوجاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ
مسلمان پر ظلم کرنا یا اوسکو ذلیل کرنا حرام ہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا يبع بعضكم على بيع
بعض وكونوا عباد الله إخوانا المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره التقوى
ههنا ويشير إلى صدره ثلاث مرار بحسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم كل المسلم
على المسلم حرام دمه وماله وعرضه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت حسد کرو مت لڑایان کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نکرے
اور ہوجاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو ذلیل کرے
نہ اوسکو حقیر جانے تقوی اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا اپنے اپنے سینے کیطرف تین بار (یعنی
ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اُسکا صاف نہ ہو) کافی ہے آدمی کو یہہ
برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اوسکا خون
مال عزت اور آبرو عن ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو
حديث داود وزاد ونقص ومما زاد فيه إن الله لا ينظر إلى أجسادكم ولا إلى صوركم
ولكن ينظر إلى قلوبكم وأشار بأصابعه إلى صدره ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہہ کہ اللہ تعالی تمہارے
جسموں کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھیگا اور اشارہ کیا اپنے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے
کیطرف عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله لا ينظر إلى صوركم

وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے

باب النَّهْيِ عَنِ التَّحَنُّثِ کینہ رکھنے کی ممانعت **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پس ہر ایک بندے کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اوس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں اندونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں (جب ملجاویں) انکی مغفرت ہو **عن** مُصَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ اِلَّا الْمُتَهَاجِرِيْنَ ترجمہ وہی جو گذرا اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ مُسْلِمٌ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَّاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَءًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ترجمہ وہی جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں +

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا اَوْ اَرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دوبار پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندے کی مگر اُس بندے کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھیرائے رہو ان دونوں کو یہانتک کہ ملجاویں **باب** فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظلی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تہے آج کے دن مین اون کو اپنے سایے مین رکھون گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہین ہے سوا میرے سایے کے **ف** یعنی میری پناہ کی یا میری نعمت کی یا میرے عرش کے سایے کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اُسکی تعمیل حکم اور اوسکی رضامندی کے لیے ہووے جیسے محبت رکھنا دینداروں سے عالمون سے پرہیزگارون سے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا فلما اتی علیہ قال این تریدُ قال اریدُ اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بہائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤن کیطرف گیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی راہ مین ایک فرشتے کو کہڑا کردیا جب وہ وہان پہنچا تو اوس فرشتے نے پوچہا کہان جاتا ہے وہ بولا اس گاؤن مین میرا ایک بہائی ہے اوسکے دیکہنے کو جاتا ہون فرشتے نے کہا اُسکا نیرے اوپر کوئی احسان ہے جسکو سنبہالنے کے لیے تو اوس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہین کوئی احسان اُسکا مجہپر نہین ہے صرف اللہ کے لیے مین اُسکو چاہتا ہون فرشتہ بولا تو مین اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہون اور اللہ تجہکو چاہتا ہے جیسے تو اوس کی راہ مین اپنے بہائی کو چاہتا ہے **باب** فضل عیادۃ المریض بیمار پرسی کرنے کا ثواب **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائد المریض فی مخرفۃ الجنۃ حتی یرجع **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا پوچہنے والا اوس کے مکان پر جاکر جنت کے باغ مین ہے جب تک وہ لوٹے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما خرفۃ الجنۃ قال جناھا **ترجمہ** وہی مضمون

عن عاصم الاحول بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يقول يوم القيامة يا ابن ادم مرضت فلم تعدني قال يا رب كيف اعودك وانت رب العلمين قال اما علمت ان عبدي فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتني عنده يا ابن ادم استطعمتك فلم تطعمني قال يا رب كيف اطعمك وانت رب العلمين قال اما علمت انه استطعمك عبدي فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندي يا ابن ادم استسقيتك فلم تسقني قال يا رب كيف اسقيك وانت رب العلمين قال استسقاك عبدي فلان فلم تسقه اما انك لو سقيته وجدت ذلك عندي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماویگا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا تجھکو معلوم نہیں میرا فلان بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اوسکی خبر نہ لی اگر تو اوسکی خبر لیتا تو مجھکو پاتا اوس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کہا نا مانگا تو نے مجھکو کھانا نہ دیا وہ کہیگا اے رب میں تجھکو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا کیا تو نہیں جانتا میرے فلان بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسکو نہ کھلایا اگر تو اسکو کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا بندہ کہے گا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماوے گا میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسکو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اسکا بدلہ میرے پاس پاتا **باب** ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن حتى الشوكة يشاكها سو مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اسکا ثواب **عن** عائشة قالت ما رأيت رجلا اشد عليه الوجع من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية عثمان مكان الوجع وجعا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسیپر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی **عن** الاعمش باسناد جرير مثل حديثه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته بيدي فقلت يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قال فقلت ذلك ان لك اجرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل ثم قال رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِي **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھکو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو دو اجر ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اوس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے **عن** الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ قَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لڑکے حضرت عائشہ کے پاس گئے وہ سامنے تھیں وہ لوگ ہنس رہے تھے حضرت عائشہ نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اوسکی گردن یا آنکھ جاتی جاتی بچی حضرت عائشہ نے کہا مت ہنسو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اوس سے زیادہ کوئی دکھ پہونچے تو اوس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اوسکا مٹ جاویگا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً **ترجمہ** وہی جو گزرا اسمیں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ مٹے گا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ **ترجمہ** ایک کانٹا یا اوس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اوس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دیگا **عن** هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **عن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى

قص

الشوكة الا قص بها من خطاياه او كفر بها من خطاياه كما قال عروة
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ما من شيء يصيب المؤمن حتى الشوكة تصيبه الا كتب الله له بها حسنة او حط
عنه بها خطيئة **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابي سعيد وابي هريرة انهما سمعا رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ما يصيب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتى
الهم يهمه الا كفر به من سيئاته **ترجمہ** ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہانتک کہ فکر جو اوس کو
ہوتی ہے تو اوس کے گناہ مٹ جاتے ہین **عن** ابي هريرة قال لما نزلت من يعمل سوءا يجز
به بلغت من المسلمين مبلغا شديدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاربوا و
سددوا ففي كل ما يصاب به المسلم كفارة حتى النكبة ينكبها او الشوكة يشاكها
قال مسلم هو عمر بن عبد الرحمن بن محيصن من اهل مكة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے جب
یہ آیت اوتری جو کوئی برائی کرے گا اسکا اسکو بدلہ ملیگا تو مسلمانون پر بہت سخت گذرا (کہ ہر گناہ
کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو
ڈھونڈھو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہانتک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہون کا بدلہ
دنیا ہی مین ہوجاویگا اور امید ہے کہ آخرت مین ہو اخذہ نہ ہو **عن** جابر بن عبد الله ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام السائب او ام المسيب فقال مالك يا ام السائب او يا
ام المسيب تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب
خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تو لرز رہی ہے
کیا ہوا تجھکو وہ بولی بخار ہے خدا اوسکو برکت نہ دے آپنے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا
ہے آدمیون کے گناہون کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے **عن** عطاء بن ابي رباح
قال قال لي ابن عباس الا اريك امراة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المراة السوداء
اتت النبي صلى الله عليه وسلم قالت اني اصرع واني اتكشف فادع الله لي قال ان شئت

صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ اَصْبِرُ قَالَتْ فَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ
فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کیا
میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا دکھلاؤ انہوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اوس حالت میں میرا بدن کھلجاتا ہے تو اللہ تعالے سے دعا کیجیے
میرے لیے آپنے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھکو
تندرست کردیگا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر بولی میرا بدن کھلجاتا ہے تو خدا تعالی سے دعا کیجیے میرا بدن
نہ کھلے آپنے دعا کی اوس عورت کے لیے چنانچہ اوسکا بدن اوسحالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری
اور مصیبت میں صبر کرنیکا بدلہ بہشت ہے **باب** تحریم الظلم ظلم کرنا حرام ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ
الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ
فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ
كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ
وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى
اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ
وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ
اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ
مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا
هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ
ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے سے سنا فرمایا
اوسنے اے بندو میرے میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمپر بھی حرام کیا تو تم ظلم مت کرو آپس میں
ایک دوسرے پر اے بندو میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تمکو راہ بتلاؤنگا

اے بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مین کہلاؤن تو مجھہ سے کہانا مانگو مین تمکو کہلاؤن گا اے بندو میرے تم سب
ننگے ہو مگر جسکو مین پہناؤن تو کپڑا مانگو مجھہ سے مین پہناؤن گا تمکو اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور
مین سب گناہ بخشتا ہون تو بخشش چاہو مجھہ سے مین بخشون گا تمکو اے بندو میرے تم میرا نقصان نہین کرسکتے
اور نہ مجھکو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہوجاوین جیسے تم مین کا
بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت مین کچھہ افزایش نہ ہوگی اور اگر تم مین کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات
اور سب ایسے ہوجاوین جیسے تم مین کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت مین کچھ کم نہ ہوگا اے بندو میرے اگر تمہارے
اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان مین کھڑے ہون پھر مجھ سے مانگنا شروع کرین اور مین
ہر ایک کو جو مانگے سو دون تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا مین سوئی ڈبو کر نکال لو
تو دریا کا جتنا پانی کم ہوجاتا ہے اوتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہے ہی بڑا ہو آخر محدود
ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہی اے بندو میرے یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے
لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلہ دونگا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر
کرے کہ اوسکی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئین برا سمجھے (کہ اُس نے جیسا کیا ویسا
پایا) ف قرآن مین آیۃ الکرسی اور احادیث مین یہ حدیث خداوند عالیجاہ بے پرواہ کی عظمت اور
دبدبہ کے بیان مین بے مثل ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندون کی سی بادشاہی
نہین بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور اُسکو کسی سے ذرا برابر بھی ڈر اور خوف نہین ہے کوئی کیسا ہی
مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اُس کی درگاہ مین سو اگر گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے
کے کچھ نہین کرسکتا سب بندے اوسکے غلام ہین وہ شہنشاہ بے پرواہ دنیا مین بھی وہی کہلاتا پلاتا ہے اور
آخرت مین بھی وہی چاہے تو پیڑا پار ہو اوسکے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اوسکی سلطنت اور بے
پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہان پیغمبرون کیطرح متقی ہوجاوے تو اوسکی حکومت کی کچھ رونق نہ
بڑہے گی اور جو تمام جہان فرعون اور ہامان کیطرح بدکار ہوجاوے تو اوسکی سلطنت مین کچھ نقصان نہ ہوگا
یہ حدیث مین آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی درگاہ مین سفارش کرینگے مراد اوس سفارش سے وہی سفارش ہے جو
غلام بادشاہ کی مرضی پاکر اوس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو
دنیا کے بادشاہون پاس نہ دڑ ڈالکر کیجاتی ہے یا جس مین بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر مین یہ سفارش

قبول نہ کرون گا تو میرے کاموں مین خلل آجاوے گا معاذ اللہ خدا تعالی پر کسیکا زور نہین چلتا اوس کے حکم مین کسی کی مجال نہین ہے کہ چون وچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اُسکو ذرا بھی پروا نہین تمام جہان کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیا اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہو جاوین تو ایک تل برابر اسکی سلطنت مین کچھ فتور نہین کر سکتے وہ ایک دم مین اُن سب کو فنا کر کے خاک مین ملا سکتا ہے **عن** سعید بن عبد العزیز بھذا الاسناد غیر ان مروان لم یذکر حدیثنا قال ابو اسحق حدثنا بھذا الحدیث الحسن والحسین ابنا بشر قالا حدثنا محمد بن عیسی قالوا حدثنا ابو مسہر فذکر الحدیث بطولہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ انی حرمت علی نفسی الظلم وعلی عبادی فلا تظالموا وساق الحدیث بنحوہ وحدیث ابی ادریس الذی ذکرناہ اتم منہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملھم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا محارمھم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیان ہین قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگون کو (یہ) کیا بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہون نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الظلم ظلمات یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے تاریکیان ہونگی قیامت کے دن **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بھا کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن ستر مسلما ستره اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اوس پر ظلم کرے نہ اُسکو تباہی مین ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام مین رہیگا اللہ تعالی اوس کے کام مین رہیگا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالی اوس پر سے قیامت کی مصیبتون مین سے ایک مصیبت

دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس
فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام
وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا
من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایا
فطرحت علیہ ثم طرح فی النار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے
ہو مفلس کون ہے لوگون نے عرض کیا مفلس ہم مین وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو آپنے فرمایا
مفلس میری امت مین قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لاوے گا اور روزہ اور زکوۃ لیکن اوس نے دنیا مین ایک
کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسری کا مال کہا لیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا
پانچوین کو مارا ہوگا پھر اون لوگون کو اپنے جنکو اوس نے دنیا مین ستایا اوسکی نیکیان ملجاوین گی اور جو
اوسکی نیکیان اوس کے گناہ ادا ہونیسے پہلے ختم ہوجاوین گی تو اون لوگون کی برائیان اوسپر ڈالی جاوینگی
آخر وہ جہنم مین ڈالدیا جاویگا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حقدارون کے حق ادا کروگے قیامت کے
دن یہانتک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلا سینگ والی بکری سے لیا جاوے گا (گو جانورون کو عذاب
وثواب نہین پر قصاص ضرور ہوگا) **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عز وجل یملی للظالم فاذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرء وکذلک اخذ ربک اذا اخذ
القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اوسکی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے
اور عذاب کا مستحق ہوجاوے) پھر جب پکڑتا ہے اوسکو تو نہین چھوڑتا بعد اوس کے آپنے یہ آیت پڑہی
اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیون کو یعنے اون بستیون کو جو ظلم کرتی ہین بیشک اوس
کی پکڑ دکھ والی ہے سخت **باب** نصر الاخ ظالما او مظلوما اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا
مظلوم ہر حال مین کرنے سے کیا مراد ہے **عن** جابر قال اقتتل غلامان غلام من المھاجرین

وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین مین سے تہا ایک انصار مین سے مہاجر نے اپنے مہاجرین کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے کہ ہر ایک اپنی قوم مین سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا اسلام مین سب مسلمان ایک ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہین) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہین (مین تو سمجھا تہا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بہائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اوسکی مدد یہ ہے کہ اوسکو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اوسکی مدد کرے (اور ظالم کے پنجہ سے چھڑاوے) **عَنْ** جَابِرٍ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَّقْتُلُ اَصْحَابَهُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے جہاد مین تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہونچی (جو منافق تہا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹین گے تو ہم مین کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہان سے نکالدیگا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئین عزت والا قرار دیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا

حضرت عمر نے کہا یارسول اسد مجھو اس منافق کی گردن مارنے دیجیے آپنے فرمایا جانے دو اے عمر لوگ یہ نہ کہین محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین (گو وہ مردود اسی قابل تہا پر آپنے مصلحت سمجہی اسکو سزا نہ دی) **عن** جابر بن عبد اللہ قال کسع رجل من المہاجرین رجلا من الانصار فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ الفود فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہا فانہا منتنۃ قال ابن منصور فی روایتہ عمرو قال سمعت جابرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو قصاص دلوایے **باب** تراحم المومنین وتعاضدہم مومنون کا آپس مین اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہی جیسے عمارت مین ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تہامے رہتی ہے (اسیطرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے) **ف** گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک مین رہتا ہو مگر جہان تک ہوسکے اوسکی مدد کرنا چاہیے خصوصًا اوس حالت مین جب کافر اوسکو ستاوین تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنون کو لڑنا چاہیے **عن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المومنین فی توادہم وتراحمہم وتعاطفہم مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مومنون کی مثال اون کی دوستی اور اتحاد اور شفقت مین ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنے سب مومن ملکر ایک قالب کیطرح ہین) بدن مین سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اوس مین شریک ہوجاتا ہے نیند نہین آتی بخار آجاتا ہے (اسیطرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصًا وہ آفت جو کافرون کیطرف سے پہونچے تو سب مومنون کو بے چین ہونا چاہیے اور اسکا علاج کرنا چاہیے) **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومنون کرجل واحد ان اشتکی راسہ تداعی لہ سائر الجسد بالحمی والسہر **عن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی

رأسه إستلى كله **عن** النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **ترجمہ** یہی
جو گذرا **باب** النهي عن السباب گالی دینے کی ممانعت **عن** أبي هريرة أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی
پر ہوگا جو ابتدا کرے جبتک مظلوم زیادتی نہ کرے **ف** یعنی ابتدا کرنے والیکو اوس سے زیادہ سخت
نہ سنادی اگر اتنا ہی جواب دیوی تو جائز ہے بنص قرآنی ولمن انتصر بعد ظلمه فأولئك ما عليهم من سبيل اور
والذين إذا أصابهم البغي هم ينتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کردیوی فرمایا اللہ تعالے
نے ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور اور مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جسکو گالی دیجاوی
وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا فذف یا اوس کے بزرگون کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے
کہ ظالم یا احمق یا جفاکار کہی اور جب جواب دیدیا تو اسکا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ
رہا اور بعضون کے نزدیک اوس کا بھی گناہ جاتا رہا (نووی) **باب** استحباب العفو والتواضع
عفو اور عاجزی کی فضیلت **عن** أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما
نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو إلا عزا وما تواضع أحد لله إلا
رفعه الله **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال
نہین گھٹا اور جو بندہ معاف کردیتا ہے اللہ اوسکی عزت بڑہاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالی کے لیے عاجزی
کرتا ہے اللہ تعالی اوسکا درجہ بلند کردیتا ہے **باب** تحريم الغيبة غیبت حرام ہے
عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتدرون ما الغيبة قالوا
الله ورسوله أعلم قال ذكرك أخاك بما يكره قيل أفرأيت إن كان في أخي ما أقول
قال إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وإن لم يكن فيه فقد بهته **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگون نے کہا اللہ تعالی اور اسکا
رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بہائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو)
اوسکو ناگوار ہو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بہائی مین وہ عیب موجود ہو آپنے فرمایا جب ہی تو غیبت
ہوگی نہین تو بہتان اور افترا ہے **ف** نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے

اور وہ جبکہ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلان نے مجھپر یہ ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جسکو قدرت ہو اوس سے کہنا کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے اسکو باز رکھو اس سے تیسرے فتوی لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہند نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے جو تجھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لیے سیوم نکاح کے مشورے مین عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لیرہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اسکا عیب بیان کردینا اور اسی مین داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلے کے سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کہاوے پانچوین یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگون سے جبرا نہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اسکو بیان کردینا نہ اور باتون کو چھٹی یہ کہ وہ مشہور ہوگیا ہو کسی لقب سے مثلا اعمش اعرج ازرق قصیر اعمے قطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی) **باب** بشارۃ من ستر مسلما مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر اللہ علی عبد فی الدنیا الا ستره اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا مین کسی بندے کا عیب چھپاویگا اللہ تعالی اسکا عیب چھپاویگا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستره اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مداراۃ من یتقی فحشہ جسکی برائی کا ڈر ہو اوس کے ظاہر مین خاطر داری کرنا

عن عائشۃ ان رجلا استاذن علی النبی صلعم قال ائذنوا له فلبئس ابن العشیرۃ او بئس رجل العشیرۃ فلما دخل علیه الان له القول قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ قلت له الذی قلت ثم النت له القول قال یا عائشۃ ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ من ودعه او ترکه الناس اتقاء فحشه **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ

سے روایت ہی ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپنے فرمایا اجازت دو اوسکو برا شخص ہے اپنے کنبہ مین جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے باتین کین نرمی سے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے تو اسکو ایسا فرمایا تہا پہر اُس سے باتین کین نرمی سے آپنے فرمایا ای عائشہ برا شخص اللہ تعالے کے نزدیک قیامت مین وہ ہوگا جسکو لوگ رخصت کرین یا چہوڑدین اُسکی بدگمانی کی وجہ سے **ف** نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تہا اُسوقت تک مسلمان نہین ہوا تہا اگرچہ اسلام کا دعوی کرتا تہا آپنے اسکا حال بیان کردیا تا وہ مسلمانون کو دہوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپکے وفات کے بعد پہر مرتد ہوگیا اور قید ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپنے اوس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر مین اوسکی مداراۃ منع نہین اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ آپنے اوسکی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضای مصلحت تہی **عن** ابن المنکدر فی ھذا الاسناد مثل معناہ غیر انہ قال بئس اخو القوم وابن العشیرۃ ھذا **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب

فضل الرفق نرمی کی فضیلت

عن جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یحرم الرفق یحرم الخیر **ترجمہ** جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بہلائی سے محروم ہے **عن** جریر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یحرم الرفق یحرم الخیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جریر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حرم الرفق حرم الخیر او من یحرم الرفق یحرم الخیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بہی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہین دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر **ف** نرم ترجمہ ہی رفیق کا اور رفیق اسحدیث مین اللہ تعالی پروردگار ہے اور جو نام حدیث یا قرآن مین اللہ پروردگار ہے اُسکا اطلاق درست ہی اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہین یہی صحیح ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ
ترجمہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کسی مین نرمی ہو اوسکی زینت ہو
ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ
فِي الْحَدِيْثِ كَتَبَتْ عَائِشَةُ بَعِيْرًا كَانَتْ فِيْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَوِّضُهٗ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
ایک اونٹ پر چڑہیں وہ منہ زور تہا اوسکو پھرانے لگین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھکو
نرمی کرنا چاہیے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ
اَسْفَارِهٖ وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ
تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سفر مین تہے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تہی وہ تڑہی عورت نے اوسپر لعنت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اوتار لو اور اوسکو چہوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے
عمران نے کہا مین اوس اونٹنی کو گویا اس وقت دیکہہ رہا ہون وہ پھرتی تہی لوگون مین کوئی اوس سے نہ بولتا
عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِيْلَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ
اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَاعْرُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ ترجمہ
وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ عمران نے کہا مین اوس اونٹنی کو دیکہہ رہا ہون وہ خاکی رنگ کی اونٹنی
تہی آپ نے فرمایا جو کچھ اوسپر ہے اوتار لو اور اوسکو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ
قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ایک بار ایک چھوکری اونٹنی
پر سوار تھی اوسپر لوگون کا اسباب بہی تہا یکایک اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور
راستہ مین پہاڑ کی راہ تنگ تہی وہ چھوکری بولی حل (یہ آواز ہے اونٹ ہانکنے کی) یا اللہ لعنت
کر اسپر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری ساتھہ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہے +

عن سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ الْمُعْتَمِرِ لَا اَيْمُ اللّٰهِ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَوْ كَمَا قَالَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ قسم خدا کی ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہی اسکی طرف سی **ف** یہ آپنے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑین معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہین (تحفۃ الاخیار) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے **ف** ابوبکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی کامل کو کہتے ہین جس کے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے کچھ حضرت سی معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرتؐ کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی رتبہ نہین (تحفۃ الاخیار) **عن** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلٰى اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَعْجَازٍ مِّرْعِنْدِهٖ فَلَمَّا اَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهٗ فَكَاَنَّهٗ اَبْطَاَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ لَهٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِيْنَ دَعَوْتَهٗ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی عبدالملک بن مروان نے اُم الدرداء پاس گہر کی آرایش کا سامان اپنے پاس سی بھیجا ایک رات کو عبدالملک اوٹھا اور اُسنے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے مین دیر کی عبدالملک نے اُسپر لعنت کی جب صبح ہوئی تو اُم درداء نے عبدالملک سے کہا مین نے رات کو تونے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور مین نے سنا ابوالدرداء سے وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے ہین وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کرین گے نہ گواہ ہونگے **ف** اسواسطے کہ لعنت کے معنے دور کرنا اللہ کی رحمت سی اور یہ بددعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہی اور آپس مین ایک دوسرے کے جانی دوست ہین پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی اُس سے کی اور اسیواسطے

صحیح حدیث مین ہو کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اوسکو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنون سو ایسی مذاومت کرے
قیامت کے دن اونکا شفیع اور شہید کیونکر ہوسکتا ہے **عن** یزید بن اسلم فی ھذا الاسناد
بمثل معنی حدیث حفص بن میسرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی الدرداء قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء
یوم القیمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی
المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو لوگون
نے کہا یارسول اللہ بددعا کیجیے مشرکون پر آپنے فرمایا مین اس لیے نہین بھیجا گیا کہ لعنت کرون لوگون
پر بلکہ مین بھیجا گیا رحمت کرنے کے لیے (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگون پر زیادہ ہوگی نہ لعنت
اللہ تعالی فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین) **باب** من لعنہ النبی
ولیس ھو اھلا لذالک فی لہ زکوۃ واجرا پس آپنے لعنت کی اور وہ لعنت کے لایق نہ ہو اوسپر رحمت
ہوگی **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فکلماہ
بشیء لا ادری ما ھو فاغضباہ فلعنھما وسبھما فلما خرجا قلت یا رسول اللہ لمن
اصاب من الخیر شیئا ما اصابہ ھذان قال وما ذاک قال قلت لعنتھما وسببتھما
قال اوما علمت ما شارطت علیہ ربی قلت اللھم انما انا بشر فای المسلمین لعنتہ او
سببتہ فاجعلہ لہ زکوۃ واجرا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہو دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہین آپسے کیا باتین کین آپ کو
غصہ آیا آپنے اون دونون پر لعنت کی اور اون کو برا کہا جب وہ باہر نکلے تو مین نے عرض کیا
یارسول اون دونون کو کچھ فائدہ نہ ہوگا آپنے فرمایا کیون مین نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپنے اون پر
لعنت کی اور اون کو برا کہا آپنے فرمایا تجھے معلوم نہین مین نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے
مین نے عرض کیا ہے ای مالک میرے مین آدمی ہون تو جس مسلمان پر مین لعنت کرون یا اوسکو برا
کہون اوسکو پاک کر اور ثواب دے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری
مین وہ آپ مین بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصے مین سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے اور یہ آپ
کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی اون کے حق مین رحمت کردیا یا دب صل وسلم

دائما ابدا علی نبیک خیر الخلق کلهم **عن** الاعمش بهذا الاسناد نحو حدیث جریر
وقال فی حدیثه فخلوا به فسبهما ولعنهما واخرجهما **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہی
کہ اونہون نے تنہائی کی آپکے ساتھہ آپنے اون کو بُرا کہا اور آپنے لعنت کی اور آنکو نکالدیا **عن** ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انما انا بشر فایما رجل من المسلمین سببته
او لعنته او جلدته فاجعلها له زکوة ورحمة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یا اللہ مین آدمی ہون تو جس مسلمان کو مین نے اکہون یا لعنت کرون یا مارون تو اُسکو پاک کردے اور
اُس پر رحمت کر **ف** یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہین ہے اون کے لیے آپکی
لعنت رحمت نہین ہے اور لعن یا سب مسلمان پر بسبب بُرا ہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالی خوب جانتا
ہے یا عادۃً ہی جیسے کہتے ہین تربت پینک یا خلقی یا عقربی یا لا کبرت سنک یا لا اشبع اللہ بطنہ جیسا سعاد
کی حدیث مین ہی کیونکہ ان کلمات سے حقیقۃً بددعا منظور نہین ہوتی (نووی مختصرًا) **عن** جابر عن
النبی صلی الله علیه وسلم مثله الا انه قال فی حدیثه زکوة واجرا **ترجمہ** جابر سے روایت ہی ایسی ہی
عن الاعمش بهذا الاسناد عبد الله بن نمیر مثل حدیثه غیر انه قال فی حدیثه علی جعل واجرا
فی حدیث ابی هریرة وجعل ورحمة فی حدیث جابر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی
هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم انی اتخذ عندک عهدا لن تخلفنیه
فایما انا بشر فایما مؤمن اذیته شتمته لعنته جلدته فاجعلها له صلوة وزکوة
وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یا اللہ مین تجھہ سے عہد لیتا ہون جسکا تو خلاف نکریگا مین آدمی ہون تو جس مومن کو ایذا دون گالی
دون یا لعنت کرون یا ماردون تو اوس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھہ قیامت کے دن **عن**
ابی الزناد بهذا الاسناد نحوه الا انه قال او جلدته قال ابو الزناد وهی لغة ابی هریرة و
انما هی جلدته **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو **عن**
ابی هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انما محمد بشر
یغضب کما یغضب البشر وانی قد اتخذت عندک عهدا لن تخلفنیه فایما مؤمن اذیته
او سببته او جلدته فاجعلها له کفارة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة **ترجمہ**

ان سب باتونکا جواب اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول اللھم فایما عبد من سببتہ
فاجعل ذلک لہ قربۃ الیک یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان
بندے کو میں برا کہوں تو اسکو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن **عن** ابی ھریرۃ انہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول اللھم انی
اتخذت عندک عھدا لن تخلفنیہ فایما مومن سببتہ او جلدتہ فاجعل ذلک کفارۃ لہ یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تجھسے عہد لیا ہے تو اسکا خلاف مجھسے نہ کریگا جس مومن کو میں برا کہوں یا
ماروں تو تو اسکو کفارہ کردے اسکے گناہوں کا قیامت کے دن **عن** جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول
انما انا بشر وانی اشترطت علی ربی ای عبد من المسلمین سببتہ او شتمتہ ان یکون ذلک لہ زکوۃ واجرا **ترجمہ** وہی
مضمون جو اوپر گذرا **عن** ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک قال کانت عند ام سلیم
یتیمۃ وھی ام انس فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمۃ فقال انت ھیہ لقد
کبرت لا کبر سنک فرجعت الیتیمۃ الی ام سلیم تبکی فقالت ام سلیم مالک یا
بنیۃ قالت الجاریۃ دعا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یکبر سنی فالان لا
یکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلیم مستعجلۃ تلوث خمارھا حتی لقیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا ام سلیم
فقالت یا نبی اللہ ادعوت علی یتیمتی قال وما ذاک یا ام سلیم قالت زعمت انک دعوت
ان لا یکبر سنھا او لا یکبر قرنھا قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا ام سلیم
اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی
البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لھا باھل
ان تجعلھا لہ طھورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا منہ یوم القیمۃ وقال ابو معن یتیمۃ
بالتصغیر فی المواضع الثلاث من الحدیث **ترجمہ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہوگئی خدا کرے
تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سنکر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا وہ
بولی مجھپر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہونگی یا یوں فرمایا

تیرے ہمجولی بڑی نہ ہو یہ سنکر اُم سلیم جلدی سے نکلین اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملین آپنے فرمایا کیا ہے ای اُم سلیم وہ بولین اے نبی اللہ کے آپنے بددعا دی میری یتیم لڑکی کو آپنے پوچھا کیا بددعا اُم سلیم بولین وہ کہتی ہے آپنے فرمایا اوسکی یا اوسکی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا ای اُم سلیم تو نہین جانتی مین نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہے کہ مین نے عرض کیا ای پروردگار مین ایک آدمی ہون خوش ہوتا ہون جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہون جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسیپر مین دعا کرون اپنی اُمت مین سے ایسی دعا جس کے وہ لائق نہین تو اوس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن **عن** ابن عباس قال کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتواریت خلف باب قال فجاء فحطأنی حطأۃ قال اذھب وادع لی معاویۃ قال فجئت فقلت ھو یاکل قال ثم قال لی اذھب فادع لی معاویۃ قال فجئت فقلت ھو یاکل فقال لا اشبع اللہ بطنہ قال ابن المثنی قلت لامیۃ ما حطأنی قال قفدنی قفدۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین بچون کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا آپنے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا مین گیا پھر لوٹ کر آیا اور مین نے کہا وہ کھانا کھاتے ہین آپنے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا مین پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کھانا کھاتے ہین آپنے فرمایا خدا اسکا پیٹ نہ بھرے **ف** یہ آپنے عادۃً فرمایا جیسے اور پگذر چکا یا حقیقت مین عقوبت کے لیے کیونکہ انہون نے آنے مین دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید مین صاف موجود ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق نہ تھے اسپر واسطے یہ حدیث اس باب مین لائے اور بعضون نے اسکو مناقب معاویہ مین ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ اون کے لیے دعا ہوئی بموجب آپکے فرمانے کے کہ مین جس کے لیے بددعا کرون تو اسکو قربت اور اجر کر اوس کے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہون نے منبر پر کہا کہ معاویہ کی فضیلت مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی سوا احدیث کہ لا اشبع اللہ بطنہ **عن** ابن عباس یقول کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختبأت منہ فذکر بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** ذم ذی الوجھین

دو مونہہ والے کی مذمت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من شر الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگون مین تم اس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر آتا ہے اور ان لوگون کے پاس دوسرا مونہہ لیکر جاتا ہے **فائدہ** اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہان جاوے وہین کی سی بات کہے ہر ایک سے ملا رہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضیٰ رہتا ہے کہ ایسی صفت سے بالکل پرہیز کرے اس زمانہ مین بعضے بیوقوف دنیادار اس صفت کو مہر اور چالاکی سمجھتے ہین حالانکہ اگر غور کرین تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی جب چال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اسکا اعتبار بالکل نہین رہتا اور کوئی فریق اوسپر بھروسا نہین کرتا ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہر جائی اور رکابی مذہب ہے اسکا کیا اعتبار ہے آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبرون اور اگلے حکیمون نے مدتون غور کرکے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہین وہی عمدہ ہین اور اونہی پر چلنے مین عزت اور بہتری ہے ان دنیادار بیوقوفون کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط **عن** ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان شر الناس ذو الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون من شر الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب تحریم الکذب و بیان ما یباح منہ** جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اوسکا بیان **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان امہ ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط وکانت من المھاجرات الاول اللاتی بایعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا قال ابن شہاب لم اسمع یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلاث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل امراتہ وحدیث المراۃ زوجہا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات

اصل مین سے نہین جنہون نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جہوٹا وہ نہین ہے جو لوگون مین صلح کراوے اور بہتر بات کہے یا لگاوے ابن شہاب نے کہا مین نے نہین سنا کسی جہوٹ مین رخصت دی گئی ہو مگر تین مقامون مین ایک تو لڑائی مین دوسرے لوگون مین صلح کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے **ف** قاضی نے کہا ان صورتون مین بالاتفاق جہوٹ بولنا جائز ہے اور اون کے سوا بہی بعضون نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکہا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل اون کی قول ہے حضرت ابرہیم کا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ اور اِنِّيْ سَقِيْمٌ اور اِنَّهَا اُخْتِيْ اور منادی یوسف کا قول اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ انہون نے کہا اس مین کسی کا خلاف نہین ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چہپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چہپانے والے کو جہوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہین جانتا وہ شخص کہان ہے اور بعض علمانے کہا اون مین سے ہین طبری کہ جہوٹ بولنا مطلقاً کسی حال مین درست نہین اور یہ جو جہوٹ مذکور ہوئے بر طریق توریہ ہین اور تعریض نہ کذب صریح اور اصلاح کے لیے جہوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کیطرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتین پہونچاوے اسیطرح لڑائی مین مثلاً یون کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانے کا سردار رکہے اور زوج زوجہ کا وہ جہوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جاوے نہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق تلفی ہووے تو حرام ہے بالاجماع (نووی) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَّقَالَتْ لَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخَّصُ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهٗ يُوْنُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَنَمَّى خَيْرًا وَّلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم النمیمۃ چغل خوری حرام ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ اَلْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو مین تمکو بتلاتا ہون کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگون مین عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکہا جاتا ہے اور جہوٹ بولتا ہے یہانتک کہ خدا

کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے **باب** قُبْحِ الْکَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِہٖ جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لیجاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے **ف** یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اُسکا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اوس کا اثر ہوتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ حَتّٰی یَکْتُبَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہانتک اللہ تعالیٰ اُسکو لکھ لیتا ہے **ف** نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود ہیں اوسمیں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ **وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ لَا یَصْلُحُ مِنْہُ جِدٌّ وَ**

لا هزل ولا يعد الرجل صبيا ثم يخلفه یعنی ربی نہ کرنیوالے وہ ہین جو جھوٹ نقل کرتے ہین اور جھوٹ جائز نہین کیسیطرح دل لگی ہو بچے کا دل لگی سے (آدمی) اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اوسپر قسم کھاوے

باب فضل من يملك نفسه عند الغضب غصہ کا بیان **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تعدون الرقوب فيكم قال قلنا الذي لا يولد له قال ليس ذاك بالرقوب لكنه الرجل الذي لم يقدم من ولده شيئا قال فما تعدون الصرعة فيكم قال قلنا الذي لا يصرعه الرجال قال ليس بذلك ولكنه الذي يملك نفسه عند الغضب عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگوڑا ناٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو لوگون نے عرض کیا اسکو جس کی اولاد نہین ہوتی (یعنی جیتی نہین) آپنے فرمایا وہ نگوڑا ناٹھا نہین ہے اوسکی اولاد تو آخرت مین اوسکی مدد کرنے کو موجود ہے نگوڑا ناٹھا حقیقت مین وہ شخص ہے جسنے اپنی اولاد مین سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا اپنے جیسے روبرو کوئی اسکا لڑکا نہ مرے آپنے فرمایا پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہمنے کہا پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین آپنے فرمایا وہ کچھ نہین پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے تئین سنبھال لے (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے) **ف** یعنی ہرچند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو ہمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنی ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہرصورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اوسکو یہہ فائدہ حاصل نہین تو گویا وہ بے اولاد ٹھیرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اسکے کس کام کی اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو۔ اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلینگے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کہا نیوالے ہین ہزارون مین **عن** الاعمش بهذا الاسناد مثل معناه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہین ہے جو کشتی مین غالب آوے پہلوان

وہ ہی جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصے کیوقت (یعنی زبان اوس کے قابو مین ہے) **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس الشدید بالصرعۃ قالوا فالشدید ایکم ھو یا رسول اللہ قال الذی یملک نفسہ عند الغضب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل احدھما تحمر عیناہ وتنتفخ اوداجہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ الذی یجد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقال الرجل وھل تری بی من جنون قال ابن العلاء وھل ترا ولم یذکر الرجل **ترجمہ** سلیمان بن صرد سے روایت ہی دو شخصون نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھین لال ہوگئین اور گلی کی رگین پھول گئین آپنے فرمایا مجھکو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اُسکو کہے تو اُسکا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وہ شخص یہ سُنکر بولا کیا آپ سمجھتے ہین مین دیوانہ ہون (حقیقت مین دیوانہ تہا جب تو نیک بات سنی) ابن العلا نے کہا شاید وہ منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے **عن** سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل احدھما یغضب ویحمر وجھہ وینظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب ذاعنہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقام الی الرجل رجل ممن سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اندری ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انفا قال انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب ذاعنہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقال لہ الرجل اتجنونی ترانی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنکر جاکر اس شخص سے بیان کیا (جو غصہ ہوا تہا) وہ بولا کیا تو مجکو مجنون سمجھتا ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** خلق الانسان خلقا لا یتمالک انسان اسطرح پیدا ہوا کہ اختیار نہین رکھ سکتا **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما صور اللہ ادم فی الجنۃ ترکہ ما شاء اللہ ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ ینظر ما ھو فلما راہ اجوف عرف انہ خلق خلقا لا یتمالک **ترجمہ** انس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اُس کیطرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے جو تہم نہ سکیگا یعنے شہوت اور غضب مین اپنے تئین سنبہال نہ سکیگا یا وسوسون سے اپنے تئین بچا نہ سکیگا (نووی) **عن** حمّاد بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** النہی عن ضرب الوجہ منہ پہ مارنے کی ممانعت **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنے بہائی سے لڑے تو اوس کے منہ سے بچا رہے **ف** یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے بعضے وقت عقل مین فتور آجاتا ہے اور کبھی عیب ہوجاتا ہے جو ہر وقت نمایان رہتا ہے اسیطرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی) **عن** ابی الزناد بہذا الاسناد وقال اذا ضرب احدکم **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قاتل احدکم فلیتق الوجہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قاتل احدکم اخاہ فلا یلطمن الوجہ **ترجمہ** جب کوئی تم مین اپنے بہائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث ابن علیۃ عن النبی صلعم قال اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق ادم علی صورتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنے بہائی سے لڑے تو اوس کے منہ سے بچا رہے اسلیے کہ اللہ تعالے نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اسکا حکم کتاب الایمان مین وضاحت سے بیان ہوچکا اور بعض علما ایسی احادیث کی تاویل نہین کرتے اور کہتے ہین ہم اونپر ایمان لاتے ہین کہ وہ حق ہین اور انکا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ ایسا معنے مراد ہے جو لائق ہے خدا کے صفت ہونیکے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی مین احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض انکی تاویل کرتے ہین جیسے لائق ہے اللہ تعالی کی تنزیہ کے کیونکہ اُسکی مثل کوئی شے نہین ہے مازری نے کہا یہ حدیث اس لفظ سے ثابت ہے اور بعضون نے یون روایت کیا ہے اللہ تعالی نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ

اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اسحدیث مین غلطی کی اور اسکو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالی کی ایک صورت ہی لیکن ما و صورتون کیطرح نہین اور یہ قول ظاہر الفساد ہی اسواسطے کہ صورت سی ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہی اور اللہ عزوجل حادث نہین ہے تو صورت دار بھی نہ ہوگا اور یہ قول انکا مجسمہ کیطرح ہے کہ اللہ تعالی جسم ہے نہ اور اجسام کیطرح انہون نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہین اللہ تعالی شے ہے نہ اور اشیا کیطرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور اجسام کیطرح حالانکہ شے اور جسم مین بڑا فرق ہی شے حدوث کو مقتضے نہین ہے اور جسم و صورت ترکیب کو مقتضی ہین اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہی ابن قتیبہ سی کہ انہون نے کہا اللہ تعالی کی صورت ہے نہ اور صورتون کیطرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اون کی راے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا تو دونون صورتین نظیر ہوئین ایک دوسرے کی پھر یہ کہنا کہ اوسکی صورت اور صورتون کیطرح نہین تھی تناقض ہے اور اوس سے کہا جاویگا کہ صورت ہی نہ اور صورتون کی طرح اس سے کیا مراد ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہین ہی تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت مین یہ لفظ ظاہر پر رہا اور تاویل ہوگئی اور اختلاف کیا ہی علمانے اسکی تاویل مین بعض کہتے ہین ضمیر صورت مین اوس شخص کیطرف پھرتی ہے جسکو مار پڑی تو مطلب صاف ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو اُسی شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضون نے کہا آدم علیہ السلام کیطرف پھرتی ہے یعنے اللہ تعالی نے آدم کو بنایا اوسکی صورت پر یعنے آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہی اور بعضون نے کہا ضمیر اللہ تعالی کیطرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کی ہے جیسے کہتے ہین ناقۃ اللہ تعالی کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر مجمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنے پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہین کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہری معنی کی نفی سلف سے نقل کی اوس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنے لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور انتہا فی الاستوا مین ہمنے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہین جو کہتے ہین احادیث صفات اپنے ظاہر پر مجمول ہین اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہی اسلیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اسکا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے اُن اشیا سے ترکیب لازم نہین آتی ویسی صورت سے بھی لازم نہین آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالی پر احادیث مین نہین آیا پس ہم کیونکر اپنے

دل سے اطلاق کرینگے اور ہم جسم کی نفی ہی نہین کرتے اسلیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہین آئی اوسکا
اثبات اور اوسکی نفی دونون بے دلیل ہین اور جسم کی نفی اگر اسوجہ سے ہے کہ اوس سے حدوث یا ترکیب لازم
آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اور تڑا چڑھنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی
ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہہ اعتراض بازی کا کہ جب صورت اللہ تعالی
کی لاکالصور ہوئی تو آدم اوس کی صورت پر کیونکر ہون گے نا سمجھی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق
لفظ مین ہے نہ مراد اور حقیقت مین جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے اللہ کا بھی ہاتھہ ہے
آدمی کا بھی ہاتھہ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہین ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث مین مجازاً اسکو
کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لیس کمثلہ شئ کے مخالف ہوجاوے گی امام شوکانی نے اسحدیث مین علے
صورتہ کی ضمیر آدم کے طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورتہ سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل
کچھ نہین ہے کس لیے کہ ایسے تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پر نظر نے کی کوئی وجہ نہین
نکلتی سراج الوہاج مین علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف ہی یعنے جاری کرنا ان احادیث کا
اپنے ظاہری معنون پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس مین کوئی قباحت نہین ہے **واللہ**
اعلم **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قاتل احدکم اخاہ
فلیجتنب الوجہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے
اپنے بھائی سے لڑے تو اوس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے) **باب** الوعید الشدید
لمن یعذب الناس بغیر حق جو شخص گو کو ناحق ستاوے اوسکا عذاب **عن** ھشام بن حکیم بن حزام
قال مر بالشام علی اناس وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسھم الزیت فقال ما ھذا
قیل یعذبون فی الخراج فقال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا **ترجمہ** ہشام بن حکیم یا حزام شام کے ملک مین کچھ
لوگون پر گذرے وہ دھوپ مین کھڑے کیے گئے تھے اور اون کے سرون پر تیل ڈالا گیا تھا اونہون نے پوچھا یہ کیا
ہے لوگون نے کہا سرکاری محصول دینے کے لیے اونکو سزا دی جاتی ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون کو عذاب کرتے
ہین (یعنے ناحق تو اس مین وہ عذاب داخل نہین ہے جو حدًا یا قصاصًا یا تعزیرًا ہو) **عن**

هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوْا حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہین ہے **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَاَمِيْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى فِلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَهُمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اون دنون حاکم وہان کا عمیر بن سعد تہا جو والی تہا فلسطین کا فلسطین کہتے ہین بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہرون کو ہشام بن حکیم اوس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اوس نے حکم دیا وہ لوگ چھوڑ دیے گئے **عن** عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِيْ اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکہا جو حمص کا حاکم تہا وہ کاشتکارون کو دہوپ مین عذاب دے رہا تہا جزیہ دینے کے لیے

باب

مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَمْسَكَ بِنِصَالِهَا مجمع مین تیہا لے جاوے تو اوسکی احتیاط رکہے **عن** جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکر مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکی پیکانون کو پکڑ لے **ف** تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہونچے نووی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اسکا یہی حکم ہے۔ ہمارے زمانے مین بندوق یا تفنگچہ مجمع مین بہر کر نہ لیجانا چاہیے۔ **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا **ترجمہ** ایک شخص مسجد مین تیر لیکر آیا اونکی پیکانین کہلے ہوئے آپنے فرمایا اون کی پیکانین تہام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے **عن** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ اٰخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تہا مسجد مین کہ تیر لیکر جب نکلے تو اون کی

بیکان تھام لیا کرے **عن** اَبِی مُوسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِی مَجْلِسٍ اَوْ سُوْقٍ وَ بِیَدِہٖ نَبْلٌ فَلْیَاْخُذْ بِنِصَالِہَا ثُمَّ لْیَاْخُذْ بِنِصَالِہَا ثُمَّ لْیَاْخُذْ بِنِصَالِہَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَاللّٰہِ مَا مُتْنَا حَتّٰی سَدَّدَ نَا بَعْضُنَا فِی وُجُوْہِ بَعْضٍ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ اون کی گانسی اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے تین بار فرمایا تاکید کے لیے ابوموسی نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہانتک کہ ہمنے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے موہنہ پر یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا **عن** اَبِی مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا اَوْ سُوْقِنَا وَمَعَہٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِکْ عَلٰی نِصَالِہَا بِکَفِّہٖ اَنْ یُّصِیْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْہَا اَوْ قَالَ لِیَقْبِضْ عَلٰی نِصَالِہَا **ترجمہ** وہی گذرا **باب** النَّہْیِ عَنِ الْاِشَارَۃِ بِالسِّلَاحِ اِلٰی مُسْلِمٍ کسی مسلمان کو ہتیار سے ڈرانے کی ممانعت **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْہِ بِحَدِیْدَۃٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَلْعَنُہٗ حَتّٰی یَدَعَہٗ وَاِنْ کَانَ اَخَاہُ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتیار سے) اوسپر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اوس سے باز نہ آوے اگرچہ وہ اُسکا سگا بھائی ہو اور اُسکا مارنا منظور نہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے معاذ اللہ **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی گذرا **عن** ہَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ہٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْہَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْہِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُکُمْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِہٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکاوے ہتیار سے معلوم نہیں شیطان اوس کے ہاتھ کو ڈگاوے (اور ہتیار چل جاوے) پھر جہنم کے گڈھے میں جاوے **باب** فَضْلِ اِزَالَۃِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ

عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ مین جارہا تھا اوس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹون کی تو اوسکو سرکا دیا اللہ تعالی نے اس نیکی کو قبول کیا اور اوسکو بخشدیا (نووی نے کہا مسلمانون کو ہر ایک طرح فائدہ دینے مین بھی ثواب ہے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** آپنے فرمایا ایک شخص نے راہ مین کانٹون کی ڈالی دیکھی تو کہا قسم خدا کی مین اسکو ہٹادونگا مسلمانون کے اٹنے جانیکی راہ سے تاکہ اون کو تکلیف نہ ہو اللہ تعالی نے اسکو جنت مین داخل کیا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے جنت مین ایک شخص کو مزے اوڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ مین سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگون کو **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شَجَرَةً کَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت مسلمانون کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت مین گیا **عن** اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ + **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھکو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اوٹھاؤن آپنے فرمایا مسلمانون کی راہ سے کوڑا ہٹادے **عن** اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَدْرِیْ لَعَلِّیْ اَنْ تُمْضِیَ وَاَکُوْنَ بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِیْ شَیْئًا یَنْفَعُنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلْ کَذَا اِفْعَلْ کَذَا اَبُوْ بَکْرٍ لِنَسِیْبِهٖ وَاَمْرُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے مینے کہا یارسول اللہ مین نہین جانتا شاید آپ کی وفات ہوجاوے اور مین آپکے بعد زندہ رہون تو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالی مجھکو نفع دیوے آپنے فرمایا ایسا کر ایسا کر راوی بھول گیا

اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا **باب** تحریم تعذیب الھرۃ ونحوھا من الحیوان الذی لا یؤذی جو جانور ستاتا نہ ہو اسکو تکلیف دینا حرام ہے جیسی بلی کو **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ھرۃ سجنتھا حتی ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا وسقتھا اذ ھی حبستھا ولا ھی ترکتھا تاکل من خشاش الارض **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے جسکو اوس نے قید کیا تھا یہانتک کہ وہ مرگئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی اُس عورت نے اوس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث جویریۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ھرۃ اوثقتھا فلم تطعمھا ولم تسقھا ولم تدعھا تاکل من خشاش الارض **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس بلی کو باندھ دیا تھا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت امرأۃ النار من جراء ھرۃ لھا ربطتھا فلا ھی اطعمتھا ولا ھی ارسلتھا ترفرم من خشاش الارض حتی ماتت ھزلا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جسکو اوس نے باندھ دیا تھا پھر نہ اوسکو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہانتک کہ دبلی ہو ہو کر مرگئی **باب** تحریم الکبر وغرورہ کبر اور غرور حرام ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العز ازارہ والکبریاء ردائہ فمن ینازعنی عذبتہ **ترجمہ** ابوسعید خدری اور ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اوسکی چادر ہے (یعنے یہ دونوں اوسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دو صفتیں جبت اختیار کرے میں اوسکو عذاب دونگا (نووی نے کہا اسحدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے ؎ مرا و ارسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

باب النھی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللہ تعالے اللہ کی رحمت سے کسی کو نا امید کرنا

حرام ہے **عن** جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدث ان رجلا قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان وان اللہ قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما قال **ترجمہ** جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالے فلانے کو نہین بخشے گا اللہ تعالی نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کہاتا ہے کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مین نے اسکو بخشدیا اور اس کے عمل نے قسم کہائی تھی) اعمال لغو کردیے (بیکار) **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اگر چاہے تو بے توبہ کے بھی گناہ معاف ہوسکتے ہین اور معتزلہ نے اسحدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہوجاتے ہین اور اہلسنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہین اور اسحدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اوسکی نیکیان ریائون کے سامنے گرگئین یا اوس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہوگیا ہوگا یا یہ حکم اگلے اُمتون کے لیے تھا انتہے **باب** فضل الضعفاء والخاملین ناتوانون اور گمنام شخصون کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازون پر سے دھکیل ہوئے ایسے ہین کہ اگر خدا کے اعتماد پر کسیبات کی قسم کہا بیٹھین تو خدا اون کی قسم کو سچا کردیوے **ف** یعنی بعض بندگان خدا اظاہر کے تو ایسے ذلیل اور بُرے ہین کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف ہین کہ خدا جل جلالہ کو اون کی خاطر داری منظور رہتی ہے اسحدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان مدظاہر کو حقیر نہ جانے ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کیطرف اعتقاد کرے سو اسطرح کہ حضرت نے اسحدیث مین بعضی پریشان مو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ خراب خوار یا مدک یا بھنگ پینے والے داڑھی منڈی بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حقتعالی کو پسند ہے (تحفۃ الاخیار) **باب** النہی عن قول ہلک الناس یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم قال ابو اسحاق لا ادری اہلکہم بالنصب اذا اہلکہم بالرفع

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جانکر اور جو فسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے **عن** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ ہمسایہ کا حق **عن** عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھکو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہانتک کہ میں سمجھا وہ ہمسایہ کو وارث بنا دینگے **ف** یعنی یہانتک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوجاویگا الحدیث میں حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ **ترجمہ** ابن عمر سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکادے تو شوربا بہت رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَلِيلِي أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے میرے جانی دوست نے مجھکو وصیت کی کہ جب گوشت پکادے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایے گھر والوں کو دیکھ انکو اس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) **باب** اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ ملاقات کیوقت کشادہ پیشانی سے ملنا **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنے ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ **باب** اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ جس کام میں سفارش کرنا مستحب ہے **عن** أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی حاجت لیکر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تمکو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے **ف** یعنی میں تو وہی کرون گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب مت کھو سفارش کرو نووی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسیطرح ناحق کرنے کے لیے **باب** اِنْتِخَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ نیک صحبت کا حکم **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ جَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مشک والا یا تو تجھی یوں ہی دیگا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اوس سے خریدلیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا بری بو تجھکو سونگھنا پڑے گی **ف** یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدے سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کے صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کیطرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اوسکا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہوجاتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اسپر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اوسکی نجاست منقول ہے اور اُنکا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے انتہی مختصراً

باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْبَنَاتِ بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِیْ اِمْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ

ابنتیھا ولم تاکل منھا شیئا ثم قامت فخرجت وابنتاھا فدخل علینا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فحدثتہ حدیثھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابتلی من البنات
بشیء فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میرے پاس
ایک عورت آئی اوسکی دو بیٹیان اوس کے ساتھ تھین اوسنے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک
کھجور تھی وہی مین نے اسکو دیدی اوس نے وہ کھجور لیکر دو ٹکڑے کی اور ایک ایک ٹکڑا دونون بیٹیون
کو دیدیا اور آپ کچھ نہ کہا یا پیر اوٹھی اور چلی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
مینے اوس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیون مین (یعنی اوسکی بیٹیان ہون
پھر وہ اون کے ساتھ نیکی کرے (اون کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کردے) تو وہ
قیامت کے دن اوسکی آڑ ہونگی جہنم سے عن عائشۃ انھا قالت جاءتنی مسکینۃ تحمل
ابنتین لھا فاطعمتھا ثلاث تمرات فاعطت کل واحدۃ منھما تمرۃ ورفعت الی
فیھا تمرۃ لتاکلھا فاستطعمھا ابنتاھا فشقت التمرۃ التی کانت تریدان تاکلھا
بینھما فاعجبنی شانھا فذکرت الذی صنعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان اللہ قد اوجب لھا بھا الجنۃ او اعتقھا من النار ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت
ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنے دونون بیٹیون کو لیے ہوئے مینے اسکو تین کھجورین دین اوسنے ہر ایک
بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے مین اسکی بیٹیون نے وہ کھجور
بھی مانگی کھانے کو اوسنے اوس کھجور کے جسکو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے مجھ پر یہ حال دیکھکر تعجب
ہوا مینے جو اوسنے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے اس سبب
سے اوس کے لیے جنت واجب کردی یا اوسکو جہنم سے آزاد کردیا عن انس بن مالک قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو وضم
اصابعہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیون کو
پالے اون کے جوان ہونے تک قیامت کے دن مین اور وہ اسطرح سے آوینگے اور آپ نے اپنی انگلیون کو
ملایا (یعنے میرا اسکا ساتھ ہوگا قیامت کے دن مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اوسکی لڑکیان ہون تو خیر
ورنہ دو یتیم لڑکیون کو پالے اور جوان ہوئے پر اون کا نکاح کردیوے تاکہ حضرت صلعم کا ساتھ اوسکو نصیب

فھو من النار

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ
النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان
کے تین بچے مرجاوین اوسکو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اوتارنے کے لیے (یعنے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم
مین کوئی ایسا نہین ہے جو دوزخ پر نہ گذرے سو جو ہی اوسکا بھی گذر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسیطرح کا
عذاب نہ ہوگا) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ تَحِلَّةَ
النَّارِ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ
إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَاثْنَانِ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے فرمایا تم مین سے جس کے تین
لڑکے مرجاوین اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت مین جاویگی ایک عورت بولی
یارسول اللہ اگر دو بچے مرین آپ نے فرمایا دو ہی سہی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ
إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا
فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ
مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا
مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ساری باتین آپ کی مرد ہی سنا کرتے ہین تو ہمارے لیے بھی
ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کرین اور آپ سکھدوہ باتین سکھا دین جو اللہ تعالیٰ نے
آپ کو سکھلائین آپنے فرمایا اچھا فلانے دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئین رسول اللہ صلعم اون کے پاس
تشریف لائے پھر فرمایا تم مین سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنے تین بچے اوسکے
مرگئے) تو وہ اوس کی آڑ ہوجاوین گے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے آپنے

فرمایا اور دو بچے دو بچے (یعنے اون کا بھی یہی حکم ہے) **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہو کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہون **عن** اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ قَدْ مَاتَ لِیْ اِبْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ تُطَیِّبُ بِہٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُھُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّۃِ یَتَلَقّٰی اَحَدُکُمْ اَبَاہُ اَوْ قَالَ اَبَوَیْہِ فَیَاْخُذُ بِثَوْبِہٖ قَالَ بِیَدِہٖ کَمَا اٰخُذُ اَنَا بِصِنْفَۃِ ثَوْبِیْ ھٰذَا فَلَا یَنْتَہِیْ اَوْ قَالَ یَنْتَہِیْ حَتّٰی یُدْخِلَہُ اللّٰہُ اَبَاہُ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ سُوَیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو السُّلَیْلِ **ترجمہ** ابوحسان سے روایت ہے مین نے ابوہریرہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہین بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو انہون نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہین (یعنی جنت سے جدا نہ ہونگے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہین ہوتا) وہ اپنے باپون سے ملین گے یا ماں باپ سے اور اُنکا کپڑا پکڑین گے یا ہاتھ جیسے مین اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہون نہ چھوڑین گے یہانتک کہ اللہ انکو اور اون کے باپون کو جنت مین داخل کرے گا **عن** السَّبِیْعِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَھَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا تُطَیِّبُ بِہٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ لَّھَا فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ لَہٗ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَۃً فَقَالَ دَفَنْتِ ثَلَاثَۃً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِّنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَیْنِھِمْ عَنْ جَدِّہٖ وَقَالَ الْبَاقُوْنَ عَنْ طَلْقٍ لَمْ یَذْکُرُوا الْجَدَّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ لیکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجیے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ مین تین بچون کو گاڑ چکی ہون آپنے فرمایا تو نے تین بچون کو گاڑا وہ بولی ہان آپنے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّھَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا یَشْتَکِیْ وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْہِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَۃً قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِّنَ النَّارِ قَالَ زُھَیْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ یَذْکُرِ الْکُنْیَۃَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس بیٹی کے لیے دعا فرمایئے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جاوے میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی **باب** اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَحَبَّہُ اَھْلُ السَّمَآءِ حب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اُس سے محبت کرتے ہیں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ قَالَ فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ قَالَ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰہُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْہُ قَالَ فَیُبْغِضُہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْہُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَہٗ ثُمَّ تُوْضَعُ لَہُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلانے بندے سے تو بھی اوس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اوس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلانے سے تم بھی محبت کرو اُس سے پھر آسمان والے فرشتے اوس سے محبت کرتے ہیں بعد اوس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلان کا دشمن ہوں تو بھی اُسکا دشمن ہو پھر وہ بھی اُس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلان شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اُس سے دشمنی رکھو وہ بھی اوس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اوس کے زمین والوں کے دلوں میں اوسکی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اوس کے دشمن رہتے ہیں پھر سے)

ع از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت (ملا زخدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت)

عن اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ کُنَّا بِعَرَفَۃَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَھُوَ عَلَی الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَقُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَرَی اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ وَمَا ذَاکَ قُلْتُ لِمَا لَہٗ مِنَ الْحُبِّ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ قَالَ یَا بُنَیَّ اَنْتَ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ

یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ عَنْ سُہَیْلٍ **ترجمہ** ابوصالح سے روایت ہے ہم عرفات مین تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیون کے سردار تھے نکلے لوگ کھڑے ہوگئے اون کے دیکھنے کو مین نے اپنے باپ سے کہا اے باباجان مین سمجھتا ہون اللہ تعالی دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز کو باپ نے پوچھا کیون مین نے کہا اس واسطے کہ لوگون کے دلون مین اُنکی محبت پڑگئی ہے اونہون نے کہا قسم تیرے باپ کی تو نے ٹھیک سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **باب** الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ روحون کے جھنڈ جھنڈ ہین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحون کے جھنڈ جھنڈ ہین پھر جنہون نے اون مین سے ایکدوسری کی پہچان کی تھی وہ دنیا مین بھی دوست ہوتی ہین اور جو وہان الگ تھین یہان بھی الگ رہتی ہین **ف** پہچان سے یہ غرض کہ ایک صفات کی تھین یا سعادت اور شقاوت مین موافق تھین غرض یہ کہ اچھی روحین دنیا مین بھی آپس مین دوست ہوتی ہین اور بری بری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِحَدِیْثٍ یَرْفَعُہٗ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانون کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے مین جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے مین بھی وہی بہتر ہین یعنی جو اُسوقت مین شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام مین بھی ایسے ہین جب سمجھدار ہون اور روحون کے جھنڈ جھنڈ الگ ہین پھر جن روحون کو ایک دوسرے کی وہان پہچان تھی دنیا مین بھی اون مین الفت ہوئی اور جو وہان غیر تھین وہ یہان بھی غیر رہین **باب** اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے آپنے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا

اللہ اور اُس کے رسول کی محبت آپ نے فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھی رگو اور اعمال کم ہون **عن** انس قال قال رجل یارسول اللہ متی الساعۃ قال وما اعددت لھا فکم یذکر کثیرا قال ولکنی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع من احببت **ترجمہ** وہی جوگزرا اس مین یہ ہی کہ اُس گنوار نے بہت سامان نہ کیا اور کہا لیکن مین محبت رکھتا ہون اللہ اور اُسکے رسول سے **ف** نووی نے کہا اللہ اور اوس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہی کہ اون دونون کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اُس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور محبت مین صالحین کے یہ ضرور نہین کہ اون کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو اُنکی مثل ہو جاویگا **بیت** احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا **عن** انس بن مالک ان رجلا من الاعراب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئلہ غیر انہ قال ما اعددت لھا من کبیر احمد علیہ نفسی **ترجمہ** وہی جوگذرا اس مین یہ ہے کہ اُس گنوار نے کہا مین نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہین کیا ہے جسپر اپنی تعریف کرون **عن** انس بن مالک قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ متی الساعۃ قال وما اعددت لھا قال حب اللہ ورسولہ قال فانک مع من احببت قال انس فما فرحنا بعد الاسلام فرحا اشد من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانک مع من احببت قال انس فانا احب اللہ ورسولہ وابا بکر وعمر فارجو ان اکون معھم وان لم اعمل باعمالھم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ قیامت کب ہی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا طیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھی۔ انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہین ہوے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوے انس نے کہا مین تو محبت رکھتا ہون اللہ سے اور اُس کے رسول سے اور ابوبکر اور عمر سے اور مجھے امید ہی کہ قیامت کو ون مین اون کے ساتھ ہون گو مین نے اون کے سے اعمال نہین کیے **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر قول انس فانا احب وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال بینما انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجین من المسجد فلقینا رجلا عند سدۃ المسجد فقال یارسول اللہ متی الساعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لھا قال فکان الرجل استکان ثم قال

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَثِيْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صِيَامٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہمکو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا تو نے کیا سامان طیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سنکر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ طیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اُس کے رسول سے آپنے فرمایا پس تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اُس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اُس قوم سے عمل نہ کرے آپنے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ **ترجمہ** ابوموسی سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب** اَلثَّنَاءِ عَلَى الصَّالِحِ لَا تَضُرُّهٗ نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اوسکو خوشی ہے **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں آپنے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنے آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اوس کے لیے کہ لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں **عَنْ** اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کتاب القدر

کتاب تقدیر کے بیان مین

عن عبد اللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق
ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون فی ذلک علقۃ مثل ذلک ثم
یکون فی ذلک مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل الملک فینفخ فیہ الروح ویومر بارابع کلمات
بکتب رزقہ وعملہ واجلہ وشقی او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل
بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل
بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ و
بینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ترجمہ عبد اللہ سے روایت
ہے حدیث بیان کی ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے ہین سچے کیے ہوئے بیشک تم مین سے ہر ایک آدمی کا نطفہ
اوسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن مین لوہو کی پھٹکی ہوجاتا ہے پھر چالیس دن مین
گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا تعالی اوس کیطرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اوس مین روح پھونکتا ہے اور
چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہے کہ اوسکی روزی لکھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہے
کہ کتنا جیے گا اور اوسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بدبخت (دوزخی)
ہوگا سو میں قسم کھاتا ہون اوسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون
کے کام کرتا ہے یہانتک کہ اوس مین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنے بہت قرب ہوجاتا ہے)
پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہوجاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ مین جاتا ہے اور
مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ مین اور اُس مین سوائے ایک ہاتھ
بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر
بہشت مین جاتا ہے ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا
مطلب خصوصًا تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اس کے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن
اتنا دریافت کر چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھیرا تو کوئی اپنی عبادت و بندگی پر غرہ نہ کرے سو اسی کو خاتمے

کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت
اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی مین عیش کیا چاہیے ضعیفی مین
توبہ کرلین گے سو یہ شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے سو اسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی
مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کسیوقت خدا سے غافل ہونا
لازم نہین سو اسطے کہ شاید ہمین نفس نفس و پسین بود الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے
نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (تحفۃ الاخیار) **عن** الاعمش بھذا الاسناد قال فی حدیث
وکیع ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین لیلۃ وقال فی حدیث معاذ عن شعبۃ اربعین
لیلۃ او اربعین یوما او اما فی حدیث جریر وعیسی اربعین یوما **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
حذیفۃ بن اسید یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الملک علی النطفۃ بعد
ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسۃ واربعین لیلۃ فیقول یا رب اشقی او سعید
فیکتبان فیقول ای رب اذکر او انثی فیکتبان ویکتب عملہ واثرہ واجلہ ورزقہ ثم
تطوی الصحف فلا یزاد فیھا ولا ینقص **ترجمہ** حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ورنت یعنی نطفے کے پر جاتا ہے جب وہ بچہ دان مین جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے
بعد اور کہتا ہے اے رب اسکو بدبخت لکھون یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا
ہے مرد لکھون یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اسکا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر
کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اوس سے کوئی چیز بڑہتی ہے نہ گھٹتی **عن** عبد اللہ بن مسعود یقول الشقی
من شقی فی بطن امہ والسعید من وعظ بغیرہ فاتی رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقال لہ حذیفۃ بن اسید الغفاری فحدثہ بذلک من قول ابن مسعود فقال
وکیف یشقی رجل بغیر عمل فقال لہ الرجل اتعجب من ذلک فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اذا مر بالنطفۃ اثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیھا ملکا فصورھا
وخلق سمعھا وبصرھا وجلدھا ولحمھا وعظامھا ثم قال یا رب اذکر او انثی فیقضی
ربک ما شاء ویکتب الملک فیقول یا رب اجلہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم
یقول یا رب رزقہ فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الصحیفۃ فی یدہ فلا یزید

عَلٰی اَمْرِہٖ لَا یَنْقُصُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہتے تہے بدبخت وہ ہی جو اپنی مان کے پیٹ سی بدبخت ہی اور نیک بخت وہ ہی جو دوسرے سے نصیحت پاوی۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود سی یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی پاس آئے جنکو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تہے اور اون سی یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا۔ حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی آپ فرماتے تہے جب نطفہ پر بیالیس راتین گذر جاتی ہین تو اللہ تعالی ایک فرشتہ بہیجتا ہے اُس کے پاس وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوس کے کان آنکہہ اور کہال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہی پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہی پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوسکی عمر کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوس کی روزی کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر وہ فرشتہ اپنے ہاتہہ مین یہ کتاب باہر لیکر نکلتا ہے اور اُس سے کوئی امر نہ بڑہتا ہے نہ گہٹتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَرِیْحَۃَ حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدٍ الْغِفَارِیِّ قَالَ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ ھَاتَیْنِ یَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَۃَ تَقَعُ فِی الرَّحِمِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ یَتَصَوَّرُ عَلَیْھَا الْمَلَکُ قَالَ زُھَیْرٌ حَسِبْتُہٗ قَالَ الَّذِیْ یُخَلِّقُھَا فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیَجْعَلُہُ اللّٰہُ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَسَوِیٌّ اَوْ غَیْرُ سَوِیٍّ فَیَجْعَلُہُ اللّٰہُ سَوِیًّا اَوْ غَیْرَ سَوِیٍّ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا رِزْقُہٗ مَا اَجَلُہٗ مَا خُلُقُہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہُ اللّٰہُ شَقِیًّا اَوْ سَعِیْدًا ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے ان دونون کانون سی آپ فرماتے تہے نطفہ مان کے پیٹ مین چالیس راتون تک یون ہی رہتا ہے پہر فرشتہ اوسپر اوترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اُسکو پیدا بناتا ہے وہ کہتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پہر اللہ تعالی اوسکو مرد کرتا ہے یا عورت پہر وہ فرشتہ کہتا ہی ای پروردگار یہ پورا ہوگا یا ناقص پہر اللہ تعالی اُسکو پورا کرتا ہے یا ناقص پہر کہتا ہے ای پروردگار اوسکی روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے اُسکے اخلاق کیسے ہین پہر اللہ تعالی اُسکو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت **عَنْ**

حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْلُقَ شَيْئًا يَاْذَنُ لِلْمَضْغِ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک فرشتہ جو موکل ہے رحم پر جب اللہ تعالی کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے چالیس پر کئی راتون کے بعد پھر بیان کیا وہی جو گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ اَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ اَيْ رَبِّ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے اے رب ابھی نطفہ ہے اے رب اب لوہو کی پھٹکی ہے اے رب اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالی کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہے یا عورت نیک ہے یا بد اوسکی روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنے ماں کے پیٹ مین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ مَّا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے ہم بقیع مین تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ بیٹھے ہم بھی آپکے گرد بیٹھے آپکے پاس ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیرین کرنے لگے پھر آپنے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے کوئی جان ایسی نہین ہے جسکا

اسنے ٹھکانا نہ لکھدیا ہو جنت مین یا دوزخ مین اور یہ نہ لکھدیا ہو کہ نیک بخت ہی یا بدبخت ہو ایک شخص بولا
یارسول اسہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیون بھروسا نہ کرین اور عمل کو چھوڑ دین (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا
بے فائدہ ہے جو قسمت مین ہی وہ ضرور ہوگا) آپنے فرمایا جو نیک بختون مین سے ہے وہ نیکون کا کام شتابی کریگا
اور جو بدبختون مین سے ہے وہ بدون کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی
گئی ہے لیکن نیکون کو آسان کیا جاویگا نیکون کے اعمال کرنا اور بدون کو آسان کیا جاویگا بدون
کے اعمال کرنا پھر آپنے یہ آیت پڑہی سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنے اسلام کو سچا جانا)
سو اوس کو ہم آسان کردین گے نیکی کرنا اور بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اوس نے جھوٹا
جانا تو اوسکو ہم آسان کردین گے کفر کی سخت راہ ف اصحاب یہ سمجھے ہے کہ تقدیر کے روبرو
عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین ہو سکتے
کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنے حکمت کے
بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی
کا اور زہر سبب ہے موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم
ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسیطرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اسکو
مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ ان احادیث کو روسے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر
حق ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اس مین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف
عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہین سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے حضرت علی مرتضے کرم اسہ وجہہ سے پوچھا
تقدیر کو آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات مین سمندر مین مست گھس یعنے تقدیر کا بھید دریافت کرنا
آدمی کا مقدور نہین۔ احدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا
دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپنے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم
یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے مین جہان تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس
کوشش کے اپنے تدبیر پر بغرہ نہ ہو اور اسہ تعالی کی تقدیر پر بھروسا رکھے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ
دین اسلام کی تعلیم مین خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر مین مخالف فرقون کو جب وہ
ناکام ہوتے ہین کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہوجانے پر کیسا رنج کرتے ہین پر

مومنون کو کچھ رنج نہین وہ جانتے ہین کہ صرف کوشش سے کامیابی نہین ہوتی بلکہ اللہ تعالی کی تقدیر بھی ضرور ہی اور جو لوگ تقدیر کو نہین مانتے ہم اون سے یون بحث کرتے ہین کہ بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہوجانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا مین یہ حال نہین کہ ہمیشہ مسبب اوس کے بعد ہوا کرے زہر کھاتے ہین پر نہین مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہین مرتے تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہین ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہین ہوتی پانی اور ہوا دونون اچھے ہوتے ہین پر ہیضہ ہوجاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہین مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہین جاتا کافور سے ہمیشہ دبا کو فائدہ نہین ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ جو سبب عوام کی نظر مین بہت یقینی ہین وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہین ہین مثلاً آگ کا ہمیشہ نہین جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہین یا بھیگی لکڑی کو جلائین تو نہین جلاتے وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ یہان ایک مانع موجود ہی ہم یہ جواب دیتے ہین کہ سوا اس مانع کے اور بھی سیکڑون موانع نکلتے آتے ہین پھر اکیلی نار جلانے کے سبب کو مکرر ٹھیری اور موانع اسقدر غیر محصور ہین کہ انکا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اسکا ہونا موقوف ہی اوس کے سبب کے ہونے پر پھر اوس کا ہونا اوس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہی اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان متناہی مین کیونکر پائے جا سکتے ہین اب اگر زمانہ ازل مین غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالغیر ہے اور اسکا سبب بھی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہین اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدون واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر پایا جاوے بدون ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب مین ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نرہا اور ساری اسباب کی تاثیر اوسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہی اور یہی عین ایمان ہے **عن** منصور بھذا الاسناد فی معناہ قال فاخذ عودا ولم یقل مختصرۃ قال ابن ابی شیبۃ فی حدیثہ عن ابی الاحوص ثم قرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم جالسا فی یدہ عود ینکت بہ فرفع راسہ فقال ما منکم من نفس الا وقد علم منزلہا من الجنۃ

وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے تھے آپکے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیرین کر رہے تھے آپنے اپنا سر اُٹھایا پھر فرمایا تم مین سے کوئی جان ایسی نہین ہے جسکا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنے اللہ تعالی کے علم مین) کہ جنت مین ہے یا جہنم مین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیون کرین بھروسا نہ کرلین آپنے فرمایا نہین عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) **عن** مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** جابر قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا ہوے ہم جو عمل کرتے ہین تو اُس مقصد کے لیے کرتے ہین جسکو لکھکر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اُس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اوسکی نسبت کچھ نہین قرار پایا) آپنے فرمایا نہین بلکہ اوس مقصد کے لیے عمل کرو جسکو لکھکر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جسکو مین نہین سمجھا مین نے پوچھا (لوگون سے کیا کہا) اُنہون نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اُسکا کام آسان کیا گیا ہے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيْلَ فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت والون کا اور دوزخ والون کا علم ہوگیا ہے (خداوند تعالی کو) آپنے فرمایا ہان لوگون نے کہا پھر عمل کرنے والی عمل کیون کرتے ہین آپنے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا اب اگر اوس کے ماتھہ سے اچھے کام ہو رہے ہین تو امید ہوتی ہے کہ اُسکی تقدیر مین جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو بُرے کام ہو رہے ہین تو خیال ہوتا ہے کہ اوس کی تقدیر مین جہنمی ہونا لکھا ہے ہمکو تقدیر کا علم نہین حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہین وہ بھی بہ تقدیر الہی ہین اور عذاب و ثواب اوس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہمکو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہین پہونچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہین اور اوسکی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہین) **عن** یَزِیْدَ الرِّشْکِ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ حَمَّادٍ وَّ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ **ترجمہ** وہی حدیث اور گذری **عن** اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اَرَاَیْتَ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ الْیَوْمَ وَیَکْدَحُوْنَ فِیْہِ اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْھِمْ وَمَضٰی عَلَیْھِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ اَوْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُوْنَ بِہٖ مِمَّا اَتَاھُمْ بِہٖ نَبِیُّھُمْ وَ ثَبَتَتِ الْحُجَّۃُ عَلَیْھِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْھِمْ وَمَضٰی عَلَیْھِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلَا یَکُوْنُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِکَ فَزَعًا شَدِیْدًا وَقُلْتُ کُلُّ شَیْءٍ خَلْقُ اللّٰہِ وَمِلْکُ یَدِہٖ فَلَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ فَقَالَ لِیْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُکَ اِلَّا لِاَحْرِزَ عَقْلَکَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ مُزَیْنَۃَ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ الْیَوْمَ وَیَکْدَحُوْنَ فِیْہِ اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْھِمْ وَمَضٰی فِیْھِمْ مِّنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُوْنَ بِہٖ مِمَّا اَتَاھُمْ بِہٖ نَبِیُّھُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّۃُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْھِمْ وَمَضٰی فِیْھِمْ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰھَا فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا **ترجمہ** ابو الاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کیا سمجھتا ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہین آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی اگلی تقدیر کے رو سے یا آگے ہونیوالی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے جو نبی نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا اس لیے کہ خدا تعالی نے جب کسی کی تقدیر مین جہنمی ہونا لکھدیا تو پھر وہ اوس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے

یہ سنکر مین بہت گھبرایا اور مین نے کہا ظلم نہین ہی اسوجہ سی کہ ہر ایک چیز اسکی بنائی ہوئی ہے اور اسی کے ملک ہے اوس سے کوئی پوچھ نہین سکتا اور لوگون سے البتہ پوچھ سکتی ہین عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے مین نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤن دو شخص مُزینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اٹھا رہے ہین آیا اسکا فیصلہ ہوچکا اور تقدیر مین وہ بات گذر چکی یا آیندہ ہونے والا ہے اس حکم کے رد سی جسکو پیغمبر لیکر آئے اور اُنپر حجت ثابت ہوچکی آپ نے فرمایا نہین بلکہ اس بات کا فیصلہ ہوچکا اور اسکی تصدیق اللہ کی کتاب سی ہوتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اوسکی جس نے بنایا اسکو پھر بنادی اوسکو برائی اور بھلائی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہی یعنے جنتیون کے کام پھر اُسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ جنتیون کے کام پر ہوتا ہے **عن** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگون کی نظر مین جنتیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگون کی نظر مین جہنمیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے

باب حجاج آدم و موسی علیہما السلام خصومت آدم اور حضرت موسی علیہما السلام کا مباحثہ

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ اَنْتَ اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ وَخَطَّ لَکَ بِیَدِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَقَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ وَابْنِ عُیَیْنَۃَ قَالَ اَحَدُھُمَا خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ کَتَبَ لَکَ التَّوْرَاۃَ بِیَدِہٖ **ترجمہ**

ابو ہریرہ کی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ سے بحث ہوئی حضرت موسے نے کہا ای آدم تم ہمارے باپ ہو تم نے ہمکو محروم کیا اور جنت سے نکالا (کیہون کہا کر) حضرت آدم نے کہا تم موسی ہو تم کو اللہ تعالی نے اپنی کلام سے خاص کیا اور توراۃ تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکہی تم مجھہ کو طعنہ دیتے ہو اوس کام پر جو اللہ تعالی نے میری قسمت مین میری پیدایش سے چالیس برس پہلے لکھدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام بحث مین غالب آئے موسی علیہ السلام پر ف اللہ تعالی نے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھہ سے لکہا اس مقام پر اہلحدیث کا یہ مذہب ہی کہ اللہ تعالی کے دونون ہاتھہ ہین اور دونون داہنے ہین اور ہاتھہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فقہ اکبر مین کہا کہ ہاتھہ کی تاویل مغفرت اور قدرت سے نکرین گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہی - امام نووی نے جو کہا کہ اسکا ظاہر مراد نہین ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہی یعنی جسمانی ہاتھہ جیسا ہمارا ہاتھہ ہی یہ بیشک مراد نہین ہے کیونکہ اللہ تعالی کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کی مشابہ نہین ہوسکتی اور یہ مطلب نہین کہ ظاہر سے لغوی مراد نہین ہے اسلیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والون مین اور اہل حدیث مین کوئی فرق باقی نہین رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کردی ہی کہ تمام صفات الہی اپنے ظاہر پر محمول ہین تو ید کا ترجمہ ہاتھہ سے اور وجہ کا منہ سے اور عین کا آنکہہ سے اور قدم کا پاؤن سے کر سکتے ہین اور نہین اختلاف کیا اسمین مگر اُس جاہل نے جو معاند ہی اور غور نہین کرتا سلف علیہ الرحمۃ کے اقوال مین اور ہمنے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتہا فی الاستوا مین بیان کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونون پیغمبر ایک جگہہ جمع ہوئے ہون اور حدیث معراج مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبرون سے ثابت ہی آسمان مین اور بیت المقدس مین تو یہ امر بعید نہین ہی کہ اللہ تعالی نے اُنکو زندہ رکہا ہو جیسے شہدا کے باب مین آیا ہے اور احتمال ہی کہ یہ مباحثہ حضرت موسی علیہ السلام کی زندگی مین ہوا ہو اور انہون نے خدا سے دعا کی ہو کہ اون کو حضرت آدم سے ملادین - اور یہ جو حضرت آدم نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدایش سے میری قسمت مین لکہا گیا تو یہ تورات شریف مین لکہنا ہے کیونکہ توراۃ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالی نے اپنے مقدس ہاتھہ سے لکہی اور تقدیر کا لکہنا مراد نہین ہے اسلیے کہ تقدیر جو حکم اٰلہی مین تہی وہ تو ازلی ہی (نووی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی

أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ
عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ
قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور
موسیٰ علیہما السلام نے تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور
جنت سے انکو نکالا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور اُن کو
برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کرکے موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں آدم علیہ السلام نے کہا تو پھر مجھکو ملامت
کرتے ہو اُس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھدیا گیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ
آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ
لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ
آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ
فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى
بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى قَالَ نَعَمْ قَالَ
أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ
السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ
سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تمکو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا
اور سلامی کا سجدہ اُسوقت جائز تھا ہماری دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہوگیا) اور تمکو
اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تمنے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اوتارا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہ موسیٰ
ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کرکے اور کلام کرکے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں
دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے
تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس پہلے آدم علیہ السلام

نے کہا تمنے تورات مین نہین پڑہا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بہٹک گیا حضرت موسے نے کہا
کیون نہین مین نے پڑہا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا پہر تم مجھہ کو ملامت کرتے ہو اُسکام کے کرنے پر جو میری
تقدیر مین اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکہدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو
آدم غالب آئے موسے پر **ف** نووی نے کہا اگر کوئی ہم مین سے گناہ کرے پہر یہی جواب دیوے جو حضرت
آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اوس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہیگی جواب یہ ہے کہ نہین جاویگی کیونکہ وہ دنیا
مین سے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مر چکے تہے اور اُنکا گناہ اللہ تعالی نے بخشدیا تہا سو جہ سے اون کو
ملامت نہی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى
فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى
الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِیْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ
فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی نے
تقریر کی موسی علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسی
ہو جنکو اللہ تعالی نے چنا رسالت اور کلام سے پہر تم مجھہ کو ملامت کرتے ہو اوس کام پر جو میری تقدیر
مین لکہا گیا میری پیدایش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب آئے موسی پر **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ
يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَقَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر بن عاص سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ تعالی نے
مخلوقات کی تقدیر کو لکہا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اُسوقت پروردگار کا
عرش پانی پر تہا **ف** نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے
اوسکی کوئی ابتدا نہین ۔ اسحدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے
پہلے تہا اور وہ عرش پانی پر تہا اب معلوم نہین کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تہا اس کی خبر ہمکو اللہ اور
رسول نے نہین دی **عن** اَبِیْ هَانِیٍٔ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهٗ

عَلَى الْمَاءِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین پانی پر عرش ہونیکا بیان نہین ہے **باب** تَصْرِيفِ اللهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ دل اللہ تعالی کے اختیار مین ہین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیون کے دل پروردگار کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار انکو پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپنے فرمایا یا اللہ دلون کے پھیرنے والے ہمارے دلون کو پھیر دے اپنی اطاعت پر **ف** یعنے انسان کا دل بھی اسکے قابو مین نہین وہ بھی خداوند کریم کے ہاتھ مین ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے چاہتا ہے تو گمراہی کیطرف پھیر دیتا ہے غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی خداوند کیطرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہین سکتے جب تک خداوند تعالی نہ چاہے ۔ یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث مین یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہین اور ادن کی کیفیت کا علم خدا کو ہے بیشک خدا کی انگلیان ہین جیسے اوسکی ہاتھ مین پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہمکو معلوم ہے نہ انگلیون کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہون نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہین انگلیون سے مراد یہان قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگون نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن مین صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونون ہاتھ اوس کے کہلے ہین اور حدیث مین اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے **باب** كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ ہر چیز تقدیر سے ہے **عن** طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ ترجمہ طاوس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیون کو پایا وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور مین نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے یہانتک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنے بعضا آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے بعضا بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہی) **عن** ابی ہریرۃ قال جاء مشرکو قریش یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اوتری جسدن گھسیٹے جاوینگے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جاویگا چکھو جہنم کا لگنا ہمنے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنے یہ کیے ہیں کہ ہمنے ہر چیز کو اوس کے اندازہ پر پیدا کیا یعنے جتنا مناسب تھا) **باب** کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا **عن** ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبہ باللمم مما قال ابوھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ قال عبید فی روایۃ ابن طاوس عن ابیہ سمعت ابن عباس **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہ سے اور لمم میں گر پڑتے ہیں تو خدا تعالی بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لمم کے معنے وہ ہیں جو ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اسکا حصہ لکھدیا ہے جو ضرور ہونیوالا ہے تو زنا آنکھوں کی دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کی باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کی خواہش زنا ہے اور فرج انکو سچا کرتی ہے یا جھوٹا **ف** یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا میں بھی ثابت ہوگئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقۃً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازًا ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالی اس لمم کو بخشدیگا اور بعضوں نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنے دل میں گناہ کا خیال آوے لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہوجاویگا واللہ اعلم **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کتب علی ابن ادم نصیبہ من الزنا مدرک ذلک لا محالۃ فالعینان

زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ
زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر مین اُسکا حصہ زنا کا لکھدیا گیا ہے جسکو وہ خواہ
مخواہ کریگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا ہے اور کانون کی زنا سننا ہے اور زبان کی زنا بات کرنا ہے اور
ہاتھہ کی زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے اور پاؤن کی زنا جانا ہے (فاحشہ کیطرف) اور دل کی زنا خواہش اور
تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتون کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ **باب** حُكْمِ الْاَطْفَالِ بچون
کا بیان کہ وہ جنتی ہین یا دوزخی اور فطرت کا بیان **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ
وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر
یعنے اوس عہد پر جو روحون سے لیا گیا تہا یا اُس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ مین ہونے والی ہے یا
اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر پہر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی بناتے ہین اور نصرانی بناتے ہین
اور مجوس بناتے ہین جیسے جانور چار پاؤن والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا
ہوا پیدا ہوا پہر ابوہریرہ کہتے ہے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ یعنی اللہ کی پیدائش جسپر بنایا لوگون کو اللہ کی پیدائش نہین بدلتی **عن** الزہری
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً وَّلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ **ترجمہ** وہی جو گذرا
عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى
الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُشَرِّكَانِهٖ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پہر اُس کے

مان باپ اوسکو یہودی بناتے ہین نصرانی بناتے ہین مشرک بناتے ہین ایک شخص بولا یارسول اللہ اگر وہ بچہ اُس سے پہلے مرجاوے آپنے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا **ف** تو اللہ تعالی کی مرضی چاہے اُسی جنت مین لیجاوے چاہے جہنم مین - بچون کے باب مین جو بلوغ سے پہلے مرجاوین علما کا اختلاف ہی نووی نے کہا مسلمانون کے بچے تو اجماعًا جنتی ہین اور مشرکون کے بچون مین تین مذہب ہین اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے مان باپ کے ساتھہ جہنم مین جاوین گے اور بعضون نے توقف کیا ہے اور صحیح جسپر محققین ہین یہ ہی کہ وہ جنتی مین - اور حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس مین جہنم مین جانیکا ذکر نہین ہی بلکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہین ہوئے تو جنتی ہین اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اوس کے مان باپ تو مسلمان تھے اور حدیث مین جو اوسکو کافر کہا ہے اُسکا مطلب یہ ہی کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور مان باپ کو بھی کافر کردیتا **عن** الاعمش بھذا الاسناد فی حدیث ابن نمیر ما من مولود یولد الا ھو علی الملۃ وفی روایۃ ابی بکیر عن ابی معاویۃ الا علی ھذہ الملۃ حتی یبین عنہ لسانہ وفی روایۃ ابی کریب عن ابی معاویۃ لیس من مولود یولد الا علی ھذہ الفطرۃ حتی یعبر عنہ لسانہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ وہ زبان سے باتین کرنے لگے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یولد یولد علی ھذہ الفطرۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا جدعاء حتی تکونوا انتم تجدعونھا قالوا یا رسول اللہ افرایت من یموت صغیرا قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اوس کے مان باپ اُسکو یہودی بنا دیتے ہین اور نصرانی جیسے اونٹ جنتی مین کوئی اون مین کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم اون کے کان کاٹتے ہو لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ جو بچہ بچپنے مین مرجاوے آپنے فرمایا اللہ تعالی جانتا ہے ایسے بچے کیا عمل کرتے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل انسان تلدہ امہ علی الفطرۃ ابواہ بعد یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ فان کانا مسلمین فمسلم

كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُ الشَّيْطَانُ فِيْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا **ترجمہ** وہی اتنا زیادہ ہے کہ اگر اوس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اوسکی ماں جنتی ہے تو شیطان اوس کے کوکھون مین ٹہونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور اون کے بیٹے عیسی علیہما السلام کو شیطان ٹہونسا نہ دے سکا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِیْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِیْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکون کے بچون کا حال آپنے فرمایا اللہ تعالی خوب جانتا ہے وہ (بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے **عن** الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ وَابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِیْثِهِمَا غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِكِیْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِیْنَ مَنْ یَمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِیْرًا فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِیْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِیْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِیْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ **ترجمہ** ابن عباس سے بہی ایسی ہی روایت ہے **عن** اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَّكُفْرًا **ترجمہ** اُبی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لڑکا جس کو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تہا (یعنے بڑا ہوکر کافر ہوجاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر مین پہنسا دیتا **ف** یہان یہ سوال ہے کہ جب اوسکی تقدیر مین خداوند تعالی نے یہ لکہدیا تہا کہ وہ چھٹپن مین مارا جاویگا تو بڑا ہوکر کافر کیونکر ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ تقدیر مین یہ بہی لکہا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جاویگا تو کافر ہوجاویگا **عن** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ تُوُفِّیَ صَبِیٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَهُ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَّلِهٰذِهٖ اَهْلًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک بچہ مرگیا مین نے کہا خوشی ہو اوس کو وہ تو جنت کی چڑیون مین سے ایک چڑیا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہین جانتی کہ اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے **عن** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ

قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ ترجمہ

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچے کے جنازے پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہو اسکو یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہونچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا اون کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اُن کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِاِسْنَادِ وَكِيْعٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** الْاَجَلِ وَالرِّزْقِ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ عَنِ الْقَدَرِ عمر اور روزی تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَّاَيَّامٍ مَّعْدُوْدَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَةٍ لَّنْ يُّعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ اَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهٖ لَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعِيْذَكِ مِنْ حَمَلِ اٰبِ النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَّاَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ اَرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيْرُ مِنْ مَّسْخٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَّلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ قَبْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ مجھکو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جنکی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اوس کے وقت سے پیشتر نہیں کرے گا اور نہ اوس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھکو دوزخ کے عذاب بچا دے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اونکی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر

اور سور تو اون سے پہلے بھی موجود تھے **ف** یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اوس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اوسکی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا کہ ناتا ملانے سے عمر بڑہتی ہے اوسکی تاویل اوپر گذر چکی اور شاید وہ عمر بڑہتی ہے جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اوسکو گھٹا اور بڑہا دیتا ہے لیکن جو علم الٰہی میں ہے وہ گھٹ بڑہ نہیں سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یا اون کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے مراد اون سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے اون کی نسل نہیں چلی اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ حیوان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا میں چلی آتی ہے۔ (نووی مختصراً) **عن** مِنْ شَرِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَكِيْعٍ جَمِيْعًا مِّنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَّاٰثَارٍ مَّوْطُوْءَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِّنْهَا قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهٖ وَلَوْ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَّكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ هِيَ مِمَّا مَسَخَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلُ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ اُم المومنین اُم حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے اُن باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلنے لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئی ہیں اون میں سے کسی چیز کو اللہ اوس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سویر کرنے والا نہیں اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بچاوے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سور اون لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا اون کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو اون لوگوں سے پہلے موجود تھے **عن** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاٰثَارٍ مَّلْعُوْنَةٍ قَالَ

ابن معبد وروی بعضهم قبل حدیث انی رأیت له ترجمہ وہی جو گذرا **باب** الایمان بالقدر تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی الله من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن بالله ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جسکا ایمان قوی ہو) اللہ تعالی پر بھروسا رکھتا ہو آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے ناتوان مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے حرص کر ان کاموں کی جو تجھکو مفید ہیں (یعنی آخرت میں فائدہ دینگی) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت نہار اور جو تجھپر کوئی مصیبت آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کا ہیکو آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالی کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اوس نے چاہا کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے (یعنے جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالی کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اُس کے حکم سے ہے اُسکو اگر مگر کہنا جائز ہے اور اوس کے مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور جو اعتقاد کافر کا ہے اوس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے)

کتاب العلم

کتاب علم کے بیان میں

باب النهی عن اتباع متشابه القرآن قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں اون میں کھوج کرنا منع ہے **عن** عائشة قالت تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم

تَاوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی پروردگار وہ ہے جس نے تجہپر کتاب اوتاری اس مین بعضی آیتین مضبوط ہین (محکم) وہ تو جڑ ہین کتاب کی اور بعضی متشابہ (گول گول) جسکے مطلب کی ہیر جن لوگون کے دل مین کمراہی ہے وے کہوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا فساد چاہتے ہین اور اُسکا مطلب چاہتے ہین حالانکہ اُسکا مطلب کوئی نہین جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم ایمان لائے اوسپر سب آیتین ہمارے پروردگار کے پاس سے آئین ہین اور نصیحت وہی سنتے ہین جو عقل رکہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اون لوگون کو دیکہو جو کہوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہین جن کو اللہ تعالی نے تبلایا **ف** متشابہ کے معنے مین علما کے بہت سے اقوال ہین بعض یہ کہتے ہین کہ متشابہ اون حرفون کا نام ہے جو اوائل سورہین جیسے الٓمٓ اور الٓمٓرٰ اور کہیعص ان کا علم سوا خدا کے کسی کو نہین ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بہی یہی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضون نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہین اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضون نے کہا متشابہ مشترک الفاظ ہین جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتین بہی متشابہ ہین جنکے ظاہری معنے سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کے محتاج ہین امام فخر الدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب آیتون کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتون کو متشابہ بتلاتا ہے بہر حال محکم اور متشابہ کے تعین مین بڑا اختلاف ہے اور نہی اوسکی تفصیل انتہا فی الاستوار مین کی ہے اسحدیث سے یہ بہی نکلا کہ گمراہون اور اہل بدعت کے ساتہہ ملنا منع ہے اور مراد کہوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کہوج کرے لوگون کو بہکانے کے لیے اور جو سمجہنے کے لیے پوچہے تو وہ کہوج نہین ہے پہر جو فساد کے لیے پوچہے اوسکو جواب ندین بلکہ سزا دین جیسے حضرت عمر نے صبیغ بن عسل کو سزا دی **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو

سے روایت ہے ایک دن مین سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر گیا آپنے دو شخصون کی آواز سنی جو ایک آیت
مین جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپکے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا آپنے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے
اللہ کی کتاب مین جھگڑا کرنے سے رجو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگون کو بہکانے کے لیے لیکن
مطالب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے (لودی) **عن** جندب بن
عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ
قلوبکم فاذا اختلفتم فیہ فقوموا **ترجمہ** جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پڑہو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین
اختلاف پڑے تو اوٹھ کھڑے ہو **ف** یعنی قرآن اسوقت تک پڑہو جب تک دل لگے مزا آوے اور
جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑہ جاویگا **عن** جندب یعنے
ابن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ
قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی عمران قال قال لنا جندب
ونحن غلمان بالکوفۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن بمثل حدیثہم
ترجمہ ابو عمران نے کہا جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وہی جو گذرا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض
الرجال الی اللہ الالد الخصم **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب مردون مین برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو **ف** ناحق لوگون سے لڑے
اور فساد نکالے دین مین ہو یا دنیا مین لیکن حقیقت دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا
نہین ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن الذین
من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموھم قلنا یا
رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم چلوگے اگلی امتون کی راہون پر یعنی گناہون مین اور دین کی مخالفت مین
نہ یہ کہ کفر اختیار کروگے بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہان تک کہ اگر وہ گوہ کے

سورا خ مین گہسین تم بہی اون کے ساتہہ گہسگے ہمنے عرض کیا یارسول اللہ اگلی امتون سے مراد یہود اور نصاریٰ ہین آپنے فرمایا اور کون ہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپکا جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا تیسرا کہتا ہے ہمارے زمانے مین تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس مین کسیکو شک نہین رہا ہند کے مسلمانون نے خصوصًا حیدرآباد اور علی گڈہ وغیرہ کے مسلمانون نے ہر بات مین نصاریٰ کی مشابہت شروع کردی کیا کہانے مین کیا پینے مین کیا پہننے مین یہانتک کہ بعض مسلمانون کو دیکہکر دہوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہین ہے افسوس اسپر ہے کہ اس بیدینی اور بے حمیتی کے ساتہہ عقل سلیم سے کام بہی لینا چہوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتون مین اُن کی تقلید کرتے اون کا سا اتفاق اون کی سی اولوالعزمی اون کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالاے طاق رکہا صرف لباس اور وضع اور اکل و شرب مین جو ایک آسان امر ہے اون کی مشابہت کرتے ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جسکو بلا وجہ چہوڑنا انتہی درجہ کی بیحیائی اور بے غیرتی ہے عقلمندی کا تو یہ کام تہا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جسسے اونکی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑہتی مسجدین آباد ہوتین مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جسپر تمام دنیاوی اور دینی بہلائیون کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی راے سے تمام فائدون پر نظر کرکے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بیوقوفون کی طرح اندہا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانون کی آنکہہ کہولے وہ جدہر جارہے ہین یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہین ہے ترقی اون کی جس زمانہ مین ہوئی تہی اوسکی تاریخ حدیث کی کتابون مین صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اختیار کرین **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **عَنْ** عَطَاءٍ ذَکَرَ الْاَحَادِیْثَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی حدیث جو گذری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ هَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوئے بال کی کہال نکالنے والے یعنے بیفائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑہنے والے تعصب کرنے والے تین بار یہ فرمایا **باب** رَفْعِ الْعِلْمِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اخیر زمانہ مین علم کی کمی ہونا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَثْبُتَ الْجَهْلُ وَیُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَظْهَرَ الزِّنَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیون مین سے ہے یہ کہ علم اوٹھہ جاویگا (یعنے دین کا علم لوگ کم حاصل کرین گے دنیا مین غرق ہوجاوینگے) اور جہالت قائم ہوجاویگی اور شراب پیا جاویگا اور زنا ظاہر کہلا ہوگی

فائدہ اس زمانہ مین یہ سب باتین موجود ہین دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہین دیتے عقائد ضروری تک نہین سکہاتے حدیث وتفسیر پڑہانے کا تو کیا ذکر ہے۔ شراب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیرون اور نوابون کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو مین ننانوے شرابی ہین زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق وفجور کا بازار گرم ہے فواحش سے شرم نہین نہ کوئی عیب ہے لاحول ولاقوۃ۔ یا اللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرین **عن** انس بن مالک قال الا احدثکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحدثکم احد بعدی سمعہ منہ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویشرب الخمر ویذہب الرجال وتبقی النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے کہا کیا مین تمسے ایک حدیث بیان کرون جسکو مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم سے یہ حدیث بیان کریگا جس نے اسکو سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت کی نشانیون مین سے یہ ہے کہ علم اوٹھہ جاویگا اور جہالت پھیل جاوے گی اور زنا کہلم کہلا ہوگی اور شراب پیا جاویگا اور مرد کم ہوجاوینگے یہانتک کہ پچاس عورتون کے لیے ایک مرد ہوگا جو انکی خبر گیری کرے گا یعنے لڑائیون مین مرد بہت مارے جاوینگے اور عورتین رہ جاوینگی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث ابن بشر وعبدۃ لا یحدثکموہ احد بعدی سمعت رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نذکر بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ وابی موسی فقالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ ایاما یرفع فیہا العلم وینزل فیہا الجہل ویکثر فیہا الہرج والہرج القتل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہونگے جن مین علم اوٹھہ جاویگا اور جہالت اوترے گی اور کشت وخون بہت ہوگا **عن** شقیق قال کنت جالسا مع عبد اللہ وابی موسی وہما یحدثان فقالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مثل حدیث وکیع وابن نمیر **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی وائل قال انی لجالس مع عبد اللہ وابی موسیٰ وھما یحدثان فقال ابو موسیٰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظھر الفتن ویلقی الشح ویکثر الھرج قالوا ما الھرج قال القتل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہو جاویگا زمانہ اور اٹھا لیا جاویگا علم (یعنے زمانہ قیامت کے قریب ہو جاویگا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالدی جاویگی (لوگ زکوۃ اور خیرات نہ دینگے) اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپنے فرمایا کشت وخون **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتقارب الزمان ویقبض العلم ثم ذکر مثل حدیثھما **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ کلھم قال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث الزھری عن حمید عن ابی ھریرۃ غیر انھم لم یذکروا ویلقی الشح **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالی اس طرح پر علم نہ اٹھاویگا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاویگا کہ عالموں کو اٹھا لیگا یہانتک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنا لیوینگے وہ بن جانے فتوی دینگے اور خود گمراہ ہونگے اوروں کو بھی گمراہ کرینگے **ف** یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ علماء کے دلوں سے سلب ہو جاوے گا بلکہ عالم مر جاوینگے اور جاہل رہ جاوینگے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہونگے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن

وحدیث سے ناواقف ہوتے ہین ہندوستان مین تو ایک اور اندھیر ہی کہ عالم کے ہوتے ہوئے اوس کی قدر و منزلت
نہین کرتے اور جاہلون کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہین لاحول ولاقوۃ اکثر مسجدون مین دیکھا
گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہین لیکن لوگ جاہلون کو آگے کرتے ہین اور اون کے پیچھے نماز پڑہتے ہین حدیث
کے رو سے یہ سب گمراہ ہین خدا تعالی اُنکو ہدایت کرے ۔ ہندوستان مین اسوقت امیرون اور نوابون مین
کوئی ایک عالم نہین ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اللہ تعالی
اون کی عمر و اقبال مین برکت دیوے اُن کی ذات سے ہندوستان مین علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ
کا ترجمہ بھی اُنہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابین حدیث اور تفسیر کی تالیف
فرما کر شائقین کو مہ تقسیم کر رہے ہین ہند کے مسلمانون کو اس نعمت عظمی کا شکر گذار ہونا چاہیے اور اُنکی
خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور اُن کے لیے دعای خیر کرنا چاہیے آمین یارب العلمین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فِي
حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيَّ الْحَدِيْثَ
كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ أُخْتِيْ بَلَغَنِيْ أَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عِلْمًا كَثِيْرًا قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيْمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ
مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيَبْقَى فِي النَّاسِ رُؤُوْسًا جُهَّالًا
يُفْتُوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذٰلِكَ أَعْظَمَتْ
ذٰلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ
عُرْوَةُ حَتّٰى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْأَلَهُ
عَنِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِيْ نَحْوَ مَا حَدَّثَنِيْهِ
بِهِ فِيْ مَرَّتِهِ الْأُوْلٰى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ

اراہ لم یزد فیہ شیئا ولم ینقص **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا اے بہانجی میرے مجھ کو خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمر دہمارے اوپر گذرین گے حج کے لیے تم اون سے ملو اور علم کی باتین پوچھو کیونکہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتین حاصل کی ہین عروہ نے کہا مین اون سے ملا اور بہت سی باتین پوچھین جو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کین عروہ نے کہا اون باتون مین یہ بھی ایک حدیث تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی علم لوگون سے ایک ہی دفعہ نہین چھین لیگا لیکن عالمون کو اُٹہا لیگا اون کے ساتھہ علم بھی اوٹہہ جاویگا اور لوگون کے سردار جاہل رہ جاوین گے جو بغیر علم کے فتوی دینگے پس گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب مین نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے بیان کی اُنہون نے اُسکو بڑا سمجھا اور اسحدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہین عبداللہ بن عمرو کو شبہ نہ ہوا ہو یا اُنہون نے حکمت کی کتابون مین یہ مضمون پڑہا ہو اور غلطی سے اوسکو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھہ سے یہ بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے مجھہ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو سے مل پھر یہانتک کہ پوچھہ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب مین اُنہون نے تجھہ سے بیان کی تہی عروہ نے کہا مین پھر عبداللہ سے ملا اور اُن سے یہ حدیث پوچھی اُنہون نے اوسیطرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھہ سے بیان کیا تہا عروہ نے کہا جب مین نے حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو اونہون نے کہا مین عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہون اور اُنہون نے اسحدیث مین نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ سوجہ سے نہ تہا کہ عبداللہ بن عمرو کو جہوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید اونکو شبہ نہ ہوگیا ہو جب دوبارہ بھی اُنہون نے حدیث کو اوسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا

باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً جو شخص اچہی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے

عن جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا

بعدہٗ کُتِبَ عَلَیْہِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کچھ گنوار لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ کمل پہنے ہوئے تھے آپنے اون کا براحال دیکھا اور اون کی محتاجی و ریاوت کی تو لوگون کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگون نے صدقہ دینے مین دیر کی یہانتک کہ اس بات کا رنج آپکے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تہیلی روپیون کی لیکر آیا پھر دوسرا آیا یہانتک کہ تار بندہ گیا (صدقہ اور خیرات کا) آپکے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین اچھی بات نکالی (یعنے عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کے روسے ثواب ہے) پھر لوگ اوس کے بعد اوسپر عمل کرین تو اوسکو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنیوالون کو ہوگا اور عمل کرنیوالون کے ثواب مین کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام مین بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اوس کے بعد اوسپر عمل کرین تو تمام عمل کرنے والون کے برابر گناہ اوسپر لکھا جاویگا اور عمل کرنیوالون کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا **ف** خلاصہ مطلب اسحدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہو اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اُس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ طلب اسکا نہین کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھ کر رواج دیوین اور اسحدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اوس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو یا نہ کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اوسکا یہی حکم ہے خواہ لوگ اوس کی زندگی مین اوسپر عمل کرین یا اوس کے مرنے کے بعد ہر طرح اُسکو ثواب پہونچے گا **عن** جَرِیْرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّۃً صَالِحَۃً یُعْمَلُ بِھَا بَعْدَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی مضمون ہے **عن** جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو ہدایت پر چلنے والون کا بہی ثواب ملیگا اور چلنے والون کا ثواب کچہ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کیطرف بلاوے اوسکو گناہ پر چلنے والون کا بہی گناہ ہوگا اور چلنے والون کا گناہ کچہ کم نہ ہوگا ط

کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کی کتاب

باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حیث یذکرنی ان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء ہم خیر منہم وان تقرب منی شبرا تقربت الیہ ذراعا وان تقرب الی ذراعا تقربت منہ باعا وان اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین اپنے بندے کے خیال کے پاس ہون (یعنے اوس کے گمان اور اٹکل کے ساتہہ نودی نے کہا یعنے بخشش سے اور قبول سے اوس کے ساتہہ ہون) اور مین اپنے بندے کے ساتہہ ہون (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجہکو یاد کرتا ہے اگر وہ مجہکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بہی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے اور اگر مجمع مین مجہکو یاد کرتا ہے تو مین اُسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنے فرشتون کے مجمع مین) **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبرون سے افضل ہین اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتون سے افضل ہین اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیا پر نہین نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنیوالون مین پیغمبر موجود نہین رہتے **ف** اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک ہاتہہ اوس کے نزدیک ہوجاتا ہون اور جب وہ ایک ہاتہہ مجہسے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک باع (دونون ہاتہہ کے پہیلاؤ کے برابر) اوس سے نزدیک ہوجاتا ہون اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو مین اُسکے پاس دوڑتا ہوا آتا ہون **ف** نودی نے کہا یہ حدیث صفات مین سے ہے اور محال ہے یہان ظاہری معنے (یعنے متعارف اور مشہور ظاہری یعنی جو مخلوق مین سمجہا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ

جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اوس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہوں اور دوڑ کر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اوسپر بہا دیتا ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اوس کا اجر دیتا ہوں انتہے نووی نے کہا اسکے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے وھو معکم اینما کنتم علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد و لم یذکر ان تقرب الی ذراعا تقربت منہ باعا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں ماتہہ اور باع کا ذکر نہیں ہے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قال اذا تلقانی عبدی بشبر تلقیتہ بذراع واذا تلقانی بذراع تلقیتہ بباع واذا تلقانی بباع جئتہ اتیتہ ہرولۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑہتا ہے میں ایک ماتہہ اوس کیطرف بڑہتا ہوں اور جب وہ ایک ماتہہ بڑہتا ہے تو میں ایک باع بڑہتا ہوں اور جب وہ ایک باع بڑہتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اوس کیطرف **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی طریق مکۃ فمر علی جبل یقال لہ جمدان فقال سیروا ھذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی راہ میں جارہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گذرے جسکو جمدان (بہ ضمہ جیم وسکون میم) کہتے تھے آپنے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑہ گئے مفرد لوگوں نے عرض کیا مفرد لوگ کون ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں **باب** فی اسماء اللہ تعالی اللہ تعالی کے ناموں کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین اسما من حفظھا دخل الجنۃ واللہ وتر یحب الوتر وفی روایۃ ابن ابی عمر من احصاھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی اُنکو یاد کرلیوے وہ جنت میں جاویگا اور اللہ تعالے طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو **ف** امام ابوالقاسم قشیری نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اسواسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالے

فرماتا ہے وتتہ الاسماء الحسنیٰ خطابی نے کہا سب مین مشہور اللہ ہی اور سب اسماء اللہ کیطرف نسبت دیے جاتے ہین
اور مروی ہی کہ اسم اعظم اللہ ہے ابو القاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کیطرف منسوب کیے جاتے ہین یون کہتے ہین
کہ رؤف اور کریم اللہ کے نام ہین اور یہ نہین کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہی اور اتفاق کیا ہی علما نے
کہ اس حدیث مین اسماء الٰہی کا حصر نہین بلکہ اون کے سوا اور بہی نام ہین اور مقصود یہ ہی کہ ان ننانوے
ناموں کو جو کوئی یاد کرے گا وہ جنت مین جاویگا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہین اور تعیین
اُن اسماء کی مختلف فیہ ہی اور بعضون نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا
ہے اور بعضون نے کہا دعا کرنا ان ناموں سے اور بعضون نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا
اور اللہ تعالیٰ دوست رکہتا ہے طاق کو اور اسیوجہ سے اکثر عبادتین طاق ہین جیسے پانچ نمازین تین
بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بہی تین ہین سات بار رمی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق
یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصراً) حصن حصین مین یہ ننانوے نام یون مذکور ہین هُوَ اللّٰهُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ - اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ
الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ
الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ
الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ
الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ
الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وِتْرٌ وَّیُحِبُّ الْوِتْرَ

ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **باب** العزم فی الدعاء ولا یقل ان شئت یون دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھکو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم فی الدعاء ولا یقل اللھم ان شئت فاعطنی فان اللہ لا مستکرہ لہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یون کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اور یون نہ کہے اگر تو چاہے بخشدے مجھکو اس لیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو) وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضرور ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفر لی ان شئت ولکن لیعزم المسئلۃ ولیعظم الرغبۃ فان اللہ لا یتعاظمہ شئ اعطاہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یون نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اگر چاہے بلکہ مطلب حاصل ہونیکا یقین رکھکر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جسکو وہ دیوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم فی الدعاء فان اللہ صانع ما شاء لا مکرہ لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یون نہ کہے یا اللہ مجھکو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اوسپر زور ڈالنے والا نہیں **باب** کراھۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ فان کان لا بد متمنیا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اوسپر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یون کہے یا اللہ جلا مجھکو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال من ضر اصابہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النضر بن انس قال انس لو یوم مد حی قال قال انس لو لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت لتمنیته ترجمہ خضر بن انس سے روایت ہے انس اون دنون زندہ تھے وہ کہتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا انووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جایز ہے اور انبیا سلف کے بعض لوگون نے کہا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضا الہی سے راضی رہے عن قیس بن ابی حازم قال دخلنا علی خباب وقد اکتوی سبع کیات فی بطنہ فقال لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا ان ندعو بالموت لدعوت بہ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہوں نے سات داغ لگائے تھے (کسی بیماری کیوجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا عن اسمعیل بہذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانہ لا یزید المومن عمرہ الا خیرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مرجاتا ہے اسکا عمل ختم ہوجاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ زیادہ نیکیان کرتا ہے

باب من احب لقاء اللہ

جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے عن عبادۃ بن الصامت ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے عن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقلت یا نبی اللہ اکراہیۃ الموت فکلنا یکرہ

الموت قال لیس کذالک ولکن المؤمن اذا بشر برحمۃ اللہ ورضوانہ وجنتہ احب لقاء اللہ فاحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اوس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ نہیں بلکہ مومن جب اوسکا اخیر وقت آجاتا ہے (خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاص پانا) اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کا جب (اخیر وقت آتا ہے) اوسکو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب اور غضب کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اوس سے ملنا پسند نہیں کرتا **عن** قتادۃ بھذا الاسناد **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ والموت قبل لقاء اللہ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلی ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بمثلہ ترجمہ وہی جو گذرا **عن** شریح بن ہانی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ قال فاتیت عائشۃ فقلت یا ام المومنین سمعت ابا ہریرۃ یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ان کان کذالک فقد ہلکنا فقالت ان الہالک من ہلک بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ولیس منا احد الا وہو یکرہ الموت فقالت قد قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس بالذی تذہب الیہ ولکن اذا شخص البصر وحشرج الصدر واقشعر الجلد وتشنجت الاصابع فعند ذالک من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے ابوہریرہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے

اسہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالے سے ملنا ناپسند کرتا ہے اسہ بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے میں نے
حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنکر حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا اے اُم المومنین ابوہریرہ نے ہم سے وہ حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے اونہون نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہُوا وہی حقیقت مین ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہے مینے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو
اللہ تعالی سے ملنا چاہتا ہے اسہ بھی اوسسے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہین چاہتا اسہ بھی اوس سے
ملنا نہین چاہتا اور ہم مین سے تو کوئی ایسا نہین ہے جو مرنیکو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ نے کہا بیشک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہین ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھین پھر جاوین
اور دم رک جاوے سینہ مین اور لوئین بدن پر کھڑی ہو جاوین اور اونگلیان ٹیڑھی ہو جاوین (یعنی
نزع کیحالت مین) اوسوقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اسہ بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے
ملنا ناپسند کرے اسہ بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے **عن** مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ
عَبْدَةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ
لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ **ترجمہ** ابوموسی سے بھی ایسی
ہی روایت ہے **باب** فَضْلِ الذِّكْرِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اللہ تعالی کی یاد اور قرب
کی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون اور مین اوسکے
ساتھہ ہون (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلاوے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ
مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَاِذَا اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جب کوئی بندہ
ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک ہاتھہ برابر اوس کے نزدیک ہو جاتا ہون اور جب
وہ ایک ہاتھہ مجھسے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک باع یا بوع (دونون ہاتھون کی پھیلائی کے برابر) اُس سے
نزدیک ہو جاتا ہون اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو مین اوس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہون۔

فائدہ یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی **عن** مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِیْہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ اِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھکو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اُسکو اُس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اختیر تک **عن** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اُسکی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اُس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اُس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اُس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اُس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اُتنی ہی بخشش کے ساتھ اُس سے ملوں گا **فائدہ** سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولیٰ میرے آقا میری سیّد میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خدا و مذہب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنے

عزت سمجھتا ہون پھر مین کسی اور غلام کو تیری برابر کیسے کرسکتا ہون جہان مین سب سے تیرے غلام ہین تو ہی اکیلا مالک
اور آقا ہے مین اپنے آپ آقا کو چھوڑ کر غلامون سے کیون مانگون غلامون کی کیون عبادت کرون عبادت کے
لائق غلام کیسے ہوسکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہین سوا تیری
عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال فلہ عشر امثالھا او ازید **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **باب** کراھۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا دنیا مین عذاب ہوجانے کی
دعا کرنا مکروہ ہے **عن** انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد
رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل
کنت تدعو بشیء او تسالہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الاخرۃ
فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ او لا
تستطیعہ افلا قلت اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
قال فدعا اللہ فشفاہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت
کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہوگیا تھا یعنے بہت ضعیف اور ناتوان ہوگیا تھا آپ نے اوس سے فرمایا
تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالی سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہان مین یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت
مین عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی مین کرلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تجھ اتنی
طاقت کہان ہے کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے (دنیا مین) تو نے یہ کیون نہ کہا یا اللہ مجھکو دنیا مین بھی بھلائی
دے اور آخرت مین بھی بھلائی دے اور مجھکو بچادے جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے اوس کے لیے دعا کی اللہ
عزوجل سے اللہ تعالے نے اوسکو اچھا کردیا **ف** یہ بندے کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت
کے بدلے دنیا مین عذاب کردیوے بندے کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے
مالک تو جانتا ہے کہ مین کیسا ضعیف اور ناتوان ہون میرا دل کیسا کمزور ہے مین ذری سی بیماری اور دکھ
درد کا بھی تحمل نہین کرسکتا تو اپنے فضل وکرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقے سے اپنے اس غلام
کو آزاد کردے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ مین تیرے صدقے مجھکو بچادے دنیا اور
آخرت دونون کے صدمون سے اور مجھکو اپنی پناہ مین کرلے ہر ایک دوکھہ اور درد اور بیماری اور عذاب
سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ کام آنی ہے

نہ اس غلام کو سوائے تیرے پناہ کی اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے **عن** حمید ہذا الاسناد الی قولہ وقنا عذاب النار ولم یذکر الزیادۃ **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی رجل من اصحابہ یعودہ وقد صار کالفرخ بمعنی حدیث حمید غیر انہ قال لا طاقۃ لک بعذاب اللہ ولم یذکر فدعا اللہ لہ فشفاہ **عن** البر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضل مجالس الذکر ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اوس کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تبارک وتعالی ملٰئکۃ سیارۃ فضلا یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معہم وحف بعضہم بعضا باجنحتہم حتی یملؤا ما بینہم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا او صعدوا الی السماء قال فیسالہم اللہ عز وجل وہو اعلم بہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض یسبحونک ویکبرونک ویہللونک ویحمدونک ویسالونک قال وما یسالونی قالوا یسالونک جنتک قال وہل راوا جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو راوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیرونی قالوا من نارک یا رب قال وہل راوا ناری قالوا لا قال فکیف لو راوا ناری قالوا ویستغفرونک قال فیقول قد غفرت لہم واعطیتہم ما سالوا واجرتہم مما استجاروا قال یقولون رب فیہم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معہم قال فیقول ولہ غفرت ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں جنکو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈھتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہ آن بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھپا لیتے ہیں یہانتک کہ اون کے پروں سے زمین سے لیکر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اُس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل وعلا اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے **ف** اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اور عرش پر تمام اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہے بخلاف

چند جہمیون اور پچھلے کٹہ ملاؤن کے جو منطق اور کلام پڑہکر اس اجماع سے نکل گئے **ف** تم کہان سے آئے وہ عرض کرتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے زمین مین ہوکر وہ تیری پاکی بول رہے ہین اور تیری بڑائی کر رہے ہین اور لا الہ الا اللہ کہ رہے ہین اور تیری تعریف کر رہے ہین (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہین) اور تجھہ سے کچھ مانگتے ہین پروردگار فرماتا ہے مجھہ سے کیا مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین تجھہ سے جنت مانگتے ہین پروردگار فرماتا ہے کیا اونہون نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہین اونہون نے تو نہین دیکھا اے مالک ہماری پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا اون کا فرشتے عرض کرتے ہین وہ تیری پناہ مانگتے ہین پروردگار فرماتا کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین تیری آگ سے اے مالک ہماری پروردگار فرماتا ہے کیا اونہون نے میری آگ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہین نہین پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ دیکھتے میری آگ کو تو اون کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہین وہ تیری بخشش چاہتے ہین پروردگار فرماتا ہے (صدقے اوس کے کرم اور فضل اور عنایت کے) مین نے اون کو بخشدیا اور جو وہ مانگتے ہین وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہین اوس سے پناہ دی پھر فرشتے عرض کرتے ہین اے مالک ہمارے اون لوگون مین ایک فلان بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ ادہر سے نکلا تو اون کے ساتھہ بیٹھہ گیا تھا پروردگار فرماتا ہے مین نے اوسکو بھی بخشدیا وہ لوگ ایسے ہین جنکا ساتھی بدنصیب نہین ہوتا **فائدہ** اسحدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھہ بیٹھنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگاکر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملائکہ سمجھتے اور اسکی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اوسکو پہچان لیتے ہین (نووی مختصرًا)

باب

اکثر دعائہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اکثر کون سی دعا کرتے

عن عبد العزیز ھو ابن صہیب قال سال قتادۃ انسا رضی اللہ تعالٰی عنہ ای دعوۃ کان یدعو بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قال کان اکثر دعوۃ یدعو بھا یقول اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعوۃ دعا بھا فاذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بھا فیہ **ترجمہ** عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگتے انس نے

کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور انس بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اُس میں بھی یہ دعا ملا لیتے **ف** یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت کی دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اسوجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہت پڑھتے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اکثر آپ کی یہ دعا تھی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے مالک ہمارے ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمکو بچا دے آگ کے عذاب سے **بَابُ** فَضْلِ التَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالدُّعَاءِ لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَّمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَّکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِہٖ اَحَدٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک دن میں سو بار تو اُسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے آزاد کیے اور سو نیکیاں اوسکی لکھی جاوین گی اور سو برائیاں اُس کی مٹ دی جاوین گی اور شیطان سے اوسکو بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اوسدن اُس سے بہتر عمل نہ لادے گا مگر جو اُس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دن میں سو بار کہے اوس کے گناہ مٹ دیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبحکو اور شام کو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو بار کہے

قیامت کے دن اُس سے بہتر کوئی عمل لیکر نہ آویگا مگر جو اوتنا ہی یا اوس سے زیادہ کہے **عن** عمرو بن میمون
قال من قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر
عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمٰعیل وقال سلیمان حدثنا ابو عامر
حدثنا عمر حدثنا عبد اللہ بن ابی السفر عن الشعبی عن ربیع بن خیثم بمثل ذلک قال
قلت للربیع ممن سمعتہ قال من عمرو بن میمون قال فاتیت عمرو بن میمون فقلت ممن
سمعتہ قال من ابن ابی لیلی فاتیت ابن ابی لیلی فقلت ممن سمعتہ قال من ابی ایوب الانصاری یحدثہ عن رسول اللہ صلعم

ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر دس بار کہے اوسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصون کو حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرایا عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلے سے سنی اونہون نے ابو ایوب
انصاری سے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان
فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہین جو زبان پر ہلکے ہین اور قیامت کے
دن میزان مین بھاری ہونگے اور پروردگار کو بہت پسند ہین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقول
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین کہون سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو یہ مجھکو زیادہ پسند ہے اون تمام چیزون سے جنپر آفتاب نکلتا ہے **عن** سعد
قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی کلاما اقولہ قال قل
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب
العلمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فھؤلاء لربی فما لی قال قل اللھم
اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی قال موسیٰ امّا ھاؤلاء فانا اقولھن وما ادری
ولکن ذکر ابن ابی شیبۃ فی حدیثہ قول موسیٰ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتا یے جسکو مین کہا کرون آپنے فرمایا یہ کہا کر لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وہ گنوار بولا ان کلمون مین تو میرے مالک کی تعریف ہی میرے لیے بتا یے آپنے فرمایا کہہ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ - موسیٰ نے کہا جو راوی ہی اس حدیث کا کہ عَافِنِیْ کا مجھکو خیال آتا ہے
پر یاد نہین **عن** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ
مَنْ اَسْلَمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت
ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی مسلمان ہوتا اوسکو یہ سکھلاتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **عن** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** وہی اسمین یہ ہی کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوسکو نماز سکھلاتے پہر ان کلمون کے ساتھہ دعا کرنے کا حکم کرتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ
وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **عن** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْئَلُ رَبِّیْ قَالَ قُلِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَیَجْمَعُ اَصَابِعَہٗ اِلَّا الْاِبْھَامَ فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَ
اٰخِرَتَکَ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے پاس ایک
شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین کیا کہون جب اپنے رب سے مانگون آپنے فرمایا کہہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور آپ اون کلمون کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند
کرلین صرف انگشت رہا رہ گیا آپنے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونون کے فائدے تیرے لیے اکہٹا کردینگے
عن سَعْدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ
اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ
حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَتُکْتَبُ اَلْفُ حَسَنَۃٍ وَّتُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ **ترجمہ** سعد
بن ابی وقاص سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی عاجز
ہے ہزار نیکیان ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپکے پاس بیٹھنے والون مین سے پوچھا کیونکر ہم مین سے کوئی

ہزار نیکیان کرے گا آپنے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیان اُس کے لیے لکھی جاوینگی اور ہزار گناہ اُسکے
میٹے جاوینگے **باب** فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے
جمع ہونے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس
عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ و
من یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما ستره اللہ فی الدنیا و
الاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس
فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون
کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ و
حفتھم الملئکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ومن بطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر کوئی سختی دنیا
کی دور کرے تو اللہ تعالی اوسپر آخرت کی سختیون مین سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو
مہلت دیوے (یعنے اوسپر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالے اوسپر آسانی کرے گا دنیا
اور آخرت مین اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکیگا تو اللہ اُسکا عیب ڈھانکیگا دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالی بندے
کی مدد مین رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد مین رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے
کے لیے (یعنے دین کا علم خالص خدا کے لیے) اللہ تعالے اوس کے لیے جنت کا راستہ سہل کردیگا اور
جو لوگ جمع ہون کسی اللہ کے گھر مین اللہ کی کتاب پڑھین اور ایک دوسرے کو پڑھاوین تو اون پر خدا کی رحمت
اوترے گی اور رحمت اون کو ڈھانپ لیگی اور فرشتے اون کو گھیر لینگے اور اللہ تعالی اون لوگون کا ذکر کریگا
اپنے پاس رہنے والون مین (یعنے فرشتون مین) اور جسکا عمل کوتاہی کرے تو اُسکا خاندان (نسب)
کچھ کام آویگا **ف** یعنی پیغمبرون اور بزرگون کی اولاد ہونا کچھ مفید نہین بلکہ عمل عمدہ کرنا
چاہیے۔ نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور
جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اوسکو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل
کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہین پہونچی یا اون کا مطلب ہوگا کہ بیکار
کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیون کو تکلیف ہو مکروہ ہے) اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط مین

لوگ جمع ہون قرآن پڑہنے کے لیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث معاویۃ غیر ان حدیث ابی اسامۃ لیس فیہ ثم التیسیر علیہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** الاغر ابی مسلم انہ قال اشہد علی ابی ہریرۃ وابی سعید الخدری انہما شہدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقعد قوم یذکرون اللہ عز وجل الا حفتہم الملئکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ

ترجمہ ابومسلم سے روایت ہے اونہون نے کہا مین گواہی دیتا ہون ابوہریرہ اور ابوسعید خدری پر اون دونون نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا جو لوگ بیٹہکر یاد کرین اللہ تعالیٰ کو تو اون کو فرشتے گہیر لیتے ہین اور رحمت ڈہانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) اُنپر اوترتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون مین اون کا ذکر کرتا ہے **عن** شعبۃ بہذا الاسناد نحوہ

ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی سعید الخدری قال خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ہدانا للاسلام ومن بہ علینا قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم ولکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ عز وجل یباہی بکم الملئکۃ

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے مسجد مین ایک حلقہ دیکہا (لوگون کا) پوچہا تم لوگ یہان کیون بیٹہے ہو وہ بولے ہم بیٹہے ہین اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کو معاویہ نے کہا تم اس لیے بیٹہے ہو یا اور ہی کچہ کام کے لیے وہ بولے نہین قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹہے ہین معاویہ نے کہا مین نے تمکو اس لیے قسم نہین دی کہ تم کو جہوٹا سمجہا اور میرا جو رتبہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس رتبہ کے لوگون مین کوئی مجہہ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہین (یعنے مین سب لوگون سے کم حدیث روایت کرتا ہون) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچہا تم کون بیٹہے ہو وہ بولے ہم بیٹہے ہین اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین اور شکر کرتے ہین کہ

اوس نے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپنے فرمایا قسم اسہ تعالی کی تم اسلیے بیٹھے ہو یا
اور کسیکام کے لیے وہ بولے قسم اسہ کی ہم تو صرف اسیواسطے بیٹھے ہین آپنے فرمایا مین نے تمکو اس لیے قسم نہین
دی کہ تمکو جہوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اسہ تعالی تم لوگون کی فضیلت
بیان کررہا ہے فرشتون کے سامنے **ف** زہے قسمت اون لوگون کی کہ مالک نے اون کی یاد کی اور اون
کی خوبی بیان کی غلام کو اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اوس سے خوش ہو اور اوسکی ثنا اور صفت
بیان کرے یا اسہ اون لوگون کی طفیل سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہ گار ہین پر بری ہین یا بھلی
تیرے بندے اور غلام ہین سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہین نہ کسی سے مراد مانگتے ہین نہ کسی کو مصیبت
کیوقت پکارتے ہین نہ کسی کو ہر جگہہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہین تو ہی روزی دینے والا
ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی جلانیوالا اور مارنے والا اور تو ہی بیماری سے چنگا کرنے
والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا
اور سب عبادتین تیری ہی لیے اور تجھی سے ہین سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہین نہ اوٹھتے بیٹھتے سوا
تیرے اور کسیکا نام لیتے ہین پس رحمکر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے مربی
اور اے سولی اپنے قصوروار غلامون پر تیرے اچھے غلامون کے پاس تو اچھے عمل ہی ہین اور
ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہین جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ مین پیش کرین ہم خالی ہاتھہ ہین بیچارے
گناہون کے مارے قصورون مین دبے ہوے خطاؤن سے لدے ہوے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا
تیرے اور ہمارا ہاتھہ پکڑنیوالا اور ہمارا سنبھالنیوالا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر
رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہمنے جو کام کیے ہین تو اون کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہین کہ
وہ کام نہایت بری ہین اور ہمکو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک
ہمارے ہم سراسر تقصیروار اور قصوروار ہین اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہین ہے پر ایسے محتاج
بے سامان ننگے غلامون کا ٹھکانا کہان ہے اور کون اونکو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنیوالا
ہے تو ہی مالک ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ خدا سے مغفرت
مانگنے کی فضیلت **عن** الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ

مِائَةَ مَرَّةٍ **ترجمہ** اغر مزنی سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہوجاتا ہے (یعنی خدا کی کبھی غافل ہوجاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں **ف** نووی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہوجاتی تو آپ اوسکو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کے فکر میں مصروف ہوجاتے یا جہاد کے فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ اور بعضوں نے کہا اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے محاسبی نے کہا انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہے مختصرا **باب** التَّوْبَةِ باب توبہ کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کیطرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالی سے ہر دن میں سو بار **فائدہ** نووی نے کہا اور پر آپ کی استغفار کی وجہ گذر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں **ایک** تو یہ کہ گناہ سے باز آوے **دوسری** اوسپر نادم ہو **تیسری** عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اوس سے معاف کرالیوے انتہے **عن** شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اوسکو معاف کرے گا (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسیطرح جان کنی یعنے نزع کیوقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اوسکی وصیت نافذ ہوگی) **باب** اِسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهٗ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

ابن قیس الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی یا رسول اللہ فقال قل لا حول ولا
قوۃ الا باللہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر
تکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنے آہستہ سے ذکر کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب
کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اسکو جو (سر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی
علم اور احاطہ سے (نووی) ابو موسی نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا
آپ نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھکو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلاؤں میں نے عرض
کیا بتلایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار
ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اسوجہ سے خدا تعالی کو بہت پسند ہے **عن** عاصم بھذا الاسناد
نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھم یصعدون فی ثنیۃ قال فجعل رجل کلما علا ثنیۃ نادی لا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر قال فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا قال
فقال یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس الا ادلک علی کلمۃ من کنز الجنۃ قلت ما
ھی یا رسول اللہ فقال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے وہ لوگوں کے
ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرے
پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے
کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسی یا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھکو ایک کلمہ
بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لا حول
ولا قوۃ الا باللہ **عن** ابی موسی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ
عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فذکر نحو
حدیث عاصم ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غداۃ فذکر الاحادیث وقال فیہ والذی
تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلۃ احدکم ولکن فی حدیثہ ذکر
لا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ جسکو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ

قریب ہے تمہاری اونٹ کی گردن سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن مین خداوند تعالے کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہین پھر وہ جہمیون کی دلیل کیونکر ہوسکتی ہین جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہہ ذات سے سمجھتے ہین۔ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من کنوز الجنۃ او قال علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی فقال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک کلمہ جنت کے خزانون مین سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے عرض کیا بتلایے آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **باب** الدعوات والتعوذ دعاؤن اور اعوذ باللہ کا بیان **عن** ابی بکرۃ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا وقال قتیبۃ کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم **ترجمہ** ابو بکرۃ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھہ ایک دعا سکھلایے جس کو مین پڑھا کرون اپنی نماز مین آپنے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ مین نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے تو بخشدے مجھہ اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھہ پر تو بخشنے والا مہربان ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول ان ابا بکر الصدیق قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی یا رسول اللہ دعاء ادعو بہ فی صلوتی وفی بیتی ثم ذکر بمثل حدیث اللیث غیر انہ قال ظلما کثیرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جسکو مین پڑھا کرون اپنی نماز مین اور اپنے گھر مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم انی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر ومن شر فتنۃ الغنی ومن شر فتنۃ الفقر واعوذ بک

بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَعُوْذُ بِكَ اٰخِرَ تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے کی برائی سے

ف امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدا تعالیٰ کو بھول جاوے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے **ف** اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنے کے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے **ف** کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹ وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مرجاتا ہے اور کبھی قرضخواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زاہد کا یہ قول ہے کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے **مترجم** کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زاہد نے اس پر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے کس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خدا نے کریم کرے اوس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضا عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کا گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جاوے کس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے **عن** هٰذَا الْاِمَامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی
اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اوس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور
بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **عَنْ** اَنَسٍ بْنِ مَالِکٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْیَاءَ ذَکَرَھَا اَلْبُخْلُ مرکم
وہی جو گذرا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْکَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ
ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَکِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ قَالَ
عَمْرٌو فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ سُفْیَانُ اَشُکُّ اَنِّیْ زِدْتُّ وَاحِدَۃً مِّنْھَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے
سے اور بلا کی سختی سے **عَنْ** خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ السُّلَمِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُکُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ **ترجمہ** خولہ
بنت حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں
اوترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اوس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اوسکو
کوئی چیز نقصان نہ پہونچا دے گی یہانتک کہ وہ کوچ کرے اوس منزل سے **عَنْ** خَوْلَۃَ بِنْتِ
حَکِیْمٍ السُّلَمِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِذَا نَزَلَ اَحَدُکُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ
لَا یَضُرُّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ
لَدَغَتْنِیْ الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا

خلق لم تضرك ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھ پر بڑی تکلیف پہنچی اوس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھ کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ کرتا نہ کاٹتا یا کاٹتا تو تکلیف نہ ہوتی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رجل یا رسول اللہ لدغتنی عقرب بمثل حدیث ابن وھب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** الدعاء عند النوم سونے وقت کی دعا **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم انی اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت واجعلھن من اخر کلامک فان مت من لیلتک مت وانت علی الفطرۃ قال فردد تھن لاستذکرھن فقلت امنت برسولک الذی ارسلت قال قل امنت بنبیک الذی ارسلت

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم انی الخ یعنے یا اللہ میں نے اپنا مونہہ رکھدیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اس رات کو تو مریگا اسلام پر اور خاتمہ بخیر ہوگا براء نے کہا میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو نبیک کے بدلے برسولک کہا آپ نے فرمایا نبیک کہہ **ف** کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اسلیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے معنے اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے (نووی مختصرا) **عن** البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث غیر ان منصورا انتھی حدیثا وزاد فی حدیثہ حصین وان اصبح اصاب خیرا ترجمہ وہی جو گذرا **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا اذا اخذ مضجعہ من اللیل ان یقول اللھم اسلمت نفسی
الیک ووجھت وجھی الیک والجات ظھری الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورھبۃ
الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبرسولک الذی
ارسلت فان مات مات علی الفطرۃ ولھن مثل کلمات فی حدیثہ من اللیل ترجمہ
براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتیوقت یہ کہا کرو
اللھم اسلمت اخیر تک عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل
یا فلان اذا اویت الی فراشک بمثل حدیث عمرو بن مرۃ غیر انہ قال وبنبیک الذی ارسلت
فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرا ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلانے جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا
پڑھ جو اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مرجاوے گا مرے گا اسلام پر اور جو صبحکو اوٹھے گا تو بہتری پر
اوٹھیگا عن البراء بن عازب قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا بمثلہ
ولکن قال وان اصبحت اصبت خیرا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ قال اللھم باسمک احیا وباسمک
اموت واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ترجمہ
براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹتے تو فرماتے اللھم باسمک اخیر تک یعنے یا اللہ تیرے نام کے ساتھ
جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اخیر تک یعنے شکر اس
خدا کا جس نے ہمکو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسیکی طرف مرکے اوٹھنا
ہے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما انہ امر رجلا اذا اخذ مضجعہ قال
اللھم خلقت نفسی وانت توفاھا لک مماتھا ومحیاھا ان احییتھا فاحفظھا و
ان امتھا فاغفرلھا اللھم اسالک العافیۃ فقال لہ رجل اسمعت ھذا من عمر
فقال من خیر من عمر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن نافع فی روایتہ
عن عبد اللہ بن الحارث ولکن سمعت ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو
سوتیوقت یہ کہا پڑھنے کو اللھم خلقت نفسی اخیر تک یعنی یا اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی

مارلیگا اور تیرے لیے ہی جینا اور مرنا اگر تو جلادے اوسکو تو اپنی حفاظت مین رکھہ اور جو ماری تو بخشدے اُسر
کو یا اسہ مین تندرستی چاہتا ہون تجھسے ایک شخص اون سے بولا تمنے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی اُنہون نے
کہا اُن سے سُنی جو عمر سے بہتر تھے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سُہیل قال کان ابو صالح
یامرنا اذا اراد احدنا ان ینام ان یضطجع علی شقہ الایمن ثم یقول اللھم رب السمٰوٰت
ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء فالق الحب والنوٰی ومنزل التوراۃ
والانجیل والفرقان اعوذ بک من شر کل شیء انت اٰخذ بناصیتہ اللھم انت الاول
فلیس قبلک شیء وانت الاٰخر فلیس بعدک شیء وانت الظاھر فلیس فوقک شیء
انت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین واغنا من الفقر وکان یروی ذلک عن ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم مین سے کوئی سونے لگتا تو
کہتے داہنے کروٹ پر سوؤ اور یہ دعا پڑہو اللھم رب السمٰوات اخیر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانون کے اور
مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اے مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی
کے (درخت اُگانے کے لیے) اور اُتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین تیری
ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنے تیرے اختیار مین ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے
کوئی شے نہین تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہین (یعنے ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے
اوپر کوئی شے نہین تو باطن ہے (یعنے لوگون کی نظر سے چھپا ہوا) تجھسے ورے کوئی شے نہین (یعنے
تجھسے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کردے قرض ہمارا اور امیر کردے ہمکو محتاجی دور کرکے ابو صالح اس
دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف**
نووی نے کہا اس حدیث مین پروردگار عرشہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلانی نے کہا
آخر کے معنے باقی اپنی صفات سے ساتھہ علم وقدرت وغیرہ کے جیسے ازل مین تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے
اور اُن علوم اور حواس کے مٹنے اور اون کے اجسام کے جدا ہوجانے کے پروردگار سبحانہ تعالی مین رہیگا
اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہوجاویگا اور اہل حق کا مذہب ہے کہ جسم بالکل
فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہوجاویگا اور یہان مراد اون کی صفات کا فنا ہونا ہے
تمت بحمد کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کے رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونو

کے اتفاق سے ثابت ہو کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے صورت میں فنا سے وہی اختلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا اخذنا مضاجعنا ان نقول بمثل حدیث جریر وقال من شر کل دابۃ انت اٰخذ بناصیتھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں ہر جانور کے شر سے جسکی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتت فاطمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ خادما فقال لھا قولی اللھم رب السموت السبع بمثل حدیث سھیل عن ابیہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ سراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خدمتگار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللھم رب السموات السبع اخیر تک جیسے اوپر گذری **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اوی احدکم الی فراشہ فلیاخذ داخلۃ ازارہ فلینفض بھا فراشہ ولیسم اللہ فانہ لا یعلم ما خلفہ بعدہ علی فراشہ فاذا اراد ان یضطجع فلیضطجع علی شقہ الایمن ولیقل سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفر لھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کبھی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہ بند کا کنڈا پکڑے اور اوس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اوس کے بعد اوس کے بچھونے پر کون سی چیز آئی جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفر لھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین یعنے پاک ہے تو اے پروردگار میرے تیرا نام لیکر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اوسکو بخشدے اور جو چھوڑ دیوے (پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اوس کی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی **عن** عبید اللہ بن عمر بھذا الاسناد وقال ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی فان احییت نفسی فارحمھا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واٰوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے

تو فرماتے شکر ہے اوس خدا کا جس نے ہمکو کہلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہمکو کتنے لوگ ایسے ہین جنکے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے **باب** فی الادعیۃ دعاؤن کا بیان **عن** فروۃ بن نوفل الاشجعی قال سالت عائشۃ عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **ترجمہ** فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انہون نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون برائی سے اُس کام کے جو مین نے کیا اور جو مین نے نہین کیا ✦ **عن** فروۃ بن نوفل قال سالت عائشۃ عن دعاء کان یدعو بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** حصین بھذا الاسناد مثلہ غیر ان فی حدیث محمد بن جعفر ق من شر ما لم اعمل **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دعائہ اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت اللھم انی اعوذ بعزتک لا الہ الا انت ان تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم لک اسلمت اخیر تک یعنی اے پروردگار مین تیرا فرمانبردار ہوگیا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھپر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنون سے لڑا اے مالک میرے مین تیری عزت کی پناہ مانگتا ہون کوئی برحق معبود نہین سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دیوے مجھکو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہین مرتا اور جن اور آدمی مرتے ہین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر وا سحر یقول سمع سامع بحمد اللہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا باللہ من النار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اوسکی حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے (یعنے مدد سے) اور فضل کر ہمپر پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم سے **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْا بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَاَیَ وَعَمْدِیْ وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ **ترجمہ** ابوموسے اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اخیر تک یعنی یا اللہ بخشدے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال مین ہوئی اور بخشدے اور جس چیز کو جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخشدے میرے ارادے کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میرے طرف ہے اے مالک میرے بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہون کو اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنیوالا اور تو ہر چیز پر قادر ہے **ف** نووی نے کہا یہ دعا آپنے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپنے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سھو ہے جو آپ سے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقعہ ہوئے ہر حال مین آپکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہین اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفۃ الاخیار مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولے کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکان را بیش بود حیرانی یہی معنے ہین بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہوا اقرار کیا کرے **عَنْ** شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس مین میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس مین میری بازگشت ہے اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کردے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ

يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ مین تجھہ سے مانگتا ہون ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی
اور دل کی تونگری عن ابی اسحٰق بھذا الاسناد مثلہ غیر ان ابن مثنی قال فی روایتہ
وَالْعِفَّةَ ترجمہ وہی جو گذرا عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لا اقول لکم
اِلَّا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال کان یقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا
وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ
وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا ترجمہ زید بن ارقم نے کہا
مین تمسے وہی کہون گا جو آپ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری عاجزی اور سستی
اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقوی دے اور پاک کردے اسکو
تو اسکا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اسکا آقا اور مولے ہے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس علم سے جو
فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول
نہ ہو عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِذَا اَمْسٰی قَالَ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ قَالَ
الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِی الزُّبَیْدُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ
مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ
فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہین
سوا اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اوسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے اے پروردگار مین تجھہ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہون اور اس رات کے بعد کی اور پناہ
اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑھاپے
کی برائی سے اے پروردگار مین تجھہ سے پناہ مانگتا ہون جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح

ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یون فرماتے صبح کی ہمنے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک (اور بجاے رات کے دن فرماتے) **عن** عبد اللہ قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال اراہ قال فیھن لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسالک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم انی اسالک من خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر قال الحسن ابن عبید اللہ وزادنی فیہ زبید عن ابراھیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ رفعہ انہ قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا الہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ وغلب الاحزاب وحدہ فلا شیء بعدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اوس نے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور مغلوب کیا کافرون کی جماعتون کو اوس نے اکیلے اوس کے بعد کوئی شے نہیں ہے **عن** علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدی ھدایتک الطریق والسداد سداد السھم **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھکو اور سیدھا کر دے مجھکو۔ اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کر **ف** یعنے جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھی اوسیطرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسیطرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچ جاوے

شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کیطرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے
یعنے جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہے ویسے ہی بیچ میں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل راستی کا خیال چاہیے
کہ باطل دخل نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو (تحفۃ
الاحیار) مترجم کہتا ہے کہ اسوقت میں راہ راست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے گمراہ کرنے والے اور راہ
راست سے بہکا دینے والے بہت پھیل گئے ہیں پر خداوند تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف
کی کتابوں کا ترجمہ کرایا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اوسپر عمل کریں
اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بہکیں گے **عن** عاصم بن کلیب
بھذا الاسناد قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم انی اسألک الھدی
والسداد ثم ذکر بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** التسبیح اول النھار وعند النوم
اول دن اور سوتے وقت تسبیح کہنا **عن** جویریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندھا
بکرۃ حین صلی الصبح وھی فی مسجدھا ثم رجع بعد ان اضحی وھی جالسۃ قال ما زلت
علی الحال التی فارقتک علیھا قالت نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد قلت بعدک
اربع کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتھن سبحان اللہ وبحمدہ
عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ **ترجمہ** ام المومنین جویریہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اون کے پاس سے نکلے جب آپنے صبح کی نماز پڑہی وہ اپنی نماز کی جگہہ میں
تہیں پہر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکہا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپنے فرمایا تم اسی حال میں رہیں جس حال
میں نے تمکو چہوڑا جویریہ نے کہا ہاں آپنے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولی جاویں
اون کلموں کے ساتھہ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ
وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنے میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھہ
اوس کے مخلوقات کی شمار کے برابر اور اوسکی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اوسکی عرش کے تول کے
برابر اور اوس کے کلمات کی سیاہی کے برابر یعنے بے انتہا یہ کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا
سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہوں **عن** جویریۃ قالت مر بھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صلی الغداۃ او بعد ما صلی الغداۃ فذکر نحوہ غیر

انہ قال سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان
اللہ مداد کلماتہ ترجمہ وہی جو گذرا عن علی ان فاطمۃ اشتکت ما تلقی من الرحی
فی یدھا واتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت فلم تجدہ ولقیت عائشۃ فاخبرتھا
فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ عائشۃ بمجیء فاطمۃ الیھا فجاء النبی صلی
اللہ علیہ وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبنا نقوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری وقال الا اعلمکما خیرا
مما سالتمانی اذا اخذتما مضاجعکما ان تکبرا اللہ اربعا وثلاثین وتسبحا ثلثا وثلاثین
وتحمدا ثلثا وثلاثین فھو خیر لکما من خادم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا
بیمار ہوگئیں یا اونہون نے شکایت کی اوس تکلیف کی جو اون کو ہوتی تھی چکی پیسنے مین اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملین
اون سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان
کیا حضرت فاطمہ کے آنیکا حال یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے
پر جا چکے تھے ہمنے چاہا کھڑے ہون آپ نے فرمایا اپنی جگہہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ مین بیٹھ گئے (یعنی میان
بی بی کے بیچ مین) یہانتک کہ میں نے آپ کے قدمون کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا مین
تم دونو کو وہ نہ بتاؤن جو بہتر ہے اوس سے جو مانگا تمنے (یعنے) خادم سے جب تم دونون لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس
بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے ف
سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا اونہون نے دنیا مین کوئی راحت
نہین اوٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ
آیا اوس سے پیشتر وہ دنیا سے گذر گئین اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئین یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ
زہرا کی طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث معاذ
اذا اخذتما مضاجعکما من اللیل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن علی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث الحکم عن ابن ابی لیلی وزاد فی الحدیث قال علی ما
ترکتہ منذ سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ ولا لیلۃ صفین قال ولا لیلۃ صفین و

حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ناغہ نہیں کیا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے **عن** سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيَكِ مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے **ف** تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے (نووی) **باب** دُعَاءِ الْكَرْبِ سختی کی دعا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سختی (اور مشکل) کے وقت یہ دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ آخر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے **عن** هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھِنَّ وَیَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ قَدْ ذَکَرْنَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ
مُعَاذِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ قَتَادَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ **ترجمہ** ابن عباس نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمون کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری
آمین رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا حَزَبَہٗ اَمْرٌ قَالَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ وَزَادَ مَعَھُنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا
تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **باب** فَضْلِ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کی فضیلت **عن** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَاہُ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اَوْ لِعِبَادِہٖ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا
کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **عن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تجھکو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ بتلایئے مجھکو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہو آپ نے فرمایا بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام
ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **باب** فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت **عن**
اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ
الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اوس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھکو بھی
یہی ملیگا کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بیحد ہے **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ
اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ
بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اوسکی پیٹھ
پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی **عن** صَفْوَانَ وَھُوَ ابْنُ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے اُن کے نکاح میں اُم الدرداء تھیں اُنہوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن اُم درداء ملیں اُنہوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں اُم درداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اُس کے سر کے پاس ایک فرشتہ معین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھ کو بھی یہی ملیگا پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا اُنہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب وہ کھانا کھا کر اُسکا شکر کرے یا پیکر اُسکا شکر کرے (یعنی صبح یا شام کہیں وقت کے کھانے کے بعد) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** اِسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَا لَمْ يَعْجَلْ جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أُرَى أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا

قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِیْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَزَالُ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَہٗ یَسْتَجِیْبُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کے کیا معنے آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر نا اُمید ہو جاوے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا) بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اُسکا صلہ ملیگا **بَابُ** اَکْثَرِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَاِذَا عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا الْمَسَاکِیْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِھِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا النِّسَاءُ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اوس کے اندر ہیں جو دنیا میں مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں اُنکو تو دوزخ میں لے جانیکا حکم ہو چکا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاُطَّلِعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں **عَنْ** اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلع فی النار فذکر مثل حدیث ایوب **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی التیاح قال کان لمطرف بن عبد اللہ امرأتان فجاء من عند احدیھما فقالت الاخری جئت من عند فلانۃ فقال جئت من عند عمران بن حصین فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اقل ساکنی الجنۃ النساء **ترجمہ** ابو التیاح سے روایت ہے مطرف بن عبد اللہ کی دو عورتیں تھیں ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلانی عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے کہا میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا انہوں نے حدیث بیان کی ہمسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں تھی اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت و صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے **عن** ابی التیاح قال سمعت مطرفا یحدث انہ کانت لہ امرأتان بمعنی حدیث معاذ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کرالیتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں انکو مجبور کر دیتی ہیں) **عن** اسامۃ بن زید بن حارثۃ وسعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہما حدثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما ترکت بعدی فی الناس فتنۃ اضر علی الرجال من النساء **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** سلیمان التیمی بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیھا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت

فِی النِّسَاءِ وَفِی حَدِیْثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا (ظاہرہین) شیرین اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالےٰ
تمکو حاکم کرنے والا ہے دنیا مین پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو **ف** ایسا ہی ہوا کہ مسلمانون کی حکومت
مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر اون کے بُرے اعمال کیوجہ سے اُسکو تنزل ہُوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری
قوم کو حکومت دی اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہین اس سے دین اسلام کی تصدیق
ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہُوا کہ مسلمانون کا دین حق اور سچ
ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے اون کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے اُنھون
نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسمون کے پابند ہوگئے کافرون کے چال چلن اختیار کی ساری حکومت
اور عزت خاک مین مل گئی **ف** تو بچو دنیا سے (یعنے ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کردیوے) اور
بچو عورتون سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون سے شروع ہوا **باب** قِصَّةِ
اَصْحَابِ الْغَارِ غار والون کا قصہ **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَمَا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَشَّوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِی
جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا
اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی بِھَا لَعَلَّہٗ یَفْرُجُھَا عَنْکُمْ فَقَالَ اَحَدُھُمُ اللّٰھُمَّ
اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَامْرَاَتِیْ وَلِیَ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ
عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ فَسَقَیْتُھُمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنِّیْ نَاٰی بِیَ ذَاتَ یَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ
اَاْتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُّھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ
عِنْدَ رُءُوْسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْقِیَ الصِّبْیَۃَ قَبْلَھُمَا وَ
الصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبَھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ
تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ اِبْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْھَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰہُ
مِنْھَا فُرْجَۃً فَرَاَوْا مِنْھَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَتْ لِیْ ابْنَۃُ عَمٍّ اَحْبَبْتُھَا کَاَشَدِّ
مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَیْھَا نَفْسَھَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَھَا بِمِاءَۃِ دِیْنَارٍ فَبَغَیْتُ
حَتّٰی جَمَعْتُ مِاءَۃَ دِیْنَارٍ فَجِئْتُھَا بِھَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ

وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقٍ
اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ
حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرِعَآءَهَا فَجَآءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ
الْبَقَرِ وَرِعَآءِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ
ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَآءَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَآءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِیَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ مَا بَقِیَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تین آدمی جا رہے تھے اتنے مین مینہ آیا وہ پہاڑ مین ایک غار تھا اوس مین گھس گئے پہاڑ پر سے
ایک پتھر گرا اور غار کے مونہہ پر آگیا اور مونہہ بند ہو گیا ایک نے دوسرون سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا
خیال کرو جو خدا کے لیے کیے ہون اور دعا مانگو اون اعمال کے وسیلے شاید اللہ تعالی اس پتھر کو کھولدے
تمہارے لیے تو ایک نے اون مین سے کہا میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میری جورو اور میرے چھوٹے
چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اون کے واسطے بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو
اُن کا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنی ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو اون کو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا
اور البتہ ایک دن مجھکو درخت نے دور ڈالا یعنے چارہ بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجھ کو
شام ہو گئی تو مین نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا اور ماں
باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا مجھکو برا لگا کہ مین اُنکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون
کو پلاؤن اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونو پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا
اور اون کا حال رہا صبح تک یعنے مین اون کی انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے
چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی
کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس مین سے ہم آسمان کو دیکھین تو خدا تعالی نے
اُس مین ایک روزن کھولدیا اور اونہون نے اُس مین سے آسمان کو دیکھا دوسرے نے کہا الٰہی تو جانتا
ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی جس سے مین محبت کرتا تھا جیسے مرد عورت سے کرتے ہین یعنے مین اُس کا
کمال عاشق تھا سو اُس کیطرف مائل ہو کر مین نے اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرامکاری کا ارادہ کیا اوس نے

نہ مانا اور کہا جب تک سوا شرفیان نہ دیگا مین نہ ہونگی مین نے کوشش کی اور سوا شرفیان کما کر اوس کے پاس لایا
جب مین نے اوس کی ٹانگین اٹھائین (یعنے جماع کے ارادے سے) اوس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور
مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو مین اوٹھہ کھڑا ہوا اوس کے اوپر سے الٰہی اگر
تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھولدے ہمارے لیے خدا تعالی نے
اور روزن کھولدیا (یعنے وہ روزن بڑا ہوگیا) **تیسرے** نے کہا الٰہی مین نے ایک شخص سے مزدوری
لی ایک فرق (وہ برتن جس مین سولہ رطل اناج آتا ہے) چانول پر جب وہ اپنا کام کرچکا اوس نے کہا میرا حق
دے مین نے فرق بھر چانول اوس کے سامنے رکھے اوس نے نہ لیے مین اون چانولون کو بوتا رہا (اوس مین برکت
ہوئی) یہانتک کہ مین نے اوس مال سے گائے بیل اور اون کے چرانے والے غلام اکھٹے کیے پھر وہ مزدور میرے
پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار مین نے کہا جا اور گائے بیل اور انکے چرانے والے سب تو لے
وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھسے ٹھٹھا مت کر مین نے کہا مین ٹھٹھا نہین کرتا وہ گائے بیل اور چرانے والون کو
تو لے لے اوس نے اونکو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی
ہے روزن وہ بھی کھولدے حقتعالی نے اوسکو بھی کھولدیا (اور وے لوگ اوس غار سے باہر نکلے) **ف**
الحدیث مین بہت کام کے فائدے ہین **اول** یہ کہ سخت مصیبت مین اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر
نہ ہوسکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالی اوسکو نجات دیگا **دوسرے** یہہ
کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیون مین داخل ہے **تیسرے**
یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے
کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے **چوتھے** یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضای الٰہی کا عمدہ وسیلہ
ہے **پانچوین** یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا اناج بودے تو اوس کے حاصلات کا مالک ہی مالک
ہے (تحفۃ الاحیار) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم بمعنی حدیث ابی ضمرۃ عن موسی بن عقبۃ وزاد فی حدیثہ فخرجوا یمشون و
فی حدیث صالح یتماشون الا عبید اللہ فان فی حدیثہ فخرجوا ولم یذکر بعد ھا شیئا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انطلق ثلاثۃ رھط ممن کان قبلکم حتی اٰوا ھم

المیت واقتص الحدیث بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر غیر انہ قال قال رجل منہم
اللھم کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت لا اغبق قبلھما اھلا ولا مالا وقال
فانتاٰی بی حتی المت بھا سنۃ من السنین فجاءتنی فاعطیتھا عشرین ومائۃ دینار
وقال فثمرت الجرۃ حتی کثرت منہ الاموال فارتجت وقال فخرجوا من الغار یمشون

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کنبے والے چلے یہانتک کہ اونکو رات ہوگئی ایک غار میں پہر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں اون سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اوس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہانتک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اوسکو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ ہے کہ میں نے اوس مزدور کی اجرت کو بویا یہانتک کہ بہت سا مال اوس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے اخیر میں یہ ہے کہ پہر وہ نکلے غار میں چلتے ہوئے

کتاب التوبۃ

کتاب توبہ کے بیان میں

ف نووی نے کہا کتاب الایمان میں گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا دوسرے کیے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کرونگا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اوس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہ پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پہر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جاوے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی مختصرا) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قال اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حیث یذکرنی واللہ للہ افرح بتوبۃ عبدہ من احدکم یجد ضالتہ بالفلاۃ ومن تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا ومن تقرب الی ذراعا تقربت الیہ باعا واذا اقبل الی یمشی اقبلت الیہ اھرول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اوس کے ساتھ ہوں
(علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے
کوئی خالی زمین میں اپنا گما ہوا جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہوں میں اوس کی
طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کا پھیلاو)
نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اوس کی طرف آتا ہوں۔
(اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی) **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ اَحَدِکُمْ بِضَالَّتِہٖ اِذَا وَجَدَھَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اُس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی
تم میں سے اپنا گما ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَعُوْدُہٗ وَھُوَ مَرِیْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِیْثَیْنِ حَدِیْثًا عَنْ نَفْسِہٖ وَحَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا
بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ مُھْلِکَۃٍ مَعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ
فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَھَبَتْ فَطَلَبَھَا حَتّٰی اَدْرَکَہُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِیَ
الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ وَعِنْدَہٗ
رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَطَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ ھٰذَا
وَبِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ **ترجمہ** حارث بن سوید سے روایت ہے میں عبداللہ کے پاس گیا اون کے پوچھنے کو وہ
بیمار تھے اونہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے
کی توبہ سے اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک بیپر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی)
جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اوس کے ساتھ اُس کا اونٹ ہو جس پر اوسکا کھانا اور پانی ہو جب
وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اوسکو ڈھونڈھے یہانتک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں
اُس جگہ جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے

تو اپنا اونٹ اپنے پاس پاوے اوس پر اوسکا توشہ ہو کہا نا ہی اور پانی بہی تو اللہ تعالی کو سو سن بندے کی توبہ سے
اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اُس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے **عن** الاعمش بہذا
الاسناد او قال من رجل بداویۃ من الارض **عن** الحارث بن سوید قال حدثنی عبد اللہ
حدیثین احدھما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ فقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ المؤمن بمثل حدیث جریر **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** سماک قال خطب النعمان بن بشیر فقال للہ اشد فرحا بتوبۃ عبد من
رجل حمل زادہ ومزادہ علی بعیرہ ثم سار حتی کان بفلاۃ من الارض فادرکتہ القائلۃ
فنزل فقال تحت شجرۃ فغلبتہ عینہ وانسل بعیرہ فاستیقظ فسعی شرفا فلم یر شیئا ثم
سعی شرفا ثانیا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثالثا فلم یر شیئا فاقبل حتی اتی مکانہ الذی
قال فیہ فبینما ھو قاعد اذ جاءہ بعیرہ یمشی حتی وضع خطامہ فی یدہ فللہ اشد فرحا
بتوبۃ العبد من ھذا حین وجد بعیرہ علی حالہ قال سماک فزعم الشعبی ان النعمان رفع
ھذا الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما انا فلم اسمعہ **ترجمہ** سماک سے روایت ہے نعمان
بن بشیر نے خطبہ پڑہا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جسکا توشہ اور
توشہ دان ایک اونٹ پر لیکر وہ چلے اور ایک ایسے میدان مین پہونچے جہان کہانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا
وقت ہو جاوے وہ اوترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اوس کی آنکہہ لگ جاوے اور اونٹ چلدیوے
جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑہے تو اونٹ نہ پاوے پہر دوسرے اونچان پر چڑہے کچہ نہ دیکہے پہر تیسرے اونچان
پر چڑہے کچہ نہ دیکہے پہر لوٹ کر اپنے اوسی جگہہ مین آوے جہان سویا تہا اور وہ بیٹہا ہوا تنے مین اسکا
اونٹ چلتا ہوا آوے یہانتک کہ اپنی نکیل اوس کے ہاتہہ مین دیدے البتہ اللہ تعالی کو بندے کی توبہ
سے اُس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اوسیطرح سے پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا
نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیکن مین نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہین
سُنا **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تقولون بفرح
رجل انفلتت منہ راحلتہ تجر زمامہا بارض قفر لیس بہا طعام ولا شراب وعلیہا
لہ طعام وشراب فطلبہا حتی شق علیہ ثم مرت بجذل شجرۃ فتعلق زمامہا

فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اوس شخص کو کتنی خوشی ہوگی جسکا اونٹ بھاگ جاوے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹیر میدان مین جہان نہ کھانا ہو نہ پانی اور اُسکا کھانا اور پانی سب اوسی اونٹ پر ہو پھر وہ اوسکو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر سے گذرے اور اُسکی نکیل اوس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص اوس اونٹ کو اوس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس شخص کو بہت خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خبردار رہو البتہ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اُس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم مین سے اوس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل مین پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اوسی پر اوسکا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اُس سے نا امید ہو کر ایک درخت کے تلے آنکر لیٹ رہے اوس کے سائے مین اور اونٹ سے بالکل نا امید ہو گیا ہو وہ اوسی حال مین ہو کہ یکایک اونٹ اوس کے سامنے آنکر کھڑا ہو جاوے اور وہ اوس کی نکیل تھام لیوے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا بندہ ہے مین تیرا رب ہون خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے (یعنے یون کہنا تھا یا اللہ تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون پر خوشی سے زبان مین اولٹا نکل جاوے) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے بہ نسبت اوس شخص کے تم مین

سے جو جاتا رہا اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہوگیا ہو ایک خشک جنگل میں **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** فضیلۃ الاستغفار
مغفرت مانگنے کی فضیلت **عن** ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال حین حضرتہ الوفاۃ
کنت کتمت عنکم شیئا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا انکم تذنبون لخلق اللہ خلقا یذنبون یغفر لھم **ترجمہ**
ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب انکی وفات قریب آئی تو انہوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی تھی تم سے چھپایا تھا مصلحت سے کہ لوگ اوسپر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے
بے ڈر نہ ہو جاویں) لیکن نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو
البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اور اللہ تعالیٰ اونکو بخشے **عن**
ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو
انکم لم تکن لکم ذنوب یغفرھا اللہ لکم لجاء اللہ بقوم لھم ذنوب یغفرھا لھم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم لجاء بقوم یذنبون لیستغفرون
فیغفر لھم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دیوے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ
کریں پھر اوس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے انکو (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور
معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسی پسند ہے کسی بزرگ نے کہا
کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو) **باب**
فضل دوام الذکر وجواز ترک ذالک ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اسکا ترک جائز ہونیکا
بیان **عن** حنظلۃ الاسیدی قال وکان من کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لقینی ابو بکر فقال کیف انت یا حنظلۃ قال قلت نافق حنظلۃ قال سبحان اللہ ما
تقول قال قلت نکون عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرنا بالنار والجنۃ کانا
رای عین فاذا خرجنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عافسنا الازواج والاولاد

وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ وَفِى الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِىْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مِرَارٍ **ترجمہ** حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرروں میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہوں نے کہا ابوبکر صدیق مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہوگیا (یعنے بے ایمان) ابوبکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمکو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونو ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بی بیون اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابوبکر دونون چلے یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا آپ نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونون ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بی بیون اور بچون اور کامون میں مشغول ہوجاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے فرشون پر اور تمہارے راہون میں لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا **ف** تو آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہین ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہو تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہوجاویں اسلیے غفلت بھی حکمت ہے **بیت** غفلت بجہان اگر نبودے ✣ از عمر دمے بسر نہ بودے **عن** حنظلة رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوعظنا فذکر النار قال ثم جئت الی البیت فضاحکت الصبیان و

لاعبت المرأة قال فخرجت فلقيت ابا بكر فذكرت ذلك له فقال وانا قد فعلت مثل
ما تذكر فلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله نافق حنظلة فقال مه
فحدثته بالحديث فقال ابو بكر وانا قد فعلت مثل ما فعل فقال يا حنظلة ساعة وساعة
لو كانت تكون قلوبكم كما تكون عند الذكر لصافحتكم الملائكة حتى تسلم عليكم
في الطرق **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور
دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر میں نکلا تو ابوبکر ملے میں نے
ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا حال بیان کیا ابوبکر نے
کہا میں نے بھی حنظلہ کیطرح کیا آپ نے فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر
تمہارے دل اوسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہانتک کہ
راہوں میں تمکو سلام کریں **عن** حنظلة التميمي الاسيدي الكاتب رضي الله تعالى عنه
قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فذكرنا الجنة والنار فذكر نحو حديث يحيى **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** سعة رحمة الله تعالى اللہ کی رحمت غصے سے زیادہ ہے
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الخلق كتب في كتابه
فهو عنده فوق العرش ان رحمتي تغلب غضبي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اوس کے پاس
ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی **ف** اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا
ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے **عن**
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل سبقت رحمتي غضبي **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے میری رحمت میرے غصے
سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنے رحمت زیادہ ہے) **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما قضى الله الخلق كتب في كتابه على نفسه فهو موضوع عنده ان رحمتي
تغلب غضبي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی مخلوقات

کو بنا چکا تو اپنی کتاب مین لکھا اپنے اور وہ کتاب اوس کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے
غضب پر **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول جعل اللہ الرحمۃ مائۃ جزء فامسک عندہ تسعۃ وتسعین وانزل فی الارض جزءا
واحدا فمن ذلک الجزء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابۃ حافرھا عن ولدھا خشیۃ
ان تصیبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اللہ تعالٰی نے رحمت کے سو حصے کیے ہین تو ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور زمین مین ایک حصہ اتارا
اوسی حصے سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہانتک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہے کہ بچہ کو ٹک
جاوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
خلق اللہ مائۃ رحمۃ فوضع واحدۃ بین خلقہ وخبأ عندہ مائۃ الا واحدۃ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے سو رحمتین پیدا کین تو ایک اون
مین سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ مائۃ رحمۃ انزل منھا رحمۃ واحدۃ
بین الجن والانس والبھائم والھوام فبھا یتعاطفون وبھا یتراحمون وبھا تعطف
الوحش علی ولدھا واخر اللہ تسعا وتسعین رحمۃ یرحم بھا عبادہ یوم القیمۃ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک
رحمت اوتاری جنون اور آدمیون اور جانورون اور کیڑون مین اوسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس مین
ایک دوسرے پر دیا کرتے ہین اور رحم کرتے ہین اور اوسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت
کرتا ہے اور ننانوے رحمتین اللہ تعالٰی نے اٹھا رکھین جو اپنے بندون پر کرے گا قیامت کے دن
عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
للہ مائۃ رحمۃ فمنھا رحمۃ بھا یتراحم الخلق بینھم وتسعۃ وتسعون لیوم القیمۃ
ترجمہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالٰی کی سو رحمتین ہین تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس مین رحم کرتے ہین اور ننانوے رحمتین
قیامت کے لیے ہین **عن** سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق یوم

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقٌ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا
فِي الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا
كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسدن آسمان اور زمین بنائے اوسدن سو رحمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی
ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو اون میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کیوجہ سے ماں بچہ سے
محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ
تعالیٰ اوسکو پورا کرے گا اُس رحمت سے **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَدِمَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ تَبْتَغِيْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا
فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتُرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا **ترجمہ** حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت اون میں سے
ڈھونڈ رہی تھی جب ایک بچہ کو پاتی اون قیدیوں میں سے تو اوسکو اوٹھا لیتی اور پیٹ سے لگاتی اور
دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈالدیگی
ہمنے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپنے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان
ہے اوس سے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے **ف** اے مالک ہمارے اسی حدیث کی بہروسے پر ہم
جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاص دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور ہمونچا دے ہمکو جنت میں
عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ
الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ
جَنَّتِهٖ اَحَدٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر مومن کو معلوم ہوجو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو
اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اوس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ

إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی وہ جب مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پا دے گا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اوس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالے خشکی کو حکم دیا اوس نے سب راکھ اکٹھا کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اوس نے بھی اکٹھا کر دی پھر پروردگار نے اوس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اوس کو بخشدیا **ف** نووی نے کہا اوس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالی کی قدرت میں شک کرنیوالا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنے تنگ کرنیکا جیسے فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ یا اوس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اوس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعضوں نے کہا یہ مجبور تھے اور بعضوں نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل صفت کی تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعضوں نے کہا شاید اوسوقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو (انتہی مختصرا) **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي جَمِيعًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کیے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کیا کہ مرنے کے بعد مجھکو جلانا پھر (میری راکھ) باریک پیسنا پھر دریا میں ہوا میں اوڑا دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا

اوس کے بیٹون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالی نے زمین سے فرمایا جو تو نے اوسکی خاک لی ہے وہ اکھٹا کردے پھر وہ (پورا ہوکر) کھڑا ہوگیا اللہ تعالی نے اوس سے فرمایا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار پھر اللہ تعالی نے اوسکو بخشدیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت امرأۃ النار فی ھرۃ ربطتھا فلا ھی اطعمتھا وسقتھا اذ ھی ارسلتھا فاکلت من خشاش الارض حتی ماتت قال الزھری وذلک لئلا یتکل رجل ولا ییأس رجل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت جہنم مین گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اوس نے باندہ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اوسکو نہ چھوڑا اوسکو کہ وہ زمین کے کیڑے کھالیتی یہانتک کہ وہ مرگئی - زہری نے کہا ان دونون حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیون کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اسرف عبد علی نفسہ بنحو حدیث معمر الی قولہ فغفر اللہ لہ ولم یذکر حدیث المرأۃ فی قصۃ الھرۃ وفی حدیث الزبیدی قال فقال اللہ لکل شیء اخذ منہ شیئا او ما اخذت منہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت مین بلی کا قصہ نہین ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اوسکی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا فیمن کان قبلکم راٰہ اللہ مالا وولدا فقال لولدہ لتفعلن ما آمرکم بہ او لاولین میراثی غیرکم اذا انا مت فاحرقونی واکسنی علی انہ قال ثم اسحقونی فاذروونی فی الریح فانی لم ابتمر عند اللہ خیرا وان اللہ یقدر علی ان یعذبنی قال فاخذ منھم میثاقا ففعلوا ذلک بہ وربی فقال اللہ ما حملک علی ما فعلت فقال مخافتک قال فما تلافاہ غیرھا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جسکو اللہ تعالی نے مال اور اولاد دیا تھا اوس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو مین حکم دیتا ہون ورنہ مین اپنے مال کا وارث اور کسی کو کردون گا جب مین مرجاؤن تو مجھ کو جلانا اور مجھے بہت یاد ہے کہ یہ بھی کہا پھر پیسنا اور ہوا مین اوڑا دینا کیونکہ مین نے خدا کے پاس کوئی نیکی اگے نہین بھیجی اور جو اللہ تعالی مجھ پر قدرت

پاویگا تو مجکو عذاب کرے گا پھر اوس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انہوں نے ایسا ہی کیا (جب وہ مرگیا) قسم ہے رب کی اسہ تعالی نے فرمایا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اسہ تعالی نے اسکو اور کچھ عذاب نہ دیا **عن** قتادۃ ذکر واجمیعا باسناد شعبۃ نحو حدیثہم وفی حدیث شیبان وابی عوانۃ ان رجلا من الناس رغسہ اللہ مالا وولدا وفی حدیث التیمی کانہ لم یبتئر عند اللہ خیرا قال فسرھا قتادۃ لم یدخر عند اللہ خیرا وفی حدیث شیبان فانہ واللہ ما ابتار عند اللہ خیرا وفی حدیث ابی عوانۃ ما امتار یا لئیم ترجمہ قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس مین بجاے رغسہ اسہ کے رغسہ اسہ ہی یعنے دیا تھا اوسکو اسہ تعالے نے اور لم یبتئر کے بدلے لم یبتئر ہے یعنے کوئی نیکی نہین جمع کی اور ما ابتار اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گذرا **باب** قبول التوبۃ من الذنوب وان تکررت الذنوب والتوبۃ بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یحکی عن ربہ عز وجل قال اذنب عبد ذنبا قال اللھم اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی عبدی اذنب ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لک قال عبد الاعلی لا ادری قال فی الثالثۃ او الرابعۃ اعمل ما شئت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا یا اللہ میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اوس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اسکا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا عبدالاعلی نے کہا سو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے بار بار کرے تو اوس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہوجاوے گا اور جو سب گناہون کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جاویگا

مین بخشتا جاؤن گا **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان عبدا اذنب ذنبا بمعنی حدیث حماد بن سلمۃ وذکر ثلاث مرات اذنب
ذنبا وفی الثالثۃ قد غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے
بخشدیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال ان اللہ عز وجل یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب
مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھہ پھیلاتا ہے رات کو تا کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھہ
پھیلاتا ہے دن کو تا کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہانتک کہ آفتاب نکلا پچھم سے **ف** اوسوقت توبہ
کا دروازہ بند ہوجاوے گا ہاتھہ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے صفات الٰہی خبکا ذکر اوپر
ہوچکا اور کیفیت اوسکے ہاتھہ پھیلانے کی مجہول ہے جیسے اوس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل
کرنے والے یہ کہتے ہین کہ ہاتھہ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے
کہ جارحہ کا ہاتھہ یعنے جیسا ہمارا ہاتھہ ہے گوشت اور پوست اور رگون کا یہ محال ہے اللہ تعالے
کی ذات مین انتہے بیشک ایسا ہاتھہ جیسے مخلوق کا ہے ویسا اللہ کا ہاتھہ نہین پر ہم یہ نہین تسلیم کرتے
کہ ید کا اطلاق اوسکے ہاتھہ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھہ پر یا ملائکہ کے ہاتھہ پر بھی ید کا
اطلاق مجاز ہونا چاہیے کس لیے کہ اون کا ہاتھہ بھی ہمارے ہاتھہ کا سا نہین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہین
کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھون پر حقیقۃ ہے پر ہر ایک حقیقت دوسرے سے مختلف ہے اور سوا لفظ
کے اور کوئی امر مشترک نہین ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنون پر **عن** شعبۃ بھذا
الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** غیرۃ اللہ تعالے اللہ تعالے کی غیرت کا
بیان **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد احب
الیہ المدح من اللہ عز وجل من اجل ذلک مدح نفسہ ولیس احد اغیر من اللہ من
اجل ذلک حرم الفواحش ما ظھر منھا وما بطن **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہین ہے جتنا اللہ تعالی کو پسند
ہے اسلیئے کہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب مین عیب موجود ہین تو تعریف کے لائق نہین ہین اسی

سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسیوجہ سے اوس نے بدکاریون کو حرام کیا چھپی ہون یا کھلی **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا احد اغیر من اللہ ولذلک حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا احد احب الیہ المدح من اللہ تعالیٰ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی وائل یقول سمعت عبداللہ ابن مسعود یقول قال قلت لہ انت سمعتہ من عبداللہ قال نعم ورفعہ انہ قال لا احد اغیر من اللہ ولذلک حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا احد احب الیہ المدح من اللہ ولذلک مدح نفسہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد احب الیہ المدح من اللہ عزوجل من اجل ذلک مدح نفسہ ولیس احد اغیر من اللہ من اجل ذلک حرم الفواحش ولیس احد احب الیہ العذر من اللہ من اجل ذلک انزل الکتاب وارسل الرسل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ اسسے زیادہ کسیکو عذر کرنا پسند نہین ہے (یعنے اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہگار بندے اوس کے سامنے عذر کرین اپنے گناہ کی معافی چاہین) اسیواسطے اوس نے کتاب اوتاری اور پیغمبرون کو بھیجا (اور توبہ کی تعلیم کی) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یغار وان المؤمن یغار وغیرۃ اللہ ان یاتی المؤمن ما حرم علیہ قال یحیی وحدثنی ابو سلمۃ ان عروۃ بن الزبیر حدثہ ان اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدثتہ انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس شیء اغیر من اللہ عزوجل **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس مین غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اوسپر حرام کیا۔ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہین (بخاری کی روایت مین تخصیص ہے اسحدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل روایۃ محمد حدیث ابی ھریرۃ خاصۃ ولم یذکر حدیث اسماء **ترجمہ** ابوہریرہ سے اسیے

ہی روایت ہی جیسی اوپر گذری اس مین اسمار کی حدیث کا ذکر نہین ہے **عن** اسماء عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال لا شئ اغیر من اللہ عزوجل **ترجمہ** اسما سے روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہین ہے **عن** ابی ھریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یغار للمؤمن واللہ اشد غیرا **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالی کو
سب سے زیادہ غیرت ہی **عن** الملاء بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
قولہ تعالی ان الحسنات یذھبن السیات یذھبن السیات نیکیون سے برائیان مٹنے کا بیان **عن**
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا اصاب من امرأۃ قبلۃ فاتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ قال فنزلت اقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من
اللیل ان الحسنات یذھبن السیات ذلک ذکری للذاکرین قال قال الرجل الی
ھذہ یا رسول اللہ قال لمن عمل بھا من امتی **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ایک شخص
نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری
اقم الصلوۃ طرفی النھار اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونون طرف اور رات کی ساعت مین
بیشک نیکیان دور کر دیتی ہین برائیون کو یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والون کے لیے ایک شخص
بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہی آپنے فرمایا نہین جو کوئی عمل کرے میری امت مین سے تو
نیکیون سے مراد اس آیت مین نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر (نووی) **عن** ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فذکر انہ اصاب من امرأۃ امأ قبلۃ او مسا بید او شیئا کانہ یسئل عن
کفارتھا قال فانزل اللہ عزوجل ثم ذکر بمثل حدیث یزید **ترجمہ** وہی اس مین آیا
ہے کہ اوس شخص نے اوس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا
کفارہ پوچھا تب یہ آیت اوتری **عن** سلیمان التیمی بھذا الاسناد قال اصاب رجل من
امرأۃ شیئا دون الفاحشۃ فاتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فعظم علیہ ثم
اتی ابا بکر رضی اللہ عنہ فعظم علیہ ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیثھم

یزید والمعتمر ترجمہ سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گذری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے
بوسہ لینے اور اس کے ساتھ زنا کے سوا ہر کام کیا پھر وہ حضرت عمر کے پاس آیا انکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پھر ابوبکر کے پاس آیا
انکو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسا اوپر گذرا۔
عمر عن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
[illegible] عالجت امرأۃ فی اقصی المدینۃ وانی اصبت منہا ما دون ان امسہا
[illegible] فاقض فی ما شئت فقال لہ عمر لقد سترک اللہ لو سترت نفسک قال
فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقام الرجل فانطلق فاتبعہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجلا دعاہ وتلا علیہ ہذہ الایۃ اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من
اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین فقال رجل من القوم یا نبی
اللہ ہذا لہ خاصۃ قال بل للناس کافۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا یا مدینہ کے کنارے
اور میں نے سب باتیں کیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم کیجیے حضرت عمر نے
کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب
وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اقم الصلوۃ
طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین۔ ایک شخص بولا
یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے عن عبید اللہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی الاحوص وقال فی حدیثہ فقال معاذ
یا رسول اللہ ہذا لہذا خاصۃ او لنا عامۃ قال بل لکم عامۃ ترجمہ وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے
آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اصبت حدا فاقمہ علی قال وحضرت الصلوۃ فصلی
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی الصلوۃ قال یا رسول اللہ انی اصبت حدا
فاقم فی کتاب اللہ قال ہل حضرت معنا الصلوۃ قال نعم قال قد غفر لک ترجمہ

انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو مجھپر حد قائم کیجیے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اوس نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نماز پڑہ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا اللہ تعالی کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے آپنے فرمایا تو نماز مین ہمارے ساتھ تہا وہ بولا ہان آپنے فرمایا اللہ تعالے نے بخشدیا تجھکو **عن** ابی امامۃ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ونحن قعود معہ اذ جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اعاد فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ فسکت عنہ وقال ثانیۃ واقیمت الصلوۃ فلما انصرف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو امامۃ فاتبع الرجل رسول اللہ حین انصرف واتبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظر ما یرد علی الرجل فلحق الرجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی فقال ابو امامۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراءیت حین خرجت من بیتک الیس قد توضات فاحسنت الوضوء قال بلی یا رسول اللہ قال ثم شہدت الصلوۃ معنا قال نعم یا رسول اللہ قال فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ قد غفر لک حدک او قال ذنبک **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تھے اور ہم لوگ بہی بیٹھے تھے آپکے ساتھ اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھسے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگایئے مجھپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اوس نے پھر کہا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو حد لگایئے مجھپر آپ چپ ہو رہے اوسنے تیسری بار بہی ایسا ہی کہا اتنے مین نماز کہڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور مین بہی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکہنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہین اوس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگایئے ابو امامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو اپنے گہر سے نکلا تہا تو نے اچہی طرح سے وضو نہین کیا وہ بولا کیون نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑہی

وہ بولا ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا تو اللہ تجھے بخشدیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو **باب** قبول توبۃ القاتل خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ و تسعین نفسا فسئل عن اعلم اھل الارض فدل علی راھب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ و تسعین نفسا فھل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سئل عن اعلم اھل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فھل لہ من توبۃ فقال نعم و من یحول بینہ و بین التوبۃ انطلق الی ارض کذا و کذا فان بھا اناسا یعبدون اللہ تعالیٰ فاعبد اللہ تعالیٰ معھم و لا ترجع الی ارضک فانھا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ ملئکۃ الرحمۃ و ملئکۃ العذاب فقالت ملئکۃ الرحمۃ جاء تائبا مقبلا بقلبہ الی اللہ و قالت ملئکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط فاتاھم ملک فی صورۃ ادمی فجعلوہ بینھم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتھما کان ادنی فھو لھا فقاسوا فوجدوہ ادنی الی الارض التی اراد فقبضتہ ملئکۃ الرحمۃ قال قتادۃ فقال الحسن ذکر لنا انہ لما اتاہ الموت نای بصدرہ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے اوس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگون مین سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگون نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاری کے پادری) وہ بولا مین نے ننانوے خون کیے ہین میری توبہ قبول ہوگی یا نہین راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اوس نے اوس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے پھر اوس نے لوگون سے پوچھا سب سے زیادہ زمین مین کون عالم ہے لوگون نے ایک عالم کو بتایا وہ اوس کے پاس گیا اور بولا مین نے سو خون کیے ہین میری توبہ ہوسکتی ہے یا نہین وہ بولا ہان ہوسکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلانے ملک مین جا وہان کچھ لوگ ہین جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہین تو بھی جاکر اون کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک مین مت جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اوس ملک کو جب آدھی دور پر پہنچا تو اوسکو موت آئی اب عذاب کے فرشتون اور رحمت کے فرشتون مین جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتون نے کہا یہ توبہ کرکے اللہ کیطرف متوجہ ہوکر آرہا تھا عذاب کے فرشتون نے کہا اس نے کوئی نیکی نہین کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بنکر آیا اور انہون نے

اوسکو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے اوسنے کہا دونون ملکون تک ناپو اور جس ملک سے قریب ہووہ ہیز کا ہے ماپا تو وہ اُس ملک سے قریب تھا جہان کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کے فرشتے اوسکو لے گئے۔ قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگون نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑہا (تاکہ اوسملک سے نزدیک ہوجاوے) **ف** نووی نے کہا یہ مذہب ہی اہل علم کا اور اسپر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ مقبول ہے اور اس مین کسیکو خلاف نہین کیا سوحضرت ابن عباس کے اور بعض سلف سے جو منقول ہی کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہین اور قرآن مین جو آیا ہے فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا اُس توبہ کا بطلان نہین نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالی دیوے چاہے معاف کردیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم مین رہے گا بالاجماع اور بعضون نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت مین دیر تک رہنا مراد ہے اور یہہ تاویل ضعیف ہی۔ احدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ ملک چھوڑ دینا مستحب ہے جہان گناہ کی عادت ہوگئی ہو اور اہل خیر اور صلاح کی صحبت عمدہ چیز ہے انتہے مختصراً **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قتل تسعۃ وتسعین نفسا فجعل یسال ھل لہ من توبۃ فاتی راھبا فسالہ فقال لیست لک توبۃ فقتل الراھب ثم جعل یسال ثم خرج من قریۃ الی قریۃ فیھا قوم صالحون فلما کان فی بعض الطریق ادرکہ الموت فناء بصدرہ ثم مات فاختصمت فیہ ملئکۃ الرحمۃ وملئکۃ العذاب فکان الی القریۃ الصالحۃ اقرب بشبر فجعل من اھلھا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے آدمیون کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہوسکتی ہے آخر ایک راہب پاس آیا اوسسے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہین اوس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤن سے دوسرے گاؤن کیطرف چلا جہان نیک لوگ رہتے تھے رستہ مین اوسکو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑہایا اور مرگیا پھر جھگڑا کیا اُس مین رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتون نے لیکن وہ اچھے گاؤن کیطرف نزدیک نکلا تو اونہی لوگون مین کیا گیا **عن** قتادۃ بھذا الاسناد نحو حدیث معاذ بن معاذ وزاد فیہ فاوحی اللہ الی ھذہ ان تباعدی والی ھذہ ان تقربی **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے گناہ کی زمین کیطرف حکم

بہیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا **ف** احدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو وہان سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیاردن کی صحبت پیر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر انکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچوین یہ کہ رحمت الہی کی کوئی حد نہین اور ہر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اوسپر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا (تحفۃ الاخیار) **باب** فِدَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْكَافِرِيْنَ مسلمانون کا فدیہ کافر ہونگے

عن اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالے ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرماوے گا یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے

عن قَتَادَۃَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِیْدَ بْنَ اَبِیْ بُرْدَۃَ حَدَّثَاہُ اَنَّمَا شَھِدَا اَبَا بُرْدَۃَ یُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰہُ مَکَانَہُ النَّارَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا قَالَ وَاسْتَحْلَفَہُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَہُ قَالَ فَلَمْ یُحَدِّثْنِیْ سَعِیْدٌ اَنَّہُ اسْتَحْلَفَہُ وَلَمْ یُنْکِرْ عَلٰی عَوْنٍ قَوْلَہُ

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اوسوقت موجود تھے جب ابوبردہ نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابوموسی اشعری رضے اللہ عنہ) سے سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہین مرے گا مگر اللہ تعالی اوس کیجگہہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم مین داخل کرے گا۔ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبردہ کو قسم دلائی تین بار اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے کہ تمہارے باپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اونہون نے قسم کہالی۔ سعید نے یہ نہین کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبردہ کو قسم دی نہ عون کی بات کا انکار کیا (عمر بن عبدالعزیز نے ابوبردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث مین بشارت عظیمہ ہے مومنون کے لیے شافعی نے کہا کہ ہر حدیث سے مسلمانون کی بڑی امید ہے **عن** اَبِیْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ عَفَّانَ

وقال عون بن عتبة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی بردة عن ابیه عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یجئ یوم القیامة ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال فیغفرها
اللہ لهم ویضعها علی الیهود والنصاری فیما احسب انا قال ابو بردة لا ادری من الشک
قال ابو بردة حدثت به عمر بن عبد العزیز فقال ابوک حدثک هذا عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قلت نعم ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ (ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ) سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانون مین سے
کچھ لوگ پہاڑون کے برابر گناہ لیکر آوین گے اللہ تعالی اُن کو بخشدیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری
پر ڈالدے گا ف یعنی اون گناہون کی مثل جو یہود اور نصاری نے گناہ کیے ہون گے وہ معاف
نہون گے اور اُنکی وجہ سے جہنم مین جاوین گے اور یہ تاویل ضرور ہے کس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور یہ جو فرمایا کہ کافر چٹکارا ہوگا مسلمان کا اسکا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان بہشت
مین جاوے گا تو ایک کافر جہنم مین جاوے گا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اوس کے لوگون کی تعداد پوری
ہو یہ مختصر ہے امام نووی کی کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمانون کے فدیہ بنین گے اور اللہ
تعالی مسلمانون کو بخشدیگا اور اون کو جہنم مین ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہین ہے کس لیے کہ کافر
تو اپنے اعمال کیوجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب اونپر اور بوجھ ڈالنا درحقیقت بوجھ نہین ہے موجب
مثل مشہور کے۔ چون آب از سر گذشت چہ بقدر نیزہ وچہ بکدست عن صفوان بن محرز
قال قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کیف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول فی النجوی قال سمعته یقول یدنی المؤمن یوم القیامة من ربه حتی یضع
علیه کنفه فیقرره بذنوبه فیقول هل تعرف فیقول رب اعرف قال فانی قد سترتها
علیک فی الدنیا وانی اغفرها لک الیوم فیعطی صحیفة حسناته واما الکفار والمنافقون
فینادی بهم علی رؤوس الخلائق هؤلاء الذین کذبوا علی اللہ ترجمہ صفوان بن
محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا
ہے سرگوشی کے باب مین (یعنے خدا تعالے جو قیامت کے دن اپنے بندے سے سرگوشی کرے گا) اونہون
نے کہا مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاوے گا یہانتک

کہ مالک اپنا پردہ اوس پر رکھدیگا اور اُس سے اقرار کراویگا اُسکے گناہون کا اور کہیگا تو پہچانتا ہے اپنے
گناہون کو وہ کہیگا اے رب مین پہچانتا ہون پروردگار فرماویگا تو مین نے چھپادیا اُن گناہون کو تجھپر دنیا
مین اور اب مین بخشدیتا ہون اُنکو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیون کی کتاب دیا جاویگا اور کافر اور
منافقون کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہی لوگ ہین جنہون نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ

باب حدیث توبۂ کعب بن مالک و صاحبیہ کعب بن مالک اور اُن کے دونون یارونکی توبہ کا
بیان

عن ابن شہاب قال ثم غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وھو یرید
الروم ونصاری العرب بالشام قال ابن شہاب فاخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب
ان عبد اللہ بن کعب وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک
یحدث حدیثہ حین تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال کعب
ابن مالک لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک
غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر ولم یعاتب احدا تخلف عنہ انما خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع اللہ بینھم ودبین عدوھم علی غیر میعاد
ولقد شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین توانقنا علی الاسلام
وما احب ان لی بھا مشھد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منھا وکان من خبری
حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک انی لم اکن قط اقوی
ولا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ واللہ ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی
جمعتھما فی تلک الغزوۃ فغزاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل
سفرا بعیدا ومفازا واستقبل عددا کثیرا فجلی للمسلمین امرھم لیتاھبوا اھبۃ
غزوھم فاخبرھم بوجھھم الذی یریدہ والمسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کثیر ولا یجمعھم کتاب حافظ یرید بذلک الدیوان قال کعب فقل رجل یرید ان یتغیب
الا یظن ان ذلک سیخفی لہ ما لم ینزل فیہ وحی من اللہ عز وجل وغزا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تلک الغزوۃ حین طابت الثمار والظلال فانا الیھا اصعر فتجھز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ وطفقت اغدو لکی اتجھز معھم فارجع ولم اقض شیئا

وَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ
فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ
غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِيْ
فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى اِلَّا
رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ حَتّٰى
بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ عَلٰى
ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ
اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ
الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ
قَافِلًا مِّنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا
وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ لِيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ
صِدْقَهٗ وَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ
فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ
اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعَةً وَثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ
فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ
عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا
وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ
اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ بِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبٰى

اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ لِيَ عُذْرٌ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا التَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ

وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ
اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذِهِ أَيْضًا مِنَ
الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَتِ
الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي
بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ
لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ
إِلٰى شَيْءٍ وَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ
أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ
أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا
يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ
بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ
صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ
صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ
سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ
مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ
الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ
فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ
فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا

فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ
حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يُنْسَاهَا
لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ
مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ
فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً
إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ
عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ
وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ
إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ
الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللّٰهُ وَ
اللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا
وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ
بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
لِيَتُوبُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ
قَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي
مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ
الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَ
قَالَ اللّٰهُ سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوٰهُمْ

٣ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ

جهنم جزاء بما كانوا يكسبون يحلفون لكم لترضوا عنهم فإن ترضوا عنهم فإن الله لا يرضى
عن القوم الفاسقين قال كعب ثم إنا خلفنا أيها الثلاثة عن أمر أولئك الذين قبل منهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين حلفوا له فبايعهم واستغفر لهم وأرجأ رسول
الله صلى الله عليه وسلم أمرنا حتى قضى الله فيه فبذلك قال الله عز وجل وعلى الثلاثة
الذين خلفوا وليس الذي ذكر الله مما خلفنا تخلفنا عن الغزو وإنما هو تخليفه
إيانا وإرجاؤه أمرنا عمن حلف له واعتذر إليه فقبل منه ترجمہ ابن شہاب سے
روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل
شام کی رستہ میں) اور آپ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاری کو دہمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا
مجھ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اون سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب
کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے اون کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے اونہوں نے کہا میں نے سنا کعب بن
مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکا غزوہ
تبوک میں کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہیں رہا سوا غزوہ تبوک
کے البتہ بدر میں میں پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ مسلمانوں
کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اون کے دشمنوں سے بھڑا دیا۔
(اور قافلہ نکل گیا) بیوقت اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ
وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام اور آپ کی مدد کرنے پر یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس منا میں ہے
دو بار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس
رات کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنے لوگ اسکو
افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقتدار اور
مالدار تھا قسم خدا کی اُسسے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو
اونٹنیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں جنگل تھے
اور دور دراز جنگلوں میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں کا اس لیے آپ نے مسلمانوں
سے کہہ کر فرمادیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف

نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہو تاکہ وہ اپنی طیاری کرلین پہر اون سے کہدیا کہ فلانی طرف انکو جانا پڑیگا
اُسوقت آپکے ساتھہ بہت سے مسلمان تہے اور کوئی دفتر نہ تہا جس مین اون کے نام لکہے ہوتے تو ایسے شخص کم تہے جو
غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اوترے
اور یہ جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کیا جب پہل پک گئے تہے اور سایہ خوب تہا اور مجھہ ان چیزون
کا بہت شوق تہا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری کی اور مسلمانون نے بہی آپکے ساتھہ طیاری کی
مین نے بہی صبحکو نکلنا شروع کیا اس ارادی سے کہ مین بہی اون کے ساتھہ طیاری کرون لیکن ہر روز مین لوٹ آتا
اور کچہ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دلمین یہ کہتا کہ مین جب چاہون جاسکتا ہون (کیونکہ سامان سفر کا میرپاس موجود
تہا) یون ہی ہوتا رہا یہانتک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی صبح کیوقت
نکلے اور مسلمان بہی آپکے ساتھہ نکلے اور مین نے کوئی طیاری نہین کی پہر صبحکو مین نکلا اور لوٹ کر آگیا اور
کوئی فیصلہ نہین کیا میرا بہی حال رہا یہانتک کہ لوگون نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اُسوقت
مین نے بہی کوچ کا قصد کیا کہ اون سے ملجاؤن تو کاش مین ایسا کرتا لیکن میری تقدیر مین نہ تہا بعد اوس کے جب
مین باہر نکلتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجہکو رنج ہوتا کیونکہ مین کوئی پیروی کے لائق
نہ پاتا مگر ایسا شخص جسپر منافق ہونے کا گمان تہا یا معذور ضعیف اور ناتوان لوگون مین سے خیر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (راہ مین) میری یاد کہین نہ کی یہانتک کہ آپ تبوک مین پہونچکر آپ لوگون مین بیٹہے ہوئے تہے
اوسوقت فرمایا کعب بن مالک کہان گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ مین سے یارسول اللہ اوسکی چادرون نے اُسکو
کو روک رکہا وہ اپنے دونون کنارون کو دیکہتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس مین مشغول اور مصروف ہے)
معاذ بن جبل نے یہ سنکر کہا تو نے بُری بات کہی قسم خدا کی یارسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچہا سمجہتے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اتنے مین آپنے ایک شخص کو دیکہا جو سفید کپڑے پہنے
ہوئے آرہا تہا اور ریتی کو اڑا رہا تہا (جلدی کی وجہ سے) آپنے فرمایا ابوخیثمہ ہے پہر وہ ابوخیثمہ ہی تہا
اور ابوخیثمہ وہ شخص تہا جس نے ایک صاع کہجور صدقہ دی تہی جب منافقون نے اوسپر طعنہ کیا تہا کعب بن
مالک نے کہا جب مجہکو خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے مدینہ کیطرف تو میرا رنج بڑہ
گیا مین نے جہوٹ باتین بنانا شروع کین کہ کوئی بات ایسی کہون جس سے آپ کا غصہ مٹ جاوے کل
کے روز اور اس امر کے لیے مین نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گہر والون مین سے

یعنے اون سے یہی صلاح لی کہ کیا بات بناؤن) جب لوگون نے مجھسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب آن پہونچے اُسوقت سارا جھوٹ کافور ہوگیا اور مین سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بناکر مین آپ سے نجات نہین پاسکتا آخر مین نے نیت کرلی سچ بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین پڑھتے پھر لوگون سے ملنے کے لیے بیٹھتے جب آپ یہ کرچکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے اُنہون نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمین کھانے لگے ایسے اسّی پر چند آدمی تھے آپ نے اونکی ظاہر کی بات کو مان لیا اور اون سے بیعت کی اور اونکے لیے دعا کی مغفرت کی اور اون کی نیت (یعنے دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہان تک کہ مین بھی آیا جب مین نے سلام کیا تو آپ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصے کی حالت مین کرتے ہین پھر آپ نے فرمایا آؤ مین چلتا ہوا آیا اور آپکے سامنے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیون پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید کرلی تھی مین نے عرض کیا یارسول اللہ اگر مین آپکے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگون مین سے بیٹھتا تو یہ مین خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کرکے اوس کے غصے سے نکل جاؤنگا اور مجھے اللہ تعالی نے زبان کی قوت دی ہے (یعنے مین عمدہ تقریر کرسکتا ہون اور خوب بات بناسکتا ہون لیکن قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ اگر مین کوئی جھوٹ بات آپسے کہدون اور آپ خوش ہوجاوین مجھسے تو قریب ہے خدا تعالے آپ کو میرے اوپر غصہ کردے گا (یعنے اللہ تعالی آپ کو بتلادے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہوجاوین گے) اور اگر مین آپسے سچ سچ کہون گا تو بیشک آپ غصہ ہون گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی اوسکا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم خدا کی میرے کبھی نہ اتنا طاقتدار رہا نہ اتنا مالدار رہا جتنا اُسوقت تھا جب آپسے پیچھے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب نے سچ کہا پھر آپنے فرمایا اچھا جایہانتک کہ اللہ حکم دیوے تیرے باب مین مین کھڑا ہوا اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑکر میرے پیچھے ہوئے اور مجھسے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہین جانتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیون ہوگئے اور کوئی عذر کیون نہ کردیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جیسے اور لوگون نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ مٹنے کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا استغفار کافی تھا قسم خدا کی وہ لوگ مجھکو ملامت کرنے لگے یہانتک مین نے قصد کیا پھر لوٹون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنے تئین جھوٹا کرون (اور کوئی عذر بیان کرون) پھر مین نے اون لوگون سے کہا کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے اونہون نے کہا ہان

دو شخص اوتہین اونہون نے بہی وہی کہا جو تونے کہا اور رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی وہی فرمایا جو
تجھ سے فرمایا مین نے پوچہا وہ دو شخص کون ہین انہون نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی ان لوگون
نے ایسے دو شخصون کا نام لیا جو نیک تہے اور بدر کی لڑائی مین موجود تہے اور پیروی کے قابل تہے جب اون لوگون
نے ان دونون شخصون کا نام لیا تو مین چلا گیا اور رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو منع کر دیا تہا کہ
ہم تینون آدمیون سے کوئی بات نکرے اون لوگون مین سے جو پیچہے رہ گئے تہے تو لوگون نے ہم سے پرہیز شروع
کی اور انکا حال ہمارے ساتہہ بالکل بدل گیا یہانتک کہ زمین بہی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہی جسکو
مین پہچانتا تہا پچاس راتون تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونون ساتہی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گہرون
مین بیٹہے رہے روتے ہوئے لیکن مین تو سب لوگون مین کم سن اور زوردار تہا مین نکلا کرتا تہا اور نماز
کے لیے بہی آتا اور بازارون مین پہرتا پر کوئی شخص مجہہ سے بات نہ کرتا اور رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا
اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہہ مین بیٹہے ہوتے نماز کے بعد اور دل مین یہ کہتا کہ آپنے اپنی لبون کو
ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہین ہلایا پہر آپکے قریب نماز پڑہتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکیون سے)
آپ کو دیکہتا تو جب مین نماز مین ہوتا آپ میری طرف دیکہتے اور جب مین آپ کی طرف دیکہتا تو آپ منہ پہیر
لیتے یہانتک کہ جب مسلمانون کی سختی مجہپر لمبی ہوئی تو مین چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑہا ابو قتادہ
میرے چچازاد بہائی تہے اور سب لوگون سے زیادہ مجہسے اون سے محبت تہی مین نے اونکو سلام کیا تو قسم خدا کی انہون
نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اسہ رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہین کہ
آپ کے ارشاد کے سامنے بہائی بیٹے کی مروت بہی نہین کرتے جب تک رسول اسہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جاوے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویون
کا قول جو اوس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) مین نے اون سے کہا اے ابو قتادہ
مین تم کو قسم دیتا ہون اسہ کی تم یہ نہین جانتے کہ مین اسہ اور اوسکے رسول سے محبت رکہتا ہون وہ خاموش
رہے مین نے دوبارہ قسم دی وہ خاموش رہے پہر سہ بارہ قسم دی تو بولا اسہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے (یہی کعب سے نہین بولے بلکہ خود اپنے مین
بات کی) آخر میری آنکہون سے آنسو نکل پڑے اور مین پیٹہ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑہا مین مدینہ کے بازار مین
جا رہا تہا تو ایک کسان شام کے کسانون مین سے جو مدینہ مین اناج بیچنے کے لیے آیا تہا کہنے لگا کعب
بن مالک کا گہر مجہکو کون بتا دے گا لوگون نے اوسکا اشارہ شروع کیا یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجہسے

ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا مین منشی تہا مین نے اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو ہم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے) تم پر جفا کی ہے اور خدا تعالے نے تم کو ذلت کی گہر مین نہین کیا نہ اوس جگہہ جہان تمہارا حق ضایع ہو تو تم ہم سے ملجا و ہم تمہاری خاطر داری کرینگے مین نے جب یہ خط پڑہا تو کہا یہ بہی ایک بلا ہے اور اوس خط کو مین نے چولہے مین جلا دیا جب پچاس دن مین سے چالیس دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو ایکا ایک رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کا پیغام لانیوالا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہین کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو مین نے کہا مین اوسکو طلاق دیدون یا کیا کرون وہ بولا نہین طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اُس سے صحبت مت کرو اور میرے دونون یارون کے پاس بہی یہی پیام گیا مین نے اپنی بی بی سے کہا تو اپنے عزیزون مین چلی جا اور وہین رہو یہانتک کہ اسہ تعالی اس باب مین کوئی حکم دیوے ہلال بن اُمیہ کی بی بی یہ سُنکر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اسہ ہلال بن اُمیہ ایک بوڑہا بیکار شخص ہے اوسکے پاس کوئی خادم بہی نہین تو کیا آپ برا سمجہتے ہین اگر مین اوس کی خدمت کیا کرون آپنے فرمایا مین خدمت کو بُرا نہین سمجہتا لیکن وہ تجہسے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اوسکو کسیکام کا خیال نہین اور قسم خدا کی وہ اوس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گہر والون نے کہا کاش تم بہی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لو کیونکہ آپ نے ہلال بن اُمیہ کی عورت کو اوسکی خدمت کرنے کی اجازت دی مین نے کہا مین کبہی اجازت نہ لونگا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کیا فرماوینگے اگر مین اجازت لون اپنی بی بی کے لیے اور مین جوان آدمی ہون پہر دس راتون تک مین اُسی حال مین رہا یہانتک کہ پچاس راتین پوری ہوئین اوس تاریخ سے جب سے آپنے منع کیا تہا ہمسے بات کرنے سے پہر پچاسوین رات کو صبح کے وقت مین نے نماز پڑہی اپنے ایک گہر کے چہت پر مین اسی حال مین بیٹہا تہا جو اسہ تعالے نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تہا اور زمین مجہپر تنگ ہو گئی تہی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے مین مین نے ایک پکارنے والے کی آواز سُنی جو سلع پر چڑہا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ مین) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سُنکر مین سجدے مین گرا اور مین نے پہچانا کہ خوشی آئی پہر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر کی کہ اسہ نے ہمکو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑہ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو

تو میرے دونون یارون کے پاس چند خوش خبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور
ایک دوڑنیوالا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اُسکی آواز گھوڑے سے جلدی مجھہ کو پہونچی جب وہ شخص
آیا جس کی آواز مین نے سُنی تھی خوشخبری کی تو مین نے اپنے دونون کپڑے اُتارے اور اُسکو پہنا دیے اوسکی
خوشخبری کے صلہ مین قسم خدا کی اوسوقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے مین نے دو کپڑے مانگنے کے لیے اور اُنکو
پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھکو
مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے
یہانتک کہ مین مسجد مین پہونچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تھے
اور آپکے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہانتک کہ مصافحہ
کیا مجھہ سے اور مجھکو مبارک باد دی قسم خدا کی مہاجرین مین سے اون کے سوا کوئی شخص کھڑا نہین ہوا کعب
طلحہ کے اس احسان کو نہین بھولتے تھے کعب نے کہا جب مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو
آپ کا منہ خوشی سے چمک رہا تھا آپنے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب
سے تیری ماں نے تجھہ کو جنا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کیطرف سے
آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ کیطرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک
جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اِسبات کو پہچان لیتے (یعنے آپ کی خوشی کو) جب مین آپکے سامنے
بیٹھا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری معافی کی خوشی مین مین اپنے مال کو صدقہ کردون اللہ اور اُسکی
رسول کے لیے آپنے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھہ لے مین نے عرض کیا تو مین اپنا حصہ خیبر کا رکھہ لیتا ہون
اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ مین یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ
سچ کہون گا جب تک زندہ رہون کعب نے کہا قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ اللہ تعالی نے کسی مسلمان پر
ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے مین جب سے مین نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح
سے مجھہ پر احسان کیا قسم خدا کی مین نے اُسوقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہین بولا اب سے یہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجھہ امید ہے کہ اللہ تعالی باقی زندگی مین بھی مجھکو جھوٹ سے
بچا دے گا کعب نے کہا اللہ تعالی نے یہ آیتین اوتارین لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ اخیر تک یعنے بیشک
اللہ تعالی نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنھون نے ساتھہ دیا نبی کا سفر کے وقت

یہانتک کہ فرمایا وہ مہربان ہی رحم والا اور اللہ تعالے نے معاف کیا اون تین شخصون کو جو پیچھے ڈالے گئے
یہانتک کہ جب مین اُنپر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور اون کی جی بہی تنگ ہوگئی اور سمجہے کہ اب کوئی
بچاؤ نہین اللہ سے مگر اوسی کیطرف پہر اللہ نے معاف کیا اُنکو تاکہ وہ توبہ کرین بیشک اللہ تعالی بخشنے والا
مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالی سے اور ساتہہ رہو سچون کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ نے
نے اس سے بڑہ کر کوئی احسان مجہپر نہین کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ مین
نے سچ بولدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جہوٹ نہین بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جہوٹے تباہ ہوئے
اللہ تعالی نے جہوٹون کی جب وحی اوتری تو ایسی برائی کی کہ کسیکی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ
قسمین کہانے لگے تاکہ تم کچہہ نہ بولو اون سے سو نہ بولو اون سے وہ ناپاک ہین اون کا ٹہکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہر
اون کی کمائی کا قسمین کہاتے ہین تمسے کہ تم خوش ہوجاؤ اون سے سو اگر تم خوش ہوجاؤ اون سے تب بہی
اللہ تعالی خوش نہین ہوگا بدکارون سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینون آدمی اُن لوگون سے جنکا عذر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب اونہون نے قسم کہائی تو بیعت کی اون سے اور استغفار کیا اونکے
لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکہا (یعنے ہمارا مقدمہ ڈال رکہا) یہانتک کہ اللہ
نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالی نے فرمایا کہ معاف کیا اون تینون کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس
لفظ سے (یعنے خُلِّفُوا) سے یہ مراد نہین ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا
پیچھے رہنا اور ڈال رکہنا آپ کا اسکو بہ نسبت اون لوگون کے جنہون نے قسم کہائی اور عذر کیا آپ نے اور
آپنے قبول کیا اون کے عذر کو **عن** الزُّهْرِيِّ سَوَاءٌ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ
حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ
فِيْهِ عَلَى يُوْنُسَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّ مَا يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى
بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهُ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر جب کسی جہاد مین جاتے تو اور جگہہ جانا ظاہر کرتے (جو جہوٹ بہی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا
فرماتے) پہر اس لڑائی مین آپنے صاف صاف فرمادیا **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ

کعب حین اصیب بصرہ وکان اعلم قومہ واوعاھم لاحادیث اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت ابن کعب بن مالک وھو احد الثلاثۃ الذین تیب علیھم یحدث انہ لم یتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط غیر غزوتین وساق الحدیث وقال فیہ وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناس کثیر یزیدون علی عشرۃ الاف ولا یجمعھم دیوان حافظ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہو کہ کعب بن مالک اپنی قوم مین سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ انکو حدیثین یاد تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کعب بن مالک اون تین شخصون مین سے تھے جنکو اللہ تعالے نے معاف کیا وہ حدیثین بیان کرتے تھے کہ وہ نہین پیچھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی لڑائی مین سوا دو لڑائیون کے پھر بیان کیا وہی قصہ اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے آدمیون کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر مین اون کا نام نہ تھا **ف** ابو زرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تھے ابن اسحاق نے کہا تیس ہزار تھے اور یہی مشہور ہے نووی نے کہا احدیث سے بہت سے فائدے نکلے ۱ غنیمت کا مباح ہونا ۲ فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی ۳ بغیر قسم دیے قسم کہانا ۴ لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا ۵ نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا ۶ مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اوس کو رد کرنا جیسے معاذ نے کیا ۷ سچائی کی فضیلت ۸ سفر سے آیا وقت مسجد مین جاکر دو رکعت پڑھنا ۹ مجلس عام مین بیٹھنا ۱۰ ظاہر پر حکم کرنا ۱۱ اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا ۱۲ اپنے اوپر زنا گناہ کے ڈر سے ۱۳ کنکیون سے دیکھنا نماز نہین توڑتا ۱۴ سلام ہی کلام ہے ۱۵ اطاعت اللہ اور رسول کی عزیزداری پر مقدم ہے ۱۶ کلام مین یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو ۱۷ کاغذ کا جس مین اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے ۱۸ ایسی بات کو چھپانا جس مین فساد کا ڈر ہو ۱۹ عورت سے کہنا اپنے عزیزون مین جا طلاق نہین ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو عورت اپنے خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنے اوسپر جبر نہین ہے ۲۱ صحبت وغیرہ کو کنائے سے بیان کرنا بہتر ہے ۲۲ احتیاط کرنا بہتر ہے ۲۳ سجدہ شکر کرنا مستحب ہے ۲۴ خوشخبری دینا مستحب ہے ۲۵ مبارکبادی دینا مستحب ہے ۲۶ خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا ۲۷ قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے ۲۸ عاریت جائز ہے ۲۹ کپڑون کی عاریت درست ہے ۳۰ لوگون کا جمع ہونا امام کے پاس ۳۱ اہل فضل کے لیے جب اوتین کہڑا

ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے ۳۲ مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے ۳۳
امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے ۳۴ خوشی کے وقت صدقہ دینا ۳۵ تمام مال کا صدقہ نکرنا
۳۶ سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اوسکا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی
کا خیال کیا **باب** فِی حَدِیْثِ الْاِفْکِ حضرت عائشہ صدیقہ پر جو تہمت ہوئی تھی اسکا بیان
عن سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَعَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَھَا اَھْلُ
الْاِفْکِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَھَا اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکُلُّھُمْ حَدَّثَنِیْ طَائِفَۃً مِّنْ حَدِیْثِھَا وَبَعْضُھُمْ کَانَ اَوْعٰی
لِحَدِیْثِھَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمُ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ
حَدَّثَنِیْ وَبَعْضُ حَدِیْثِھِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا ذَکَرُوْا اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَآئِہٖ
فَاَیَّتُھُنَّ خَرَجَ سَھْمُھَا خَرَجَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَہٗ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَاَقْرَعَ بَیْنَنَا فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَاھَا فَخَرَجَ فِیْھَا سَھْمِیْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ ھَوْدَجِیْ وَاُنْزَلُ فِیْہِ مَسِیْرَنَا
حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِہٖ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اٰذَنَ لَیْلَۃً
بِالرَّحِیْلِ فَقُمْتُ حِیْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِیْلِ فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ فَلَمَّا قَضَیْتُ مِنْ شَاْنِیْ
اَقْبَلْتُ اِلٰی رَحْلِیْ فَلَمَسْتُ صَدْرِیْ فَاِذَا عِقْدِیْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ
عِقْدِیْ فَحَبَسَنِیْ ابْتِغَاؤُہٗ وَاَقْبَلَ الرَّھْطُ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَرْحَلُوْنَ لِیْ فَحَمَلُوْا ھَوْدَجِیْ فَرَحَلُوْہُ
عَلٰی بَعِیْرِیَ الَّذِیْ کُنْتُ اَرْکَبُ وَھُمْ یَحْسِبُوْنَ اَنِّیْ فِیْہِ قَالَتْ وَکَانَتِ النِّسَآءُ اِذْ ذَاکَ
خِفَافًا لَمْ یَثْقُلْھُنَّ وَلَمْ یَغْشَھُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا یَاْکُلْنَ الْعُلْقَۃَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ یَسْتَنْکِرِ الْقَوْمُ
ثِقَلَ الْھَوْدَجِ حِیْنَ رَحَلُوْہُ وَرَفَعُوْہُ وَکُنْتُ جَارِیَۃً حَدِیْثَۃَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَ
سَارُوْا وَوَجَدْتُ عِقْدِیْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَیْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَھُمْ وَلَیْسَ بِھَا دَاعٍ وَّلَا مُجِیْبٌ
فَتَیَمَّمْتُ مَنْزِلِیَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَیَفْقِدُوْنَنِیْ فَیَرْجِعُوْنَ اِلَیَّ فَبَیْنَا اَنَا
جَالِسَۃٌ فِیْ مَنْزِلِیْ غَلَبَتْنِیْ عَیْنِیْ فَنِمْتُ وَکَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِیُّ ثُمَّ الذَّکْوَانِیُّ

قد عرس من وراء الجيش فادلج فاصبح عند منزلي فرأى سواد انسان نائم فاتاني فعرفني
حين رآني وقد كان يراني قبل ان يضرب الحجاب علي فاستيقظت باسترجاعه
حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي ووالله ما كلمني كلمة ولا سمعت منه كلمة غير
استرجاعه حتى اناخ راحلته فوطئ على يدها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة
حتى اتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة فهلك من هلك في شاني
وكان الذي تولى كبره عبد الله بن ابي ابن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت
حين قدمنا المدينة شهرا والناس يفيضون في قول اهل الافك ولا اشعر بشيء من
ذلك وهو يريبني في وجعي اني لا اعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف
الذي كنت ارى منه حين اشتكي انما يدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيسلم ثم يقول كيف تيكم فذاك يريبني ولا اشعر بالشر حتى خرجت بعد ما نقهت
خرجت مع ام مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا ولا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل
ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وامرنا امر العرب الاول في التنزه وكنا نتاذى
بالكنف ان نتخذها عند بيوتنا فانطلقت انا وام مسطح وهي بنت ابي رهم بن
المطلب بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة ابي بكر الصديق وابنها
مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب فاقبلت انا وبنت ابي رهم قبل بيتي حين
فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما
قلت اتسبين رجلا قد شهد بدرا قالت اي هنتاه اولم تسمعي ما قال قلت
وما ذا قال فاخبرتني بقول اهل الافك فازددت مرضا الى مرضي فلما رجعت
الى بيتي فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلم ثم قال كيف تيكم
قلت اتاذن لي ان اتي ابوي قالت وانا حينئذ اريد ان اتيقن الخبر من قبلهما
فاذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت ابوي فقلت لامي يا امتاه ما يتحدث
الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقل ما كانت امرأة قط وضيئة عند
رجل يحبها ولها ضرائر الا اكثرن عليها قالت قلت سبحان الله وقد تحدث الناس

بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ
أَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ
أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمْ أَهْلُكَ
وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ
وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ
أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ
عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي فِي رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي
أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ
فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ لَعَمْرُ
اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ
فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَ
سَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي
الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي

فبينما هما جالسان عندي وأنا أبكي استأذنت على امرأة من الأنصار فأذنت لها فجلست تبكي
قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم جلس قالت
ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل وقد لبثت شهرا لا يوحى إليه في شأني بشيء قالت
فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة فإنه بلغني
عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري
الله وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما
قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة فقلت
لأبي أجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال فقال والله ما أدري ما أقول لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت و
الله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وأنا جارية حديثة السن
لا أقرأ كثيرا من القرآن إني والله لقد علمت أنكم قد سمعتم بهذا حتى استقر
في أنفسكم وصدقتم به فإن قلت لكم إني بريئة والله يعلم أني بريئة لا تصدقوني
بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقوني وإني والله ما أجد
لي ولكم مثلا إلا كما قال أبو يوسف فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون
قالت ثم تحولت واضطجعت على فراشي قالت وأنا والله حينئذ أعلم أني بريئة
وأن الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت أظن أن ينزل في شأني وحي يتلى
ولشأني كان أحقر في نفسي من أن يتكلم الله عز وجل في بأمر يتلى ولكن كنت أرجو
أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام
رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه ولا خرج من أهل البيت أحد حتى أنزل الله عز
وجل على نبيه صلى الله عليه وسلم فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء عند الوحي
حتى إنه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق في اليوم الشاتي من ثقل القول الذي
أنزل عليه قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكان أول
كلمة تكلم بها أن قال أبشري يا عائشة أما الله فقد برأك فقالت لي أمي قومي إليه

فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ
مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ
اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ
وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتِ أَوْ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ
تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ
وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ **ترجمہ** سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن
وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے اون سب لوگون نے حضرت عائشہ کی
حدیث روایت کی جب اُنپر تہمت کرنیوالون نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالی نے پاک کیا اون کو
اُنکی تہمت سے۔ زہری نے کہا ان سب لوگون نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور
بعض اون مین سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ
بیان کرنے والے تھے اوسکو اور مین نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سُنی اور بعض کی حدیث بعض
کو تصدیق کرتی ہے اُن لوگون نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتون پر اور جسعورت کے نام پر قرعہ نکلتا
اُسکو سفر مین ساتھ لیجاتے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد
اور جمہور علماء کی کہ عورتون کے بارے مین قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسیطرح عتق اور وصیت اور
قسمت مین اور اس باب مین بہت احادیث صحیحہ اور مشہور وارد ہین ابو عبید نے کہا قرعہ پر تین پیغمبرون

نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اوس کے قول کی کوئی دلیل نہین ہے اور ابو حنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت مین اجازت بھی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر مین عورتون مین قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسری کو نہ لیجانا جائز نہین ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے مالک سے اور ایک روایت اون سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جسکو چاہے ساتھ لیجاوے انتہی مختصراً

مترجم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے اون کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہین ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ اونپر رحم کرے اور اونکو درجات عالیہ نصیب کرے اونہون نے کبھی یہ نہین کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہ ہی میرا مذہب ہے

ت حضرت عائشہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر مین اس مین میرا نام نکلا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اسوقت کا ہے جب پردے کا حکم اوتر چکا تھا مین اپنے ہودے مین سوار ہوتی اور راہ مین جب اوترتی تو بھی اوسی ہودے مین رہتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایکبار آپنے رات کو کوچ کا حکم دیا مین کھڑی ہوئی جب لوگون نے کوچ کی خبر دی اور چلے یہان تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب مین اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کیطرف آئی اور سینہ کو چھوا معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینون کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤن ہے یمن مین) مین لوٹی اور اوس ہار کو ڈھونڈھنے لگی اوس کے ڈھونڈنے مین مجھ کو دیر لگی اور وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ اٹھاتے تھے اونہون نے ہودہ اوٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھدیا جسپر مین سوار ہوتی تھی وہ یہہ سمجھے کہ مین اوسی ہودے مین ہون اوسوقت عورتین ہلکی (دبلی) تھین نہ سنڈھی تھین نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھین اسلیے اونکو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب اونہون نے اوسکو اونٹ پر لادا اور اوٹھایا اور مین ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگون نے اونٹ کو اوٹھایا اور

چلدیے اور مین نے اپنا ہارا وسوقت پایا جب لشکر چلدیا مین جو اونٹ کی ٹہکانے پر آئی تو وہان نہ کسیکو آواز
ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے مین نے یہ ارادہ کیا کہ جہان بیٹہی تہی وہین بیٹہی جاؤن اور مین یہ سمجہی کہ
لوگ جب مجہکو نہ پاوینگے تو ہمین لوٹ کر آوینگے تو مین اوسی ٹہکانے پر بیٹہی تہی اتنے مین میری
آنکہ لگ گئی اور مین سو رہی اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تہا وہ آرام کے لیے اخیر
رات مین لشکر کے پیچہے ٹہیرا تہا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹہکانے پر پہونچا اوسکو ایک آدمی
کا جثہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجہکو پہچان لیا دیکہتے ہی اسلیے کہ مین پردے کا حکم
اترنے سے پہلے اوس کے سامنے ہوا کرتی مین جاگ اوٹہی اوس کے آواز سن کر جب اوسنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ پڑہا مجہکو پہچانکر مین نے اپنا منہ ڈہانپ لیا اپنی اوڑہنی سے قسم خدا کی اوسنے کوئی بات مجہہ
سے نہین کی نہ مین نے اوس کی کوئی بات سنی سوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے پہر اوسنے اپنا اونٹ
بٹہایا اور اپنا ہاتہہ میرے چڑہنے کے لیے بچہادیا مین اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو
کہینچتا ہوا بہانتک کہ ہم لشکر مین پہونچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تہے سخت دوپہر کی گرمی
مین تو میری مقدر مین تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنے جنہون نے بدگمانی کی) اور قرآن مین جس کی نسبت تولی
کبرہ آیا ہے یعنے بانی سبانی اُس تہمت کا **ف** اللہ تعالی نے جب حضرت عائشہ کی پاکی اور عصمت
قرآن مین بیان کی تو فرمایا جسنے اوٹہایا اُسکا بڑا بوجہہ اوسکو بڑا عذاب ہے **ت** وہ عبداللہ بن
ابی سلول (منافق) تہا آخر ہم مدینہ مین آئے اور مین جب مدینہ مین پہونچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینے
تک بیمار رہی اور لوگون کا یہ حال تہا کہ بہتان کرنے والون کی باتون مین غور کرتے اور مجہے اون کے
کسیبات کی خبر نہ تہی صرف مجہ کو اس امر سے شک ہوا کہ مین نے اپنی بیماری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ شفقت نہ دیکہی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب مین بیمار ہوئی آپ صرف اندر آتے اور
سلام کرتے پہر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجہے شک ہوتا لیکن مجہے اس خرابی کی خبر نہ تہی
بہانتک کہ جب مین دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو مین نکلی اور میری ساتہہ مسطح کی ماں بہی نکلی
مناصع کیطرف (مناصع موضع تہی مدینہ کے باہر) اور وہ پائخانے تہی ہم لوگون کے (پائخانے بننے
سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اُسوقت کا ہے جب ہمارے
گہرون کے نزدیک پائخانے نہین بنے تہے اور ہم اگلے عربون کیطرح جنگل مین جایا کرتی (پائخانے

کے لیے) اور گھر کے پاس پاخانے بنانے سے نفرت رکھتی تو مین چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی
ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رض
کی (اسکا نام سلمٰی تھا) اوس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا غرض مین اور ام مسطح
دونون جب اپنے کام سے فارغ ہوچکین تو لوٹی ہو مین اپنے گھر کیطرف آرہی تھی تو اتنے مین ام مسطح کا
پاؤن اوجھا۔ اپنی چادر مین اور بولی ہلاک ہو مسطح مین نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس
شخص کو جو بدر کی لڑائی مین شریک تھا وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہین سنا مسطح نے کیا کہا مین نے کہا
کیا کہا اوس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان والون نے کہا تھا یہ سنکر میرے بیماری دوچند ہوگئی ایک اور
بیماری بڑھی مین جب اپنے گھر پہونچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور
فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے مین نے کہا آپ مجھے اجازت دیتے ہین اپنی ماں باپ کے پاس جاؤن کی اور
میرا اوسوقت یہ ارادہ تھا کہ مین اپنے ماں باپ کے پاس جاکر اس خبر کو تحقیق کرون آخر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی اور مین اپنے ماں باپ کے پاس آئی مین نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ
کیا بک رہے ہین وہ بولی بیٹا تو اسکا خیال نہ کر اور اسکو بڑی بات سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا
ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اسکو چاہتا ہو اور اوسکی سوکنین بھی ہون اور سوکنین اسکے
عیب نکالین مین نے کہا سبحان اللہ لوگون نے تو یہ کہنا شروع کردیا مین ساری رات روتی رہی صبح تک
میری آنسو نہ تھمے اور نہ نیند آئی صبحکو بھی مین رو رہی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
بن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہین اوتری تھی اور اون دونون سے مشورہ لیا مجھکو
جدا کرنے کے لیے (یعنے طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی کے حال کو اور اوسکی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اوس کے ساتھ انہون
نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اوسکی نہین جانتے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالی نے آپکے اوپر تنگی نہین کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا
عورتین بہت ہین اور اگر آپ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپسے سچ کہدیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت
عائشہ کے پاس رہتی تھی) ف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہ کی دشمنی سے نہین کہا
کیونکہ انکو حضرت عائشہ سے اوسوقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا اون کے حق مین کہ جو اپنے نزدیک

مناسب سمجھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرین اس لیے کہ آپ کو پریشانی ہتی اور آپ کی تسلی اور تشفی ضرور تہی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اوس کی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا ہے اگر مین اُن کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو مین عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہین ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اُسکو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اون مین کوئی عیب نہین جسکو تم پوچھتے ہو نہ اوس کے سوا کوئی عیب ہے جو عرب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہین کرسکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا آپنے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو کون بدلہ لیگا میرا اوس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والون کی نسبت مجھ تک پہونچی قسم خدا کی مین تو اپنے گھر والی کو (یعنے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضہ کو) نیک سمجھتا ہون اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہین (یعنے صفوان بن معطل سے) اوسکو بھی مین نیک سمجھتا ہون اور وہ کبھی میرے گھر مین نہین گیا مگر میرے ساتھہ یہ سُنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تہے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین آپ کا بدلہ لیتا ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس مین سے ہووے تو ہم اوسکی گردن مارتے ہین اور جو ہمارے بھائیون خزرج مین سے ہووے تو آپ حکم کیجیے ہم آپکے حکم کی تعمیل کرینگے (یعنے اوسکی گردن مارین گے) یہ سُنکر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلے کے سردار تہے اور نیک آدمی تہے پر اوسوقت اُنکو اپنی قوم کی پچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کی بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کرسکیگا یہ سُنکر اُسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تہے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم خدا کی بقا کی ہم اوسکو قتل کرینگے اور تو منافق ہے جب تو منافقون کی طرف سے لڑتا ہے غرض کہ دونون قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور قریب تہا کہ کشت و خون مفروع ہووے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تہے اون کو سمجھا رہے تہے اور اُن کا غصہ فرو کر رہے تہے یہانتک کہ وے خاموش ہوگئے اور آپ بھی خاموش ہورہے حضرت

عائشہ نے کہا مین اوسدن بھی سارا دن روتی رہی میرے آنسو نہین تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی پھر دوسری رات بھی روتی رہی نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جاویگا میری ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور مین رو رہی تھی اتنے مین انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی مین نے اوسکو اجازت دی وہ بھی آن کر رونے لگی پھر ہم اسی حال مین تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے اور جس روز سے مجھپر تہمت ہوئی تھی اوس روز سے آج تک آپ میرے پاس نہین بیٹھے تھے اور ایک مہینا یون ہی گذرا تھا میرے مقدمہ مین کوئی وحی نہین اوتری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا اما بعد اے عائشہ مجھکو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہونچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالے تمہاری پاکدامنی بیان کردیگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالی سے اسواسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو بخشدیتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات تمام کرچکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے یہانتک کہ ایک قطرہ بھی نرہا مین نے اپنے باپ سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدمہ مین جو آپنے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی مین نہین جانتا کیا جواب دون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول ہے گو اون کی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دم نہ مارا ؎ باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم) مین نے اپنی ماں سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بولی قسم خدا کی مین نہین جانتی کیا جواب دون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آخر مین نے خود ہی کہا اور مین کم سن لڑکی تھی مین نے کھا مین نے بہت قران نہین پڑھا ہے لیکن مین قسم خدا کی یہ جانتی ہون کہ تم لوگون نے اس بات کو یہانتک سنا کہ تمہارے دلمین جم گئی اور تمنے اوسکو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصے سے فرمایا ورنہ سچ کسینے نہین سمجھا تھا بجز تہمت کرنے والون کے) پھر اگر مین تمسے کہون مین بیگناہ ہون اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ مین بیگناہ ہون تو بھی تم مجھ کو سچا نہین سمجھنے کے اور اگر مین ایک گناہ کا اقرار کرلون جسکو مین نے نہین کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ مین اوس سے پاک ہون تو تم مجھ کو سچا سمجھوگے اور مین اپنی اور تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہین پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تھی (حضرت

یعقوب کی اور حضرت عائشہ کو رنج مین اوسکا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا) جب اونہون نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے پھر مین نے کروٹ موڑ لی اور مین اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور مین قسم خدا کی اوسوقت جانتی تہی کہ مین پاک ہون اور اللہ تعالی ضرور میرے پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجھپر یہ گمان نہ تہا کہ میری شان مین قرآن اوترے گا جو پڑہا جاویگا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان مین اس لائق نہ تہی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے معاملہ مین کلام کرے اور کلام بہی ایسا جو پڑہا جاوے البتہ مجھکو یہ امید تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین کوئی ایسا مضمون دیکھینگے جس سے اللہ تعالی میری پاکی ظاہر کردیگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ سے نہین اوٹہے تہے اور نہ گھر والون مین سے کوئی باہر گیا تہا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی بہیجی اور اوتارا قرآن کو آپ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہانتک کہ آپکے جسم مبارک پر سے موتی کیطرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑے کے دنون مین اوس کلام کی سختی سے جو آپ پر اوترا (اس لیے کہ بڑے شاہنشاہ کا کلام تہا) جب یہ حالت آپ کی جاتی رہی (یعنے وحی ختم ہوچکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپنے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا اے عائشہ خوش ہوجا اللہ تعالے نے تجھکو بے گناہ اور پاک فرمایا میری مان نے کہا اوٹہہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر (اور شکر کر اور آپکے سر کا بوسہ لے) مینے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت کیطرف نہین اوٹہونگی اور نہ کسی کی تعریف کرونگی سوا اللہ تعالی کے اوسی نے میری پاکی اوتاری حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالی نے اوتارا اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ اخیر تک دس آیتون کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آیتون کو میرے پاکی کے لیے اوتارا ابوبکر صدیق نے جو مسطح سے عزیزداری کے وجہ سے سلوک کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب مین اوسکو کچہ نہ دونگا جب اوسنے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اخیر تک حبان بن موسی نے کہا عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب مین (کیونکہ اس مین اللہ تعالے نے ناتے دارون کے ساتہہ سلوک کرنے مین بخشش کا وعدہ کیا) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی مین تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ مجھکو بخشے پھر مسطح کو جو کچہ دیا کرتے تہے وہ جاری کردیا اور کہا مین کبہی بند نہ کرون گا۔ حضرت عائشہ

نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب مین پوچھا جو وہ جانتی ہون یا اُنھون نے دیکھا ہوا دنھون نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھین) یا رسول اللہ مین اپنے کان اور آنکھہ کی احتیاط رکھتی ہون (یعنے بن سنے کوئی بات سنی ہے نہین کہتی اور نہ بن دیکھے کہ دیکھی کہتی ہون) مین تو عائشہ کو نیک سمجھتی ہون حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھین جو میرے مقابل کی تھین حضرت کی بی بیون مین اور اللہ تعالی نے اونکو اس تہمت سے بچایا اُنکی پرہیزگاری کی وجہ سے اور اُن کی بہن حمنہ بنت جحش نے اون کے لیے تعصب کیا اور اون کے لیے لڑین تو جو لوگ تباہ ہوے اون مین وہ بھی تھین (یعنے تہمت مین شریک تھین) زہری نے کہا تو ان لوگون کا یہ اخیر حال ہے جو ہم کو پہنچا ف نووی نے کہا اس حدیث مین جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ سنہ ہجری مین ہوا اسپر سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن معاذ کا ذکر اس روایت مین وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونون بار اُسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ سنہ ہجری مین تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونون غزوہ خندق سے پہلے ہون اور اسوقت سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت مین صحیحین مین جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہے پھر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلتے ہین ۱ حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانون نے اس کے قبول پر ۲ دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا ۳ قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیون مین سے ۴ قضای سفر مقیم عورتون کے لیے واجب نہ ہونا ۵ سفر مین اپنی بی بی کا ساتھہ لے جانا ۶ عورتون کا ہودے مین بیٹھنا ۷ عورتون کا جہاد مین جانا ۸ مردون کا خدمت کرنا عورتون کی سفر مین ۹ لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا ۱۰ عورت کا جاے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا ۱۱ عورتون کا سفر مین نہ رہنا ۱۲ جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کرین وہ اوس سے بات نہ کرین اگر محرم نہ ہو ۱۳ کم کھانے کی فضیلت عورتون کے لیے ۱۴ لشکر مین سے بعضون کا پیچھے رہ جانا ۱۵ مدد کرنا اوسکی جو رہ جاوے ۱۶ حسن ادب اجنبی عورتون سے بغیر بات نہ کرنا اور اون کے آگے چلنا ۱۷ آپ پیدل چلنا عورت

کو چھپا لینا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر ۱۹ عورت کا مونہہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ
وہ نیک ہو ۲۰ حلف کرنا بغیر استحلاف کے ۲۱ بے ضرورت کی بری بات افشا نہ کرنا اپنی بی بی کی ۲۲ اور حسن معاشرت
۲۳ کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا ۲۴ مریض کا حال پوچھنا ۲۵ عورت کو ایک ساتھی لیکر نکلنا ۲۶ اپنے عزیز
سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے ۲۷ فضیلت اہل بدر کی ۲۸ عورت اپنے ماں باپ کو بابس بغیر
اجازت خاوند کے نہ جاوے ۲۹ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا ۳۰ مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے اور
دوستوں سے ۳۱ بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اوس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے ۳۲ امام کا خطبہ
پڑھنا کسی امر مہم کے لیے ۳۳ امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے ۳۴ فضیلت صفوان بن معطل کی
۳۵ فضیلت سعد بن معاذ کی اور سعید بن حضیر کی ۳۶ فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا ۳۷ توبہ
کا قبول کرنا ۳۸ استشہاد کرنا آیات قرآنی سے ۳۹ پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا ۴۰ خوشخبری
میں جلدی کرنا ۴۱ برات حضرت عائشہ کی بنص قرآنی اگر کوئی اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد
ہے باجماع اہل اسلام ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی ۴۲ تجدید شکر بر
وقت تجدید نعمت کے ۴۳ فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ۴۴ صلہ رحم مستحب ہونا اگرچہ وہ
لوگ گنہگار ہوں ۴۵ عفو کرنا گنہگاروں سے ۴۶ صدقہ کا استحباب ۴۷ قسم کے خلاف کرنا اگر
خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا ۴۸ فضیلت ام المومنین زینب کی ۴۹ گواہی میں ثابت قدم
رہنا یعنے احتیاط سے گواہی دینا ۵۰ دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حسان
سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہ تھی اور مداح تھے ۵۱ خطبہ شروع کرنا الحمد
سے ۵۲ خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے ۵۳ مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے
وقت ۵۴ متعصب کو برا کہنا جیسے سعید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب اونکا یہ تھا کہ
تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرف داری کرتے ہو نہ یہ کہ تم منافق ہو انتہے
مختصرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ
الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ هِلَالٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ
هِلَالٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَالَ ؎

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

وزاد ایضاً قال عروۃ قالت عائشۃ واللہ ان الرجل الذی قیل لہ ما قیل لیقول سبحان
اللہ فوالذی نفسی بیدہ ما کشفت من کنف انثی قط قالت ثم قتل بعد ذلک فی
سبیل اللہ شہیدا وفی حدیث یعقوب بن ابراھیم مرعرین فی نحر الظہیرۃ وقال
عبد الرزاق مرعرین قال عبد بن حمید قلت لعبد الرزاق ما قولہ مرعرین قال
الوعرۃ شدۃ الحر ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ برا جانتی تہین حسان
رضی اللہ عنہ کی برائی کو وہ کہتی تہین یہ شعر حسان کی ہے فان ابی ووالدتی وعرضی + لعرض محمد
منکم وقاء + یعنے حسان کافرون سے کہتے ہین میرے باپ اور مان اور میری عزت یہ سب حضرت محمد کی
عزت کے لیے بچاؤ ہین - (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح اور ثناخوان تہے
اس مین کچہ شک نہین گو اون سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت مین شریک تہے پر اوسکی سزا
دنیا مین اُنکو مل گئی) حضرت عائشہ نے کہا قسم خدا کی جس مرد سے تہمت لگائی (یعنے صفوان بن
معطل سے) وہ کہتا تہا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسیعورت کا پردہ نہین کہولا اور بعد اوس کے وہ
کی راہ مین شہید مارا گیا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت لما ذکر من شانی الذی
ذکر وما علمت بہ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فتشہد فحمد اللہ و
اثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد اشیروا علی فی اناس ابنوا اھلی وایم اللہ
ما علمت علی اھلی من سوء قط وابنوھم بمن واللہ ما علمت علیہ من سوء قط ولا
دخل بیتی قط الا وانا حاضر ولا غبت فی سفر الا غاب معی وساق الحدیث بقصتہ
وفیہ ولقد دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتی فسال جاریتی فقالت واللہ ما
علمت علیہا عیبا الا انہا کانت ترقد حتی تدخل الشاۃ فتاکل عجینہا او قالت
خمیرہا شک ہشام فانتہرہا بعض اصحابہ فقال اصدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی اسقطوا لہا بہ فقالت سبحان اللہ واللہ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصائغ
علی تبر الذہب الاحمر وقد بلغ الامر ذلک الرجل الذی قیل لہ فقال سبحان اللہ
واللہ ما کشفت عن کنف انثی قط قالت عائشۃ وقتل شہیدا فی سبیل اللہ عز وجل
وفیہ ایضا من الزیادۃ وکان الذی تکلموا بہ مسطح وحمنۃ وحسان واما المنافق

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ فَهُوَ الَّذِیْ کَانَ یَسْتَوْشِیْهِ وَیَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ وَحَمْنَةُ

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگون نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑہا اللہ کی تعریف کی اور اسکی صفت بیان کی جیسی اوس کے لائق ہے پھر کہا اما بعد مشورہ دو مجھ کو ان لوگون مین جنہون نے تہمت لگائی میرے گھر والون کو قسم خدا کی مین نے تو اپنے گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہین جانی اور جس شخص سے انہون نے تہمت لگائی اوسکی بھی کوئی برائی مین نے کبھی نہین دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر مین آیا مگر اسی وقت جب مین موجود تہا اور جب مین سفر مین گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اوس نے کہا قسم خدا کی مین نے عائشہ کا کوئی عیب نہین دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہین پھر بکری آتی ہے اور اُن کا آٹا کہا لیتی ہے یا خمیر کہا لیتی ہے آپ کے بعضے اصحاب نے اوسے جھڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ صاف کہدیا اوس نے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست کہا اُسکو) وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی مین تو عائشہ کو ایسا جانتی ہون جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنے بے عیب) یہ خبر اوس مرد کو پہونچی جس نے تہمت کرتے تہے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسیعورت کا کپڑا کبھی نہین کہولا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا وہ مرد خدا تعالی کی راہ مین شہید ہوا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والون مین مسطح تہا اور حمنہ تہی اور حسان تہا اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ تو کہود کہود کر اس بات کو نکالتا پھر اوسکو اکہٹا کرتا اور وہی بانی سبانی تہا اور حمنہ (بنت جحش) **باب** بَرَاءَةِ حُرَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّیْبَةِ آپ کی لونڈی کی برات اور عصمت کا بیان **عَنِ** النَّبِیِّ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَتَّهِمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اِذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاَتَاهُ عَلِیٌّ فَاِذَا هُوَ فِیْ رَکِیٍّ یَتَبَرَّدُ فِیْهَا فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اُخْرُجْ فَنَاوَلَهٗ یَدَهٗ فَاَخْرَجَهٗ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَیْسَ لَهٗ ذَکَرٌ فَکَفَّ عَلِیٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَجْبُوْبٌ مَا لَهٗ ذَکَرٌ

ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تہے آپ کی حرم کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی کو) آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اُس شخص کی

گردن مار (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنوے میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اوس سے کہا نکل اوس نے اپنا ہاتھ حضرت علی کے ہاتھ میں دیا اونہوں نے اوسکو باہر نکالا دیکھا تو اوسکا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علی نے اسکو نہ مارا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مجبوب ہے (یعنے ذکر کٹا ہوا) اوس کی ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپنے زنا کے خیال سے اوس کے قتل کا حکم دیا اسواسطے اونہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جاویگا پر آپنے قتل کا حکم دیا تاکہ اسکا حال کہلا دے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ انکا کھلا دے)

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَأَحْكَامِهِمْ

کتاب منافقوں کی صفت اور انکے حکم کے بیان میں

عن زيد بن أرقم رضي الله تعالى عنه يقول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر أصاب الناس فيه شدة فقال عبد الله بن أبي لأصحابه لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا من حوله قال زهير وهي في قراءته من تحت حوله و قال لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل قال فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته ذلك فأرسل إلى عبد الله بن أبي فسئله فاجتهد يمينه ما فعل فقال كذب زيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فوقع في نفسي مما قالوا شدة حتى أنزل الله تصديقي إذا جاءك المنافقون قال ثم دعاهم النبي صلى الله عليه وسلم ليستغفر لهم قال فلووا رؤوسهم وقوله كأنهم خشب مسندة وقال كانوا رجالا أجمل شيء ترجمہ

زید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر میں جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبداللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا تم اون لوگوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ مت دو یہانتک کہ وہ بھاگ نکلیں آپکے پاس سے زہیر نے کہا یہ قرارت ہے اوس شخص کی جس نے من حولہ پڑھا ہے (اور یہی قرارت مشہور ہے اور قرارت شاذ من حولہ ہے یعنے یہانتک کہ بھاگ جاویں وہ لوگ جو آپ کے

کردمین) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹینگے تو البتہ عزت والا مردود نے اپنے تئین عزت والا قرار دیا نکالدیگا ذلت والے کو
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) مین یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے عبداللہ بن ابی پاس کہلا بھیجا اور پوچھوایا اوس نے قسم کہائی کہ مین
نے ایسا نہین کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا اس بات سے میرے دل کو بہت
رنج ہوا یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھکو سچا کیا اور سورہ اذا جاءک المنافقون اوتری پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو بلایا اون کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن اونہون نے اپنے سر موڑ لیے (یعنے نہ
آئے اور اللہ تعالی اون کے حق مین فرماتا ہے کانہم خشب مسندۃ گویا وہ لکڑین ہین دیوار سے ٹکائی
ہوئی زید نے کہا وہ لوگ ظاہر مین خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے ف اللہ تعالی اون کی شان مین
فرماتا ہے جب تو انکو دیکھے تو تجھکو اچھے لگتے ہین بدن اون کے یعنے موٹے تازے اور فربہ ہین
اس حدیث سے زید کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسمین سے کوئی ایسے بات سنے جس مین مسلمانون
کا ضرر ہو تو امام سے کہدیوے عن جابر یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر
عبداللہ بن ابی فاخرجہ من قبرہ فوضعہ علی رکبتیہ ونفث علیہ من ریقہ و
البسہ قمیصہ واللہ اعلم ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ گڑ چکا تھا) اوسکو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنون پر رکھا یا اور
اپنا تھوک اوسپر ڈالا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا عن جابر بن عبداللہ یقول جاء النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الی عبداللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فسحب وذکر بمثل حدیث سفیان ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال لما توفی عبداللہ بن ابی
جاء ابنہ عبداللہ بن عبداللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ
قمیصہ یکفن فیہ ابالہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیصلی علیہ فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا
رسول اللہ اتصلی علیہ وقد نہاک اللہ ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انما خیرنی اللہ فقال استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ وسازیدہ
علی سبعین قال انہ منافق فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اسکا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
(وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ سے آپ کا کرتہ مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپنے کرتہ دیدیا پھر اوس نے کہا
نماز پڑہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوسپر نماز پڑہنے کو حضرت عمر نے آپکا کپڑا پکڑ لیا اور
عرض کیا یارسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑہتے ہین اور اللہ تعالی نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑہنے سے
کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم (یعنے
لیے دعا کرے یا نہ کرے دونون برابر ہین اللہ تعالی اونکو ہرگز نہ بخشیگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھکو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو اون کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ
تعالی انکو نہین بخشے گا تو مین ستر بار سے زیادہ استغفار کرون گا حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ وہ
منافق تہا آخر آپنے اوسپر نماز پڑہی تب یہ آیۃ اوتری مت پڑہ نماز اون مین سے کسیپر (یعنے
منافقون مین سے کسی منافق پر) جب وہ مرجاوے کبھی اور نہ کہڑا ہو اوس کی قبر پر **فائدہ** اللہ
تعالی نے حضرت عمر کی راے کے مطابق حکم دیا نووی نے کہا آپ جانتے تہے کہ وہ منافق ہے پر آپنے
اُس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے اور بعضون نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتہ دیا
تہا اس لیے آپنے اوسکو اپنا کرتہ دیدیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقون پر **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ
فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ
قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا
فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمُ الْاٰيَةَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے بیت اللہ
پاس تین آدمی اکہٹے ہوئے اور اون مین سے دو قریش کے تہے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے
تہے اور ایک قریش کا اون کے دلون مین سمجہ کم تہی اور ان کے پیٹون مین چربی بہت تہی (اس سے

معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھہ دانائی کم ہوتی ہے ایک شخص اون مین سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی سنتا ہے جو ہم کہتے ہین اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکارین تو سنیگا اور چپکے سے بولین تو نہین سنیگا اور تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہین تو آہستہ بولین گے جب بھی سنیگا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ اخیر تک یعنے تم اس لیے نہین چھپاتے تھے کہ تمپر گواہی دینگے کان اور آنکھ اور کھالین تمہاری لیکن تمنے یہ خیال کیا کہ اللہ نہین جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو عن عبد اللہ نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی احد فرجع ناس ممن کان معہ فکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم فرقتین قال بعضہم نقتلہم وقال بعضہم لا فنزلت فما لکم فی المنافقین فئتین ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپکے ساتھہ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اون کے بارے مین دو فرقے ہوگئے بعض کہنے لگے ہم اون کو قتل کرین گے اور بعضون نے کہا قتل نہین کرین گے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقون کے باب مین تم دو فرقے ہو گئے اخیر تک عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان رجالا من المنافقین فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الغزو تخلفوا عنہ وفرحوا بمقعدہم خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتذروا الیہ وحلفوا واحبوا ان یحمدوا بما لم یفعلوا فنزلت لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنہم بمفازۃ من العذاب ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہہ چاہتے کہ لوگ اون کی تعریف کرین اون کاموں پر جو اونہون نے نہین کیے تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری مت سمجھ اون لوگون کو جو خوش ہوتے ہین اپنے کیے سے اور چاہتے ہین کہ

تعریف کیے جاوین اون کامون پر جو اونہون نے نہین کیے کہ وہ چھٹکارا پاوینگے عذاب سے انکو دکھہ کی مار ہے
عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف اخبرہ ان مروان قال اذہب یا رافع لبوابہ
الی ابن عباس فقل لئن کان کل امرئ منا فرح بما اتی واحب ان یحمد بما لم
یفعل معذبا لنعذبن اجمعون فقال ابن عباس ما لکم ولہذہ الایۃ انما نزلت ہذہ الایۃ فی اہل الکتاب
ثم تلا ابن عباس واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبینہ للناس ولا تکتمونہ
ہذہ الایۃ وتلا ابن عباس لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما
لم یفعلوا وقال ابن عباس سالہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء فکتموہ ایاہ
واخبروہ بغیرہ فخرجوا قد ارووہ ان قد اخبروہ بما سالہم عنہ فاستحمدوا الیہ
وفرحوا بما اتوا من کتمانہم ایاہ ما سالہم عنہ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن
عوف سے روایت ہے مروان نے کہا اپنے دربان رافع سے ابن عباس پاس جا اور کہہ اگر ہم مین سے اوس
سر ایک آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اوس کی تعریف کرین اوس
بات پر جو اوس نے نہین کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ ہم سب مین یہ عیب موجود ہوگا) ابن
عباس نے کہا تمکو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق مین اتری ہے پھر ابن عباس
نے یہ آیت پڑہی واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب اخیر تک پھر اس آیت کو پڑہا لا تحسبن
الذین یفرحون بما اتوا۔ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات
پوچھی انہون نے اسکو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے اس حال مین کہ آپ
کو یہ سمجھایا کہ ہمنے بتا دی آپ کو وہ بات جو آپنے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواہشگار ہوئے آپ سے
اور دل مین خوش ہوئے اپنے کیے پر یعنے اصل بات کے چھپانے پر جو آپنے اون سے پوچھی تہی
تو اللہ تعالی اونہی کو فرماتا ہے کہ انکو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہین
عن قیس قال
قلت لعمار ارایتکم صنیعکم ہذا الذی صنعتم فی امر علی ارایا رایتموہ او شیئا
عہدہ الیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عہد الینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم شیئا لم یعہدہ الی الناس کافۃ ولکن حذیفۃ اخبرنی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابی اثنا عشر منافقا فیہم ثمانیۃ

لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ

فِيهِمْ ترجمہ قیس سے روایت ہے کہا عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے اور تمیم جو حضرت علی کے مقدمہ میں اپنے انکا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں انمیں سے آٹھ جنت میں نہ جاوینگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنے انکا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو انمیں سے دبیلہ سمجھ لیگا (دبیلہ پھوڑا یا دُمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے حدیث کا کہ مجھ سے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ عِنْدَ أُرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي

اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةُ

سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ بارہ منافق ہونگے جو جنت میں نہ جاوینگے نہ اسکی خوشبو سونگھینگے یہانتک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں آٹھ کو انمیں سے پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنے ایک آگ کا چراغ انکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا انکی چھاتیاں توڑکے نکل آویگا یعنے اسمیں انگار ہوگی جیسے چراغ رکھدیا خدا بچاوے

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقْنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ لَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ ترجمہ ابوطفیل سے روایت ہے کہا عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے ف اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کو وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک حملہ کریں اور آپکو سواری سے اٹھاکر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالے نے اپنی رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسیوقت آپنے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں

پکار دیو کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہان سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپکے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپنے عمار اور حذیفہ اور حضرہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپکے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نکی اور عقبہ کے رستے سے بارادہ فاسدہ جاپہنچے آپ تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی پہونچنے کی خبر ہوگئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ انکی سواریونکے مونہون کو مار حذیفہ نے تہ مین لکڑی لیکر انکی سواریونکے مونہون کو مارنے تہے اور فرماتے تہے دور ہوجاؤ اللہ کے دشمنون منافقون نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہل گیا واپس ہوکر بطن وادی مین دوسرے صحابہ مین جاملے آپنے ان منافقون کے نام اور انکے باپون کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلادیے تہے حذیفہ رضہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تہے ان سب کو پہچانتے تہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہ کرتے تہے

ف وہ بولا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون اصحاب عقبہ کتنے تہے لوگون نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچہتا ہے تو بتادو اسکو انہون نے کہا ہمکو خبر دیجاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ (تیرہ سوا) چودہ آدمی ہین اگر تو بہی انمین سے ہے تو وہ پندرہ ہین ف اشارہ اسکو سمجہادیا کہ تو بہی انمین سے ہے لیکن صراحتہ نہ کہا کہ تمہین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشا ہے ف اور بیس قسمیہ کہتا ہون کہ انمین سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیا و آخرت مین دشمن ہین اور باقی تیسون نے یہ عذر کیا (جسے انکے جی بچ گیا اور رہائی ہوگئی) کہ ہمنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے رستے نہ آؤ) کی آواز بہی نہین سنی اور نہ اس قسم کے ارادہ کی ہم خبر رکہتے ہین اور اسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنگستان مین تہے پہر چلے اور فرمایا کہ اگلی گھاٹی مین تہوڑا پانی ہے تو مجہسے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے (جسے آپ وہان تشریف لیگئے) تو کچہ (منافق) وہان پہونچ چکے تہے آپنے انپر لعنت فرمائی عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل فان اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتابع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم قال وکان رجل ینشد ضالۃ لہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مرار کی گہاٹی پر چڑہے جاوے اسکے گناہ ایسے معاف ہوجاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہوگئے تہے جابر نے کہا تو سب سے پہلے ہماری گہاٹی پر ہمارے گہوڑے چڑہے پہر خزرج قبیلہ کے پیچہے لوگون کا تار بندہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر ایک کی بخشش ہوگئی مگر لال اونٹ والے کی ہم اس شخص کے پاس گئے اور کہا چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیے مغفرت کی دعا کرین وہ بولا تم خدا کی مین اپنی گمی ہوئی چیز پاؤن تو مجہسے زیادہ پسند ہے تمہارے کی دعا سے جابر نے کہا وہ شخص اپنی گمی ہوئی چیز ڈہونڈہ رہا تہا وہ منافق تہا جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکی بخ

ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد ثنیۃ المرار او المرار بمثل حدیث معاذ غیر انہ قال واذا ھو اعرابی جاء ینشد ضالۃ له **ترجمہ** وہی اسمین یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا **عن** انس بن مالک قال کان منا رجل من بنی النجار قد قرء البقرۃ وآل عمران وکان یکتب لرسول صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق ھاربا حتی لحق باھل الکتاب قال فرفعوہ قالوا ھذا قد کان یکتب لمحمد فاعجبوا بہ فما لبث ان قصمہ اللہ عنقہ فیھم فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا ثم عادوا فحفروا فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا فترکوہ منبوذا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی ایک شخص ہماری قوم بنی نجار مین سے تہا جس نے سورۂ بقر اور آل عمران پڑہی تہی اور وہ لکہا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پہر بہاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا اونہون نے اُسکو اٹہایا اور کہنے لگے یہ منشی تہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوے اُس کے ملجانے سے پہر تہوڑے دنون مین اللہ تعالے نے اُسکو ہلاک کیا اونہون نے اوس کے لیے قبر کہودی اور گاڑ دیا صبحکو دیکہا تو اوس کی لاش باہر پڑی ہے پہر اونہون نے کہودا اور اُسکو گاڑ دیا پہر صبح کو دیکہا تو اسکی لاش باہر پڑی ہے پہر کہودا اور پہر گاڑا پہر صبح کو دیکہا تو اوس کی لاش کو زمین نے باہر پہینک دیا ہے آخر اُسکو یون ہی پڑا ہوا چہوڑ دیا **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم من سفر فلما کان قرب المدینۃ ھاجت ریح شدیدۃ تکاد ان تدفن الراکب فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت ھذہ الریح لموت منافق فلما قدم المدینۃ فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تہے جب مدینہ کے قریب پہونچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین مین دبنے کے قریب ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کو لیے چلی ہے جب آپ مدینہ مین پہونچے تو ایک بڑا منافق منافقون مین سے مرگیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تہا) **عن** ابی بن کعب قال حدثنی ابی قال عدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا موعوکا فوضعت یدی علیہ فقلت واللہ ما رأیت کالیوم رجلا

اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
ھٰذَانِ الرَّجُلَانِ الرَّاکِبَانِ الْمُقْفِیَانِ لِرَجُلَیْنِ حِیْنَئِذٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ **ترجمہ** ابان نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے اونہون نے کہا ہمنے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھہ ایک شخص کی جسکو تپ آرہی تہی تو مین نے اپنا ماتہہ اوسپر رکہا اور کہا قسم خدا کی مین نے آج کی
طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہین دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمسے بیان نہ کرون
اوس شخص کو جو اس سے بہی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونون شخص ہین جو سوار جارہے ہین پیٹہ موڑکر
اپنے دو شخصون کو فرمایا اپنے اصحاب مین سے وہ منافق ہون گے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ
تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پہرتی ہو دو گلون کے درمیان
یعنے دو ریوڑ کے درمیان کبہی اس ریوڑ مین جہک پڑتی ہو اور کبہی اس مین **ف** وہ دہولی
کے کتے کیطرح ہے نہ گہر کا نہ گہاٹ کا اسحدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان
نہین کہ منافقی کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ
تَکِیْرُ فِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَفِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** صِفَۃِ الْقِیَامَۃِ وَالْجَنَّۃِ
وَالنَّارِ قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
لَا یَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے
نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا یہ آیت پڑہو ہم قیامت کے دن اون کے لیے کوئی وزن نہ کرینگے
یعنے دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت مین کام آنیوالا نہین وہان تو عمل درکار ہے اسحدیث
سے بہی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَوْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی
اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَسَائِرَ

الخلق علی اصبع ثم یھزھن فیقول انا الملک انا الملک فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا لہ ثم قرء وما قدروا اللہ حق قدرہ وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون ترجمہ عبیدہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد یا اے ابو القاسم اللہ تعالے قیامت کے دن آسمانونکو ایک انگلی پر اٹھالیگا اور زمینون کو ایک انگلی پر اور پہاڑون اور درختون کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر انکو ہلاویگا اور کہیگا مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپنے تصدیق کیا اوس عالم کی کلام کو پھر یہ آیت پڑہی وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے نہین قدر کی اونہون نے اللہ کی جیسی قدر اوسکی چاہیے اور ساری زمین اوسکی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہونگے اوسکے داہنے ہاتھ مین پاک ہے وہ اور بلند شرکون کے شرک سے

ف اس حدیث سے پروردگار جلشانہ کی انگلیونکا ثبوت ہوتا ہے جیسے اوسکے ہاتھون کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث مین یہ ہے کہ انکو ظاہری معنے پر ایمان لاوین اور کیفیت کو خدا کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہین بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اُس عالم کے رد کی لیے تھی اور آپنے تعجب کیا اُسکی مدعتقادی سے کہ کس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے کس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے اونہون نے خود اس روایت مین کہا ہے کہ آپنے اُس عالم کی کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑہتے وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر تک سلیے کہ جیسے اصبع یعنے انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا ہے صاف ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہین کیا اور جو جانا وہ کہدیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اسکا ثبوت لہذا اُس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالی نے اپنی بیان کی اوسپر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اُس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہین اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتین بیان کین ہین اون سے جہمیون کی جان نکلتی ہے **عن** منصور بھذا الاسناد قال جاء حبر من الیھود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث فضیل ولم یذکر ثم یھزھن وقال فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ تعجبا لما قال تصدیقا لہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما قدروا اللہ حق قدرہ وتلا الایۃ ترجمہ وہی حدیث اوپر

گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کھل گئین تعجب سے اوس کی تصدیق کرکے پھر آپنے فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اخیر تک **عن** عَلْقَمَۃَ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْخَلَآئِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ قَالَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ تعالی آسمانون کو ایک انگلی پر رکھہ لیگا اور زمینون کو ایک انگلی پر اور درخت اور تر زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر پھر فرمائیگا مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون عبداللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کھل گئے پھر فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ **عن** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ فِیْ حَدِیْثِھِمْ جَمِیْعًا وَّالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَّالْخَلَآئِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّلٰکِنْ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّزَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ تَصْدِیْقًا لَّہٗ تَعَجُّبًا لِّمَا قَالَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑون کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت مین ہے کہ آپ ہنسے اوس کی تصدیق کرکے تعجب سے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن زمین کو مٹھی مین لے گا اور آسمانون کو داہنے ہاتھہ مین لپیٹ لیگا پھر فرماوے گا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لیگا اور اُن کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرماویگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں غرور کرنیوالے پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیگا (جو داہنے کی مثل ہے اور اسیواسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرماویگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں بڑائی کرنے والے **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّہٗ نَظَرَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ کَیْفَ یَحْکِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْخُذُ اللّٰہُ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِیْہِ بِیَدَیْہِ وَیَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ وَیَقْبِضُ اَصَابِعَہٗ وَیَبْسُطُھَا اَنَا الْمَلِکُ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَی الْمِنْبَرِ یَتَحَرَّکُ مِنْ اَسْفَلِ شَیْءٍ مِّنْہُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ ھُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ **ترجمہ** عبید اللہ بن مقسم نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونو ہاتھ میں لے لے گا اور فرماوے گا میں اللہ ہوں (اور آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے) میں بادشاہ ہوں عبد اللہ بن عمر نے کہا یہانتک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کیطرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گر پڑے گا **ف** نووی نے کہا آپ کا انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ اوس قبض و بسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اوسکی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہے مع زیادۃ **مترجم** کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبض و بسط اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں چنانچہ دوسری روایتا میں ہے کہ آپنے صفت سمع کے بیان کیوقت اپنے کانوں کیطرف اشارہ کیا اور صفت بصر کے بیان کیوقت اپنی آنکھوں کیطرف اشارہ کیا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے لیے حقیقۃً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہیں کہ سمع اور بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ یَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِیْہِ بِیَدَیْہِ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانون اور زمینون کو اپنے دونو ہاتھون مین لے لیگا پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** ۸ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْهَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوْهَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِیْهَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِیْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا یعنے زمین کو اور اتوار کے دن اُس مین پہاڑون کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا **ف** تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پہل کیونکہ پہل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب مین بعضون نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پہل اور بیج کی **ف** اور کام کاج کی چیزین رہیے لوہا وغیرہ منگل کو پیدا کین اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین مین اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے اخیر مخلوقات مین سب سے اخیر ساعۃ مین جمعہ کے عصر سے لیکر رات تک آدم پیدا ہوئے **ف** اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتون مین آیا ہے کہ آدمیون سے پہلے زمین مین جنات آباد تھے اور ابلیس اُنکا سردار تھا سو اس کے خلاف نہین ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے مدت تک جنت مین رکھا اس مدت مین زمین مین جن بستے ہون گے واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ جس ہفتہ مین زمین بنی اوسی ہفتہ کے جمعہ کو آدم پیدا ہوئے شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہون اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اون کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی **عن** ۹ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ۱۰ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکھٹا کیے جاوینگے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُس مین کسیکا نشان باقی نہ

رہے گا رہنے کو کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گی صاف چٹیل میدان ہو جاویگا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ عز وجل یوم تبدل الارض غیر الارض والسموٰت فاین یکون الناس یومئذ یا رسول اللہ فقال علی الصراط **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن بدل دیجاویگی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیے جاوینگے اوسوقت لوگ کہاں ہونگے آپ نے فرمایا پصراط پر ہونگے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یکفاھا الجبار بیدہ کما یکفا احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ قال فاتی رجل من الیھود قال بارک الرحمٰن علیک ابا القاسم الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ قال الا اخبرک بادامھم قال بلی قال ادامھم بالام ونون قالوا وما ھذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کیطرح ہو جاوے گی اللہ تعالیٰ اوسکو الٹی پلٹی کریگا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے **ف** یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کی بھی خلاف نہیں ہے سو جہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اسکی قدرت سے آٹا ہو جاوے تو کیا بعید ہے **ف** پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا برکت دیوے رحمان تم پر ابو القاسم کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن آپ نے فرمایا ہاں بتلاؤ بولا زمین تو ایک روٹی کیطرح ہو جاویگی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ سنکر آپ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہانتک کہ آپ کے دنت کھل گئے وہ بولا میں تمکو کہوں اون کا سالن کیا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا اون کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے وہ بولا بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھاوینگے **عن** ابی ھریرۃ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعَنِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَمْ یَبْقَ عَلٰی ظَھْرِھَا یَھُوْدِیٌّ اِلَّا اَسْلَمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کرلیں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہوجاوے یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جاوین گے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ وَّھُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی عَسِیْبٍ اِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْہُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ وَمَا رَاَیْکُمْ اِلَیْہِ لَا یَسْتَقْبِلُکُمْ بِشَیْءٍ تَکْرَھُوْنَہٗ فَقَالُوْا سَلُوْہُ فَقَامَ اِلَیْہِ بَعْضُھُمْ فَسَاَلَہٗ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ فَاَمْسَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْہِ قَالَ فَقُمْتُ مَکَانِیْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْیُ قَالَ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتُوْا مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک لکڑی پر ٹیکا دیے تھے اتنے میں چند یہودی ملے انہوں سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تمکو بری معلوم ہو پھر انہوں نے کہا پوچھو آخر کچھ لوگ انہوں میں کے اوٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے آپ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا میں سمجھا آپ پر وحی آرہی ہے میں اسی جگہہ کھڑا ہو رہا جب وحی اوتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیے گئے علم مگر تھوڑا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ بِالْمَدِیْنَۃِ بِنَحْوِ حَدِیْثِ حَفْصٍ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَّمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی وَمَا اُوْتُوْا مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَخْلٍ یَتَوَکَّاُ عَلٰی عَسِیْبٍ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِیْ رِوَایَتِہٖ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

ف رازی نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے

بہت لوگون نے کلام کیا ہے اون مین اور کتابین لکھی ہین امام ابو الحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان مین ہے اور بعضون نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضاے ظاہری مین پھیلا ہوا ہے اور بعضون نے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالے کے اور جمہور کہتے ہین روح کا علم ہے اور اس مین یہی اقوال ہین جو بیان ہوے اور بعضون نے کہا روح خون ہے اور آیت سے یہ نہین نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہین ہوسکتی یا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حقیقت کو نہین جانتے تھے مگر آیت مین اوس کی حقیقت بیان نہین کی اسلیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تہا کہ اگر روح کی حقیقت اپنے بیان نہین کی تو نبی ہین اور جو بیان کردی تو نبی نہین ہین پس نہ بیان کیا اوسکو اللہ تعالے نے تاکہ وہ ایمان لاوین آپ کی نبوت پر **مترجم** کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ مین ہے اور دماغ مین تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہین جیسے بعض پہاڑون پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہین اور پچھلا ٹکڑا سب مین بڑا ہے اور نیچے کا سب مین چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے مین ہے جو سر کے پیچھے کیطرف مین ہے اور اوس کے متصل حرام مغز ہے اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیے تو حیوان فورًا مرجاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب بچہ کے پیٹ مین بچے کو مارنا چاہتے ہین تو ذرا نشتر گہرا پہرا دیتے ہین تاکہ اُس ٹکڑے تک اوتر جاوے اور بچہ فورًا مرجاتا ہے واللہ اعلم **عن** خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّي لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّي لَمَبْعُوْثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ اَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَاْتِينَا فَرْدًا **ترجمہ** خباب سے روایت ہے میرا قرض آتا تہا عاص بن وائل پر مین گیا اوسپر تقاضا کرنے کو وہ بولا مین کبھی نہ دون گا جب تک تو محمدؐ سے پہر نہ جاوے گا مین نے کہا مین تو محمدؐ سے اُسوقت تک بھی نہ پہرون گا کہ تو مرجاوے پہر اُٹھے وہ بولا مین مرنے کے بعد پہر اٹھون گا تو تیرا قرض ادا کردون گا جب مجھے اپنا مال ملیگا اولاد ملے گی تب یہ آیت اوتری اَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اخیر تک یعنے تو نے دیکہا اُس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتون کا اور کہنے لگا مجھکو مال اور بال بچے ملینگے کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اوس نے اللہ تعالی سے کوئی اقرار لیا

اخیر تک (سورہ مریم مین) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ

ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ خباب نے کہا مین جاہلیت کے زمانے مین لوہار تھا مینے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہمپر پتھر برسا آسمان سے یا دُکھ کا عذاب بھیج اوسوقت یہ آیت اوتری اللہ انکو عذاب کرنے والا نہین جبتک تو اون مین موجود ہے اور اللہ انکو عذاب نہین کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہین اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے اونکو وہ روکتے ہین مسجد حرام مین آنے سے ف معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اُس مین نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اُترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت مین بعضے نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہوگئے ہین کہ ذرا ذرا سی اختلاف پر مسلمانون کو مسجد مین آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہین اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہین یہ مسلمان خدا سے نہین ڈرتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا مین نماز پڑھنے سے نہین روکتے اور یہ اپنے بھائیون کو روکتے ہین خدا کی مار اونپر عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَئَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهٗ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَئَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِيْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهٗ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى اَرَاَيْتَ
اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ
فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ وَاَمَرَهٗ بِمَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَزَادَ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ يَعْنِيْ قَوْمَهٗ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہین تمہاری سامنے لوگون نے کہا ہان ابوجہل نے کہا قسم لات اور عزی کی اگر مین اُنکو (حال مین دیکھون گا یعنی سجدے مین) مین اون کی گردن روندد ون گا یا منہ مین مٹی لگاؤن گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس ارادے سے کہ آپ کی گردن روندے (کھندے) لوگون نے دیکھا کہ ایک ہی ایکا ابوجہل اولٹے پاؤن پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے لوگون نے پوچھا تجھے کیا ہوا وہ بولا مین نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے بیچ مین انگارے کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہین (فرشتون کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اوس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اُچک لیتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری ہرگز نہین آدمی شرارت کرتا ہے اسوجہ سے کہ اپنے تئین امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کے طرف تجھکو جانا ہے کیا تو نے دیکھا اوس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اُس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہین جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے ہرگز نہین اگر یہ باز نہ آوے گا (ان برے کامون سے) ہم اوسکو گھسیٹین گے ماتھے کے بال اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہان وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاوین گے فرشتون کو ہرگز تو اُسکا کہنا مت مان۔ نادی سے آیت مین قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت مین رہتے ہین)

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اَنَّ اٰيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْءُ فَتَاْخُذُ
بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ وَهُوَ
غَضْبَانُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ

فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ
قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ
اِلَى السَّمَآءِ اَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ
تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ
اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ
فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ترجمہ
مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں اتنے
میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابوعبدالرحمن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کی سانس
روک دیگا مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی یہ سنکر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصہ میں
اور کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اوس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں
کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اوس کے لیے اللہ
اعلم کہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا
اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے
سے نہیں مانتے تو فرمایا یا اللہ اون پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے
میں سات سال تک قحط ہوا تھا آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک کہ اونہوں نے کھالوں کو
اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے اور ایک شخص اون میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کیطرح
معلوم ہوتا پھر ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ
تعالیٰ کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنیکا تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی اون کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا انتظار کر اوسدن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اوٹھیگا جو لوگوں کو ڈھانک لیگا یہ دکھ کا

عذاب ہی یہانتک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنیوالے ہین اگر اس آیت مین آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہین موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالے فرماتا ہے جسدن ہم بڑی پکڑ پکڑین گے ہم بدلا لین گے تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیان یعنے دھوان اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیان تو گذر چکین **ف** تو یہ اس واعظ کی جہالت تہی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تہا لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت مین ہے فسوف یکون لزاما یعنے عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بدر مین ہوا اور وہی بطشہ کبرے ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الم غلبت الروم مین مذکور ہے یہ بہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہوچکی جب روم کے نصاری مغلوب ہوئے تہے اور پارسی غالب مسلمانون کو اس سے رنج ہوا تہا پھر اللہ تعالے نے روم کے نصاری کو ایران پر غالب کر دیا **عن** مسروق قال جاء الی عبد اللہ رجل فقال ترکت فی المسجد رجلا یفسر القرآن برأیہ یفسر ھذہ الآیۃ یوم تاتی السماء بدخان مبین قال یاتی الناس یوم القیمۃ دخان فیاخذ بانفاسھم حتی یاخذھم منہ کھیئۃ الزکام فقال عبد اللہ من علم علما فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من فقہ الرجل ان یقول لما لا علم لہ بہ اللہ اعلم انما کان ھذا ان قریشا لما استعصت علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم دعا علیھم بسنین کسنی یوسف فاصابھم قحط وجھد حتی جعل الرجل ینظر الی السماء فیری بینہ وبینھا کھیئۃ الدخان من الجھد وحتی اکلوا العظام فاتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ استغفر اللہ لمضر فانھم قد ھلکوا فقال لمضر انک لجریئ قال فدعا اللہ لھم فانزل اللہ عز وجل انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون قال فمطروا فلما اصابتھم الرفاھیۃ قال عادوا الی ما کانوا علیہ فانزل اللہ عز وجل فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم یوم بطشۃ الکبری انا منتقمون قال یعنی یوم بدر **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد مین قحط پڑا تہا آخر وہ قحط اور تنگی مین مبتلا ہوئے آدمی آسمان کیطرف دیکہتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اوس کے اور آسمان کے بیچ مین دھوئین کیطرح بھرا ہوا ہے یہانتک کہ انہون نے ہڈیون کو بہی کہا لیا پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ دعا فرمایئے مضر کے لیے وہ تباہ ہوگئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپنے فرمایا مضر کے لیے تونے بڑی جرأت کی (یعنے گستاخی اللہ تعالی کی درگاہ مین) پھر آپنے اون کے لیے دعا کی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کردین گے تم پھر وہی کام کروگے راوی نے کہا اُنپر پانی برسا جب ذرا اُنکے چین ہوا تو وہی حال ہوگیا اون کا جو پہلے تھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ اخیر تک ہم بدلہ لین گے یعنے بدر کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیان تو گذر چکین دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر (یعنے شق قمر) **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ **ترجمہ** ابی بن کعب نے کہا یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہم اون کو چھوٹا عذاب دینگے اسسے مراد دنیا کی مصیبتین ہین روم اور بطشہ اور دخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یا دخان **بَابُ** انْشِقَاقِ الْقَمَرِ شق القمر کا بیان **ف** قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزون مین سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا زجاج نے کہا اسکا انکار کیا بعض مبتدعہ نے جنکا دل اللہ تعالی نے اندھا کردیا کیونکہ یہ معجزہ عقل کے خلاف نہین اسواسطے کہ قمر اللہ تعالی کی مخلوق ہے اور اللہ تعالی اس مین تصرف کرسکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اوسکو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن اور بعض بے دین جو کہتے ہین کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اوسکی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اوس کو دیکھتے مکہ والون کی کیا خصوصیت تھی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اسوقت غفلت مین ہونگے اور دروازے بند ہون گے اپنے کپڑون مین لپٹے ہون گے اسوقت چاند کا خیال شاذ نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہین اور یہ واقعہ تو چند خاص آدمیون کی درخواست پر ہوا تھا علاوہ اس کے یہ کیا ضرور ہے کہ اور ملکون مین بھی چاند اسوقت نمایان ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند اون کو نہ دکھلای دیتا ہو یا

ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جو اون کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقامون میں
اربھو واللہ اعلم (نووی معرز یادۃ) **عن** عبد اللہ قال انشق القمر علی عھد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشقتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دو ٹکڑے ہو گیا
آپ نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اذ انفلق القمر فلقتین فکانت فلقۃ وراء الجبل وفلقۃ دونہ
فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منا مین کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف
رہا اور ایک اوسطرف چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ قال
انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقتین فسار الجبل فلقۃ وکانت
فلقۃ فوق الجبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد **ترجمہ** وہی اس سے
یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا **عن** ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک **عن** شعبۃ نحو حدیثہ غیر ان فی حدیث ابن
ابی عدی فقال اشھدوا اشھدوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان اھل مکۃ
سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم ایۃ فاراھم انشقاق القمر مرتین
ترجمہ انس سے روایت ہے مکہ والون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے
انکو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا **عن** انس بمعنی حدیث شیبان **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
انس قال انشق القمر فرقتین وفی حدیث ابی داود انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال ان القمر انشق علی زمان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب**
فی الکفار کافرون کا بیان **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم ھو

یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے) اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اسکا کوئی بیٹا نہیں سب اوس کے غلام ہیں) پھر وہ اون کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے **ف** صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنے انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎ خدائی رست سلم بزرگواری وحلم کہ حرم بیند و نان پر قرار میدارد **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ اِلَّا قَوْلَہٗ وَیَجْعَلُ لَہُ الْوَلَدَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین بیٹے کا ذکر نہیں ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ لَیَجْعَلُوْنَ لَہٗ وَلَدًا وَّھُوَ مَعَ ذٰلِکَ یَرْزُقُھُمْ وَیُعَافِیْھِمْ وَیُعْطِیْھِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے وَیُعْطِیْھِمْ یعنے دیتا ہے اون کو **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لِاَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ کَانَتْ لَکَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اَکُنْتَ مُفْتَدِیًا بِھَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُّ مِنْکَ اَھْوَنَ مِنْ ھٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ اَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَا اُدْخِلُکَ النَّارَ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْکَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرماوے گا جسکو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اسکو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا وہ بولیگا ہان پروردگار فرماویگا میں نے تو تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اسوقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کیجیو میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤنگا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابد الآباد جہنم میں رہے گا) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ اِلَّا قَوْلَہٗ وَلَا اُدْخِلُکَ النَّارَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ لِلْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ قَدْ سُئِلْتَ اَیْسَرَ

مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کی سونا ہوتا کیا تو اُسکو دیکر اپنے تئیں چھڑاتا وہ بولیگا ہان پھر اُسے کہا جاوے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھسے نہ ہوسکا) عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال فیقال لہ کذبت قد سئلت ما ھو ایسر من ذلک ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ اوسے کہا جاوے گا تو جھوٹا ہے تجھسے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا عن انس بن مالک ان رجلا قال یا رسول اللہ کیف یحشر الکافر علی وجھہ یوم القیمۃ قال الیس الذی امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادر علی ان یمشیہ علی وجھہ یوم القیامۃ قال قتادۃ بلی وعزۃ ربنا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا آپنے فرمایا کیا جس نے اوسکو دونوں پاؤں پر چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اوس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن قتادہ نے یہ حدیث سُن کر کہا بے شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے ف یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بیحد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری دنیا کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اھل الدنیا من اھل النار یوم القیمۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال یا ابن آدم ھل رأیت خیرا قط ھل مر بک نعیم قط فیقول لا واللہ یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اھل الجنۃ فیصبغ صبغۃ فی الجنۃ فیقال لہ یا ابن آدم ھل رأیت بؤسا قط ھل مر بک شدۃ قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رأیت شدۃ قط ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اوس سے پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں

سے سخت تر تکلیف مین رہا خدا سے پوچھا جاوے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھپر مصیبت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جاویگا اگرچہ دنیا مین اوس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو (تحفۃ الاخیار)

باب جَزَاءُ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مومن کو نیکیون کا بدلہ دنیا اور آخرت مین ملیگا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا اسکا بدلہ دنیا مین دیگا اور آخرت مین بھی دیگا اور کافر کو اوس کی نیکیون کا بدلہ دنیا مین دیا جاتا ہے یہانتک کہ جب آخرت ہوگی تو اوس کے پاس کوئی نیکی نہ ہے گی جسکا وہ بدلہ دیا جاوے **ف** نووی نے کہا ہے علما نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اوسکو آخرت مین کچھ ثواب نہین ہے اور دنیا مین جو کوئی کام اوس نے خدا کے لیے کیا ہو اسکا بھی بدلہ نہ ملیگا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہین جن مین نیت کی احتیاج نہین ہے جیسے ناتاملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیان آخرت کے لیے اکہٹا کیجاتی ہین اور دنیا مین بھی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اوس کو دنیا مین فائدہ ملجاتا ہے (عمدہ توالی اور مومن کی نیکیون کو تو اللہ تعالی رکھہ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا مین بھی اوسکو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد

عن اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ مومن اور کافر کی مثال

صد و خمسین مین ایک غلطی ہوگئی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیْحُ تُمِیْلُهٗ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰی تُحْصَدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسیطرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہانتک کہ جڑ سے کاٹا جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اوس کے گناہوں میں تخفیف ہوجاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنے مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَکَانَ قَوْلِهٖ تُمِیْلُهٗ تُفَیِّئُهُ **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَیِّئُهَا الرِّیْحُ تُصَرِّعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰی حَتّٰی تَهِیْجَ وَمَثَلُ الْکَافِرِ کَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْجَدِیَّةِ عَلٰی اَصْلِهَا لَا تُفَیِّئُهَا شَیْءٌ حَتّٰی یَکُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً **ترجمہ** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم چھاڑ ہوا اوسکو جھونکے دیتی ہے کبھی اوسکو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہانتک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اوسکو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہانتک کہ ایک بار گی اوکھڑ جاتا ہے **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَیِّئُهَا الرِّیَاحُ تُصَرِّعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰی یَاْتِیَهٗ اَجَلُهٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْجَدِیَّةِ الَّتِیْ لَا یُصِیْبُهَا شَیْءٌ حَتّٰی یَکُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ اَنَّ مَحْمُوْدًا قَالَ فِیْ رِوَایَتِهٖ

عَنْ بِشْرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ وَاَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا
قَالَ زُهَيْرٌ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں کافر کے بدلے منافق ہے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَا جَمِيْعًا فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى
وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ
مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ
الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا
النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک
درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے
لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا عبداللہ نے کہا میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن
میں نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے
آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عبداللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں
نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسے ایسے چیزوں کے ملنے
سے زیادہ پسند تھا **ف** مسلمان کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنے جیسے کھجور
کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا
ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے دونوں میں ثواب **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ وَاُلْقِيَ فِيْ نَفْسِيْ اَوْ رُوْعِيَ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَهَا فَاِذَا اَسَنُّ الْقَوْمِ
فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ
ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے اصحاب

سے مجھسے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہی لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلو
کے درختون مین سے ابن عمر نے کہا میرے دل مین ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی مین نے قصد کیا کہنے کا
لیکن دیکھا تو بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے مین ڈرا بات کرنے مین جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہی **عن** مجاہد قال صحبت ابن عمر الی المدینۃ
فما سمعتہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا حدیثا واحدا قال کنا
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بجمار فذکر بنحو حدیثھما **ترجمہ** مجاہد سے
روایت ہی مین عبداللہ بن عمر کے ساتھہ رہا مدینہ تک مین نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
حدیث بیان کرتے نہین سنا سوا ایک حدیث کے انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ بیٹھے تھے اتنے مین کھجور کا گابہ آیا جس کو عرب کے لوگ کہتے ہین وہ نرم ہوتا ہے پھر
بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** مجاہد یقول سمعت ابن عمر یقول انی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجمار فذکر نحو حدیثھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
اخبرونی بشجرۃ شبہ او کالرجل المسلم لا یتحات ورقھا قال ابراھیم لعل مسلما
قال وتؤتی اکلھا وکذا وجدت عند غیری ایضا ولا تؤتی اکلھا کل
حین قال ابن عمر فوقع فی نفسی انھا النخلۃ ورایت ابا بکر وعمر لا یتکلمان
فکرھت ان اتکلم او اقول شیئا فقال عمر لان تکون قلتھا احب الی من کذا وکذا
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
تھے آپنے فرمایا مجھسے بیان کرو اوس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جسکے پتے
نہین جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یون کہا وتؤتی اکلھا کل حین)
بغیر لا کے لیکن مین نے اپنے سوا اور لوگون کی روایت مین بھی یون پایا ولا تؤتی اکلھا کل حین
ف غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ حدیث مین غلطی سے کیونکہ اوس کے معنے
یہ ہو جاتے ہین کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہین دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت
بخاری کی روایت مین بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اسکا متعلق محذوف ہے یعنے

اوسکو کوئی آفت نہین پہونچتی وَتُؤْتِیْ اُکُلَہَا الگ ہے لا اوسپر نافیہ نہین ہے جیسے ابرہیم نے سمجھا **ف** اور کوئی آفت نہین پہونچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر ابن عمر نے کہا میرے دل مین آیا کہ کہون کہ کھجور ہے لیکن مین نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا وہ نہین بولتے تو مجھہ کو بُرا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھکو ایسی ایسی چیزون سے زیادہ پسند تہا **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردون کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑون کی توقیر اور اون کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچون کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیرین اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اوس مین میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اوسکی لکڑی اور پتے اور شاخین سب کام پر آتی ہین ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنون کے لیے اور بعضون نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مرجاتا ہے انسان کیطرح یہ بات اور درختون مین نہین ہے اور بعضون نے کہا جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہین ہوتا آدمی کیطرح واللہ اعلم (نووی مختصرًا) **باب** فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيشِ شیطان کا فساد مسلمانون مین **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے شیطان نا اُمید ہوگیا ہے اس بات سے کہ اوسکو نمازی لوگ عرب کے جزیرے مین پوجین (جیسے جاہلیت کے زمانے مین پوجتے تہے) لیکن شیطان انکو بہڑکا دیگا آپس مین لڑا دیگا **ف** یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے آپکے وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگون نے شرک نہین کی مگر آپس مین فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکرون کو بہیجتا ہے (لوگون کو بہکانے کیلیے) تو بڑا شخص اوسکے پاس وہ ہے

جو بڑا فتنہ کرے (یعنے لوگون کو بہت بہکا دے) **عن** جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناھم منہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ یجیئ احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیئ احدھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہے سو اُس سے مرتبہ مین زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اون مین سے آکر کہتا ہے کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا (یعنے فلانے سے چوری کروالی فلانے کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے تونے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی اوس مین اور اسکی جورو مین تو اُس کو اپنے پاس کرلیتا ہے کہ ہان تونے بڑا کام کیا ہے اعمش نے کہا اوسکو چمٹا لیتا ہے **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پہیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانون کو اس مین احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے مین طلاق یا اوس کی مانند کوئی اور بات مونہہ سے نکل جاوے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو (تحفۃ الاخیار) **عن** جابرؓ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبعث الشیطان سرایاہ فیفتنون الناس فاعظمھم عندہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای الا ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی نہین مگر اوس کے ساتھ ایک شیطان اُسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان ہے آپنے فرمایا ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان ہوگیا ہے اور نہین بتاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تھا نووی نے کہا ہمت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم شیطان سے معصوم ہین اپنے جسم اور دل اور زبان مین **عن** عمار بن رزیق کلاھما عن منصور باسناد جریر مثل حدیثہ غیر انہ فی حدیث سفیان وقد وکل بہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملئکۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھہ اوسکا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندھا لیلا قالت فورت علیہ فجاء فرای ما اصنع فقال مالک یا عائشۃ اغرت فقلت ومالی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقد جاءک شیطانک قالت یا رسول اللہ او معی شیطان قال نعم قلت ومع کل انسان قال نعم قلت ومعک یا رسول اللہ قال نعم ولکن ربی اعاننی علیہ حتی اسلم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے نکلے رات کو اون کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھین کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپنے فرمایا کیا ہوا تجھہ کو اے عائشہ کیا تجھہ کو غیرت آئی مین نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ ایسے خاوند پر رشک نہ آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھہ شیطان ہے آپ نے فرمایا ہان (مین نے پوچھا) ہر آدمی کے ساتھہ شیطان ہے فرمایا ہان مین نے کہا آپ کے ساتھہ بھی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہان لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا **ف** اب سوا ایک بات کے بری بات کا وہ حکم نہین کرتا اور اسپر اجماع ہے اُمت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہون سے معصوم تھے **باب** لن یدخل الجنۃ احد بعملہ بل برحمۃ اللہ تعالی کوئی شخص اپنے اعمال کیوجہ سے جنت مین نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لن ینجی احدا منکم عملہ قال رجل ولا ایاک یا رسول اللہ قال ولا ایای الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمۃ ولکن سددوا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے نجات نہ پاویگا اپنے عمل کیوجہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ آپنے فرمایا مین بھی نہین مگر جس صورت مین کہ اللہ تعالی مجھکو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو **ف**

یعنے نہ افراط کرو نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جسقدر مسنون ہو اور افراط یہ کہ
اتنا عبادت مین غرق ہو کہ دنیا کے کامون سے بالکل غافل ہوجاوے اور اپنے اور اپنے گھر والون کے حق
فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کامون مین ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات مین خلل واقع
ہو یہ دونون طریقے خوب نہین ہین بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت
کو۔ نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہو کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت
نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہلسنت کا مذہب ہو کہ اللہ تعالی پر
کوئی چیز واجب نہین ہے بلکہ سارا عالم اوس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اوسکی بادشاہت مین ہو وہ جو
چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندون کو عذاب کرے اور جہنم مین لے جاوے اور یہ عدل ہوگا
اور چاہے تو انکو جنت مین لے جاوے یہ فضل ہوگا اور چاہے تو کافرون کو جنت مین لیجاوے یہ وہ کافرون
کو جنت مین نہ لیجاوے گا اس لیے کہ اوس نے خبر دی ہے اور اسکی خبر سچ ہے کہ وہ کافرون کو جنت مین
نہ لے جاویگا بلکہ مومنون کو بخشے گا اور اون کو اپنی رحمت سے جنت مین لیجاویگا اور منافقون اور
کافرون کو جہنم مین ہمیشہ ہمیشہ رکھیگا اور یہ اُسکا عدل ہو اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہین اور
احکام عقل سے ثابت کرتے ہین اور اعمال کے ثواب کو وجب جانتے ہین اور جو بات بندے کے حق مین بہتر ہو
وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہین اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب
ثابت کرتی ہین اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم جنت مین جاؤ اپنے کامون کیوجہ سے وہ ان حدیثون
کے معارض نہین کس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہین جنت مین جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور
اخلاص کی ہدایت اور قبول انکا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا
(انتہے ماقال النووی) اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی جلشانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہین ہے نہ اوس کے
حکم کے سامنے کسی کو چون وچرا کی مجال ہو خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اوسکی قدرت
بیحد اور بے حساب ہو۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندے کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبرون کو
اور خصوصًا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین ہین اپنے اعمال پر کچھ بھروسا
نہ تھا اور صرف خدا تعالے کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی
کیا حقیقت ہو جو اپنے اعمال کیوجہ سے اپنے تئین جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت مین

لے جاسکے بقول شخصے پر جو دور ماندہ تا بہ شفاعت مرد یچہ رسد **عن** بکیر بن الاشج بھذا الاسناد غیر انہ قال برحمۃ منہ وفضل ولم یذکر ولکن سددوا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یدخلہ عملہ الجنۃ فقیل ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی ربی برحمۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اسکا عمل جنت میں لے جاوے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد منکم یحییہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بمغفرۃ ورحمۃ وقال ابن عون بیدہ ھکذا واشار علی راسہ ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ بمغفرۃ منہ ورحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھکو ڈھانپ لیوے ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد یحییہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتدارکنی اللہ منہ برحمۃ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا وسددوا واعلموا انہ لن ینجو احد منکم بعملہ قالوا یا رسول اللہ ولا انت قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمۃ منہ وفضل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنے اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ

عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا کَرِوَایَۃِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَزَادَ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اسکا عمل جنت میں نہ لے جاویگا نہ انکار سے بچاویگا یہانتک کہ مجھکو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لیجاوے یا جہنم سے بچاوے) عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا کَانَتْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّہٗ لَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ اَحَدًا عَمَلُہٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَۃٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُہٗ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اُس کے نزدیک ہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اُسکا عمل جنت میں نہ لیجاوے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو آپ نے فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لیوے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** اِکْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالْاِجْتِھَادِ فِی الْعِبَادَۃِ عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ اَتَکَلَّفُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہانتک کہ آپکے پاؤں سوج گئے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اُٹھاتے ہیں آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے گئے آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں ف یعنے اُس مغفرت کی شکر گذاری نہ کرنی معلوم ہو کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی قَامَ حَتّٰی تَفَطَّرَ رِجْلَاہُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہانتک کہ آپ کے پاؤن پھٹ گئے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے گیے آپ نے فرمایا ای عائشہ کیا مین اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنون **بَابُ** الْاِقْتِصَادِ فِی الْمَوْعِظَۃِ وعظ مین میانہ روی

عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰہِ نَنْتَظِرُہٗ فَمَرَّ بِنَا یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ النَّخَعِیُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْہُ بِمَکَانِنَا فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَلَمْ نَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اِنِّیْ اُخْبِرُ بِمَکَانِکُمْ فَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ اِلَّا کَرَاھِیَۃَ اَنْ اُمِلَّکُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ مَخَافَۃَ السَّاْمَۃِ عَلَیْنَا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر بیٹھے تھے اون کا انتظار کرتے ہوئے اتنے مین یزید بن معاویہ نخعی نکلے ہمنے اون سے کہا تم عبداللہ کو ہماری خبر کردو وہ اندر گئے کچھ دیر نہین ہوئی کہ عبداللہ نکلے اور کہنے لگے مجھکو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر مین نہین نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہین تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہوجاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈھتے (یعنے ہماری خوشی کا موقعہ) دونون مین اس ڈر سے کہ ہمکو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنی تو فائدہ کیا بلکہ گناہ گار ہونے کا ڈر ہے اسحدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اوسیوقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اوتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہان تک لوگ خوشی سے سنین اور اون کا دل لگے اور انپر بار نہ ہو) **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنِ ابْنِ مُسْھِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عَنْ** شَقِیْقٍ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُذَکِّرُنَا کُلَّ یَوْمِ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِیْثَکَ وَنَشْتَھِیْہِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّکَ حَدَّثْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ فَقَالَ مَا یَمْنَعُنِیْ

اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات کو وعظ سناتے ایک شخص بولا اے ابو عبدالرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہمکو حدیث سنایا کرو۔ عبداللہ نے کہا میں تمکو جو ہر روز حدیث نہیں سناتا تو سو وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے سو اسطرح کہ آپ برا جانتے تھے ہمکو رنجور دینا (یعنے بار ہونا)

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيْمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے اون باتون سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیرا گیا ہے نفس کی خواہشون سے **ف** یعنی یہ دونون حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھا دے وہ اون میں جا دیگا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں مواظبت عبادات کی صبر اون کے مشقتون پر غصہ روکنا عفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خواری زنا اجنبی عورت کو گھورنا غیبت جھوٹ کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ اون میں داخل نہیں اگرچہ کثرت اون کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جاویں یا دل کو سخت کردیں یا عبادات سے غافل کردیں (نووی) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزیں طیار

جز اعدد

کین مین جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنے دنیا مین جو آدمی ہین اون کی آنکھون نے) نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل مین اُنکا تصور آیا اور یہ مضمون اسکی کتاب مین موجود ہے کوئی نہین جانتا جو چھپایا گیا ہے اون کے لیے آنکھون کا آرام یہ بدلہ ہے اون کے کامون کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْہ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین نے طیار کیا اپنے نیک بندون کے لیے وہ جو آنکھ نے نہین دیکھا اور کان نے نہین سُنا اور کسی آدمی کے دل پر نہین گذرا یہ سب نعمتین مین نے اُٹھا رکھی ہین اون کو چھوڑ دو جو اللہ نے تمکو بتلایا (یعنے جو نعمتین اور لذتین معلوم ہین وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہین تو جنت کی نعمت اور لذت جسکا علم خدا ی تعالی نے نہین دیا وہ کیسی ہونگی) **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْہ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِ ثُمَّ قَرَءَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کوئی نہین جانتا جو چھپایا گیا اون کے لیے آنکھون کی ٹھنڈک سے **عن** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ شَھِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَّصَفَ فِیْہِ الْجَنَّۃَ حَتّٰی انْتَھٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِہٖ فِیْھَا مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَءَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہانتک کہ بے انتہا تعریف کی پھر آخر مین فرمایا جنت مین وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہین دیکھا کسی کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے ذہن مین گذری پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگون کی کروٹین بچھونے سے جدا رہتی ہین (یعنے رات کو جاگتے ہین) اپنے رب کو پکارتے ہین اوس کے عذاب سے ڈر کر اور

اوس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہمنے اُنکو دیا اوس مین سے خرچ کرتے ہین تو کوئی نہین جانتا جو چھپا کر کسی نے
اون کے لیے آنکھون کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے اون کے اعمال کا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی
ظلھا مائۃ سنۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سائے مین سو برس تک سوار چلتا ہے اور وہ سایہ
ختم نہ ہوا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثلہ وزاد لا یقطعھا **ترجمہ**
وہی جو گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اوس کے سائے مین چلے اور اسکو
طے نہ کرے **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا قال
ابو حازم فحدثت بہ النعمان بن ابی عیاش الزرقی فقال حدثنی ابو سعید الخدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر
الراکب الجواد المضمر السریع مائۃ عام ما یقطعھا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سائے مین سو برس تک سوار
چلے اور وہ تمام نہ ہو۔ ابوحازم نے کہا یہ حدیث مین نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان
کی اونہون نے کہا مجھ سے ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت مین ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے طیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے
تو اوس کو تمام نہ کر سکے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون
لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون ومالنا لا
نرضی یا ربنا وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل
من ذلک فیقولون یا ربنا وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی
فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدا نے تعالیٰ فرماویگا بہشتی لوگون سے اے بہشتیو سو وے

کہینگے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے ہاتھون مین ہے پروردگار فرماویگا تم راضی ہوئے وہ کہینگے ہم کیسے راضی نہ ہون گے ہمکو تونے وہ دیا کہ اوتنا اپنی مخلوق مین سے کسی کو نہین دیا پروردگار فرماوے گا کیا مین تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دون وہ عرض کرین گے ای رب اس سے عمدہ کون سی چیز ہے پروردگار فرماویگا مین نے تمپر اپنی رضامندی اُتاری اب مین اس کے بعد تمپر کبھی غصہ نہون گا **ف** سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اُسپر جنت کی تمام نعمتین قربان ہین **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَآءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیون مین ایسا جہانکینگے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان مین (یعنے ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات کے) ابو حازم نے کہا مین نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی اونہون نے کہا مین نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کیطرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو **عن** اَبِيْ حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ **ترجمہ** وہی حدیث مذکور **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والون کو جہانکینگے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہین جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب مین یا پچھم مین یہ اسوجہ سے ہے کہ اون مین درجون کا فرق ہوگا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ درجے تو پیغمبرون کے ہونگے اور ون کو نہین پاوینگے آپ نے فرمایا کیون نہین قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اون درجون مین وہ لوگ ہونگے جو ایمان لائے اللہ پر

اور سچا جانا اونہون نے پیغمبرون کو **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رانی باھلہ ومالہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے اون مین سے کوئی یہ خواہش رکھیگا کاش اپنے گھر والون اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیوے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لسوقا یاتونھا کل جمعۃ فتھب ریح الشمال فتحثو فی وجوھھم وثیابھم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اھلیھم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لھم اھلوھم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک بازار ہے جس مین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) اون کے چہرون اور کپڑون پر پڑے گا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کیطرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑہ گیا ہوگا سو اون سے اون کے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہے پھر وے جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا **عن** محمد قال اما تفاخروا واما تذاکروا الرجال فی الجنۃ اکثر ام النساء فقال ابوھریرۃ اولم یقل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والتی تلیھا علی اضوء کوکب دری فی السماء لکل امرئ منھم زوجتان اثنتان یری مخ سوقھما من وراء اللحم وما فی الجنۃ اعزب **ترجمہ** محمد سے روایت ہے لوگون نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت مین مرد زیادہ ہون گے یا عورتین زیادہ ہونگی ابوہریرہ نے کہا کیا ابوالقاسم یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اوس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کیطرح ہوگا اون مین سے

ہر ایک کے لیے دو دو بی بیان ہونگی جن کی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت مین کوئی بے جورو نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت مین عورتین زیادہ ہون گی اور دوسری حدیث مین ہے کہ جہنم مین بھی عورتین زیادہ ہون گی پس دونو حدیثون سے یہ بات نکلی کہ عورتین بہ نسبت مردون کے خلقت مین زائد ہین اور یہ حدیث آدمی عورتون سے متعلق تھے ورنہ حوران بہشتی اون کے سوا ہون گی - اس زمانہ مین مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات مین یہی تحقق ہوا کہ عورتین بہ نسبت مردون کے زائد ہین اور عورتین بہ نسبت مردون کے کم مرتی ہین اور کم ماری جاتی ہین پس ہماری شریعت مین جو ایک مرد کو کئی عورتین جائز ہوئین وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہین کیونکہ اوسوقت دوسری کوئی عورت نتھی علاوہ اس کے حضرت حوا مین وہ صفات تھے جو اور عورتون مین نہین ہین **عن** ابن سیرین قال اختصم الرجال والنساء ایھم فی الجنۃ اکثر فسالوا ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث ابن علیۃ **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت مین کون زیادہ ہون گے تو ابو ہریرہ سے پوچھا انہون نے کہا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین یلونھم علی اشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ لا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبصقون امشاطھم الذھب ورشحھم المسک مجامرھم الالوۃ وازواجھم الحور العین اخلاقھم علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیھم ادم علیہ السلام ستون ذراعا فی السماء **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت مین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کیطرح ہونگے پھر جو گروہ اون کے بعد جاویگا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کیطرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کرین گے نہ پائخانہ نہ تھوکین گے نہ ناک سنکین گے اون کی کنگھیان سونے کی ہونگی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی اونکی انگیٹھیون مین عود سلگتا ہوگا اور اونکی بی بیان

حورین ہونگی بڑی آنکھہ والی اور انکی عادتین ایک شخص کی عادتون کے موافق ہونگی (یعنی سب کے اخلاق یکسان ہونگے) اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہون گے ساٹھہ ہاتھہ کا قد ہوگا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تدخل الجنۃ من امتی علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونھم علی اشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ ثم ھم بعد ذلک منازل لا یتغوطون ولا یبولون ولا یمتخطون ولا یبزقون امشاطھم الذھب ومجامرھم الالوۃ ورشحھم المسک اخلاقھم علی خلق رجل وقال ابو کریب علی خلق رجل وقال ابن ابی شیبۃ علی صورۃ ابیھم

ترجمہ وہی جو گذرا اس مین دو گروہون کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پہران کے بعد کسی درجہ ہونگے

عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا یبصقون فیھا ولا یمتخطون ولا یتغوطون فیھا انیتھم وامشاطھم من الذھب والفضۃ ومجامرھم من الالوۃ ورشحھم المسک ولکل واحد منھم زوجتان یری مخ سوقھما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینھم ولا تباغض قلوبھم قلب واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا

ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اون کے برتن بھی سونے کے ہون گے اور یہ ہے کہ جنت والون مین کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض اون کے دل ایک دل کیطرح ہون گے اور وہ پاکی کرینگے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کرین گے)

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اھل الجنۃ یاکلون فیھا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والتحمید کما یلھمون النفس

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کھاوینگے اور پیوین گے نہ تھوکین گے نہ پیشاب کرین گے نہ پاخانہ کرینگے نہ ناک سنکین گے لوگون نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جاوے گا آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی

اور پسینہ آویگا اوس مین مشک کی خوشبو ہوگی ربس ڈکار اور پسینے سے کہانا تحلیل ہوجاویگا اور تسبیح اور تحمید یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ کا اون کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے **ف** یعنی بہشت عالم پاک ہے وہان کے کہانیکا فضلہ اس عالم کیطرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکلجایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اوس طرح اس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا **نووی** نے کہا اہلسنت اور اکثر مسلمانون کا مذہب ہے کہ جنت کے لوگ کہاوین گے اور پیوین گے اور تمام مزے اوٹھاوین گے جنت مین اور یہ نعمتین ہمیشہ رہین گی کبھی ختم نہ ہون گے اور جنت کی نعمتین دنیا کی نعمتون کے ساتھ مشابہ ہین صورت اور نام مین اور حقیقت اُنکی اور ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد الی قولہ کرشح المسک **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل اھل الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبولون ولکن طعامھم ذاک جشاء کرشح المسک یلھمون التسبیح والتحمید کما تلھمون النفس قال وفی حدیث محمد طعامھم ذاک **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال ویلھمون التسبیح والتکبیر کما یلھمون النفس **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت مین بجاے تحمید کے تکبیر ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یدخل الجنۃ ینعم لا یبأس لا تبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت مین جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے کلینگے نہ جوانی نہ اوسکی جوانی مٹے گی یعنے سدا جوان ہی رہیگا کبھی بوڑھا نہ ہوگا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ وابی ھریرۃ رضہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی منادٍ ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلک قولہ عز وجل ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکارے گا پکارنے والا جنت کے لوگون کو تم تندرست رہوگے کبھی بیمار نہ ہوگے

تمہارے واسطے یہ ٹھیر چکا کہ تم چنگے رہوگے کبھی بیمار نہ پڑوگے اور مکرر تم زندہ رہوگے کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان رہوگے کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے کبھی رنجور نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاوین گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اسوجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے **ف** یہ فرشتہ بہشتیون مین منادی کر دیگا تاکہ اون کو کوئی دغدغہ نہ رہے **عن** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ طولھا ستون میلا للمؤمن فیھا اھلون یطوف علیھم المؤمن فلا یری بعضھم بعضا **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس یعنے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت مین ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اسکی لنبائی ساٹھ میل تک ہوگی اس مین اس مومن کی بی بیان ہونگی اور وہ اونپر گھوما کرے گا پر ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا (بوجہ کشادگی کے) **عن** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ خیمۃ من لؤلؤۃ مجوفۃ عرضھا ستون میلا فی کل زاویۃ منھا اھل ما یرون الاخرین یطوف علیھم المؤمن **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی اوس کے ہر کونے مین لوگ ہون گے جو دوسرے کونے والون کو نہ دیکھتے ہون گے مومن اونپر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہون گے)

عن ابی موسی بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیمۃ درۃ طولھا فی السماء ستون میلا فی کل زاویۃ منھا اھل للمؤمن لا یرا ھم الاخرون **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لنبا و اچان مین ہی ساٹھ میل کا ہوگا اوس کے ہر کونے مین مسلمان کی بی بیان ہونگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکین گے (یعنے ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگون کو نہ دیکھینگے بوجہ وسعت اور دوری کے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انھار الجنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور

نیل اور فرات جنت کی نہرون مین سے ہین **ف** نووی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کی
سوا ہین یہ سیحان اور جیحان جو حدیث مین مذکور ہین وہ ارمن کے بلاد مین ہین تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے
اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونون بہت بڑی نہرین ہین ان دونون مین جیحان بڑی ہے اور جوہری نے
جو صحاح مین کہا کہ جیحان شام مین ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہین مجازًا بوجہ قرب
کے حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب بنا یہ نے کہا
سیحان اور جیحان یہ دونون نہرین عواصم مین مصیصہ کے پاس ہین اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر
ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے
اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ چار نہرین بلاد اسلام کی بڑی نہرین ہین نیل مصر مین اور فرات عراق
مین اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان مین تو اس مین کئی غلطیان ہین ایک تو یہ
فرات عراق مین نہین ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور ہین
اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام مین نہین بلکہ ارمن کے بلاد مین قریب
شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہرین ہین اس کے دو معنے ہین ایک تو یہ کہ وہان اسلام پہیل جاویگا
اور ان نہرون کا پانی جن سے مسلمانون کا جسم بنے گا جنت مین جاویگا دوسری یہ کہ درحقیقت ان
نہرون مین جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب
ہے اور یہی معنے صحیح ہے اور کتاب الایمان مین گذرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہین اور بخاری مین
ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے انتہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین کچھ لوگ جاوین گے جن کے دل چڑیون کے
سے ہین **ف** یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیون کیطرح **عن** هَمَّامِ
ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰئِكَ النَّفَرِ
وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ بِهٖ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ

قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتّٰى الْآنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر **ف** یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت اون کی دنیا مین تھی اور جسپر مرے اوسی صورت پر پیدا ہوئے اور اسحدیث کی شرح اوپر گذر چکی **ت** اون کا قد ساٹھ ہاتھ کا لمبا تھا جب اون کو بنا چکا تو فرمایا جا اور اون فرشتون کو سلام کر اور وہان کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہین کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے جواب مین کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ بڑھایا تو جو کوئی بہشت مین جاویگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنے ساٹھ ہاتھ کا لمبا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر اون کے بعد لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہوجاوینگے سب ساٹھ ہاتھ کا قد اسوقت مین خوشنما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہوجاوینگے اسحدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑکے بندگی یا مجرا یا اداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اوس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالےٰ نے انکو بتلایا وہ آدمی نہین ہے (تحفۃ الاخیار)

بَابُ جَهَنَّمَ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا

جہنم کا بیان خدا اسم کو بچاوے اس سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسدن جہنم لایا جاوے گا اوس کی ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہون گے (توکل فرشتے جو جہنم کو کھینچکر لاوین گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ

هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری جسکو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اوس مین گرمی کا جہنم کی آگ مین سے ستر حصے گرمی ہے لوگون نے عرض کیا تم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصے مین اتنی گرمی ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے مین ایک دھماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم مین پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اوسکی تہ مین پہونچا (معاذ اللہ جہنم اتنا گہرا ہے کہ اوسکی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور بھی اسقدر تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے) **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِي اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے ویسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا تمنے اسکا دھماکا سنا **عن** سَمُرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى عُنُقِهِ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعضون کو ٹخنون تک آگ پکڑ لے گی اور بعضون کو ازار بند باندھنے کی جگہ تک اور بعضون کو گردن تک **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضون کو جہنم کی آگ ٹخنون تک پکڑے گی بعضون کو گھٹنون تک بعضون کو
کمربند تک بعضون کو ہنسلی تک **عن** سعید بہذا الاسناد وجعل مکان حجزتہ حقوبہ
ترجمہ وہی جو گذرا اس مین بجاے حجز کے حقو ہے حقو بھی وہی ازار بند ہنے کی جگہ **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجت النار
والجنۃ فقالت ہذہ یدخلنی الجبارون والمتکبرون وقالت ہذہ یدخلنی الضعفاء
والمساکین فقال اللہ عز وجل لہذہ انت عذابی اعذب بک من اشاء ورب ما
قال اصیب بک من اشاء وقال لہذہ انت رحمتی ارحم بک من اشاء ولکل واحدۃ
منکما ملؤہا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ
نے جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ مین بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آوین گے اور جنت نے کہا مجھ مین ناتوان مسکین لوگ
آوین گے اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہون گا تجھ سے عذاب کرون گا اور جنت سے
فرمایا تو میری رحمت ہے مین جسپر چاہون گا تجھ سے رحم کرون گا اور تم دونون بھرے جاؤ گے **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحاجت النار والجنۃ
فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا
ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم فقال اللہ عز وجل للجنۃ انت رحمتی ارحم بک
من اشاء من عبادی وقال للنار انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل
واحدۃ منکما ملؤہا فاما النار فلا تمتلی فیضع قدمہ علیہا فتقول قط قط فہنالک
تمتلی ویزوی بعضہا الی بعض **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت اور دوزخ نے بحث کی دوزخ نے کہا مجھ مین وہ لوگ آوین گے جو متکبر اور زور والے ہین
اور جنت نے کہا مجھ کیا ہوا مجھ مین وہی لوگ آوین گے جو ناتوان ہین لوگون مین اور خراب ہین اور
عاجز ہین (یعنے اکثر یہی لوگ ہون گے) تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے مین تیرے
ساتھہ رحمت کرتا ہون جسپر چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب
ہے مین عذاب کرتا ہون تیرے ساتھہ جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور تم دونون بھری جاؤ گے
لیکن دوزخ نہ بھری گی (اور سیر نہ ہوگی) اسپر پروردگار اپنا پاؤن اوسپر رکھدیگا وہ کہے گی) بس بس

تب بہر جاوینگی اور ایک پر ایک سمٹ جاویگی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہی
اور اوپر گذر چکا کہ ان احادیث مین دو مذہب ہین ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی
تاویل نکرین گے بلکہ اون پر ایمان لاوین گے کہ وہ حق ہین اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالی کے لائق ہے
اور ظاہری معنے مراد نہین ہے (یعنے وہ ظاہری جو متعارف ہی اور خاص ہی مخلوقات سے) دوسرا مذہب
جمہور متکلمین کا ہے کہ ان کی تاویل کرین گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق احدیث کی تاویل مین
اختلاف ہی بعض کہتے ہین قدم سے مراد متقدم ہے یعنے وہ لوگ رکھیگا جو آگے سے اللہ تعالی نے طیار
کیے ہے عذاب کے لیے دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق
مراد ہے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہین اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور
دوسری روایت مین امام مسلم کے رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہی قدم کے اور رجل سے جماعت کا
مراد لینا ابطال ہی حدیث کا کس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تایید کرتی ہے رجل کے معنے ظاہری کو
اور معلوم نہین ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلین کیون کین اور آیات اور احادیث بیشمار کو اپنے زعم
فاسد سے کیون بگاڑ کیا خوب ہوتا اگر وے اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ
کو انہون نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے خداوند تعالی جن باتون سے پاک ہی وہ قرآن مجید
مین بیان کردی گئین نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اوس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اوس کے مثل
ہے اور حدیث مین ہی کہ وہ نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے اوسکی ذات مین کوئی عیب
نہین بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتون کو خداوند تعالی نے اپنی لیے ثابت کیا یا اوس کے رسول
نے ثابت کیا اون سے تنزیہ کرنا حماقت اور بیوقوفی ہے جیسے اوترنا چڑھنا سننا دیکھنا سننا تعجب کرنا
بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آنکھ پاؤن منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت
ہین اور اس باب مین اسقدر بے شمار آیات اور احادیث ہین کہ تاویل اور تحریف کی گنجایش نہین اس
لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہی جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و
حدیث مین آئی ہین وہ اپنے ظاہر معنے لغوی پر محمول ہین اون مین تاویل اور تحریف درست نہین
نہ تشبیہ انکی مخلوقات کے صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونون پاک
ہین تشبیہ سے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا
عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِي لَا يَدْخُلُنِي
إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ
بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا
يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے
جو اوپر گذرا اس میں بجائے قدمہ کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں
مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن خزیمہ کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں
ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ
اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا **نووی**
نے کہا اس میں دلیل ہے اہلسنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت
میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جاویں گے اللہ کی
رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بیحد ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک
شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی انتہے
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ
وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلٰى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ
مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ **ترجمہ** ابوسعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى
يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی
اور کچھ ہے اور کچھ ہے دینے اور لوگوں کو مانگنے کی یہاں تک کہ مالک عزت والا رب بھی برکت والا

بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھدیگا تب وہ کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک
سمٹ جاویگی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث شیبان **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال لا تزال جہنم یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا قدمہ
فینزوی بعضہا الی بعض وتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل
حتی ینشئ اللہ لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جاوینگے اور وہ یہی کہیگا
اور کچھ ہے یہانتک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اوس میں رکھدیگا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک
رہجاوے گا اور کہنے لگے گا بس بس قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے
گی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اوسکے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اسکو اس جگہ میں رکھے گا
عن انس یقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یبقی من الجنۃ ما شاء اللہ
ان یبقی ثم ینشئ اللہ لہا خلقا مما یشاء **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اوتنی جگہ خالی رہ جاویگی
پھر اللہ تعالیٰ اوس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا **عن** ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بالموت یوم القیامۃ
کانہ کبش املح زاد ابو کریب یوقف بین الجنۃ والنار وانتفقا فی باقی الحدیث
فیقال یا اہل الجنۃ ہل تعرفون ہذا فیشرئبون وینظرون ویقولون نعم ہذا
الموت قال ثم یقال یا اہل النار ہل تعرفون ہذا فیشرئبون وینظرون ویقولون
نعم ہذا الموت قال فیومر بہ فیذبح قال ثم یقال یا اہل الجنۃ خلود فلا موت
ویا اہل النار خلود فلا موت قال ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذرہم
یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وہم فی غفلۃ وہم لا یؤمنون واشار بیدہ الی الدنیا
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے دن موت کو لاوینگے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ

کے بیچ مین اسکو ٹھیرا دینگے پھر کہا جاویگا اے جنت والو تم اُسکو پہچانتے ہو وہ اپنا سر اُٹھاوینگے اور اوسکو دیکھینگے اور کہینگے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہے پھر کہا جاویگا اے دوزخ والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اُٹھاوینگے اور دیکھینگے اور کہینگے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہے پھر حکم ہوگا وہ سینڈھا ذبح کیا جاوے گا پھر کہا جاویگا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہین ہے اور اے دوزخ والو تمکو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہین ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑہی اور ڈرا اون کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہوجاویگا اور وہ غفلت مین ہین اور وہ یقین نہین کرتے آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سے دنیا کیطرف یعنی دنیا مین ایسے مشغول ہین کہ قیامت کا ڈر نہین) **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ یَقُلْ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَیْضًا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُدْخِلُ اللّٰہُ اَھْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَیُدْخِلُ اَھْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ فَیَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلُّ خَالِدٍ فِیْمَا ھُوَ فِیْہِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے جنت والون کو جنت مین لے جاویگا اور دوزخ والون کو دوزخ مین پھر ایک پکارنے والا اون کے بیچ کھڑا ہوگا اور کہیگا اے جنت والو موت نہین ہے اور اے دوزخ والو موت نہین ہے ہر ایک اپنے مقام مین ہمیشہ رہے گا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَارَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَصَارَ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت مین چلے جاوینگے اور دوزخ والے دوزخ مین تو موت لائی جاویگی اور جنت اور دوزخ کے

بیچ مین ذبح کیجاوے گی پھر ایک پکارنیوالا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہین ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہین ہے جنت والون کو یہ سنکر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والون کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخذ الکافر او ناب الکافر مثل احد وغلظ جلدہ مسیرۃ ثلاث **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا دانت یا اوسکی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اسکی کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔

ف یہ اسواسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتین ممکن ہین اللہ تعالی کو اون پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے اون کی خبر دی اس لیے ایمان اونپر واجب ہے (نووی) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یرفعہ قال ما بین منکبی الکافر فی النار مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع ولم یذکر الولید فی النار **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونون مونڈھون کے بیچ مین تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی **عن** حارثۃ بن وھب سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم باھل الجنۃ قالوا بلی قال کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابرہ ثم قال الا اخبرکم باھل النار قالوا بلی قال کل عتل جواظ مستکبر **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن جنت کی لوگ لوگون نے کہا بتلایئے فرمایا ہر ناتوان لوگون کے نزدیک ذلیل اگر قسم کہالیوے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالی اسکو سچا کردے اور پھر فرمایا کیا مین تمکو نہ بتلاؤن دوزخ والے لوگون نے عرض کیا کیون نہین بتلایئے آپنے فرمایا ہر جھگڑالو بڑے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال الا ادلکم **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور غلیظ خو یا وفا بازی سے ایک قوم مین شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مستکبر

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لوگ ایسے ہیں جنپر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت میں دروازوں پر سے ڈھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انکی قسم پوری کرے (یعنے خدا کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ النَّاقَۃَ وَذَکَرَ الَّذِیْ عَقَرَھَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ ثُمَّ ذَکَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِیْھِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلٰی مَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَتَہٗ فِیْ رِوَایَۃٍ اَتٰی نَبِیٌّ اَبِیْ بَکْرٍ جَلْدَ الْاَمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ کُرَیْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُھَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ ضَحِکِھِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ اِلٰی مَا یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ ترجمہ عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اوس اونٹنی کو زخمی کیا آپنے فرمایا جب اٹھا اس قوم میں کا بڑا بدبخت اوٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا مقتدر مفسد خبیث اپنے کنبے کا زور رکھنے والا جیسے ابوزمعہ ہے پھر عورتوں کا ذکر کیا اور اون کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس لیے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ (یعنے شام کو اوسکو اپنے پاس سلاوے تو شام کو محبت اور ونکو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت کی بادسر نے پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے۔ (یعنے ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ یُحَیِّ بْنِ قَمَعَۃَ بْنِ خِنْدَفٍ وَاَبَا بَنِیْ کَعْبٍ ھٰؤُلَاءِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا جو بنی کعب ان لوگوں کا باپ تھا (یعنے جد اعلے) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں (دوسری روایت میں ہے کہ اوسی نے سائبہ کو نکالا تھا) سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے

نام پر چھوڑ دیتے ہے اوسپر بوجھ نہ لادتے تھے عن ابن شہاب قال سمعت ابن المسیب یقول
ان البحیرۃ التی یمنع درہا للطواغیت فلا یحتلبہا احد من الناس والسائبۃ التی
کانوا یسیبونہا لالہتہم فلا یحمل علیہا شیء وقال ابن المسیب قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار
وکان اول من سیب السوائب ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے جسکا دودہ دہونا موقوف
کیا جاتا ہے بتون کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودہ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جسکو اپنے معبودون
کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اوسپر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتین جہنم میں کھینچ رہا تھا اور
سب سے پہلے سائبہ اوسی نے نکالا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہوچکی ہے اور بعضے
کافر تو ہی وہان پہنچدیے جاتے ہین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اہل النار لم ارہما قوم معہم سیاط کاذناب البقر
یضربون بہا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسہن کاسنمۃ
البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا وان ریحہا لیوجد من مسیرۃ کذا وکذا
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون
کی جنکو میں نے نہین دیکھا (یعنی دنیا مین ابہی وہ پیدا نہین ہوئے) ایک تو وے لوگ جن کے پاس
کوڑے ہین بیل کے دمون کیطرح اور لوگون کو اون سے مارتے ہین (ظلم سے) اور ایک عورتین ہین جو
کپڑا پہنے ہین پر ننگی ہین (یا خدا تعالی کا انپر احسان ہے پر وے شکر نہین کرتین) خاوند کو سیدہے
راستے سے بہکانے والیان خود بہکنے والیان (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیان مٹکاتے ہوئے اپنے
کندہون کو اتراتے ہوئے) اون کے سر گویا بختی اونٹون کی کوہان ہین (جو طرار کرنے والیان کپڑا
موبان لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت مین نہ جاوینگی بلکہ جنت کی خوشبو بہی نہ سونگھینگی
حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتین کافر ہونگی اگر ان باتون کو حلال سمجھکر
کرتی ہون ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دلہ مین انکو جنت نصیب نہ ہوگی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان طالت بک مدۃ ان ترای

قَوْمًا فِي اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھیگا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کیطرح ہونگے (یعنے کوڑے) اور وہ صبح کرینگے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کرینگے اللہ کے قہر میں **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَّغْدُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَتِهٖ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ ترجمہ وہی اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے **باب** فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دنیا کے فنا اور حشر کا بیان **عن** مُسْتَوْرِدٍ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِيْلُ بِالْاِبْهَامِ ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے (اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا) دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور دریا آخرت ہے یہ نسبت ہے دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اسواسطے اس سے بھی کم ہے) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کیے جاوینگے ننگے پاؤں ننگے بدن (بے) ختنہ کیے ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہونگے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا آپ نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھیگا (اپنے

اپنے نکمہ مین سرگردان ہون گے عن حاتم بن ابی صغیرۃ بھذا الاسناد ولم یذکر فی حدیثہ عراۃ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول انکم ملاقوا اللہ مشاۃ حفاۃ عراۃ ولم یذکر زھیر فی حدیثہ یخطب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ مین تم اللہ سے ملوگے پاپیادہ ننگے پاؤن ننگے بدن بن ختنہ (جیسے پیدا ہوئے تھے) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بموعظۃ فقال یا ایھا الناس انکم محشورون الی اللہ حفاۃ عراۃ کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیمۃ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام الا وانہ سیجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال لھم انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم وفی حدیث وکیع ومعاذ فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم مین وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہوکر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو تم اللہ کیطرف حشر کیے جاؤگے ننگے پاؤن بن ختنہ جیسے ہمنے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کرین گے یہ وعدہ ہے ہمارا جسکو ہم کرنے والے ہین خبردار رہو سب سے پہلے مخلوقات مین حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جائینگے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جاوینگے پھر اون کو بائین طرف (جہنم کیطرف) مین عرض کرون گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہین جواب مین کہا جاویگا تم نہین جانتے انہون نے کیا گل کیا تمہارے بعد مین وہی کہون گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا مین تو ان لوگون پہ اسوقت تک گواہ تھا جب تک اون مین تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو انپر

نگہبان تہا (اور مجکو انکا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہہ ہی) اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اون کو بخشدیوے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پہر مجہ سے کہا جاویگا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنے اسلام سے پہر گئے) جب تو اون سے جدا ہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاهِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین گروہون پر اکہٹا کیے جاوین گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی مین ہوگا اور یہ سب نشانیون کے بعد اخیر نشانی ہے) بعضے خوش ہونگے بعضے ڈرتے ہونگے دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر ہون گے چار ایک اونٹ پر ہونگے دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگون کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹہیرینگے تو آگ بہی ٹہیر جاوے گی اسی طرح جب دوپہر کو سوویں گے تب بہی آگ ٹہیر جاوے گی اور جہان وہ صبحکو پہونچین گے انکا رہی صبح کرے گی جہان وے شام کو پہونچین گے انکا رہی وہین ساتہہ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگون کو ہانک کر شام کے ملک کو لیجاوے گی) **بَابٌ** صِفَةِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاَحْوَالِ اَهْلِهِ قیامت کے دن کا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ حَتّٰی یَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِیْ رَشْحِهٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ مُثَنّٰی قَالَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّهِمْ یَوْمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین جس دن لوگ کہڑے ہون گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے مین ڈوبے کہڑے ہونگے جو دونون کانون کے نصف تک ہوگا ❊ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ غَیْرَ اَنَّهٗ فِیْ حَدِیْثِ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتّٰی یَغِیْبَ اَحَدُهُمْ فِیْ رَشْحِهٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ بعضا آدمی اپنے پسینہ مین کانون کے نصف تک ڈوب جاویگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ بَاعًا وَاِنَّهٗ لَیَبْلُغُ اِلَی اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلَی اٰذَانِهِمْ

یَشُكُّ ثَوْرٌ اَیَّهُمَا قَالَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پسینہ قیامت کے
دن ستر ہاتھ اور دونوں ہاتھ کی پیمائی) زمین میں جاویگا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا ۔
شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا **عَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ
سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْحَلُ
بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ
الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِيْهِ **ترجمہ** مقداد بن اسود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت
کے دن سورج نزدیک کیا جاویگا لوگوں سے یہاں تک کہ ایک میل پر آجاوے گا سلیم بن عامر نے کہا قسم
خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی
ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں **ف** بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین
سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اوس کی شعاع سے
بلکہ اوس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اوڑتے ہیں ایک دم میں سب جلکر خاک ہوجاویں گے
اُنکا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہونگے تو جائز ہے کہ اون میں
اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اسقدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اوسپر نہیں ٹھیر سکتے
باوجود اس کے اگر عطارد پر اسکی مخلوق ہوں تو وہ فرحت سے رہتی ہونگی اور یہ بھی جائز ہے آفتاب میں
اوسدن اتنی حرارت نہ ہو **ف** تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے
کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی نمی اور بندھنی کی جگہ تک کسی کو پسینہ کی لگام
ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کیطرف (یعنے منہ تک پسینہ
ہوگا) **باب** صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان
عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ
خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ

عبدًا حلالٌ وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم
عن دينهم وحرمت عليهم ما أحللت لهم وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطانًا
وإن الله نظر إلى أهل الأرض فمقتهم عربهم وعجمهم إلا بقايا من أهل الكتاب
وقال إنما بعثتك لأبتليك وأبتلي بك وأنزلت عليك كتابًا لا يغسله الماء تقرأه
نائمًا ويقظان وإن الله قد أمرني أن أحرق قريشًا فقلت رب إذًا يثلغوا رأسي فيدعوه
خبزة فقال استخرجهم كما أخرجوك واغزهم نغزك وانفق فسينفق عليك وابعث
جيشًا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن أطاعك من عصاك قال وأهل الجنة ثلثة ذو
سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحيم رقيق القلب لكل ذي قربى ومسلم
عفيف متعفف ذو عيال قال وأهل النار خمسة الضعيف الذي لا زبر له الذين
هم فيكم تبعًا لا يبتغون أهلًا ولا مالًا والخائن الذي لا يخفى له طمع وإن دق
إلا خانه ورجل لا يصبح ولا يمسي إلا وهو يخادعك عن أهلك ومالك وذكر
البخل أو الكذب والشنظير الفحاش ولم يذكر أبو غسان في حديثه وانفق فسينفق
عليك ترجمہ عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبے میں
فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تمکو جو تمکو معلوم نہیں اون باتون میں سے جو اللہ تعالے
نے آج کے دن مجھکو سکھلائیں میں جو مال اپنے بندے کو دون وہ حلال ہے اوس کے لیے (یعنے جو
شرع کے رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے گو لوگون نے اُسکو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ
اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندون کو مسلمان بنایا
یا گناہون سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضون نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا
میں آنے سے پیشتر لیا تھا (الست بربکم۔ قالوا بلی) پھر اون کے پاس شیطان آئے اور اُن کو دین سے
اون کے بہکا دیا (یا اون کے دین سے روکدیا) اور جو چیزین میں نے اون کے لیے حلال کین تھین وہ حرام
کین اور اُنکو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اُتاری اور بیشک اللہ تعالے
نے زمین والون کو دیکھا پھر اون سب کو جو اچھا عرب کے ہون یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک
والے) سوا اون چند لوگون کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنے حضرت عیسی کی امت کے لوگ

جو توحید کے قائل ہے اور تثلیث کے منکر ہے) اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے تجھہ کو اس لیے بھیجا کہ تجھہ کو آزماؤن (صبر اور استقامت مین کافرون کی ایذا پر) اور اون لوگون کو آزماؤن جنکو پاس تجھکو بھیجا (کہ کون اون مین سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور مین نے تجھہ پر کتاب اوتاری جسکو پانی نہین دھوتا (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہین لکھی بلکہ سینون پر نقش ہے تو اوسکو پڑہتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھہ کو حکم کیا قریش کے لوگون کو جلا دینے کا (یعنی اون کے قتل کا) مین نے عرض کیا اے رب وہ تو میرا سر توڑ ڈالین گے روٹی کیطرح اوسکو ٹکڑے کر دین گے اللہ تعالی نے فرمایا اون کو نکالدے جیسے اونہون نے تجھے نکالا اور جہاد کر اون سے ہم تیری مدد کرین گے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جاویگا (یعنی تو اللہ کی راہ مین خرچ کر اللہ تعالی تجھ کو دیگا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجین گے (فرشتون کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کرین انکو لیکر اون سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانین اور جنت والے تین شخص ہین ایک تو وہ حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کامون کی توفیق دیا گیا دوسرا وہ جو مہربان ہر نرم دل ہر رشتے والے پر اور ہر مسلمان پر تیسرا جو پاک دامن ہے اور سوال نہین کرتا بال بچون والا اور دوزخ والے پانچ شخص ہین ایک تو وہ ناتوان جنکو تمیز نہین (کہ بری بات سے بچین) جو تم مین تابعدار ہین نہ وہ گھر بار چاہتے ہین نہ مال (یعنے محض بے فکری حلال حرام سے غرض رکھنے والے) دوسرا وہ جو رات اور صبح کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کہلے وہ اُس کو چُرا وے تیسرا وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والون اور تیرے مال کے مقدمے مین اور بیان کیا آپ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنے گالیان بکنے والا فحش کہنے والا ۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ

ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِي اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا

لَا يَبْقُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا اَنَقَلْتُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلٰى اٰلِهٖ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِيْدُهُمْ يُطَاُهَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا محکو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نکرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر اور اس روایت مین یہ ہے کہ وہ لوگ تم مین تا بعد ارہین نہ گھروالے نہ مال قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابو عبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انکی کنیت ابو عبداللہ تھی) مان قسم خدا کی مین نے انکو جاہلیت کو زمانہ مین پایا کہ اکثر قبیلہ کی یہ حالت تھی کہ اپنا اونٹ چرا تا اور اسکو کوئی نہ ملتی اوسکو مگر گھر والون کی لونڈی اوسی سے جماع کرتا **ف** نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اسنے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہین دیکھا **باب** عرض المقعد علی المیت وعذاب القبر میت کو اسکا ٹھکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار یقال ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیمۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جب کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والون مین سے ہے تو جنت والون مین سے اور جو دوزخ والون مین سے ہے تو دوزخ والون مین سے یہ کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ بھیجے گا تجھ کو خدا تعالی اوس طرف قیامت کے دن

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اھل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اھل النار فالنار قال ثم یقال ھذا مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیمۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکا ٹھکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے جہان تو قیامت کے دن بھیجا جاوے گا

عن ابی سعید

الخدري عن زيد بن ثابت قال قال ابو سعيد ولم اشهده من النبي صلى الله عليه وسلم ولكن حدثنيه زيد بن ثابت قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة او اربعة قال كذا كان يقول الجريري فقال من يعرف اصحاب هذه الاقبر فقال رجل انا قال فمتى مات هؤلاء قال ماتوا في الاشراك فقال ان هذه الامة تبتلى في قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذي اسمع منه ثم اقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار فقالوا نعوذ بالله من عذاب النار فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر فقالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال **ترجمہ**

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کی ہیں ایک شخص بولا میں جانتا ہوں آپ نے فرمایا یہ کب سے مردہ ہیں بولا شرک کے زمانے میں آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تمکو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں بعد اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپی اور کھلے فتنوں سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنے سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم دجال کے فتنے سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا اور احادیث

صحیحہ متعددہ اس باب مین وارد ہین اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہین ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک
جزو مین حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اسکا ثبوت ہو تو اسکا قبول اور اعتقاد
واجب ہے اور امام مسلم نے اس مقام مین بہت حدیثین بیان کین ہین جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا اس عذاب کو اور مردون کا سننا اپنے دفن کرنے والون کے جوتون کی آواز
وغیرہ وغیرہ بہت سی باتین ثابت ہوتی ہین اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز مین اس کے متعلق
بہت سی باتین گذر چکین اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہین اور خوارج اور معتزلہ
اور بعض مرجیہ اسکا انکار کرتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اوس کے کسی
جزو پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس مین خلاف کیا ہے
وہ کہتے ہین اعادہ روح شرط نہین ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ
ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزا کا تفرق یا جانورون کا کھا جانا یا مچھلیون کا نگل جانا اسکو مانع نہین
اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالی بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اسپر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ
بدن کے اجزا مین سے کسی جز مین حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اوسکو درندون یا مچھلیون نے کھا لیا
ہو اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر مین اسی حال مین دیکھتے ہین جیسے رکھا تھا پھر اسکا سوال
اور بٹھانا اور لوہے کی گرزون سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ اسکا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے اسکا جواب یہ ہے
کہ عادت کا خلاف نہین بلکہ اوسکی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اوسکو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا
ہے اور جاگنے والون کو کچھ نہین معلوم ہوتا اسیطرح جاگنے والا اپنے دل مین الم اور لذت پاتا ہے اور
جو اوس کے پاس بیٹھا ہو اوسکو خبر نہین ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سناتے تھے پر اورون کو خبر نہ ہوتی اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص
ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لیے نہ ہو جسکو جانور کھا لین اسیطرح گرزون سے مارنا
بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جاوے **مترجم** کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون
مین سے اور آخرت کی باتین دنیا کی باتون سے صرف نام اور اصورت مین ملتی ہین لیکن ان کی
حقیقت اور ماہیت اور ہے پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے
اسطرح ہو سکتا ہے کہ دنیا دارون کو مطلق اوس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی مین قبر کے عذاب کی نظیر موجود

یعنے خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اوس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہین اور اصل یہ ہو کہ جسوقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اُس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اُسکا بٹھانا اور اُسکا سوال اور اُسکا عذاب روح کو اوسیطرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا مین بدن پر یہ باتین ہوتین تھین اور اس صورت مین جس شخص کو جانور کہا جاوین یا مچھلیان نگل جاوین اوسپر بھی عذاب ہونے مین کوئی اشکال نہین بھر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہو تو گو ہماری عقل مین اچھے طور سے نہ آوے ہمکو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتین اچھے طور سے جب ہی سمجھ مین آوین گی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا اور یہ وجہ ہو جو لوگ دنیا کی زندگی مین ہی آخرت سے تعلق رکھتے ہین اونپر وہان کی باتین اچھی طرح ظاہر ہوتی ہین جیسے انبیا اور صالحین اور اولیا اللہ علیہم السلام **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ مین دعا کرون کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دیوے **عن** ابی ایوب قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یھود تعذب فی قبورھا **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیون کو عذاب ہوتا ہے اون کی قبرون مین **عن** انس بن مالک قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم قال یاتیہ ملکان فیقعدانہ فیقولان لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل قال فاما المومن فیقول اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیراھما جمیعا قال قتادۃ وذکر لنا انہ یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا ویملا علیہ خضرا الی یوم یبعثون **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہین تو وہ اُنکی جوتیون کی آواز

سنتا ہے پھر دو فرشتے اوس کے پاس آتے ہین اوسکو بٹھاتے ہین اور اُس سے کہتے ہین تو اُس شخص کے باب مین کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باب مین اور آپ کا نام تعظیم سے نہین لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جاوے) مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ تعالی کے بندے ہین اور اس کے رسول ہین اللہ اپنی رحمت بھیجے اون پر اور سلام پھر اوس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانا دیکھ جہنم مین اللہ تعالی نے اوس کے بدلے تجھے جنت مین ٹھکانا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے دونون ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اوس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہوجاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک **ف** پوری حدیث اور کتابون مین ہے مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور مین بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے پھر فرشتہ اوسکو لوہے کی گرز سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے ایک روایت مین ہے کہ دو فرشتے آتے ہین ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر اور پوچھتے ہین کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہین اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئین بائین شائین بکتا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ لیسمع خفق نعالھم اذا انصرفوا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ جب قبر مین رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگون کی جوتیون کی آواز سنتا ہے جب وہ لوٹتے ہین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ فذکر بمثل حدیث شیبان عن قتادۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت قال نزلت فی عذاب القبر یقال من ربک فیقول ربی اللہ ونبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذلک قولہ عز وجل یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے یہ آیت اللہ تعالی قائم رکھتا ہے ایمان والون کو سچی بات پر دنیا مین اور آخرت مین قبر کے عذاب مین اُتری ہے میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالی ہے اور میرے

نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین یہی مراد ہی اللہ کے اس قول سی کہ قائم رکھتا ہے ایمان والون کو پکی بات
پر اخیر تک **عن** البراء بن عازب یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا
و فی الاخرۃ قال نزلت فی عذاب القبر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال اذا خرجت روح المومن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر
من طیب ریحھا و ذکر المسک قال و یقول اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض
صلی اللہ علیک و علی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ عز و جل ثم یقول
انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال و ان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد و ذکر من
نتنھا و ذکر لعنا و تقول اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض قال فیقال
انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال ابو ھریرۃ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریطۃ
کانت علیہ علی انفہ ھکذا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی اونہون نے کہا یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا جب ایمان دار کی روح بدن سی نکلتی ہے تو
اوس کے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑہا لے جاتے ہین حماد نے کہا اس حدیث کا راوی ہی کہ
ابوہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہین (یعنے فرشتے)
کوئی پاک روح ہے جو زمین کے طرف سی آئی اللہ تعالیٰ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے
آباد رکھا پھر پروردگار پاس اسکو لے جاتے ہین وہ فرماتا ہے اسکو لے جاؤ (اپنے مقام مین یعنے علیین
مین جہان مومنون کے ارواح رہتے ہین) قیامت ہوی تک (وہین رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی
ہے حماد نے کہا جو اسمدیث کا راوی ہے کہ ابوہریرہ نے اسکی بدبوی کا ذکر کیا اور اسپر لعنت کا ذکر کیا
آسمان والے کہتے ہین کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کیطرف سی آئی پھر حکم ہوتا ہے اسکو لے جاؤ
(اپنے مقام مین یعنے سجین مین جہان کافرون کی روحین رہتی ہین) قیامت ہوے تک ابوہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑہے تہے اپنے ناک پر ڈالا جیسے
کافر کی روح کا ذکر کیا اوسکی بدبوی بیان کرنے کو) اسطرح سے **عن** انس بن مالک قال کنا
مع عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بین مکۃ و المدینۃ فتراءینا الھلال و کنت رجلا حدید البصر
فرایتہ و لیس احد یزعم انہ راہ غیری قال فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ

قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَارَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَّيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا اَرْوَاحَ فِيْهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا

ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رضہ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے میری نگاہ تیز تھی مین نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہمنے چاند کو دیکھا مین حضرت عمر سے کہنے لگا تم چاند نہین دیکھتے دیکھو یہ چاند ہے انکو دکھلائی نہ دیا وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی دیر مین دکھلائی دیگا جب ذرا روشن ہو گیا اور مین اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر اونھون نے ہم سے بدر والون کا قصہ شروع کیا وہ کہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو کل کے دن (یعنے لڑائی سے پہلے کون) بدر والون کے گرنے کے مقام بتلانے لگے آپ فرماتے تھے خدا چاہے تو کل کے دن فلانا یہان گرے گا حضرت عمر نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا جو حد آپ نے بیان کین نہین وہ ذرا سی نہ ہٹے یعنے ہر ایک کافر اسی مقام مین مارا گیا جو آپ نے بیان کر دیا تھا پھر وہ سب ایک کنوے مین ڈھکیل دیے گئے ایک پر ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور اون کے پاس تشریف لیگئے پھر پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے فلانے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تمسے وعدہ کیا تھا وہ تمنے پایا (اور اسکا عذاب دیکھا) مین نے تو پایا جو اللہ تعالی نے مجھہ سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جاوینگے) یہ سُن کر حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اون بدنون سے کلام کرتے ہین جن مین جان نہین ہے (وہ کیا سنینگے) آپ نے فرمایا مین جو کہہ رہا ہون تم اون سے زیادہ اوسکو نہین سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** اور سننے مین تم اور وہ برابر ہین اس حدیث سے صاف

سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہون یا مسلمان اور دوسری حدیثین بہی اسکی تایید کے لیے وارد ہین اور اہلحدیث کا مذہب بہی ہے کہ موتے سنتے ہین اور اسیوجہ سے انکو سلام کرنیکا حکم ہوا امام مازری نے کہا بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پہر انکار کیا مازری نے سماع موتے کا اور دعوی کیا کہ یہ سماع خاص تہا اہل بدر سے جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کردیے گیے تہے تاکہ حضرت کا کلام سن لین) اور رد کیا اسکا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتے ثابت ہی اور کلام قاضی کا ظاہر نختا ہے جسکو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْنَ وَاَنّٰى يُجِيْبُوْنَ وَقَدْ جَيَّفُوْا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُجِيْبُوْا ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یون ہی پڑا رہنے دیا پہر آپ اون کے پاس تشریف لائے اور اُن کو آواز دی تو فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اور اے اُمیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تمنے پایا جو اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تہا کیونکہ مین نے تو پایا جو اللہ تعالے نے مجھہ سے سچا وعدہ کیا تہا حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہین اور کب جواب دیتے ہین یہ تو مردار ہوکر سڑ گئے آپ نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین جو کہہ رہا ہون اوسکو تم لوگ اون سے زیادہ نہین سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہین دے سکتے پہر آپ نے حکم دیا وہ کہینچے گئے اور بدر کے کنوے مین ڈالدیے گئے **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ

الیس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرون پر غالب ہوے تو آپ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سردارون کو لیے اون کی لاشین ایک کنوے مین ڈالی گئین مدر کے کنوؤن مین سے **باب** اثبات الحساب حساب کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حوسب یوم القیمۃ عذب قلت الیس قال اللہ تعالی فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال لیس ذاک الحساب انما ذاک العرض من نوقش الحساب یوم القیمۃ عذب **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اوسکو عذاب ہوگا مین نے کہا اللہ تعالی تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والون مین خوش ہوکر آپ نے فرمایا یہ حساب نہین ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب مین قیامت کے دن اوسکو عذاب ہوگا **ف** کیونکہ حساب کے رد سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالی کی نعمت ہے اللہ سے نعمت پر شکر واجب ہے پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا تعالی کی یاد سے غافل نہ رہے - اے مالک اور مولی اور آقا ہماری - ہم حساب کے لائق کہان ہین ہمارا تو دفتر سب برائیون ہی سے سیاہ ہوگیا ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہین ہو سکتا **عن** ایوب بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس احد یحاسب الا ھلک قلت یا رسول اللہ الیس اللہ یقول حسابا یسیرا قال ذاک العرض ولکن من نوقش الحساب ھلک **ترجمہ** وہی اس مین عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نوقش الحساب ھلک ثم ذکر بمثل حدیث ابن یونس **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وہی روایت ہے جو گذری **باب** الامر بحسن الظن باللہ تعالی عند الموت موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل وفاتہ بثلاث یقول لا یموتن احدکم الا وھو یحسن باللہ الظن **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم مین سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھکر یعنے خاتمہ کے وقت اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا **عن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ **عن** جابر ابن عبد اللہ الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم الا وھو حسن الظن باللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبعث کل عبد علی ما مات علیہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اوسحالت پر اوٹھیگا جس حالت مین مرا تھا یعنے کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور اخیر وقت کی نیت کا ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ وقال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل سمعت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیھم ثم بعثوا علی اعمالھم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالی کسی قوم کو عذاب بھیجتا ہے تو جو لوگ اوس قوم مین ہوتے ہین سب کو عذاب پہونچ جاتا ہے یعنے اچھے اور نیک بھی عذاب مین شامل ہو جاتے ہین پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اوٹھین گے یعنے قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہونگے **ف** مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا مین آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اوس مین مبتلا ہو جاتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ لیکن آخرت مین ہر ایک کا حشر اوس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اوٹھے گا

کتاب الفتن واشراط الساعۃ

فتنون اور قیامت کی نشانیون کا بیان۔

عن زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ

مِنْ نَوْمِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ
وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ
قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور فرمایا لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اوس آفت سے
ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا)
اور کلمے کی انگلی سے حلقہ بنایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم
جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی
اولاد زنا یا معاصی **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ
زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ
اوپر گذرا۔ **نووی** نے کہا اس حدیث کی اسناد
کی ہے اور دو اون میں سے ازواج مطہرات سے
بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا **عَنْ** زَيْنَبَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اَ
هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَا
الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے
اخیر تک جیسے اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا
نے اوسکو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلا

رضہا کے بعد اور شاید مقصود تشبیل ہونہ تحدید (نووی) **عن** عبید اللہ بن القبطیۃ
بن ابی ربیعۃ وعبد اللہ بن صفوان وانا معھما علی ام سلمۃ ام المؤمنین
الذی یخسف بہ وکان ذلک فی ایام ابن الزبیر فقالت قال رسول
اللہ یعوذ عائذ بالبیت فیبعث الیہ بعث فاذا کانوا ببیداء
فقلت یا رسول اللہ فکیف بمن کان کارھا قال یخسف بہ
القیمۃ علی نیتہ قال ابو جعفر ھی بیداء المدینۃ **ترجمہ**
بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونون ام المؤمنین ام سلمہ
سوان نے ام سلمہ رضہ سے پوچھا اُس لشکر کو جو دھنس جاوے گا
جو نکہ کے حاکم تھے **ف** قاضی عیاض نے کہا ابو الولید
بن حجیہ
ت معاویہ کی خلافت مین ہوئی سنہ ۵۹
نی نے کہا بعض کہتے ہین کہ ام سلمہ
یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر
بری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اسی
ہی ذکر کیا ہے **ف** انہون نے کہا رسول
والا خانہ کعبہ کی مراد امام مہدی علیہ السلام
ان مین پہونچین گے تو دھنس جاوین گے
کے ساتھ ہو دل مین بُرا جانکر آپنے
کے دن اپنی نیت پر اوٹھے گا ابو جعفر
یع ھذا الاسناد وفی حدیثہ
من الارض فقال ابو جعفر کلا
یہ ہے کہ مین ابو جعفر سے ملا اور مین نے
نہ نے کہا ہرگز نہین قسم خدا کی وہ مدینہ
للہ علیہ وسلم یقول لیؤمن ھذا

البيت جيش يغزونه حتى اذا كانوا ببيداء
اخرهم ثم يخسف بهم فلا يبقى الا
انا لم تكذب على حفصة واشهد
سلمة ترجمہ ام المومنین حضرت حفصہ رض
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ قو
کے صاف میدان مین پہونچین گے تو ا
والون کو پکارے گا پہر سب دہنر حا
سے چھپا ہوا جو اون کا حال بیان کر
گواہی دیتا ہون کہ تمنے حفصہ پر جھوٹ نہیں با
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
لهم منعة ولا عدد ولا
من الارض خسف بهم
عبد اللہ بن صفوان ام وا
العامری عن عبد الرحمن
حدیث یوسف بن ماهک
صفوان ترجمہ ام المومنین
یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ
پاس رو کی نہ ہوگی (یعنے دشمن
اون کیطرف ایک لشکر بہیجا جا
جاوینگے ۔ یوسف نے کہا ان
کا لشکر جو عبد اللہ بن زبیر سے
کی (جسکو آپنے فرمایا کہ وہ دم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ

تُوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ
نَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ
عُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلِكًا
يَا تِهِمْ ترجمہ ام المومنین حضرت
وسلم نے سوتے مین اپنے ماتھہ پاؤن
جو نہین کرتے تھے آپ نے فرمایا
ہ گے جو قریش مین سے ہوگا اور پناہ
ان) تو وہیں جاوین گے ہمنے
نے فرمایا ہان اون مین ایسے لوگ
، اور مسافر بھی ہون گے لیکن
نیتون پر اسی اون کو اٹھاویگا
ہے ورنہ اون کے ساتھہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آرَى اِنِّيْ لَا اَرٰى مَوَاقِعَ
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
دیکھتا ہون مین تمہارے
ون کو (یعنے بہت ہونگے
ام حسین ہے اور اون کے
لِكَ الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَ
وَجَدَ فِيْهَا مُلْجَأً نَلْجَأُ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب

ہے کہ فتنے ہون گے جن مین بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اُسکو جھانکے گا تو اُسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اُس پناہ مین آجاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہے اون فسادون کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنے اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہین تو کم کوشش کرنیوالا اس مین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسیواسطے اکثر اصحاب نے فتنہ اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تہی (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثون سے لوگون نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانون کی آپس کے فساد مین لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اوس کے گھر مین اس کے مارنے کو گھسے تو اپنے تئین بچانا نہ چاہیے یہ ابوبکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حسین کے نزدیک اپنے تئین بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونون مذہبون مین فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اوس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیون سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اوسحالت پر محمول ہین جب حق ظاہر نہ ہو اُسوقت گوشہ گیری بہتر ہے **عن** نوفل بن معاویۃ مثل حدیث ابی ھریرۃ ھذا الا ان ابا بکر یزید من الصلوۃ صلاۃ من فاتتہ فکانما وتر اھلہ ومالہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازون مین سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہوجاوے تو گویا اُسکا گھر بار لُٹ گیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکون فتنۃ النائم فیھا خیر من الیقظان والیقظان فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذا فلیستعذ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس مین سوتا ہوا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہہ پاوے تو پناہ لیوے (اس فتنے سے) **عن** عثمان اللحام قال انطلقت انا وفرقد السبخی الی مسلم بن ابی بکرۃ وھو فی ارضہ فدخلنا علیہ فقلنا ھل سمعت ابالک یحدث فی الفتن

حَدِّثْنَا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا
خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ
كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ
عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ
هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ
اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ
قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ **ترجمہ** عثمان شحام سے روایت ہے مین
اور فرقد سنجی دونون مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین مین تھے ہم اون کے پاس گئے اور ہمنے
کہا تمنے سُنا ہے اپنے باپ سے فتنون کے باب مین کوئی حدیث بیان کرتے ہوے اونہون نے کہا ہان
مین نے سُنا ہے ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبردار رہو
دھان کئی فتنے ہونگے بیٹھنے والا اون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا اون مین بہتر ہوگا
دوڑنیوالے سے خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اوترے یا واقع ہو تو جس کے اونٹ ہون وہ اپنے
اونٹون مین جا ملے اور جس کی بکریان ہو وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جس کی زمین ہو (کہیتی کی)
وہ اپنی زمین مین جا رہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ جس کے اونٹ نہ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ
کیا کرے آپنے فرمایا وہ اپنی تلوار اُٹھاوے اور پتھر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے (یعنے لڑنے کی
کوئی چیز باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین نے
تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا ایک شخص بولا یا
رسول اللہ بتلائیے اگر مجھپر زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین سے یا دو گروہون مین سے ایک
مین لیجاوین پھر دھان کوئی مجھکو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجھکو قتل کرے آپنے فرمایا وہ اپنا
اور تیرا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخ مین جاویگا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا
کہ میرے بعد فساد ہون گے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی

اور اُسوقت مین گوشہ گیری تبلائی اکثر حضرت صلعم کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور ابوبکرہ مسلمانون کے جنگ مین شریک نہ ہوے بموجب اسی حدیث کے (تحفۃ الاخیار) **عن** عثمان التہامی بھذا الاسناد حدیث ابن ابی عدی نحو حدیث حماد الی اخرہ وانتہی حدیث وکیع عند قولہ ان استطاع النجاء ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید ھذا الرجل فلقینی ابوبکرۃ فقال این تریدیا احنف قال قلت اریدنصر ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا قال فقال لی یا احنف ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجہ المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار قال فقلت او قیل یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ قد اراد قتل صاحبہ **ترجمہ** احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا اس ارادے سے کہ اُس شخص کا شریک ہون گا یعنی حضرت علی رض کا بمقابلہ معاویہ کے اراہ مین مجھ سے ابوبکرہ ملے کہنے لگے تم کہان جاتے ہو اے احنف مین نے کہا مین چاہتا ہون مدد کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کی یعنے حضرت علی کی ابوبکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر بھڑین تو مارنے والا اور جو مارا جاوے دونون جہنمی ہین مین نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم مین جاوے گا لیکن مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا **ف** نووی نے کہا یہ اُس صورت مین ہے جب لڑائی کسیوجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونون جہنم کے مستحق ہین یہ کہیں انکو بدلہ ملیگا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کردیگا اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گذر چکا اور صحابہ مین جو قتال ہوے وہ وعید مین داخل نہین ہین اور اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اون کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اون کی لڑائیون سے سکوت کرنا اور اوس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تھے اور اُنکی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتا تھا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالی کے حکم کے بموجب اوس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ مجتہد خطا مین معذور ہے اور اس مین شک نہین کہ ان تمام لڑائیون مین حضرت علی رض حق پر تھے اہل سنت

کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار **عن** ایوب بھذا الاسناد نحو حدیث ابی کامل عن حماد الی اخرہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا المسلمان حمل احدھما علی اخیہ السلاح فھما علی جرف جھنم فاذا قتل احدھما صاحبہ تحالا جمیعا **ترجمہ** ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتیار اوٹھاوین تو وہ دونون جہنم کے کنارے پر پہونچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونون جہنم مین جاوینگے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ دعواھما واحدۃ **ترجمہ** ابوہریرۃ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہان تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑینگے (مسلمانون کے) اون مین بڑی لڑائی ہوگی اور دونون کا دعوی ایک ہوگا یعنے دونون کا دین ایک ہوگا اور دونون یہ دعوے کرینگے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یکثر الھرج قالوا وما الھرج یا رسول اللہ قال القتل القتل **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہرج بہت ہوگا لوگون نے عرض کیا ہرج کیا ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا قتل قتل (یعنے خون بہت ہونگے) **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وان امتی سیبلغ ملکھا ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یھلکھا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم فیستبیح بیضتھم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اھلکھم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم یستبیح بیضتھم ولو اجتمع علیھم من بأقطارھا او قال من بین اقطارھا حتی یکون

بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دیا میرے لیے زمین کو (یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو مین نے اُسکا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہان تک پہونچی گی جہان تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سُرخ اور سفید اور مین نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری اُمت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اون پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ اون کا جتھا ٹوٹ جاوے اور انکی جڑ کٹ جاوے (یعنے بالکل نیست اور نابود ہو جاوین) میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد مین جب کوئی حکم کر دیتا ہون پھر وہ نہین پلٹتا اور مین نے تیری یہ دعا ئین قبول کین مین تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرون گا نہ اون پر کوئی غیر دشمن جو اون مین سے نہ ہو ایسا غالب کرون گا جو اونکی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جاوین (مسلمانون کو تباہ کرنے کے لیے پر اون کو بالکل تباہ نہ کر سکین گے) یہانتک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایکدوسرے کو قید کرینگے **ف** جیسا حدیث صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا آجتک کبھی کفار مسلمانون پر ایسے غالب نہین ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جاوے اور مسلمانون کی بالکل قوت نہ رہے اس زمانے مین جب چارطرف سے مسلمانون پر کافرون کا ہجوم ہے گو اکثر ملکون سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا خیوا کاشغر وغیرہ سے مسلمانون کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانون کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سوڈان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان مین موجود ہے اگرچہ ان مقامون مین بھی مسلمان شرع پر نہین چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہین پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہون گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہونگے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلین گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز مین کافر باقی ماندہ ملک بھی اون سے چھین لین گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام اخیر زمانہ مین سمٹ کر پھر مدینہ مین آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی سوراخ مین چلا جاتا ہے **عن** ثوبان ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ زوی لی الارض حتی رایت مشارقہا ومغاربہا واعطانی الکنزین الاحمر والابیض ثم ذکر نحو حدیث ایوب عن ابی قلابۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

عن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل ذات یوم من العالیۃ حتی اذا مر بمسجد بنی معاویۃ دخل فرکع فیہ رکعتین وصلینا معہ ودعا ربہ طویلا ثم انصرف

إِلَيْنَا فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤن جو مدینہ کے باہر ہین) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے اس مین گئے اور دو رکعتین پڑہین ہمنے بہی آپکے ساتہہ نماز پڑہی آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پہر ہمارے پاس آئے اور فرمایا مین نے اپنے رب سے تین دعائین مانگین لیکن اوس نے دو دعائین قبول کین اور ایک قبول نہ کی مین نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری اُمت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنے ساری اُمت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالی نے یہ دعا قبول کی اور مین نے یہ دعا کی کہ میری اُمت کو (یعنی ساری اُمت کو) ہلاک نہ کرے پانی مین ڈبو کر تو قبول کی اور مین نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس مین ایک دوسرے سے نہ لڑین اِسکو قبول نہین کیا **عن** سَعْدِ اللّٰهِ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آئے اور چند اصحاب کے ساتہہ پہر آپ گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر پہر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری **عن** أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَالِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي **ترجمہ** ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تہے قسم خدا کی مین سب لوگون سے زیادہ ہر فتنے کو جانتا ہون جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چہپا کر کوی بات خاص مجہہ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس مین فتنون کا بیان کیا جس مین مین بہی تہا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تہے فتنون کا تین اون سے ایسے ہین جو

قریب قریب کچھ نہ چھوڑین گے اور بعض اون مین سے گرمی کی آندھیون کیطرح ہین بعضے اون مین چھوٹے ہین بعضے بڑے ہین۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس مین جتنے لوگ تھے وے سب گذر گئے ایک مین باقی ہون (اسوجہ سے اب مجھہ سے زیادہ کوئی فتنون کا جاننے والا باقی نہین رہا) **عن** حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل الرجل الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راہ عرفہ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمین کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی اسوقت سے لیکر قیامت تک ہونیوالی مگر اس کو بیان کردیا پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میری ساتھی اوسکو جانتے ہین اور بعضی بات ہوتی ہے جسکو مین بھول گیا تھا پھر جب مین اوسکو دیکھتا ہون تو یاد آجاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا مُنہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہوجاوے پھر جب اوسکو دیکھے تو پہچان لیتا ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد بقولہ ونسیہ من نسیہ ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** وہی جو گذرا جو بھول گیا اس کے بعد کا ذکر نہین کیا **عن** حذیفۃ انہ قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ فما منہ شیء الا قد سالتہ الا انی لم اسالہ ما یخرج اھل المدینۃ من المدینۃ **ترجمہ** حذیفہ رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نرہی جسکو مین نے آپ سے نہ پوچھا ہو البتہ مین نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والون کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی زید قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا

ترجمہ ابوزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہی اور منبر پر چڑہے پھر وعظ سنائی ہمکو یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ اوترے اور نماز پڑہی پھر منبر پر چڑہے اور وعظ

سنائی ہم کو یہان تک کہ عصر کا وقت آگیا پھر اوترے اور نماز پڑہی پھر منبر پر چڑہے اور وعظ سنائی
ہم کو یہانتک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہمکو ان باتون سے جو ہو چکی تہین اور جو ہونیوالی ہین اور
سب سے زیادہ ہم مین عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ اُن باتون کو یاد رکہا ہو **عن** حذیفۃ قال
کُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی الْفِتْنَۃِ کَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّکَ لَجَرِیٌّ وَکَیْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَجَارِہٖ
یُکَفِّرُھَا الصِّیَامُ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ فَقَالَ
عُمَرُ لَیْسَ ھٰذَا اُرِیْدُ اِنَّمَا اُرِیْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَالَکَ وَلَھَا یَا
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَھَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَیُکْسَرُ الْبَابُ اَمْ یُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا
بَلْ یُکْسَرُ قَالَ ذٰلِکَ اَحْرٰی اَنْ لَّا یُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ قُلْنَا لِحُذَیْفَۃَ ھَلْ کَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ
الْبَابُ قَالَ نَعَمْ کَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدِ اللَّیْلَۃَ اِنِّیْ حَدَّثْتُہٗ حَدِیْثًا لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ
قَالَ فَھِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَ حُذَیْفَۃَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْہُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ **ترجمہ**
حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رضہ کے پاس بیٹہے تہے اُنہون نے کہا تم مین سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب مین مین نے کہا مجہ کو یاد ہے حضرت عمر رضہ نے کہا تم بڑے بہادر
ہو بہلا کہو آپ نے کیا فرمایا مین نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے
آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اوس کے گہر والون اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اُسکا کفارہ ہوجاتا
ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچہی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا حضرت عمر نے کہا مین
اس فتنے کو نہین پوچہتا مین تو اُس فتنے کو پوچہتا ہون جو موج ماریگا دریا کی موج کی طرح یعنے اسکا اثر سب
مسلمانون کو پہونچے گا مین نے کہا اے امیر المؤمنین تمہین اس فتنے سے کیا غرض ہے تمہارے اور
اوس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضہ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کہولا جاویگا
مین نے کہا نہین وہ ٹوٹ جاویگا حضرت عمر رضہ نے کہا ایسا ہے تو پہر کبہی بند نہ ہوگا کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ
گیا تو بند کیسے ہوسکتا ہے شقیق نے کہا ہم لوگون نے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رضہ کو معلوم تہا کہ یہ
دروازہ (جس سے فتنہ کی روک ہے) کون ہے حذیفہ نے کہا ہان حضرت عمر رضہ کو معلوم تہا جیسے یہ معلوم

تہا کہ کل کے دن کے بعد رات تھے اور مین نے اون سو ایک حدیث بیان کی تہی جو لغو نہ تہی شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حذیفہ سو یہ پوچہنے مین کہ وہ دروازہ کون ہی ہمنے مسروق سو کہا تم پوچہو اونہون نے حذیفہ سے پوچہا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رض کی ذات تہی **ف** اور سکا ٹوٹنا اون کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر رض شہید ہوے فتنہ کا دروازہ کہل گیا اور مسلمانون مین آپس مین رنجر بڑہنے لگا قتادہ رفعہ حضرت عثمان رض کی شہادت کی نوبت پہونچی پہر تو فتنہ سمندر کی موجون کیطرح امنڈنے لگا اور آپس مین لڑائیون کا بازار گرم ہوگیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہین ملا اون کی ذات بابرکات پشت پناہ تہی مسلمانونکی رعب تہی کافرون پر روک تہی تمام بلاؤن اور فتنون کی رضی اللہ تعالی عنہ **عن** الاعمش بہذا الاسناد نحو حدیث ابی معاویۃ وفی حدیث عیسی عن الاعمش عن شقیق قال سمعت حذیفۃ یقول **عن** حذیفۃ قال قال عمر رض من یحدثنا عن الفتنۃ واقتص الحدیث بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عن** محمد قال قال جندب جئت یوم الجرعۃ فاذا رجل جالس فقلت لتہرقن الیوم ہہنا دما فقال ذاک الرجل کلا واللہ قلت بلی واللہ قال کلا واللہ قلت بلی واللہ قال کلا واللہ انہ لحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنیہ قلت بئس الجلیس لی انت منذ الیوم تسمعنی اخالفک وقد سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تنہانی ثم قلت ما ہذا الغضب فاقبلت علیہ واسالہ فاذا الرجل حذیفۃ **ترجمہ** محمد سے روایت ہی مین یوم الجرعہ یعنے جسدن جرعہ مین فساد ہونے کو تہا جرعہ ایک مقام ہے کوفہ مین جہان کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوے تہے جب حضرت عثمان رض نے اسکو کوفے کا حاکم کرکے بہیجا تہا) کو آیا ایک شخص کو دیکہا بیٹہے ہوے ہی نے کہا آج تو یہان کئی خون ہونگے وہ شخص بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہونگے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے وہ بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہونگے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور مین نے اس باب مین ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے مجہہ سے فرمای تہی مین نے کہا تو برا ساتہی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہی مین تیرا خلاف کررہا ہون اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف حذیفہ رض کا قول

اور مجھ منع نہین کرتا **ف** یعنی پہلے ہی جب مین نے تیرے خلاف کہا تہا اگر تو یہ کہدیتا کہ مین حدیث کے روسے کہتا ہون کہ خون نہ ہونگے تو مین کاہیکو خلاف کرتا سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تہا کہ ناواقفی مین بہی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اوسے بُرا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتے ہوئے اُسکا خلاف کرتے ہین اور اپنے دل مین نادم نہین ہوتے **ف** پہر مین نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور مین اس شخص کیطرف متوجہ ہوا اور پوچہا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہین **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَھَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْہِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَۃٍ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ فرات مین ایک پہاڑ نکلیگا سونیکا لوگ اوس کے لیے لڑین گے تو ہر سیکڑے مین سے (یعنے فیصدی) ننانوے مارے جاوین گے اور ہر شخص یہ کہیگا (اپنے دل مین شاید مین بچ جاؤن (اور اس سونے کو حاصل کرون معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اُس کے پیچہے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہین پہر بہی وہ حاصل نہین ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دیوے) **عن** سُھَیْلٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ فَقَالَ اِبِیْ اِنْ رَاَیْتُہٗ فَلَا تَقْرَبَنَّہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ میرے باپ نے کہا تو اگر اُس پہاڑ کو دیکہے تو اس کے پاس مت جائیو **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فرات مین ایک خزانہ سونے کا نکلیگا جو کوئی وہان موجود ہو تو اوس مین سے کچہ نہ لیوے **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ کُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَۃً اَعْنَاقُھُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ

عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهٗ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيَذْهَبُنَّ بِهٖ كُلِّهٖ قَالَ فَيُقَاتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِيْ ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ

ترجمہ عبداللہ بن الحارث ابن نوفل سے روایت ہے مین ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا اونہون نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کے فکر مین رہین گے مین نے کہا ہان اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات مین ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو لوگ جب یہ سنین گے تو اس طرف چلین گے اور جو لوگ وہان ہون گے وہ کہین گے اگر ہم لوگون کو اس پہاڑ مین سے لینے دین تو وہ سارا پہاڑ لے جاوین گے آخر لڑین گے تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاوین گے ۔ ابو کامل نے کہا اپنی روایت مین مین اور ابی بن کعب دونون حسان کے قلعہ کے سائے مین کھڑے تھے

عن ۲۶

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمُنِعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمُنِعَتْ مِصْرُ اَرْدَبَهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنی مدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنی اردب کو روکے گا اور ہوجاوگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاوگے تم جیسے آگے تھے تم اور ہوجاوگے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہ رض نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہ کا گوشت اور خون (یعنے اس مین کچھ شک نہین) **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس مین اناج کو ناپتے ہین اور اردب ۴ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکون کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نکرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خود سر تھے ویسے ہی ہوجاوینگے نووی نے کہا حدیث کا معنے یہ ہے کہ ان ملکون کے لوگ مسلمان ہوجاوین گے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہوجاوے گا یاجوج اور روم اخیر زمانے مین ان ملکون پر غالب ہوجاوین گے اور مسلمانون کی حکومت وہان سے جاتی رہے گی اور بعضون نے کہا وہ مرتد ہوجاوین گے تو زکوۃ نہ دین گے اور بعضون نے کہا وہان کے کافر جزیہ دیتے تھے

قوی ہوکر جزیہ نہ دین گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہوجاؤ گے جیسے تھے یعنے پہر اسلام غریب ہوجاویگا اور سمٹ کر مدینہ مین آجاویگا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ہم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اہلیکم فیخرجون وذالک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی بن مریم علیہ السلام فامہم فاذا راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اترے گا (یہ دونون مقام شام مین ہین حلب کے قریب) پہر مدینہ مین ایک لشکر نکلیگا اون کیطرف جو اون دنون تمام زمین والون مین بہتر ہوگا جب صف باندہین گے دونون لشکر تو نصاری کہینگے تم الگ ہوجاؤ ہم اون لوگون سے (یعنے اون مسلمانون سے) جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم اون سے لڑینگے مسلمان کہینگے نہین قسم خدا کی ہم کبہی اپنے بہائیون سے الگ نہ ہونگے **ف** ہمیشہ نصاری کی یہی چال ہے کہ مسلمانون مین پہوٹ ڈالکر اپنا مطلب نکال لیتے ہین پہر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہین جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اوس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بہی دباکر اپنا مطیع کر لیتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم اے ایمان والو مت بناؤ یہود اور نصاری کو اپنا دوست اور جو کوئی تم مین سے اونکی دوستی کرے وہ انہی مین سے ہے پہر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتہہ چہوڑکر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ

مسلمان نہ عقل پر چلتے ہین نہ الہ کی کتاب پر اون کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافرون کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہین آتے ف پھر لڑائی ہو گی تو مسلمانون کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلیگا اون کی توبہ کبھی الہ تعالی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہو گی وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑین گے پھر وے قسطنطنیہ (اسلامبول) کو فتح کرینگے جو نصاری کے قبضہ مین آگیا ہو گا ابتک یہ شہر مسلمانونکے قبضہ مین ہی تھا وہ لوٹ کی مالونکو بانٹ رہے ہونگے اور اپنی تلوارون کو زیتون کے درختون مین ٹانگ دیا ہو گا اتنے مین شیطان آواز کرے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہاری بال بچون مین آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہو گی جب شام کے ملک مین پہونچین گے تب دجال نکلیگا سو جسوقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفین باندہتے ہون گے نماز کی طیاری ہو گی اوسیوقت حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام اترین گے اور مسلمانون کی امام بنکر نماز پڑہاوین گے پھر جب الہ کا دشمن دجال حضرت عیسی ع کو دیکھیگا تو اس طرح اوڑسی گہل جاویگا جیسے نمک پانی مین گہلجاتا ہے اور جو عیسے ع اوسکو یون ہی چہوڑ دے تب بہی وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن الہ تعالی اوسکو قتل کرے گا حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتہون پر اور اسکا خون لوگون کو دکہلاوے گا عیسے علیہ السلام کے برچھی مین ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کی قریب نصاری شہر قسطنطنیہ کو لے لین گے ابہی تک یہ بات نہین ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہین اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ اَنَّهٗ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَالِكَ اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَّاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَّاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَّخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَّيَتِيْمٍ وَّضَعِيْفٍ وَّخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَّاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ **ترجمہ** مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص کے روبرو کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت اسوقت قائم ہو گی جب نصاری سب لوگون سے زیادہ ہونگے (یعنے ہندو اور مسلمانون سے) عمرو نے کہا دیکہہ تو کیا کہتا ہے مستورد نے کہا مین تو وہی

کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ نصاریٰ
مین چار خصلتین ہین وہ مصیبت کیوقت نہایت بردبار ہین اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے
ہین اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہین اور بہتر ہین سب لوگون مین مسکین یتیم اور ضعیف کے
لیے اور ایک پانچوین خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگون سے وہ بادشاہون کے ظلم کو روکتے ہین
ف اور اون کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہین کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہین انہی خصلتون
کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور ان کی تعداد دنیا مین روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ اب بھی مسلمانون
سے اور مشرکون سے تعداد مین زیادہ ہین اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جاوین گے اب دنیا مین تین
مذہب والے قابل اعتبار ہین مسلمان نصاریٰ مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہین نہ اون
کی کوئی حکومت ہے **عن** المستورد القرشی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول تقوم
الساعۃ والروم اکثر الناس قال فبلغ ذلک عمرو بن العاص فقال ما ھذہ الاحادیث
التی تذکر عنک انک تقولھا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ المستورد
قلت الذی سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمرو لئن قلت ذاک انھم
لاحلم الناس عند فتنۃ واصبر الناس عند مصیبۃ وخیر الناس لمساکینھم وضعفائھم
ترجمہ مستورد سے روایت ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت اسوقت
قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگون سے زیادہ ہون گے یہ خبر عمرو بن عاص کو پہونچی اوس نے مستورد سے
کہا یہ کیسی حدیثین ہین جنکو لوگ کہتے ہین تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو مستورد نے
کہا مین تو وہی کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا
ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگون سے زیادہ بردبار ہین مصیبت کے وقت اور سب لوگون سے زیادہ
مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہین اور بہتر ہین لوگون مین اپنے ضعیفون اور مسکینون کے لیے
ف جب نصاریٰ مین یہ صفات ہون تو مسلمانون مین اون سے زیادہ صفات ہونے چاہئین اس
لیے کہ مسلمان دین حقیر ہین اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہین - اس حدیث سے مسلمانون کو سبق
لینا چاہیے اور غریب اور یتیم اور مسکینون کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کیوقت صبر اور تشکر اور
استقلال لازم ہے **عن** یسیر بن جابر قال ھاجت ریح حمراء بالکوفۃ فجاء رجل

لَيْسَ لَكُمْ بِهَجِيرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيُقَاتِلُونَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيُقَاتِلُونَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيُقَاتِلُونَ حَتّٰى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيُقْتَلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجُثَثِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادَّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقْتَسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِأَبْأَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ

ترجمہ یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا ای عبداللہ بن مسعود قیامت آئی یہ سن کر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے انہوں نے کہا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترکہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹیگا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کیطرف اور کہا دشمن (نصاریٰ) جمع ہونگے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بھی اون سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں اونہوں نے کہا ہاں اور

اوسوقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجینگے جو مرنے کے لیے آگے بڑہیگا اور نہ لوٹیگا بغیر غلبہ کے (یعنے اس قصد سے جاویگا کہ یا تو مرجاوینگے یا فتح کرکر آوینگے پہر دونون فرقے لڑینگے یہانتک کہ رات ہوجاویگی اور دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑہا تہا وہ بالکل فنا ہوجاویگا (یعنے سب لوگ اوس کے قتل ہوجاوینگے) دوسرے دن پہر مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے جو مرنیکے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاویگا اور لڑائی رہیگی یہانتک کہ رات ہوجاویگی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی اور کسیکو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑہا تہا وہ فنا ہوجاویگا پہر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہوجاوے گا جب چوتہا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہون گے وہ سب اگے بڑہینگے اوسدن اللہ تعالی کافرون کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکہیگا یا ویسی لڑائی کسیسے نہین دیکہی یہانتک کہ پرندہ اون کے اوپر یا اون کے بدن پر اوڑیگا پہر آگے نہین بڑہیگا کہ وہ مردہ ہوکر گرینگے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہون گے کہ چڑیا کے اوڑنے سے ہی جلد لوگ مرجاوینگے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے گولون اور گولیون کی بوچہاڑ ہوگی **ف** ایک جدی لوگ جو گنتی مین سو ہون گے اون مین سے ایک شخص بچے گا (یعنے فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاوینگے اور ایک رہجاوے گا) ایسی حالت مین کون سی لوٹ سے خوشی ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاوے گا پہر مسلمان اسی حالت مین ہون گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنینگے ایک پکارنے والا اون کو آوے گی کہ دجال اون کے پیچہے اون کے بال بچون مین آگیا یہ سنتے ہی جو کچہ اون کے ہاتہون مین ہوگا اوسکو چہوڑکر روانہ ہونگے اور دس سوارون کو طلاوے کے طور پر روانہ کرینگے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اون سوارون کے اور اون کے باپون کے نام جانتا ہون اور اون کے گہوڑون کے رنگ جانتا ہون وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہون گے اوسدن یا بہتر سوارون مین سے ہون گے اوسدن **عن** یسیر بن جابر قال کنت عند ابن مسعود فحدث یعنی حمد اللہ وساق الحدیث بنحوہ وحدیث ابن علیۃ اتم واشبع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن

جَابِرٍ قَالَ كُنَّا فِي بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْبَيْتُ مَلَآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَآءُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے گھر مین تہے اور گھر بھرا ہوا تہا اتنے مین لال ہوا چلی کوفہ مین پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِيْ نَفْسِيْ اِئْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَّعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِيْ يَدِيْ قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ

ترجمہ نافع بن عتبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک جہاد مین تو آپ کے پاس کچہ لوگ مغرب کیطرف سے آئے جو بالون کے کپڑے پہنے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ایک ٹیلے کے پاس وہ لوگ کہڑے تہے اور آپ بیٹہے تہے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور اون لوگون کے اور آپ کے بیچ مین کہڑا رہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالین پہر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچہ باتین اون سے کرتے ہون (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گذرے) پہر مین گیا اور اون لوگون کے اور آپ کے بیچ مین کہڑا ہو گیا مین نے اسوقت آپ سے چار باتین یاد کین جنکو آپ نے میری ہاتہہ پر گنا آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ مین (کافرون سے) جہاد کروگے اللہ اوسکو فتح کر دیگا پہر فارس سے جہاد کروگے اللہ تعالی اوسکو بہی فتح کر دیگا پہر نصاری سے لڑوگے روم والون سے اللہ تعالی روم کو بہی فتح کر دیگا پہر دجال سے لڑوگے اللہ تعالی اوسکو بہی فتح کر دے گا (یہ حدیث آپکا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا اے جابر بن سمرہ ہم سمجہتے ہین دجال اوس کے بعد نکلیگا جب روم کا ملک فتح ہو جاوے گا **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَثَلٰثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ اٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلَى مَحْشَرِهِمْ **ترجمہ** حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم باتین کر رہے تھے آپنے فرمایا تم کیا باتین کرتے تھے ہمنے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا قیامت نہین قائم ہوگی جب دس نشانیان اس سے پہلے نہین دیکھہ لوگے پھر ذکر کیا دھوئین کا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے اُس شخص کی تایید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئین سے وہ دھوان ہے جس سے کافرون کا دم رُک جاویگا اور مسلمانون کو زکام کی سی حالت ہوجاویگی اور یہ دھوان ابھی ظاہر نہین ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اسکا بیان گزرا اور ابن مسعود کا انکار بھی گذرا اونہون نے کہا یہ دھوان وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور اون کے بیچ مین دھوان سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علمانے ابن مسعود سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اسکے خلاف ہین ہین حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھوان زمین مین چالیس دن تک رہیگا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئین ہون انتہے **ق** اور دجال کا اور زمین کے جانور کا **ف** یہ وہ جانور ہے جسکا بیان اس آیت کریمہ مین ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اوس مین سے نکلیگا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی حبشہ ہے جسکا ذکر دجال کی حدیث مین ہے (نووی) تحفۃ الاخیار مین ہے کہ مکے مین زمین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھہ گز لمبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھہ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھہ جیسے بلی کی اور دُم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھہ پاؤن جیسے اونٹ کے اوس کے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھہ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہین **ق** اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے اور حضرت عیسیٰ کے اترنے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہہ خسف ہونا یعنے زمین دھنسنا ایک مشرق مین دوسرے مغرب مین تیسرے جزیرہ عرب مین اور ان سب نشانیون کے بعد ایک انگار پیدا ہوگی جو لوگون کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کیطرف لیجاوے گی (محشر شام کی زمین ہے) **عن** اَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ
لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ
تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ
عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا
فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ

ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے اور
ہم نیچے بیٹھے تھے آپ نے ہمکو جہانکا اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہمنے عرض کیا قیامت کا ذکر
کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہونگی ایک خسف (زمین کا
دھنسنا) مشرق میں دوسری خسف مغرب میں تیسری خسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھوان پانچویں
دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے نویں ایک آگ
جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لیجاوے گی اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر
نہیں ہے دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسی علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں
ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈالدے گی **عَنْ** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ
شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي
رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ
نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے
کہ وہ انگارا لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وے اور تڑپیں گے انگارا بھی اور تڑپے گی اور جب وہ دو
پہر کو سو رہیں گے تو انگارا بھی ٹھہر جاوے گی **عَنْ** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا تَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنَّى
حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ
عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ الْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ

ولم یرفعہ عبد العزیز ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کردیگی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اوسکی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچیگی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے) ف قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگون کو لیجاویگی اور شاید یہ دو آگ ہون یا اوس کی ابتدا یمن سے ہو اور قوت اوسکی حجاز مین نووی نے کہا حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانے مین نکلی ۶۵۴ھ مین اور بہت بڑی آگ تہی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پری اور اسکی خبر مجھے اون لوگون نے دی جو اسوقت مدینہ مین تھے۔ تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایکطرف زمین پھٹ گئی اس مین سے سرخ بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوگ اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سیکڑون کوس تک اوس کی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کو یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (تحفۃ الاخیار) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ المساکن اھاب او یھاب قال زھیر قلت لسھیل وکم ذلک من المدینۃ قال کذا وکذا میلا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جاوینگے زہیر نے کہا مین نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے اونہون نے کہا اتنے میل پر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مستقبل المشرق یقول الا ان الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا منہ پورب کیطرف تھا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو فتنہ یہان ہے جہان سے شیطان کا قرن نکلتا ہے (پورب کیطرف ربیعہ اور مضر کی قومین بستی تھین یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے شیطان کے قرن سے مراد اوسکی دو نو

زلفین یا دونون سینگ مین سے واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اوسپر رکھدیتا ہے تاکہ سجدہ کرنیوالون کا سجدہ اسکو واقع ہو **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محطیہ نہین ہے کہ پانی نہ برسے محطیہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اوگے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام عند باب حفصۃ فقال بیدہ نحو المشرق الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان قالھا مرتین او ثلاثا وقال عبید اللہ بن سعید فی روایتہ قام رسول اللہ عند باب عائشۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین حفصہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد ادھر ہے جہان سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دو بار فرمایا یا تین بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت مین ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازے پر کھڑے تھے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو مستقبل المشرق ھا ان الفتنۃ ھھنا ھا ان الفتنۃ ھھنا ھا ان الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت عائشۃ فقال راس الکفر من ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر ہے جہان سے شیطان کا سر نکلتا ہے **عن** ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ نحو المشرق ویقول ھا ان الفتنۃ ھھنا ھا ان الفتنۃ ھھنا ثلاثا حیث یطلع قرن الشیطان یعنی المشرق **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن عبد اللہ بن عمر یقول یا اھل العراق ما اسئلکم عن الصغیرۃ واراکبکم للکبیرۃ سمعت ابی عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الفتنۃ تجی من ھھنا واومی بیدہ نحو المشرق من حیث یطلع قرن الشیطان وانتم یضرب بعضکم

رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَى الَّذِیْ قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَاَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِهٖ عَنْ سَالِمٍ لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ سَالِمًا **ترجمہ** سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اوسکو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو میں نے سُنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادہر سے آویگا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کیطرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا اوسپر اللہ تعالےٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہمنے تجھکو نجات دی غم سے اور تجھکو آزمایا جیسا آزمایا تھا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهٗ دَوْسٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ بِتَبَالَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ دوس کے عورتوں کے سُرین ہلینگے ذی الخلصہ کے گرد یعنے وہ طواف کرینگی اوسکا ذی الخلصہ ایک بت تھا جسکو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے **ف** معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر شرک ہوجاوینگے دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگینگے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهٗ سَیَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ رِیْحًا طَیِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰى مَنْ لَا خَیْرَ فِیْهِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِیْنِ اٰبَائِهِمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہونگے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جاوینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو سمجھتی تھی جب اللہ

تعالی نے یہ آیت اوتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اوسکو غالب کرے سب دینون پر اگرچہ برا مانین مشرک لوگ ۔ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا مین غالب نہ ہیگا آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالی کو منظور ہے پھر اللہ تعالی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کیوجہ سے ہر مومن مرجاویگا یہانتک کہ ہر وہ شخص جس کے دل مین دانے برابر بھی ایمان ہوگا مرجاوے گا اور وہ لوگ رہجاوین گے جنمین بھلائی نہین ہے پھر وے لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جاوین گے **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَنَحْوِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گذریگا اور کہیگا کاش مین اس کی جگہہ قبر مین ہوتا **ف** تو ان خرابیون اور فتنون مین نہ پڑتا ایسے فساد اور خرابیان اور بیدینیان قیامت کے قریب ہونگی کہ مومن زندگی سے بیزار ہوجاویگا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ ھٰذَا الْقَبْرِ وَلَیْسَ بِہِ الدِّیْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھہ کو اس ذات کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہانتک کہ آدمی قبر پر گذرے گا پھر اوسپر لیٹیگا اور کہیگا کاش مین اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھہ اوسکے دین مگر بلا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا یَدْرِی الْمَقْتُوْلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جانیگا اُس نے قتل کیون کیا اور مقتول نہ جانیگا کہ وہ کیون قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دھندہ اور فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جاوین گے) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہان تک کہ لوگون پر ایک دن آویگا کہ مارنیوالا نہ جانے گا اوس نے کیون مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانیگا کیون مارا گیا لوگون نے کہا یہ کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کشت وخون ہوگا قاتل اور مقتول دونون جہنمی ہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو خراب کریگا ایک شخص حبش کا چوٹی چھوٹی پنڈلیون والا مراد ابی سفیا کے کافرمین جو نصاری مین یا وسط حبش کے بت پرست اخیر زمانہ مین اون کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اوٹھ جاوین گے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلیگا جو لوگون کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہون گے یہانتک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جسکا جہجاہ کہین گے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے منہ ڈھالون جیسے ہون گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے جوتے بالون کے ہون گے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے منہ ایسے ہون گے جیسے ڈھالین تہ بتہ جمی ہوئین (یعنے موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہین جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والی ہین یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان اون سے لڑے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُكُمْ اُمَّةٌ یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم سے لڑین گے وہ لوگ جن کے جوتے بالون کے ہون گے اور اون کے منہ تہ بتہ ڈھالون کیطرح **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے جوتے بالون کے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کی آنکھین چھوٹی ناکین موٹی اور چپٹی ہونگی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ یَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَیَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان ترکون سے لڑین گے جن کے وجوہ سپر کیطرح تہ بتہ ہونگے اونکا لباس بالون کا ہوگا اور روے چلین گے بالون مین (یعنے جوتے بھی بالون کے ہون گے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسی لوگون سے لڑوگے جن کے جوتے بالون کے ہون گے اون کے مونہہ گویا ڈھالین ہین تہ بتہ چہرے اون کے سرخ ہین انکھین چھوٹی ہین **عن** ابی نضرۃ قال کنا عند جابر بن عبد اللہ فقال یوشک اھل العراق ان لا یجبی الیھم قفیز ولا درھم قلنا من این ذاک قال من قبل العجم یمنعون ذاک ثم قال یوشک اھل الشام ان لا یجبی الیھم دینار ولا مدی قلنا من این ذاک قال من قبل الروم ثم سکت ھنیئۃ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا قال قلت لابی نضرۃ وابی العلاء اتریان انہ عمر بن عبد العزیز فقالا لا **ترجمہ** ابو نضرہ سے روایت ہے ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس تھے اونہون نے کہا قریب ہے کہ عراق والون پاس قفیز اور درم نہ آوے ہمنے کہا کس سبب سے اونہون نے کہا عجم کے لوگ اوسکو روک لین گے پہر کہا قریب ہے کہ شام والون پاس دینار اور مدی نہ آوے ہمنے کہا کس سبب سے اونہون نے کہا روم والے لوگ روک لین گے پہر تہوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اخیر امت مین ایک خلیفہ ہوگا جو لب بہر بہر کر مال دیگا یعنے روپیہ اور اشرفیان لوگون کو اور اوسکو شمار نہ کرے گا رجریری نے کہا مین نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچہا کیا تم سمجہتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز ہے اونہون نے کہا نہین (یہ امام مہدی ہین جو امت کے اخیر زمانے مین پیدا ہونگے عمر بن عبد العزیز تو اوائل مین تہے) **عن** الجریری بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلفائکم خلیفۃ یحثو المال حثیا ولا یعدہ عدا وفی روایۃ ابن حجر یحثی المال **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفون مین سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لب بہر بہر کر دیگا اوسکو گنے گا نہین **عن** ابی سعید وجابر بن عبد اللہ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ **ترجمہ** ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے مین ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری قال اخبرنی من ھو خیر منی

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ جَعَلَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ یَمْسَحُ رَأْسَہٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ فِئَۃٌ بَاغِیَۃٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر رضہ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے اونکا سر پونچھنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیہ کے بیٹے تجھپر بڑی مصیبت ہوگی تجھہ کو باغی گروہ قتل کرے گا **ف** عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار حضرت علی کے ساتھہ تھے صفین کی لڑائی مین اور اُسی لڑائی مین شہید ہوئے احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضہ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ کا گروہ خاطی اور باغی تھا **عَنْ** اَبِیْ مَسْلَمَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ فِیْ حَدِیْثِ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ اَبُوْ قَتَادَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرَاہُ یَعْنِیْ اَبَا قَتَادَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ خَالِدٍ وَیَقُوْلُ وَیْسَ اَکِیْ یَا وَلِیْسَ بْنَ سُمَیَّۃَ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گزری اس مین یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے ویس کے معنی خرابی اور مصیبت **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھکو قتل کرے گا ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پھر جاوے) **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ **ترجمہ** قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُھْلِکُ اُمَّتِیْ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ قُرَیْشٍ قَالُوْا فَمَتَی تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْھُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کرے گا لوگون کو یہ خاندان قریش مین سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا حکم ہوتا ہے آپنے فرمایا اگر لوگ اون سے الگ رہین تو بہتر ہے **ف** اور اون کا ساتھہ نہ دین پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی اُمیہ کے شریک ہوئے اور اُنہون نے وہ وہ ظلم کیے کہ خدا کی پناہ امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا سیکڑون صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھہ سے مدینہ مین شہید ہوئے معاذ اللہ **عَنْ** شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنَاہُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَاتَ

كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مرگیا اب اوس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مرجاوے گا (روم کا بادشاہ) تو اوس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کرلین گے) قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے تم اون دونو کے خزانے خدا کی راہ مین خرچ کروگے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ سواء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَشُكَّ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانون کی یا مومنون کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل مین ہے (قتیبہ کی روایت مین مسلمانون کی ہے بلا شک) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْا الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْا الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب

جنگلی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ ہمنے سنا ہے (یعنے قسطنطنیہ ہو) آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑین گے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوین گے تو اوترپڑین گے سو ہتیار سے نہ لڑین گے اور نہ تیر مارین گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اوس کی ایکطرف جو دریا مین ہے گر پڑے گی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اوس کی دوسری طرف گر پڑے گی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو شہر طرف سے کھلجاویگا سو اوس شہر مین گھس پڑین گے اور لوٹین گے جب لوٹ کا مال بانٹ رہے ہون گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آوے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دین گے اور دجال کیطرف پلٹین گے **ف** اس روایت مین بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمعیل مین اور معروف یہی ہے کہ بنی اسمعیل مین سے یہ لوگ ہون گے۔ اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون تمہار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گذری کہ وہان بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی **عن** نور بن زید الدیلی فی ھذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتقاتلن الیھود فلتقتلنھم حتی یقول الحجر یا مسلم ھذا یھودی فتعال فاقتلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑوگے یہود سے اور مارو گے اون کو یہانتک کہ پتھر پوکیگا اے مسلمان یہ یہودی ہے آ اور اسکو مار ڈال (یہ قیامت کے قریب ہوگا) **عن** عبید اللہ بھذا الاسناد وقال فی حدیثہ ھذا یھودی ورائی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پتھر کہیگا یہ میری آڑ مین ایک یہودی ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقتتلون انتم ویھود حتی یقول الحجر یا مسلم ھذا یھودی ورائی تعال فاقتلہ **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلکم الیھود فتسلطون علیھم حتی یقول الحجر یا مسلم ھذا یھودی ورائی فاقتلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہودی تم سے لڑین گے پھر تم اونپر غالب ہوگے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیھود فیقتلھم المسلمون حتی یختبی

الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان یہود سے لڑینگے پر مسلمان انکو قتل کرینگے یہان تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ مین چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولیگا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اسکو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کیطرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہونگے ابوالاحوص کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مین نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولے ہان **عَنْ** سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا جابر نے کہا اون سے بچو ایسا نہ ہو اون جھوٹون کے فریب مین آجاؤ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہونگے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہیگا مین اللہ کا رسول ہون **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يُبْعَثَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ ابن صیاد کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم ان یکن الذی تری فلن تستطیع قتلہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچون پر سے گذرے اون مین ابن صیاد تھا سب لڑکے (آپ کو دیکھکر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو گمان تھا کہ یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپنے فرمایا تیرے ہاتھون کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون وہ بولا نہین بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑیے مین اسکو قتل کرون آپنے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اسکو نہ مار سکیگا (اور جو دجال نہین ہے تو اسکے مارنے سے کیا فائدہ) **عن** عبداللہ قال کنا نمشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمررنا بابن صیاد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خبأت لک خبیئا فقال دخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسأ فلن تعدو قدرک فقال عمر یا رسول اللہ دعنی فاضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان یکن الذی تخاف لن تستطیع قتلہ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ابن صیاد ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے دل مین تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے (آپنے اس آیت کا تصور کیا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل مین (یعنی دھوان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکیگا (یعنے شیطان اور جن کاہنون کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہین کہ ساری جملہ مین سے ایک آدھ لفظ وہ بھی اولٹ پلٹ کر بتا دیتے ہین جیسے تونے پوری آیت مین سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبرون کے انکو اللہ تعالی پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑیے مین اوس کی گردن ماردون آپنے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنے دجال ہے) تو تو اسکو مار نہ سکیگا **ف** نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صائد اوسکا نام صاف ہے علماء نے کہا کہ اسکا قصہ مشکل ہے اور اسکا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ ابن صیاد دجالون سے ایک دجال تھا علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب مین آپ پر وحی نہین آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہین ہے آپ کو دجال کی

صفتین وحی سے معلوم ہوئی تہین اور ابن صیاد مین بعض صفتین موجود تہین اسوجہ سے آپ کو گمان تہا یقین
نہ تہا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اوسکو قتل نہ کیا حالانکہ اوس نے نبوت کا دعوی کیا اسوجہ سے کہ وہ
نابالغ تہا یا اُس زمانہ مین یہودیون سے صلح تہی اور وہ بہی یہود مین سے تہا پہر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہا ہے
مرا ابوداؤد مین ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہوگیا اور جابر قسم کہاتے تہے کہ وہ دجال ہے
اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ نے منع نہ کیا واللہ اعلم **عَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ
فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْہَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ تَشْہَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ مَاتَرٰی
قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی
الْبَحْرِ وَمَاتَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَیْہِ دَعُوْہُ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ملے مدینہ کی بعض راہون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا
کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ کا رسول ہون ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات
کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون آپنے فرمایا مین ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتون پر اور اسکی
کتابون پر پہلا تجہ کو کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا مین ایک تخت دیکہتا ہون پانی پر آپنے فرمایا وہ
تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکہتا ہے وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہین اور ایک جہوٹا یا
دو جہوٹے اور ایک سچا آپ نے فرمایا چہوڑ دو اسکو اوسکو شک ہے اپنے باب مین (کہ وہ سچا ہے یا نہین)
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقِیَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَیَّادٍ
وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَیَّادٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الْجُرَیْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو کرز
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ
فَقَالَ لِیْ مَا قَدْ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَوَلَیْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُّ

بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِيْ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے مین ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کہتے ہین مین دجال ہون کیا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ مین نہ آوے گا مین نے کہا ہان سنا ہے ابن صیاد بولا مین تو مدینہ مین پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہون ابوسعید نے کہا پھر اخیر مین ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین جانتا ہون دجال کہان پیدا ہوا اور اب وہ کہان ہے ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ مین ڈالدیا (اخیر کی بات کہکر کیونکہ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اسکا مقام کیونکر اوسکو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی دلیلین کہ اوسکی اولاد ہے اور وہ مدینہ مین پیدا ہوا مکہ مین جاتا ہے کچھ کافی نہین کیونکہ یہ صفات دجال کے اسوقت آپنے بتلائین ہین جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا مین نکلیگا نہ پیشتر کی) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا اَعْذَرُ النَّاسِ مَالِيْ وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يَهُوْدِيٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَ فِيْ قَوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ وَقِيْلَ لَهٗ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اوس کے برا کہنے مین) وہ کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور مین تو مسلمان ہون اور آپنے فرمایا کہ دجال کی اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور مین نے تو حج کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا مین اوسکو سچا سمجھون اور اوسکی بات میرے دل مین کھب جاوے پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ دجال اب کہان ہے اور اوس کے باپ اور مان کو بھی پہچانتا

۳ یعنی لوگون کے سامنے غذر کیا اور کہنے لگا

ہون لوگون نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہووے بولا اگر مجھکو دجال بنایا جاوے
تو مین نا پسند کرون **عن** ابی سعید الخدری قال خرجنا حجاجا او عمارا ومعنا ابن صائد
فنزلنا منزلا فتفرق الناس وبقیت انا وھو فاستوحشت منہ وحشۃ شدیدۃ مما یقال
علیہ قال وجاء بمتاعہ فوضعہ مع متاعی فقلت ان الحر شدید فلو وضعتہ تحت تلک
الشجرۃ قال ففعل قال فرفعت لنا غنم فانطلق فجاء بعس فقال اشرب یا ابا سعید فقلت
ان الحر شدید واللبن حار ما بی الا انی اکرہ ان اشرب عن یدہ او قال اخذ عن
یدہ فقال یا ابا سعید لقد ھممت ان اخذ حبلا فاعلقہ بشجرۃ ثم اختنق مما یقول
الی الناس یا ابا سعید من خفی علیہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خفی علیکم
معشر الانصار الست من اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس قد
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو عقیم لا یولد لہ وقد ترکت ولدی بالمدینۃ
اولیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل المدینۃ ولا مکۃ وقد اقبلت
من المدینۃ وانا ارید مکۃ قال ابو سعید حتی کدت ان اعذرہ ثم قال اما
واللہ انی لاعرفہ واعرف مولدہ واین ھو الان قال قلت لہ تبا لک سائر الیوم

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرے کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صاید تھا ایک منزل
مین ہم اوترے لوگ ادہر اودہر چلے گئے اور مین اور ابن صاید دونون رہ گئے مجھے اس سے سخت وحشت
ہوئی اسوجہ سے کہ لوگ اوس کے باب مین جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صائد اپنا اسباب لیکر آیا اور
میرے اسباب کے ساتھ رکھدیا مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی مین نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب
اوس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے اوس نے ایسا ہی کیا پھر بکریان دیکھکر کہنے لگا ابن صائد گیا اور دودھ
لیکر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی مین نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ
نہ تھی کہ مین دودھ نہ پیون صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اوس کے ہاتھ سے پینا ابن صاید نے کہا اے
ابو سعید مین نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لون اور درخت مین لٹکا کر اپنے تئین پھانسی دیدون ان
باتون کی وجہ سے جو لوگ میرے حق مین کہتے ہین اے ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگون سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگون سے زیادہ

ھو عقیم لا یولد لہ وقد ترکت ولدی بالمدینۃ اولیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہین جانتے کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال کافر ہوگا مین تو مسلمان ہون کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ مین موجود ہے کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ مین نہ جاویگا اور مین مدینہ سے آرہا ہون اور مکہ کو جارہا ہون ابوسعید نے کہا (اُس نے ایسی باتین کین کہ) مین قریب تہا کہ اُسکا طرفدار بن جاؤن (اور لوگون کا کہنا اُس کے باب مین غلط سمجھون) پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُس کے پیدائش کا مقام جانتا ہون اور یہ بہی جانتا ہون کہ اب وہ کہان ہے مین نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے ساری دن (یعنی ہمیشہ) تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہوگیا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک ہے سفید مشک کیطرح خوشبودار اے ابوالقاسم آپنے فرمایا سچ کہا تو نے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ **ترجمہ** ابوسعید رضہ سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے آپنے فرمایا باریک سفید خالص مشک کیطرح خوشبودار **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** محمد بن منکدر سے روایت ہے مین نے جابر بن عبداللہ کو دیکہا قسم کہاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے مین نے کہا تم اللہ کی قسم کہاتے ہو انہون نے کہا مین نے حضرت عمر کو دیکہا وہ قسم کہاتے تہے اس امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے اُسکا انکار نہ کیا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مُغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ

فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ
اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَفَضَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ
لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَکَ خَبِیْئًا فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اخْسَ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ
فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْہُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْہُ
فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ
ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِلَی النَّخْلِ الَّتِیْ فِیْهَا ابْنُ صَیَّادٍ
حَتّٰی اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ یَخْتِلُ
اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ ابْنُ صَیَّادٍ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشٍ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَّہٗ فِیْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ یَا صَافُ وَهُوَ
اِسْمُ ابْنِ صَیَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْہُ
بَیَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی
عَلَی اللّٰہِ بِمَا هُوَ اَهْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ
اَنْذَرَ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَہٗ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنْ اَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَّمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِّقَوْمِہٖ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَیْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِیْ عُمَرُ
ابْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ حَدَّثَ النَّاسَ الدَّجَّالَ اِنَّہٗ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ
عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَؤُہٗ مَنْ کَرِهَ عَمَلَہٗ اَوْ یَقْرَؤُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ لَنْ یَّرٰی
اَحَدٌ مِّنْکُمْ رَبَّہٗ حَتّٰی یَمُوْتَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اوسکو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ

کے قلعہ کے پاس اون دنون ابن صیاد جوان کے قریب تہا اوسکو خبر نہ ہوئی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس کی پیٹہ پر اپنا ہاتہہ مارا پہر آپنے اُس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ
تعالی کا رسول ہون ابن صیاد نے آپ کیطرف دیکہا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو اُمّی
لوگون کے (اُمّی کہتے ہین ان پڑہے اور بے تعلیم کو) پہر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات
کا کچہ جواب نہ دیا یا اُس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہوگئے اوسکے اسلام سے
اور ایک روایت مین فرقصہ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپنے اُسکو لات سے مارا) اور فرمایا مین ایمان لایا
اللہ پر اور اسکے رسولون پر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تجھے کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا
میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبہی جہوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہوگیا (یعنے مخلوط
حق و باطل دونون سے) پہر آپنے فرمایا مین نے تجہ سے پوچہنے کے لیے ایک بات دل مین چہپائی ہے
ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (دخ بمعنے دخان یعنے دہوئین کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ذلیل ہو تو اپنے قدر سے کہان بڑہ سکتا ہے حضرت عمر نے کہا مجہے چہوڑ دیجیے یا رسول اللہ مین
اس کی گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اسکو
مار نہ سکیگا اور جو وہ نہین ہے تو تجہے اُسکا مارنا بہتر نہین سالم بن عبد اللہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عمر سے سُنا اوس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اوس باغ مین گئے جہان ابن صیاد
رہتا تہا جب آپ باغ مین گہسے تو کہجور کے درختون کی آڑ مین چہپنے لگے آپکا مطلب تہا کہ ابن صیاد
کو دہوکا دین اور اُس کے کچہ باتین سُنین اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکہا وہ لیٹا ہوا تہا ایک بچہونے پر ایک کمل اوڑہے ہوئے کچہ گنگنا رہا
تہا اوس کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ لیا اور آپ چہپ رہے تہے کہجور کے درختون
کی آڑ مین اوس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تہا ابن صیاد کا یہ محمد آن پہنچے
یہ سنتے ہی ابن صیاد اوٹہہ کہڑا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تو اسکو ایسا ہی رہنے
دیتی (تو ہم اوس کی باتین سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر
نے کہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی جیسی اُسکے

لایق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا مین تمکو اس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جس نے اپنی قوم
کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہانتک کہ حضرت نوح نے بھی (جنکا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنے قوم کو ڈرایا اس سے لیکن
مین تم کو ایسی بات تبلائی دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین تبلائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا
اللہ برکت والا بلند کانا نہین ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن
شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اوس کے دونو
آنکھون کے بیچ مین کافر لکھا ہوگا (یعنے حقیقۃ ک اور ف اور ر یہ حروف لکھے ہون گے یا اوس کے چہرے
سے کفر اور شرارت نمایان ہوگی) جسکو پڑھ لیگا وہ شخص جو اوس کے کامون کو برا جانے گا یا اوس کو ہر ایک
مومن پڑھ لیگا اور آپنے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہین دیکھیگا جبتک مر نہ لیگا۔

ف مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت مین اللہ تعالی کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب
ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہین تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا
اور اس مضمون کی حدیثین کتاب الایمان مین گذر چکین اور دنیا مین خدا کا دیدار محال نہین ہے اہل حق
کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہین اسیطرح اختلاف ہے اس مین
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اللہ تعالے کو دیکھا یا نہین انتہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ
قَالَ قَالَ اَبُوْ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهُ تُبَيِّنْ اَمْرَهُ **ترجمہ** وہی جو گزرا
اس مین بنی مغالہ کی بجاے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اوسکی ماں اوسکو
اپنے کام مین چھوڑ دیتی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ
فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُغَالَةَ وَ
هُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ
فِيْ اِنْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهٗ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ مین تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہوگئی ابن عمر ام المومنین حفصہ کے پاس گئے اونکو یہ خبر پہونچ چکی تہی اونہون نے کہا اللہ تعالے تجھہ پر رحم کرے تونے ابن صیاد کو کیون چھیڑا تجھہ کو نہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلیگا تو اسیوجہ سے کہ غصہ ہوگا (تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُوْلُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيْتُهٗ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تُحَدِّثُوْنَ اَنَّهٗ هُوَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ بَعْضُكُمْ اَنَّهٗ لَنْ يَمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَّوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهٗ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ لُقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ كَفَرَتْ عَيْنُهٗ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهٖ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِيْ اَنِّيْ ضَرَبْتُهٗ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيْ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ فَمَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيْدُ اِلَيْهِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهٗ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهٗ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهٗ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر کہتے تہے مین ابن صیاد سے دو بار ملا ایک بار ملا تو مین نے لوگون سے کہا تم کہتے تہے کہ ابن صیاد دجال ہے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی مین نے کہا قسم خدا کی تمنے مجہ کو جہوٹا کیا تم مین سے بعض لوگون نے مجہ سے بیان کیا کہ وہ نہین مرے گا یہانتک کہ تم سب مین زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن وہ کہتے ہین پہر ابن صیاد نے ہمسے باتین کین پہر مین جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اوسکی آنکہہ پہولی ہوئی تہی مین نے کہا یہ تیری آنکہہ کا کیا

حال ہی جو مین دیکھ رہا ہون وہ بولا مجھے نہین معلوم مین نے کہا تیرے سر مین آنکھ ہی اور تجھی نہین معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی مین آنکھ پیدا کر دیوے پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سی آواز کرتا ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر آئے اور ام المومنین حفصہ رض کے پاس گئے اون سے یہ حال بیان کیا اونہون نے کہا تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سی کیا تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگون پر وہ اسکا غصہ ہی (یعنے غصہ اسکو نکالیگا) **باب** ذِكْرِ الدَّجَّالِ دجال کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا لوگون مین اور فرمایا کہ اللہ تعالے کانا نہین ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اوس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا **ف** قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب مین جو حدیثین بیان کین وہ اہل حق کی دلیل ہین کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالی اوسکو بھیجکر اپنے بندون کو آزماویگا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کامون کی جیسے مردون کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اوس کے ہاتھ سی اللہ تعالے کی مشیت سی ہونگے پھر اللہ تعالی اوسکو عاجز کر دے گا اور کسیکو قتل نہ کر سکے گا یہانتک کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوسکو قتل کرینگے اور اللہ تعالی ایمان والون کو مضبوط رکھیگا یہ مذہب ہی اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتین وہ دکھلاویگا وہ نظر بندی کی قسم سے ہونگے اور خیالات کی طرح فی الواقع اون کا وجود نہ ہوگا کس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتین واقعی ہون تو انبیا علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ اون کی غلطی ہے اسواسطے کہ دجال نبوت کا دعوے نہ کرے گا تاکہ یہ باتین نبوت کو تصدیق کرین بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعوی کرے گا حالانکہ اوسکا دعوی اوس کے صورت حال سی غلط ہوگا کس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیان اوس مین موجود ہونگی

اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے اس صورت
مین اسکا تابع وہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہین یا طماع ہین یا ڈرپوک ہین کیونکہ اسکا فتنہ بڑا ہوگا اور
وہ اتنا نہ ٹھہری گا کہ ضعیف العقل لوگ اوس کے حال مین غور کرین اسی لیے پیغمبرون نے اوس کے فتنہ
سے ڈرادیا اور اوس کے جھوٹا ہونے کے دلائل بیان کردیے اور جن لوگون کو خدا نے نیک توفیق دی
ہے وہ کبھی اوس کو نہ مانین گے نہ اوس کے فریب مین آوین گے اور وہ شخص جسکو دجال مارےگا پھر جلاویگا
ایسے لوگون مین سے ہوگا وہ کہیگا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال
ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا **مترجم** کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتین دکھلاویگا
جیسے مردون کا جلانا پانی کا برسانا جنت دوزخ اوس کے پاس ہوگا اگر جاہل لوگ تابع ہوجاوین
تو قیاس سے بعید نہین جاہلون کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگون کے جو ایک بات بھی خلاف
عادت نہین دکھلا سکتے تابع ہوجاتے ہین اور معاذ اللہ اون کی الوہیت کی دعوی کو سچ سمجھتے ہین
ہمارے زمانہ مین آغا خان بمبئے مین ایک شخص گذرا ہے جسکو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک
سمجھتے ہین اون لوگون کو خوجے کہتے ہین ان جاہلون کو اتنا شعور نہین کہ جو شخص کھاوے اور
پیوے اور بندون کیطرح مرے اور سوتے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خوجی بیچارے
تو جاہل ہین آج وہ قوم جو دنیاوی علوم مین اپنا ثانی نہین رکھتی اور عقل کمال مین اناولا غیری
کا دم بھرتی ہے ایک شعبدہ کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا
خدائی کا اعتقاد رکھتی ہے ہائے افسوس نصاری کے علم و معرفت پر تمام چیزون مین تو وہ عقل
سے کام لیتے ہین اور خاص اپنے اعتقاد مین ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہین
امید ہے کہ چند روز مین جو عقلمند نصرانی ہین وہ اس لغو عقیدے سے پھر جاوین گے اور اسلام
کی سچی بات اختیار کرین گے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی
خدا نہین باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہین اور خدا اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھولدے
اور وہ اس سچی بات کو مان لین تو دنیا کی بہار ہوجاوے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی
اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہوجاوین گے اور اسوقت مشرکون کا زیر کرنا اور انکو بھی توحید کی راہ پر لانا
بڑا آسان ہوگا یا اللہ تو اپنے بندون پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی سمجھ دے اور اون کو

تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچاوے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہین گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو خبردار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے اس کے دونو آنکھون کے بیچ مین ک ف ر لکھا ہے **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال مکتوب بین عینیہ ک ف ر ای کافر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے دونون آنکھون کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنے کافر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ممسوح العین مکتوب بین عینیہ کافر ثم تھجاھا ک ف ر یقراہ کل مسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (سپوسطی اوسکو سیجہ کہتے ہین) اس کے دونون آنکھون کے درمیان کافر لکھا ہے پہر اوس کے ہجے کی یعنی ک اور ف اور ر ہر مسلمان اسکو پڑہ لے گا **ف** نووی نے کہا ایک روایت مین ہے کہ ہر مومن اسکو پڑہ لیگا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جسپر محققین ہین یہ ہے کہ حقیقۃً اوس کی پیشانی پر یہ حروف لکھے ہون گے اور یہ اللہ تعالی نے ایک نشانی اوس کے کذب کی رکھی ہے اور اللہ تعالی اس نشانی کو ظاہر کردیگا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑہا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہیگا اوس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعضون نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جعد الشعر معہ جنۃ ونار فنارہ جنۃ وجنتہ نار **ترجمہ** حذیفہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائین آنکھہ کا کانا ہوگا اور ابن عمر کی حدیث مین گذرا کہ داہنی آنکھہ کا کانا ہوگا اور دونون مین سے ایک روایت سہو ہے غرض ایک آنکھہ اسکی

کا نی ہوگی (کہنی بالون والا اوس کے ساتھہ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اوس کی آگ تو باغ ہے اور اسکا باغ آگ ہے علما نے کہا یہ بھی ایک آزمایش ہے خدا پاک کی اپنے بندون کے لیے تا حق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پہر اوسکو رسوا کرے اور لوگون مین اوس کی عاجزی ظاہر کرے) ف مراد یہ ہو کہ حقیقت مین آگ اوسکی باغ ہو جاوے گی مومنون کے لیے اور باغ اسکا آگ ہو جاوے گی اوس کے تابعدارون کے لیے اور اُسکا کارخانہ سارا نظر بندی ہو **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلم بما مع الدجال منہ معہ نہران تجریان احدھما رای العین ماء ابیض والاخر رای العین نار تاجج فاما ادرکن احد فلیات النہر الذی یراہ نارا ولیغمض ثم لیطا طیء راسہ فیشرب منہ فانہ ماء بارد وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقراہ کل مومن کاتب او غیر کاتب **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خوب جانتا ہون دجال کے ساتھہ کیا ہوگا اوس کے ساتھہ دو نہرین ہون گی بہتی ہوئی ایک تو دیکھنے مین سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے مین بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی پہر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر مین چلا جاوے جو دیکھنے مین آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھہ بند کرلے اور سر جھکا کر اوس مین سے پیے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھہ بالکل چپٹ ہوگی اوسپر ایک پپلی ہوگی موٹی اور اسکی دونون آنکھون کے بیچ مین کافر لکھا ہوگا جسکو ہر مومن پڑھہ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو **عن** حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الدجال ان معہ ماء وارا فنارہ ماء بارد وماءہ نار فلا تہلکن قال ابو مسعود وانا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** دجال کے ساتھہ پانی اور آگ ہوگا لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہو سو ہلاک کرنا اپنے تئین (اوس کے پانی مین گرکر) ابو مسعود نے کہا مین نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **عن** عقبۃ بن عمرو ابی مسعود الانصاری قال انطلقت معہ الی حذیفۃ بن الیمان فقال لہ عقبۃ حدثنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدجال قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس

نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ تَصْدِيْقًا لِحُذَيْفَةَ **ترجمہ** ربعی بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا عقبہ نے کہا حذیفہ سے تم مجھ سے بیان کرو جو تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہو حذیفہ نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلیگا اوس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھینگے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جسکو لوگ آگ دیکھینگے وہ پانی ہوگا سرد اور شیرین پس جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اوسکو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیرین پاکیزہ پانی ہے۔ عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچ کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے **عَنْ** رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهٗ نَهْرًا مِّنْ مَّاءٍ وَّنَهْرًا مِّنْ نَّارٍ فَاَمَّا الَّذِيْ تَرَوْنَ اَنَّهٗ مَاءٌ نَّارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَاْتِ الَّذِيْ يُرٰى اَنَّهٗ نَارٌ فَاِنَّهٗ سَيَجِدُهٗ مَاءً قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **ترجمہ** ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا میں اون سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی پس جس کو تم آگ دیکھوگے وہ پانی ہوگا اور جسکو تم پانی دیکھوگے وہ آگ ہے سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیے جو آگ معلوم ہوتی ہے اوسکو پانی پاوے گا۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَا حَدَّثَهٗ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْئُ مَعَهٗ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ بِهٖ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کہی وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی پس جس کو وہ جنت کہیگا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا **عَنْ**

النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَاعِسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى

اللّٰہُ اِلٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِہِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ
اِلَی الطُّوْرِ وَیَبْعَثُ اللّٰہُ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَہُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّ اَوَائِلُہُمْ عَلٰی
بُحَیْرَۃِ طَبَرِیَّۃَ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْہَا وَیَمُرُّ اٰخِرُہُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ کَانَ بِہٰذِہٖ مَرَّۃً
مَاءٌ وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِہِمْ
خَیْرًا مِّنْ مِّائَۃِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ فَیُرْسِلُ اللّٰہُ
عَلَیْہِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِہِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ یَہْبِطُ
نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُہٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ
اِلَّا مَلَاَہُ زَہَمُہُمْ وَنَتْنُہُمْ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُہٗ
اِلَی اللّٰہِ فَیُرْسِلُ طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُہُمْ فَتَطْرَحُہُمْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یُرْسِلُ
اللّٰہُ مَطَرًا لَا یُکِنُّ مِنْہُ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَہَا کَالزَّلَفَۃِ
ثُمَّ یُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِیْ ثَمَرَتَکِ وَرُدِّیْ بَرَکَتَکِ فَیَوْمَئِذٍ تَاْکُلُ الْعِصَابَۃُ
مِنَ الرُّمَّانَۃِ وَیَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِہَا وَیُبَارَکُ فِی الرِّسْلِ حَتّٰی اَنَّ اللِّقْحَۃَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَکْفِی
الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَۃَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَکْفِی الْقَبِیْلَۃَ مِنَ النَّاسِ فَبَیْنَمَا ہُمْ کَذٰلِکَ
اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَاْخُذُہُمْ تَحْتَ اٰبَاطِہِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ کُلِّ مُؤْمِنٍ
وَکُلِّ مُسْلِمٍ وَیَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ یَتَہَارَجُوْنَ فِیْہَا تَہَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَیْہِمْ تَقُوْمُ
السَّاعَۃُ **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن
صبح کو ذکر کیا تو کبھی اوسکو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنے کبھی اوس کی تحقیر کی اور کبھی اوس کے
فتنے کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہانتک کہ ہمنے گمان
کیا کہ دجال ان درختون کے جھنڈ مین آگیا جب ہم پھر آپ پاس شام کو گئے تو آپنے ہمارے
چہرون پر اسکا اثر معلوم کیا (یعنے ڈر اور خوف) آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپنے دجال کا ذکر کیا اور اوسکو گھٹایا اور بڑھایا یہانتک کہ ہمکو گمان
ہوگیا کہ دجال ان درختون مین کھجور کے موجود ہے (یعنے اُسکا آنا بہت قریب ہے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتون کا خوف تمپر زیادہ ہے (فتنون

کا آپس کی لڑائیون کا اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تم سے پہلے مین اوس کو الزام دونگا اور تمکو اوس کے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حقتعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال توجوان گھونگریالے بال والا ہے اوسکی آنکھ مین ٹیڑھ ہے گویا کہ مین اوس کے مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھہ (عبد العزی ایک کافر تھا) سو جو شخص تم مین سے دجال کو پاوے اوسکو چاہیے کہ سورہ کہف کی سر کی آیتین اوس پر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر قائم رہنا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہیگا آپنے فرمایا چالیس دن تک ایک دن ان مین کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا اور تیسرا ایک ہفتہ کا اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہین (تو ہمارے دنون کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے ۱۴ دن تک رہیگا) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن سال بھر کے برابر ہوگا اوسدن ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی آپنے فرمایا نہین تم اندازہ کر لینا اوسدن مین بقدر اوس کے جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اسیطرح اوسدن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا (اب تو گھڑیان بھی موجود ہین اون سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے) نووی نے کہا اگر آپ یون صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اوسدن صرف پانچ نمازین پڑھنا کافی ہوتین کیون کہ سر دن رات مین خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ تعالی نے پانچ نمازین فرض کین ہین مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ عرض تسعین مین جو خط استوا سے نوے درجہ پر واقعہ ہے اور جہان کا افق معدل النہار ہے چھہ مہینے کا دن اور چھہ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہان پہنچ جاوے اور جیسے تو سال مین پانچ نمازین پڑھنا ہونگی) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس کی چال زمین مین کیونکر ہوگی آپنے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاوے گا وے اوسپر ایمان لاوین گے اور اوسکی بات مانین گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا وہ انکی گہاس اور اناج اوگاوے گی تو شام کو گورو (جانور) آوین گے پہلے سے زیادہ اونکی کوہان لمبی ہون گے تہن کشادہ ہونگے کوکہین تنی ہوئین یعنے خوب موٹی ہوکر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا اون کو بھی کفر کیطرف بلاویگا لیکن وے اسکی

بات کو نہ مانین گے تو اون کیطرف سے ہٹ جاویگا اون پر قحط سالی اور خشکی ہوگی اون کے ماتھون مین اون کے مالون مین سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اس سے کہیگا اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے نکل کر اوس کے پاس جمع ہوجاوین گے جیسے شہد کی مکھیان بڑی سکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے ماریگا اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہے پھر اوسکو زندہ کرکے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا حضرت عیسی علیہ السلام سفید مینار کے پاس اوترین گے دمشق کے شہر مین مشرق کیطرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے بازوؤن پر رکھے ہوئے جب حضرت عیسی علیہ السلام اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹھاوین گے تو موتی کیطرح بوندین بہین گی جس کافر کے پاس حضرت عیسی علیہ السلام اوترینگے اوسکو اون کے دم کی بہاپ لگیگی وہ مرجاوے گا اور اون کے دم کا اثر وہان تک پہونچیگا جہانتک اون کی نظر پہونچے گی پھر حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو تلاش کرین گے یہانتک کہ پاوینگے اوس کو باب لد پر (لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اوسکو قتل کرین گے پھر حضرت عیسی اون لوگون کے پاس آوین گے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اون کے چہرون کو سہلاوین گے اور اون کو خبر کرین گے اون درجون کی جو بہشت مین اون کے لیے رکھے گئے ہین وہ اسیحال مین ہون گے کہ اللہ حضرت عیسی پر وحی بھیجیگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اون سے لڑنے کی طاقت نہین تو پناہ مین لے جا میرے مسلمان بندون کو طور کیطرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک اونچان سے نکل پڑینگے اون مین کے پہلے لوگ طبرستان کی دریا پر گذرین گے اور جتنا پانی اس مین ہوگا سب پی لین گے پھر اون مین کے پچھلے لوگ جب وہان آوین گے تو کہین گے کبھی اس دریا مین پانی بھی تھا پھر چلین گے یہانتک کہ اوس پہاڑ تک پہونچین گے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو بھی قتل کرین تو اپنے تیر آسمان کیطرف چلاوین گے خدا تعالے اون تیرون کو خون مین بھر کر لوٹا دیگا وے سمجھین گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے یہ مضمون اس روایت مین نہین ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے) اور خدا کا پیغمبر عیسے علیہ السلام اور اون کے اصحاب گھرے رہین گے یہانتک کہ اون کے

نزدیک بیل کا سر فضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنے کہانے کی نہایت تنگی ہوگی اپر خدا کا
پیغمبر عیسےٰ اور اون کے ساتھی دعا کرینگے سو خدا تعالی یاجوج اور ماجوج کے لوگون پر عذاب بھیجیگا اونکی
گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اپر خدا کا رسول عیسی اور اون
کے ساتھی زمین پر اوترین گے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اون کی سڑاہند اور گندگی سے خالی نا پاوینگے
یعنے تمام زمین پر اون کی سڑی لاشین پڑی ہون گی اپر خدا کا رسول عیسی اور اس کے ساتھی خدا سے دعا
کرین گے تو حقتعالی چڑیون کو بھیجے گا بڑے اونٹون کی گردنون کے برابر وہ اون کو اٹھالے جاوینگے اور
اون کو پھینک دینگی جہان خدا کا حکم ہوگا پھر خدا تعالی ایسا پانی برساوے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالون
کا اوس پانی سے باقی نرہے گا سو خدا زمین کو دھوڈالے گا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
صورت کے کردے گا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اسدن ایک انار کو
ایک گروہ کھاویگا اور اوسکی چھلکہ کو بکلہ سا بنا کر اوس کے سائے مین بیٹھینگے اور دودہ مین برکت ہوگی
یہانتک کہ دودہ ہار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودہ ہار گائے ایک بادی کے
لوگون کو کفایت کریگی اور دودہ ہار بکری ایک حیی لوگون کو کفایت کرے گی سو اسی حالت مین لوگ
ہونگے کہ یکایک حقتعالی ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ انکی بغلون کے نیچے لیجاویگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور
مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جاوینگے آپس مین بٹرین گے گدہون کیطرح
اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کی امتحان
کے واسطے کہ کون اون کے داؤن مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے
کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکہے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب
جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکہے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی نیز متقی
مومن سے ہو اور جو کافر بیدین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ
بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ
حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ هَلُمَّ
فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِى السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا
وَفِى رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّىْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِىْ لَا يَدَىْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

اس روایت مین وہی فقرہ زیادہ ہی آسمان مین تیر مارنے کا قصہ اور ابن حجر کی روایت مین ہی کہ اللہ تعالی فرماویگا
مین نے اپنے ایسے بندون کو اوتارا ہے جن سی کوئی لڑ نہین سکتا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ
حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَکَانَ فِیْ مَا حَدَّثَنَا قَالَ
یَاْتِیْ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْتَھِیْ اِلٰی بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ
فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ ھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ
الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ
ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ اَتَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ
یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِنِّیْ الْاٰنَ قَالَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ
فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سی روایت ہی حدیث بیان کی ہمسے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر مین تو یہہ بیان کیا کہ او سپر حرام ہوگا مدینہ کی
گہاٹی مین گہسنا اور آویگا وہ ایک تہریلی زمین پر مدینہ کے قریب پہنچاوے گا اوس کے پاس ایک شخص جو
سب لوگون مین بہتر ہوگا وہ کہے گا مین گواہی دیتا ہون کہ تو دجال ہی جسکا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی حدیث مین کیا ہے دجال لوگون سے کہیگا بھلا اگر مین اسکو مار ڈالون پہر جلا دون تو
تمکو کچہہ شک رہیگا اس باب مین وہ کہین گے نہین دجال اوس شخص کو قتل کرے گا پہر اوسکو جلا دیگا
وہ کہیگا قسم خدا کی مجہے پہلے اتنا یقین نہ تہا تیرے باب مین جتنا اب ہی یعنے اب تو یقین ہوگیا کہ تو دجال
ہے پہر دجال اوسکو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کرسکے گا **عَنِ** الزُّھْرِیِّ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ
ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ
الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا
تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَھَاکُمْ
رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ قَالَ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ
یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ
بِہٖ فَیُشْبَحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَشُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ

فیقول انت المسیح الکذاب قال فیومر بہ فیوشر بالمیشار من مفرقہ حتی یفرق بین
رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی قائما قال ثم
یقول لہ انت مرنی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل
بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ
نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس
انما قذفہ الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا
اعظم الناس شہادۃ عند رب العلمین **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا مسلمانون مین سے ایک شخص اوس کیطرف چلیگا راہ مین اُسکو دجال کے ہتیار بند
لوگ ملینگے وہ اس سے پوچھینگے تو کہان جاتا ہے وہ بولیگا مین اسی شخص کے پاس جاتا ہون جو نکلا ہے وہ
کہینگے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہین لایا وہ کہیگا ہمارا مالک جیسا ہوا نہین ہے دجال کے لوگ کہینگے
اس کو مار ڈالو پھر آپس مین کہینگے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسیکو مارنے سے جبتک اوس کے سامنے
نہ لے جاوین پھر اوسکو لے جاوینگے دجال کے پاس جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہ تو دجال
ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال حکم دیگا اپنے لوگون کو اوسکا سر پھوڑا جاوے
گا اور کہیگا اسکو پکڑو اسکا سر پھوڑو اوس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی پھر دجال اوس سے پوچھیگا تو
میرے اوپر یقین نہین کرتا (یعنے میری خدائی پر) وہ کہیگا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال حکم دیگا وہ چیرا جاویگا
آرے سے سر سے کر دونون پاؤن تک یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو جاویگا پھر دجال اون دونون ٹکڑون
کے بیچ مین جاوے گا اور کہیگا اوٹھ کھڑا ہو وہ شخص (زندہ ہوکر) سیدھا اوٹھ کھڑا ہوگا پھر اوس سے
پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہیگا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے پھر لوگون سے کہیگا
اے لوگو اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنے اب کسی کو نہین جلا سکتا) پھر دجال اسکو پکڑیگا
ذبح کرنے کے لیے اوس کے گلے سے لیکر منہ تک تانبہ کا بن جاویگا وہ ذبح نہ کر سکے گا پھر اوس کے ہاتھ
پاؤن پکڑ کر پھینک دیگا لوگ سمجھینگے کہ آگ مین اوسکو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت مین ڈالا جاوے گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک **عن**
المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سال احد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سالت

قَالَ وَمَا يَنْعِبُلَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے دجال کا حال اتنا نہین پوچھا جتنا مین نے پوچھا آپنے فرمایا تو کیون فکر کرتا ہے دجال تجھ کو نقصان نہ پہونچا دے گا مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین اوس کے ساتھ کھانا ہوگا نہرین ہونگی آپ نے فرمایا ہوگا پر اللہ تعالے کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنے جو اوس کے پاس ہوگا اوس سے وہ مومنون کو گمراہ نہ کرسکے گا (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے) **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالُ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرُ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ اوس کے ساتھ پہاڑ ہونگے روٹیون کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی **عَنْ** إِسْمَعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ **ترجمہ** وہی جو گزرا **عَنْ** يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَدْخُلُ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ

رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَأَوَّلُ
مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ
اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ
فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا إِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ
إِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ
تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ **ترجمہ** یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے سنا
اون کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت مین ہوگی
اونہون نے کہا تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند اون کے پھر کہا میرا قصد ہی
کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نکرون (کیونکہ لوگ کچھ کا کچھ کہتے ہین اور مجھکو بدنام کرتے ہین) پھر
تو یہ کہا تھا تم تھوڑے دنون بعد ایک بڑا حادثہ دیکھوگے جو گھر کو جلا دے گا اور وہ ہوگا ضرور ہوگا
پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت مین نکلیگا اور چالیس تک رہیگا مین نہین
جانتا کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پھر اللہ تعالی حضرت عیسی بن مریم کو بھیجے گا انکی
شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈھونڈھین گے اور اوسکو مارین گے پھر سات برس تک لوگ
ایسے رہین گے کہ دو شخصون مین کوئی دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام
کیطرف سے تو زمین پر کوئی ایسا شخص نہ رہے گا جس کے دل مین رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا
اوس کی جان نکال لے گی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے پہاڑ کے کلیجہ مین گھس جاوی تو وہان بھی یہ
ہوا پہنچکر اوس کی جان نکال لیگی عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے پھر برے لوگ دنیا مین رہجاوین گے جلد باز چڑیون کیطرح یا بے عقل اور درندون کیطرح اون کے
اخلاق ہون گے نہ وہ اچھے بات کو اچھا سمجھین گے نہ بری بات کو برا پھر شیطان ایک صورت بنا کر
اون کے پاس آوی گا اور کہیگا تم شرم نہین کرتے وہ کہین گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے سمکو شیطان کہیگا
بت پرستی کرو وہ بت پوجین گے اور باوجود اوس کے اونکی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی
کرین گے پھر صور پھونکا جاویگا اوسکو کوئی نہ سنیگا مگر ایک طرف سے گردن جھکا دیگا اور دوسری طرف سے

اوٹھالیگا (یعنے بیہوش ہوکر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنیگا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر گلاوہ کرتا ہوگا وہ بیہوش ہوجاویگا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہوجاوینگے پھر اللہ تعالی پانی برسا دیگا جو نطفہ کیطرح ہوگا اوس سے لوگون کے بدن اوگ آوینگے پھر صور پھونکا جاویگا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھے ہوئے ہونگے پھر پکارا جاویگا اے لوگو اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کروان کو ان سے سوال ہوگا پھر کہا جاویگا ایک لشکر (نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جاویگا کتنے لوگ حکم ہوگا ہزار مین سے نوسو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے اور ایک ہزار مین سے ایک بہشتی ہوگا) آپنے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچون کو بوڑھا کردیگا (ہیبت اور مصیبت سے یاد رکھ سے) اور یہی وہ دن ہوجب پنڈلی کھلے گی (یعنے سختی ہوگی) **عن** یَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّكَ تَقُوْلُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا فَكَانَ حَرِيْقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّاتٍ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اِثْرِهَا قَرِيْبٌ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد رکھی جسکو مین کبھی نہ بھولا آپ فرماتے تھے مینے سنا سب نشانیون مین پہلے قیامت کی آفتاب کا پچھم کے طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگون پر اور جو نشانی ان دونو مین سے پہلے ہو تو دوسری بھی اوس کے بعد جلد ظاہر ہوگی **عن** اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعُوْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاٰيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوْجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ

ترجمہ ابوزرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے تھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ زُرْعَۃَ قَالَ تَذَاکَرُوا السَّاعَۃَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِثْلَ حَدِیْثِہِمَا وَلَمْ یَذْکُرْ

ترجمہ مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے

باب قِصَّۃِ الْجَسَّاسَۃِ دجال کے جاسوس کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ شَعْبِ ھَمْدَانَ اَنَّہٗ سَاَلَ فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاکِ بْنِ قَیْسٍ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِیْنِیْ حَدِیْثًا سَمِعْتِیْہِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِیْہِ اِلٰی اَحَدٍ غَیْرِہٖ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَھَا اَجَلْ حَدِّثِیْنِیْ فَقَالَتْ نَکَحْتُ ابْنَ الْمُغِیْرَۃِ وَھُوَ مِنْ خِیَارِ شَبَابِ قُرَیْشٍ یَوْمَئِذٍ فَاُصِیْبَ فِیْ اَوَّلِ الْجِھَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَاَیَّمْتُ خَطَبَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَوْلَاہُ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ وَکُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ اُسَامَۃَ فَلَمَّا کَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِیْ بِیَدِکَ فَانْکِحْنِیْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِیْ اِلٰی اُمِّ شَرِیْکٍ وَاُمُّ شَرِیْکٍ اِمْرَاَۃٌ غَنِیَّۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَظِیْمَۃُ النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَنْزِلُ عَلَیْھَا الضَّیْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِیْ اِنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ اِمْرَاَۃٌ کَثِیْرَۃُ الضَّیْفَانِ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَّسْقُطَ عَنْ خِمَارِکِ اَوْ یَنْکَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَیْکِ فَیَرَی الْقَوْمُ مِنْکِ بَعْضَ مَا تَکْرَھِیْنَ وَلٰکِنِ انْتَقِلِیْ اِلٰی ابْنِ عَمِّکِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فِھْرٍ فِھْرِ قُرَیْشٍ وَھُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِیْ ھُوَ مِنْہُ فَانْتَقَلْتُ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِیْ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ اَلصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ فِیْ صُفَّۃِ النِّسَاءِ الَّتِیْ عَلٰی ظُھُوْرِ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلى الله عليه وسلم صلوته جلس على المنبر وهو يضحك فقال ليلزم كل انسان مصلاه
ثم قال اتدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا
لرهبة ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني
حديثا وافق الذي كنت احدثكم عن مسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة
بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفؤوا
الى جزيرة في البحر حين تغرب حيث مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا
الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة
الشعر فقالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم
انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم
انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه ما بين ركبتيه الى
كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري فاخبروني ما انتم
قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين اغتلم فلعب
بنا الموج شهرا ثم ارفأنا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا الجزيرة فلقيتنا
دابة اهلب كثير الشعر لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقلنا ويلك ما
انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في الدير
فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون شيطانة
فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شأنها تستخبر قال اسألكم عن نخلها هل
يثمر قلنا له نعم قال اما انها يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا
عن اي شأنها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال اما ان ماءها يوشك
ان يذهب قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شأنها تستخبر قال هل في العين
ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون مما
يليها قال اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب

قال افاتلته العرب قلنا نعم قال کیف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر علی من یلیه
من العرب واطاعوه قال قال لهم قد کان ذلک قلنا نعم قال اما ان ذلک خیر لهم
ان یطیعوه واني مخبرکم عني انا المسیح الدجال واني اوشک ان یوذن لي في الخروج
فاخرج فاسیر في الارض فلا ادع قریة الا هبطتها في اربعین لیلة غیر مکة وطیبة
فهما محرمتان علي کلتاهما کلما اردت ان ادخل واحدة او واحدا منهما استقبلني
ملک بیده السیف صلتا یصدني عنها وان علی کل نقب منها ملائکة یحرسونها قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وطعن بمخصرته في المنبر هذه طیبة هذه طیبة
یعني المدینة الا هل کنت حدثتکم ذلک وطعن بمخصرته في المنبر فقال الناس
نعم فانه اعجبني حدیث تمیم انه وافق الذي کنت احدثکم عنه وعن المدینة
ومکة الا انه في بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق
ما هو من قبل المشرق ما هو واومی بیده الی المشرق قالت فحفظت هذا من رسول الله
صلی الله علیه وسلم ترجمہ عامر بن شراحیل سے روایت ہے اونہون نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن ہے
ضحاک بن قیس کی اور اون عورتون مین سے ہین جنہون نے پہلے ہجرت کی تہی کہ بیان کرو مجہ سے ایک حدیث
جو تمنے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مت واسطہ کرنا اوس مین اور کسیکا وہ بولین اچہا اگر تم یہہ
چاہتے ہو تو مین بیان کرون گی اونہون نے کہا ہان بیان کرو فاطمہ نے کہا مین نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور
وہ قریش کے عمدہ جوانون مین سے تہے اوندنون یہہ وہ شہید ہوے پہلے ہی جہاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کے ساتہہ جب مین بیوہ ہوگئی تو مجہہ سے پیام بہیجا عبد الرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پیام بہیجا اپنے مولی اسامہ بن زید کے لیے اور مین
یہ حدیث سن چکی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجہ سے محبت رکہے اوسکو چاہیے کہ اسامہ
سے بہی محبت رکہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے اس باب مین گفتگو کی تو مین نے کہا میرے کام کا اختیار
آپ کو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے آپنے فرمایا ام شریک کے گہر اوتہہ جاؤ ام شریک ایک عورت تہی
مالدار انصار مین کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ مین اوسکے پاس مہمان اترتے تہے مین نے عرض کیا
بہتر اچہا مین ام شریک کے پاس اوٹہہ جاؤن گی پہر آپنے فرمایا ام شریک پاس مت جاؤ اوس کے پاس مہمان بہت

آتے ہین اور مجھے بُرا معلوم ہوتا ہے کہین تیری اوڑھنی گر جاوی یا تیری پنڈلیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے
اور لوگ تیرے بدن مین سے وہ دیکھین جو تجھہ کو بُرا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن
ام مکتوم پاس اور وہ ایک شخص تہا بنی فہر مین سے اور فہر قریش کی ایک شاخ اور وہ اس قبیلے مین سے
تہا جس مین سے فاطمہ بہی تہی پہر فاطمہ نے کہا مین اون کے گہر مین چلی گئی جب میری عدت گذر گئی تو
مینے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارتا تہا
نماز کے لیے جمع ہو جاؤ مین بہی مسجد کیطرف نکلی اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی
مین اوس صف مین تہی جس مین عورتین تہین لوگون کے پیچہے جب آپنے نماز پڑہہ لی تو منبر پر بیٹہے اور
آپ ہنس رہے تہے آپنے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہہ پر رہے پہر فرمایا تم جانتے ہو مین نے
تم کو اکٹہا کیا وہ بولے اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم خدا کی مین نے تمکو رغبت دلانے
یا ڈرانے کے لیے جمع نہین کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تہا وہ آیا اور اوس نے
بیعت کی اور مسلمان ہُوا اور مجھہ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اوسحدیث کی جو مین تم سے
بیان کیا کرتا تہا دجال کے باب مین اوس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین
تیس آدمیون کے ساتہہ جو لخم اور جذام کی قوم سے تہے سو اون سے ایک مہینہ بہر لہر کہیلا کی سمندر مین یعنے
شدت موج سے جہاز تباہ رہا پہر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کیطرف سورج ڈوبتے پہر وے جہاز
سے پلوار (یعنے چہوٹی کشتی) مین بیٹہے اور ٹاپو مین داخل ہوئے وہان انکو ایک جانور بہاری دم بہت بالون
والا ملا کہ اُسکا آگا پیچہا دریافت نہ ہوتا تہا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے اس سے کہا اے کمبخت تو
کیا چیز ہے اوس نے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا اس مرد کے پاس چلو
جو دیر مین ہے سو اسطر کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اوس نے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور
سے ڈرے کہ کہین شیطان نہ ہو تمیم نے کہا پہر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے دیکہا
تو وہان ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہمنے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبہی نہین دیکہا جکڑے
ہوئے ہین اوس کے دونو ہاتہہ گردن کے ساتہہ درمیان دونو زانو کے دونو ٹخنون تک لوہے سے ہم نے
کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر پر یعنے میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جاوے گا
تم اپنا حال بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہین جو سمندر مین سوار ہوئے تہے جہاز مین لیکن

جب ہم سوار ہوے تو سمندر کو جوش مین پایا پہر ایک مہینے کی مسافت لہر ہمسے کھیلتی رہی بعد اوسکے آگے اس ٹاپو مین
پہر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین اور داخل ہوے ٹاپو مین سو ملا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم
نہ جانتے تہے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے سو اوسنے کہا مین
جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا
مشتاق ہے سو ہم تیر یطرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بہوت پریت نہ ہو پہر اوس مرد نے
کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا حال اُسکا تو پوچہتا ہے اوسنے کہا کہ مین اوس کے
نخلستان سے پوچہتا ہون کہ پہلتا ہے ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پہلتا ہے اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب
ہے کہ وہ پہلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجھکو طبرستان کا دریا ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچہتا
ہے وہ بولا اس مین پانی ہے لوگون نے کہا اوس مین بہت پانی ہے اوسنے کہا البتہ اوس کا پانی
عنقریب جاتا رہیگا پہر اوسنے کہا خبر دو مجھکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کیا حال اوسکا پوچہتا
ہے اوسنے کہا اس چشمہ مین پانی ہے اور وہان کے لوگ اوس کے پانی سے کہیتی کرتے ہین ہمنے
اوس سے کہا ہان اوس مین بہت پانی ہے اور وہان کے لوگ کہیتی کرتے ہین اوس کے پانی سے اوسنے
کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے اونہون نے کہا کیا لوگون نے کہا وہ مکے سے نکلے اور مدینے
مین گئے اوسنے کہا کیا عرب کے لوگ اون سے لڑے ہم نے کہا ہان اوسنے کہا کیونکر اونہون نے عربون
کے ساتہہ کیا ہمنے کہا وہ غالب ہوے اپنے گرد پیش کے عربون پر اور اونہون نے اطاعت کی اونکی
اوسنے کہا یہ بات ہو چکی ہمنے کہا ہان اوس نے کہا خبردار رہو یہ بات اون کے حق مین بہتر ہے کہ پیغمبر
کے تابعدار رہون اور البتہ مین تم سے اپنا حال کہتا ہون کہ مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پھرنے
والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھہ کو اجازت ہوگی نکلنے کی سو مین نکلون گا اور سیر کرون گا
اور کسی بستی کو نہ چھوڑون گا جہان نہ جاؤن چالیس رات کے اندر سوای مکہ اور طیبہ کے وہان جانا مجھہ
حرام ہے یعنے منع ہے جب مین جاہون گا ان دو بستیون مین سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑہ
آوے گا ایک فرشتہ اور اوس کے ہاتہہ مین ننگی تلوار ہوگی وہ مجھہ کو وہان جانے سے روک دے گا
اور البتہ اوس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہون گے جو اوسکی چوکیداری کرینگے پہر حضرت صلعم نے اپنی
پشت خار سے منبر پر ٹکور دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنے طیبہ سے مراد مدینہ

منورہ ہی خبردار ہو بہلا مین تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ مان حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑے اوس چیز کے جو مین تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے
حال سے فرمادیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کیطرف ہی وہ پورب کیطرف ہی اور پورب کیطرف
بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرے مین ہو) اور آپنے اشارہ کیا پورب کیطرف **ف**
اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن فرمایا پھر شاید اوسیوقت
وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کیطرف ہی اسواسطے مین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اوس کے
سوا ایک حدیث مین صاف ہی کہ دجال مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دشہر مین شام کے ملک
مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے
قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسے مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاویگا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا
دجال ہی جو قیامت کے قریب نکلیگا اور جسکا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اسکے سوا چھوٹے دجال بہت ہی
امت مین ہوے ہین جنہون نے لوگون کو بہکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا ہماری زمانے مین علیگڈھ
مین ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئین سید کہتا ہے اوسنے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ خدا اور رسول
کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانون کو نصاری کے طریق
پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہین ہے اور قرآن کی
ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے خدا اوس کے شر سے سچے مسلمانون کو بچاوے اور راہ راست پر
شریعت کی قائم رکھے **ف** فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے یاد رکھے **عن** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَانْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ فَقَالَ
لَهُ رُطَيْبُ بْنُ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ
طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ
فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ
فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمِّ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا
فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَمَا أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَهْوٰی بِیَخْصَرَتِہٖ اِلَی الْاَرْضِ وَقَالَ هٰذِہٖ طَیْبَۃُ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اونہون نے ہمکو تحفہ دیا رطب جسکو ابن طاب کہتے ہین (وہ ایک عمدہ قسم ہین تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہمکو پلائے پھر مین نے اون سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین وہ کہان عدت کرے اونہون نے کہا بیٹے نے مجھے تین طلاق دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اجازت دی اپنے میکے مین عدت کرنے کی پھر لوگون مین منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہونے مین بھی چلی اون لوگون کے ساتھہ جو چلا اور عورتون کی پہلے صف مین تھی جو مردون کی آخر صف کے بعد تھی مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بھائی سمندر مین سوار ہوئے پھر بیان کیا وہی قصہ جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھہ رہی ہون آپنے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنے مدینہ **عَنْ** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمِیْمٌ الدَّارِیُّ فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَکِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِہٖ سَفِیْنَتُہٗ فَسَقَطَ اِلٰی جَزِیْرَۃٍ فَخَرَجَ اِلَیْهَا فَالْتَمَسَ الْمَآءَ فَلَقِیَ اِنْسَانًا یَجُرُّ شَعْرَہٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ کُلَّهَا غَیْرَ طَیْبَۃَ فَاَخْرَجَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِہٖ طَیْبَۃُ وَذَاکَ الدَّجَّالُ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر مین سوار ہوئے تھے انکا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اوس کے اندر گئے پانی کی تلاش مین وہان ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا پھر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھہ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو مین سب شہرون مین ہو آتا سوا طیبہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگون کے سامنے نکالا اوس نے سارا قصہ بیان کیا آپنے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے **عَنْ** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِیْ تَمِیْمٌ الدَّارِیُّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ قَوْمِہٖ کَانُوْا فِی الْبَحْرِ فِیْ سَفِیْنَۃٍ لَّهُمْ فَانْکَسَرَتْ بِهِمْ فَرَکِبَ بَعْضُهُمْ عَلٰی لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِیْنَۃِ فَخَرَجُوْا اِلَی الْجَزِیْرَۃِ فِی الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو

مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ اون کی قوم کے لوگ سمندر مین تھے ایک کشتی مین وہ کشتی ٹوٹ گئی بعضے لوگ اون مین کے ایک تختے پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ مین گئے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **باب** بقیہ من احادیث الدجال دجال کے باب مین باقی حدیثون کا بیان

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطأہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ ولیس نقب من انقابہا الا علیہ الملٰئکۃ صافین تحرسہا فینزل بالسبخۃ فترجف المدینۃ ثلاث رجفات یخرج الیہ منہا کل کافر ومنافق **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہین جس مین دجال نہ جاوے سوا مکہ اور مدینہ کے مدینہ کے ہر رستے پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہونگے اور چوکیداری کرین گے پھر دجال اوسر زمین مین اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنے تین بار اوس مین زلزلہ ہوگا) اور جو اوس مین کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جاویگا

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذکر نحوہ غیر انہ قال فیاتی السبخۃ فیضرب رواقہ وقال فیخرج الیہ کل منافق ومنافقۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ حرف کی شور زمین مین لگاوے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اوس کے پاس چلے جاوین گے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال یتبع الدجال من یہود اصبہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ جاوین گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادرین اوڑھے ہوئے

عن ام شریک انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیفرن الناس من الدجال فی الجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ہم قلیل **ترجمہ** ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگین گے پہاڑون مین ام شریک نے کہا یا رسول اللہ عرب کے لوگ اوسدن کہان ہون گے (یعنے وہ دجال سے مقابلہ کیون نہ کرین گے) آپ نے فرمایا عرب اون دنون تھوڑے ہون گے (اور دجال کے ساتھی کروڑون)

عن ابن جریج بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن رھط منہم ابو الدھماء وابو قتادۃ قالوا کنا نمر علی ہشام

ابن عامر نا فی عمران بن حصین فقال ذات یوم انکم لتحدثون احادیث ما کنا نوا باحضر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی ولا اعلم بحدیثہ منی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق ادم الی قیام الساعۃ خلق اکبر من الدجال ترجمہ ابو الدہما اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے) عن ثلاثۃ رھط من قومہ فیھم ابو قتادۃ قالوا کنا نمر علی ھشام بن عامر الی عمران بن حصین مثل حدیث عبد العزیز بن مختار غیر انہ قال امر اکبر من الدجال ترجمہ وہی حدیث پر گذرا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربھا او الدخان او الدجال او الدابۃ او خاصۃ احدکم او امر العامۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹی موت یا تین آجاویں کی تو نیک اعمال کی قابو جاتی رہیگی

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربھا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم عن قتادۃ بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا

باب فضل العبادۃ فی الھرج فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت

عن معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبادۃ فی الھرج کھجرۃ الی ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنیکا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنیکا

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی

گمراہون پر جو مدبر ہون گے **باب** قُرْبِ السَّاعَۃِ قیامت کا قریب ہونا **عَنْ** سَھْلٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعَیْہِ اَلَّتِیْ تَلِی الْاِبْھَامَ وَالْوُسْطٰی وَھُوَ یَقُوْلُ بُعِثْتُ
اَنَا وَالسَّاعَۃُ ھٰکَذَا **ترجمہ** سہل سے روایت ہے نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے
اوس انگلی سے جو نزدیک ہے انگھوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے مین قیامت کے ساتھ اسطرح
بھیجا گیا ہون **ف** غرض یہ ہے کہ مجھ مین اور قیامت مین کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہین ہے
جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ مین کوئی اور انگلی نہین ہے اسیطرح میری شریعت بھی سب
شریعتون سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینون کے بعد ہے اوس کے بعد پھر قیامت ہی ہے **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ قَالَ
شُعْبَۃُ وَسَمِعْتُہٗ قَتَادَۃَ یَقُوْلُ فِیْ قَصَصِہٖ کَفَضْلِ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَلَا اَدْرِیْ اَذَکَرَہٗ عَنْ اَنَسٍ
اَوْ قَالَہٗ قَتَادَۃُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت
اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونو انگلیان شعبہ نے کہا مین نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصون مین کہتے تھے جنمین ایک
انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے اب مین نہین جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا یا اپنے دل سے کہا
عَنْ اَنَسٍ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ ھٰکَذَا
وَقَرَنَ شُعْبَۃُ بَیْنَ اِصْبَعَیِ الْمُسَبِّحَۃِ وَالْوُسْطٰی یَحْکِیْہِ **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِیْثِھِمْ **عَنْ**
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ
کَھَاتَیْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ آپ نے ملایا کلمہ کی انگلی
اور بیچ کی انگلی کو **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوْا عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ عَنِ السَّاعَۃِ مَتٰی السَّاعَۃُ فَنَظَرَ اِلٰی اَحْدَثِ
اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ فَقَالَ اِنْ یَّعِشْ ھٰذَا لَمْ یُدْرِکْہُ الْھَرَمُ قَامَتْ عَلَیْکُمْ سَاعَتُکُمْ **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ گنوار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے
تو قیامت کو پوچھتے آپ اون مین سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جیے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہانتک کہ
تمہاری قیامت ہو جاویگی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مرجاؤ مراد قیامت صغری ہے

اور وہ موت ہی) **عن** انس ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی تقوم الساعۃ وعندہ غلام من الانصار یقال لہ محمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعش ھذا الغلام فعسی ان لا یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آوے گی اوسوقت آپکے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے آپنے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پاوے کہ قیامت آجاوے

ف مراد قیامت سے وہی قیامت صغری ہے یعنے موت کیونکہ قیامت کبرے کا وقت سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین **عن** انس بن مالک ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال متی تقوم الساعۃ قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھنیۃ ثم نظر الی غلام بین یدیہ من ازد شنوءۃ فقال ان عمر ھذا لم یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ قال قال انس فانی لاری ذاک الغلام من اترابی یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہورہے پھر آپنے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ مین سے ہے اوس کیطرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا نہوگا یہانتک کہ تیری قیامت ہوجاویگی انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنون مین سے تھا اوسدن

عن انس قال مر غلام للمغیرۃ بن شعبۃ وکان من اقرانی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤخر ھذا فلن یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیون مین سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ قال تقوم الساعۃ والرجل یحلب اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل یلیط حوضہ فما یصدر حتی تقوم **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہوجاوے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سونہ پہونچا ہوگا برتن اوس کے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہون گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کرچکے ہون گے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کررہا ہوگا سو اسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا

کہ قیامت آجاوے گی **باب** ما بین النفختین صور کے دونو پھونک مین کتنا فاصلہ ہوگا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین النفختین اربعون قالوا یا ابا ھریرۃ اربعین یوما قال ابیت قالوا اربعین شھرا قال ابیت قالوا اربعین سنۃ قال ابیت ثم ینزل من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وھو عجب الذنب ومنہ یرکب الخلق یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور کے دونون پھونکون کے بیچ مین چالیس کا فرق ہوگا لوگون نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا پھر لوگون نے کہا چالیس مہینے کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا پھر لوگون نے کہا چالیس برس کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا (یعنے مجھے اسکا تعین معلوم نہین) پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اوس سے لوگ ایسے اوگ آوین گے جیسے سبزہ اوگ آتا ہے اونہون نے کہا آدمی کے بدن مین کوئی چیز ایسی نہین جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑہ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہون گے (نووی نے کہا اس مین سے پیغمبر مستثنے ہین اون کے بدنون کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن ادم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوا ایک ہڈی کے اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جاوے گا **ف** عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جنتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو ہڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہے مگر ہڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول رہین سے شروع ہوتی ہے اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہوجاوے گا یہ جو فرمایا کہ ہڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوس کے بارہ یک اجزاے اصلیہ نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلے اجزا گل جاوین (تحفۃ الاحبار) **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فذکر احادیث منها وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الانسان عظما لا تاکلہ الارض ابدا فیہ یرکب یوم القیمۃ قالوا ای عظم یا رسول اللہ قال عجب الذنب ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن مین ایک ہڈی ہے جسکو زمین نہین کہاتی اوسی سے جوڑا جاویگا قیامت کو لوگون نے عرض کیا وہ کون سی ہڈی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ڈنڈی کی

کتاب الزہد

کتاب اون حدیثون کے بیان مین جو دنیا سے نفرت دلاتی ہین

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مسلمان کا اور جنت ہی کافر کی ف مسلمان کیسے ہی عیش مین ہو مگر کافر کیطرح عیش نہین کرسکتا کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہین عاقبت کی فکر اوسکو نہین عبادت کی مشقت اوسکو نہین مسلمان کو یہ سب محنتین ہین اوس پر شعر کا قبر کا دغدغہ ہے یہان فکر معیشت ہے وہان دغدغہ حشر البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاص پاکر قبر اور حشر سے پار ہوکر جنت مین جاویگا اوسوقت اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہانتک ایمان قوی ہوگا وہین تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیۃ والناس کنفیہ فمر بجدی اسک میت فتناولہ فاخذ باذنہ ثم قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال تحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا فیہ لانہ اسک فکیف وھو میت فقال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بازار مین سے گذرے آپ مدینہ مین آرہے تھے کسی عالیہ کیطرف سے (عالیہ وہ گاؤن ہین جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہین) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونون طرف تھے آپنے ایک بہیڑ کا بچہ چھوٹے کان والا

مردہ دیکھا اوسکا کان پکڑا اپھر فرمایا تم مین سے کون یہ لیتا ہے ایک درہم کو لوگون نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بھی اسکو لینا نہین چاہتے یعنی کسی چیز کے بدلے اور ہم اوسکو کیا کرین گے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو ملجاوے لوگون نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس مین عیب تہا کہ کان اسر کے بہت چھوٹے ہین پھر مرے پر اوسکو کون لیگا آپنے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیث الثقفی فلو کان حیا کان ھذا الشلا یہ عیبا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** مطرف عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقرأ الھاکم التکاثر قال یقول ابن ادم مالی مالی قال وھل لک یا ابن ادم من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ الہکم التکاثر پڑھتے تہے آپنے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تو نے کہایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھوڑ کی **ف** اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہین ہے بلکہ تیرے وارثون کا ہے یا اگر وارث نہین تو الفتون کا ہے افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹہاوے اور حظ دوسرے اڑاوین لازم ہے کہ آپ خوب کہاوے اور پہنے اور لے دیوے دوستون اور عزیزون کو کہلاوے اسپر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لین تو خیر **عن** مطرف عن ابیہ قال انتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث ھمام **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول العبد مالی مالی انما لہ من مالہ ثلاث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی ما سوی ذلک فھو ذاھب و تارکہ للناس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اسکا مال تین چیزین ہین جو کہایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو خدا کی راہ مین دیا اور جمع کیا اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگون کے لیے **عن** العلاء بن عبد الرحمن بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اوس کے ساتھ اوس کے گھر والے اور مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اوس کے ساتھ رہجاتا ہے (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اوسی کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیے اور لڑکے بالے بال بچے مال و دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ **ترجمہ** عمرو بن عوف سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کیطرف بھیجا وہاں کا خراج لانے کو اور آپ نے صلح کرلی تھی بحرین والوں سے اور انپر حاکم کیا تھا علا بن حضرمی کو پھر ابو عبیدہ وہ مال لیکر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہونچی انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے انکو دیکھکر تبسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لیکر آئے ہیں اور تم اسی خیال سے جمع ہوئے کہ مال ملیگا انہوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش

ہوجاؤ اور امید رکھو اوس بات کی جس سے خوش ہوگے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تمپر ڈر نہین لیکن مجھے اسکا ڈر ہے کہ کہین دنیا تمپر کشادہ ہوجاوے جیسی تم سے پہلے لوگون پر کشادہ ہوئی تہی پہر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگے جیسے اگلے لوگون نے حسد کیا تہا اور ہلاک کردے تم کو جیسے اُنکو ہلاک کیا تہا +

عن الزہری بإسنادیونس ومثل حدیثہ غیر انہ فی حدیثہ صالح وتلہیکم کما الہتہم **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ غافل کردے تمکو جیسے اگلے لوگون کو غافل کردیا تہا

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا فتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او غیر ذلک تنافسون ثم تحاسدون ثم تدابرون ثم تباغضون او نحو ذلک ثم تنطلقون فی مساکین المہاجرین فتجعلون بعضہم علی رقاب بعض **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہوجاوین گے تو تم کیا ہوگے عبد الرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہین گے جو اللہ نے ہمکو حکم کیا (یعنے اسکا شکر کرین گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچہ نہین کہتے رشک کروگے پہر حسد کروگے پہر بگاڑوگے دوستون سے پہر دشمنی کروگے یا ایسا ہی کچہ فرمایا پہر مسکین مہاجرین پاس جاؤگے اور ایک کو دوسرے کا حاکم بناؤگے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ ممن فضل علیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے دوسرے کو دیکہے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت مین تو اسکو دیکہے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت مین تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقوی مین اوسکو دیکہے جو اپنے سے زیادہ ہو **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابی الزناد سواء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ قال ابو معاویۃ علیکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکہو جو تمسے

کم ہے مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں اور ہکومت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے
اگر ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھوگے اپنے اوپر **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعا
عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع
واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب
الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ
فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال
الابل او قال البقر شک اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر
البقر قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای
شیء احب الیک فقال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر
فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک
قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای
المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا
واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی
صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ
لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال
بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال لہ کانی اعرفک الم تکن ابرص
یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال
ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال
لھذا واورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال
واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال
فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی رد علیک بصرک شاۃ
اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت

فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي
عنك وسخط على صاحبيك ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل
کے لوگون مین تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اون کو
آزماوے تو اون کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اوس نے کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت
پیاری ہے اوس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جاوے جس کے سبب لوگ
مجھ سے گھن کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوس کی گھن دور ہوئی اور اوسکو
اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا اونٹ یا گائے
اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید
داغ والے یا گنجے نے ان مین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن
اونٹنی دی پھر کہا خدا تعالی تیرے واسطے اس مین برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر
فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے اوس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی
رہی جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھنتے ہین پھر اوس نے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی
اور اسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت بھاتا ہے اوس نے کہا گائے سو اوس کو
گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالی میری
آنکھہ مین روشنی دے تو مین اوس کے سبب لوگون کو دیکھون حضرت صلعم نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر
ہاتھہ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے
کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی پھر اونٹنی اور گائے بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے
سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے
کی جنگل بھر مکریان ہو گئین حضرت صلعم نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی
اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوس نے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے تمام اسباب
کٹ گئے (یعنی تدبیرین جاتی رہین اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہونچنا مجھہ کو ممکن
نہین بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے مین تجھہ سے مانگتا ہون اوسی کے نام پر جس نے

تجھکو ستھرا رنگ اور ستھرا نی کہال دی اور مال اونٹ دیئے ایک اونٹ جو میرے سفر مین کام آوے اوس نے کہا
لوگون کے حق مجھپر بہت ہین یعنے قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجھکو دون پھر فرشتہ
نے کہا البتہ مین تجھکو پہچانتا ہون پہلا کیا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ تجھسے لوگ گھنا تے تہے پھر خدا نے اپنے
فضل سے تجھکو یہ مال دیا اوس نے جواب دیا کہ مین نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کوئی پشت سے
بڑے آدمی تہے فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا
پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغو والے سے کہا
تہا اوس نے بہی وہی جواب دیا جو سفید داغو والے نے دیا تہا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو
ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندہے پاس گیا اپنے اسی صورت اور شکل مین
پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو
مجھکو آج منزل پر پہونچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجھسے اوس خدا کے نام پر جس نے
تجھکو آنکھہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوس نے کہا کہ بیشک مین اندہا
تہا خدا نے مجھکو آنکھہ دی تو لے جا ان بکریون مین سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریون مین سے جتنا تیرا
جی چاہے قسم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ مین لیوے گا مین تجھہ کو مشکل مین نہین ڈالون گا یعنے
تیرا ہاتھہ نہ پکڑونگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینون آدمی صرف آزمائے گئے تہے سو تجھسے
تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتہیون سے ناخوش ہوا ف اس حدیث مین شکر گذار
اور ناحق شناس بندے کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث ساری عالم کے حال مین ہے یعنے ہم سب لوگ
اول کچھ حقیقت نہین جان مال صحت علم حکومت محض اوس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی
حقیقت اور خدا تعالی کا کرم بوجھکر شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بہولکر
اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے (تحفۃ الاخیار) عن
عامر بن سعد قال کان سعد بن ابی وقاص فی ابلہ فجاءہ ابنہ عمر فلما رآہ سعد قال
اعوذ باللہ من شر ہذا الراکب فنزل فقال لہ انزلت فی ابلک وغنمک وترکت الناس یتنازعون
الملک بینہم فضرب سعد فی صدرہ فقال اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن

ابی وقاص اپنے اونٹون مین تہے اتنے مین اون کا بٹیا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو امام حسین علیہ السلام سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے اُسکو دیکھا تو کہا پناہ مانگتا ہون مین اللہ تعالی کی اس سوار کے شر سے پھر وہ اترا اور بولا تم اپنے اونٹون اور بکریون مین اترے ہو اور لوگون کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہین (یعنے خلافت اور حکومت کے لیے) سعد نے اوس کے سینے پر مارا اور کہا چپ رہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے اللہ دوست رکھتا ہے اوس بندے کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چھپا بیٹھا ہے ایک کونے مین (فساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہین بگاڑتا) افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کے طمع مین آخرت گوائی نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اوسکا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنے مراد ہے **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَقَدْ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْکُلُہٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَۃِ وَھٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اِنْ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِیْ وَلَمْ یَقُلِ ابْنُ نُمَیْرٍ اِذًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص کہتے تہے قسم خدا کی مین پہلا وہ شخص ہون جس نے تیر مارا خدا کی راہ مین اور ہم جہاد کرتے تہے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے پاس کہانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے جھلے اور سمر کے (یہ دونون جنگلی درخت ہین) یہانتک کہ ہم مین سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ (یعنے زبیر رضؓ کی اولاد) مجھکو دین کے باتین سکھلاتے ہین یاد رہے کہ اسطرح دین کے لیے تنبیہ کرتے ہین یا سزا دینا چاہتے ہین ایسا ہو تو مین بالکل ٹوٹے مین پڑا اور میری محنت ضائع ہوگئی **عن** اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا یَخْلِطُہٗ بِشَیْءٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ ہم مین سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے اس مین کچھ نہ ملا ہوتا (یعنے خالص پتے ہوتے) **عن** خَالِدِ بْنِ عُمَیْرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَۃُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْھَا اِلَّا صُبَابَۃٌ کَصُبَابَۃِ الْاِنَاءِ یَتَصَابُّھَا صَاحِبُھَا وَاِنَّکُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْھَا اِلٰی دَارٍ لَا زَوَالَ لَھَا فَانْتَقِلُوْا بِخَیْرِ مَا بِحَضْرَتِکُمْ فَاِنَّہٗ قَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ

شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَ
لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ
عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَائْتَزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَائْتَزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا
أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ
صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتُخْبَرُونَ
وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا

ترجمہ خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے
بصرے کے) سکو خطبہ سنایا تو اللہ تعالی کی تعریف کی اور ثنا کی پھر کہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو کہ دنیا
نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا مین سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن مین کچھ بچا ہوا پانی رہجاتا ہے جس کو
اوسکا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جسکو زوال نہین تو اپنے سامنے نیک
کام کرکے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جاویگا اور ستر برس تک
اوس مین اوترتا جاوے گا اور اس کی تہ کو نہ پہونچیگا قسم خدا کی جہنم بھرا جاوے گا کیا تم تعجب کرتے ہو
اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے
اور ایک دن ایسا آویگا کہ جنت لوگون کے ہجوم سے بھرا ہوگا اور تو نے دیکھا ہوگا مین ساتوان تھا سات
شخصون مین سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا درخت کے
پتون کے یہانتک کہ ہمارے گال پھٹ گئے (بوجہ پتون کی حرارت اور سختی کی) مین نے ایک چادر
پائی اور اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کی مینے تہ بند بنائی اور دوسرے ٹکڑے کی سعد بن مالک
نے اب آج کے روز کوئی ہم مین سے ایسا نہین ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی
اس بات سے کہ مین اپنے تئین بڑا سمجھون اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہون اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا
مین) ہمیشہ نہین رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت مین) جاتا رہا یہان تک کہ آخری انجام اسکا
یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب خبر پاؤگے اور تجربہ کروگے اون امیرون کا جو ہمارے بعد آوین گے (کہ
کہ اون مین دین کی باتین جو نبوت کا اثر ہے نہ رہین گے اور وہ بالکل دنیادار ہوجاوین گے) **عن**

خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ
بِنَحْوِ حَدِيْثِ شَيْبَانَ **ترجمہ** خالد بن عمیر سے روایت ہے اونہون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم
تھے بصرے کے پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ
ابْنَ غَزْوَانَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ
اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا **ترجمہ** خالد بن عمیر سے روایت ہے مین نے سنا عتبہ بن
غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا مین ساتوان شخص تھا سات آدمیون کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتون کے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ
رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا
كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَ
اُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ
اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيْ فَيَقُوْلُ
اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ
فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ قَالَ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا
نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَ
بِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ
يُقَالُ لَهُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ يَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِيْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ
عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَ
ذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے پروردگار کو دیکھینگے قیامت کے دن
آپ نے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ
نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہ ہو

اصحاب نے کہا کہ نہین آپنے فرمایا سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہی کہ تم کو اپنے رب کے دیدار مین کچھہ شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنے جیسی چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا تعالی کی رویت مین اشتباہ نہ ہوگا پھر حقتعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے بندے بھلا مین نے تجھہ کو عزت نہین دی اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھہ کو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتھہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے آپنے فرمایا تو حقتعالے فرماوے گا بھلا تجھہ معلوم تہا کہ تو مجھہ سے ملے گا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حقتعالی فرماوے گا کہ اب ہم بہی تجھہ کو بھولتے ہین یعنے تیری خبر نہ لین گے اور تجھکو عذاب سے نہ بچاوینگے جیسے تو ہم کو بھولا پھر خدا تعالی دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہے گا اے فلانے بھلا مین نے تجھہ کو عزت نہین دی اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھہ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتھہ لیتا تہا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا تعالی فرماوے گا بھلا تجھہ کو معلوم تہا کہ تو مجھہ سے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا تعالی فرماوے گا سو مقرر مین بہی اب تجھہ بھلا دیتا ہون جیسے تو مجھہ کو دنیا مین بھولا تہا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا اوس سے بہی اسیطرح کہیگا بندہ کہیگا اے رب مین تجھہ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولون پر اور مین نے نماز پڑہی روزہ رکہا صدقہ دیا اسیطرح اپنی تعریف کرے گا جہانتک اوس سے ہو سکے گی حقتعالی فرماوے گا دیکہہ یہین تیرا جہوٹ کہلا جاتا ہے حضرت صلعم نے فرمایا پھر حکم ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کہڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھہ پر گواہی دیگا پھر اوس کے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوس کے اعمال کی گواہی دینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اوسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنے جہوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالی غصہ کریگا اور پہلے دونون کافر تہے معاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھہ فائدہ نہین لوگون کو دکہلانے کی نیت سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال ہی اس سے نہ کرنا بہتر ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ھل تدرون مما اضحک قال قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ فیقول الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول لا اجیز علی نفسی الا

شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ ہنسے آپنے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں ہم نے کہا کہ اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہیگا اے مالک کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دی چکا ہے ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکروں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالی جواب دیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے پروردگار فرماوے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھپر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کیجاویگی بندے کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہوگا بولو وہ اوس کے سارے اعمال بول دینگے پھر بندے کو بات کرنے کی اجازت دیجاوے گی بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہیگا حیف دور ہو جاؤ خدا کی مار تمپر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا یعنے تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ میں جاؤ) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفاف روزی دے یعنے بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کو موافق دے تاکہ دے تیری یاد سے غافل نہ ہو جاویں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ **عَنْ** عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین

دن برابر گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوے یہانتک کہ آپنے وفات پائی باوجود اسکے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت
آپ کو حاصل تہی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی **عن** عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام تباعا من خبز بر حتی مضی
لسبیلہ **عن** عائشۃ انہا قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز
شعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی دوسری روایت
مین یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز بر فوق ثلاث **ترجمہ** تین دن سے
زیادہ گیہون کی روٹی سے سیر نہ ہوے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ما شبع
ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز البر ثلاثا حتی مضی لسبیلہ **ترجمہ** وہی جو پہلے
گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یومین
من خبز بر الا واحدهما تمر **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوی مگر ایک دن صرف کہجور ملی
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت انا کنا ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لنمکث
شہرا ما نستوقد بنار ان هو الا التمر والماء **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تہا کہ مہینہ مہینہ بہر تک انگار نہ سلگاتے صرف کہجور اور پانی پر گذارہ
کرتے **عن** ہشام بن عروۃ بہذا الاسناد ان کنا لنمکث ولم یذکر ال محمد و
زاد ابو کریب فی حدیثہ عن ابن نمیر الا ان یاتینا اللحیمۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں
اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو انگار سلگاتے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالے
عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما فی رفی من شیء یاکلہ ذو کبد
الا شطر شعیر فی رفی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہ ففنی **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے طاقون کے بیچ
مین تہوڑی جو تہی مین اوسی مین سے کہایا کی یہانتک کہ بہت دن گذر گئے مین نے انکو ماپا تو وہ
ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے مین برکت زیادہ ہوتی ہے) **عن** عروۃ عن

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلٰثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں قسم خدا کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی میں نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتیں اونہوں نے کہا کھجور اور پانی البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسائے تھے اون کے جانور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ہمکو دودھ پلاتے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبار اپنے طبح اور شام دونوں وقت سیر ہوکر نہیں کھایا **عَنْ** عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی اور ہم سیر ہوتے ہے پانی اور کھجور سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوے کھجور اور پانی سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزٍ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ

کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والون کو سیر نہین کیا تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے **عَنْ** اَبِی حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُشِیْرُ بِاِصْبَعَیْهِ مِرَارًا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے مینے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونون انگلیون سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوے یہانتک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ وَتُنْتِیَةُ لَمْ یَذْكُرْهُ **ترجمہ** نعمان بن بشیر کہتے تہے تم نہین کہاتے اور پیتے جو چاہتے ہو مین نے تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انکو خراب کھجور بہی پیٹ بہر کر نہین ملتی تہی **عَنْ** سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مسکہ کے طرح طرح کے کہانون کے راضی نہین ہوتے **عَنْ** سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ یَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْیَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَظَلُّ الْیَوْمَ یَلْتَوِیْ مَا یَجِدُ دَقَلًا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ **ترجمہ** سماک بن حرب سے روایت ہے مینے سنا نعمان کو خطبہ پڑہتے ہوے وہ کہتے تہے حضرت عمر نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگون نے حاصل کی پہر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے بہوک سے آپ کو خراب کھجور نملتی جس سے اپنا پیٹ بہرین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا لَهٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاكُمْ مَا یَیَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا

امرکم للسلطان وان شئتم صبرتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیامۃ الی الجنۃ باربعین خریفا قال
فانا نصبر لا نسأل شیئا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین
فقیرون مین سے ہین عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے وہ بولا ہان عبداللہ نے کہا
تیرا گھر ہے جس مین تو رہتا ہے وہ بولا ہان عبداللہ نے کہا تو تو امیرون مین سے ہے وہ بولا میرے پاس ایک خادم
بھی ہے عبداللہ نے کہا پھر تو تو بادشاہون مین سے ہے ۔ ابوعبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبداللہ بن
عمرو بن عاص کے پاس آئے مین اون کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابامحمد قسم خدا کی ہمکو کوئی چیز
میسر نہین نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب عبداللہ نے کہا تم جو چاہو مین کرون اگر چاہتے ہو تو ہمارے
پاس چلے آؤ ہم تمکو وہ دینگے جو اللہ نے تمہاری تقدیر مین لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے
کرین اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے مہاجرین محتاج مالدارون سے چالیس برس آگے (جنت مین) جاوینگے وہ بولے ہم صبر کرتے ہین
اور کچھ نہین مانگتے **باب** النہی عن الدخول علی اہل الحجر الا من یدخل باکیا
قوم ثمود کے گھرون مین جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جاوے **عن** عبداللہ بن عمر
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الحجر لا تدخلوا علی ہؤلاء القوم
المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیہم ان
یصیبکم مثل ما اصابہم **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر (یعنے ثمود کے لوگ جو سب کے سب نتی کے چیخنے سے ہلاک ہو گئے) کی شان
مین فرمایا (غزوہ تبوک مین یہ قوم کے گھر اور سرا ہی تھی) مت جاؤ ان عذاب والے لوگون پر (یعنے ان کے
گھرون مین) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اوس کے عذاب سے) اگر تم روتے
نہ ہو تو وہان مت جاؤ ایسا نہو تم کو وہ عذاب آلگے جو اونپر آیا تھا **عن** عبیداللہ بن عمر قال مررنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحجر فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم الا ان تکونوا باکین حذرا ان یصیبکم
مثل ما اصابہم ثم زجر فاسرع حتی خلفہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حجر پر سے گذرے آپنے فرمایا مت جاؤ ظالمون کے گھرون مین مگر روتے ہوے اور بجو کہین تمکو بھی وہ عذاب نہ ہو جو اون کو ہوا تھا پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہانتک کہ حجر پیچھے رہ گیا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُهْرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اوترے حجر مین (یعنے ثمود کے ملک مین) اونہون نے وہان کے کنوون کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا اوس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹون کو کھلا دین اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اوس کنوے سے لین جسپر اونٹنی آتی تھی صالح ع کی **ف** نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار مین خضوع اور مراقبہ سے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہان سے نکل جاوے اور وہان کا کھانا اور پانی استعمال نکرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نکھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے (انتہے) **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوون کے لیے کماوے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اوسکا درجہ ایسا ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالی راہ مین اور مین سمجھتا ہون یہ بھی فرمایا جیسے اوسکا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اوس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نکرے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور

یتیم کی خبر گیری کرنیوالا خواہ اوسکا عزیز ہو یا غیر ہو جنت مین اس طرح سے ساتھ ہون گے جیسے یہ دو انگلیان
اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی سے **باب** فضل بناء المساجد مسجد بنانیکی
فضیلت **عن** عبید اللہ الخولانی سے روایت ہے کہ سمع عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
عند قول الناس فیہ حین بنی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم انکم قد اکثرتم
وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بنی مسجدا قال بکیر حسبت انہ
قال یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ وفی روایۃ ھارون بنی اللہ لہ بیتا
فی الجنۃ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگون
نے اون کے حق مین باتین کین حضرت عثمان نے کہا تمنے بہت باتین بنائین اور مینے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص بنا دے ایک مسجد خالص خدا تعالے کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس
کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اوسپر کندہ نکرا وے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اوسی کی تعمیر کرے نئی
نہ بنا وے کہ دونون مسجدین اوجاڑ ہون) اللہ اوس کے لیے ویسا ہی ایک گہر بنا وے گا جنت مین
عن محمود بن لبید ان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ اراد بناء المسجد
فکرہ الناس ذلک واحبوا ان یدعہ علی ھیئتہ فقال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من بنی مسجدا للہ بنی اللہ لہ فی الجنۃ مثلہ **ترجمہ** محمود بن لبید
سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگون نے اوسکو برا جانا اور
یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اوسی شکل مین رہے (جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تہے) انہون
نے کہا مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص اللہ تعالے کے لیے ایک
مسجد بنا وے اللہ تعالے اوس کے لیے جنت مین ایک گہر بنا وے گا **عن** عبد الحمید بن جعفر
بھذا الاسناد غیر ان فی حدیثھما بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب**
فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ
من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ
ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء

فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ سَأَلْتَنِي عَنِ اسْمِي قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَ اٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایک مرد تنہا میدان مین اوس نے بادل مین ایک آواز سُنی فلانے کے باغ کو سینچ دے اس آواز کے بعد سے ہے بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین مین پانی برسایا ایک نالی وہان کی نالیون مین سے بالکل لبالب ہوگئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادہر اودہر کرتا ہے سو اوس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل مین سُنا تھا پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیون پوچھا وہ بولا مین نے بادل مین ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین خدا کے احسان کی کیا شکرگذاری کرے گا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہون گا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا ایک تہائی اوسکی خیرات کرون گا اور ایک تہائی مین اور میرے بال بچے کھا دین گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت مین خرچ کرونگا حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ مین صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا تعالی کے حکم موافق پانی برساتے ہین ایک ہی مقام مین ایک جگہہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے **عن** وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ هٰذَا الْاِسْنَادَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاجْعَلْ ثُلُثَهٗ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ ایک تہائی مین مسکینون اور سائلون اور مسافرون مین صرف کرون گا **باب** تَحْرِيمِ الرِّيَا ریا اور نمایش کی حرمت **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین بہ نسبت اور شریکون کے محض بے پرواہ ہون سب سے

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس مین میرے ساتھہ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہون (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہے خدا اوسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوس مین کچھہ بھی لگاؤ نہ ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن رایا رایا اللہ بہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کو سنانے کے لیے نیک کام کریگا اللہ تعالی بھی قیامت کے دن اوس کی ذلت لوگون کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالے بھی اسکا دکھلاوا کریگا (یعنی صرف ثواب دکھلاویگا پر ملیگا کچھہ نہ تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو) **عن** جندب العلقی قال قال رسول اللہ صلعم من یسمع یسمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ **ترجمہ** جندب علقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کو اپنی نیکی سنانا چاہیگا اللہ اوسکی ریا کا اسکا عذاب لوگون کو سنا دیگا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کریگا خدا بھی اسکو دکھا دیگا (یعنی قیامت کے دن اسکی عیب لوگون کو دکھا دیگا یا صرف ثواب لوگون کو دکھلا دیگا اور ملیگا کچھہ نہین خاک) **عن** سفیان بہذا الاسناد وزاد ولم اسمع احدا غیرہ یقول قال رسول اللہ صلعم **عن** سلمۃ بن کہیل قال سمعت جندبا ولم اسمع احدا یقول سمعت رسول اللہ صلعم غیرہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثل حدیث الثوری **عن** الولید بن حرب بھذا الاسناد **ترجمہ** یہی جو گذرا **باب** حفظ اللسان زبان کو روکنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد لیتکلم بالکلمۃ یزل بھا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کیوجہ سے انگار مین اتنا اور ترجاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ بے ادبی کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کے ساتھہ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو مین رکھے بے ضرورت بات نکرے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لینکلم بالکلمۃ ما یتبین ما فیھا یھوی بھا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہین جانتا اوسمین کتنا نقصان ہے اوس کے سبب سے انگار مین گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب **باب**

مَنْ يَأْمُرُ وَلَا يَفْعَلُ وَيَنْهَى وَلَا يَنْتَهِي جو شخص اورون کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اسکا
عذاب **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ أَتَرَوْنَ
أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَتِحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ
أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ
أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ
يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ آمُرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے اون سے
کہا گیا تم حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس نہین جاتے اور اون سے گفتگو نہین کرتے انہون
نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ مین اون سے گفتگو نہین کرتا مین تمکو سناؤن قسم خدا کی مین ان سے باتین کر چکا جو
مجھکو اپنے اور اون کے بیچ مین کرنا تھین البتہ مین نے یہ نہین چاہا کہ وہ بات کہولون جس کا کہولنے والا
پہلے مین ہی ہون اور مین کسیکو جو مجھہ پر حاکم ہو یہ نہین کہتا کہ وہ سب لوگون مین بہتر ہے مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جاویگا پھر وہ
جہنم مین ڈالا جاوے گا اوس کے پیٹ کی آنتین باہر نکل آوین گی وہ انکو لیے ہوے گدھے کیطرح
جو چکی پیستا ہے چکر لگا دے گا اور جہنم والے اوس کے پاس اکھٹا ہونگے اوس سے پوچھین گے اے
فلانے کیا تو اچھی بات کا حکم نہین کرتا تھا اور بری بات سے منع نہین کرتا تھا وہ کہیگا مین تو ایسا
کرتا تھا لیکن مین دوسرون کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسرون کو بری بات سے
منع کرتا اور خود اوس سے باز نہ رہتا **عَنْ** أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ
رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ
ترجمہ وہی جو گذرا **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سَتْرَ نَفْسِهِ انسان کو اپنا پردہ
کھولنا منع ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ
الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا

وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری تمام امت کو گناہ بخشے جاوینگے مگر اون لوگون کے جو اپنی گناہون کو فاش کرتے ہین اور وہ یہ ہی کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اسکا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے مین نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو پروردگار نے اُسکو چھپایا اور رات بھر چھپا رہا صبح کو اوس نے پردہ کھولدیا **ف** پوشیدہ گناہون کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہ ہوگا سو سطلب کہ اس مین گناہ پر جرات اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا تعالے سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالے اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوس نے بیحیائی کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون (تحفۃ الاخیار) **باب** تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ چھینکنیوالے کا جواب اور جمائی کی کراہت **عن** اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیون نے چھینکا آپنے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چھینکا اور آپنے جواب دیا لیکن مین نے چھینکا اور آپنے جواب نہ دیا آپنے فرمایا اوس نے (یعنے جسکا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے خدا تعالی کا شکر نہ کیا **ف** نووی نے کہا کتاب السلام مین اوسکی بحث گذر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہی اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہی **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جواب پہ گزرا

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ **ترجمہ** ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین ابوموسی کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر مین تہے۔ (ام کلثوم اون کا نام تہا پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح مین تہین جب اونہون نے طلاق دیدیا تو ابوموسی نے اون سو نکاح کرلیا) مین چھینکا تو ابوموسی نے جواب ندیا (یعنے یرحمک اللہ نہ کہا) پہر وہ چھینکین تو اون کو جواب دیا مین اپنی مان کے پاس گیا اور اون سو یہ حال بیان کیا جب ابوموسی اون کے پاس آئے تو میری مان نے اون سو کہا میرا بیٹا چھینکا تو تمنے جواب ندیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا ابوموسی نے کہا تیرا بیٹا چھینکا تو اوس نے الحمدللہ نہین کہا اس لیے مین نے جواب نہین دیا اور وہ عورت چھینکی اوس نے الحمدللہ کہا تو مین نے جواب دیا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب تم مین سو کوئی چھینکے پہر اللہ کا شکر کرے (یعنے الحمدللہ کہے) تو اوسکو جواب دو اور جو الحمدللہ نہ کہے تو اوسکو جواب مت دو **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپنے فرمایا یرحمک اللہ پہر وہ چھینکا آپنے فرمایا اوسکو زکام ہوگیا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کیطرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور استلاء بدن کی) پہر جب تم مین سے کسی کو جمائی آوے تو اسکو روکے جہانتک ہوسکے (یعنے منہ پر ہاتہہ رکہے) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ **ترجمہ** جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آوے تو اس کو روکے جہانتک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ وَّعَبْدِ الْعَزِیْزِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابٌ فِی اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ

متفرق حدیثوں کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدمؑ اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنے مٹی سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ اُمَّۃٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاھَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَھَا اِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْہُ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَحَدَّثْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ کَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِکَ مِرَارًا قُلْتُ اَقْرَءُ التَّوْرٰۃَ قَالَ اِسْحَاقُ فِیْ رِوَایَتِہٖ لَا نَدْرِیْ مَا فَعَلَتْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ جو ہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہونگے جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ

بنی اسرائیل کی شریعت مین اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودہ حرام تہا) ابوہریرہ نے کہا یہ حدیث
مین نے کعب سے بیان کی انہون نے کہا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہا ہان پہر انہون
نے پوچہا پہر پوچہا کئی بار پوچہا مین نے کہا کیا مین تورات پڑہتا ہون (جو اس مین دیکہکر یہ روایت مین نے حاصل کی
ہوگی میرا تو سارا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ اَلْفَارَةُ مَسْخٌ فَاٰیَةُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ یُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهٗ وَیُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْهَا لَبَنُ
الْاِبِلِ فَلَا تَذُوْقُهٗ فَقَالَ لَهٗ كَعْبٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا نَزَلْتُ
عَلَی التَّوْرٰىةِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہوگیا اور اسکی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا
دودہ رکہو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکہو تو چکہتا تک نہین کعب نے کہا کیا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے ابوہریرہ نے کہا پہر نہین تو کیا مجہپر تورات اوتری ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہین لگتا (یعنے مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب
کسی معاملہ مین ایکبار خطا اٹہاوے تو دوبارہ اوسکو نہ کرے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ کا یہی مضمون
ہے اور بعضون نے کہا یہ حدیث آخرت کے کامون مین ہے اور یہ حدیث آپ نے اسوقت فرمائی کہ ایک شاعر کو جو آپ
کی ہجو کیا کرتا تہا قید کیا پہر احسان رکہکر اوسکو مفت چہوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستاوے لیکن
اُس نے چہوٹنے کے بعد پہر وہی شرارت شروع کی پہر پکڑا گیا اوس نے پہر درخواست کی مفت چہوڑ دینے کی تب آپنے
یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام ابا عزہ تہا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** صُهَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ
اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَیْرٌ وَّلَیْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَیْرًا لَّهٗ وَاِنْ
اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَیْرًا لَّهٗ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن کا بہی عجب حال ہے اوسکا ثواب کہین نہین گیا یہ بات کسی کو حاصل نہین ہے اگر اُسکو خوشی ہوتی تو وہ شکر
کرتا ہے اسمین بہی ثواب ہے اور جو اُسکو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اسمین بہی ثواب ہے **باب** اَلنَّهْیِ عَنِ الْمَدْحِ
اِذَا كَانَ فِیْهِ اِفْرَاطٌ اَوْ خِیْفَ فِتْنَةٌ عَلَی الْمَمْدُوْحِ ممانعت تعریف کرنیکی جبکہ تعریف حد سے بڑہجاوے **عن** اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ
مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَیْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو **ف** نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنیکا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اوس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اوسکو غرور پیدا ہو جاویگا اوسکی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اور لوگوں کو ایسے کام کرنیکی ترغیب ہو تو مستحب ہے انتہی **تبصرہ** کہتا ہے کہ ہمارے زمانے میں کوئی تعریف کرنیوالا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کی منہ پر خاک نہ ڈالی جاوے یہ لوگ تعریف میں اتنا سا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جسکی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہان پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسیکو لائق نہیں ہیں اونکی زبان پر خدا کی پٹکار اسیطرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بعید القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن اون سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

عن اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَرَّ رَجُلٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْهُ فِيْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم مین سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یون کہے مین خیال کرتا ہون اگر وہ واقعی ایسا ہو کہ وہ ایسا ہی اسپر بھی مین اللہ کے سامنے کسی کو ایسا نہین کہتا (یعنے معلوم نہین کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہین یا جسکو خدا بتلاوے) **عن** شعبۃ بھذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع لیس فی حدیثھما فقال رجل ما من رجل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل منہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین یہ نہین ہے کہ اللہ تعالی کے رسول کے بعد اوس سے کوئی بہتر نہین **عن** ابی موسی قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یثنی علی رجل ویطریہ فی المدحۃ فقال لقد اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص تعریف کرتے ہوے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اوسکی تعریف مین آپ نے فرمایا تمنے ہلاک کیا یا کاٹا اوس شخص کی پیٹھ کو **عن** ابی معمر قال قام رجل یثنی علی امیر من الامراء فجعل المقداد یحثی علیہ التراب وقال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحثی فی وجوہ المداحین التراب **ترجمہ** ابو معمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیرون مین سے تعریف کر رہا تھا مقداد بن الاسود نے اوسپر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف کرنے والون کو منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقۃً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا نا امید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم اون کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہوا **عن** ھمام بن الحارث ان رجلا جعل یمدح عثمان فعمد المقداد فجثا علی رکبتیہ وکان رجلا ضخما فجعل یحثو فی وجھہ الحصا فقال لہ عثمان ما شانک فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب **ترجمہ** ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقداد اپنے گھٹنون کو بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنیوالے کے منہ پر کنکریان ڈالنے لگے حضرت عثمان نے کہا اے مقداد تمکو کیا ہوا وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف کرنیوالون کو دیکھو تو اون کے مونہون مین خاک ڈالو **عن** المقداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت فی المنام السوک بسواک فجاء نی رجلان احدھما اکبر من الاخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر **ترجمہ** عبد اللہ عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھکو کہنچا ایک بڑا تہا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھسے کہا گیا بڑے کو دے (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہی) **باب** اَلتَّثَبُّتِ فِی الْحَدِیْثِ وَحُکْمِ کِتَابَۃِ الْعِلْمِ بات سمجھکر کہنا اور علم کو لکھنا **عن** عُرْوَۃَ قَالَ کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض یُحَدِّثُ وَیَقُوْلُ اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ وَعَائِشَۃُ تُصَلِّیْ فَلَمَّا قَضَتْ صَلٰوتَھَا قَالَتْ لِعُرْوَۃَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰی ھٰذَا وَمَقَالَتِہٖ اِنِفًا اِنَّمَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی ابوہریرہ حدیث بیان کرتے تہے اور کہتے تہے سنو ای حجرے والی سنو ای حجرے والی اور حضرت عائشہ نماز پڑہتی تہیں جب نماز پڑہ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا تمنے ابوہریرہ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کر دیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح سے بات کرتے تہے کہ گننے والا اوسکو چاہتا تو گن لیتا یعنے ٹہیر ٹہیر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہی چٹر چٹر اور جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْیَمْحُہُ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ قَالَ ھَمَّامٌ اَحْسِبُہُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھسے سنکر تو وہ اوسکو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ میٹے البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندہے وہ اپنا ٹہکانا جہنم میں بنالے **ف** قاضی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تہا علم کے لکھنے میں بہتوں نے اوسکو مکروہ رکہا لیکن اکثر نے جائز رکہا پہر اوس کے بعد اجماع ہوگیا اوس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا اور یہ حدیث میں جو ممانعت ہی وہ منسوخ ہی اوس شخص پر جو اچھا حافظہ رکہتا ہو لیکن لکھنے میں اوسکو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنیکا اور جسکا حافظہ اچھا نہ ہو اوسکو لکھنے کی اجازت ہی اور حکمد یا حضرت نے ابوشاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی اور ابوہریرہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تہے اور میں لکھتا نہ تہا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی ان حدیثوں سے اور یہ اسوقت کی حدیث ہی جب آپ کو ڈر تہا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ ملجاوے جب اس سے اطمینان ہوگیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضوں نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تاکہ پڑہنے والے کو شبہ نہ ہو اور نووی

بَابُ قِصَّةِ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ اصحاب الاخدود کا قصہ **ف** اخدود کے معنے خندق اوس کی جمع احادیث قرآن مین سورہ بروج مین اون خندق والون کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالی نے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ۔ احدیث مین اونکا سارا قصہ مذکور ہے **عن** صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِيَ السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ سَائِرَ الْاَدْوَآءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ قَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهٗ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهٗ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهٗ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهٗ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهٗ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهٗ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَآءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ

اَصْحَابُكَ قَالَ فَعَانَيْهِمُ اللّٰهُ فَدَعَا اِلَى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَصَلَبَهٗ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ صُدْغِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ فَاُضْرِمَتْ وَاُضْرِمَ النِّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَحْمُوْهُ اَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ

ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے اگلے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو بادشاہ سے بولا میں بڈھا ہوگیا ہون میرے پاس کوئی لڑکا بھیج مین اوسکو جادو سکھلاؤن بادشاہ نے اوس کے پاس ایک لڑکا بھیجا وہ اسکو جادو سکھلاتا تھا اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ مین ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنے پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اوس کے پاس بیٹھتا اور اسکا کلام سنتا اوسکو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر پاس جاتا تو راہب کیطرف ہوکر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنیکا راہب سے گلہ کیا راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہدیا کر کہ میرے گھر والون نے مجھکو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھکو روک رکھا تھا اسی حالت مین وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور نے راہ گذر اجس نے لوگون کو آمد و رفت سے روک دیا تھا لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اوس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ تجکو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا اس پتھر سے وہ

وہ جانور مرگیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اوس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رتبہ یہانتک پہونچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جاویگا پھر اگر تو آزمایا جاوے تو میرا نام نہ بتلانا اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سُنا وہ اندھا ہوگیا تھا وہ بہت سے تحفے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھکو چنگا کردیوے لڑکے نے کہا میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا تعالی کا کام ہے اگر تو خدا پر ایمان لاوے تو میں خدا سے دعا کرون وہ تجھکو چنگا کردیوے گا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا اللہ نے اوسکو چنگا کردیا وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کس نے روشن کی مصاحب بولا میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونو کا مالک اللہ ہے بادشاہ نے اسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوس نے لڑکے کا نام لیا وہ لڑکا بلایا گیا بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے وہ بولا میں تو کسی کو چنگا نہیں کرتا خدا چنگا کرتا ہے بادشاہ نے اسکو پکڑا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوس نے راہب کا نام بتلایا وہ راہب پکڑا ہوا آیا اوس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا اوس نے نہ مانا بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گرا پھر وہ مصاحب بلایا گیا اوس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا اوس نے بھی نہ مانا اوسکی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گرا پھر وہ لڑکا بلایا گیا اوس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا اوس نے بھی نہ مانا بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اوسکو فلانے پہاڑ پر لیجاکر چوٹی پر چڑھاؤ جب تم چوٹی پر پہونچو تو اس لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خیر نہیں تو اُسکو ڈھکیل دو وے اوسکو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا لڑکے نے دعا کی الٰہی تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا پہاڑ ہلا اور وے لوگ گر پڑے وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدھر گئے اوس نے کہا خدا نے مجھکو اون کے شر سے بچایا پھر بادشاہ نے اُسکو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ اگر اپنے دین سے پھر جاوے تو خیر ورنہ اوسکو دریا میں ڈھکیل دو وے لوگ اوسکو لیگئے لڑکے نے کہا الٰہی تو مجھکو جس طرح چاہے انکے شر سے بچا وہ ناؤ اوندھی ہوگئی اور لڑکے کے ساتھی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچکر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہان گئے وہ بولا اللہ تعالے نے مجھکو بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھکو نہ مارسکیگا یہانتک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے بادشاہ نے کہا وہ کیا اس نے کہا تو سب لوگون کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک

لکڑی پر مجھ کو سولی دی پھر برچھے سے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کو اندر رکھ پھر خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر تیر مارا اگر تو ایسا کریگا تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دیا پھر اوس کی ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھکر کہا خدا کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا اوس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور لوگوں سے یہ حال دیکھکر کہا ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا خدا کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودی گئیں اور انکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے یعنے لڑکے کے دین سے نہ پھرے اوسکو اون خندقوں میں ڈھکیل دو یا اوس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے لوگوں نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اوس کے ساتھ اسکا بچہ بھی تھا وہ عورت انگارے میں گرنے سے جھجکی لڑکے نے کہا اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے (تو مرنے کے بعد پھر جیتی ہی چنیں ہے پھر دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے) **باب** قصۃ ابی الیسر رضی اللہ عنہ جابر الطویل

قصہ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث **عن** عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفِرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عُلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ اللهِ قَالَ اللهِ قُلْتُ آللهِ قَالَ آللهِ قُلْتُ آللهِ قَالَ آللهِ فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ قَالَ فَإِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِ وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بِبَصَرِ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعِ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا يَا عَمِّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ

وَاخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَاعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةً وَعَلَيْهِ حُلَّةً ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ
بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ اَخِي بَصُرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَرَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ
قَلْبِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ
وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهُ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا
حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فَتَحَطَّيْتُ الْقَوْمَ
حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ رَدَّ اَحَدُ طَرَفَيْهِ اِلٰى جَنْبِكَ
قَالَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتَّ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ
مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا
وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا
فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشِعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
فَخَشِعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا
قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ
يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ
عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَاءَ يَخْلُوْنِيْ فِيْ رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ
جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَ
السِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَّهُ فَاَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ
فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَاْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهُ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ لَا تَدْعُوْا عَلٰى
اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْئَلُ
فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عُشَيْشِيَةً
وَرَدْنَا مَاءً مِّنْ مِّيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّجُلٌ يَّتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ

فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِئْتِ رَجُلًا مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ
ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَتَاْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَشْرَعَنَا قَتَهُ فَشَرِبَتْ فَشَنَقَ لَهَا فَشَجِبَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ
بِهَا فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ
مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَى بُرْدَةٍ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي
وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُهَا عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى
قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِي فَاَدَارَنِي حَتّٰى اَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ
جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيْدِينَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَمْقِنِي وَاَنَا لَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شُدَّ وَسْطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ
بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَ فُوتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا كُلُّوبَ تَمْرَةٍ فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا
وَنَاكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاَتَتْ اَحَدَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا لَهُ
اَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ نَاحِدَهَا سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا
اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاَتْبَعْتُهُ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ
فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ
مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا
بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ

انْ يُجِيزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَاجَتِهِ فَيَتَبَعَّدُ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ فَيَبْتَعِدُ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْدَلَقَ لِي فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَلِمَ ذَاكَ قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ طَرِيَّيْنِ قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِي أَسْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي أَسْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجَبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجَبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةِ الرَّكْبِ فَأَتَيْتُ بِهَا أَحْمِلُ فُوَيْهَتَهَا بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِسْمِ اللهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ لَحَدٍ لَهُ حَاجَةٌ

فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلَّاءُ وَشَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُطْعِمَكُمْ فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى
دَابَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاَطْبَخْنَا وَاَشْوَيْنَا وَاَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَ
فُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِيْ حِجْلِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ
فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ
تَحْتَهٗ مَا يُطَاطِئُ رَاْسَهٗ

ترجمہ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ میں اور میرا باپ دونو نکلے دین کا علم حاصل کرنے کو لیے انصار کے قبیلے میں قبل اس کے کہ وہ مرجاویں (یعنے انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے ساتھ انکا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں کا (خطوں کا) ایک گٹھہ لیے ہوئے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اوسکو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) اونکے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنے میان اور غلام دونون ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) میں نے اون سے کہا اے چچا تمہارے چہرے پر سنجیدگی کا نشان معلوم ہوتا ہے وہ بولے ہاں میرا قرض آتا تھا فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلے میں سے میں اوس کے گھر والون پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ شخص کہاں ہے اوسکا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا میں نے اُس سے پوچھا تیرا باپ کہاں ہے وہ بولا تمہاری آواز سُن کر میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا تب تو میں نے آواز دی اور کہا اے فلانی باہر نکل مینے جان لیا تو جہان ہے یہ سُن کر وہ نکلا میں نے کہا تو مجھسے چھپ کیون رہا وہ بولا قسم خدا کی میں جو تجھسے کہونگا جھوٹ نہیں کہونگا میں ڈرا قسم خدا کی کہ تجھسے جھوٹ بات کرون یا تجھ سے وعدہ کرون اور خلاف کرون اور تم صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں قسم خدا کی محتاج ہون میں نے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج ہے وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی پھر اُسکا ممسک لایا گیا ابوالیسر نے اوسکو اپنے ہاتھہ سے سیٹ دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونون آنکھون کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونو انگلیان اپنی آنکھون پر رکھین اور میرے ان دونو کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دیگا یا اوس کو

معاف کردیوے اللہ تعالے اسکو اپنے سائے مین کہیگا عبادہ نے کہا مین نے اون سے کہا ای جیجا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اوسکو دیدو تو تمہارے پاس بہی ایک جوڑا پورا ہو جاویگا اور اس کے پاس بہی ایک جوڑا ہو جاویگا ابوالیسر نے میری سر پر ہاتھہ پہیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو اے بہتیجے میرے میری اندونون آنکھون نے دیکہا اور میرے ان دونون کانون نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکہا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے نوکری اور غلام کو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پہر اگر مین اوسکو دنیا کا سامان دیدون تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیان لے لیوے عبادہ نے کہا پہر ہم چلے یہانتک کہ جابر بن عبداللہ انصاری پاس آئے اونکی مسجد مین وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے مین یہانتک کہ اون کو اور قبلہ کے بیچ مین بیٹہا مین نے کہا خدا تمپر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہو اور تمہاری چادر پہلو مین رکہی ہے اونہون نے اپنے ہاتہہ سے میرے سینے پر اس طرح سے اشارہ کیا اونگلیون کو کشادہ رکہا اور انکو کمان کیطرح خم کیا اور کہا میں یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آوے پہر وہ مجہہ دیکہے جو مین کرتا ہون اور ویسا ہی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد مین آئے اور آپ کی ہاتہہ مین ایک ڈالی تہی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے) آپنے مسجد مین قبلہ کیطرف بلغم دیکہا (کسینے تہوکا تہا) آپنے اوسکو لکڑی سے کہرچ ڈالا پہر ہمارے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم مین سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر گئے پہر آپ نے فرمایا تم مین سے یہ کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر گئے پہر آپنے فرمایا تم مین سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہمنے کہا کوئی نہین یہ چاہتا یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی کہڑا ہو نماز مین تو اللہ تبارک وتعالی اوس کے منہ کے سامنے ہی۔ (راوی نے کہا یعنے جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنی منہ کے سامنے نہ تہوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائین طرف بائین پاؤن کے تلے اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے مین تہوک کر ایسا کر لیوے پہر اپنے کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا بعد اوس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلے مین سے لپکا اور اپنے گہر والون مین دوڑ گیا اور اپنی ہتیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہان اوس بلغم کا نشان مسجد پر تہا وہان خوشبو لگا دی۔ جابر نے کہا اسحدیث سے تم اپنی مسجدون مین خوشبو رکہتے ہو جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلے بطن بواط کی لڑائی مین (وہ

ایک پہاڑ ہی جہینہ کے پہاڑون مین سے) اور آپ تالاش مین تہے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک
کافر تہا) اور ہم لوگون کا یہ حال تہا کہ پانچ اونچہ اور سات آدمیون مین ایک اونٹ تہا
جسپر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاریکے باری آئی چڑہنے کی اوس نے اونٹ کو
بٹہایا اوسپر چڑہا پہر اوسکو اوٹہایا تو وہ بچھ اڑا وہ انصاری بولا شار (یہ کلمہ ہو اونٹ کی
ڈانٹنے کا) خدا تجہپر لعنت کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت
کرتا ہے اپنے اونٹ پر وہ انصاری بولا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس اونٹ پر سے
اوتر جا اور ہمارے ساتہ وہ نہ ہو جسپر لعنت کی گئی ہو مت بد دعا کرو اپنی جانون کے لیے اور مت بد دعا کرو
اپنی اولاد کے لیے اور مت بد دعا کرو اپنے مالون کے لیے ایسا نہ ہو یہ بد دعا اوس ساعت مین نکلی جب خدا سے
کچہ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بد دعا بہی قبول ہو جاوی) اور تہپر آفت آوی جابر نے کہا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کون شخص ہم لوگون سے آگے بڑہکر حوض کو درست کریگا آپ بہی پیئے اور ہمکو بہی پلاویگا جابر
نے کہا مین کہڑا ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاویگا یا رسول اللہ آپنے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتہہ جاتا
ہے تو جابر بن صخر اوٹہی خیر ہم دونون آدمی کنوے کیطرف چلے اور حوض مین ایک یا دو ڈول ڈالے پہر اوسپر
مٹی لگائی بعد اوسکے اوس مین پانی بہرنا شروع کیا یہانتک کہ لبالب بہر دیا سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دکہلائی دیے آپنے فرمایا تم دونون شخص اجازت دیتے ہو مجہکو پانی پلانی کی اپنے جانور کو) ہمنے عرض
کیا ہان یا رسول اللہ آپنے اپنی اونٹنی کو چہوڑا اوسنے پانی پیا پہر آپنے اوسکی باگ کہینچی اوسنے پانی پینا موقوف
کیا اور پیشاب کیا پہر آپ اوسکو الگ لے گئے اور بہٹہا دیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کیطرف
آئے اور وضو کیا اس مین سے مین بہی کہڑا ہوا اور جہان سے آپنے وضو کیا تہا مینے بہی وضو کیا جابر بن صخر
حاجت کے لیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کے لیے کہڑے ہوئے میرے بدن پہ ایک چادر تہی مین اس کے
دونون کنارون کو اوڑہنے لگا وہ چہوٹی ہوئی اوس مین پہونڈنے لگے تہی آخر مینے اوسکو اوندہا کیا پہر اوسکی
دونون کنارے اوڑہے پہر اوسکو باندہا اپنے گردن سے بعد اوس کے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا ہاتہہ پکڑا اور گہمایا اور داہنی طرف کہڑا کیا پہر جابر بن صخر آئے انہون نے
بہی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائین طرف کہڑے ہوئے آپنے ہم دونون کے ہاتہہ پکڑے اور

پیچھے ہٹایا یہانتک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز مین درست ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے محکو گھورنا شروع کیا اور مجھکو خبر نہین بعد اوس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے داہنہ سمت
کہ اپنی کمر باندہ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا ای جابر میرے
عرض کیا حاضر ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اوس کے دونون کنارے اُلٹ لے اور جب
تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندہ لے کہا پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلے اور ہم مین سے ہر ایک
شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تہی وہ اوسکو چوس لیتا پھر اوس کو پھرا تا اپنے دانتون مین اور ہم
اپنی کمانون سے درخت کے پتے جھاڑتے اور اُنکو کھاتے یہانتک کہ ہمارے گلپٹھرے زخمی ہوگئے (پتے کھاتے
کھاتے اوسکی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم مین سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اوس
شخص کو اُٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اوسکو کھجور نہین ملی بانٹنے والے نے اوسکو کھجور دی وہ کھڑا ہو گیا
اور کھجور لے لی پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ ایک کشادہ وادی مین اترے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے مین آپکے پیچھے ہوا ایک ڈول مانپکا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کچھ آڑ نہ پائی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تہے آپ ایک درخت کی پاس گئے اور اس کی
ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالی کے حکم سے وہ آپ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جسکی
ناک مین لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہانتک کہ آپ دوسرے درخت کے
پاس آئے اور اُسکی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالی کے حکم سے وہ بھی آپکے ساتھہ
ہوا اسی طرح یہانتک کہ جب آپ بیچا بیچ مین اون درختون کے پہونچے تو انکو ایک ساتھہ رکھدیا اور فرمایا
دونو جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالے کے حکم سے وہ دونون درخت جڑ گئے جابر نے کہا مین نکلا دوڑتا ہوا
اس ڈر سے کہ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو نزدیک دیکھین اور اور دور تشریف لیجاوین مین بیٹھا
اپنے دل مین باتین کرتا ہوا ایک ہی بار جو مین نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف
لا رہے ہین اور وہ دونو درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے مین دیکھا آپ تہوڑی دیر کھڑے
ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح داہنے اور بائین پھر سامنے آئے جب میرے پاس پہونچے تو فرمایا اے
جابر مین جہان کھڑا ہوا تہا تو نے دیکھا جابر نے کہا ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ان دونون
درختون کے پاس جا اور ہر ایک مین سے ایک ڈالی کاٹ اور انکو لیکر آ جب اسجگہہ پہونچ جہان مین

کھڑا ہوا تہا تو ایک ڈالی اپنے داہنے طرف ڈالدی اور ایک ڈالی بائین طرف جابر نے کہا مین کھڑا ہوا اور
ایک پتہر لیا اوسکو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہوگیا پہر اون دونون درختون کے پاس آیا اور ہر ایک مین سے ایک
ایک ڈالی کاٹی پہر مین اون ڈالیون کو کہینچتا ہوا آیا اوسجگہہ پر جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے
تہے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈالدی اور ایک بائین طرف پہر آپسے جاکر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے
فرمایا تہا وہ مینے کیا لیکن اوس کیوجہ کیا ہے آپنے فرمایا مینے دیکہا دو مان دو قبر ہین اون قبر والون پر
عذاب ہو رہا ہے تو مینے چاہا اونکی شفارش کرون شائد اون کے عذاب مین تخفیف ہو جبتک یہ شاخین
ہری رہین جابر نے کہا پہر ہم لشکر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر لوگون کو پکار دو وضو
کرین مینے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو مینے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ مین ایک قطرہ پانی کا نہین
ہے اور ایک انصاری مرد تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹہنڈا کیا کرتا تہا ایک پرانی
مشک مین جو لکڑی کی شاخون پر لٹکتی آپنے فرمایا اوس مرد انصاری پاس جا اور دیکہہ اسکی مشک مین کچہ پانی ہے مینے گیا دیکہا
تو مشک مین پانی نہین ہے صرف ایک قطرہ ہے اوس کے منہ مین اگر اوسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی
لے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس مشک مین تو پانی نہین ہے صرف
ایک قطرہ ہے اوس کے منہ مین اگر مین اسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی جاوے آپ نے فرمایا جا اور
اس مشک کو میرے پاس لے آمین اس مشک کو لے آیا آپنے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا پہر کچہ زبان سے فرمانے
لگے جسکو مین نہ سمجہا اور مشک کو اپنے ہاتہہ سے دباتے جاتے تہے پہر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے
جابر آواز دے کہ قافلہ کا کٹورہ لاوے (یعنے بڑا ظرف پانی کا) مینے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اوسکو اوٹہا کر
لائے مینے آپکے سامنے اوسکو رکہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اوس کٹورے مین پہرایا
اس طرح سے پہیلا کر اور انگلیون کو کشادہ کیا پہر اپنا ہاتہہ اوس کے تہ مین رکہدیا اور فرمایا اے جابر
وہ مشک لے اور میرے ہاتہہ پر ڈالدے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا مینے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈالدیا پہر
مینے دیکہا تو آپکی انگلیون کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تہا یہانتک کہ کٹورے نے جوش مارا اور
گہہوما اور بہر گیا آپنے فرمایا اے جابر آواز دے جسکو پانی کی حاجت ہو وہ آوے) جابر نے کہا لوگ آئے
اور پانی لیا یہانتک کہ سب سیر ہوگئے مینے کہا کوئی ایسا بہی رہا جسکو پانی کی احتیاج ہو پہر آپنے اپنا
ہاتہہ کٹورے مین سے اٹہا لیا اور وہ پانی سے بہرا ہوا تہا اور لوگون نے شکایت کی آپسے بہوک کی آپنے

فرمایا قریب ہی کہ اللہ تمکو کہلاوی پھر ہم دریا کے کنارہی پر آئے (یعنی سمندر کے) اور دریا نی موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا ہمنے اوس کے کنارہی انگار سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کہایا اور سیر ہوئے جابر نے کہا پھر ہمین اور فلان اور فلان پانچ آدمی اوسکی آنکھہ کے گوے مین گھس گئے ہمکو کوی نہ دیکھتا تہا یہانتک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تہا) پھر ہمنے اوسکی ایک پسلی لی پسلیون مین سی اور قافلہ مین سی اس شخص کو بلایا جو سب مین بڑا تہا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تہا اور سب سے بڑا زین اوسپر تہا وہ اس پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہین جہکایا (اتنی اونچی اوس جانور کی پسلی تہی) **ف** اس حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہین درختون کا رام ہوجانا آپ کے ساتہہ چلنا قبر والون کا عذاب معلوم کرنا باتی کا بڑا دینا اس حدیث سی یہ بہی نکلا کہ دریا کا جانور کہانا درست ہی اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہی **باب** فی حدیث الہجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث **عن**

البراء بن عازب یقول جاء ابوبکر رضی اللہ عنہ الی ابی فی منزلہ فاشتری منہ رحلا فقال لعازب ابعث معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ابی احملہ فحملتہ وخرج ابی معہ ینتقد ثمنہ فقال لہ ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما لیلۃ سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا کلہا حتی قام قائم الظہیرۃ وخلی الطریق فلا یمر فیہ احد حتی رفعت لنا مخرۃ طویلۃ لہا ظل لم تات علیہ الشمس بعد فنزلنا عندہا فاتیت الصخرۃ فسویت بیدی مکانا ینام فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ظلہا ثم بسطت علیہ فروۃ ثم قلت یا رسول اللہ نم وانا انفض لک ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا برای غنم مقبل بغنمہ الی الصخرۃ یرید منہا الذی اردنا فلقیتہ فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل من اہل المدینۃ قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاۃ فقلت لہ انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرایت البراء یضرب بیدہ علی الاخری ینفض فحلب لی فی قعب معہ کثبۃ من لبن قال ومعی اداوۃ ارتوی فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیشرب منہا ویتوضا قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرہت ان اوقظہ من نومہ فوافقتہ استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفلہ فقلت یا رسول اللہ اشرب من ہذا اللبن قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا

بعد ما زالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك قال ونحن في جلد من الارض فقلت يا رسول
الله اتينا فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتطمت
فرسه الى بطنها اري فقال اني قد علمت انكما قد دعوتما علي فادعوا الي فالله لكما ان
ارد عنكما الطلب فدعا الله فنجا فرجع لا يلقى احدا الا قال قد كفيتكم ما ههنا فلا يلقى
احدا الا رده قال ووفى لنا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ابو بکر میرے باپ (عازب کے) مکان پر
آئے اور اون سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کھو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ لیچلے میرے
مکان تک میرے باپ نے مجھ سے کہا یہ کجاوہ اٹھالے میں اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابو بکر صدیق
کے ساتھہ اوسکی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا ای ابو بکر مجھسے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ باہر نکلے (یعنے مدینہ کیطرف بھاگے مکہ سے) ابو بکر نے کہا ہم ساری
رات چلے یہانتک کہ دن ہوگیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نظر نہ آیا تو ہم کو سامنے ایک
لنبا پتھر دکھلائی دیا اوسکا سایہ تھا زمین پر اور اب تک دھوپ نہ آئی تھی ہم اوس کے پاس اوترے میں
پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھہ سے جگہہ برابر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماوین اوس کے سائے
میں پھر میں نے وہان کملی بچھائی بعد اوس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہیے اور میں آپکے گرد سب طرف
دشمن کا کھوج لیتا ہون (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا) پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریون کا جو
اپنی بکریان لیے ہوئے اوسی پتھر کیطرف آرہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہمنے چاہا (یعنے اوس کے سایہ میں پھرنا
اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے وہ بولا میں مدینہ والون میں سے ایک شخص
کا غلام ہون (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنے مکہ والون میں سے) میں نے کہا تیری بکریون میں دودہ ہے وہ بولا ہان
ہے میں نے کہا تو دودہ دوہ دیگا ہمکو وہ بولا ہان پھر اوس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اوسکا تھن
صاف کرلے بالون اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودہ میں یہ چیزین نہ پڑین (راوی نے کہا میں نے براء بن عازب
کو دیکھا وہ ایک ہاتھہ دوسرے ہاتھہ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے) خیر اوس لڑکے نے دودہ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ
میں تھوڑا دودہ اور میرے ساتھہ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے
اور وضو کرنے کے لیے ابو بکر نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ
کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اوٹھے ہین میں نے دودہ پر پانی ڈالا یہانتک کہ وہ

ٹھنڈا ہوگیا پھر مین نے کہا یارسول اللہ یہ دودہ پیجیے آپنے پیا یہانتک کہ مین خوش ہوگیا پھر آپنے فرمایا کیا کوچ کا
وقت نہین آیا مین نے کہا آگیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر
تہا) اوس زمین پر ہم تہے جو سخت تہی مین نے کہا یارسول اللہ ہمکو تو کافرون نے پالیا آپنے فرمایا مت فکر کر
اللہ تعالی ہمارے ساتہہ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی اوسکا گھوڑا پیٹ تک زمین مین
دہنس گیا (حالانکہ وہان کی زمین سخت تہی) وہ بولا مین جانتا ہون تم دونون نے میرے لیے بددعا کی ہے اب
مین اللہ کی قسم کہاتا ہون کہ مین تم دونون کی تلاش مین جو آویگا اسکو پھیر دونگا تم میرے لیے دعا کرو (کہ
خدا تعالی مجھکو اس عذاب سے چھڑا دے) آپنے اللہ سے دعا کی وہ چھوٹ گیا اور لوٹ گیا جو کوئی (کافر) اوسکو
ملتا تو وہ کہدیتا ادہر مین سب دیکھ آیا ہون غرض جو کوئی ملتا سراقہ اُسکو پھیر دیتا ابوبکر نے کہا سراقہ نے
اپنی بات پوری کی **ف** نووی نے کہا جو آپنے اوس لڑکے کے ہاتہہ سے دودہ پیا حالانکہ وہ اُس دودہ کا
مالک نہا اسکی چار توجیہین کی ہین ایک یہ کہ مالک کیطرف سے مسافرون اور مہمانون کو پلانے کی اجازت
تہی دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہون گے جس کے مال مین تصرف کر سکتے ہونگے تیسرے یہ کہ وہ حربی کا
مال تہا جسکو امان نہین ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتہی یہ کہ وہ مضطر تہے اور اول کی دو توجیہین
عمدہ ہین **عن** البراء قال اشترى ابوبكر من ابي رحلا بثلاث عشر درهما وساق الحديث بمعنى
حديث زهير عن ابي اسحق وقال في حديثه من رواية عثمان بن عمر فلما دنا دعا عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فساخ فرسه في الارض الى بطنه ووثب عنه وقال يا محمد قد
علمت ان هذا عملك فادع الله ان يخلصني مما انا فيه ولك علي لاعمين على من ورائي
وهذه كنانتي فخذ سهما منها فانك ستمر على ابلي وعلماني بمكان كذا وكذا فخذ
منها حاجتك قال لا حاجة لي في ابلك فقدمنا المدينة ليلا فتنازعوا ايهم ينزل
عليه فقال انزل على بني النجار اخوال عبد المطلب اكرمهم بذلك فصعد الرجال والنساء
فوق البيوت وتفرق الغلمان والخدام في الطرق ينادون يا محمد يا رسول الله يا محمد
يا رسول الله **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آن پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکے لیے بددعا کی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین مین دہنس گیا وہ اسپر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد مین جانتا ہون یہ تمہارا
کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھکو نجات دے اس آفت سے اور مین آپسے یہ اقرار کرتا ہون کہ مین آپکا حال چہپا دونگا اون لوگون سے

جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے اس میں سے ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام تھوڑی دور ملیں گے آپ کو جو حاجت ہو اون میں سے لیجیے آپ نے فرمایا مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے ابوبکر نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ میں پہونچے لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اوترین (سرا ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمارے پاس اوترین) آپ نے فرمایا میں بنی نجار کے پاس اوترون گا وہ عبدالمطلب کے ننہیال کے لوگ ہیں آپ نے اون کو عزت دی اُنکے پاس اوتر کر پھر مروچ ہے اور عورتیں گھروں پر آپ کو دیکھنے کے لیے اور لڑکے اور غلام رستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ **ف** یہ پکارنا اون کا خوشی سے تھا نووی نے کہا اس حدیث میں آپ کا ایک کھلا معجزا ہے دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق کی تیسری خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے چوتھی استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے پانچویں فضیلت ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی چھٹی استحباب ہے اُترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس

کتاب التفسیر

کتاب قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر میں

عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم نبدلکم فدخلوا الباب یزحفون علی استاھھم وقالوا حبۃ فی شعرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازے میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حطۃ یعنے بخشش گناہوں کی ہم تمہارے گناہ بخشدینگے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازے میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حطۃ کے بدلے کہنے لگے حبۃ فی شعرۃ یعنے دانہ بالی میں ایک روایت میں ہے حنطۃ فی شعرۃ کہنے لگے **عن** انس بن مالک ان اللہ عزوجل تابع الوحی علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل وفاتہ حتی توفی واکثر ما کان الوحی یوم توفی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جسدن آپ کی وفات ہوئی اوسدن بہت وحی آئی **عن** طارق بن شہاب ان الیہود قالوا لعمر انکم تقرءون ایۃ لو انزلت فینا لاتخذنا ذلک الیوم عیدا فقال عمر انی لاعلم حیث انزلت واین یوم انزلت واین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث انزلت انزلت بعرفۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقف بعرفۃ قال سفیان اشک کان یوم جمعۃ ام لا یعنی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمر سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگون مین اترتی تو ہم اوس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا سورہ مائدہ مین (یعنے آج مین نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تمپر تمام کی اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا) حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون یہ آیت جہان اوتری اور کس دن اوتری اور جسوقت اوتری اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تھے یہ آیت عرفات مین اوتری اور آپ ٹھیرے ہوئے تھے عرفات مین (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانون کی دوسری روایت مین ہے کہ اوسدن جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے) **عن** طارق بن شہاب قال قال الیہود لعمر لو علینا معشر یہود نزلت ھذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا لعلمنا الیوم الذی انزلت فیہ لاتخذنا ذلکم الیوم عیدا قال فقال عمر انی لاعلم فقد علمت الذی انزلت فیہ والساعۃ واین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت نزلت لیلۃ جمع ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اوتری (یعنے نوین تاریخ شام کو گویا دسوین شب کا وقت آگیا کیونکہ مزدلفہ کی رات دسوین رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات مین **عن** طارق بن شہاب قال جاء رجل من الیہود الی عمر فقال یا امیر المؤمنین ایۃ فی کتابکم تقرءونہا لو علینا نزلت معشر الیہود لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال وای ایۃ قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم

الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم الیوم الذی نزلت فیہ والمکان الذی نزلت فیہ نزلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فی یوم جمعۃ ترجمہ ایک شخص یہودی حضرت عمر پاس آیا اور کہنے لگا
ای امیر المؤمنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب مین جسکو تم پڑہتے ہو اگر وہ ہم یہودیون پر اترتی تو ہم اوسدن
کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے کہا مین جانتا ہون اوس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہہ کو جہان اتری یہ آیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات مین اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانون کی) **عن** عروۃ
ابن الزبیر انہ سال عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن قول اللہ عز وجل وان خفتم الا تقسطوا
فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع قال یا ابن اختی ھی الیتیمۃ
تکون فی حجر ولیھا تشارکہ فی مالہ فیعجبہ مالھا وجمالھا فیرید ولیھا ان یتزوجھا
بغیر ان یقسط فی صداقھا فیعطیھا مثل ما یعطیھا غیرہ فنھوا ان ینکحوھن الا ان یقسطوا
لھن ویبلغوا بھن اعلا سنتھن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لھم من النساء
سواھن قال عروۃ قالت عائشۃ ثم ان الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد
ھذہ الایۃ فیھن فانزل اللہ عز وجل **یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی**
علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن
قالت والذی ذکر اللہ انہ **یتلی علیکم فی الکتاب** الایۃ الاولی التی قال اللہ فیھا وان
خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشۃ وقول اللہ
تعالی فی الایۃ الاخری **وترغبون ان تنکحوھن** رغبۃ احدکم عن یتیمتہ التی تکون فی
حجرہ حین تکون قلیلۃ المال والجمال فنھوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالھا وجمالھا من
یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتھم عنھن ترجمہ عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورہ نساء کے شروع مین) وان خفتم الا تقسطوا
فی الیتامی یعنے اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیون مین تو نکاح کرو ان عورتون سے جو پسند
آوین تم کو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ بولین مراد اس آیت سے اے میری بہانجی یہ ہے کہ ایک یتیم
لڑکی اپنے ولی کی گود مین ہو یعنے پرورش مین جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو اور شریک ہو

اوسکے مال مین (مثلاً چچا کے مال مین) اپر اوس ولی کو اوسکا حسن و جمال پسند آوے وہ اوس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اوس کے مہر مین انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہون تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیون کے ساتھہ نکاح کرنے سے مگر اُس صورت مین جب انصاف کرین اور پورا مہر دینے پر راضی ہون اور حکم کیا اونکو کہ نکاح کرلین اور عورتون سے جو پسند آوین اُنکو حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے یہ آیت اوترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لڑکیون کے باب مین پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ اخیر تک (اسی سورہ نسا مین) یعنے پوچھتے ہین تجھہ سے عورتون کے باب مین تو کہہ اللہ تمکو حکم دیتا ہے اون کے باب مین اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب مین اون یتیمون عورتون کے باب مین جنکا تم مقرر مہر نہین دیتے اور اون سے نکاح کرنا نہین چاہتے ہو۔ تو کتاب مین پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اوس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو حسن اور مال مین کم ہو تو منع ہوا انکو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال و جمال مین رغبت کرین مگر اُس صورت مین جب انصاف کرین **عن** عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُحَامِيْ دُوْنَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَيُسِيْئُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُوْلُ مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِيْ تُضَيِّرُ بِهَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم ڈرو یتیم لڑکیون کے باب مین انصاف کرنے سے یہ آیت اُس شخص کے باب مین اوتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی وارث ہو اور اسکا مال بھی ہو اور کوئی اس کیطرف سے جھگڑنے والا سوا اوسکی ذات کے نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اُسکو تکلیف دے اور بُری طرح اوس سے صحبت رکھے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیون مین انصاف کرنے سے تو نکاح کرلو اور عورتون سے جو پسند آوین تم کو مطلب ہے کہ جو عورتین حلال کین مین نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو وہ اپنا نکاح اور کسی سے کرلیگی اوسکا مال دیدو) **عن** عائشۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل وما یتلیٰ علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونہن ما کتب لہن وترغبون ان تنکحوہن قالت انزلت فی الیتیمۃ تکون عند الرجل فتشرکہ فی مالہ فیرغب عنہا ان یتزوجہا ویکرہ ان یزوجہا غیرہ فیشرکہ فی مالہ فیعضلہا فلا یتزوجہا ولا یزوجہا غیرہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا جو تمپر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب مین یہ آیت اور تری اوس یتیم لڑکی کے باب مین جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال مین شریک ہو (ترکے کے روسے) پہر وہ نفرت کرے اوس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بہی اوسکا نکاح پسند نکرے اس خیال سے کہ وہ مال مین سے حصہ لیگا آخر اس لڑکی کو یون ہی ڈال رکہے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن الایۃ قالت ہذہ فی الیتیمۃ التی تکون عند الرجل لعلہا ان تکون قد شرکتہ فی مالہ حتی فی العذق فیرغب ان ینکحہا ویکرہ ان ینکحہا رجلا فیشرکہ فی مالہ فیعضلہا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یستفتونک فی النساء اخیر تک یہ آیت اُس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال مین یہان تک کہ کہجور کے درختون مین بہی پہر وہ اُس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اوس کا نکاح دوسرے کردے وہ اُس کے مال مین شریک ہو پہر اس کو یون ہی ڈال رکہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی والی مال الیتیم الذی یقوم علیہ ویصلحہ اذا کان محتاجا ان یاکل منہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف (سورہ نساء کے شروع مین) یعنے جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کہا دے اوتری ہے اس شخص کے باب مین جو یتیم کے مال کا متولی ہو اوسکو درست کرے اور اُسکو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کہا دے (اور جو مالدار ہو تو کچہ نہ کہا دے) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی ولی الیتیم ان یصیب من مالہ اذا کان محتاجا بقدر مالہ بالمعروف

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ احزاب میں) جب وہ آئے تمہارے اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آ گئے اخیر تک خندق کے دن اوتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے اوسدن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کافروں پر جن کو تمنے نہیں دیکھا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا الْاٰيَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَنْطَلِقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنِّيْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے یہ آیت (سورہ نساء میں) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا اخیر تک (یعنے اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اوس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں) اوس عورت کے باب میں اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اوس کے پاس رہے اب خاوند اوسکو طلاق دینا چاہے (اوس سے بیزار ہو کر) وہ عورت کہے مجھکو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اوتری عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَّوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَاْنِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی آیت کے باب میں وان امراۃ خافت اخیر تک کہا یہ آیت اُس عورت کے باب میں اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اوس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اُس عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے اوسکو اپنے باب میں عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ

کے لیے انہوں نے انکو برا کہا وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت مین ہی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ مراد اہل مصر ہین جو حضرت عثمان کو برا کہتے تہے یا اہل شام اور حضرت علی کو برا کہتے تہے اور ضرور یہ خارجی جو دونون کو برا کہتے تہے **عَنْ** ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو گزرا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ فَرَحَلْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُہٗ عَنْھَا فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ اٰخِرَ مَا نَزَلَ ثُمَّ مَا نَسَخَھَا شَیْءٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی کوفہ والون نے اختلاف کیا اس آیت مین جو کوئی قتل کرے مومن کو قصدًا اسکا بدلہ جہنم ہے اخیر تک (یہ آیت سورہ نسا مین ہی مین ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت اخیر مین اوتری اور اُسکو منسوخ نہین کیا کسی آیت نے (اور پہ گذر چکا کہ ابن عباس کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قصد قتل کرے اوس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا اور جمہور علما اوس کے خلاف مین ہین وہ کہتے ہین آیت سے یہ نکلتا ہی کہ بدلہ اوسکا یہ ہی کہ ہمیشہ جہنم مین رہے۔ پر یہ ضرور نہین کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جاوے بلکہ اللہ تعالی معاف کرسکتا ہے **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِیْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ النَّضْرِ اَنَّھَا مِنْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْھَا شَیْءٌ وَعَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَھْلِ الشِّرْکِ **ترجمہ** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مجھ سے عبد الرحمن بن ابزی نے کہا ابن عباس سے پوچھو ان دونون آیتون کو وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اخیر تک مین نے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت منسوخ نہین ہے اور وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ یعنے جو لوگ اللہ تعالے کے ساتھہ اور کسی معبود کو نہین پکارتے اور جو جان اللہ تعالے نے حرام کی ہے اوسکو نہین مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا یعنے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے یہ آیت سورہ فرقان مین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کی مخالف

ٹھیری) ابن عباس نے کہا یہ آیت مشرکون کے حق مین اوتری ہے (اور پہلی آیت مومنون کے حق مین ہے تو مومن جب مومن کو قصداً مارے اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت شرک مین ماری پھر ایمان لاوے اور توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوگی اسصورت مین دونون آیتون مین مخالفت نرہی **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت ھذہ الایۃ بمکۃ والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر الی قولہ مھانا فقال المشرکون وما یغنی عنا الاسلام وقد عدلنا باللہ وقد قتلنا النفس التی حرم اللہ واتینا الفواحش فانزل اللہ تعالیٰ الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا الی اٰخر الایۃ قال فاما من دخل فی الاسلام وعقلہ ثم قتل فلا توبۃ لہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر مھانا تک مکہ مین اوتری مشرکون نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہمنے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور بُرے کام بھی کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من تاب وامن اخیر تک یعنی جو ایمان لاویگا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکی برائیان نیکیون سے بدل دیگا۔ ابن عباس نے کہا جو کوئی مسلمان ہوجاوے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لیوے پھر ناحق خون کرے تو اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما الیمن قتل مؤمنا متعمدا من توبۃ قال لا تتلوت علیہ ھذہ الایۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق الی اٰخر الایۃ قال ھذہ ایۃ مکیۃ نسختھا ایۃ مدنیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم وفی روایۃ ابن ھاشم تتلوہ علیہ ھذہ الایۃ التی فی الفرقان الا من تاب **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اوسکی توبہ ہوسکتی ہے ابن عباس نے کہا نہین مین نے انکو یہ آیت سنائی جو سورہ فرقان مین ہے والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر اخیر تک جس کے بعد یہ ہے الا من تاب وامن کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کرسکتا ہے) ابن عباس نے کہا آیت مکی ہے اور اسکو منسوخ کردیا اُس آیت نے جو مدینہ مین اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اوسکا بدلہ ہمیشہ جہنم مین رہنا ہے **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ قال قال لی ابن عباس تعلم وقال ھارون تدری اٰخر سورۃ نزلت من القراٰن

نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ لِنَعْمٍ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ تَعَلَّمَ اٰیَ سُوْرَۃٍ وَلَمْ یَقُلْ اٰخِرَ **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے محمد سے ابن عباس نے کہا تو جانتا ہے کہ اخیر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے ابن عباس نے کہا تو نے سچ کہا **عَنْ** اَبِیْ عُمَیْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ اٰخِرُ سُوْرَۃٍ وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ وَلَمْ یَقُلِ ابْنُ سُهَیْلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِیَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَجُلًا فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَهٗ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا تِلْکَ الْغُنَیْمَۃَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَمَ وَقَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَلسَّلَامَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا السلام علیکم مسلمانوں نے اسکو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری مت کہو اسکو جو سلام کرے تمکو یہ کہکر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے تو معنی یہ ہونگے جو تم سے صلح سے پیش آوے **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ کَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَرَجَعُوْا اَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ یَّدْخُلَ الْبَیْتَ اِلَّا مِنْ ظُهُوْرِهَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا **ترجمہ** براء سے روایت ہے انصار جب حج کرکے لوٹ کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھکر) ایک انصاری آیا اور دروازے سے گھسا لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورہ بقر میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اخیر تک **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا کَانَ بَیْنَ اِسْلَامِنَا وَبَیْنَ اَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْاٰیَۃِ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ اِلَّا اَرْبَعُ سِنِیْنَ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اوسوقت سے لیکر اس آیت کے اترنے کے وقت تک اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اخیر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جاویں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر چار برس کا عرصہ گذرا اتہا یہ آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَهِیَ عُرْیَانَۃٌ تَقُوْلُ مَنْ یُّعِیْرُنِیْ تِطْوَافًا تَجْعَلُهٗ عَلٰی فَرْجِهَا وَتَقُوْلُ الْیَوْمَ یَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ کُلُّهٗ فَمَا

بدا منہ فلا احلہ فنزلت ہذہ الآیۃ خذوا زینتکم عند کل مسجد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی عورت (جاہلیت کے زمانہ) ن اخانہ کعبہ کا طواف ننگی ہوکر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھکو ایک کپڑا ڈالتی اوسکو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آجر کہل جاویگا سب یا بعض ہر چو کہل جاویگا اوسکو کبھی حلال نکرونگی (یعنے وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہوگیا یہ واہی رسم اسلام نے موقوف کردی) تب یہ آیت اتری خذوا زینتکم عند کل مسجد یعنے ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہنکر جاؤ عن جابر قال کان عبد اللہ بن ابی بن سلول یقول لجاریۃ لہ اذہبی فابغینا شیئا فانزل اللہ عز وجل ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحیوۃ الدنیا ومن یکرہہن فان اللہ من بعد اکراہہن غفور رحیم ترجمہ جابر سے روایت ہی عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافقون کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر لا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیون پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہین زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیون پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالی زبردستی کے بعد لونڈیون کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہی (یعنے جب مالک اپنی لونڈی سے جبرًا حرامکاری کراوے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اوسکو بخشدیگا عن جابر ان جاریۃ لعبد اللہ بن ابی یقال لہا مسیکۃ واخری یقال لہا امیمۃ فکان یریدہما علی الزنا فشکتا ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الی قولہ غفور رحیم ترجمہ جابر سے روایت ہی عبد اللہ بن ابی کی دو لونڈیان تہین ایک کا نام مسیکہ تہا دوسری کا نام امیمہ وہ دونون سے جبرًا زنا کراتا انہون نے اسکی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اتری ولا تکرہوا فتیاتکم ف نووی نے کہا اس آیت مین یہ جو شرط ہی اگر وہ بچنا چاہین تو غالب احوال پر ہے اس لیے کہ جبر اوسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہین یا نہ چاہین اور جس صورت مین وہ زنا سے نہ بچنا چاہین تب بہی جبر ہوسکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہین اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتین حرام ہین ایک روایت مین ہی کہ عبد اللہ بن ابی کی چہ لونڈیان تہین معاذہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عمری اور اروی اور قتیلہ اور وہ ان سبہون کو جبرًا خرچی پر چلاتا عن عبد اللہ فی قولہ عز وجل اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم

الوسیلۃ قال نفر من الجن اسلموا وکانوا یعبدون فبقی الذین کانوا یعبدون علی عبادتہم
وقد اسلم النفر من الجن ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آیہ سورہ اسرار کی جنکی یہ پوجا کرتے ہین وہ تو اپنے
رب پاس وسیلہ طلب کرتے ہین راعبداللہ نے کہا جنون کی ایک جماعت جنکی پوجا کی جاتی تہی مسلمان ہوگئی اور پوجا کرنے
والے ویسے ہی انکی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہوگئی راغیہ یہ آیت انکی حقیقین تری عن عبداللہ اولئک
الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ قال کان نفر من الانس یعبدون نفرا من الجن
فاسلم النفر من الجن واستمسک الانس بعبادتہم فنزلت اولئک الذین یدعون یبتغون
الی ربہم الوسیلۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے یہ آیت سورہ بنی اسرائیل مین اوہ لوگ جنکو یہ پکارتے
ہین اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈہونڈتے ہین اوسوقت اوتری کہ بعضے آدمی چند جنون کی پرستش کرتے تہے
وہ جن مسلمان ہوگئے راور انکی پوجنے والونکو خبر نہ ہوئی وہ لوگ انکو پوجتے رہے تب یہ آیت اوتری اولئک
الذین یدعون یبتغون اخیر تک عن سلیمان بہذا الاسناد عن عبداللہ بن مسعود اولئک
الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ قال نزلت فی نفر من العرب کانوا یعبدون نفرا
من الجن فاسلم الجنیون والانس الذین کانوا یعبدونہم لا یشعرون فنزلت اولئک
الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سعید
ابن جبیر قال قلت لابن عباس سورۃ التوبۃ قال التوبۃ قال بل ہی الفاضحۃ ما زالت تنزل ومنہم
ومنہم حتی ظنوا انہ لا تبقی منا احدا الا ذکر فیہا قال سورۃ الانفال قال قلت سورۃ
بدر قال قلت فالحشر قال نزلت فی بنی النضیر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مینے ابن عباس سے
کہا سورہ توبہ انہون نے کہا تو وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنیوالی راکا فرون اور منافقون
کی اس سورۃ مین برابر اوتر تا رہا ومنہم ومنہم یعنے لوگون کا حال کچہ ایسے ہین یہانتک کہ لوگ سمجہے
کوئی باقی نرہے گا جسکا ذکر نہ کیا جاویگا اس سورت مین ہمارے کہا سورہ انفال انہون نے کہا وہ صورت تو
بدر کی لڑائی کے باب مین ہے راسمین لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہین ہمنے کہا سورہ حشر اونہون نے کہا وہ
بنی نضیر کے باب مین اوتری عن ابن عمر قال خطب عمر علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال امّا بعد الا وان الخمر نزل تحریمہا یوم نزل وہی
من خمسۃ اشیاء من العنقۃ والشعیر والتمر والزبیب والعسل والخمر ما خامر العقل

وثلاثة اشياء وددت انكم ايها الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد الينا فيها الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتا تھا گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کا ہو اس سے رد ہو گیا امام ابوحنیفہ کا قول کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں یہ چاہتا ہوں اے لوگو کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنے اس کے ترکے کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا عن ابن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد ايها الناس فانه نزل تحريم الخمر وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد الينا فيهن عهدا ننتهي اليه الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا عن ابي حيان بهذا الاسناد بمثل حديثهما غير ان ابن علية في حديثه لعيب كما قال ابن ادريس وفي حديث عيسى الزبيب كما قال ابن مسهر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي ذر يقسم قسما ان هذه الاية خصمان اختصموا في ربهم انها نزلت في الذين برزوا يوم بدر حمزة وعلي وعبيدة بن الحارث وعتبة وشيبة ابني ربيعة والوليد بن عتبة ترجمہ ابوذر سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے کہ یہ آیت سورہ حج میں) ہذان خصمان اختصموا فی ربہم یعنی یہ دونو گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لیے اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضے اور عبیدہ بن الحارث اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ عن ابي ذر يقسم لنزلت هذان خصمان بمثل حديث هشيم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

تم الكتاب وبعون الملك الوهاب

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر ساری بدن کے رونیں زبان ہو جاویں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری

نعمتون کا شکر مین ادا نہین کر سکتا تو نے مجھکو دنیا کی تمام نعمتین مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائی اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتوان کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کرایا یہ وہ کتاب ہے جسکی ساری حدیثین صحیح ہین اور جسپر سب مسلمان بے کھٹکے عمل کر سکتے ہین یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرمالے اور میری بھول چوک کو معاف فرمادے اور میری عمر اور صحت مین برکت دے تاکہ مین اسیطرح تیری مدد سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ ختم کردون یا اللہ مجھکو بخشدے اور میرے والدین اور میری بھائیون اور میرے عزیزون اور استادون اور مشائخین کو یا اللہ مدد کر اُس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابون کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب مین یا اللہ برکت دے اوسکی عمر اور اقبال مین اور برکت دے اوسکے مال اور اولاد مین یا اللہ بخشدے اوسکو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو آمین یارب العلمین وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاتمۂ طبع

فسالقین حدیث نبویہ وطالبان طریق احمدیہ کو واضح ہو کہ اسسے پہلے جناب معلی القاب امام المفسرین زبدۃ المحدثین ناصر حدیث سید المرسلین حضرت نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر سلمہ اللہ المنان نے اپنی عالی ہمتی سے زر کثیر خرچ کرکے موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کا ترجمہ اردو نہایت عمدہ بامحاورہ جناب جامی دین مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سے اور جامع ترمذی کا ترجمہ اردو انکے بڑے بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب مرحوم سے کروایا ہے اور وہ چارون کتابین چھاپی گئی ہین اور اکثر شائقین حدیث نبویہ نے خرید فرمالی ہین اب کتاب مستطاب صحیح مسلم شریف کا ترجمہ اردو بھی انہین کی ذات بابرکات کے فیض اور عالی ہمتی سے جناب مولوی وحید الزمان صاحب ہی کی زبان اور قلم مبارک سے ایسا عمدہ بامحاورہ ہوا ہے جسکو دیکھنے سے ہر ایک اہل علم کی زبان مرحبا مرحبا پکار رہی ہے اس مکین المحی الدین تاجر کتب لاہور کے اہتمام سے مطبع صدیقی لاہور مین ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۶ ہجری مقدس مین بہت ہی خوشنمائی کے ساتھ چھ جلدون مین چھپ چکا ہے پروردگار اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور سب بھائی مسلمانونکو اسپر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور جناب معلی القاب نواب صاحب اور انکے اہل اور ذریت کو جو کہ بانی اسکے ہین جنت المادی عنایت فرماوے

آمین یا الٰہ العلمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

بقلم محمد ابراہیم وزیرآبادی

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	س	خطا	صواب	س	صفحہ	خطا	صواب	س	صفحہ	خطا	صواب
۵۲۶	۲۰	لفظ	لفظ	۱۲	۵۵۷	کرنے تو	کرلے تو	۱۴	۶۴۱	بڑ ہیے	بڑا ہیی
۵۲۷	۹	بہجان	پہچان	۳	۵۵۸	عبسد اللہ	عبید اللہ	۱۶	〃	جہاٹ	جہاز
۵۲۸	۱۵	ابو محذورہ	ابو محذورہ	۱۸	〃	پہنچ گئی	پہنچ گیا	۱۸	〃	سرکی	منبر کی
۵۲۹	۱۷	سلام	اسلام	۲۱	〃	علی تنہا	علی رضی اللہ عنہ	۱۹	〃	ہوے	ہوئے
۵۳۱	۵	مین خوشں	مین خوش	۳	۵۵۹	اسباب کا	اسباب کا	۱۱	۶۴۲	مختصرًا کہ	مختصرًا کہ
〃	۸	ہونے کو	ہونے کا	۱۴	〃	نہین	تہین	۱۱	۶۴۳	ہی	ہی
۵۳۲	۲	اویر	اوپر	۸	۵۶۰	ہوتے	ہوئے	۱۰	۶۴۶	نفس	نفس
〃	۵	فرماتے تھے	فرماتے تھے	۱۵	〃	نکلے	نکلے	〃	〃	〃	〃
〃	۶	طربن	طلحہ بن	〃	۱۸	ابو بکر	ابو بکر کی	۹	۶۴۸	انہون نے	انہون نے
〃	۱۰	بہاگتا ہے	بہاگتا ہے	۱۳	۵۶۲	روایت	روایت	〃	〃	قاسم	قاسم
۵۳۳	۱۵	تہین	نہین	۷	۵۶۴	نمار	نماز	〃	〃	سکی	سگی
۵۳۴	۱۰	انگہوے	انکہوے	〃	〃	طرح	طرح سی کی	۴	۶۵۰	بلک	بلکہ
۵۳۵	۱	پڑہی	کہی	۱۳	۵۶۵	استیین	استیین	〃	〃	لائے	لائے گئے
〃	۲۰	لذشتہ	گذشتہ	۳۴	۵۶۷	کی	کی خلقت	〃	〃	سمجہار	سمجہا
۵۳۶	۱۱	کہڑی کھڑی ہے	کہڑے کہڑے	۱۹	۶۱۸	بہان	جہان	۸	۶۵۱	ہویے	ہوئے
〃	۱۳	رکعت	رکعت	۸	۶۱۹	درست	درست ہی	〃	〃	اللہ تعالی کے	اللہ تعالی نے
〃	۲۳	ہوتے	ہوتے	〃	〃	دیدیوین گے	دیدیوین	〃	〃	اب	آپ
۵۳۷	۱۳	رصے	رہنے کے	〃	〃	گہی	گئیں	۱۳	۶۵۲	اللہ تعالی نے	اللہ تعالی اپنے
۵۴۲	۱	نیچے	نیچے	〃	〃	سمو	ہمکو	〃	〃	خلافت	خلافت
۵۴۴	۴	زیادہ	زیادہ	۱۱	۶۲۲	بہتر ہی	بہتری	〃	〃	کلالہ	کلالہ ہے
〃	۹	شمار	شمار ہین	۱	۶۲۴	دیکہتی	دیکہتی ہین	۳	۶۵۳	عاملونہر	عاملونہر
۵۴۶	۵	ہردی	ہردی ہے	۱۱	۶۲۸	حدیث	حدیث سے	۹	۶۵۶	انتظار	انتظار
۵۴۸	۴	سکہلاوے	سکہلاوے	۱۴	۶۲۹	ہمکو	ہمکو حکم	〃	〃	کہے	کہے گئے
〃	۵	۱۷ مغضوب	المغضوب	۱۸	〃	ہاتہون کو	ہاتہون کی	۲۲	۶۶۰	گزرے	گذرا
〃	〃	الضلین	الضالین	۵	۶۳۰	ایریون	ایٹریون	۱۰	۶۶۱	سلیم من	سلیم مین
۵۴۹	۳	صحیح میرے	حدیث میرے	۲۳	〃	ان	مان	۷	۶۶۳	بی اصل	بے اصل ہے
〃	۱۴	یہ سے	یہ ہے	۱	۶۳۱	ہیر	پر	۱۰	۶۶۵	صورت	سورت
۵۵۰	۳	بعد پڑہنا	بعد درود پڑہنا	۲۳	۶۳۳	مین جو نکرون	مین نوکرون	۵	۶۶۸	بغرض	بفرض
۵۵۲	۱	روایت سے	روایت ہے	۵	۶۳۴	لفظ	لفظ ہے	۱۷	۶۶۹	منگر	سنگر
〃	۸	الضالین	الضالین کہے	۳	۶۳۵	یولنا	بولنا	۴	۶۷۱	نا مکتے	نا مکتے
〃	۱۶	نماز پڑہ	نماز پڑہی جیسے پڑہ	۸	〃	کسی اور مکان	کسی مکان	۲	۶۷۶	خدمت	خدمتہین
〃	۲۳	نمار	نماز	۱	۶۳۶	نمار	نماز	〃	〃	مین	مین آئے
۵۵۳	۲۲	جانب بدن	جانب کا بدن	〃	〃	اشار بسو	اشار یسے	〃	〃	یا حدیث	یہ حدیث
۵۵۵	۴	فرمایا	فرمایا	۱۵	۶۳۸	بہکا	بہکا	۴	۶۷۷	قائل	قابل
۵۵۷	۴	کڑے	کپڑے	۲	۶۴۰	ہوی سی	ہوئے تھے	۵	〃	کہے	کہے
〃	۶	〃	〃	۱	۶۴۱	ضرورت سو	ضرورت سے ہو	۱۰	〃	اور نجو نہیں	اور چونہیں
〃	۸	〃	〃	۱۳	〃	حاہزم	حازم	۱۹	〃	اکہر نہیں	اکھڑ نہیں

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۶۶	۲۳	مبارکا	مبارکا
۶۷۹	۴	گرد سے	گرد سے میں
۶۸۱	۵	جب	بسوقت
"	۱۴	کس کس	کہی گئی
"	۲۰	بشریت	بشریت سے
"	۲۳	کہی	کہی گئی
۶۸۲	۴	کہا کہ قاضی	کہا قاضی
۶۸۴	۳	عمرو بن	عمر بن
۶۸۵	۳	حجر	حجر
"	۱۹	حجرہ	حجرہ میں
"	۲۲	نماز نماز	نماز
۶۸۶	۱۰	آدمی	آدمی
"	۱۹	ہوتی	ہوتی ہے
"	۲۰	فقہا	فقہا کا
"	"	کہتا	کہتا
"	۲۳	وہ	وہ طلوع
۶۸۸	۳	پھر عصر پڑھی	کسی ظہر کی چار رکعت ہو یا نماز نے قامت ہی سے
۶۹۰	۱۴	بہاب	بہاب
"	۱۵	کی کہ رسول	کی رسول
"	۲۳	سارے	سارے
۶۹۱	۳	سارے	سارے
"	۱۶	مجھے دو سانسوں	مجھے سانسوں
۶۹۳	۱۲	چوبچین	چوبچین
۶۹۴	۲۲	پھوبچین	پھوبچین
"	"	پھوبچتین	پھوبچتین
"	"	ہوتے	ہوتے
"	۲۳	منقول	منقول ہے
۶۹۵	۱۱	ملک	شک
۶۹۶	۱	ہوئی	ہوتین
۶۹۹	۱۱	انہوں	انہوں نے
۷۰۰	۹	انتظار	انتظار
"	۱۲	ظہری	زہری
۷۰۲	۱۹	کہتا	کہتا ہے
۷۰۳	۳	کہا کر نماز	کہا نماز
"	۲۰	آپ کا	اون کا
۷۰۵	۱	لوٹنی	لوٹتی
"	۸	کرلی بیان	کرنی بیان
۷۰۶	۱۲	پوچھے	پوچھنے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰۹	۱۹	کہیا	کیا گیا
۷۱۰	۲۲	نے	سے
۷۱۱	۴	پایا	پایا
"	۱۴	جاؤں کہ ایک	جاؤں ایک
۷۱۲	۲	کہ	میں
"	۱۴	عتبان مالک	عتبان بن مالک
۷۱۷	۱۹	ہے	ہے
۷۱۸	۱	کی	کیا
"	۱۰	پر	پر نماز
۷۱۹	۲۱	کی	کیا
"	۲۲	ہر چیز	خیر
"	"	کی	کیا
۷۲۱	۳	ہی	یہی
۷۲۲	۱۳	ا ر	اور
"	۱۶	تمہاری	تیرے
۷۲۳	۲	کرمی	گرمی
"	۱۷	کی	کیا
۷۲۵	۱۱	کی	کیا
۷۲۵	۵	اس	اور
۷۲۶	۱۹	اور	اور ہم
۷۲۷	۱	ہی	یہی
۷۲۹	۹	میں	ہیں
۷۳۰	۱۴	تک	تک تنوت
۷۳۱	۱۵	اوسے	اوس نے
۷۳۴	۲۲	یاردن	بازو پر
"	۱۳	ٹیکا	ٹیکا
"	"	یہ گر	تاکہ آپ گر
۷۳۵	۴	کہنا	کہنا
"	۱۳	اور	آپ
۷۳۶	۶	ہی	جب لوگوں
"	"	ہراہی	ہی تو
۷۳۸	۲۲	برسے	بڑے
۷۳۹	"	ہی	یہی
۷۴۰	۴	جاہیے	چاہیے
۷۴۲	۲	ہوتی	ہوتی
"	۲۱	پڑھتے ہیں	پڑھتے ہیں
۷۴۳	۱۱	غیبر	غیر
"	۲۲	سفر	سفر
۷۴۴	۲۰	گیا	گیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۴۵	۳	مین	مین نے
"	۲۱	غیر کے	غیر
۷۴۶	۵	پڑھتے	پڑھتے
"	۱۰	امین	مین
"	۱۲	کے آپ کے	کہ آپ
"	۲۳	ہو تین	ہو تین
۷۵۳	۱۳	مین	مین
"	۲۱	کرنے	کرنے
۷۵۷	۲۲	ایک	ایک
۷۶۰	۱۶	پڑھنا روا	پڑھنا روا
"	۱۹	حدیث	حدیث
"	۲۲	مین	مین
۷۶۱	۱۹	پاس	پاس آپ نے ادا کیا
۷۶۵	۲۲	"	کی
۷۶۶	۷	ابودرداء	ابودرداء
"	۱۵	ملکی	ملکی
۷۶۸	۴	پڑھے	پڑھا
۷۶۹	۱۷	ہوش و عمرو	ہون اور عمرو
"	۲۰	مین	نماز پڑھی
۷۷۱	۱	سے	رکوع بھی
۷۷۲	۱۶	تو	بھی
۷۷۴	۱۴	آپ	بیٹھے
۷۷۶	۶	ایسی ایسی	ایسی
"	۱۰	بعضون	بعضون نے
"	۲۱	ارکار	ارکار
۷۷۷	۱۴	اور	فرمایا
"	۱۵	رات کو اگر	اوسی
۷۷۸	۱۳	ہو	ہون
"	۶	اور چھل	اوچھل
"	۲۲	وسلم	وسلم کو بحر بیرقت
۷۷۹	۱۹	وسلم	وسلم نے
۷۸۱	۶	کرے	کریں
"	۱۲	جسکو	جنکو
۷۸۲	۱۲	آپ بھی	آپ سے
۷۸۷	۱۳	بہنک	بہنک
"	۱۴	کا	کا ہی
"	۲۲	ہے	ہین
۷۹۹	۲	پوچھا	پوچھا
"	۵	نہایت	نہایت

صفحہ	س	خطا	صواب
۷۹۰	۱۲	ہے	بیانتک کہ
〃	۱۶	وسلم	وسلم نے فرمایا
۷۹۱	۱۴	سے	اور
۷۹۲	۲	جاوین	جاوین گے
〃	۱۷	جاگتا	جاگتا
۷۹۴	۱۶	بہر	بہر
۷۹۶	۱۱	مین	تہین
۷۹۷	۴	چوران	چوڑان
۸۰۰	۷	ہولی	ہولی
۸۰۳	۳	حضرت	حضرت
〃	۵	اورگروہ	اور وہ
〃	〃	کہ وہ اون سے	کہ وہ (ایسے)
۸۰۵	۱۷	فرشتے	فرشتے
۸۰۶	۲۰	بارب	یارب
۸۰۷	۱۸	اور رہا	اور کہا
۸۰۸	۱۰	تعوذ	تعوذ
〃	۱۳	قریب	قریب
۸۰۹	۲۲	تہین	تہین
۸۱۰	۱۱	ہوتے	ہوتے ہین
〃	۱۹	اللہ	کہ اللہ
۸۱۴	۴	ہے	ہے یعنی اللہ
〃	۲۱	مین	ہین نے
〃	۲۲	چھوڑدیتا تھا	چھوڑ دیا تھا
۸۱۶	۱۶	آواز کو	آواز کی قرأت کو
۸۱۷	۱۰	تیسین	قیس
۸۱۹	۳	اوس سے	اوس نے
〃	۱۹	نیچے	نیچے
۸۲۰	۱۷	مزا	مزا بھی
۸۲۱	۴	روایۃ	روایت کی
〃	۱۳	انہون	انہون نے
〃	۱۵	نتیجہ	یہ نتیجہ
۸۲۲	۲۱	زیادہ	زیادہ
۸۲۶	۲	ہوئی	ہوئی تھی
〃	۶	بقرہ اور	بقرہ
۸۲۷	۴	بڑھنے	پڑھے
〃	۵	افتون	آفتون
〃	۲۱	پچیگا	بچیگا
۸۳۰	۸	اور	صدق
〃	۱۴	ہوگیا	ہوگیا

صفحہ	س	خطا	صواب
۸۳۱	۱۴	موافق	موافق اوسکے
〃	۲۱	بنادیا	بنا دینا
〃	۲۳	غلام	غلام
۸۳۲	۶	روایت	روایت ہے
۸۳۴	۱۵	سے	سے
۸۳۵	۱۵	تو اوس نے	+
〃	۲۱	مین	مین نے
۸۳۶	۲۱	ہو سکے	ہو سکے گا
〃	〃	فرماتا	فرماتا ہے
۸۳۷	۱۱	ٹھیک	نہیک
〃	۱۳	ملا	پایا
۸۳۸	۲	رکعت	رکعت مین
〃	۸	المامین	اما مین
۸۳۹	۱۵	صاحب	عبداللہ
۸۴۰	۹	ٹھیک	نہیک
〃	〃	مفصل	مفصل کی
〃	۱۰	ہون	ہین
۸۴۱	۱۷	ہوی	ہوئین
〃	〃	ہوچکی	ہوچکین
〃	۲۰	صحیفہ	صحیفہ اونکا
۸۴۳	۱۸	ہوا	بیان ہوا
۸۴۴	۱	کرد	دیر کرد
〃	۱۱	ہے	ہین
〃	〃	ہی	ظاہر پر
۸۵۲	۴	ہی تھے	پڑھتے
۸۵۵	۱۲	کرنے	کرتے
۸۵۶	۹	مسجدہ	سجدہ
۸۵۹	۹	انہون	انہون نے
〃	۱۶	بہی	ہی کا
۸۶۰	۴	بہی	وضو ہی کیا
۸۶۱	۱۸	تھے	ہین
۸۶۲	۱۱	نے	سے
〃	۱۲	خاتم	حاتم
〃	۱۴	کہ	کو
۸۶۳	۱۴	اشارہ	اشارہ
〃	۱۹	ابوہریرہ	ابوہریرہ
۸۶۴	۲۱	مین	ہین
۸۶۵	۱۱	پیدا	پیدا
۸۶۶	۲۲	تعالے نے	تعالے نے

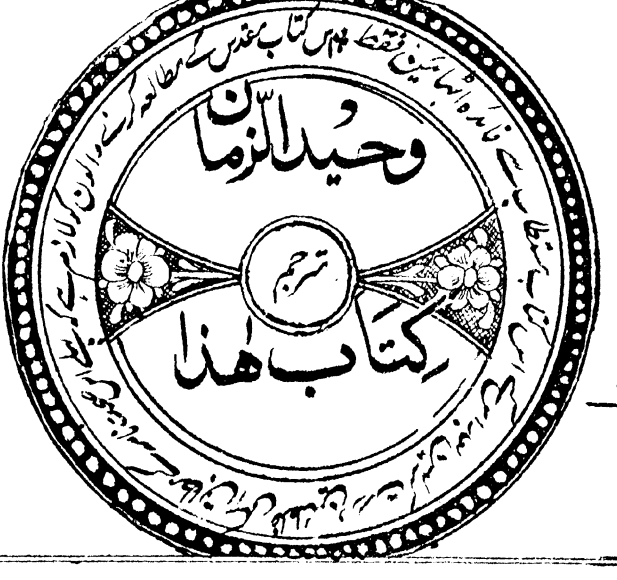
صفحہ	س	خطا	صواب
۸۶۶	۲۳	اوسنہون کیسا تہا	پھر اسنے کہولایا
۸۶۷	۱	اوروہ ایسی لوگ	اور وہ لوگ ایسی
〃	۱۸	آنڈا	انڈا
۸۶۸	۴	دیا	دیا گیا
۸۶۹	۱۱	جاتا	ڈہل جاتا
〃	۴	گیرون	گہرون)
〃	〃	نہین	تہین
۸۷۳	۵	امنگین	اونگلیان
۸۷۶	۲	ہے	سے
۸۸۲	۲	پڑ چکنا	پڑھ چکنا
۸۸۳	۶	کہ	اوسس
〃	۱۳	ملک	مانگ
۸۸۵	۴	کم	تم مین
۸۸۶	۲۳	ہونا	ہونا
۸۸۸	۱۳	میرے	میرے
۸۹۰	۶	کا	کا بجانا
〃	۹	ہانکہ پٹہ	ہانکہ پٹہ
〃	۲۲	مسلمانون	مسلمانون
۸۹۱	۲۳	مجہ	مجہ کو
۸۹۲	۲	ہوجاتی	ہوجاتی
〃	۹	کانو	کانو گے
〃	۱۳	تجھے	تجھے
۸۹۳	۲	جمہور	جمہور
۸۹۴	۸	پچچا	پچچا
〃	۱۵	انبی	اپنی
۸۹۵	۱۵	۰	جمعہ
〃	۲۱	مدلی	مدلی
۸۹۶	۳	برساد	برسانہ
〃	۴	برساد	پرسا
۸۹۹	۱۴	گناہگارون	گناہگارونکو
۹۰۰	۱۰	+	پھر کوئی کہانا نہانیکو پہلے کرنی ہے
۹۰۱	۸	پہر	پہر
۹۰۲	۱۳	گن	گہن
۹۰۵	۲	مین سنے	مین
〃	۲	مانگی	مانگا
〃	۳	حدیث	یہ حدیث
۹۰۸	۱۶	ر کو	کہ یہ
۹۰۹	۱	محمد	محمد

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۰۹	۶	تحقیق	تحقیق
〃	۲۱	راوی	راوی
〃	۲۳	اور تیسری نجات کہ اپنے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپ نے مروی ہوئی ہین	اور شکر چنبر نہوتی کہ آپ نے شروع کیا ہے توہ یہ نہ کہتا کہ رکوع کیا ہے
۹۱۳	۱۲	نماز	تمام
۹۱۴	۱۴	کی	کو زبر
〃	۱۶	ہے	زبر سی
〃	۲۳	روایت	روایت
۹۱۵	۱۴	و	انا
〃	۱۷	مین	مین
۹۱۶	۲	بنی	بی بی رسول
〃	۱۰	سلمۃ	سلمہ
۹۱۷	۱۷	بلاتا	بلانا
۹۱۸	۱۳	پٹنا	پٹنا
۹۱۹	۱۲	کنکریلی	کنکریلی
〃	۱۶	تو	کو صبر
۹۲۰	۱۷	ہوا ہے	ہوا سطے
〃	۱۸	مست	میت
۹۲۱	۵	جیجکر	جیجکر
۹۲۲	۲۱	راوی	صاحبزادی
۹۲۶	۹	اور بقول	بھول
〃	۱۴	بگڑ	بگڑ
۹۲۷	۱۰	اون	اون سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۲۹	۸	عورمین	عورتین
〃	۱۰	نوحہ	نوحہ
〃	۱۱	نوحہ	نوحہ
〃	۱۵	کسیکو	کسیکو
〃	۲۱	مناسیب	مناسب
〃	۲۲	تہمت	تہ بند
۹۳۰	۱۵	شہتی	دیتے تھے
۹۳۱	۷	تہمد	تہ بند
〃	〃	یابدن	تابدن
۹۳۲	۱۱	انکا	اوس کا
〃	۱۳	کردن	کردن لگا
۹۳۳	۲	تہمد	تہ بند
〃	۲۱	اسی	اُس
۹۳۴	۲۲	جنارے	جنازے
۹۳۵	۲۳	ہے	ہین
۹۳۷	۲۰	بشارانہون نے	بشارانہون نے
〃	۲۱	کہا مسلم	کہا مسلم نے
۹۳۸	۶	جیحالب	حجاب
۹۳۹	۱۴	ہوگی	ہوگئی
۹۴۰	۵	ملک	ملک
〃	۱۱	ہے	ہے
۹۴۴	۱۰	مجبیر کہی	مجبیر بن کہین
۹۴۷	۸	بہی	بہی
۹۴۸	۸	مین	مین نے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۴۸	۱۲	رہب	رہب
۹۵۱	۵	اسپر	اون پر
〃	۱۰	لگا نا تبر	لگا نا تبر
〃	۱۸	چنگاڑی	چنگاڑی
۹۵۲	۱۱	مذہب	مذہب ہی
〃	۱۳	حدیث	حدیث ہے
〃	۲۰	بن	بن ابی اقاص
۹۵۳	۱۳	سگتے	لگتے ہین
۹۵۴	۱۳	شاکدمین جل اٹھی ہو	مین سوجاؤن
〃	۱۵	تہمت	تہ بند
〃	۲۱	درد	درد ہونے لگا
〃	〃	تون	تونے
〃	۲۳	مجہ سے	میرے پاس سے
۹۵۸	۲	آتے تھے اور منہ تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجھا کہ تم سوگئے۔	آتے کس لیے کہ تم نے اپنے کپڑے اتار ڈالے ہین اور سمجھا کہ تم سوگئے ہو گے۔
〃	۷	یارت	زیارت
〃	۱۱	بہی	یہی
〃	۱۲	مین	مین
〃	〃	مین	امین
〃	۲۰	دہا	دیا
۹۵۶	۱	حبس بن	حبس مین

تمت



تمام صحیح بخاری کا صحیح ترجمہ

العلم نور صحیح ترجمہ

صحت نامہ جلد خامس کتاب مستطاب المعلم شرح اردو صحیح مسلم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۳۷	۶	جب	جب تو
〃	۸	اون تین	اون تین
۱۹۳۸	۶	نکالے	نکالے
〃	سہ	خوف	خوب
۱۹۳۹	۲	تو یہ	تو یہ
۱۹۴۳	۶	نزدیک فسکو	نزدیک فسکو
۱۹۴۸	۱۱	رورہت	رورہت
۱۹۵۱	۷	قصد نکرین	قصد نکرین
۱۹۵۴	۱۷	ساتھ ہیں کچھ پہنچی	ساتھ ہیں کچھ پہنچی
۱۹۵۶	۳۰	عورت	عورت
۱۹۵۷	۱۵	دہ ان	دہان
۱۹۵۹	۱۵	اسکے بیٹے	اوس کے بیٹے
۱۹۶۰	۵	رستبار	رستبار
۱۹۶۲	۱۷	گھر بار	گھر بار
۱۹۶۷	۷	پہر یہانتک	پہر یہانتک
〃	۱۵	انہون	انہون نے
۱۹۷۰	۱۴	بعد بجھ تو	بعد بجھ تو
۱۹۷۱	۱۶	کئی	کئی
〃	〃	پاویگا	پاویگا
〃	〃	قول	قول
۱۹۷۳	۱۰	گرمیون	گرمیون
〃	۲۱	وعدہ جو کیا	وعدہ کیا
۱۹۷۵	۴	پیٹہ تک	پیٹہ تک
〃	۱۱	لوگ ہین	لوگ ہین
〃	۱۵	میرے	ہمارے
۱۹۸۰	۴	اور بچون	اور بچون
〃	۱۵	اور چھوڑ	اور چھوڑ دینے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۸۱	۲	حذری خود	حذری
۱۹۸۳	۱۹	سعد کار حم	سعد کار حم
۱۹۸۴	۶	ہی قنبقاع	بہی قینقاع
〃	۱۷	پڑہین	پڑہین گے
〃	۲۱	چلے تھے	چلے ہے
۱۹۸۶	۶	بعد پانچ مہینے	پانچ مہینے بعد
۱۹۹۰	۲۳	کسیاب	کسیبات
۱۹۹۱	۸	پہلے پہل	(پہلے پہل)
۱۹۹۲	۳	ملک	ملک مین
۱۹۹۴	۱۵	جنازے	جنازے
۱۸۹۹	۲۱	مین	مینے
۱۹۰۴	۷	درخوست	درخوست
۱۹۰۷	۳	رسول کے	رسول کے
۱۹۰۸	۱۵	کہا	کہا
〃	۱۹	ادنہون	ادنہون نے
〃	۲۳	خلاف	غلاف
〃	۲۳	خلاف	غلاف
〃	۱۹	جاوین	جاوین
〃	۱۳	آپ سے	آپ نے
〃	۱۰	ترجمہ	ترجمہ (ترجمہ اردو سے روایت ہے)
〃	۱۹	نہین	نہین
〃	۲۳	مجھکو	اسہ مجھکو
〃	۳	نکلنا	نکلتا
〃	۹	ساتھہ	ساتھہ ہے
〃	۱۶	لے کر آ	لے کر آئے
〃	۱۹	نے کہا اپنے	نے اپنے
〃	۲۱	کے کہا	نے کہا
〃	۶	پہنکتے	پہنکتے ہین
〃	۲۳	سنا لے	سنا لیے
〃	۲۲	صدارہو	صدارہو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۳۱	۱	خوشبر	خوشبو ہے
〃	۱۲	کیطرف	کیطرف
〃	۱۶	ست	مست
۱۹۳۴	۹	آپ کے	آپ نے
〃	۱۰	انکو	انکو
۱۹۳۶	۴	جابدار	جابدار اور
〃	۱۲	کہودی	کہودی
۱۹۳۷	۱	پراور سرکشی	پراور سرکشی
۱۹۳۸	۱۵	دوہیلی	دوہیلی
۱۹۴۴	۷	دیکہا	دیکہا
〃	〃	ہونے گے	ہونے لگے
〃	۱۹	کہتے	کہنے
〃	۲۱	رسونتی	سونتی
〃	۲۳	مراٹھایا	سر اٹھایا
۱۹۴۵	۱۷	کہڑا ہوا	کہڑا ہوا
〃	〃	مین نے	مین نے
۱۹۴۸	۱۳	بیچ اور مین	بیچ مین اور
۱۹۴۹	۲۱	دلمین در	دلمین ڈر
۱۹۵۱	۵	آتا ہے	آتا ہے
〃	۶	صفیہ بنت	صفیہ بنت
۱۹۵۳	۱۰	قربان	قربان
〃	۱۲	لگے	لگے
〃	۱۴	پررہے	پڑ رہے
〃	۲۱	اٹہاتا	اوہٹاتا
〃	۱۱	سوایت ہے	روایت ہے
۱۹۶۲	〃	نے کہا	نے کہا
〃	۱۲	رضی اللہ عنہ کی	روایت کیا ہے
〃	۷	پرے	پڑے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۸۲	۸	اوسر	اور شہر
〃	۹	زمانہ مین	زمانہ مین
〃	۲۰	مایہ	مایہ
۱۹۸۴	۱۹	چیکے	چیکے
۱۹۶۶	۸	چہوٹی	چہوٹی
〃	۱۳	منتظر	منتظر
۱۹۶۷	۱۱	گئے کر کیکو	گئے کر کیکو
〃	۱۶	علیہ ذ	علیہ و
〃	۲۰	مقدم	مقدم
۱۹۶۹	۱۳	ہا ہا	کہائی
۱۹۷۱	۲	گام	کام
۱۹۷۷	۱۰	بڑبڑا	بڑبڑا
〃	۱۵	کاہیکو	کاہیکو
〃	۱۶	یہمین	میمین
۱۹۸۰	۹	ایتیہ	لتیبہ
〃	۱۲	ٹیرا ہدیہ	تیرا ہدیہ
۱۹۸۳	۲۱	اوسے	اوسے
۱۹۸۴	۱۸	شریعیت	شریعیت
〃	〃	وجب	وجب
۱۹۸۶	۱۰	بجہادیہ	بجہادیہ
۱۹۸۸	۸	حسن	حسین
۱۹۹۰	۱۶	نبی	نبی
۱۹۹۲	۷	ہون	ہون
۱۹۹۳	۶	چلین	چلین
〃	۹	ہمارا	ہمارا
〃	۱۲	پران	پران
〃	۱۷	رہی	رہے
۱۹۹۴	۹	مانتارہ	مانتارہ
۱۹۹۶	۸	مردودہ	مردود

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۰۰۳	۱۸	اسلایمین	اسلامین
″	۱۹	اگرہو	اگرہون
۲۰۰۴	۳	ابوسعید	ابوسعید
۲۰۱۰	۵	تفسلر	تفسیر
۲۰۱۵	۴	ذکراسہ آیا	ذکراسہ یا
۲۰۱۶	۱۳	شخص	شخص
۲۰۱۷	۲	پیٹہ	پیٹہ
۲۰۱۹	۲	روح	ارواح
۲۰۲۰	۲	چٹیون سے	چٹیون
۲۰۲۱	۱۳	یاسد	یاسدّدَ
۲۰۲۲	۵	بجیل	نکیل
۲۰۲۳	۱۹	آدمی	آدمی
۲۰۲۶	۶	بسیسہ	بسیسہ
۲۰۳۲	۱۹	جب سلامت	جب سلامت
″	۲۲	ملجر ہوتا ہی	سے ہوتا ہی
۲۰۳۴	۱۰	رمرتب	بانغیر نیت
۲۰۳۸	۱	یعنے پیٹ	یعنے جو پیٹ
۲۰۴۵	۱۶	اوسپر	اون پر
۲۰۴۶	۱	نشکار پہ	نشکار پہ
۲۰۴۹	۱۴	برتنون	برتنون
۲۰۵۴	۱۷	یین سی	مین سے
۲۰۵۸	۹	کیسے ہین	کیسی ہے
۲۰۵۹	۳	اورسول	اور رسول
۲۰۶۳	۱۲	بھی	یہی
۲۰۷۲	۱۲	بوبردہ	ابوبردہ
۲۰۷۴	۱۷	رسول	رسول اللہ
۲۰۷۷	۵	کاتا	کاٹا
۲۰۸۹	۲۱	میرا ارادہ	میرا ارادہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۰۹۱	۱۵	سارون	سنارون
۲۰۹۲	۲۲	سناوے	منادی
۲۱۰۰	۶	نبید	نبیذ
۲۱۰۱	۱۶	سے بجی	سے اور بجی
″	۱۹	روہیت	روہیت
۲۱۰۵	۱۲	کرٹے	کپڑے
″	۱۴	کرٹے	کپڑے
″	۱۹	کرٹے	کپڑے
″	″	کرٹا	کپڑا
۲۱۰۹	۲۱	رات کر	رات کو
۲۱۱۱	۲۱	کرٹے	کپڑے
۲۱۱۳	۵	چہو اہیا	چہوا یا ہیے
″	۶	پڑہنا	پڑہنا چاہیے
۲۱۱۵	۷	شخص	شخص
۲۱۱۸	۱	جو دلو	جب دلو
۲۱۲۰	۱۶	دا ہنے	دا ہنے
۲۱۲۲	۲	ابوسعید	ابوسعید خدری
۲۱۲۴	۱۳	ہلایا	ملایا
۲۱۲۵	۱۶	انگلیو	انگلیو نکو
۲۱۲۷	۱۱	حاجے عنہ	حاجے عنہ تعالیٰ عنہ
۲۱۲۹	۱۳	ہسوقت	رسوقت
۲۱۳۱	۱۶	آدمی	آدمیون
۲۱۳۸	۱	نہایت بڑا	نہایت مفید
۲۱۴۱	۶	مین سے	من سے
۲۱۴۴	۲۱	ابوایوب	ابوایوب
۲۱۴۵	۵	معلوم ہوتی	معلوم ہوتی
۲۱۴۸	۱۳	کہیل جاتے اور نہیند	کہیلجانے اور نیند

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۱۴۸	۲۱	آیے کے	آپ کے
″	۲۳	آگیا	آگیا
۲۱۵۱	۸	فارغ	فارغ
۲۱۵۷	۲۰	کپڑا کے	کپڑے کے
۲۱۵۹	۲۱	رسول	رسول اللہ
۲۱۶۴	۳	کسروانی	کسروانی
۲۱۷۰	۸	واقعہ	واقع
۲۱۷۴	۲	اور مارنے	تو مارنے
″	۳	لگا	لگے
″	″	تہا	تہے
۲۱۷۸	۹	کہتا	لکہنا
۲۱۷۹	۱۶	دو انگلی بتلائے	دو انگلیاں بتلائے
۲۱۸۷	۷	نقس	نقش
۲۱۹۹	۳	توڑ ڈالا	اوتار ڈالا
″	۱۳	جھکے	جھکے
۲۱۹۶	۳	اوٹھون	اونٹون
۲۱۹۷	۲۰	اور نہ	اور نہ اگودنا
۲۱۹۹	۲۳	عبداسہ	عبداسہ
۲۲۰۱	۱۵	صوت	سوت
۲۲۰۷	۴	اور لوٹا لایا	وہ انکو لوٹا لایا
″	۵	لاورنہ	لاؤ ورنہ
۲۲۲۰	۴	ایالقب	یالقب
۲۲۲۷	۱۷	یوڑہی	بوڑہی
″	۲۳	وہ پردہ	پردہ
۲۲۳۲	۲۳	اخیر دے	اخیر دہے
۲۲۳۴	۱۹	حب بنی	جبکہ بنی
۲۲۴۲	۴	اور دلی	اور دلی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۴۳	۹	پانا	پاتا
″	۱۱	معجزہ سی	معجزہ ہے
۲۲۴۷	۲۲	ڈنگ	ڈنگ
۲۲۵۰	۶	اور کہا قسم	اور کہا اللہ قسم
۲۲۵۲	۲۲	تیچہنے	تپچہنے
۲۲۵۶	۲	تب	تپ
۲۲۶۵	۲	اجناد	اجناد
″	۶	دیا	دبا
۲۲۷۰	۴	تبلادیتی	بہلادیتی
″	۸	بتتا ہے	بتتا ہے
″	۱۰	اس سے	اس سے
۲۲۷۲	۲۰	روہیت	روہیت
۲۲۷۳	۵	بات تبانا	بات تبانا
″	۲۲	وغیرہ لی	وغیرہ کی
۲۲۷۴	۲	حدیث	حدیث
″	۶	پڑہوائی	پڑہوائی
۲۲۹۷	۱۹	پنتالیس	پینتالیس
″	۲۲	گلہ	گلے
۲۲۹۷	۱۹	الاحبار	الاخیار

اس صفحہ کے تعلق مطالعہ کنندہ کو یہ اطلاع کی جاتی ہے کہ صفحہ ۲۲۹۷ کی سطر ۱۹ کے لفظ پنتالیس کی تصحیح کے متعلق ہم نے غلطی سے کسی صاحب کا نام لکھا تھا۔ اس کے ذمہ دار ہم ہیں۔ ہم نے اس کی تصحیح کے متعلق کسی سے مشورہ نہیں کیا۔ اس کی تصحیح ہم نے اپنی ذاتی رائے سے کی ہے۔ اس کے ذمہ دار ہم ہیں۔ ہم نے اس کی تصحیح کے متعلق کسی سے مشورہ نہیں کیا۔ اس کی تصحیح ہم نے اپنی ذاتی رائے سے کی ہے۔ اس کے ذمہ دار ہم ہیں۔

صحت نامہ جلد سادس کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۴	۱۱	دونوں	دونوں	۳۹۲	۱۶	بندلیا	بنڈلیان	۴۳	۱۱	کہا گیا	پھر کہا گیا	۴۵۴	۱۱	نہ بچا سکیں	نہ بچا سکیں
۳۱۰	۱۲	کڑہ	کڑہ	۳۹۳	۹	ملوے	ملوے	۴۴	۱۶	بھی	یہی	۴۵۶	۱	ہین رہے	ہین رہے
۳۱۴	″	وہ نکا	وہ ننگا	۳۹۴	۲	بیٹھتے تھے	بیٹھتے تھے	۴۴۶	۹	کوہبای	کوہبای	۴۵۶	۱	بڑا ہنوز دیا	بڑا ہنوز دیا
۳۱۹	۴	تونے یہ	تونے ایک	۴۰۰	۱۲	رہتا ہے	رہتا ہے	۴۴۶	۱۱	یارسول	یارسول اللہ	۴۵۶	۱۰	نہین تھی	نہین ہے
۳۲۳	۱۹	بھیٹکا	بھٹکا	۴۰۲	۱۴	اتتا ہے	اتنا ہے	۴۴۶	۲۱	موئین	موئین	۴۵۶ ۴۵۹	۱۳ ۱۵	دلیلیں (دور رہی)	ڈھکیلے (دور رہی)
۳۲۳	۱۳	فتنون کا رہنا گیا	فتنون کا رہنا گیا	۴۰۲	″	پیغمبر	پیغمبر	۴۴۶	۱۰	بیس برس	دس برس	۴۵۹	۱۴	بدبخت	بدبخت
۳۲۴	۱۱	جان ہے	جان ہے	۴۰۲	۵	صدیق کا	صدیق کی	۴۴۷	۱۱	سالہ	سالہ	۴۶۱	۳	بن اسید	بن اسید
″	۱۲	اوس مین	اُن مین	۴۰۲	۲۱	آنکہین	آنکہین	۴۴۷	۲۱	کرنے کے	کرنے سے	۴۶۲	۴	دئی	دی
″	۱۳	″	″	۴۰۳	۳	وددہیال	دُدہیال	۴۴۷	۱	رسول صلعم	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	۴۶۲	۱۳	ماما بالعرض	ماما بالعرض
۳۲۹	۹	خدست	خدمت	۴۰۳	۶	اون لوگون	اِن لوگون	۴۴۷	۱۶	زمانے مبارک	مبارک زمانے	۴۶۲	۱	پہلے بہی	پہلے بہی
۳۳۳	۳	پہاڑون پر	پہاڑون پر	۴۰۳	۹	سہیلیون	سہیلیوں	۴۴۷	۲۲	اکلابا ایک چادر	ایک چادر (ہنسلی ایک چادر)	۴۶۳	۲۰	یہ مانگتی	یہ مانگتی
۳۳۴	۱۲	ماتہ تیرے	ماتہ تیرے	۴۰۳	۲	احدیت	احدیت	۴۴۷	۱۵	گرے	گرے	۴۶۳	۲	صبیع	صبیع
۳۳۶	۲۰	رہنگنے	ٹہنگنے	۴۰۳	۱۳	مین اوسکی	مین اس کی	۴۴۷	۱۹	کہینچتا ہو	کہینچتا ہوا	۴۶۳	۳	دیکہتا	دیکہا
″	۲۳	گہونگنہ	گہونگنہ	۴۰۳	۱۴	تو تو فجر	تو فجر	۴۴۷	۱	خیر لینا	خبر لینا	۴۶۳	۱۵	کرتا ہے	کرتا ہون
۳۳۷	۱۰	برگوشت	برگم گوشت	۴۰۳	۱	پر جب فاطمہ کو	پر فاطمہ کو	۴۴۷	۱۹	احدیث دے	احدیث سے	۴۶۳	۱۵	طمد	طور سے
۳۳۸	۱۳	سفیدی نہی	سفیدی نہی	۴۰۳	۱۹	قرآن کے	قرآن کا	۴۴۸	۶	قواب چاہتا	ثواب چاہتا	۴۶۳	۸	روئین	روئین
۳۴۱	۱۴	سنہ ۶ ہجری	سالہ ہجری	۴۰۳	۸	معاذ کا	معاذ کے	۴۴۸	۱۴	نماز پڑہی گی	نماز پڑہی گیا	۴۶۳	۱۳	اتفاق	اتفاق
۳۴۲	۱۹	صلے اللہ	صلے اللہ علیہ وسلم	۴۰۳	۷	کوی ذکر	کوئی ذکر	۴۴۸	۱۲	ابوبکر بولا	اور بولا	۴۶۳	۱۷	لکہتے	لکہتے ہین
۳۴۳	۱	تعالی نے کفر	تعالی کفر	۴۰۳	۷	اونہون	اونہون نے	۴۴۸	۱۴	جو تجکو	جو تجھکو	۴۶۳	۳	آخرت سو	آخرت کو
۳۴۳	۱۰	موہرے	موہری	۴۰۳	۱۴	بیان کی	بیان کیا	۴۴۸	۱۲	منامیں	منامین	۴۶۳	۱۷	اون کلون	ان کلمون
۳۴۳	۱۹	لگین	لگیں	۴۰۳	۱۸	ہٹکی	ہٹکی	۴۴۸	۸	لیتا ہو اور	لیتا اور	۴۶۳	۱۸	آنکہوٹہا	آنکہوں
۳۴۳	۱۹	یارسول	یارسول اللہ	۴۰۳	۱۱	جسبات کا	جس بات کا	۴۴۸	۲	دوسرے	دوسرے	۴۶۳	۲۲	تم کون	تم کیون
۳۴۶	۹	اہای کرام	آبا کرام	۴۰۳	۱۲	کرتا تہا	کیا جاتا	۴۴۸	۵	بدگمانی	بدزبانی	۴۶۴	۱	نخن	نخن
۳۴۶	۶	انکو	اسکو	۴۰۳	۱۹	ملاقات کو	ملاقات کیلئے	۴۴۸	۱۳	دیتا تہا	وہ پہرتی تہی	۴۶۴	۸	فتنہ	فتنہ
″	۹	آبنا	اپنا	۴۰۳	۲۰	حضرت عمر حفصہ	پہر حضرت حفصہ	۴۴۸	۲۲	اور پہیں	وہ اپنے	۴۶۴	۵	کرے	کرے
۳۴۶	۱۶	کلموج	گلوچ	۴۰۳	۲۲	شائد	شاید	۴۴۸	۱۰	لائق نہا	لائق رہتا	۴۶۴	۲۰	اور ان علوم	اور انکے علوم
۳۴۶	۱۱	یارسول	یارسول اللہ	۴۰۳	۹	گٹہڑیان	گٹھریان	″	۱۸	یارسول	یارسول اللہ	″	″	اوسیحالت	اوسیحالت میں
۳۴۶	۱۳	نہی	تھی	۴۰۳	۲۳	اور سر	اور دو تعلیف اسہ	۴۴۸	۱۶	یا ایہا الذین	یا ایہا الذین	۴۶۴	۵	میری	تیری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۱۲	۱۹	توسکو	توسکی
۲۶۱۴	۱۱	واقعہ	واقع
〃	۱۵	ہوا اقرار	ہوا قرار
۲۶۱۷	۲	اور عمل	اور عمل مین
〃	۶	مسلمان	مسلمانون
۲۶۱۸	۲۰	طفل	طفیل
۲۶۱۹	۱۹	تجھکو بھی	تجھکو بھی
۲۶۲۰	۱۰	خدا جبار	خدای جبار
〃	۱۴	اپنے	اپنے
۲۶۳۱	۲۰	پختوی اور بہاں	پختوخی اور بہاں
۲۶۳۴	۱۷	غضنت	غضنب
۲۶۳۵	۷	اللہ تعالے	اللہ تعالے
۲۶۳۵	۱۳	بین	مین
۲۶۳۵	۶	مین ہی	مین ہی
۲۶۳۵	۶	کی اور	کیا اور
۲۶۳۵	۶	مبارک ہو	مبارک ہو
〃	۱۱	دھمک	دھمک
〃	۱۹	جیسا عمدہ	جیسے عمدہ
۲۶۳۵	۲۰	کنالے	کنالے
۲۶۳۵	۲۱	نہ ہو	نہ ہون
۲۶۳۵	۱	گردین	گردین
〃	۷	لگڑین	لگڑیان
〃	۱۱	دھوبی	دھوبی
۲۶۳۵	۱۵	ہوتا	ہوتا ہے
۲۶۳۵	۹	فرمادیگا	فرمادیگا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۳۵	۹	درخت	درخت
۲۶۳۵	۱۵	مین ہے اپنے	مین اپنے
۲۶۳۵	۶	اس حال	اس حال
۲۶۳۵	۱۲	مصیتین	مصیبتین
۲۶۳۵	۷	نارڑا اور	نارڑاور
۲۶۳۵	۱۳	بڑہی	بڑہی
۲۶۳۵	۲۲	سنگین	سنگین
۲۶۳۵	۲۳	سنگین	سنگین
۲۶۳۵	۱	مکرر	مقرر
۲۶۳۵	۱۰	فرات	کہ فرات
۲۶۳۵	۱۶	جڑہ	جڑ
۲۶۳۵	۴	سے ادوسرا	سے دوسرا
۲۶۳۵	۸	قدم مراد ہی	قدم ہے
۲۶۳۵	۱۰	خورک	فورک
۲۶۳۵	۱۱	بہراسد	بہراسد
۲۶۳۵	۱۷	کرتین	کرتین
۲۶۳۵	۱۴	قامت کے	قیامت کے
۲۶۳۵	۱۸	ڈولے	ڈولے
۲۶۳۵	۱۲	لجین	لجین
۲۶۳۵	۳	عنہ	عنہا
۲۶۳۵	۲۱	روایت ہی	روایت ہی
۲۶۳۵	۱۸	ابوجعفر	ابوجعفر
۲۶۳۵	۱۱	ابوہریرہ	ابوہریرہ
۲۶۳۵	۱۴	مدینہ مین ایکا	مدینہ مین ایک
۲۶۳۵	۲۱	والنصار بحفہم	والنصاری والبیاع بعضہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۳۵	۱۱	چھوڑے	چھوڑدین
۲۶۳۵	۱۲	نئی قسم کی ہوگی اور الات حرب ایسے تیز ہون گے کہ چڑیا کے اڑنے سے ہی جلد لوگ مر جاوینگے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی گولون اور گولیون کی بوچھاڑ ہوگی	سخت ہوگی اور مردون کی کثرت ہوگی عفونت کی وجہ سے جانور بار نہ ہوسکیگا وہین گر کر ملاک ہوجاوے گا
۲۶۳۵	۱۷	توعرب	تم عرب
۲۶۳۵	۶	دھوان سے	دھوان ہے
۲۶۳۵	۱۶	لیٹے گا	لوٹے گا
۲۶۳۵	۴	پوچھنے	پونچھنے
۲۶۳۵	۴	کھب	کھب
۲۶۳۵	۱۶	اوددوہ	اور دودہ
۲۶۳۵	۱۱	سمجھتے	سمجھتے
۲۶۳۵	۱۴	اور عقل کمال	اور عقل وکمال
۲۶۳۵	۱۳	بہی سیدہی	سیدہی
۲۶۳۵	۲۲	لاہیت	روایت ہی
۲۶۳۵	۱	نہائت	نہایت
۲۶۳۵	۲۱	بوجین	پوچین
۲۶۳۵	۱۱ ۲۸۱۰	راست ہے	راست ہے
۲۶۳۵	۲ ۲۸۱۱	تخفہ دیا	تحفہ دیا
〃	〃	ہین	ہے
۲۶۳۵	۴	لوگ	لوگون
۲۶۳۵	۳	روایت	روایت ہی
۲۶۳۵	۵	شائد	شاید
〃	۱۲	ازدکارجو	ازدکارجو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۳۵	۴	جاتی ہین	جاتی ہین
۲۶۳۵	۱	ستہری	ستہری
۲۶۳۵	۸	گواہی	گنوائی
۲۶۳۵	۳	اثر ہے	اثر ہے
۲۶۳۵	۶	تجہہ	تجھے
۲۶۳۵	۱۶	یہ قوم	اس قوم
۲۶۳۵	۱۶	رہے	رہے
۲۶۳۵	۸	بہی اسکا	بہی اوسکو
〃	۹	لوکونگر	لوگونگر
۲۶۳۵	۱۱	ڈنگ	ڈنگ
۲۶۳۵	۳	کیا ہے	کیسا ہے
〃	۱۵	نہ ہوا	نہ ہو
〃	۲۱	موہون	موضون
۲۶۳۵	۱۰	چڑچڑ	چڑچڑ
۲۶۳۵	۲	کچہ	کچہہ
۲۶۳۵	۱۹	مین سے	مین ہے
۲۶۳۵	۵	ہاگ	ہاگ
〃	۹	پیچہے	پیچہے
۲۶۳۵	۲۰	مین سے	مین
۲۶۳۵	۶	شفارشر	سفارش
۲۶۳۵	۱۵	ساہی	سایے
〃	۱۹	نہ پرین	نہ پڑین
۲۶۳۵	۲	تہوڑی دور	فلان جاپر
۲۶۳۵	۲	اور حضرت	اور حضرت
۲۶۳۵	۲۰	ایتہ	یہ آیت
۲۶۳۵	۱۰	یہ کہکر کہ	یہ کہ

تمت

اس کتاب مقدس کے مطالعہ کرنے والون کو لازم ہے کہ پہلے اس صحت نامہ کے مطابق اس کی غلطیون درست کرلین بعد اسکے اس سے فائدہ اٹہاوین ✤ الراقم وحید الزمان مترجم کتاب ہذا

اسفنج اردو پریس لاہور

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد رابع

صفحہ	س	خطا	صواب
۱۴۱۵	۸	بہان عقد	بہان عقد
۱۴۱۸	۱۵	بچینی	بچپنی
۱۴۱۹	۶	جاتی	جاتی ہے
〃	۱۵	کو	کی
۱۴۲۰	۹	حدے	حدے
〃	۱۹	اولبن	اور ابن
۱۴۲۴	۶	بنتی	بنتے
〃	۷	سنتے	گنتے
〃	〃	بارب	یارب
۱۴۲۵	۱۹	زمانہ	زمانہ مین
۱۴۲۶	۲۰	رفیق کی جاؤ	میری چادر سے
۱۴۲۷	۱۶	چادر	چادور
۱۴۲۹	۱۱	کہڑی	گہڑی
〃	۱۲	کے سوا	کو چھوڑ کر
〃	۱۴	کے سے	سے
۱۴۳۱	۴	عمرو بن	عمر بن
۱۴۳۶	۷	آگئی	آگئیں
〃	۸	سے گئے	کی گئیں
〃	۹	رہی	رہین
۱۴۳۷	۱۱	پچین	بچپین
۱۴۳۹	۱۴	کہ قبل	قبل
۱۴۴۰	۲	یہ کہ کپڑا	اور کپڑا
〃	۵	تعزیون	تعزیون
〃	۷	کا	کے
〃	۱۳	یجاوے	یجاوے
۱۴۴۱	۱۲	جب	چپ

صفحہ	س	خطا	صواب
۱۴۴۵	۱۳	اور جو لوگ	اور جو
۱۴۴۶	۳	اور سکو	اور اسکو
۱۴۴۷	۱۳	تہمت	تہ بند
〃	〃	〃	〃
〃	۱۴	〃	〃
۱۴۴۸	۲	یین	یین نے
〃	۱۳	نزاع کہ	نزاع کا
۱۴۵۲	۹	روایت سے	روایت ہے
〃	۱۲	تہمت	تہ بند
〃	۱۳	گہسک	کہسک
〃	〃	دیکتا	دیکھتا تہا
〃	۱۹	انہون	اونہون نے
〃	۲۰	آپ صعنیہ کو حیی کی	آپ صفیہ حیی کی بیٹی
〃	۲۱	آپ حے	آپ کے
۱۴۵۳	۱	اور نکا	اور نکاح
〃	۲	بہر حب واہ	آپ راہ مین
〃	۱۰	میمونہ	میمنہ
۱۴۵۴	۱۶	نکاح ا	نکاح
۱۴۵۶	۵	گڑے	گڑہے
〃	۱۹	بہار کہا	بہلا رکہا
〃	۲۲	خیرے	خیر سے
۱۴۵۸	۶	مشتاق	مشتاق
〃	〃	سواری	سواریان
〃	۷	کہائین	کہائی
〃	۱۳	کہ جب	جب
۱۴۶۱	۴	کا نام	نام کا

صفحہ	س	خطا	صواب
۱۴۶۱	۷	لے مالک	لے پالک
۱۴۶۲	۱۲	ہوتی ہین	ہوئے
۱۴۶۴	۲۱	کہ عرض کرتی	اور عرض کرتی
۱۴۶۵	۶	جسے	جسے
〃	۱۰	اوٹہا اے	اوٹہا اے
〃	〃	مینا لے	مین نے
〃	۲۱	بڑہ	بڑا
۱۴۶۶	۱۲	اور سے	اوسکو
۱۴۶۷	۳	لینے	لینے
〃	۹	ہی	ہین
〃	۱۲	اوسکا	انکا
۱۴۶۸	۱۲	کہا یا کیسا ہی ہو	کہنا کیسا ہی ہو
۱۴۶۹	۲۱	وسلم فرمایا	وسلم نے فرمایا
〃	〃	طعام	طعام ہے
۱۴۷۳	۵	کنوئین	کنوئے
۱۴۸۸	۱۴	کے آیا	کے پاس آیا
〃	۱۵	مین	مین نے
۱۴۹۰	۲۲	اون کے	اون کا
۱۴۹۱	۱۳	پلا دود	پلا دو کہ
۱۴۹۳	۷	انہون	انہون نے
۱۴۹۴	۵	کہ یہ میرا	یہ میرا
۱۴۹۶	۲۱	مغرب ہین	مغرب مین
۱۴۹۸	۲۲	بہی	یہی
۱۴۹۹	۱۵	کی	کی یہ ہے
۱۵۰۳	۱	مجہ	مجہپر
〃	۱۳	مصالحہ	مصالحے

صفحہ		خطا	صواب
۱۵۰۵	۹	اُن کا	اون کا
۱۵۰۹	۵	ٹہیری	ٹیڑہی
۱۵۱۰	۷	ہم	اہم
″	۲۱	ا رکا	اوسکا
″	۲۴	کچی	کجی ہے
۱۵۱۱	۷	ٹہیری	ٹیڑہی
″	۸	″	″
″	۱۶	نہ ہوئین	نہ ہوئین
۱۵۱۲	۷	چاہے	چاہے
″	۸	ٹہری کی ٹہری	ٹیڑہی کی ٹیڑہی رہی
۱۵۱۵	۷	حالت حمل	حالت حیض
″	۱۲	واقعہ	واقع
۱۵۱۹	۱۶	″	″
۱۵۲۲	۲	بڑہ چکتے	پڑہ چکتے
۱۵۲۳	۱۹	چپکی	چپکے
۱۵۲۷	۴	چپگی	چپکی
″	۱۹	مجھے بدبختی	مجھ سواری ڈالنیوالا نہیں کیا بدبختی
۱۵۳۰	۱۶		
″	۱۹	ڈنڈ	پیر ڈنڈا
″	۲۴	اجارت	اجارت
۱۵۳۱	۶	تہمت	تہبند
″	۱۷	حب	حب ہین
۱۵۳۲	۱	اور یہ آیت	اور یہ آیت
″	۹	یہان	یہان
″	۱۲	ڈنڈ	ڈنڈے
″	۱۶	کہڑ	کہڑا ہوا
۱۵۳۵	۱۴	نکلتا تہا	نکلا

صفحہ		خطا	صواب
۱۵۳۹	۲۰	سوال کر	سوال کو
۱۵۴۰	۱۰	کیا کر کہ	کیا کر جو
″	۱۱	تجہ سے	تجہ سے
″	۱۶	اُسے	اُسے
″	۲۱	رکہتا	رکہتا تہا
۱۵۴۲	۱۹	یہانتک	یہانتک کہ
۱۵۴۴	۶	وا سطے	وا سطے
۱۵۴۵	۱۱	حیر وخوبی	خیر وخوبی
۱۵۴۸	۵	پونچتا	پہونچتا
۱۵۵۲	″	شوہر کے	شوہر کے گہر سے
″	۱۲	حوب	خوب نہیں ہے
۱۵۵۳	۱۳	عبداللہ ام	عبداللہ بن ام
″	۱۶	بن	بن ام مکتوم
″	″	کرتا	کرنا
″	۲۴	نسا	نساء
۱۵۵۴	۱۲	نکلنا	نکلنا
۱۵۵۵	۷	عمر بن	عمر بن
″	۱۱	بین	مین
″	″	ہوری ہوئی	ہوئی
۱۵۵۶	۲۳	الاحمال ان	الاحمال اجلہن ان
۱۵۵۸	۱۵	پاس	پاس گئی
″	″	یہی	بہی
۱۵۵۹	۱	ڈال	ڈالے
″	۴	پورے	پورے ہوئے
″	۱۹	انہون	انہون نے
″	۲۱	دس	دس دن
۱۵۶۲	۱۱	بہی	بہی

صفحہ		خطا	صواب
۱۵۶۴	۲۰	ورنہ	ورثہ
۱۵۶۵	۱۹	رہے گی	رہے گا
۱۵۶۷	۱۸	مار	مار
″	۲۳	وے	دے
۱۵۶۹	۱	طوفان	طوفان نہیں
۱۵۷۱	۹	اپنے کو	اپنی عورت کو
۱۵۷۳	۱۴	یارسول اللہ	یارسول اللہ
۱۵۷۴	۲	اورین	اورین اون
۱۵۷۶	۶	کہسیٹ	گہسیٹ
″	۱۶	مال	مال ہو
۱۵۷۸	۱۷	ادا سے	ادا کردے
۱۵۷۹	۱۴	رہو	رہ
۱۵۸۲	۳	ہا تین	ہنا تین
۱۵۸۶	۴	یاپ	باپ
۱۵۸۷	۷	امام زین العابدین	امام زین العابدین
۱۵۸۸	۱۵	تک گیا	تک گیا
″	۲۳	روایتون کا	روایتون کا
۱۵۹۲	۲	نہ بڑہاؤ	نہ بڑہاؤ
۱۵۹۵	۱	اسبات سے	اسبات بات
″	۱۳	دہونا	دہونا
۱۵۹۷	۲	بوڑہی	بوڑہی
۱۵۹۸	۷	قبضہ	قبضہ
″	۱۰	شاذ	شاذ
۱۶۰۰	۴	بہیجڑا تے	بہیجڑا تے
۱۶۰۱	۹	جو چہٹیان	وہ چہٹیان
۱۶۰۲	۱	ڈ سیر	ڈہیر
″	۱۸	المدنی	المدنی

صفحہ	ط	خطا	صواب
۱۶۰۵	۲۱	حکام مین	احکام مین
〃	۲۳	بغدادیو	بغدادیون
۱۶۰۸	〃	فرمایا	+
۱۶۰۹	۲۱	اونہون	اونہون نے
۱۶۱۴	۱۱	درحست کو	درحست کوپیر
۱۶۱۵	۱	ہیبیجے	بیجے
۱۶۱۷	۲۲	یہ	یہ ہے
۱۶۱۸	۹	مزارعت	مزارعت
۱۶۱۹	۴	اگر وہ نہ لے	اگر وہ نہ لے
۱۶۲۰	〃	کرائے	کرایے
〃	۱۱	〃	〃
۱۶۲۱	۲	〃	〃
〃	۳	نہ لے	نہ لے
۱۶۲۲	۱۰	کرائے	کرایے
۱۶۲۳	۸	نافع	رافع
〃	۱۰	کرائے	کرایے
〃	۲۰	کہا ہو	کہا کہ
۱۶۲۴	۲۲	کرائے	کرایے
〃	۲۳	〃	〃
۱۶۲۵	۲	〃	〃
۱۶۲۶	۵	〃	〃
〃	۶	یاعبد	یاجبد
〃	۲۵	کرائے	کرایے
〃	۲۶	〃	〃
۱۶۲۷	۳	〃	〃
〃	۸	〃	〃
۱۶۳۳	۱۰	باغ	باغ مین
۱۶۳۶	۱۴	کرینگے	کرین گے
۱۶۴۵	۱۵	والے	والے پر
۱۶۴۶	۳	لمای	کمائی
〃	۱۷	چاہنے	چاہیے
۱۶۴۹	۱	مستثنی	مستثنی
۱۶۵۳	۲۱	فضل	افضل
۱۶۵۶	۶	ضحر	چخر
〃	۱۰	صحیح	صحیحتر
〃	۲۳	ایسی	ایسا
۱۶۵۸	۲۱	نزدیک	نزدیک
۱۶۵۹	۲۳	تل کو	تل کر
〃	〃	〃	〃
۱۶۶۱	۹	جس	جنس
۱۶۶۲	۱	ہونا چاہین	ہونا چاہیین
۱۶۶۳	۳	کانی	کافی
〃	۴	رکہنی	رکہنی
۱۶۶۶	۸	جوبک	جوبک
〃	۱۱	قول کر	تول کر
〃	۱۷	تردیک	نزدیک
۱۶۶۷	〃	قیامت	قیامت
۱۶۷۱	۱۲	اکہجور سند	کہجور رسیند
۱۶۷۲	۲	اونہون	اونہون نے
۱۶۷۵	۱۱	روکی	روکی
۱۶۷۶	۲۱	تجسے	تجسے
۱۶۷۸	۱	اوپر امام	اور امام
۱۶۸۴	۷	روایت	روایت ہے
۱۶۸۵	۱۰	زرع	زرہ
۱۶۸۶	۱۵	اگر	گنر
۱۶۸۶	۱۶	ہوا	ہو
۱۶۹۶	۱۵	کرتے ہین	کرتے تہے
۱۶۹۸	۹	نکالنے	نکاسی
۱۶۹۲	۵	بن عردہ	بن
〃	۱۶	مجہہ سے	اون سے
۱۶۹۳	۲۲	سعد	سعید
۱۶۹۴	۵	محوسی	مجوسی
۱۶۹۷	۱	اوربیمار	اوربین بیمار
۱۶۹۹	۲۱	اون کی	اون کی
۱۷۰۰	۱	اونہی	نبی
۱۷۰۷	۸	بین	بین سے
〃	۱۳	پس	بس حرف
۱۷۱۴	۱۱	ثواب	ثواب
〃	۱۹	بین	بین سے
〃	۲۲	جائز ہو	جائز ہوا
۱۷۱۵	۱۵	نے کیا	نے روایت کیا
۱۷۱۷	۱۹	پہونچتا	پہونچنا
〃	۲۲	علم سے	علم کا جس سے
۱۷۲۲	۱۶	نوہجر	توہجر
〃	۱۳	سابقہ	سابقہ
۱۷۲۳	۲۰	علماے	علما
۱۷۲۴	۱۸	عذاب کا	عذاب
۱۷۲۵	۹	کہ حدیث	کہ یہ حدیث
〃	۱۱	استبعا	استبعاد
〃	۱۵	انتہے	انتہا
۱۷۲۶	۱۹	لگین	لگے
۱۷۲۵	۹	گمراہ	گمراہ

صفحہ	ک	خطا	صواب
۱۷۲۸	۹	حقوق	حقوق
۱۷۳۱	۱۲	علام	غلام
۱۷۳۲	۹	مرسے	مرنے
۱۷۳۳	۱۱	رایا	فرمایا
〃	۲۰	تیرااور	تیرا اور
۱۷۳۶	۱۹	آئین	آمین
۱۷۳۸	۴	علمار	علمای کرام
۱۷۴۱	۱۹	حبت کری	چت کبری
۱۷۴۴	۴	کہاسنے	کہلا نے
۱۷۴۵	۲۰	واقعہ	واقع
۱۷۵۰	۵	سہے	سہے
〃	۱۱	غلام کو	غلام
۱۷۵۱	۱۵	مدا	مارا
۱۷۵۳	۱۳	رسول کی کی	رسول کی
۱۷۵۴	۱۷	ہو	ہوا
۱۷۵۵	۴	اپنے	استنے
〃	۱۴	ہین نے	ہین سنے
۱۷۵۷	۲	حر	حق
۱۷۵۹	۷	مرنے	مرتے
〃	〃	آزادانپر	اپنے آزاد
〃	۲۱	سہ	سہ
۱۷۶۰	۱۲	قسامہ	قسامت
۱۷۶۲	۴	کرین کے	کرین گے

صفحہ	ک	خطا	ثواب
۱۷۶۲	۱۶	سواونٹ میں	سواونٹ
۱۷۶۳	۱۰	کلے	گلے کی
۱۷۶۴	۱۲	رہانے	زمانہ
〃	۱۷	حصرت	حضرت
۱۷۶۶	۷	محیصہ سے	محیصہ نے
〃	۸	مرنے	مرتے
〃	۲۳	فتل	قتل
۱۷۶۹	۱۶	کیاہاتھ	کیا انکے ہاتھ
۱۷۷۰	۱	اوده	اور وہ
۱۷۷۱	۱۸	نے	نے کہا کہ
۱۷۷۲	۲۲	مارنا	مارنا
۱۷۷۳	۳	مکڑی	مکڑی
〃	۸	الکار	انکار
۱۷۷۶	۱	جاوے	جاوے گا
〃	۱۹	خوف	خون
۱۷۷۷	۱۱	بلے	پہلے
۱۷۸۰	۱۳	تواپ بہی اونٹ	تو آپ اونٹ پر
〃	۲۲	چست کبلے	چت کبلے
۱۷۸۲	۱۷	مدعی مدعاعلیہ	مدعی علیہ
۱۷۸۹	۷	چہیتا	چہیتا
۱۷۹۱	۱۲	سیکہہ کو	سیکھ لو
۱۷۹۴	۹	جنازنے	جنازے
۱۷۹۹	۱۷	لے دودہ	بے دودہ

صفحہ	ک	خطا	ثواب
۱۸۰۰	۲۲	اوسی	اسی
۱۸۰۲	۵	لگا ئے	لگا ئے
〃	۱۳	طفیل	طفیل سے
۱۸۰۳	۱۵	نہ ہوگی	نہ ہوگی
〃	〃	ضروری	ضروری ہی
۱۸۰۴	۱۴	اس سے	اُسکا
۱۸۱۱	۱۷	نہ کفارہ	نہ کفارہ وہ
〃	۲۳	آپنے فرماتے	آپ فرماتے تھے
۱۸۱۲	۱۰	روایت	روایت
۱۸۲۰	۲۲	یک بک	بک بک
۱۸۲۲	۴	اور یہی	اور یہی
۱۸۲۳	۷	دے واللہ	کہے واللہ
۱۸۲۴	۱۷	اوسکو لڑکے	اس لڑکے کا
۱۸۲۶	۷	اپنے سے	اپنی شے
۱۸۳۲	۱۹	اوترے	اوترتے
۱۸۳۳	۹	روایت	روایت ہے
〃	۱۶	گم	گم ہون
۱۸۳۴	۱	یاس	ایاس
〃	۸	کرٹے	کرٹے
〃	۱۵	اگر	اگرچہ
〃	۱۶	احف	احفف
〃	۱۷	اوس	اون

تنبیہ

اس کتاب مقدس کے مطالعہ کرنے والون کو لازم ہے کہ پہلے اس صحت نامہ کے مطابق اسکی غلطیین درست کرلین بعد اُس کے اس کتاب سے فائدہ اٹھائین فقط

سید الزمان مترجم کتاب ہذا

تمام ہوا تحفۂ مرد کتاب مستعار

المعلنہ جمعیۃ اردو صحیح جلیۃ الجمع

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صحہ	سطر	خطا	صواب
۹۵۷	۴	رزالت	رذالت
۹۵۸	۲۱	جابر	چار
۹۵۹	۱	اور	اور صاع چار
"	۴	اسمعیل	اسمعیل نے بھی یہی
"	۱۹	اون سے	اونکی چاپدی
۹۶۰	۱۴	بن سلیمان	بن ابی سلیمان
۹۶۱	۱۵	آدمی کے	آدمی کے باپ کی
"	"	انہون	اونہون نے
۹۶۳	۱۰	ثواب	صواب
۹۶۴	۱۲	کافر	کافر کیطرف
۹۶۷	۲۳		دوہکر
		امر	آکر
"	۹	بہر	دن بہر
۹۶۹	۵	روایتون	روایتون مین
۹۷۱	۳	کو پہنچے	کو پہنچین
"	۲۰	سے	جس نے
"	۲۱	فرمائے	فرمائے
۹۷۲	۲۲	کو پہنچے	کو پہنچین
۹۷۳	۲	لاوین	بلاوین
"	۲۲	بہی	مین جاونگا
۹۷۴	۱۳	ہے	زیادہ کے تحصیلدار
۹۷۷	۲۳	تو	تو آپ
۹۷۸	۱۲	ہان	کہاہان
۹۸۰	۱۴	جاہین	جاہین تو نہ لینا
۹۸۱	۲	علیہ	علیہ نے
۹۸۲	۱۱	کرتا ہے	کرتا ہے پاک کرتا
۹۸۳	۲۲	ناطے	ناتے
۹۸۴	۲۳	قرابت	قراءت
۹۸۷	۲۴	دسنے	دینے
"	۲۴	دنون	دون
۹۹۱	۲	روایتین	روایتین
۹۹۳	۱۴	کے	دہنے ہاتھ
۹۹۴	۱۶	کہنا	کہتا ہے

صحہ	سطر	خطا	صواب
۹۹۶	۱	جیسیون	جلیسون
۹۹۷	۶	بیچ	بہیچ
"	۱۶	گھٹے	گھٹے
۹۹۸	۵	ثواب	ثواب
۹۹۹	۳	سنے	تھے
۱۰۰۰	۵	رویا	دیا
"	۱۴	رز	زر مین
"	"	"	"
"	۱۶	جابد	جابر سے
"	"	ہی	اسی
"	۲۳	مین	مین
۱۰۰۱	۸	رسے	لوہے
"	۱۰	پرون	پورون
"	۱۶	تینک	تنک
"	۱۹	کرنا	کرتا
۱۰۰۲	۱۵	عنہ	فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنہ
۱۰۰۴	۶	کوہی	کوہی
"	۱۵	ایک	ایک اس
۱۰۰۵	۲۰	تحریمی	تحریمی ہے
"	۲۳	عزہ	عزہ
۱۰۰۷	۱۲	کس کے	کس نے
۱۰۱۱	۴	اوس	اوسن مین
"	۱۰	برای	برای ہے
۱۰۱۲	۲	پہیلے	پہیلین
"	۴	ہوگئی	ہوگئین
۱۰۱۳	۹	غریب مسلمان	غریب مسلمان
۱۰۱۴	۶	رہتا	رہتا ہے
"	۱۰	بڑہانے	بڑہانے کو
۱۰۱۶	۱۷	دبنے	دینے
۱۰۱۹	۲۱	کہ یہہ آپ	کہ آپ
۱۰۲۲	۳	ہوتا	ہوتا ہے
۱۰۲۳	۱۷	مسافر کو	مسافر کو اونٹنی دینے
۱۰۲۴	۲۰	شریون	طرائق

صحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۳۱	۲	خرید+	خرید
"	۴	جاتے	جاتے ہین
"	۹	چلے	چلین
"	۲۳	چار بایون	چار پایون
۱۰۳۳	۳	اورجن	اور وہ جن
۱۰۳۴	۱۶	کہ مین	کیا مین
۱۰۳۵	۱۶	سے	سے
"	۱۸	مین	مین نے
۱۰۳۶	۲۳	فرالے	فرمائے
۱۰۳۹	۱۴	ہومین	ہومین
"	۱۵	تہمت	تہ بند
۱۰۴۰	۱۶	خوارج	خوارج
"	۲۰	معتزلی	معتزلہ
۱۰۴۱	۸	سبحانی	سبحانی
۱۰۴۲	۴	مین	مین نے
۱۰۴۴	۲۰	مین	مین سے
۱۰۴۵	۱۳	ہونگے	ہون
۱۰۴۷	"	مین	مین ایک آدمی
"	۲۳	ایک بہر	ایک پہر
۱۰۴۸	۷	سوا اوس	سوا اوس
۱۰۴۹	۲	اس سے	انکی زبانون سے
"	۴	چوچے	چوچی
"	۲۰	غفاری	غفاری
۱۰۵۰	۱۷	بچانا	بچانا
۱۰۵۱	۵	نے کہا	نے کہا
"	۱۰	شعبہ	شعبہ
"	۱۵	پر پہر	پہر
۱۰۵۳	۱۹	آپ سے	آپ کے
۱۰۵۸	۱	کہنے	کہنے مین
"	۶	بہت	مشتبہ
"	۱۱	عزیز	عزیز
"	۱۹	اسلام	السلام
۱۰۶۰	۱۸	کر کیا	کر لیا

صفحہ	ع	خطا	صواب
۱۰۶۰	۱۸	مین	اور
۱۰۶۲	۱۹	کس کس	کس
״	۲۲	الحمد	الحمدلله
۱۰۶۷	۱۹	ہوتا	ہوتا ہے
۱۰۶۹	۱۲	دینے	دیتے
״	۱۳	پہنچے	پہنچتے
״	۱۳	نرتے	کرتے
۱۰۷۰	״	لوٹے	لوٹتے
۱۰۷۴	۹	اور یہ قول	اور نہ یہ قول
۱۰۷۵	۲۰	دور رہو	دور رہو
۱۰۷۶	۱۴	بب	جب
۱۰۷۷	۲	حدسے	حدسے
״	۲۲	عبدالرحمن بن قاسم	عبدالرحمن بن قاسم
۱۰۷۹	۱۷	میمونہ	میمونہ
۱۰۸۰	۱	جس سے	جسے
״	״	جسنے	جسے
״	۱۳	وسلم	وسلم نے
۱۰۸۲	۸	افساد	فساد
۱۰۸۴	۲۲	ہوتی	ہوتے ہین
۱۰۸۵	۱۲	اور وہ ہی	اور وہ
۱۰۸۷	۱۰	آپ	آپنے
۱۰۸۸	״	کے	کے حدیث
״	۱۹	وسلم	وسلم نے
۱۰۹۰	۱	اس سے	اسے
״	۲	کہ ایک	کہ یہہ
״	۱۴	کہ تو	کو تو
״	۱۷	عمر	عمرو
״	۱۳	لگاتا ہے	لگاتا
۱۰۹۲	۶	ہوئے	ہوئے تھے
۱۰۹۴	۲۰	ضعیف	ضعف
۱۰۹۸	۳	مردمی	مروی
۱۰۹۷	۱۲	اور جی	اور جی
۱۱۰۱	۱	انکہ	انکی
۱۱۰۲	۸	انکی	اون کی

صفحہ	ع	خطا	صواب
۱۱۰۵	۱۳	کہانے	کہانے
۱۱۰۶	۱۴	رکہتے تہے	رکہتا تہا
״	۲	ہین	ہے
۱۱۰۷	۱۱	تے	سے
״	۱۸	یعے	یعنے
۱۱۰۸	۴	فدیہ	فدیہ
۱۱۰۹	۲۱	ہمے	ہم ہین سے
۱۱۱۰	۶	خود	خود یعنی
۱۱۱۱	۱۳	السنین	مسلم البطین
۱۱۱۵	۱۰	مسک	مشک
״	۱۴	״	״
״	״	״	״
״	۱۰	״	״
۱۱۱۶	۱۰	عزد	عزو
۱۱۱۷	۱۴	عزد	عزو
۱۱۱۸	۲۱	اجماع	اجماع
۱۱۲۲	۸	اور جب	اور جب
۱۱۲۴	۲۲	مبنی	مبنی
״	״	آخر	آخر
۱۱۲۶	۵	بیجایا	بہجوایا
״	۱۹	توفیق	توبتق
۱۱۲۸	۳	پیارہ	پیارا
״	۱۶	آپ	آپ
״	״	مین	مین نے
״	۱۶	تلے	تلے
۱۱۲۹	۱۹	اور کہنے	اور کہنے
״	۱۹	״	״
۱۱۳۱	۱	ہین	مین
״	۱۶	ہوجاوی	ہوجاویگا
۱۱۳۲	۲۱	اسحدیث	اسحدیث سے
۱۱۳۴	۱	ہوا اور	ہوا اور
۱۱۳۶	۴	نصاری	انصاری
״	۱۰	جلاما	جلاتا
״	۱۶	مین	مین ہے
״	۲۰	تالامن	تالامس
۱۱۳۷	۹	بوڈا	بوڈا ہین

صفحہ	ع	خطا	صواب
۱۱۴۸	۱۰	کرتا	کرتا
۱۱۴۱	۱۳	یا میسوین	یا میسوین
۱۱۴۲	۱	تیسوین	تیسوین
۱۱۴۳	۶	ہین	ہے
۱۱۴۴	۶	آنکہہ	آنکہہ کیطرف
״	۷	تعالے	تعالی نے
۱۱۴۵	۲۳	کہ	قبور
۱۱۴۶	۱	کے	کے اور
۱۱۴۷	۲	لگادے	لگادے
۱۱۴۸	۲	اور	کہ اور
۱۱۴۹	۵	عمر کا	عمرہ کا
״	۶	[illegible]	گردہ
״	۷	[illegible]	الت
۱۱۵۱	۶	ہموری	ہموزی
״	۱۱	سے	نے
״	״	محرم کہ	کہ محرم
״	۱۴	بجامہ	یا بجامہ
״	۱۵	تہمت	تہ بند
۱۱۵۲	۱	״	״
״	۱۵	سے	لیتے تھے
״	۲۳	لگانیوالے	لگانیوالے پر
۱۱۵۳	۱	گی	لگی
״	۸	مین	مین نے
״	۱۰	لاتا ہے	لاتا
۱۱۵۴	۳	مین	مین
״	۵	چہرۃ	چہرۃ
۱۱۵۵	۹	بنسبت	بہ نسبت
״	۱۵	اختلاف	اختلاف کر
۱۱۵۹	״	تہمت	تہ بند
״	۲۱	ہوتا	ہوتا ہے
״	۲۳	نہین	یہین
۱۱۶۰	۴	قرآن	قرآن
״	۵	مین	امین
״	۸	بیک	بیہقی لاشریک

ص	س	صواب	خطا
۱۱۶۰	۱۶	حسین	حسین
۱۱۶۲	۹	مین سو	مین سو
″	۱۰	ہین	ہو
۱۱۶۴	۴	نمازین	نمازین
″	۵	مسک	مشک
۱۱۶۵	۹	″	″
۱۱۶۶	۱۹	″	″
۱۱۶۸	۷	قبول	قبول
۱۱۷۰	۱۶	ساتھہ	ساتھہ
۱۱۷۹	۵	سرین	سرین سو
۱۱۸۲	۱	پہرنا	پہرتا
″	۲	پوچھین	پوچھین
۱۱۹۳	۳	اٹھایا	اٹھایا
۱۱۹۷	۱	لیسدار	لیسدار
″	۶	متمتع	متمتع
″	۸	دہم	دہم ہے
″	۱۷	قرآن	قران
″	۲۱	اصحابہ	صحابہ
″	۲۳	اسکے	اسکا
۱۱۹۹	۲	ھے	ہین
″	۶	آتا ہے	آیا ہے
۱۱۹۹	۶		
۱۱۹۷	۹	اور حج	کیج کو
″	۱۶	طریق	طرق
۱۲۰۰	۱۸	ہو	سے
۱۲۰۱	۲	کی	کے
″	۶۶	مالک ہو	مالک کا
″	″	سے چاہے	سے
۱۲۰۲	۹	بہی	بہی
۱۲۰۳	۴	سکے	سکے کے
″	۱۴	ایس کے	ادس سے
″	۲۱	کر سکتے	کر سکتے ہیں
″	۲۳	باقال	ماقال
۱۲۰۴	۱	کہ بعض	اور بعض

ص	س	صواب	خطا
۱۲۰۴	۹	ہے	ہین
″	۲۲	ہدی	ہدی
۱۲۰۵	۱	لوگون	لوگون
″	۱۰	حرج	حرج
۱۲۰۶	″	نگوڑی	نگوڑی
″	۱۹	بعض	بعض
۱۲۰۷	۲۰	والیون	والون
۱۲۰۸	۱۱	ہے	سے
″	۱۳	الہی	الہی
۱۲۰۹	۵	تجھے	تم کو
۱۲۱۰	۱۸	کہ یہ	کہ اس
″	″	مطلب ہے	مطلب یہ ہے
″	۲۳	دن	دن مین
۱۲۱۱	۱۶	انہون	اونہون نے
۱۲۱۲	۹	کہ لوگ	لوگ
″	۱۶	عنہا	عنہا کا
۱۲۱۳	۱	تہی تہین	تہے
″	۲۳	ڈہرے	ڈہرلے
۱۲۱۵	۱۱	عائشہ کا	عائشہ کے
۱۲۱۷	۲۲	قربت	قربت
۱۲۱۸	۶	+	احرام باندہین
۱۲۱۹	۱	اضافت	احناف
″	۱۶	ہین کہ	ہین اور
۱۲۲۰	۲	اور مان لی	مان لی
″	۲۰	دلائل	دلالت
۱۲۲۱	۱۶	کرتے	کرتے ہین
۱۲۲۲	۵	سینہ	سینے
۱۲۲۳	۱۴	سکے	کے لے
۱۲۲۵	۱۳	فرمایا	فرمایا
″	۱۷	تہی	تہین
۱۲۲۶	۲۱	پورہ	پورا
۱۲۲۷	۱۰	فسخ	فسخ
″	۱۷	یہی	یہی
۱۲۳۱	۱۷	ابوبکر	ابوبکر بن

ص	س	صواب	خطا
۱۲۳۵	۱	کہا	کیا
۱۲۳۸	۱۶	ہوتی ہے	ہوتی
۱۲۴۴	۳	گھٹنیان بل	گھٹنون کے بل
″	۱۳	جب تک طہر	جب تک طہر
۱۲۴۵	۲	حال کیا	حال
″	۱۰	یہی	یہی
۱۲۴۶	۱۱	لوگون رسان	لوگون برسان
″	۱۷	ہوگئی	ہوگئی تو نماز پڑہی
″	۲۱	عباس	عیاض
″	۲۳	ایک ایک	ایک
۱۲۵۱	۱۹	جلد سے	جلدیے
۱۲۵۱	۲	پوچھنے	پوچھنے
″	۶	تفاول	تفاول
۱۲۵۵	۲۳	مین	مین نے
۱۲۵۷	۱۱	کے	کی
۱۲۵۸	۹	متعہ	عمرہ
۱۲۵۹	۱۸	یعنی ایک وقت تکلم	یعنی نکاح
۱۲۶۱	۹	دونون	دونو
″	۱۴	نے	کے
۱۲۶۷	۹	قرآن	قران
۱۲۷۰	۶	″	″
۱۲۷۱	۸	ہان	نان
۱۲۷۲	۱۶	کسر	قصر
۱۲۷۶	۵	اتمام اور طواف	اتمام طواف
″	۲۰	ماقول	مقول
۱۲۷۹	۱۷	اور کہتے تہے جب	اور
″	۲۳	چیز سے	چیز سے
۱۲۸۰	۴	جب	جب
۱۲۸۱	۱	عمرہ ہے	عمرہ
۱۲۸۴	۵	احرام	حرم
۱۲۹۲	۷	آئے	ہے کر
۱۲۹۳	۱۵	اور لنبے پہاڑ	اور کعبہ کے
۰	۰	کعبہ کی طرف	بیچ مین ہتا
۰	۰		

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۲۹۶	۱۲	کہ کہا	کہا
〃	۲۳	بسے	نجارنے
۱۲۹۸	۱۵	اس نقشہ کی	اس کی نقش
〃	۱۹	بنی مجھ	بنی مجھ
〃	۲۲	واقعہ	واقع
۱۲۹۹	۱۵	نہین سو چھوڑ	اسی نہین چھوڑ
۱۳۰۰	۹	مین	مین نے
۱۳۰۱	〃	ہانکنا	ہانکتا
۱۳۰۲	۱۳	مجھ	مج
۱۳۰۴	۱۰	نالہ	نالکہ
۱۳۰۵	۵	چھڑانے	چڑانے
۱۳۰۸	۴	اور اور دادن	اور اولاد
〃	۸	خبر دہ	شروع
〃	۲۲	لکھے	کہے
۱۳۰۹	۱۵	آگے کی	آگے کے
۱۳۱۰	۹	سنی	منی
۱۳۱۲	۵	ساتھہ مین کبار تھی	ساتھہ
۱۳۱۵	۷	ذرہ	ذرہ
۱۳۱۷	۱۱	ہوگیی	ہوگئین
۱۳۱۹	۶	نمک	نمک
〃	۷	توبہ کر	توبہ کر
۱۳۲۲	۱۰	انکو	اسکو
〃	۱۹	کرتے کہ یہ	کرتے ہین یہ
۱۳۲۴	〃	خان کا	کا
۱۳۲۶	۴	مین	مین منڈا نہو
〃	۱۴	وہی	وہی ہے
〃	۲۲	اشاہ	اشارہ
۱۳۳۰	۱۴	مفصل	مفصل

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۳۳۱	۵		
〃	۹		
۱۳۳۲	۲۱	کو	بسے اور
۱۳۳۶	۲۲	اوسی کے لیے	اسی لیے
۱۳۳۷	۳	نکالدین	نکالدین گے
۱۳۳۹	۱۳	ان کا	انکا گوشت
〃	۲۱	چھولین	چھولین
۱۳۴۰	۵	ہوئے	ہوا
۱۳۴۱	۹	جزو	اور جزو
〃	۹	اونٹ	اونٹ کو
۱۳۴۳	۲۳	رسول سہ	رسول اللہ
۱۳۴۶	۱۳	ہے	ہو
〃	〃	〃	〃
〃	۱۴	〃	〃
۱۳۴۷	۲۱	بین	مین سے
۱۳۴۸	۲	مضمون ہے	مضمون مروی ہے
〃	۱۶	قافلہ	قافلے
۱۳۵۰	〃	کا	کا صفیہ سے
۱۳۵۲	۲۱	مین	بین
۱۳۵۴	۷	کہڑا ہونا	کہڑا ہونا
〃	۱۲	نمار	نماز
〃	۲۳	سدانت	سدا کبھی
۱۳۵۵	۹	مثبت	مثبت
۱۳۵۶	〃	اردہ	ارادہ
〃	۱۸	نازل نہو	نازل ہو
〃	۲۰	بتہر	پتھر
۱۳۶۱	۱۹	تہمت	تہ بند
〃	۱۹	یوسف نے	یوسف نے
۱۳۶۲	۱۰	مجھے سے	مجھ سے سیکھہ لو
〃	۱۲	ہے ابن	ہے کہ ابن

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۳۶۵			رسول
۱۳۶۶	۹		آپ سے
〃	۱۰		
۱۳۶۸	۱۷		اوس کے
۱۳۶۹	۱۹		مین مین
۱۳۷۰	۱۲		سینہ
۱۳۷۰۳	۷		دیا
〃	〃		
۱۳۷۶	۳		کہا
〃	۲۰		کے
۱۳۹۲	۶		عنہا
۱۳۹۳	۱۹		
۱۳۹۴			
۱۳۹۵			
۱۳۹۶	۶		آپنے
۱۳۹۸	۱۷		کی
۱۳۹۹	۱۹		واقعہ
۱۳۹۲	۱		سے نکلیا
〃	۱۳		سعد کی ہی
۱۳۹۹	۱۵		خیر
۱۴۰۳	۱۰		مسح
〃	۱۴		آندہی
۱۴۰۴	〃		تشریب
〃	۱۶		مدینہ
۱۴۰۵	۲۳		کرتا ہی
۱۴۰۶	۸		اور سعد
۱۴۱۰	۱۷		مین

اس کتاب مقدس کے مطالعہ کرنے والون کو گذشتہ اغلاط سے مطلع فرمانا مستحب ہے تاکہ آئندہ ایڈیشن مین اصلاح ہو سکے

وحید الزمان مترجم کتاب ہذا

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔